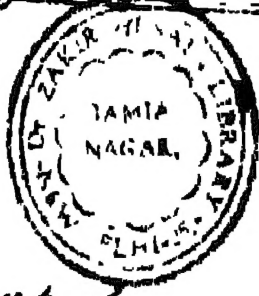


ہفت روزہ الفضل قادیان ۱۹۲۲

THE ALFAZL QADIAN



RARE BOOK

فہرستہ مین

انخبار

دارالامان
قادیان

قل ان الفضل علی الدین وعلیٰ الدین وعلیٰ الدین وعلیٰ الدین
وعلیٰ الدین وعلیٰ الدین وعلیٰ الدین وعلیٰ الدین

ایڈیٹر - غلام نبی * اسسٹنٹ - مہر محمد خان

بتاریخ ۲۰ جولائی ۱۹۲۱ء تا ۲۰ جون ۱۹۲۲ء جلد ۹

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے مضامین خطبات تقریریں مکتوبات و انٹری

<p>(خطبہ) ایمان پر نیا اور مخلوق کی گواہی .. نمبر ۱۰۵ (خطبہ) اپنے کام کے سفار میں خلیفہ کے انعام پر نظر کرنا .. نمبر ۱۰۶ (خطبہ) احکام الہی انضال الہی ہیں .. نمبر ۱۰۷ غریب نہ رہنا صحت کے متعلق .. نمبر ۱۰۸ حضرت خلیفۃ المسیح کبار شاد .. نمبر ۱۰۹ اسلام کی ترقی کے قیمتی سامان .. نمبر ۱۱۰ (خطبہ) ایمان پر خلیفہ رحمت ہے .. نمبر ۱۱۱ (خطبہ) کلمہ احمدیوں کا وطن .. نمبر ۱۱۲</p>	<p>(خطبہ) بیچارہ وعدہ ۲۰ اسسٹنٹ خطبات کا دعا .. نمبر ۱۱۳ (خطبہ) انتظام سلسلہ کے لئے ضروری عکسیں .. نمبر ۱۱۴ (خطبہ) اپنی زندگیوں کو زندہ بناؤ .. نمبر ۱۱۵ الارشاد: تاملین جلسہ کا دوسروں کو تحفہ .. نمبر ۱۱۶ شہزادہ ولی کو تحفہ .. بیت اسل کیلئے تحریک .. نمبر ۱۱۷ (خطبہ) ایک غلط فہمی کا ازالہ اور ممانی .. نمبر ۱۱۸ (۲) شعا اتر اند کی تعلیم .. نمبر ۱۱۹ (مکتوب) اسمہ احمد .. نمبر ۱۲۰ (خطبہ) اسباب قادیان کی ہدایت .. نمبر ۱۲۱ پریشاد .. نمبر ۱۲۲</p>	<p>(۱) (خطبہ) اپنی زندگی کا ایک مقصد قرار دو .. نمبر ۱۲۳ (خطبہ) اپنی پیدائش کی غرض کو مد نظر رکھو .. نمبر ۱۲۴ (خطبہ) الفاظ درود کی ترتیبیں بکثرت .. نمبر ۱۲۵ (خطبہ) ایک ننگ میں لٹکے جاؤ .. نمبر ۱۲۶ (خطبہ) اپنے اندر ایک تبدیلی پیدا کرو .. نمبر ۱۲۷ (خطبہ) ایمان کی خوشبو .. نمبر ۱۲۸</p>
<p>(ب) بیعت سلسلہ .. نمبر ۱۲۹</p>	<p>۱۱۱ ایک عام نصیحت .. تنقید انتر ایم .. نمبر ۱۳۰ ۱۱۲ فقہ ہمیشہ کام رہیں گے .. نمبر ۱۳۱ ۱۱۳ سوال بند کرنے کا طریق .. نمبر ۱۳۲</p>	<p>۱۱۴ ایک عام نصیحت .. تنقید انتر ایم .. نمبر ۱۳۰ ۱۱۵ فقہ ہمیشہ کام رہیں گے .. نمبر ۱۳۱ ۱۱۶ سوال بند کرنے کا طریق .. نمبر ۱۳۲</p>

(پ)

خطبہ اپنی صراط نمبر ۳۲
پیش کنندہ کے نام حضرت خلیفۃ المسیح کاظمی
اور اس کا جواب
خطبہ پابند کار کے متعلق قرآن نمبر ۳۳
خطبہ اہل سنت و جماعت اور ریاست افغان نمبر ۳۴
خطبہ پنجاب میں تبلیغی دوسرے نمبر ۳۵

(ت)

تین بائیں (خلیفۃ المسیح کی ایک تقریر) نمبر ۳۶
خطبہ (غیبات عظیمہ نمبر ۳۷
تقریر مستورات کے جلسہ میں نمبر ۳۸
خطبہ (توکل کے متعلق لاہور میں خطبہ جبہ نمبر ۳۹
نرمیت اولاد نمبر ۴۰
خطبہ تجارت پٹینا حمیدیوں کے لئے نصاب نمبر ۴۱

(ج-ج-ج)

خطبہ (جماعت احمدیہ کا پروگرام نمبر ۴۲
چند سوالات کے جواب نمبر ۴۳
خطبہ (حفاظت ایمان نمبر ۴۴

(خ)

خطبہ نوح نمبر ۴۵
حضرت خلیفۃ المسیح کا تازہ کلام نمبر ۴۶
حضرت خلیفۃ المسیح کا ارشاد و اعجاز کے متعلق نمبر ۴۷
حضرت خلیفۃ المسیح کی دائری نمبر ۴۸
..... نمبر ۴۹
..... نمبر ۵۰
..... نمبر ۵۱
..... نمبر ۵۲
..... نمبر ۵۳

حضرت خلیفۃ المسیح کی دائری

..... نمبر ۵۴
..... نمبر ۵۵
..... نمبر ۵۶
..... نمبر ۵۷
..... نمبر ۵۸
..... نمبر ۵۹
..... نمبر ۶۰
..... نمبر ۶۱
..... نمبر ۶۲

(د)

..... نمبر ۶۳
..... نمبر ۶۴
..... نمبر ۶۵
..... نمبر ۶۶
..... نمبر ۶۷
..... نمبر ۶۸
..... نمبر ۶۹
..... نمبر ۷۰

(س)

..... نمبر ۷۱
..... نمبر ۷۲
..... نمبر ۷۳
..... نمبر ۷۴
..... نمبر ۷۵
..... نمبر ۷۶
..... نمبر ۷۷
..... نمبر ۷۸
..... نمبر ۷۹
..... نمبر ۸۰

(س)

..... نمبر ۸۱
..... نمبر ۸۲
..... نمبر ۸۳
..... نمبر ۸۴
..... نمبر ۸۵
..... نمبر ۸۶
..... نمبر ۸۷
..... نمبر ۸۸
..... نمبر ۸۹
..... نمبر ۹۰
..... نمبر ۹۱
..... نمبر ۹۲
..... نمبر ۹۳
..... نمبر ۹۴
..... نمبر ۹۵
..... نمبر ۹۶
..... نمبر ۹۷
..... نمبر ۹۸
..... نمبر ۹۹
..... نمبر ۱۰۰

(ش-ص)

..... نمبر ۱۰۱
..... نمبر ۱۰۲
..... نمبر ۱۰۳
..... نمبر ۱۰۴
..... نمبر ۱۰۵
..... نمبر ۱۰۶
..... نمبر ۱۰۷
..... نمبر ۱۰۸
..... نمبر ۱۰۹
..... نمبر ۱۱۰
..... نمبر ۱۱۱
..... نمبر ۱۱۲
..... نمبر ۱۱۳
..... نمبر ۱۱۴
..... نمبر ۱۱۵
..... نمبر ۱۱۶
..... نمبر ۱۱۷
..... نمبر ۱۱۸
..... نمبر ۱۱۹
..... نمبر ۱۲۰

(د)

..... نمبر ۱۲۱
..... نمبر ۱۲۲
..... نمبر ۱۲۳
..... نمبر ۱۲۴
..... نمبر ۱۲۵
..... نمبر ۱۲۶
..... نمبر ۱۲۷
..... نمبر ۱۲۸
..... نمبر ۱۲۹
..... نمبر ۱۳۰

(س)

..... نمبر ۱۳۱
..... نمبر ۱۳۲
..... نمبر ۱۳۳
..... نمبر ۱۳۴
..... نمبر ۱۳۵
..... نمبر ۱۳۶
..... نمبر ۱۳۷
..... نمبر ۱۳۸
..... نمبر ۱۳۹
..... نمبر ۱۴۰
..... نمبر ۱۴۱
..... نمبر ۱۴۲
..... نمبر ۱۴۳
..... نمبر ۱۴۴
..... نمبر ۱۴۵
..... نمبر ۱۴۶
..... نمبر ۱۴۷
..... نمبر ۱۴۸
..... نمبر ۱۴۹
..... نمبر ۱۵۰

(س)

..... نمبر ۱۵۱
..... نمبر ۱۵۲
..... نمبر ۱۵۳
..... نمبر ۱۵۴
..... نمبر ۱۵۵
..... نمبر ۱۵۶
..... نمبر ۱۵۷
..... نمبر ۱۵۸
..... نمبر ۱۵۹
..... نمبر ۱۶۰
..... نمبر ۱۶۱
..... نمبر ۱۶۲
..... نمبر ۱۶۳
..... نمبر ۱۶۴
..... نمبر ۱۶۵
..... نمبر ۱۶۶
..... نمبر ۱۶۷
..... نمبر ۱۶۸
..... نمبر ۱۶۹
..... نمبر ۱۷۰
..... نمبر ۱۷۱
..... نمبر ۱۷۲
..... نمبر ۱۷۳
..... نمبر ۱۷۴
..... نمبر ۱۷۵
..... نمبر ۱۷۶
..... نمبر ۱۷۷
..... نمبر ۱۷۸
..... نمبر ۱۷۹
..... نمبر ۱۸۰

(ش-ص)

..... نمبر ۱۸۱
..... نمبر ۱۸۲
..... نمبر ۱۸۳
..... نمبر ۱۸۴
..... نمبر ۱۸۵
..... نمبر ۱۸۶
..... نمبر ۱۸۷
..... نمبر ۱۸۸
..... نمبر ۱۸۹
..... نمبر ۱۹۰
..... نمبر ۱۹۱
..... نمبر ۱۹۲
..... نمبر ۱۹۳
..... نمبر ۱۹۴
..... نمبر ۱۹۵
..... نمبر ۱۹۶
..... نمبر ۱۹۷
..... نمبر ۱۹۸
..... نمبر ۱۹۹
..... نمبر ۲۰۰

(رض-ط)

تجلیہ انور و تہذیب مشرق و مغرب ... نمبر ۱۰۰
گلدستہ و کوشش حضرت غلامیہ مسیح ثانی کی نظر میں ... نمبر ۱۰۱

(ع-ع)

(خطیبِ مکمل) عورت مرد کے حقوق و فرائض۔ ... نمبر ۳۴
 (مکتوب) عمر کا گھٹنا برہنہ .. . نمبر ۱۰
 غلام کی ادا دے متعلق .. . نمبر ۲۷

(ف-ق)

خطبہ (فلسفہ معوم و معلومہ)
 (تالیف) قوم کا زمانہ عجیب اب امت کا زمانہ عجیب ہے

(4)

(خطیب) اے مایہ ناز احمدیت نمبر ۱۷۷
(خطیب) مسلمان بننے کے لئے اسلام آگے { ... نمبر ۱۷۸
۱. آپ اسلام پر عمل کرو۔
(خطیب) تحفہ خاتونِ شریفہ ایس میں سے کچھ نمبر ۱۷۹
(خطیب) مومن کا سفر نمبر ۱۸۰

کتب و رسائل
شماره ۱۵۲

۱۱) دائمی بجوات (۲) دجال کی حکومت میں منسلک نمبر ۲۵
۱۲) (۳) دراعہ انڈون کا جواب

۱۱) خدمت اسلام (۲) موجوده سیاسی تحریکات
۱۲) اولاد اندی (۳) تربیت اولاد

(۱۱) منہ کی رسم (۲۰) ماز مست کے لئے منہ کی رسم
(۱۲) ماز مست کے لئے منہ کی رسم (۲۰) ماز مست کے لئے منہ کی رسم

(۱) متعلق (۲) جماعت کے علیحدہ کرنا (۳) خدا
(۴) تصور (۵) غیر عادی کا جنازہ پڑھنے والا۔

(۸) فاضل خوانی کی رسم (۹) ہستی مقبرہ (۱۰) مقبرہ علاج (۱۱) خواب کی تعبیر (۱۲) گورنر

۱۳۱۲

۵۹

معیاریہ (۳) متعلق کی حالت

سفری ملازمت اور روزہ (۱۰) بیمار کا روزہ (۵)

تعبیر الرزیا (۲) سینما دیکھنا (۸) البوسنیائی
اس شمولیت۔

کتب خانہ امام - زکوٰۃ نمبر ۹۱۳
کتب خانہ امام - غیر بیابان اور ہشتی مقبرہ نمبر ۹۹۹

مکتوبات امام - چند اہم سوالات کے تسلسل میں جوابات

(۳) ظہر کی سنتیں (۴) دین کے لئے جنت

مقابلہ میں (۷) غیر اصرہیوں کے مدارس

(۹) تازہ جوش سے فائدہ اٹھانا چاہیے
(۱۰) رُوِ عالمی رشتہ کے مقابلہ میں خون

[illegible]

(U)

تخلیج میں تقویٰ کی ضرورت نمبر ۳۷

طریقہ بیان کہ اس سے مراد ذرا دیکھو تو

حقیقت عشتا کہ ہوتا جو کچھ سچا ہے ہوتا

آرامگاهین یاد هر شهید در این ایام مبارک

ہدایات { از فقہ میں جانوروں کے دوسرے نمبر پر
مسئلہ کے لئے

(خطبہ) ہر مومن غلیفۃ اللہ ہے .. . تمیز ۷۷

اپنی جماعت کے متعلق مضامین

(A)

آپ فضل کا سال گذشتہ نمبر ۲۲
ایک نہایت ضروری گزارش { نمبر ۱۰
(ریک ڈیو کے متعلق)

انگلستان میں تبلیغ اسلام نمبر ۱۵۷
 امریکی خواتین کی توجہ کے قابل نمبر ۱۵۸
 امریکہ میں قحط اور ہمارا مشن نمبر ۱۵۹
 (طبعاً) اپنی اپنی قدمیں رہو نمبر ۱۶۰

آسنور کتیر میں احمدیہ جلسہ .. - - - - - نمبر ۱۸۷
ایام قحط میں کھانا کھانا .. - - - - - نمبر ۲۱۷
استحان کا دقت اور تقویٰ اللہ کی ضرورت نمبر ۲۲۷
احمدی وفد منگھیر میں .. - - - - - نمبر ۲۳۷

جلسہ احمدی بزرگ سماں سراج موعود کا افتتاح .. نمبر ۲۰
 جلسہ کے آٹے کے متعلق اعلان .. نمبر ۲۱
 احمدی خواتین میں غفلت اور سستی نہیں ہونی چاہیے .. نمبر ۲۲
 اشعار و سفر کے حلقہ حضرت شیخ محمد کا ارشاد نمبر ۲۳
 ایک انگریزی اخبار کے اجراء کی تجویز .. نمبر ۲۴
 اعلان برائے بھرتی انڈین ٹریڈرل فوج .. نمبر ۲۵
 اعریف اور سال نو .. نمبر ۲۶
 ارشاد (بیت المال کے سنے دین کی تحریک) نمبر ۲۷
 ایس کی تعطیلات میں احمدیہ کانفرنس .. نمبر ۲۸
 ایک عجیب خواب .. نمبر ۲۹
 اسمہ احمد کا مصداق .. نمبر ۳۰
 انجمن احمدیہ یفاد کا جلسہ .. نمبر ۳۱
 بیروم اسٹیشن احمدین فرید آبادی .. نمبر ۳۲
 احمدیہ کانفرنس کے متعلق ضروری اعلان .. نمبر ۳۳

ایک ضروری تحریک
 (رمضان میں خیرات اور نیکو کے متعلق) .. نمبر ۳۴
 اتفاق فی سبیل اللہ کا قابل تقلید نمونہ .. نمبر ۳۵
 انسانی ہمدردی کی قابل قدر مثال .. نمبر ۳۶

(ب - پ)

بکثرت و تالیف اشاعت .. نمبر ۳۷
 پہلا تبلیغی دورہ .. نمبر ۳۸
 پہلا تبلیغی دورہ شروع .. نمبر ۳۹
 پرنس آف ویلز کی پنجاب میں تشریف آوری .. نمبر ۴۰

(ت)

تبلیغی سکریٹری صاحبان کی کارگزاری .. نمبر ۴۱
 بابت ماہ جون ۱۹۱۲ء منیہ .. نمبر ۴۲
 خطبہ (تشیب بلبازی اختیار کرو .. نمبر ۴۳
 تبلیغی ٹریکٹ .. نمبر ۴۴
 تبلیغی مددے .. نمبر ۴۵
 تبلیغ کے متعلق جامعہ کیا کر رہی ہے .. نمبر ۴۶
 تبلیغی کامیابی کا راز .. نمبر ۴۷

تبلیغ اسلام میں سستی - (ک)

ٹریڈرل کمپنی میں دو مہینے .. نمبر ۴۸
 ٹریڈرل کمپنی میں بھرتی .. نمبر ۴۹

(ج)

جماعت احمدیہ کا ایڈریس سمندر تہذیبی .. نمبر ۵۰
 اور اس کا جواب از جانب حضور و ائمہ کے .. نمبر ۵۱
 جلسہ سالانہ کے متعلق ضروری اعلان .. نمبر ۵۲
 جلسہ سالانہ کے لئے آگاہی .. نمبر ۵۳
 جلسہ سالانہ کے متعلق تمام احمدیہ احباب کی تہنیت .. نمبر ۵۴
 جماعت احمدیہ لکھنؤ کا شاندار جلسہ .. نمبر ۵۵
 جلسہ برائے نولسے احباب کے لئے ڈاکوئی ہال .. نمبر ۵۶
 جماعت احمدیہ کامرکی سالانہ جلسہ بابت .. نمبر ۵۷
 .. نمبر ۵۸
 .. نمبر ۵۹
 .. نمبر ۶۰
 .. نمبر ۶۱
 .. نمبر ۶۲
 .. نمبر ۶۳
 .. نمبر ۶۴
 .. نمبر ۶۵
 .. نمبر ۶۶
 .. نمبر ۶۷
 .. نمبر ۶۸
 .. نمبر ۶۹
 .. نمبر ۷۰
 .. نمبر ۷۱
 .. نمبر ۷۲
 .. نمبر ۷۳
 .. نمبر ۷۴
 .. نمبر ۷۵
 .. نمبر ۷۶
 .. نمبر ۷۷
 .. نمبر ۷۸
 .. نمبر ۷۹
 .. نمبر ۸۰
 .. نمبر ۸۱
 .. نمبر ۸۲
 .. نمبر ۸۳
 .. نمبر ۸۴
 .. نمبر ۸۵
 .. نمبر ۸۶
 .. نمبر ۸۷
 .. نمبر ۸۸
 .. نمبر ۸۹
 .. نمبر ۹۰
 .. نمبر ۹۱
 .. نمبر ۹۲
 .. نمبر ۹۳
 .. نمبر ۹۴
 .. نمبر ۹۵
 .. نمبر ۹۶
 .. نمبر ۹۷
 .. نمبر ۹۸
 .. نمبر ۹۹
 .. نمبر ۱۰۰

ج

چندہ خاص کی فراہمی کے متعلق اعلان .. نمبر ۱۰۱
 چندہ خاص کے متعلق بعض اطلاعات .. نمبر ۱۰۲

(ح)

حیات فردیہ اور حیات اجتماعیہ .. نمبر ۱۰۳
 .. نمبر ۱۰۴
 .. نمبر ۱۰۵
 .. نمبر ۱۰۶
 .. نمبر ۱۰۷
 .. نمبر ۱۰۸
 .. نمبر ۱۰۹
 .. نمبر ۱۱۰
 .. نمبر ۱۱۱
 .. نمبر ۱۱۲
 .. نمبر ۱۱۳
 .. نمبر ۱۱۴
 .. نمبر ۱۱۵
 .. نمبر ۱۱۶
 .. نمبر ۱۱۷
 .. نمبر ۱۱۸
 .. نمبر ۱۱۹
 .. نمبر ۱۲۰

حیات کاملہ .. نمبر ۱۲۱

(خ)

حضرت (خلیفۃ المسیح) کثیر میں .. نمبر ۱۲۲
 .. نمبر ۱۲۳
 .. نمبر ۱۲۴
 .. نمبر ۱۲۵
 .. نمبر ۱۲۶
 .. نمبر ۱۲۷
 .. نمبر ۱۲۸
 .. نمبر ۱۲۹
 .. نمبر ۱۳۰
 .. نمبر ۱۳۱
 .. نمبر ۱۳۲
 .. نمبر ۱۳۳
 .. نمبر ۱۳۴
 .. نمبر ۱۳۵
 .. نمبر ۱۳۶
 .. نمبر ۱۳۷
 .. نمبر ۱۳۸
 .. نمبر ۱۳۹
 .. نمبر ۱۴۰
 .. نمبر ۱۴۱
 .. نمبر ۱۴۲
 .. نمبر ۱۴۳
 .. نمبر ۱۴۴
 .. نمبر ۱۴۵
 .. نمبر ۱۴۶
 .. نمبر ۱۴۷
 .. نمبر ۱۴۸
 .. نمبر ۱۴۹
 .. نمبر ۱۵۰
 .. نمبر ۱۵۱
 .. نمبر ۱۵۲
 .. نمبر ۱۵۳
 .. نمبر ۱۵۴
 .. نمبر ۱۵۵
 .. نمبر ۱۵۶
 .. نمبر ۱۵۷
 .. نمبر ۱۵۸
 .. نمبر ۱۵۹
 .. نمبر ۱۶۰
 .. نمبر ۱۶۱
 .. نمبر ۱۶۲
 .. نمبر ۱۶۳
 .. نمبر ۱۶۴
 .. نمبر ۱۶۵
 .. نمبر ۱۶۶
 .. نمبر ۱۶۷
 .. نمبر ۱۶۸
 .. نمبر ۱۶۹
 .. نمبر ۱۷۰
 .. نمبر ۱۷۱
 .. نمبر ۱۷۲
 .. نمبر ۱۷۳
 .. نمبر ۱۷۴
 .. نمبر ۱۷۵
 .. نمبر ۱۷۶
 .. نمبر ۱۷۷
 .. نمبر ۱۷۸
 .. نمبر ۱۷۹
 .. نمبر ۱۸۰
 .. نمبر ۱۸۱
 .. نمبر ۱۸۲
 .. نمبر ۱۸۳
 .. نمبر ۱۸۴
 .. نمبر ۱۸۵
 .. نمبر ۱۸۶
 .. نمبر ۱۸۷
 .. نمبر ۱۸۸
 .. نمبر ۱۸۹
 .. نمبر ۱۹۰
 .. نمبر ۱۹۱
 .. نمبر ۱۹۲
 .. نمبر ۱۹۳
 .. نمبر ۱۹۴
 .. نمبر ۱۹۵
 .. نمبر ۱۹۶
 .. نمبر ۱۹۷
 .. نمبر ۱۹۸
 .. نمبر ۱۹۹
 .. نمبر ۲۰۰

(د)

خطبہ (دعائیں کرو .. نمبر ۲۰۱
 درس القرآن .. نمبر ۲۰۲
 دنیا میں احمدیت .. نمبر ۲۰۳
 دنیا کا نقشہ .. نمبر ۲۰۴
 دارالامان میں آخری عشرہ رمضان .. نمبر ۲۰۵
 درس القرآن فی رمضان کا ایک رکوع .. نمبر ۲۰۶
 دنیا میں تبلیغ و اشاعت اسلام .. نمبر ۲۰۷

(ر)

ریویو آف شیخ کی اشاعت اور تشہید .. نمبر ۲۰۸
 تالیف و اشاعت اور تشہید .. نمبر ۲۰۹

<p>مشکلات کی کسوٹی نمبر ۴۴</p> <p>مدرسہ احمدیہ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیحؑ کا ارشاد نمبر ۴۵</p> <p>مجلس شہری احمدیہ کا انعقاد نمبر ۴۶</p> <p>مسجد احمدیہ پشاور نمبر ۴۷</p> <p>مسیحوں کی تبلیغی کوششیں نمبر ۴۸</p>	<p>(ع)</p> <p>خطبہ</p> <p>دفعت گناہوں کا باعث ہوتی ہے نمبر ۴۹</p> <p>خطبہ (غیبت) نمبر ۵۰</p>	<p>مدرسے کی خوبیاں نمبر ۵۱</p> <p>نہ ائمہ دینیہ ایس کے لئے</p> <p>حضرت خلیفۃ المسیحؑ کی زمین ہدایات نمبر ۵۲</p>
<p>(ن)</p> <p>خطبہ (سماز باجماعت) نمبر ۵۳</p> <p>نیا سال اور ہمارا کام نمبر ۵۴</p> <p>نیا سال اور ہمہ صفا روق نمبر ۵۵</p> <p>نظر خاص نمبر ۵۶</p>	<p>(و-ق)</p> <p>قرینۃ الزکوة نمبر ۵۷</p> <p>قرآن اور حدیث کے تقابلیں میں غفر نمبر ۵۸</p> <p>قادیان کا سالانہ جلسہ نمبر ۵۹</p> <p>قادیان کی سڑک نمبر ۶۰</p> <p>قبولیت تحفہ (شہزادہ ولی) نمبر ۶۱</p> <p>تمامی اور محض کا تقریر نمبر ۶۲</p> <p>قرآن کریم پڑھنے کے شائستگی کے لئے مشورہ نمبر ۶۳</p>	<p>(س)</p> <p>ساقی تبلیغی دورہ نمبر ۶۴</p> <p>سالانہ جلسہ کے متعلق ضروری تجاویز نمبر ۶۵</p> <p>(سٹر) ساگر چنہ کا ارتداد نمبر ۶۶</p> <p>سالانہ جلسہ نمبر ۶۷</p> <p>سرکاری کاغذات میں لفظ استری نمبر ۶۸</p> <p>سربرستان الحکم اور احمدی جماعت کی خدمت انوار نمبر ۶۹</p> <p>سیاونی احمدی کالیف ہیں نمبر ۷۰</p>
<p>(و)</p> <p>وحیوں کے متعلق ایک سوال اور اس کا جواب نمبر ۷۱</p> <p>وحیت صادق نمبر ۷۲</p> <p>وہ خطا کیسے ہوں؟ نمبر ۷۳</p>	<p>(ک)</p> <p>کیا ہماری بہنیں جاگتی ہیں؟ نمبر ۷۴</p> <p>کلکتہ میں تبلیغی جلسہ نمبر ۷۵</p> <p>کولمبوس میں بیچر نمبر ۷۶</p> <p>کافرنس کے وقت پر مدرسہ احمدیہ کے متعلق نمبر ۷۷</p> <p>حضرت خلیفۃ المسیحؑ کا ارشاد نمبر ۷۸</p> <p>کتب باسح وجود کا استعانت نمبر ۷۹</p>	<p>(ش)</p> <p>خطبہ (شعار اسلام کی پابندی کرو) نمبر ۸۰</p> <p>شفا خانہ نور کا زمانہ مکہ نمبر ۸۱</p> <p>شش الاسلام نمبر ۸۲</p> <p>شہزادہ ولی کی آمد لاہور اور شہزادہ ولی کی آمد لاہور نمبر ۸۳</p>
<p>(ه)</p> <p>ہمارے تبلیغ کا مسئلہ ہون و حیات کا مسئلہ ہے نمبر ۸۴</p> <p>ہم کب خلا کے دیوانہ بن جائیں گے؟ نمبر ۸۵</p> <p>خطبہ (ہمارا نصب العین) نمبر ۸۶</p> <p>ہدایات ہمارے تبلیغ نمبر ۸۷</p> <p>ہماری آئندہ نسل اور ان کی سکول قادیان نمبر ۸۸</p> <p>ہفتہ وار احمدی انگریزی اخبار نمبر ۸۹</p>	<p>(ل)</p> <p>لغویات سے بچو نمبر ۹۰</p>	<p>(ض-ط)</p> <p>ضلع سیالکوٹ کا تبلیغی دورہ نمبر ۹۱</p> <p>طلباء مدرسہ احباب کی خدمت میں نمبر ۹۲</p>
<p>(ی)</p> <p>خطبہ (یثالی اور مسلمان کی خبر گیری) نمبر ۹۳</p>	<p>(ہ)</p> <p>سُبلتین کے قوسے نمبر ۹۴</p> <p>سائنس عیاں خفا نمبر ۹۵</p>	<p>(ع)</p> <p>حضرت مولوی عبد اللطیف صاحب فہمیدہ حرم نمبر ۹۶</p> <p>کا ذکر ایک انگریز کے قلم سے نمبر ۹۷</p> <p>عبد اللہ ناصر کی شہادت پر احباب کی تعزیت نمبر ۹۸</p> <p>مولوی (عبد القادر صاحب) عوم لاہور مولوی کے سلیقہ نمبر ۹۹</p>

عمیرہ العین کے متعلق مضامین

<p>(ر)</p> <p>رخصت (احمد اور عجاز احمدیہ) نمبر ۱۰۰</p> <p>انعام حقیر (ادامہ کی حلقی شہادتیں) نمبر ۱۰۱</p>	<p>ایک لیڈر کی پیروی کی ضرورت نمبر ۱۰۲</p> <p>اصحاب کبار مسیحیوں کا مذہب بارہ مسئلہ نبوت نمبر ۱۰۳</p>	<p>(د)</p> <p>ایک مسئلہ کی ضرورت نمبر ۱۰۴</p>
---	---	---

غیر جہڑیوں کے متعلق مضامین

(۱) ابن تائو، شان کی سزا سے معافی نیز احمد
 امام مہدی کی کتاب السار والصفی کے والی حقیقہ نمبر ۴
 (حضرت) امام مہدی علیہ السلام کا انتظار نمبر ۵

ساحسی لیڈر مذہبی لباس میں نمبر ۲۵
سنت نبوی اور مسند گاندھی نمبر ۲۵
سفارش برائے فقیرہ و فتنہ شیش علیہ السلام نمبر ۲۵
سب نامہ بیک بن گوں کی ترمیم کا اصل کس کے ہاتھ میں ہے نمبر ۲۵
مسوارجہ، خلافت نمبر ۲۵

(ش)

شمس الاسلام پر سالہ جہتی کاریو نمبر ۲۵
شمس الاسلام نمبر ۲۵

(ص-ظ)

تبدلات شنیہ نہیں ہو سکتی نمبر ۲۵
امور ہند کی کچھ دفعہ دہریہ کرانا نمبر ۲۵

(ع)

خواجہ، عبا، اللہ صاحب آخر کے معقول کا جواب۔ نمبر ۱۱
میسائیوں سے مذہبی عقائد پر عدم تعاون کی ضرورت نمبر ۱۱
مولوی، عبد الباقی کو قتل کی دہشکیاں نمبر ۱۱
علی گڑھ گزٹ تصحیح کر کے (معلق مباشرت علی گڑھ) نمبر ۱۱

مولوی، عبد الباقی صاحب پر فیصلہ نمبر ۱۱
بینٹل مسلم ریونیوٹی عیگڈہ کی وقت دن نمبر ۱۱

مولوی، عبد الباقی صاحب کی ایک مذہبی فرمائش نمبر ۱۱
مظاہر استہدائیں گاندھی اور رسول اور اس کے خلفاء پر نمبر ۱۱
مولوی، عبد الباقی کا جرح نمبر ۱۱
حضرت امینی دام مہدی کیا مسئلہ ہے نمبر ۱۱
عربوں کی آزادی نمبر ۱۱

(ع)

ظاہر و باطن کا ساتھی نمبر ۱۱
غیر احمقوں کا جلسہ نمبر ۱۱
نیرا حموی علماء سے چند سوالات نمبر ۱۱

(ف)

فرخ علیہ کے لئے لکھنا نمبر ۱۱

(ق)

قادیان کے مسلمان لیڈر نمبر ۲۵
قادیان کا مسرید نہیں ہو سکتا نمبر ۲۵
قیدیوں کے حقوق گورنمنٹ سے درخواست۔ نمبر ۲۵

(ک)

کیا وکیل لیڈر کا نام بنا سکتا ہے نمبر ۲۵
کچا سنت و سنی اور کچا بھوانہ مزاریانی نمبر ۲۵
کتاب الاسماء والصفات امام بیہقی نمبر ۲۵

کابل میں احمدیوں کا آزادی نمبر ۲۵
کیا مسٹر گاندھی مسلمانوں کے غیر خواہ ہیں نمبر ۲۵
کیا حضرت یسوع موعود علیہ السلام تھے نمبر ۲۵
اسلام میں کوئی تیسرا فرقہ بنایا نمبر ۲۵

کیا مسٹر گاندھی کو حضرت عیسیٰ کے کوئی شاہدیت ہے نمبر ۲۵
کیا مائیں الغین اسلام پر تشدد کرنا قرآن کی تعلیم کے برخلاف ہے نمبر ۲۵
کیا مسندوں سے مسلمانوں کا اتحاد نمبر ۲۵
اپنی حفاظت کے لئے ہے نمبر ۲۵

(گ)

گورنمنٹ ترکو کے شیراز میں انکرو دھانے۔ نمبر ۲۵
مسٹر گاندھی کی پیروی نمبر ۲۵
مسٹر گاندھی کی مذہبی تقلید نمبر ۲۵
مسٹر گاندھی کے گھر پر رشک نمبر ۲۵
گفتہ اوگتہ اشد بود نمبر ۲۵

(ل)

لکھنؤ کا مناظرہ اور بعد نمبر ۲۵
لکھنؤ کا جرح و جرح نمبر ۲۵
لو آپ اپنے دام میں مٹا دیا گیا نمبر ۲۵
لیڈر سب سے سمجھا کر اختیار کریں نمبر ۲۵
مسٹر قومی کلر اور مسلمان نمبر ۲۵

(م)

مسلمانوں کا سپا لیڈر نمبر ۲۵

مولوی، محمد امجد علیہم سیالکوٹی کی بے خبری نمبر ۲۵
تاویل حدیث بدین حقینی قبری نمبر ۲۵
مختلفان عدم تعاون کے لئے خطہ نمبر ۲۵
مسلمان کس کی بات مانیں نمبر ۲۵

یسوع کے متعلق ثنائی جوابات اور ان پر تنقید نمبر ۲۵
مسلمانوں کے لئے ذلیل کے قابل ہجرت واقعات نمبر ۲۵
مسلمانوں کی خانہ جنگی بن احمدیوں کا حصہ نہیں نمبر ۲۵
معاہدہ افغانستان اور مسلمانان ہند نمبر ۲۵
موبوں پر تبلیغ احمدیت نمبر ۲۵

(مولوی) محمد اسحاق صاحب کے متعلق الحمد للہ کا سوال نمبر ۲۵
اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا جواب نمبر ۲۵
مباحثہ لاہور نمبر ۲۵

موجودہ زمانہ کے مسلمانوں کا سب سے بڑا مسئلہ نمبر ۲۵
مراہد و تراخا و فرخ (کھل چکی) نمبر ۲۵
حضرت (مہدی) کے مہرور کی آخری حد نمبر ۲۵
منتظرین امام مہدی کی تادیبات نمبر ۲۵

موجودہ ہندو مسلم اتحاد پر تبصرہ نمبر ۲۵
مرزا علی کا لفظ ہمارے لئے استعمال نہ کرو نمبر ۲۵
مسلمانوں کی جدوجہد میں امام کی کیسی ہے یا سیاسی؟ نمبر ۲۵
مصلحت رانی کی ضرورت نمبر ۲۵

حضرت (مرزا) صاحب کی پروردہ خوش عینی کافی نہیں۔ نمبر ۲۵
میر محمد و احمد بھٹائی کو پکاس دے یہ پیغام نمبر ۲۵
مسلمان قیدیوں کے متعلق گورنمنٹ ہند کو چینی نمبر ۲۵
مسلمانوں کی مذہبی کمزوری کی وجہ نمبر ۲۵
مسلمانوں کو غلط خیالات سے بچانے کی ضرورت نمبر ۲۵

مسلمان قیدی رمضان میں نمبر ۲۵
مسلمانوں کے زوال کی ایک وجہ نمبر ۲۵
مسلمان قیدیوں کے متعلق ہماری درخواست نمبر ۲۵
مسلمانوں کے اتفاق و اتحاد کی ایک سیلی نمبر ۲۵

(ن-و)

نامہ نگار احمدیٹ کو نوٹس نمبر ۲۵
وحی الہی کا دوازدہ بند نہیں نمبر ۲۵
وقائع احمدی اور واقعہ شیراز نمبر ۲۵
وکیل اور بیت پرست مسلمان نمبر ۲۵

<p>(ی)</p> <p>یہودیت کا اعتراف اور امیر شریعت کا انتخاب .. نمبر ۳۱</p> <p>یکے شد دوشد .. نمبر ۳۵</p> <p>یہ جہاد کا زمانہ نہیں ہے .. نمبر ۱۲</p> <p>یہودیوں کی طرح بے غمان ہونے کا خطرہ .. نمبر ۳۳</p> <p>حضرت ایونس اور مسٹر گاندھی .. نمبر ۷۷</p>	<p>ہندو مسلم اتحاد اور گائے کی قربانی پر .. نمبر ۳۳</p> <p>مفرطیات حضرت مجدد الف ثانی .. نمبر ۳۳</p> <p>ہندوؤں کا زبردستی مسلمان بنانا .. نمبر ۳۳</p> <p>ہم مسلمان نہ ہے صاحب ایمان نہیں ہے .. نمبر ۳۳</p> <p>ہندو اور گائے کا گزشتہ کھانپوٹے .. نمبر ۳۳</p> <p>ہندوستان عظیم .. نمبر ۶۶</p> <p>ہندو مسلم اتحاد .. نمبر ۷۷</p> <p>ہماری ایڈریس پر دیکھیں کی نکتہ چینی .. نمبر ۷۷</p>	<p>دیکھیں اور انتخاب .. نمبر ۸۰</p> <p>دیکھیں اور الفضل .. نمبر ۸۰</p> <p>(ھ)</p> <p>ہم اور مسلمانوں کے مخالفین .. نمبر ۳۳</p> <p>اگرچہ مسلمانوں پر لڑو اور اخبارات کی نکتہ چینی .. نمبر ۳۳</p> <p>ہندو مسلم اتحاد کی حقیقت .. نمبر ۳۳</p> <p>ہندو مسلمانوں میں کس نے اپنے اصول کو قربان کیا .. نمبر ۳۳</p>
--	--	---

عیسائیوں کے متعلق مضامین

<p>(ھ)</p> <p>مذہبی معاملات میں مساوات اسلام اور عیسائیت .. نمبر ۳۳</p> <p>مکہ لندن میں .. نمبر ۳۳</p> <p>(ی)</p> <p>یسوع یا محمد .. نمبر ۱۰</p>	<p>حضرت نرس آف ویلز پر اخبار رسول کا رپورٹ .. نمبر ۳۳</p> <p>ش</p> <p>شیطان کی حکومت کا آخری طرح ہو سکتا ہے .. نمبر ۳۳</p> <p>حضور (شہزادہ دیز کی آمد لاہور اور احمدیوں کا تحفہ نمبر ۳۳</p> <p>(ع)</p> <p>عیسائیت کی بنیاد پر مرتب .. نمبر ۳۳</p> <p>(ک)</p> <p>کثرت ازدواج اور ایک (کلیسی روس) .. نمبر ۳۳</p>	<p>(ل)</p> <p>ایک یورپین مسیحی طریت کا ادعا قرآن دانی .. نمبر ۳۳</p> <p>ایشیاء کے متعلق عیسائیوں کے افادے .. نمبر ۳۳</p> <p>اسلام اور عیسائیت .. نمبر ۳۳</p> <p>اگر یسوع مسیح امریکہ میں تشریف لائے .. نمبر ۳۳</p> <p>(پ-ت)</p> <p>پادری اور شراب .. نمبر ۳۳</p> <p>پادری والے اور صاحب ایمان کے درمیان اختلاف .. نمبر ۳۳</p> <p>حضور (پرنس آف ویلز کو دعوت الی اسلام) .. نمبر ۳۳</p>
--	--	---

آریوں و سناٹنیوں کے متعلق مضامین

<p>(م)</p> <p>مذہب امیر علی دہرہ فیہر رام دیو .. نمبر ۶۱</p> <p>مذہب امیر علی دہرہ فیہر رام دیو .. نمبر ۶۱</p> <p>آریوں کے دعووں کی حقیقت .. نمبر ۳۳</p> <p>آریہ سماج کی تنگ دلی .. نمبر ۳۳</p> <p>آریہ سماج کو اپنی تنگ دلی کا اعتراف .. نمبر ۳۳</p> <p>آریہ سماج اور مذہبی مسائل .. نمبر ۳۳</p> <p>آریہ سماج کے لڑکچہ کا اردو میں ترجمہ کرنا .. نمبر ۳۳</p> <p>سماج کی جڑ کا مٹنا ہے .. نمبر ۳۳</p>	<p>آنحضرت کی جعلی تصویر .. نمبر ۱۰</p> <p>آریہ سماج کا زوال .. نمبر ۳۳</p> <p>اسلام اور آریہ سماج .. نمبر ۳۳</p> <p>آریوں سے مباحثہ (مسئلہ تاسخ) .. نمبر ۳۳</p> <p>اولاد پیدا کرنے کی تجویز اور آریہ صاحبان .. نمبر ۳۳</p> <p>آریہ سماج سے مطالبہ .. نمبر ۳۳</p> <p>آریہ سماج کے اصول کا ماضی کون ہے .. نمبر ۳۳</p> <p>مذہب امیر علی دہرہ فیہر رام دیو .. نمبر ۳۳</p>	<p>(ن)</p> <p>آواگون کے عقیدے کو ترک کرنے کی ضرورت .. نمبر ۳۳</p> <p>آریہ سماج کا تنزل .. نمبر ۳۳</p> <p>آریہ سماج پر ایک الزام .. نمبر ۳۳</p> <p>آریہ سماج اور بچہ کی شادی .. نمبر ۳۳</p> <p>اسلام کا خدا زائدہ خدا ہے .. نمبر ۳۳</p> <p>آریہ گزشتہ تردید کرے .. نمبر ۳۳</p>
---	---	---

مہم پری کی خوشاک مثال نمبر ۲۷
سلمانوں کے گئے چھڑ کر ہندو کی چھوڑ پینگے نمبر ۲۸
پرنسپل کمیشن کے ذریعہ گاؤں کشی کے روکو کی کوشش نمبر ۲۹
بار کے ہندو اور موہنے نمبر ۳۰
مہوں کے خلاف آروں کی جدوجہد نمبر ۳۱
موسم قریب قلعہ دہرید نمبر ۳۲

(۹)

وہ سنگھ بنیاد میں نمبر ۳۳
دیدار کل اور تاشیں ہیں نمبر ۳۴
وزیر تعلیم پنجاب اور ہندو اخبارات نمبر ۳۵

(ھ)

ہندوؤں کی نظامت مسلمانوں کی ترقی نمبر ۳۶
ہندوؤں کو مسلمانوں سے اندیشہ نمبر ۳۷
ہندو مسلمانوں کے اتحاد کی بنیاد کیا ہونی چاہیے نمبر ۳۸
ہم گئے چھوڑ کر ہندوؤں سے کیا مانگتے ہیں نمبر ۳۹
ہندو عورتوں کی تصویریں اٹارنا نمبر ۴۰

(ی)

یہ جہاں نہیں نمبر ۴۱

ستیا رتھ پرکاش عربی ہیں نمبر ۴۲

(ص)

عیدہ تعلیم پنجاب میں لڑکے کے حقوق نمبر ۴۳

(ق)

قرآن کریم الہامی ہے یا دید نمبر ۴۴

(ک)

اسری اگر فن جی اور مسٹر گاندھی نمبر ۴۵
کیا مسٹر گاندھی خود کشی کرینگے نمبر ۴۶
کیا مادہ اور ارواح انہی ہیں نمبر ۴۷

(گ-ل)

مسٹر گاندھی کی ہمارے تھنا نمبر ۴۸
مسٹر گاندھی کا ایک جھوٹ نمبر ۴۹
مسٹر گاندھی صاحب کا زوال نمبر ۵۰
لاہور میں آریہ سلسلے سے مناظرہ نمبر ۵۱

(ھ)

ہندو کی بنید غیر ہندوؤں کے ہاتھوں نمبر ۵۲
ہندو میں ہرجیت نمبر ۵۳

اسکیت کی اشاعت نمبر ۵۴
انجمن اوقام کی اصلاح نمبر ۵۵

(ب-پ)

ای آریہ سلسلے اور موجودہ گورنمنٹ نمبر ۵۶
پرکاش نے الفضل کا مطلب غلط سمجھا نمبر ۵۷
پر دھیر رام دیو صاحب کے خطاب نمبر ۵۸
پرکاش کی ایک غلط بیانی کی تردید نمبر ۵۹
پرنسپل آف دین کے استقبال میں نمبر ۶۰
نذرت غلیظہ ایس کی شہریت نمبر ۶۱

(ج-ح)

روکھ لپٹنے لپٹے ہندو کہتے ہو نمبر ۶۲
دہی دوسروں کے لئے ہندو نمبر ۶۳
حفاظت گاؤں اور ہندو نمبر ۶۴

(ن)

زوال گاندھی نمبر ۶۵

(س)

ساتھی ہندوؤں میں بیوہ کی شادی نمبر ۶۶
ستیا رتھ پرکاش کی اصلاح نمبر ۶۷

مختلف اہر کے متعلق مضامین

(ھ)

یسع نامری کی وفات قادیان میں نمبر ۶۸
مسلمانوں اور سکھوں میں اتحاد نمبر ۶۹

(ھ)

قادیان پر ناگہم یا ایسا الہیہار نمبر ۷۰

(س)

سکھوں کا اذان کہنے سے روکنا نمبر ۷۱

(گ)

گدوناگ صاحب کی دوسری شادی نمبر ۷۲
مسلمانوں کے گھر نمبر ۷۳

(ل)

ایڈیٹر صاحب لائل گڑھ کی خوشی نمبر ۷۴
ایڈیٹر صاحب لائل گڑھ کی خوشی اور ان کی منظر نگاری نمبر ۷۵

(ب)

بہائی مذہب امریکہ میں نمبر ۷۶

(خ)

خاندانہ کی تعمیر سکھوں کی روکاوت نمبر ۷۷

1974

۱۔ اسی کتاب کا ذکر سرکاری رپورٹ میں ہے۔ نمبر ۱۰
۲۔ اسلام میں داخلہ کی صفائی کا حکم۔۔۔ نمبر ۱۱
۳۔ ہندو اور شیوت ستانی کے متعلق اعلان عام۔ نمبر ۱۲
۴۔ ایڈیٹر کے نام گناہ منقولہ۔۔۔ نمبر ۱۳

باب ۱۰۰۰ فیض کے استقبالیہ میں کے متعلق رقم نمبر ۱۰۰۰
 پھر نمبر ۱۰۰۰ فیض کے استقبالیہ میں کے متعلق رقم نمبر ۱۰۰۰
 پھر نمبر ۱۰۰۰ فیض کے استقبالیہ میں کے متعلق رقم نمبر ۱۰۰۰
 پھر نمبر ۱۰۰۰ فیض کے استقبالیہ میں کے متعلق رقم نمبر ۱۰۰۰
 پھر نمبر ۱۰۰۰ فیض کے استقبالیہ میں کے متعلق رقم نمبر ۱۰۰۰

شباب و نوجوانان
 نوجوانان و جوانان

جهاد کی آزادی غیرت، شہادت
خودکشی غیرت، شہادت

دینی رہنما اور دینی لبہ میں فرق نمبر ۳۲۳
دولت افغانیہ ترقی کے میدان میں نمبر ۳۲۴

روزے کا ایک فائدہ نمبر ۱۵۸

شهر مرا با نتر دگیل که برد شماره ۹
 نامه ای ازاری گرفته اور مسٹر گاندی شماره ۸
 برادری اشتیارات اور انجمن شماره ۷

درم تعلون اوله تشدو " " " " " فبر ۱۹۲۵
غمايات امریکه " " " " " فبر ۱۹۲۵

تصانیف سے دیکھ کر اندازہ نمبر ۱۳۴
تصانیف سے دیکھ کر اندازہ نمبر ۱۳۵

مشرکانہی کا تشدد میری ..
 بشر، گاندھی منظر میں کون کہاں ہیں، نمبر ۱۲۷
 بشر، گاندھی اپنے پیروں سے چوں چلائے گئے نمبر ۱۲۸
 بشر، گاندھی کے نزدیک تشدد کس وقت جائز ہو سکتا ہے؟

الہدایۃ الی ملک کو سب دل خجالات کی دعوت - نمبر ۷۷

مسلم بن نور محمد، محمد زکام کا خطیب نمبر ۱۵۸

(9)

ہندوستان اور یورپیوں میں نسلی کشمکش - نمبر ۳۷

منظومات

قصیدہ در مدح حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ
 و توفیقہ گوہر امیں خاکیشوں میں ہوں ارد الزام کہ تو انہماک
 خیر بہا یعنی سے خطب نمبر ۱۱
 مسلمانوں کی حالت نمبر ۱۲
 انکار گوہر (کمال چھپا ہے تو اسے کھینچ کر دیکھو) نمبر ۱۳
 ان کو ظلم نہ کرنا تھا وہ کہہ ہی گئے نمبر ۱۴
 جس گریہ سے کہیں شوق و یابی نہ ہو نمبر ۱۵

درواں سمجھ رہا ہوں جنوں نے اثر کو میں نمبر ۲۵
شکستہ بیمار کے چند قطرے نمبر ۲۵
شہید حسن و احسان تیرے یارب ہر طرف دیکھو نمبر ۲۵
جنان ہند کو اک در در نام کہہ لیتے نمبر ۲۵
دروناک سرکالہ نمبر ۲۵
اسلام آباد میں ہے اسپر بھی یقین ہے نمبر ۲۵
دوایہ احمد کو بخور دے نہیں گھر کی نمبر ۲۵

میرا جین گیا میری نیند گئی نمبر ۱۰
 بزم محو نمبر ۱۱
 جماعت احمدیہ اپنے امام کے حضور نمبر ۱۲
 اسلام کی فخر نمبر ۱۳
 اوصاف اہل حق قرآن کا دیدار بھی ہے نمبر ۱۴
 پیغام حضور امام نمبر ۱۵
 منہ ہر ایک سے نمبر ۱۶

خطبه
خطبه
خطبه
خطبه

خطبه ۱
خطبه ۲
خطبه ۳
خطبه ۴
خطبه ۵
خطبه ۶
خطبه ۷
خطبه ۸
خطبه ۹
خطبه ۱۰
خطبه ۱۱
خطبه ۱۲
خطبه ۱۳
خطبه ۱۴
خطبه ۱۵
خطبه ۱۶
خطبه ۱۷
خطبه ۱۸
خطبه ۱۹
خطبه ۲۰
خطبه ۲۱
خطبه ۲۲
خطبه ۲۳
خطبه ۲۴
خطبه ۲۵
خطبه ۲۶
خطبه ۲۷
خطبه ۲۸
خطبه ۲۹
خطبه ۳۰
خطبه ۳۱
خطبه ۳۲
خطبه ۳۳
خطبه ۳۴
خطبه ۳۵
خطبه ۳۶
خطبه ۳۷
خطبه ۳۸
خطبه ۳۹
خطبه ۴۰
خطبه ۴۱
خطبه ۴۲
خطبه ۴۳
خطبه ۴۴
خطبه ۴۵
خطبه ۴۶
خطبه ۴۷
خطبه ۴۸
خطبه ۴۹
خطبه ۵۰
خطبه ۵۱
خطبه ۵۲
خطبه ۵۳
خطبه ۵۴
خطبه ۵۵
خطبه ۵۶
خطبه ۵۷
خطبه ۵۸
خطبه ۵۹
خطبه ۶۰
خطبه ۶۱
خطبه ۶۲
خطبه ۶۳
خطبه ۶۴
خطبه ۶۵
خطبه ۶۶
خطبه ۶۷
خطبه ۶۸
خطبه ۶۹
خطبه ۷۰
خطبه ۷۱
خطبه ۷۲
خطبه ۷۳
خطبه ۷۴
خطبه ۷۵
خطبه ۷۶
خطبه ۷۷
خطبه ۷۸
خطبه ۷۹
خطبه ۸۰
خطبه ۸۱
خطبه ۸۲
خطبه ۸۳
خطبه ۸۴
خطبه ۸۵
خطبه ۸۶
خطبه ۸۷
خطبه ۸۸
خطبه ۸۹
خطبه ۹۰
خطبه ۹۱
خطبه ۹۲
خطبه ۹۳
خطبه ۹۴
خطبه ۹۵
خطبه ۹۶
خطبه ۹۷
خطبه ۹۸
خطبه ۹۹
خطبه ۱۰۰

نظیر) -
 اشد سوالا
 تبعہ احف
 طلبہ بخارج
 حضرت
 حضرت
 حضرت

س

1

دینیت بہر حال پیشی ساتیو سالانہ

اندرست منشا میں

۱۔ اخبار احمدیہ
۲۔ اخبار احمدیہ
۳۔ اخبار احمدیہ
۴۔ اخبار احمدیہ
۵۔ اخبار احمدیہ
۶۔ اخبار احمدیہ
۷۔ اخبار احمدیہ
۸۔ اخبار احمدیہ
۹۔ اخبار احمدیہ
۱۰۔ اخبار احمدیہ

دنیا میں ایک نیا دین پیدا کیا گیا
اور اس کے زور و اثر سے کسی کا باطل کا تہ نہ ہو سکا۔ (الحکم ہر جہت سے)

اندرست منشا میں
۱۔ اخبار احمدیہ
۲۔ اخبار احمدیہ
۳۔ اخبار احمدیہ
۴۔ اخبار احمدیہ
۵۔ اخبار احمدیہ
۶۔ اخبار احمدیہ
۷۔ اخبار احمدیہ
۸۔ اخبار احمدیہ
۹۔ اخبار احمدیہ
۱۰۔ اخبار احمدیہ

اندرست منشا میں
۱۔ اخبار احمدیہ
۲۔ اخبار احمدیہ
۳۔ اخبار احمدیہ
۴۔ اخبار احمدیہ
۵۔ اخبار احمدیہ
۶۔ اخبار احمدیہ
۷۔ اخبار احمدیہ
۸۔ اخبار احمدیہ
۹۔ اخبار احمدیہ
۱۰۔ اخبار احمدیہ

اندرست منشا میں
۱۔ اخبار احمدیہ
۲۔ اخبار احمدیہ
۳۔ اخبار احمدیہ
۴۔ اخبار احمدیہ
۵۔ اخبار احمدیہ
۶۔ اخبار احمدیہ
۷۔ اخبار احمدیہ
۸۔ اخبار احمدیہ
۹۔ اخبار احمدیہ
۱۰۔ اخبار احمدیہ

اندرست منشا میں
۱۔ اخبار احمدیہ
۲۔ اخبار احمدیہ
۳۔ اخبار احمدیہ
۴۔ اخبار احمدیہ
۵۔ اخبار احمدیہ
۶۔ اخبار احمدیہ
۷۔ اخبار احمدیہ
۸۔ اخبار احمدیہ
۹۔ اخبار احمدیہ
۱۰۔ اخبار احمدیہ

نمبر ۱ مورخہ ۲۲ مئی ۱۹۲۱ء شنبہ مطابق شوال ۱۳۴۰ء جلد ۹

مدینہ منورہ

دارالان میں خدا کے فضل و کرم سے خیریت ہے
بیمہ جولائی کو خلیفہ چہرہ جاب و لانا مولوی سید ارشد
مداحی سے پڑھا۔ جس میں لعل جلالہ کے منہ سے
مفیدہ اور ضروری نصائح فرمائی۔
جناب شیخ عبدالرحمن صاحب مصری نے
جس میں سبقت ترجمہ القرآن پڑھایا جاتا ہے
کی وجہ سے ملوئی ہو گئی تھا۔ غرض کہ بعد جاری کی
نماز کے بعد حضرت مسیح موعود کی شہادۃ العروا کر لیا
مولوی محمد یحییٰ صاحب فاضل دین تھے۔
گرمی کی شکایت میں بدن بڑھ رہی تھی۔ اور غرض
ازبالکل اُن کو گلیا ہے۔ خدا تم اپنا دے۔

اخبار احمدیہ

سری نگر سے ۹ جون کی
برقی اطلاع رسید کہ مولانا
عالم علی صاحب نے منظر سے
کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی
آیہ اللہ تعالیٰ معہ الہیز سری نگر پہنچ گئے ہیں۔ الحمد للہ
قادیان سے ۲۵ جون کو
جو کہ بحیرت تمام آباد ہے
راستے میں تمام وقت
ابھرنے کی وجہ سے گرمی سے امن رہا۔ بلال میں سخت
اندھی آئی اور اسی اندھی میں سوار ہوئے۔ موت سر کے
سٹیشن پر تمام جماعت موجود تھی۔ سٹیشن پر بڑے گاؤں

پہلے ہی موجود تھی۔ حضرت صاحب سوار ہو گئے تھے
اُم الدینین کھڑکی گرنے کی وجہ سے دو انگلیاں اٹھ
کی کھلی گئیں۔ اور سخت تکلیف ہو گئی۔ لاہور دس بجے
کے قریب پہنچے۔ یہاں خوب بارش ہوئی۔ سٹیشن پر اکثر
احباب موجود تھے۔ بارش میں ہی ستری مولیٰ صاحب
کی دعوت کا کھانا گارڈوں میں بٹھا۔ لاہور سے لیکر
راولپنڈی تک اکثر مقامات پر جہان جہاں احمدی آج
لو اطلاع ہو چکی تھی۔ حضرت صاحب کی زیارت کے لئے
آئے تھے۔ اور اس وجہ سے حضور نے بیانات بھر بالکل
نہ سوسکے۔ ان کے ۶ جون کو راولپنڈی پہنچے۔ یہاں
کی جماعت کے دوستوں نے بڑی سرگرمی سے استقبال
کیا۔ اور موٹروں اور ٹانگوں پر سوار کیا کہ تمام ٹانگوں کو
خود گاہ پر لے گئے۔ سٹیشن پر ایک مسلمان لکھٹ لگا
نے ہم کو اور جماعت کے احباب کو ہر طرح سے تنگ کیا

مگر خدا نے اس کے شر سے محفوظ رکھا
 راہ پسنڈی میں جمعہ کا قیام ابو نور الدین صاحب
 سکندری جماعت احمدیہ کے ان ہونے لکھا احباب
 نہیں پورہ فوٹا اور شہرہ و شہرت کے لیے زیارت
 کے تشریف لائے۔ حضور کی صحت بفضلہ تعالیٰ
 خاصی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح ابراہیم علیہ السلام
 راہ پسنڈی ارڈائی ۱۲ جون کو۔ اپنے راہ پسنڈی
 سے لاریوں پر روانہ ہو کر سکندری گئے۔ روانہ ہونے
 پر اسٹیشن پر حاضر ہوئے اور صاحب راہ پسنڈی
 خالی مری سے سو پر روار ہو کر سفر کے استبدال کے
 لئے آئے۔ اور یہ ملاقات انہوں نے دیر کا تمام
 کرنے کے لیے سو راز پور لاکر واپس چلے گئے۔ حضور
 معرقانہ سونے کے قصبہ مری پہنچے۔ جہاں انہوں نے
 مت کرہ بلا احباب کے گئے۔ اور سونے کے قصبہ مری پہنچے
 صاحب سوٹ ایکٹوٹ راجہ کو شیخ شتائی احمد صاحب
 احمدی گوجرانوالہ کے ہم سفر ہوئے۔ انہوں نے گوجرانوالہ پر
 رہائش پزیر شگفتہ و دولت کا انتظام کیا۔ حضور صاحب
 کو اندھا لکے جڑا کے قید خانے۔ اسباب مری۔ سنے
 بنی طرف سے تمام کے لئے کھانے کی رسید بھی لکھی
 ایک اور بات یہاں تاہل تا کرہ۔ اور وہ
 یہ کہ ایک معزز انگریز کی لیدی نے اس کے بھائی
 شیخ الہ بخش صاحب کی معرفت باپ کو دینے پرانہ
 جہاں الفاظ پیش کیا۔ کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام
 کے حالات سے واقف ہونا چاہتا ہوں۔۔۔ ان پر راز پور
 ہے۔ یہ ان کے خلیفہ میں۔ یہ بھی وہی ہونگے
 ساکت چاہئے مری۔ سے روانہ ہوئے۔
 اور رات کو کوہانہ کے ڈاک بنگلہ پر قیام کیا۔ حضور کی
 صورت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔

کوہانہ سے روانگی
 واقع ہے۔ برج ساندھ ہے پانچ بجے روانہ ہو کر ۱۲ میل
 کا سفر طے کرتے ہوئے شام کو ساندھ سے سات بجو
 مری پہنچے۔ یہاں خلیفہ نور الدین صاحب جمونی کو

ان کے پیر خلیفہ عبدالرحیم صاحب اور خراجہ علی صاحب
 صاحب استقبال کے لئے موجود تھے۔ ایک ایک
 ہونے ہونے پر تمام احباب وغیرہ رکھائیا۔ اور ان میں
 ہی رات گزاری۔ اس ارادہ سے۔ کوئی اور مکان
 میں نہیں گیا جائے۔ حضرت صاحب کی طبیعت
 سے فضل و کرم سے اچھی ہے۔ اور ہر ایسی بھی

حضرت خلیفۃ المسیح ابراہیم علیہ السلام
 راہ پسنڈی ارڈائی ۱۲ جون کو۔ اپنے راہ پسنڈی
 سے لاریوں پر روانہ ہو کر سکندری گئے۔ روانہ ہونے
 پر اسٹیشن پر حاضر ہوئے اور صاحب راہ پسنڈی
 خالی مری سے سو پر روار ہو کر سفر کے استبدال کے
 لئے آئے۔ اور یہ ملاقات انہوں نے دیر کا تمام
 کرنے کے لیے سو راز پور لاکر واپس چلے گئے۔ حضور
 معرقانہ سونے کے قصبہ مری پہنچے۔ جہاں انہوں نے
 مت کرہ بلا احباب کے گئے۔ اور سونے کے قصبہ مری پہنچے
 صاحب سوٹ ایکٹوٹ راجہ کو شیخ شتائی احمد صاحب
 احمدی گوجرانوالہ کے ہم سفر ہوئے۔ انہوں نے گوجرانوالہ پر
 رہائش پزیر شگفتہ و دولت کا انتظام کیا۔ حضور صاحب
 کو اندھا لکے جڑا کے قید خانے۔ اسباب مری۔ سنے
 بنی طرف سے تمام کے لئے کھانے کی رسید بھی لکھی
 ایک اور بات یہاں تاہل تا کرہ۔ اور وہ
 یہ کہ ایک معزز انگریز کی لیدی نے اس کے بھائی
 شیخ الہ بخش صاحب کی معرفت باپ کو دینے پرانہ
 جہاں الفاظ پیش کیا۔ کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام
 کے حالات سے واقف ہونا چاہتا ہوں۔۔۔ ان پر راز پور
 ہے۔ یہ ان کے خلیفہ میں۔ یہ بھی وہی ہونگے
 ساکت چاہئے مری۔ سے روانہ ہوئے۔
 اور رات کو کوہانہ کے ڈاک بنگلہ پر قیام کیا۔ حضور کی
 صورت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔

کوہانہ سے روانگی
 واقع ہے۔ برج ساندھ ہے پانچ بجے روانہ ہو کر ۱۲ میل
 کا سفر طے کرتے ہوئے شام کو ساندھ سے سات بجو
 مری پہنچے۔ یہاں خلیفہ نور الدین صاحب جمونی کو

ان کے پیر خلیفہ عبدالرحیم صاحب اور خراجہ علی صاحب
 صاحب استقبال کے لئے موجود تھے۔ ایک ایک
 ہونے ہونے پر تمام احباب وغیرہ رکھائیا۔ اور ان میں
 ہی رات گزاری۔ اس ارادہ سے۔ کوئی اور مکان
 میں نہیں گیا جائے۔ حضرت صاحب کی طبیعت
 سے فضل و کرم سے اچھی ہے۔ اور ہر ایسی بھی

ان کے پیر خلیفہ عبدالرحیم صاحب اور خراجہ علی صاحب
 صاحب استقبال کے لئے موجود تھے۔ ایک ایک
 ہونے ہونے پر تمام احباب وغیرہ رکھائیا۔ اور ان میں
 ہی رات گزاری۔ اس ارادہ سے۔ کوئی اور مکان
 میں نہیں گیا جائے۔ حضرت صاحب کی طبیعت
 سے فضل و کرم سے اچھی ہے۔ اور ہر ایسی بھی

حضرت خلیفۃ المسیح ابراہیم علیہ السلام
 راہ پسنڈی ارڈائی ۱۲ جون کو۔ اپنے راہ پسنڈی
 سے لاریوں پر روانہ ہو کر سکندری گئے۔ روانہ ہونے
 پر اسٹیشن پر حاضر ہوئے اور صاحب راہ پسنڈی
 خالی مری سے سو پر روار ہو کر سفر کے استبدال کے
 لئے آئے۔ اور یہ ملاقات انہوں نے دیر کا تمام
 کرنے کے لیے سو راز پور لاکر واپس چلے گئے۔ حضور
 معرقانہ سونے کے قصبہ مری پہنچے۔ جہاں انہوں نے
 مت کرہ بلا احباب کے گئے۔ اور سونے کے قصبہ مری پہنچے
 صاحب سوٹ ایکٹوٹ راجہ کو شیخ شتائی احمد صاحب
 احمدی گوجرانوالہ کے ہم سفر ہوئے۔ انہوں نے گوجرانوالہ پر
 رہائش پزیر شگفتہ و دولت کا انتظام کیا۔ حضور صاحب
 کو اندھا لکے جڑا کے قید خانے۔ اسباب مری۔ سنے
 بنی طرف سے تمام کے لئے کھانے کی رسید بھی لکھی
 ایک اور بات یہاں تاہل تا کرہ۔ اور وہ
 یہ کہ ایک معزز انگریز کی لیدی نے اس کے بھائی
 شیخ الہ بخش صاحب کی معرفت باپ کو دینے پرانہ
 جہاں الفاظ پیش کیا۔ کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام
 کے حالات سے واقف ہونا چاہتا ہوں۔۔۔ ان پر راز پور
 ہے۔ یہ ان کے خلیفہ میں۔ یہ بھی وہی ہونگے
 ساکت چاہئے مری۔ سے روانہ ہوئے۔
 اور رات کو کوہانہ کے ڈاک بنگلہ پر قیام کیا۔ حضور کی
 صورت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔

کوہانہ سے روانگی
 واقع ہے۔ برج ساندھ ہے پانچ بجے روانہ ہو کر ۱۲ میل
 کا سفر طے کرتے ہوئے شام کو ساندھ سے سات بجو
 مری پہنچے۔ یہاں خلیفہ نور الدین صاحب جمونی کو

ان کے پیر خلیفہ عبدالرحیم صاحب اور خراجہ علی صاحب
 صاحب استقبال کے لئے موجود تھے۔ ایک ایک
 ہونے ہونے پر تمام احباب وغیرہ رکھائیا۔ اور ان میں
 ہی رات گزاری۔ اس ارادہ سے۔ کوئی اور مکان
 میں نہیں گیا جائے۔ حضرت صاحب کی طبیعت
 سے فضل و کرم سے اچھی ہے۔ اور ہر ایسی بھی

ایڈیٹر کی ضرورت

ان کے پیر خلیفہ عبدالرحیم صاحب اور خراجہ علی صاحب
 صاحب استقبال کے لئے موجود تھے۔ ایک ایک
 ہونے ہونے پر تمام احباب وغیرہ رکھائیا۔ اور ان میں
 ہی رات گزاری۔ اس ارادہ سے۔ کوئی اور مکان
 میں نہیں گیا جائے۔ حضرت صاحب کی طبیعت
 سے فضل و کرم سے اچھی ہے۔ اور ہر ایسی بھی

تبع بخیر کی جاوے اس نتیجہ پر پہنچی تھی کہ جب کبھی
 جدی نو دار ہوادی دقت ملک کا امن برباد ہوگا
 اور بے گناہ لوگوں کی جانیں نہ بچیں گے مگر پر ظلم کے
 دیوانہ کی نسبت جو دعائی جائیگی
 مگر باد جو دن تمام روکوں کے
 شکلات کے باوجود ترقی پائی سلسلہ علی روس اہل
 اس بات کا اعلان کرتے ہیں کہ وہ ان سب مشکلات پر
 غالب آجائیں گے۔ اور ان کا سلسلہ دنیا کے گناہوں پر
 پھیل جائیگا۔ کہہ کر ان کو خدا نے بتایا ہے کہ میں
 نام کو نیلے گناہوں تک پھیلاؤں گا۔ اور یہاں
 بعد ترین مسافروں سے لوگوں کو تیرے پاس کھینچ کر
 لاؤں گا۔ مہینے کے بعد مہینہ اور سال کے بعد سال
 اس دعویٰ کے بعد گرتا گیا اور مخالفت منسلک
 و احشائے ہمارے زیادہ سے زیادہ فدیہ وصول
 میں ظاہر ہوتی چلی گئی۔ لیکن باوجود اس کے ایک ایک
 کر کے اس سلسلہ میں لوگ داخل ہوتے چلے گئے مگر
 آج سے چار سال پہلے جب بانی سلسلہ علیہ السلام فوت
 ہوئے۔ تو ان کی جماعت کی تعداد ہزاروں سے گزر کر
 لاکھوں تک پہنچ چکی تھی

جناب عالی! دنیا کی اس
 دنیا میں قیام امن کے لئے
 بانی اجماعیت کی خدمت
 سلسلہ کے بانی نے کی ہے۔ مگر ہم سمجھتے ہیں کہ جناب
 اس خدمت کو معلوم کر کے خوش ہونے۔ جو انھوں نے
 دنیا کے امن کے قیام کے لئے کی ہے۔ جس وقت آپ نے
 دہائی کیا ہے۔ اس وقت تمام عالم اسلامی جہاد کے خیالات
 سے گونج رہا تھا۔ اور عالم اسلامی کی ایسی حالت تھی کہ
 وہ یثروں کے پیچ کی طرح بھڑکنے کے لئے صرف
 ایک دیاسلانی کا محتج تھا۔ مگر بانی سلسلہ نے اس
 خیال کی انوریت اور خلافت اسلام اور خلافت امن ہونے
 کے خلاف اس قدر زور سے تحریک شروع کی کہ ابھی چند
 ہفتے گزرے تھے۔ کہ گورنمنٹ کو اپنے دل میں اقرار کرنا
 پڑا کہ وہ سلسلہ جسے وہ امن کے لئے خطرہ کا موجب خیال
 کر رہی تھی۔ اس کے لئے ایک غیر معمولی امانت کا موجب

تھا۔ جو کہ سلسلہ میں داخل ہونے والے تھے وہ تو اس امر
 کی بجائی کے قابل ہوتے ہی تھے۔ جو سخت ہو سخت تھا
 تھے۔ اور جنہوں نے جہاد کے معنوں کے انکار کی وجہ
 جو لوگوں میں رائج تھے۔ بانی سلسلہ پر کفر کا فتویٰ دیا تھا
 ان کو بھی خلافت کے زور کے لئے اپنے خیالات کو بدلنے
 پڑا۔ اور مخالفت علماء میں سے کسی نے نہ مخالفت غلطو
 میں اس تعلیم کو تسلیم کر لیا۔ جو اس مسئلہ کے متعلق باقی
 نہیں تھے۔ حتیٰ کہ بڑی فز میں سرحدی حالات کے ضمن
 میں اس امر کو تسلیم کیا گیا۔ کہ اس سلسلہ کی مخالفت
 لوگوں کے خیالات میں ایک عجیب تفسیر پیدا کر دیا۔

قیام امن کی تعلیم
 شروع دن سے وہ اس
 قیام امن کی تعلیم پر زور دیتے تھے کہ اس
 تعلیم کے مطابق جو شخص جس حکومت کے اقتدار
 ہے۔ اس کی وفاداری اس کا فرض ہو۔ اور اس کے
 صورت میں امن کا قیام ہوا ہے۔ اور یہ تعلیم
 اعلیٰ ہے۔ کہ اگر دنیا میں قیام امن کے لئے کوئی
 اندلی فساد دور ہو جائے۔ بلکہ بہت سی جنگوں
 بھی سد باب ہو جائے۔ کیونکہ ایک قوم دوسری قوم
 کے خلاف اسی خیال کی وجہ سے جنگ برپا کر دیتا
 ہے۔ کہ خود اسی کے بعض افراد اس حملہ آور قوم کا
 ساتھ ملکر ملک کو برباد کر دینگے۔ اور اگر اس کو
 ہو کہ اس کے سب افراد میدان جنگ میں جان دیں
 اور حکومت کا ساتھ دینگے۔ تو وہ اعلان جنگ کرنے
 سے پہلے کافی طور پر غور کرنے پر مجبور ہوگی

جناب عالی! بانی سلسلہ کے
 سلسلہ احمدی کی خدمت
 حالات اور اس کی تعلیم کے
 بیان کرنے کے بعد ہم جناب کو یہ بتانا چاہتے ہیں۔
 کہ گویہ سلسلہ حضور سے ہی عرصے قائم ہوئے۔ مگر
 اس کی شاخیں اس وقت تک مندرجہ ذیل ممالک میں
 فیصل یا کثیر تعداد میں قائم ہو چکی ہیں۔ ہندوستان کو اس
 کا مرکز ہے۔ اس کے تمام علاقوں کے علاوہ
 یہ سلسلہ افغانستان ایران۔ تبتا۔ عرب۔ شام۔
 شریں شلٹ اور سیلون کے علاقوں میں براعظم
 ایشیا پر پھیل چکا ہے۔ اور براعظم افریقہ میں کو

بانی سلسلہ کو گنڈا پھیم بیٹ افریقہ۔ شمال مصر
 ایون۔ ناچیرا۔ ایشی میں اس کی شاخیں قائم
 ہیں۔ اور کچھ دہائیوں کے عرصے میں گولڈ کوسٹ کے
 پرتگیزیوں کے قریب۔ آج اس سلسلہ میں نئے
 ہوتے ہیں۔ براعظم یورپ بھی اس کے افراد
 ہیں۔ پرتگیزیوں سے جو مشن انجمن میں قائم ہو۔
 تاکہ سو سے زیادہ انگریز اور دوسری
 اقوام کے آدمی اس میں شامل ہو چکے ہیں۔ اور
 ایک ایک نیا نیا کھیتے کھیتے زمین خریدیں گئی
 ہے۔ میں بھی بعض آدمی اپنے طور پر اس سلسلہ میں
 ہوتے ہیں۔ براعظم امریکہ کی طرف ہزاروں
 سال سے ہوا ہے۔ لیکن اس عرصے میں
 کے قریب امریکہ اس سلسلہ میں داخل ہو چکے ہیں۔
 کے لوگ موجود ہوئے ہیں۔ غرض یہ سلسلہ کوئی
 سلسلہ نہیں ہے۔ بلکہ اپنی قوت جذب کی وجہ سے
 پائیں پھیل رہا ہے۔ اور ہر سال اس کی جڑ زمین
 سے زیادہ دھنسی۔ ہے۔ اور اس کا تہ
 مضبوط ہونا چاہئے۔ مگر اس ترقی کے مقام پر
 اس کی شرک پر سے گزرتے ہوئے نہیں پہنچے
 ایک پہنچنے میں ہم نے ہر ایک عرصے کو
 کیلئے۔ حتیٰ کہ اخلافتان میں چائے دو آدمی نہیں
 سائنس بڑی جاہت کا عالم تھا کہ میر حبیب اللہ
 کی تاجپوشی کی رسم اسی نے ادا کی تھی۔ محتسب
 میں داخل ہونے کے سبب سے بے بھی گئے

جناب عالی! جیسا کہ ہم پہلے
 رٹ کی فاداری
 بتا چکے ہیں۔ یہیں اپنے
 طرف سے یہ تعلیم دی گئی ہے۔ کہ جس گورنمنٹ کے
 ہی ہم ہیں۔ اس کے پورے طور پر فرمانبردار
 اور اس میں خلل کبھی نہ ڈالیں۔ اور یہ تعلیم ہمارے
 نظر رہی ہے۔ ہم نے ہر مشکل کے وقت
 اس کے زامہ میں برطانیہ کی گورنمنٹ کی فاداری
 اور جناب کے پیشرو کے ان الفاظ سے بھی
 شہنی پائی ہے۔ جو انھوں نے اپنے ایک خط

اور
 موت
 کو
 واقعہ
 کا
 سری

بیوہ ہادی جہاوت کے سوجھ بوجھ امام کے
کے نام تلخ تھے چنانچہ ان کے پرائیویٹ سیکریٹری کو

ایمان
میں حضور و ائسر اڑی خواہش کے مطابق دستور
کی طرف سے جناب کی پیشی محدود ہر مٹی کا جس اپنے
تفصیل کے ساتھ اپنی جانت کی ان کو شہر کا ذکر
کیا ہے۔ جو انہوں نے فسادات جناب کے دوران
میں قیام امن کے لئے کہیں۔ شکریہ ادا کرتا ہوں۔ گو
اس کے پہلے ہی حضور و ائسر کے کو جناب گورنمنٹ
کے ذریعہ آپ کی خدمات کا اجر ان گورنمنٹ
پنجاب ایک سرکاری اعلان کے ذریعہ کر بھی ہے
ہر چکا ہے۔ مگر وہ آپ کے کام کی تفصیل کو دیکھ
بیت غائب ہوئے ہیں۔ اہل انہوں نے مجھ سے خواہش
کی ہے کہ میں ان کی طرف سے آپ کو ایسے شہادت
مقابل میں گورنمنٹ کے اظہار و فادری کی مبارکباد
دوں۔

محمد جب کابل کے ساتھ جنگ ہوئی تو سب کچھ ہمارے
 جماعت نے اپنی طاقت سے بڑے مدد دی۔ اور علامہ
 اور کئی قسم کی خدمات کے ایک ذیل کمپنی پیش کی۔ جس
 کی بھرتی بوجہ جنگ کے بند ہو جانے کے رک گئی۔ وہ
 ایک ہزار سے زائد آدمی اس کے لئے نام کھوئے
 تھے۔ اور خود کھائے سیریل کے بانی کے چھوٹے
 صاحبزادہ اور ہمارے موجودہ امام کے چھوٹے
 نے اپنی خدمات پیش کیں۔ اور چھ اوکس ٹینکوں
 میں آخری طور پر کام کرتے رہے۔ اس موجودہ
 کے موقع پر جو کچھ ہماری جماعت نے خدمات
 وہ موجودہ امن کے قیام میں ایک بڑا حصہ لیا
 اور یقیناً یہ ہمارے امام کی کتاب ترک موالات
 روئے احکام اسلام ہی تھی جس نے ہندوستان
 ان علماء کا منہ بند کر دیا جو گورنمنٹ سے تعلق
 کا قومی اور روئے شریعت اسلام سے
 اور جس کی مدد سے ہماری جماعت کے سولہ
 کی روئے رو گئے ہیں بہت کچھ خدمت کر
 جناب عالی! یہ ایک نہایت ہی حقہ

جو ہمارا اہل ہند قیام امن کے لئے
 ماہِ خدا داری میں کرنا چاہے۔ اور اس
 نام پر ضرورت پیش آئی ہے۔ کہ ہم جناب
 دوع کو لیکر ہم آج جناب کی خدمت میں
 آیا۔ اور اسی دوسرے کے ساتھ ہم جناب کو ہندو
 م کا رہنے کے بڑا قلم مقام سمجھ کر یہ نہیں
 اکران اور جائز طریقہ سے جناب کے
 ب کے اداوں اور تجویزوں کو کامیاب
 ش کر رہے تھے۔ اور ہندوستان میں قیام امن
 اس کی ترقی کے لئے سب سے زیادہ
 کے ساتھ ملکر آپا ہندوستانیوں اور
 ہندوؤں کی دشمنی اور دشمنی میں
 ہوگی۔

جناب عالی! ہمارے دشمن ہیں
 درمیانی ہیں خوشامدی کہتے ہیں اور بعض
 نے حکام بہ خیال کرتے ہیں۔ کہ جبرہ قلیل التقادیر
 ہوئے کے ہم گورنمنٹ کی دفا دار کی انہماک
 ۔ لیکن نہ اول الذکر نے کبھی یہ سوچا ہے
 دشمن سے خوشامدی کہتے ہیں اور نہ ثانی الذکر
 نے جوہر کی ہے۔ کہ جبکہ گورنمنٹ کی تائید کیے
 گئے جاتے ہیں۔ اگر ہم کچی ٹیڈوں کے
 تے۔ نوہ ہم کو سرور : اٹھائے پھرتے
 گورنمنٹ کی دفا دار کی کے انہماک کیا ذائد
 اب ایجوکیشن سے معلوم کر سکتے ہیں کہ ہم نے
 گورنمنٹ سے اپنی خدمات کا صلہ طلب نہیں
 ہم اب اگر اپنے اصول کے خلاف خیال کرتے
 ہیں حیثیت الجماعت جو خدمت کرتے ہیں اور
 ات بڑی خدمت ہے۔ اس کے بدلے میں ہم
 کے نہ طالب ہوئے ہیں اور نہ انشاء اللہ آئندہ
 عالی! اگر ہم متوجہ رہے ہیں مگر ہماری عیادت
 نظم ہے۔ اور ساری دنیا میں پھیلی ہوئی ہے
 نام کی اتباع میں کام کر رہی ہے۔ پس بعض
 اس کی انجام دے سکے ہیں۔ جو بڑی جہت و

بھی نہیں دے سکتیں۔ ہم نسبتاً کمزور ہیں۔ اور خدا کو
 مد نظر رکھتے ہوئے بلائے ذرائع دوسری جماعتوں کے
 مقابلہ میں کچھ بھی نسبت نہیں رکھتے۔ مگر ہم آپ کو
 یقین دلانے ہیں کہ جب کبھی بھی ملکی خدمت کا سوال پیدا
 ہوا۔ اور حضور ملک معظم کی وفاداری کے اظہار
 کا موقعہ آیا۔ آپ ہمارے دلوں کو خدا کے فضل کے
 ماتحت چھوٹا نہیں پائیں گے۔

اس کمر طبع ہو چکا ہے
اس عظیم نشانِ خدمت کی
نسبت بھی کچھ غرض کرنا چاہتے ہیں جبر کے انجاء میں
کے لئے صفو، فلک عظیم نے جناب کے منتجب کیا جو
کیونکہ سچی مرصدا ہی ہے۔ جس میں علی طور پر کوئی ناندہ
پس نہا ہا گیا جو۔ ایسی مرصدا جو محض لفظ ہے
ایسی قابلِ تہ نہیں۔

جناب عالی! ہم ان لوگوں میں شامل نہیں ہیں جو
ہر جانو اے کی خدمت کرنے اور ہر آنو اے کو
خوش آمدید کہتے ہیں۔ ہم جناب کو یقین دلاتے ہیں
کہ ملک کی اس وقت کی خطرناک حالت آپ کے پیشرو
کے کسی فعل کا نتیجہ نہیں۔ اور محض حکام کی تبدیلی
اس میں تغیر پیدا نہیں کر سکتی۔ یہ حالت جسے سلسلہ واقعات
کا نتیجہ ہے۔ جو بیسویں سال سے چلا کر آئے ہیں اور
کوئی اعلان خواہ کتنی ہی آزادی کا شعور ہو۔ اپنی فارت
میں اس کا ماتہ نہیں ہو سکتا۔ جناب میں۔ ہمارے
نزدیک اس کا ایک ہی علاج ہے۔ اور وہ یہ کہ
حکام اور رعایا دونوں کو اچھی طرح یقین دلا یا جائے
کہ وہ خدا نہیں ہیں۔ وہ محض انسان ہیں۔ جب تک
حکام اس امر کو نہ سمجھ لیں کہ وہ انسان ہیں۔ ان کے
غلطیوں کا ہونا ناممکن نہیں۔ اور ان کا یا ان کے
افسروں کا ان غلطیوں کو تسلیم کر لینا اپنی حقیقت کے
مستافی نہیں۔ تب تک اس کو یہ نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح
حرب تک ہندوستانی اس امر کو نہ سمجھ لیں۔ کہ وہ بھی
انسان ہیں۔ اور برطانوی حکام بھی انسان ہیں۔ اس لئے
کہ تو یہ ناممکن ہے کہ ان سے کوئی غلطی ہو۔ اور نہ یہ
ممکن ہے کہ حکام سے کوئی غلطی نہ ہو۔

100-442100-100

ہدایت کرے :

نہ گوینٹ برطانیہ اس

کے امن کا

سری

کہ یہی تھی اس۔۔۔

ہندوستان کی تاریخ

آپ صاحبان سے جو جماعت احمدیہ کے بانی تھے مجھے ملکہ بہت خوشی ہوئی اور آپ نے جو سکریٹری صاحب کے ذریعہ سے مجھے دئے گئے ہیں پر مبارکباد دی ہے۔ اس کے بعد یہ کہ یہ ادا کرتا ہوں۔ میں نے آپ کے سہ اور نئی کے بیان کو نہایت دلچسپی سے لیا ہے کی جماعت نے جو خدمات شاہد شاہ عظیم کو اٹھائیں گے مجھے نہایت اطمینان ہوا ہے۔

آپ صاحبان میں مختلف مقبول اور ناقص کام ہیں جنہیں دیکھ کر میں متاثر ہوں اور خاص کر یہ دیکھ کر کہ اس وادی میں آپ کے مقدس اہل کے دو فرزند بھی تامل کمال حوشی ہوئی ہے۔

اور یہ بات اور بھی موجب ہے کہ جماعت احمدیہ کی خدمات کا اعتراف جو اپنے لباس اپنی دردی اور اپنے سینہ نغزوں سے یہ ظاہر کیا ہے میں کہ وہ ان کو برقرار رکھنے کے لئے جو انہیں جہنم سے ہے۔ اپنی جانیں قربان کرنے کے بھی اسی طرح تیار ہونگے۔ جیسے کہ وہ ہیں آپ کو یقین دلانا ہوں کہ میں آپ کی خدمات کا اپنے پیٹرو سے کم ضرر نہ آپ نے جو فاداری کی روح بعض دفعہ شکلات کا سامنا کر کے ظاہر کی ہے جو ان کی طرف سے گورنمنٹ کو بھیجی ہے مبارکباد ہے۔

اس وقت میری گورنمنٹ اہم مسائل میں پیش ہیں۔ آپ نے ایڈریس میں سنڈل الفاظ میں ذکر کیا۔ متعلق آپ نے بعض حل بھی پیش

سائل و مشرق قریبے فاصلے پر تھے۔ آپ نے بہت زور دیا ہے۔ ہندوستان کے اندرونی معاملات سے جو گورنمنٹ کو مشکلات پیش آ رہی ہیں ان میں آپ نے اشارہ کیا ہے۔ اور دستاویزوں کے شہریت حقوق جو انکو برطانوی ماقول اور مقروضات اور نوآبادیوں میں حاصل ہو چکے ہیں۔ ان کا بھی ذکر کیا ہے۔ آپ تسلیم کریں گے ان تمام وقوف اور پیچیدہ مسائل کو منضبط بیان کرنے میں ایڈریس کے جواب میں گنجائش نہیں ہو سکتی مگر چونکہ یہ سہولت ہے کہ آپ نے اپنی مقروضات میری طرف سے ایک طرح سے اپنی ذمہ داری سے فرشتہ اٹھائی کر لی ہے۔ مگر ان کو عملی جامہ دینے کا مشکل کام گورنمنٹ کے کندھوں پر آتی رہتا ہے۔

لیکن آپ یقیناً سمجھیں کہ یہ تمام سوالات ہمیشہ سے گورنمنٹ کے منظر ہستے ہیں۔

آپ خاص طور پر اس بات کو یاد رکھیں کہ گورنمنٹ ہند ہمیشہ کو مشورہ دیتی رہتی ہے کہ اگر کسی کے ساتھ شرائط صبح ایسے طریقے سے اہل ہندوستان کے مذہبی مذاہب کا زیادہ لحاظ رکھا جائے۔ میری ذاتی علم کی بنا پر کہتا ہوں کہ اگر وہ چھپو غور و سیر مانیٹنگو بر ہندوستانی مسلمان بنائے طور پر کو جو حوت نہیں رکھ سکتے۔ چونکہ ان دونوں جلیل القدر مسلمانوں نے نہایت زور سے مسلمانان ہندوستان کے خیالات کی تائید کی ہے۔ اور ان کو اتحادی اقوام کے سامنے پیش کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا۔ اگر اہل ہند کو دفعتاً کا زیادہ صحیح علم ہوتا تو ہندوستان کے ان دو ممتاز دوستوں کی فدا ملک زیادہ فراخ دلی سے تسلیم کی جاتیں۔ جب سے میں ہندوستان میں اپنے موجودہ عہد سے بر آیا ہوں۔ اپنی طرف سے پوری کوشش کی ہے کہ حضور پاک معظم کی گورنمنٹ کے سامنے ان خیالات کو ظاہر کر رہوں۔ مسلمانان ہندوستان کی کوششیں ناکام نہیں ہیں۔ آپ کے ہمعلم بھائیوں کے تازہ وفد نے سڑ ٹانڈ جارج وزیر اعظم اور

ملک معظم کی گورنمنٹ کے سامنے ان خیالات کو ظاہر کیا ہے۔ اور جیسا کہ آپ کو علم ہے۔ اس وفد سے نہایت ہی بہرہ ورانہ سلوک کیا گیا ہے۔ میری اس سے یہ مراد نہیں کہ ہر ایک ہندو جوائنٹوں نے مانگی اور ان سے وعدہ کیا گیا۔ یہ تو بہت مشکل تھا اور حقیقت وزیر اعظم صاحب نے نیشنل کمیٹی کو دی تھی کہ وہ اپنی تمام مقروضات کو قبول نہیں کر سکتے۔ لیکن جیسا کہ آپ تسلیم کریں گے کہ انہوں نے معاہدہ سیدوس کو روکی۔ حق میں مناسب طور پر تسلیم کرنے کے متعلق جوہر کیا اور جس طرح انہوں نے اپنے اختیارات کو برتا۔ ان کی کوئی معمولی بات نہیں۔

یہی یہ بات کہ یہ شرائط آپ نے۔ دول متعلق نے قبول نہیں ہیں۔ اس میں وزیر اعظم یا گورنمنٹ برطانوی کوئی تصور نہیں۔ کاش! یہ واقعات جن کا میں نے ذکر کیا ہے۔ زیادہ لوگوں تک پہنچ کر تسلیم کئے جاتے ہیں جانتا ہوں کہ بہت سے مسلمان اگلے طور پر اس بات کو تسلیم کریں گے کہ وزیر اعظم نے وفد کا بہرہ ورانہ جواب میں جو استقبال کیا ہے۔ اس سے حالت بہت کچھ سبزد گئی ہے۔ اور بعد ازاں سڑ مانیٹنگو کے ان بیانات سے غیر انکشاف کیا ہے۔ جن میں وہ شرائط بھی شامل ہیں۔ جو گورنمنٹ برطانیہ یوان اور ٹرکی گورنمنٹ کے لئے اپنی طرف سے پوری کوشش کر رہی ہے۔ ان سے ملکی حالت میں اور بھی زیادہ خدائی پیدا ہو گئی ہے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانان ہند میں بعض ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو سب کا اس کے کہ گورنمنٹ کی ان کوششوں کا اعتراف کریں۔ جو مسلمانان میں اطمینان اور قناعت پیدا کرنے کے لئے گورنمنٹ کر رہی ہے۔ سلطان یزیدی بر تخت بیٹھ کر گئے اور گورنمنٹ ہند کو پریشان کرنے کے زیادہ خواہشمند رہتے ہیں۔

اس وقت بعض لوگوں کا رجحان گورنمنٹ برطانیہ کا رویہ اس طرف زیادہ ہو کر کمال پاشا کے متعلق کو دشمن اسلام کے



کاموں کے متعلق روڈ میں آتی ہیں۔ انہیں بڑے غور سے مطالعہ کرتا ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ شاہزادہ علی دہ دہ جگہ پر کم اپنے بہت سے عہدے داروں کے درمیان میں۔ لیکن اب تک جو میرا شاہزادہ ہے۔ میں نے بھی دیکھا ہے۔ طبی طور پر میں اس دیکھ بھال نہایت غور کے ساتھ جاری رکھے ہوئے ہیں۔ کہ وہ جو ملک معظم اور ہندوستان کے غلام ہیں۔ اپنے بھائی شیخ پر حکومت کرنے میں اپنی ذمہ داری کو خوب پسپا کرتے ہیں۔ اور اپنے اہل ذمہ داری کو اپنی احساس رکھتے ہیں۔ اور غور میں رکھتے ہیں کہ وہ اپنی اور انصاف سے کام کریں۔ لیکن اگر آپ کی مدد برطانوی فوجی افسر سے ہے۔ جنہوں نے کہ ان کے خاص کیا ہے۔ تو یہ بھی میں آپ کا مطلب نہیں سمجھا یہاں شیلے میں جو فوجی افسر کے افسران کا ہیں اور ان کے ماتحت دیگر برطانوی افسر ہیں۔ دروازہ ملحقہ ہیں ان سے خاص طور سے۔ رافیل کے ساتھ رہتا ہوں۔ کہ آیا یہ بات واقعی ہے کہ برطانوی افسر ہندوستانیوں پر پائسل امتیاز قائم کرنا چاہتے ہیں۔ جو میرے خیال میں وہ مجھے یقین دلاتے ہیں۔ کہ یہ بات بالکل بے بنیاد ہے۔ میں یہ باتیں سن کر بہت اہوں۔ کہ جو بات آپ کی طرف سے ہند میں بیان ہوئی ہے۔ اس کے متعلق کسی قسم کی غلط فہمی نہ پیدا ہو۔ مگر ایک لمحے کے لئے بھی یہ خیال نہ کیجئے ہم لوگ جو شیلے میں رہتے ہیں یا دور دراز اضلاع میں حکومت کرتے ہیں۔ وہ اس بات کا دعویٰ کرتے ہیں کہ ان سے غلطی نہیں ہو سکتی۔ ہم خوب جانتے ہیں کہ انسانی فیصلہ بات میں غلطی ہو جاتی ہے جو کچھ ہم کہتے ہیں۔ وہ یہ ہے۔ کہ بادشاہ معظم اور ہندوستان کے متعلق اپنے فرض کو اعلیٰ ترین خواہش کے ساتھ اپنی عزت اور حیر کے مطابق ادا کرنے کی کوشش کریں

ہندوستان کا سفر عظیم | ہوں کہ آپ نے ٹیڈنگ کو جو دن بدن اپنے فرض کی ادائیگی میں بڑھتا ہوا اطمینان اور خوشی پاتی ہیں۔ دلی مبارکباد اور دعا دی ہے

اپنے متعلق میں یہ کہتا ہوں کہ آپ کے عہد کے وعدہ پوری ہمت افزائی ہوئی ہے۔

ہندوستان سلطنت جمہوری اور برکش ایسا ہیں دو سر کے ملک میں۔ ساواست کے عظیم انسان کوئی سفر پر نکلا ہے۔ میں اپنی دلی سے اس کی کامیابی چاہتا ہوں۔ مجھے یہ فخر ہے کہ شاہنشاہ معظم نے اسے جہاز سے چلانے اور حفاظت کے ساتھ ٹھیکہ کرتے ہوئے اپنے کام کی بھاری ذمہ داری کے لئے میرے سپرد کیا ہے۔ لیکن افسانہ جہاز جو جہاز کے چٹا ہوتے ہیں۔ ان میں لوگوں کی دلی اور مستعدانہ ہمدردی جو جہاز پر سوار ہوں، خواہ وہ ہمارے اعلیٰ دادی کے لئے کھانے پونے اور اساتذہ کا یا سب نہیں ہو سکتا۔ اور معذور حاضرین مجھے یقین ہے کہ یہ امداد مجھے آپ کی طرف سے ضرور ملے گی۔ خواہ کسی حیثیت میں آپ کی مدد کے لئے بلایا جائے۔ میں آپ کی طرف سے داتا دارانہ جذبات کے اظہار پر شکریہ ادا کرتا ہوں اور نیز اس بات کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جو آپ نے اظہار کیا ہے۔ کہ ہر ضرورت کے وقت آپ سب پر اعتماد کیا جاسکتا ہے +

ابن ظفر علی خان کی سرکار معافی

زمیندار کو دوران میں سر ظفر علی خان کی ماری بیدار ایک طوفان بجایا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ زمیندار اور زمیندار ضابطہ ہوئے۔ سر موصوف کو نظر بند ہوا۔ اس سے نجات نہ دیکھ کر آپ نے گورنمنٹ پنجاب سے معافی مانگی۔ اس سے آپ شوق پسندوں کی نگاہ میں جتنی وقار تھے۔ اُسے ہی ذلیل ہو گئے۔ اپنی کھوئی ہوئی ساکھ کو قائم کرنے کے لئے بہت کچھ ہاتھ پیرائے۔ مگر بات یہی آٹھ اسی میدان میں جس سے وہ بڑے کے غلط تھے۔ کوڈ ہوئے۔ گورنمنٹ نے پھر پوچھا۔ اور نظر بندی کی بجائے جیل خانے میں بھیجا

یہ بات قابلِ توجہ ہے۔ کہ جس بات کو انسان حق سمجھو انکی خاطر ہر ایک تکلیف برداشت کرنے کے لئے تیار

ہے۔ ایسے انسان جس مقصد و دعا کو لیکر کھڑے ہوں اسے ان کی ذات پر فخر ہو سکتا ہے۔ لیکن بعد کے جو شخص نام و نمود و نیادی کوٹ کھسٹ کے لئے دھوکہ بازی کرتے اور ظاہر میں کچھ اور باطن میں کچھ ہوتے ہیں۔ وہ جس شخص کے ساتھ بھی ہوں۔ اس کے لئے کلنگ کا ٹیکا ہوتے ہیں۔

سر ظفر علی خان جو دم و دام سے جیل میں گئے۔ انہیں اگرچہ ان کے گزشتہ رویہ کو بھلا دیا۔ لیکن اس پر بردہ ضرر ڈال دیا۔ مگر ان کے خلف الصالح سر ظفر علی خان نے آج ہی تقدیر کرتے ہوئے اسے جاکر کر دیا ہے۔ چنانچہ میرے اخبار اور پیش نے ہر راز طشت ازبام کیا ہے کہ گورنمنٹ زمیندار کے معافی مضامین کی وجہ سے سر ظفر علی خان پر مقدمہ چلانے کی غلطی کہ وہ لالہ ہرکشن لالہ کی دساطنت سے سر جان مینارڈ پریزیڈنٹ پنجاب کو نسل سے شملہ جاکر گئے۔ اور اب تک یہ نگاہ کر رہی۔ جس کے باعث مقدمہ سے گلو خلاصی ہوئی۔ یہ فخر نہایت دلفریب کے ساتھ تاج کی گئی ہے۔ اور اس کے متعلق زمیندار کی بیعت دیا گیا ہے۔ کہ تردید کرے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی مستہر رہے۔ کہ سر ظفر علی خان نے شملہ جاکر نہ صرف اپنے اوپر سے مقدمہ ہلانے کے لئے حکام کی منت خوشامد کی ہے۔ اور آئندہ کے لئے زمیندار کے رویہ کی نسبت اطمینان دلایا ہے۔ بلکہ سر ظفر علی خان کی رائی کے لئے بھی درخواست کی ہے۔ اور اس کے حد منگاری جیل میں جاکر اپنے والد سے آزادانہ ملاقات بھی کی ہیں جن کی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ سر ظفر نے اس بات کا اطمینان ہو جانے پر کران کی معافی منظور ہو جائیگی۔ علی بارادراں کی تقدیر میں خالی ناگہی منظور کر لیا ہے۔

اگر یہ بھی درست ہے۔ نہ حال ہم سر ظفر علی کی رہائی کی خبر سننے کے منتظر ہیں۔ وہیں اس بات پر بھی افسوس کہ بغیر نہیں ہو سکتا۔ کہ اس صورت میں قید سے کچھ کم ہو کر چلے۔ نہ کہ کچھ حاصل کر کے

ابن خضرویی اعلان

میں اس اعلان کے ذریعہ تین قسم کے احباب کے متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔۔

دوم و دہا حجاب۔ جو زمین نینا کر چکے ہیں۔ لیکن ابھی انہوں نے پوری نیت ادا

نہیں کی۔ ان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ جیسا کہ گنتی و شمار اعلان کیا جا چکا ہے اور بذریعہ خط و کلام اطلاع دی جا چکی ہے جب تک پوری قیمت وصول نہ ہو جائے۔ کوئی ٹکڑا کسی صاحب کے ہاتھ سے روکا نہیں جاسکتا۔ کیونکہ اس کو شکایت پیدا ہونی ہے۔ پس اگر وہ زمین اپنا حصہ چاہتے ہیں تو فوراً اپنی اپنی بقیہ قیمت ادا فرمادیں۔ ورنہ دو سطلہ میں کوئی ٹکڑا کوئی یعنی ۲۸ جون ۱۹۱۴ء سے ایک ماہ کے بعد ان کا کوئی حق نہیں رہے گا۔ اور زمین دوسرے درجہ کے مکان کو دینا جائیگی۔ براہ ہر ہائی اس تاعدہ کو کوئی صاحب اپنے آپ کو مستثنیٰ تصور نہ فرمائیے۔ سووم وہ احباب جو زمین کے پکے میں راد قیمت بھی پوری ادا فرما چکے ہیں۔ ان کے لئے وہ مکان نہیں بنایا مان کی خدمت میں رکھا جاتا ہے۔ کہ ان کا زمین خود ملک بنانا کوئی طرح سے نقصان دہ ثابت ہو رہا ہے۔ اول۔ دور دورہ مکانات ہوتی ہیں جو سرکاری اسوجہ سے دور میان میں جگہ عالی رہتی ہیں۔ اور ایک ایک مکان بن رہا ہے۔ ان کے دن چوری کی وارداتیں ہوتی رہتی ہیں۔ اور منتشر آبادی کی وجہ سے حفاظت کا انتظام بھی مشکل ہو رہا ہے۔ دوسرے جب کوئی نیا مکان بنتا ہے۔ تو چونکہ اس کی جگہ کے زمین کیلئے دور سے نشان لگائے لانا پڑتا ہے۔ اس لئے بسا اوقات غلطی ہو جاتی ہے اور سارا نقشہ خراب ہو جاتا ہے۔ سووم موجودہ صورت منظر کے لحاظ سے بھی نہایت بد نکاح ہے۔ اس لئے ایسے احباب کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ اپنی خالی زمینوں میں جلد مکانات تعمیر کرادیں۔ اغراجات تعمیر دن بدن گراں ہوتے ہیں۔ اور اگر کچھ نقصان ہو۔ تو کم از کم اس کا تو فوراً گردا دیا جائے کہ اپنی جگہ کی چار دیواری کردی جائے اور اس کے بعد جلد مکان بنوایا جاوے۔ ورنہ نظارت اور عامہ کو انتظامی طور پر اس کے متعلق کوئی کارروائی کرنی پڑے گی۔ لہذا کوئی موجودہ صورت بہت تلخیف دہے۔ اور آئندہ زمین خریدنے والے بھی نوٹ فرمائیں کہ صرف ان احباب کو زمین دی جاوے گی جنہوں نے جلد مکان تعمیر کرنا ہو۔

خالکسار۔ مرزا بشیر احمد۔ قادیان

سے زیادہ ہو گیا۔ ٹک ٹک سے سوا چھ دن میں
کل ۵۵ ٹک روپیہ بیچ ہو گیا ہے۔ مسٹر گڈن اور آپ
کے ساتھیوں کو یقین کے ساتھ امید ہے کہ جب یہ ضلع
اور سبوں کی کالنگس کیسوں کی قطعی پوزیشن معلوم
ہوگی۔ تو غنڈہ پورا ٹکٹ کوڈرہ روپیہ عاں سب

ہند میں سو کی پیداوار کی مختلف بلڈز سے جو
شکل میں چھپتا ہے، روک، کھینچ، تپست، ڈالاکھ، یا
۵۴۰ روپے بار دہانے سات پانچ ہے۔

ایک ایسی ہی سچا سچا سا روہ میں
 علی پور جو مدار می استون رہا
 میں ایک دفعہ کا تفصیلاً
 لکھی تھی ہیں۔ ایک سالانہ چچا اور چچی نے سچا سچا
 جس اپنی بھینسی کو ایسے شخص کے ساتھ فروخت کر دیا جو
 چینی کے لئے لڑکیوں کی خرید و فروخت رہا ہے۔ اس
 شخص نے لڑکی کو بد چینی پر مجبور کیا۔ لڑکی کے راضی
 نہ ہونے پر اسے مار پٹیا۔ اس کے بال کاٹ دیا اسے
 لڑکی کا چچا اور چچی ماخوذ ہیں۔ نیز خریدنے والے پر بھی
 مقدمہ چلایا جائے والا ہے ۴

سیلاب کے ریلوے حادثہ
۲۵ جولائی کو تین بجے صبح کو
دہلی اور مراد آباد کے درمیان
ریلوے لائن سیلاب کی وجہ سے ٹوٹ گئی۔ امرتسر اور
چاند گڑھ اسٹیشنوں کے درمیان بیسویں میل پر
بینچر ٹرین پٹری سے اتر گئی۔ اور کچن بھر جا کر گاڑیوں
کے پانی میں چلا گیا۔ اس حادثہ میں ۴۰ مسافر گم ہو گئے
کو تھیف ضربات پہنچی ہیں۔

انڈی پنڈت لائبریری کا فیصلہ
انڈی پنڈت لائبریری کے سابق ایڈیٹر جس
کے خلاف مشربی سی بائی دالانے ہتک عزت کا
مقدمہ دائر کیا تھا۔ اسیں ایڈیٹر مذکور کو سارے سرت ہزار

شماره ۴ ہر جون رسائی ہندوستان میں
اسات پلھون ہفتہ مختتمہ جون میں پلمب گئی
۱۶۷ (۱۶۷) اور ۱۱۳ سوئیس ہوئیں پنجاب میں صرف
۱۶۷ سوئیس واقع ہوئیں

ایرانی مصفیہ ہندوستان میں ایک شعبہ کے روزنامہ

میں نے یہاں سے تو یہ بھی اسلحہ ہتھی کر لیا ہے۔

مجلس خلع قانون خجاک اجلاس فیصلہ کیلئے ہو۔
 ۵۔ ہر ایسی کو بر دزد شہ کوئٹہ کا اجلاس ہو۔ کوئٹہ کا اجلاس
 کوئٹہ جیلر لاہور میں اس وقت کوئٹہ کے شروع
 ہو گا۔

مولوی لغا عبداللہ اور ایک اعلیٰ نظر ہو کہ باقی پت
صوفی اقبال احمد کی معافی ضبط سے مولوی لغا عبداللہ اور
صوفی اقبال احمد جو ایک بڑے بڑے عزم و ہمت سے لایا ہے
تھے۔ سالہ زیر کی جو معافی تھی۔ وہ ضبط کر لی گئی ہے۔
کتابت مولوی لغا عبداللہ اور

ایک نایبیت میں رکنا ریا ت کیونچہ (اثریہ) ہوتے
 سوالات کا دا خایہ بند قائم جاری کیا ہے کہ اس نایبیت
 میں کوئی تارک سوالات داخل نہ ہو۔ جو کئی اس حکم کی خلاف
 ورزی کرے گا۔ اس پر مقدمہ چلایا جائیگا ۛ

انگورہ کے متعلق برطانیہ کا رویہ
کہ گورنمنٹ برطانیہ یا اتحادی گورنمنٹیں یہودیہ یا سامان ہنغار
سے یونانیوں کو مدد دے رہی ہیں یہ بالکل غلط ہے کہ گورنمنٹ
برطانیہ گورنمنٹ انگورہ سے کھلم کھلا برسرِ جنگ ہے
شمار ۶ ہرجان - حکومت ہند
فجی میں ہندوستانیوں کی
تحقیق کیسے کی گئی
ہاکی کی گھر کی جانب ہندوستانی

تاریکان وطن کے جانے کی سکیوں کی عام مناسبت کی جانچ
 کرے۔ یہاں معلوم کر گئی کہ اس وقت جو ہندوستانی وہاں موجود
 ہیں۔ انکی حالت کیسا ہے۔ راہ بے مینی کے اسباب کیا ہیں
 اور مشورہ دی گئی کہ تمام حالات کو دیکھ کر فوجی میر ہندوستانی
 تاریکان وطن کا چارہ مار سیکے یا نہیں۔

سردار سردل شاہ کو
پانچ سال قید کا لاپانی
کافی حد تک گھٹا گیا۔ سردار صاحب کو
پانچ سال کی بلا وطنی کی سزا دی گئی۔

پریس ایکٹ منسوخ
کیٹیج بریس ایکٹ کے نیا کام ختم کر کے
ریورٹ نکھدی ہے۔ جو تمام جہان
کی متفقہ رائے سے نیا کر لکھی ہے۔ پریس ایکٹ منسوخ
کیا گیا ہے۔ کیٹیج نے جو سفارشات کی ہیں۔ کہا جاتا ہے
کہ انہی اخراجات کی تحت چینی کے مصلحت ہندہ سالی داران
راست کو کوئی خاص مراعات نہیں دی گئیں۔ آئندہ
اخراجات پر ایڈیٹر کا نام تعلق کرنا لازمی ہو گا۔ ریفر بیان
پبلشٹ اور دیگر زہر آلود لکچر پر کسی کسٹرو ایکٹ اور
پورٹ آفیس ایکٹ کی زد میں آئیں گے۔ آئندہ پریس ضبط
ہنرمند کیا جائیگا۔

ایک پارسی کا مین لاکھ
 پہلی ۸۰۰ روپے - مسٹر کوڈیٹر گورنمنٹ
 جو اپنی صندوق کے کارخانے
 مسٹر مسور جیہ پنڈت میں
 کے لاکھ ہیں۔ تمام سواراج
 کے لئے مین لاکھ روپے میں لکھا ہے۔

ڈاکٹر کچلو کو تنبیہ اور دیگر مقامات صوبہ کے سجدہ
 میں جو تقریریں کی تھیں۔ انکی نسبت گورنمنٹ مذکور نے
 پنجاب گورنمنٹ کے توسط سے ان کو تنبیہ کی ہے کہ
 اگر انھوں نے اس قسم کی تقریروں کا اعادہ صوبہ کے
 میں کیا۔ تو ان پر گزشتہ تقریروں کی بناء پر مقدمہ چلا
 جائیگا

اسلام ترک کرنے پر شادی منسوخ نہ ہو
محمد امین یہ قرار دو پیش کیجئے کہ ایک ایسا قانون بنایں کہ اگر کسی مسلمان عورت کے مذہب پر اسلام ترک کرنے پر شادی منسوخ نہ ہو

ممالک عرب کی خبریں

لندن ۱۹ جون۔ اطالیہ لارڈ کرزن اور ایم برائنڈ وزیر اعظم کی مصافحہ میں اتفاق رائے کے لئے کے بعد دل افکار کی طرف سے یونان کو وہ شرائط روانہ کئے گئے جو ایم برائنڈ اور لارڈ کرزن نے باہمی اتفاق رائے سے طے کئے ہیں۔ اور یہ کہ یونان کو ہندوستان اور ترکی کے درمیان مصالحت کرنا چاہئے۔ اگر یونان اس پیرے نامہ نہ جواب دے تو اس کو ان شرائط سے مطلع کیا جائیگا۔ اور یہ کہ ترکوں سے گفتگو کی جانے لگی۔ یہاں تک کہ یونان بھی لارڈ کرزن اور ایم برائنڈ کے اتفاق رائے کو مان لے۔

لندن ۲۰ جون۔ روم کی ایک بڑی اگر یونان نے ترکی پر کام نہ کرے۔ گزیر کبھی بے سند غلاتوں کو خالی بنایا۔ پیرس میں ایک ملاقات کے دوران میں سانس سربرینہ کے تصدیق کے متعلق کہا کہ اگر یونان نے ترکی سے ان علاقوں کو خالی نہ کیا۔ جس پر وہ ناجائز طور پر قابض ہے۔ تو ترکی اتحادیوں کی مداخلت کو تسلیم نہیں کریگی۔

لندن ۲۱ جون۔ اخبار "ایس" حکومت یونان کی ضد کو اتھینہ سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت نے ایسی تجویز کو نامنظور کر دیا ہے جو اس حریبہ نوع جنگی کارروائی کو مدعو کرتا ہے جس میں اسلحہ کا موجب ہو۔ جو مشرق قریب میں اپنی گنتہ تنہا فوری اور زبردست ذریعہ ہے۔

لندن ۲۲ جون۔ بادشاہ سکاٹ آرلینڈ کے متعلق سچ بیگم صاحبہ وقت بوقت انگریزوں کے والوں کی خواہش پہنچتے ہیں۔ تو ان کا بہت پروردار انتقال کیا گیا۔ بادشاہ سلامت نے تقریریں کیا کہ انگریزوں کے لئے دلی دنیا کی وہی خواہش ہے کہ سکاٹ آرلینڈ کو قسطنطنیہ میں طے ہو جائے۔

دلوں کو آزاد جماعتوں کے ساتھ بن پرسلطنت کا انحصار ہے۔ ونا دار از سوالات کی صورت میں ملکہ کا درجہ چاہئے۔

لندن ۲۳ جون۔ نیو یارک کا ایجنٹوں پر آرلینڈ کا جھنڈا اتر رہا ہے ایک من مین انفریگیاں نقل کیا ہے۔ کہ وہ تیرہ روز کشتیاں پر اور آرلینڈ کے درمیان لٹی جاتی ہیں۔ اور ان پر آرلینڈ کا جھنڈا ہے۔ ڈی ویلبرادر جمہوریہ آرلینڈ اور دیگر مستند من مین انفریگیاں کے ذریعہ آتے جاتے ہیں۔

لندن ۲۴ جون۔ لارڈ کرزن قلعہ پراڈوین آئرشز کی جانے قیام قلعہ پراڈوین لڈنہ رات سب آدھوں نے آگ لگا دی۔ جو بالکل جل گیا۔ لارڈ کرزن اس سے گئے۔ اب یہ نہیں کہہ سکتے۔

لندن ۲۵ جون۔ بلغاریہ ایکسپریس کی تباہی سے زمین کی طرف سے جو ہیں گاڑی جاری ہیں۔ اس کے پٹری سے اتر جانے سے بہت سے مسافر زخمی اور گھوڑے زخمی ہیں۔

یہ گاڑی بلغاریہ سے ان سپاہیوں کو لارڈ کرزن کے جہاز پر منتقل کرنے کے مقاصد کے لئے تیار تھی جو فوج کی جو کچھ تباہ ہوئی ہے۔ وہ بلغاریہ میں اس وقت کے جہازوں کے ہمراہ تھی۔

بجائے بیام منظر ہے کہ چار سپاہی ہلاک نقصان جان اور تیرہ زخمی ہوئے ہیں۔ یہ حادثہ ایک سڑک کے بھٹنے سے واقع ہوا۔ معلوم ہوتا ہے کہ مسافر پر دھڑوں نے پہلے ریل کی سڑکی کو بیکار کر دیا تھا۔ اور دونوں ٹرینوں کے درمیان ہم کے گولے رکھنے تھے۔

لندن ۲۴ جون۔ رکاری طور پر اعلان زخمی گھوڑے کیا گیا ہے کہ اس حادثہ میں تقریباً ایک سو چار گھوڑے زخمی ہوئے۔ جن میں سے اکثر کو بعد میں گولی کا نشانہ بنایا گیا۔ حکومت برطانیہ کا منشا کہ رومان میں کروستان انگریزوں کی تعداد کو کم کر دینے کا ہے۔

چنانچہ ان کی کشتیوں نے تجویز کیا ہے کہ ایک ہنگامہ بندی چھوڑی گاڑی تیرہ من اعلیٰ اور ان کی ایس او ایس کی گاڑی جائیں۔

لندن ۲۴ جون۔ قاہرہ کی برطانیہ مصر کی نیابت کے صدر جنرل جوں نے سلطان کا ہے کہ میں علی پاشا اور سرکاری دفتر پر دہشت گردانہ حملہ ہے۔ رشید پاشا بھی دفتر میں شامل ہونے کے لئے روانہ ہوئے ہیں۔

راخول پاشا نے اعلان کیا ہے کہ مصری کابینہ کی استقامت کھو چکا ہے۔ اس لئے میں عربی اگلیان کے مقابلے کے لئے کمر بستہ ہونا چاہتا ہوں۔

لندن ۲۵ جون۔ عمان میں انگریزوں کے سکول کا گیند بازی میں زخمی کی اسٹریٹوں کو لڈنہ کی اس رجسٹر میں زخمی ہوئی ہیں۔ اس وقت اس وقت کوڑھ کے پھیلنے کی ایک نئی نظر العین تادم کے لڈنہ کی ہے۔ وہ بہت ہی کام ہے۔ یہی ہے۔ لڈنہ کے سکول کے لڈنہ کی ہے۔

لندن ۲۶ جون۔ فلسطین میں سخت قاتل میں کھادی سے بھر دیا گیا۔ فلسطین کے زمانہ کے ایک اعلیٰ خان کا یہ لکھ ہے۔ جس میں ہزاروں کا ایک غلام نشان چھوڑا گیا ہے۔

لندن ۲۷ جون۔ ہونٹ آرلینڈ کا مسودہ سوم رول لارڈ کرزن کے مقابلے میں ۶۶ ماوی سے لارڈ کرزن کی تجویز منظور کر دی ہے کہ آرلینڈ کے مسودہ سوم رول میں کچھ ترامیم کی جائیں۔ اور ان ترامیم کے ساتھ چھ ماوی سے لارڈ کرزن کی تجویز منظور کر دی ہے۔

شاہ یونان کا دورہ سیلان جنگ کے میدان جنگ کا دورہ دہشت کے لئے طعنی کر دیا ہے۔

لندن ۲۸ جون۔ لارڈ کرزن بریٹن لارڈ سڈنہم کا خیالی نے ہونٹ آف لارڈ کرزن اعلان کیا ہے کہ بریٹن قابل نہیں کہ سپریمون اصلا خانہ کا اطلاق کیا جائے۔

۱) باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر خیابان اسلام پریس قادیان (پیش رو)

قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ لِلَّهِ بِسْمِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ
 دین کی نصرت کے لئے الٰہی شہداء اور
 عَسَى أَنْ يَكُنْ لَكُمْ رَحْمَةً مَقَامًا مَحْمُودًا
 اب گیا وقت خزان سے یہ بھل لکھو

ہر مومل اور جماعت کو شائع ہونا چاہیے

مفتی ابوبکر محمد امجدی

مفتی ابوبکر محمد امجدی

دنیا میں ایک ہی ایسا پرونیانے انکو قبول بخیا لین خدا کے قبول کیگا اور
 بٹے زور اور قوتوں سے اکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت شیخ مودود)

فہرست مضمین

مدینہ المسیح - نامہ لندن
 اخبار احمدیہ
 الفضل کا سال گذشتہ
 ایک یورپین سچی عورت کا اودھار قرآن الہی
 کیا وکیل لیڈر کا نام بتا سکتے
 ہمارے تبلیغ کا مسئلہ سرت و دنیا کا مسئلہ
 مسلمانین کے دورے
 مشہدات
 خبریں

کا دوبارہ امور
 متعلق خط و کتابت
 مینجہ ہو

ایڈیٹر: غلام نبی اسٹڈنٹ - مہر محمد خان

منبت - مؤرخہ جولائی ۱۹۲۱ء | بخشہ | مطابق - ۳۰ شوال ۱۳۳۹ھ | جلد

دواہ کے قریب ہمارے پاس ٹھہرے۔ اس کے بعد
 ایک ہندوستانی درخت جو لندن میں قریباً بیس سال سے
 پہنچے ہیں۔ اور ناضی حب اللہ سارنگ کے زمانہ میں اچھی
 ہوئے۔ ان کے پاس چلے گئے ہیں۔ اور انکی مدد سے
 اور ہدایت کے تحت کام شروع کر دیا ہے۔ جس سے
 اتنا کام لیتے ہیں کہ ان کا گزراہ اچھی طرح چل جاتا ہے۔
 جو ہر وقت من حدت کا بحسب کا نظارہ ہے۔

شمس اد علی خان مہر جو جنس میں احمدیت کا نمونہ ہیں
 ان پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے۔ و اپنے جس مقصد
 کے لئے انہوں نے سفر انگلستان کیا تھا۔ اس میں کامیاب
 ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور متعدد ہندوستانیوں میں
 سے دینی کسری کے لئے منتخب کئے گئے ہیں۔ بعض
 اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحمت امیر المؤمنین علیہ السلام کے
 دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ دلائل بظاہر کوئی صورت نظر

نامہ لندن
دو نئے احمدی
ایک زبر میں کا قبول اسلام

ایم زیور پورٹ میں اللہ تعالیٰ کے
 ہندوستانی احمدی فضل سے احمدیہ جماعت انگلستان
 لندن میں۔ کو طرح سے کامیابی و ترقی ہوئی
 ان دنوں یہاں ہندوستانی احمدیوں کی تعداد اس قدر ہو
 کہ چلے گئے ہیں ہوں۔ ہم سب اس میں جنس جو
 میاں کوہ دین کے حالات سے آگاہ لوگ واقف ہیں۔ جو
 بنیہ کسی قسم کے سرد سالان کے انگلستان پہنچ گئے تھے

مدینہ المسیح
 مولانا مولوی سید سرور شاہ صاحب روزانہ
 درس قرآن کریم بعد نماز عصر مسجد اقصیٰ میں دیتے ہیں
 مسجد خود میں مرزا برکت علی صاحب ہی رات
 کو سبق قرآن کریم پڑھاتے ہیں۔
 نسل ازم ہمان خانہ میں کنواں لگوا جا چکا
 ہے۔ جس سے مہانوں کو بہت آرام پہنچ رہا
 ہے۔ اب نگہ خانہ کے احاطہ میں کنواں لگوا
 جا رہا ہے۔ تاکہ وہاں جس قدر پانی کی ضرورت
 ہو۔ وہ پاسانی حاصل کیا جیسے ہے۔

اخبار احمدیہ

لوکا ان تفسد فی الارض وجعلهم ائمة و
استغفرا فی الارض وجعلهم ائمة و
جعلهم الارضین - ہند اور سکھ قوم میں سے
جو لوگ مذہب اسلامی میں داخل ہو چکے ہیں

ان لوگوں کی صداقت و شناخت سے تمام احمدی
اجواب خوب واقف ہیں۔ یہ ایک نیا نیا فکون ہے
میں سے کچھ یقین پر نہیں ہے۔ کہ ہندو قوم غریب
مسلمان ہو چکی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس قوم کو تیری
سے جو غلامی اور ذلت کا موجب ہے۔ آزاد کر دے گا۔

برادر محمد امین صاحب بیرسر کے بعد انگلستان میں
نفاذ میزجی جو ایک نہایت ہی ہوشیار اور شریف
ہنگامی برہمن ہیں۔ مسلمان بن گئے ہیں۔ اسے تعلیم یافتہ
شریف اور خوش حال لوگوں کا بقیہ کسی قسم کی غرض کے
اور اسلام قبول کرنا اس بات کا ثبوت ہے کہ ایسا رتبہ کا
استاد بلند درجہ کے متعلق کیا ہے۔ ممکن ہو کہ اللہ تعالیٰ

ہمیں اس زندگی میں ہند کے مسلم ہوجانے کا نظارہ
دکھلائے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت شیخ موعود کو جو
ہم زمان ہیں بھیجا۔ اس کا پرغضب ہے کہ عورت
مجموع ترک تاناہ اسلام کی خدمت کہ چلے۔ اب
پنجاب اور ہند کی بستی ہے۔ اور ہندو قوم کے دل
خاص طور پر اسلام کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔ ہندو
قوم کے بعض نام لوگوں سے میری ملاقاتیں ہوئی
ہیں۔ اور ان لوگوں سے گفتگو کرنے کے بعد میں اس
نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ اگر ہندو قوم کے سامنے
فائدہ اسلام عقل مندی اور محبت کے ساتھ بیان
کئے جائیں۔ تو کوئی تعجب کی بات نہیں کہ آئندہ

میں سال کے اندر اندر ان کی ایک بڑی تعداد مسلمان
ہو جائے۔ ہندو ایک شریف اور بہادر قوم ہے
ان لوگوں میں وفاداری اور محبت کا مادہ کوڑ کوڑ
کھرا ہو چکا ہے۔ اور واقعی ان لوگوں نے جنوں کو
استغدر و ناداری کی کجرت ہوئی جو۔ جب اس قوم نے
جنوں کو استغدر و ناداری کی ہے تو اگر حقیقت خدا ان پر
ظاہر ہو گا۔ تو کیا کچھ نہ کر دکھائینگے یہ ان میں
بھیجے جو بہادر بہت سونے بچا کے بعد بھی ہیں احمدی

نظام الدین سکریٹری انجمن قادیان

نہیں آتی تھی
فکات محمد حسین صاحب بیرسر نے سنی میں آخری
برہمنی کا پر کر لیا ہے۔ میں خوشی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے واسطے خادم مینا
غلام حسین کے لئے کیا۔ اہل افسانہ فتنہ کیا۔ یہ دونوں
صاحب اگر مسیح کے ہیں ہوتے ہیں۔ اور پھر میری
میں جیسی حد کہتے ہیں۔ ان کی وجہ سے غربت میں
وطن کا نقص رہتا ہے۔

ان کے علاوہ میں صاحب الرحیم خان صاحب نالہ
اد چوہدری سواکشی صاحب نے اپنے مسلمانوں میں
مشغول کیا۔ اور بیرسر کی کئی کئی خانوں میں
ہو گئے ہیں۔ عبدالرحیم صاحب اور عزیز علی صاحب
شاہد الرشید علیہ السلام اللہ ان کے سب کاموں کو قبول
رہتا ہے۔ ان دونوں جہول کی صحبت سے بعض
سہوت کے حاصل ہو چکے ہیں۔ جن کی غارت خوار
اور عبادت میں۔ ان اور عزیز ہیں۔ جو کچھ فاسق ہے
یہ نہیں ہیں۔ اور خطوط سے دور سے تیری نیریت کی
نیراں رہتی ہے۔ احباب ان کی کامیابی اور غارت
کے دعا کریں۔

نہیں آتی تھی
میں داخل ہوئے۔ میں سے عہد فتنہ
میں آئے۔ جو اصل میں صاحب ہند و برہمن اور ہندو
ہو کر دیکھا۔ روہیے ہیں۔ اس لئے الامی حال ہے
کہ وہ دراندیش ہیں۔ انہی نہیں کے بیکروں سے
ہو کر ہوا ہے۔ اس لئے اسلام کا انکار کیا ہے۔
اور اسے صاحب ڈاکٹر ابو نعیم سلیمان ہیں۔ جن کا مدت
ہے۔ احمدی مبلغین کے ساتھ تعاون تھا۔ لیکن ان میں
آئندہ احمدی جامعہ میں داخل ہے۔ ۱۷ جولائی
میں ان کا آخری امتحان ہے۔ احباب ان کی کامیابی کے
لئے دعا کریں۔ ڈاکٹر صاحب ملا قوم سکے ہیں۔
اصل وطن کرب ٹاؤن ہے۔ ان کا ایلاد ہے۔ کہ
نیرابی افریقہ میں پکھیں کریں۔ غالباً وہ گرت میں لندن
سے روانہ ہو جائینگے۔

ہندو قوم اور اسلام

ادائی قرض کی تجویز
برادر محمد عبدالعزیز صاحب
ترب و خداداد ترب نیر
ٹرانسپورٹ کمپنی ۱۱۵۵ برکٹ ۵۵ ڈویژن ملہ
میں پناہ کے صدر انجمن کے قرضہ کی ادائیگی
یہ تجویز پیش کرتے ہیں۔ کہ ہر ایک احمدی ایک ایک
اس میں شریک ہے۔ جو چندہ عام سے الگ ہونا چاہیے
تاکہ اس آمد پر اثر نہ پڑے۔ اور خود پانچ روپے اس
میں بھیجے ہیں۔

درخواست دعا
حدیث دعوت الموعود المسامح صاحب
مسماحتہ عندہ اس ملک کو کل کلام دعا
لاخیر بخیر قال الملک الملک بہ آیت رہا
کو مد نظر رکھتے ہوئے عاجز کے والدین حاجی احمد علی
کی موت کے جو کہ بھاری بخش مسخت ہمارے ہندو
دل سے دعا فرمادیں۔

خاکسار عبدالحکیم لنگی شعلہ در احمدیہ قادیان
میں کچھ دنوں سے بیمار ہو گیا ہوں۔ نیز بہت بار
بھی ہوں۔ احباب عافیاں دے۔ اللہ تعالیٰ مجھے صحت دے
اور ذریعہ معاش کی صورت پیدا ہو جائے۔
خاکسار عبد الرحمن سوزان احمدی از میاں بوج کلکتہ
خدا تعالیٰ میری مشکلات اور بیماریوں کو دور کرتے
ہوئے کامیابیوں کے دروازے کھول دے۔

خاکسار سران اخی مختار خان بہادر خلیفہ صاحب پٹنہ
سوق میدانی والدہ چوہدری احمد الدین صاحب راوی پور
نماز جنازہ
ذیل در چوہدری احمد الدین صاحب راوی پور
تخصیل غفرال فوت ہو گئیں احباب نماز جنازہ غائب پڑھیں۔
مرزا احمد بیگ برانچوٹا شریک خان چوہدری سیدال
مسی جیگا احمدی سکندر ہمدانی بروز جمعہ ۱۷ جولائی
فوت ہو گیا۔ انشاء۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں۔
نظام الدین سکریٹری انجمن قادیان

اخبار احمدیہ
نمبر ۱ جلد ۹
۷ جولائی ۱۹۱۷ء
دارالامان قادیان

الفضل

قادیان دارالامان - ۷ جولائی ۱۹۳۱ء

الفضل کا سال گذشتہ

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم سے، گذشتہ سال جو ہم سے افضل کی آمد پر جلد پہنچنے والا تھا، بے انتہا خوشیوں سے معمور رہا۔ اس موقع پر اس سال کے علم و فضل کا سال گذشتہ کے بارے میں کچھ لکھا جائے گا۔

الفضل نے اس سال جب محول حضرت ایدہ ثانی ایدہ اللہ کے خیانت جو اور غلطیوں سے بھرپور رہا، اس کے باعث کی اہلی اور ردحالی ترقی کے لئے بہت کچھ سامان ہتھیایا۔ علاوہ ان میں خاص طور پر اسی سال حضور کی وائری مرتب کر کے شائع کرنے کی کوشش کی گئی۔ جسے احباب نے بہت پسند فرمایا اور بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا۔ اگرچہ حضرت خلیفہ المسیح تاج ایدہ اللہ تعالیٰ کی علالت کی وجہ سے وائری کا سلسلہ متواتر جاری نہ رہ سکا۔ لیکن ہر ناظرین کو علم کو یقین دلاتے ہیں کہ آئندہ علیہ "الفضل" اپنی طرف سے اس کی نیاری میں پوری کوشش اور سعی سے کام لے گا۔ واللہ التوفیق

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے اپنے قلم سے لکھے ہوئے دوز بردست مضامین کا سلسلہ جاری رہا جن میں سے ایک تو خواجہ عباد اللہ صاحب اختر اور شہری کے اس مضمون کے متعلق تھا۔ جو انھوں نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے ایک مکتوب پر معتمدانہ حیثیت سے لکھا تھا۔ اور دوسرا پروفیسر رام دیو صاحب آریر کے متعلق تھا جنہوں نے

اپنی ایسا تقریر میں اسلام پر طعن اٹھائی تھی۔ خواجہ صاحب نے فراموش ہے۔ اصل سلسلہ کو چھوڑ کر غلط بحث شروع کر دیا۔ اور جو کچھ وہ بے نتیجہ مباحثہ میں کر گئے۔ اسے حضرت خلیفۃ المسیح نے بذات خود ان سے خطاب کرنا چھوڑ دیا۔ اور پروفیسر رام دیو صاحب نے ان امر سے متعلق جو اسلامی مسائل پر تحریر کی تھیں، ان کے لئے ایک حسب انتشار پیش کر گئے تھے۔ تا حال انہی جواب نہیں دیے۔ اگرچہ پروفیسر صاحب اس بحث کو منظور کر لیتے۔ جس کے مقولہ اور نتیجہ جو ہم نے پیش کیا تھا، وہی معترف تھا۔ تو اسلامی مسائل کے متعلق قابل ذکر بات یہ تھی کہ انہوں نے حقوق باختیار کر لی۔ اس میں بھی ہم پروفیسر صاحب سے گزشتہ کر رہے تھے۔ کہ وہ مجوزہ سباحتہ کو انجام نہ دینا چاہتے۔ کی طرف توجہ فرمائیں۔ اور مذہبی اجتہاد کی ماحول سے کہہ کے بحث شروع کر دیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے قلم زدہ مضامین کے علاوہ اس سال حضور کی کئی ایسا نہایت پر اثر تعلیمات کے لئے کامیابی حاصل ہوا۔ الفضل نے احباب کرام کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کے تذکرہ بالا خصوصیات سے بہرہ اندوز ہونے کا جو موقع ہم پیش کیا یہ اس بڑی خدمت ہے کہ جس کو پیش کر کے ہم جاؤ طور پر اپنی جاہلستان کے اخبار کی تہذیبی کی توقع کر سکتے ہیں۔ اور امید کرتے ہیں کہ اخبار کو ہر رنگ میں اعلیٰ پایہ پر پہنچانے اور زیادہ مفید بنانے کے لئے اس کی اشاعت بڑھانے کی کوشش کی جائیگی۔

جو کچھ سال زیر پرورٹ میں خلافت ترکی کا مسئلہ ہندوستان میں بڑے زور وں پر رہا۔ اور وہ لوگ بھی جو تاحال اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود کی طرف منسوب کرتے ہیں یعنی غیر باہین اس رویہ سے گئے اس لئے الفضل کو اس کی طرف خاص طور پر توجہ کرنی پڑی۔ اور جہاں مسلمانوں کو اپنی غلط راہروں سے حق الامکان آگاہ کیا گیا۔ وہاں غیر باہین کے مقابلہ میں بھی ثابت کیا گیا۔ کہ ان کا رویہ نہایت تباہ کن

اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کے بالکل خلاف ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مولوی محمد علی صاحب جنہوں نے خلافت ترکی کو "خلافت منصفہ" شروع کر دیا تھا۔ اور جنہوں نے "سلطان ترکی" کو اپنا خلیفہ مان لیا تھا۔ ایسے خاموش اور بے کجود ہو گئے۔ "الفضل" کے مضامین کے جواب میں نہ وہ خود اور ان کے ساتھی کچھ لکھ سکے۔ اور حضرت مسیح موعود کے جو اسے پیش کر گئے تھے۔ ان کی طرف رخ نہ کر سکے۔ حالانکہ بار بار جواب کا مطالبہ کیا گیا۔ اور پے بار و بار پتہ لگائی گئی۔

پھر انھوں نے ایجو روپ کی غلطی کا اس طرح انوکھا کر دیا کہ مولوی محمد علی صاحب جو ابتدا میں بیٹھ سکے اس وقت میں شاہی ہو کر داندہ سے ہند کے گئے تھے جس نے کہا تھا کہ اگر خلافت ترکی کا فیصلہ ان کی شان سے سلطان نہ کیا گیا۔ تو وہ دناور نہ رہیں گے گویا گورنمنٹ کے خلاف علم بغاوت بلند کر سکتے جنہوں نے "خلافت ترکی" کی حمایت میں ایسا سار زور قائم کر کے ہوئے یہاں تک کہ دنیا کا ترکی غریب سے علیحدہ کرنا اور خارجی باہینوں میں بھگانا، احساس کا موجب ہو گا۔ کہ دنیا کی عیسائی سلطنتوں نے خود مذہب اسلام پر حملہ کر لیا ہے۔ انہوں نے سب ہو چکے ہیں صرف کچھ نہیں۔ بلکہ "خلافت ترکی" کی تحریک سے ہی بالکل الگ ہو گئے۔ درپردہ کچھ متعلق اور واسطہ ہو۔ اصافہ ہی اندر وہ خلافت کی حمایت میں کھڑے ہوں۔ تو اس کا ہمیں علم نہیں۔ لیکن ظاہر طور پر وہ اس طرح علیحدہ ہوئے۔ کہ گویا خلافت ترکی کی بحالی کا عظیم الشان کام سر انجام دے کر خارج ہو چکے ہیں ان کا خوش خطنہ پڑ گیا۔ کی عقیدت رو چکر ہو گئی۔ اور انہیں جلدی سی ہو ہو گیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خلافت ترکی کی حمایت میں اور زور نہ لگاتے۔ بلکہ مخالفت میں کھڑے نہ ہوں ان سے بڑے کوئی اچھے نہیں پیدا کر سکتا۔ لیکن ہے کہ اس بے بدینی روح کے اور بھی

لیکن ہماری خیال میں انھیں نے اس کو مستند کرنے کے لئے جو کچھ لکھا۔ اس کا بھی اثر ہوا۔ گو کہ جو شخص انھیں پہنچانے اور ایذا دینے کے لئے ناجائز سے ناجائز طریق اختیار کرنے کے بھی باز نہیں آئے۔ لیکن جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام لیا وہی اس لئے نہیں خوشی ہے۔ کہ انھوں نے مذکورہ جہاد کرنے اور غلہ سے آگاہ کرنے کے لئے جو کوشش کی تھی۔ وہ ان کے کام آگئی۔ اور انھوں نے اگر اپنے سینوں پر کمال صاف نہیں کر لیا۔ تو کم از کم ظاہر بہ طور عمل کو لا احوال ضرور بدل دیا۔

اس کو بھی ہم الفضل کی اس سال کی خدمات میں سے ایک بہت بڑی خدمت سمجھتے ہیں کہ گاہر کنندہ و عمری حب پیہرم کے رو سے انہیں ہمارے ساتھ ہر نسبت پر۔ مسکو نظر رکھ کر ہم انہیں بہت برا فائدہ پہنچا سکے۔

خیر احمدیوں کے متعلق جو مضامین لکھے گئے ان میں سے خاص طور پر قابل ذکر وہ مضامین ہیں جو تحریک ہجرت اور گورنمنٹ کے عدم تعاون کے نقصانات سے آگاہ کرنے اور ان کے راہ نمائوں اور لیڈروں کے تباہ کن طرز عمل کو واضح کرنے کے لئے نہایت بھرپور کے ساتھ لکھے گئے۔ اگرچہ ایسے مضامین کو ان لوگوں نے پسندیدگی کی نظر سے نہ دیکھا۔ جو اشتعال اور جوش کی وجہ سے مسانہت کے ساتھ کسی بات پر غور و فکر کرنے کے لئے تیار نہ تھے۔ لیکن مجھ اور اور معقول پسند لوگوں نے ان کی قدر کی اور غیر احمدی اخبارات نے ان کے خلاف سہول اس سال اس قدر الفضل کے مضامین کو بڑی خاص صفحات میں نقل کیا کہ اس سے پہلے بھی ایسا نہیں ہوا۔ جن اخبارات نے "الفضل" کے مضامین اپنے صفحات میں درج کئے۔ ان کے نام حسب ذیل ہیں: "مشرق گورکھپور۔ وطن لاہور۔ حق روزانہ لاہور۔ شیعہ کالج یوز۔ کھنؤ۔ "التحقیق" گورکھپور۔ "ہندوستانی" کھنؤ۔ "القریش" امرتسر۔ "اشعری" ممبئی۔ مصور ماہواری رسالہ "مکھن"۔

مراد آباد۔ انہیں سے بعض نے متعدد مضامین شائع کئے۔

مخالفت اخبارات (آریہ غیر احمدی) کے متعدد اعتراضات کے جواب دیے گئے۔ اور ان کی غلط بیانی اور افتراء پر مانیوں کی تردید کی گئی۔ اس کے ساتھ ہی ان لوگوں کے غلط عقائد اور قابل افسوس احوال پر بھی روشنی ڈالی گئی۔

"تعمیت اخبار" پر ایک نہایت اور قابل قدر سلسلہ مضامین شائع کیا گیا۔ جو کم از کم ان کے لیڈروں سے مرتب کیا گیا تھا۔

ڈاکٹر عبدالمجید میٹاوی کے متعلق نہایت زبردست مضامین شائع ہوئے۔ احمدی ستورات کو دینی کاموں میں مصروف لینے کی سختیاب کی گئی۔ جس کے لئے محترمہ ایلہ ماہ ملک ممبئی کے متعدد مضامین ان کی عملی سرگرمی قابل داد ہے اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ کئی مقامات پر احمدی ستورات نے نمایاں طور پر خدمات سلسلہ میں حصہ لینا شروع کر دیے۔ اور وہ اپنا الگ چند جمع کئے بھی جوتی ہیں امید ہے۔ ان کی کوششیں دن بدن کرنی جائیں گی۔ ان کی امداد بہت مبارک ثابت ہوگی۔

اگرچہ گذشتہ جلد کے آخری حصے سے اخبار میں مختصر نوٹ نہیں ضروری معاملات اور مفید امور بیان ہوتے ہیں۔ لیکن شروع کئے گئے تھے لیکن سال زیر پرورٹ میں زیادہ اہتمام کے ساتھ ان کا سلسلہ جاری رہا۔ اور خوشی کی بات ہے کہ احباب نے ان کو پسند کیا اسی سال احباب کے اصرار پر مختلف خبروں کے دو صفحے رکھے گئے۔ اگرچہ یہاں تازہ خبروں کا ہتیا کرنا اور پھر تین یا چار دن کے بعد شائع ہونے والا خطا کے ذریعہ ان کا بلدی باہر پہنچانا قطعاً ناممکن ہے تاہم خبروں کے انتخاب اور ان کے اندماج میں جس کوشش اور سعی سے کام لیا جاتا رہا۔ اس کا کسی قدر اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے۔ کہ بعض وہ خبریں جو "الفضل" میں شائع ہوئیں۔ انہی کو دوسرے

مذاہب سے روزانہ اخبارات نے اس سے کئی کئی دن کے بعد شائع کیا۔ اس کا ایک دو نمائش پیش کی جاتی ہے۔ اور ستمبر ۱۹۲۲ء کے "الفضل" میں رد و بار انگلستان کو تیر کر عبور کرنے کی جو خبر شائع ہوئی۔ اس سے روزانہ سبڈیٹ نے اپنے ۱۴ اکتوبر کے پرچہ میں شائع کیا۔ اسی طرح "مشرق" کے "الفضل" میں مارشل مار کے قیدیوں کی رہائی کی خبریں ڈیپوشن کی جو خبر تھی۔ اس سے روزانہ اخبار دکیل امرتسر نے اپنے ۱۷ اکتوبر کے پرچہ میں شائع کیا۔

"بندے مازم" اور "دکیل" پنجاب کے روزانہ اخبارات میں خاص شہرت رکھتے ہیں۔ ان کی ان مثالوں کو دیکھ کر معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ الفضل کے لئے کس قدر محنت اور کوشش سے خبروں کا انتخاب کیا جاتا رہا۔

یہ مختصر طور پر الفضل کے سال گذشتہ کی کارگزاری ہے۔ جو اس لئے پیش کی گئی ہے۔ کہ احباب اگر الفضل کی خدمات کو مفید سمجھتے ہیں۔ تو اس کی اشاعت بڑھانے کی طرف متوجہ ہوں۔ تاکہ کارکنان الفضل اس سے زیادہ مفید بننے کے قابل ہو سکیں۔ کئی ایک اضلاع نہایت ضروری اور اہم ہیں۔ لیکن اس وقت تک محض فنڈ کے نہ ہونے کی وجہ سے ان کی طرف توجہ نہیں کی جاسکتی مثلاً اس۔ ال اخبار کے روزانہ کرنے کی تحریک ہوئی جس کا یوں تو بڑی خوشی سے خیر مقدم کیا گیا۔ لیکن چونکہ وہ اس وقت محضوں نے اپنی رضامندی سے ہی مطلع کیا۔ اور جو طرح سے مدد دینے کے لئے تیار تھے۔ ان کی تعداد بہت کم تھی۔ اس لئے اخبار کے روزانہ کرنے کے متعلق عملی طور پر کچھ نہ کیا جاسکا۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح ثانی علیہ السلام کے فرمودہ درس قرآن کو شائع کرنے کے لئے جو تجویز کی گئی تھی۔ وہ بھی عملی جامہ نہ پہن سکی۔ حالانکہ اس کی ضرورت اور اہمیت کا اعتراف انہی نے ضرور سے کیا جاسکتا ہے جس ضرورت ہے کہ احباب اخبار کی ترقی اشاعت کی طرف خاص توجہ کریں۔ اور ہر ایک فریاد کم از کم ایک ایک نیا فریاد بنائے۔ تو اچھی اشاعت ہو گئی ہے۔ اگرچہ بعض اضلاع ایسے ہیں۔ جو سال میں کئی کئی فریاد ملتے ہیں۔ تاہم جن کو ہم مومن احسان ہیں۔ لیکن ان کی تعداد بہت محدود ہے

میں نے عرض کیا کہ اب یہاں اپنی جاگوش کریں
 اس شخص کو ختم کرنے سے قبل بات کا انداز رکھنا چاہیے
 نہیں رہا جانتا کہ وہ اس کے کہاری جاعت پر اچھا ہے
 لکھنے لکھنے موجود ہیں۔ یہ بھی بہت کم ایسے اصحاب ہیں جو
 معنی میں بھی ان کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر
 چند ایک اصحاب کے معنی پر حکیم۔ پت الدین صاحب فرید پور
 مولوی جمال الدین صاحب مولوی فاضل۔ تصنیف مولانا الیاس
 صاحب کتب سنی اور ہر شاہ فضل حسین صاحب قابل ذکر ہیں۔ ان
 کے ایسے دوسرے مصنفین تو ایسی کی تکلیف دہاں انہیں کی
 کہ اسے افضل کا نام دیا گیا ہے جس سے سب سے سال میری
 ایک آدھ معنون کچھ دینا کسی جلد یا مباحثہ کی رہنمائی
 اور سال کر رہا باقاعدہ مضمون نویسی میں شمار نہیں کیا
 جاسکتا۔ اہل علم اصحاب کہہ رہے ہیں کم از کم دو تین جلدیں
 تو فائدہ پہنچ جائیں گی۔ اور اپنے علم سے دوسروں کو
 مستفیض کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اس باب سے
 میں نہیں سب سے زیادہ انہوں میں مرکز میں رہنے والے
 اہل علم اصحاب پر ہے۔ بیشک ان کی مصروفیتیں
 بہت زیادہ ہیں۔ لیکن حضرت خلیفۃ المسیح ثانی علیہ السلام
 سے زیادہ نہیں۔ حضور کے نبی نے قلم سے کچھ لکھنے
 کوئی باب نہایت جامع مانا اور مفصل مضامین شائع کئے
 کا تو اخبار کو فخر حاصل ہو جاتا ہے۔ مگر وہ اصحاب
 جو علم سے مد نظر ہیں۔ ان کا کوئی چھوٹے سے چھوٹا مضمون
 دیکھنے کے لئے بھی نہیں ملتا۔ ایسے اصحاب کی خدمت
 میں ہم نہایت ادب کے ساتھ عرض کر سکتے ہیں کہ وہ
 اپنے اوقات گرامی کا ایک حصہ خواہ وہ کس قدر ہی قلیل
 کیوں نہ ہو۔ اس کام میں لگائیں اور اپنے فیوض علمی کو
 دنیا کو میرا سب کریں۔
 خدا کرے کہ ہم آئندہ سال کے ساتھ اپنی خدمت سے معزز
 اور محترم اہل علم اور اہل قلم اصحاب کے مضامین کا رپورٹ میں
 ذکر کرنے کے قابل ہو سکیں۔
 اخیر میں درخواست ہے کہ اصحاب کے اور غافروں میں خدا تعالیٰ کا رکھنا
 کہ انہیں افضل سے آئندہ بہت زیادہ خاندان کی توفیق عطا فرمے
 اور افضل کے مضامین میں اثر اور برکت طے کرے۔

ایک پیر میں مسیحی عورت کا
 اور میں لوگ اپنی طبیعت
 ظاہر کرنے کے لئے فرات
ادعائے قرآن دانی کی تعلیم سے واقف اور
 آگاہ ہونے کے متعلق بڑی بڑی ڈیلیں مارنے لگے
 ہیں۔ اسی قسم کی حرکت حال میں ایک پیر میں جو رہنے
 کی ہے جس کا علم جس امر جو ان کے اخبار "قوی رو" میں
 درج ہے اس کے ذریعہ ہوا ہے جس میں ایک انگریز مسلمانوں
 کے مجلس میں ان کے عنوان سے مسلمانوں کے اس پرچہ
 کا ترجمہ شائع کیا گیا ہے۔ جو اس نے اپنے مسلمان بھائی کو
 دیا ہے اس کے ساتھ پریشان میں دیا۔ عورت مذکورہ نے
 اپنے لیکچر میں نہایت اپنی عربی دانی کا اظہار کیا ہے
 بتا رہے ہیں کہ قرآن مجید کا وہ اس طرح کیا ہے کہ
 مجھے بعض اوقات قرآن کے علم سے
 فائدہ ہوا۔
 اس کا ثبوت یہ دیا ہے کہ
 جس وقت میں ایک خطرات کا مقام پر پہنچا
 تھی۔ عربوں نے جوائنٹ فیلڈ مارش اور انہوں کو
 کھول دیا۔ اور ہمارے کہ ہم تو وہ آبرو کو کھینچ کر لے گئے
 مگر میں نے قرآن کی آیت پڑھی کہ اور
 اپنے انہوں کے باؤں ہاتھ جو پھر خدا برحق
 کر۔ اس کا بہت اثر ان لوگوں پر پڑا۔ اور انہوں
 نے یقین کر لیا کہ ایک مقدس عورت ہوں۔
 قرآن کریم کے متعلق بہت تھوڑی سی واقفیت رکھو وہ
 انسان بھی خوب اچھے طرح جانتا ہے کہ عورت مذکورہ نے
 جس مضمون کی آیت کا ذکر کیا ہے۔ وہ قرآن کریم میں
 کہیں موجود نہیں ہے۔ اور اس سے اس کی قرآن دانی
 کی حقیقت خود واضح ہو جاتی ہے۔
 وزیران مکتبہ میں جب یہ دعویٰ اور اس کا ثبوت پیش
 کیا گیا ہو گا۔ تو ممکن ہے۔ سامعین حش عش کر انہوں
 ہوں۔ کیونکہ وہ بھی قرآن کریم سے ایسے ہی واقف
 ہونگے۔ جیسے دیگر دینے والی تھی۔ لیکن جہت ہے۔
 تو قوی رپورٹ دینے جو ایک مسلمان اخبار ہے۔
 بغیر کسی ریمارک کے کہیں اس کو شائع کیا۔ برصغیر سے

مسلمانوں میں ایسے لوگوں کی کمی نہیں۔ خصوصاً انگریزوں میں جو
 میں جنہیں ساری عمر قرآن کریم کو کھول کر دیکھنے کی بھی
 توفیق نہیں ملتی۔ چہ جائیکہ وہ یہ معلوم کرنے کی کوشش
 کریں۔ کہ اس میں کیا ہے۔ پت لوگ اگر قومی رپورٹ
 کو پڑھیں اس پیدی کے اس بیان کو درست سمجھ لیں۔ تو
 کوئی خوب نہیں۔ اور خاص کر اس صورت میں جبکہ عرب
 سے جو آواز آئے۔ اس سے تو تعلیم یافتہ وحی آسمانی
 سے بڑھ کر قابل اعتبار سمجھتے ہیں۔
 پوچھنا ہماری آواز "قوی رپورٹ" کے نامہ نگاروں
 نے اپنے پیچ پیچ میں اس لئے مناسب ہے۔ کہ وہ خود اصلاح
 کر دے۔ تاکہ کوئی ناواقف غلط فہمی کا شکار نہ ہو جائے۔
کیا وکیل "ط" کا
نام بتا سکتا ہے
 اخبار ذوالفقار کے ان
 الفاظ پر جو اس نے مسٹر
 اختر علی ابن مسٹر ظفر علی
 کے متعلق شائع کئے
 تھے۔ اخبار وکیل کو اس بار بار دشمنی ڈالنے سے
 کچھ قیقا تھا۔ کہ اس کے تیار کردہ الفاظ کی ذوالفقار کے
 افواہ سے ساتھ تہمتیں لگائی جاتی رہتی ہیں۔ وکیل نے
 خود جواب بھی دیا کہ شہباز کے لڑکے کا نام نہیں
 بتایا۔ بلکہ اس کے "جس کی حبیب سے امرتھر
 کے ایک سٹیل میں ایک بڑا بڑا حور۔ ایک ہزار روپے کا
 ڈنڈا لے گئی" اور انڈا ذوالفقار کے ساتھ افضل
 سے بھی یہ مطالبہ کیا ہے کہ "کیا یہ دونوں اخبارات اپنی
 اپنے این کی تائید میں کوئی ثبوت پیش کر سکتے ہیں۔"
 ذوالفقار نے ایک واقعہ کا کھیل لایا جس کا ذکر درج ہے۔ اور
 وکیل کو ابھی اس کی جرات نہیں ہوئی۔ اس کے متعلق افضل کے
 مطالبہ کو وہ سرسبز غلط فہمی کا بلکہ بری الذمہ نہیں ہو سکتا اور نہ
 یہ کہنا تھی کہ اس کے ذریعہ ثبوت ایڈرنہ تو پہنچا رہا ہے وہ
 اور نہ ہی مسلمان ہی ہے۔ "کیونکہ جب تک لیڈر کا نام نہ بتایا
 جائے۔ اس بات کی تصدیق نہیں ہو سکتی۔ نہ ذوالفقار کے مطالبہ
 میں اس کو درست ثابت کرنے کوئی تیار ہو سکتا ہے۔ کیا وکیل میں اپنی جہت
 کو زیر بحث لیڈر اور اس کے لڑکے کا نام ظاہر کرے۔ اور اس کو متعلق

خبردار! یہاں ایک ایسی بات ہے جس کا ذکر درج ہے۔ اور

ہمارے تبلیغ کا مسئلہ

موت حیات کا مسئلہ ہے

تبلیغ کے متعلق موجود ہیں جنہوں نے اپنے اس مسیح موعود کا عمل کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ انھوں نے اپنے اپنے کانون سے سنیں۔ اور بتایا ہے کہ ان کو ابھی آئندہ دہشتہ کہ حضور نے تبلیغ کی راہ میں کیا مستیاء چھ لیں۔ اور کن کن مشکلات کا سامنا کیا۔ تبلیغ کی ضرورت اور اہمیت کا ایسا اعتبار ہے کہ زمین نشین کو سننے کے لئے مجھے اپنے نقطہ ایمان اور واسعے کی رو سے ان کے اپنے آفا و ادبی کا سبق آموز حلی نمونہ ہی کافی ہونا چاہیے اس بات کو ہاتھ نہ دے کہ تبلیغ کا مسئلہ ہے موت و حیات کا مسئلہ ہے۔ اس کا مسیح موعود کے لئے سر ہی کا قیاس ہے۔ کہ انھوں نے مسیح موعود کی تفسیر قربانیوں سے ایک مردہ قوم کو زندہ ہونے دیکھا۔ انھیں بغیر منطقی دلائل کے یقین کر لینا چاہیے کہ تبلیغ جیسے اہم کام سے ذرا سی بھی سفلت کرنے کے معنی یہ ہیں۔ کہ انھوں نے اپنی موت کے سامان بعد اگر جسے شروع کر دینے ہیں۔ اور ان کا ایک قسم بھی اس راہ میں ٹھہر جانے کا یہ مطلب ہے۔ کہ وہ اپنے لئے پاؤں اسی وادی خلعت میں جائینگے جس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نکلا ہے۔

ہم نہیں جانتے اور نہ ہی پوری طرح جان سکتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود نے اللہ تعالیٰ کی محبت کی کتنی کتنی اور بچیدہ در بچیدہ راہوں میں کس کس طرح اور کتنی بار اپنے آپ کو قربان کیا۔ اللہ تعالیٰ کی محبت میں ایک موت نہیں۔ بلکہ کئی سو قس انسان کو اپنے نفس پر وارد کرنی پڑتی ہیں۔ اور ہر کسی بھی مسیح ادہ کامل طور پر اپنے ذہن میں نہیں داسکتے۔ کہ انھوں نے اپنے اللہ کو

پالنے کے لئے اپنے آپ کو ان موتوں میں سے کس کس موت کے گھاٹ اتارا۔ ان کے اسی مسودہ میں کہ ہم میں بھی اپنے مسودہ حقیقی کو پالنے کے لئے وہی عاشقانہ تڑپ ہو۔ جو مسیح موعود علیہ السلام کے دل میں تھی۔ اور پھر آپ کے عاشقانہ محبت کے جگر سے جسے دل پیسہ دل کو پہلو میں لئے ہوئے اللہ تعالیٰ کو دھونڈھنے کے لئے دیکھتے ہوئے کل پڑیں جو ہو سو ہو۔ اسی صورت میں شاید ہمیں کچھ معلوم ہو سکے۔ تو ہو سکے۔ کہ اللہ کی محبت کیسی نعمت ہے اور اس کی راہ میں موت کے فرائض میں ہر گرجہ بھی ہمارے اس حقیقت کو نہیں دیکھ سکتے۔ مگر تاہم اتنا ہم اندر در جان سمجھتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مراد میں رہا نہیں۔ بلکہ زندہ ہوا ہے۔ کیونکہ ہم نے مجسم خود دیکھ لیا ہے۔ کہ مسیح موعود علیہ السلام نے زندگی کی محبت میں وہ زندگی پائی۔ کہ جس سے نہ صرف وہ ابد آباد تک زندہ رہنے کے لئے زندہ ہوئے بلکہ اس زندگی سے ہم جیسے مردہ جسموں میں بھی ایک نئے سرایت کر گئی ہے۔ اور زندگی کی ایک ایسی حرکت پیدا ہو گئی ہے۔ کہ اگر ہم اسے آج قائم رکھیں اور اس کے برعکس کی فکر نہ کریں۔ تو میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ ہمیں کس نسبت کا سامنا کرنا پڑے۔

اللہ تعالیٰ کی محبت میں یہ مسیح موعود زندہ ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی ہی محبت میں ہم زندہ ہو سکیں گے۔ تبلیغ کے ذریعہ سے مسیح موعود نے ہم میں حقیقی زندگی کی ندرت بھری۔ اس زندگی کی ندرت جس سے فنا کے انقلابات مضطرب نہیں کر سکتے۔ جس کی بڑبڑتی ہوئی رو کو کوئی بھی زمینی اٹھ روک نہیں سکتا۔ وہ زندگی کی روح کا قبلہ رخ ابدی سعادت ہے۔ اور پھر تبلیغ ہی کے ذریعہ سے ہم اس زندگی کو اس صورت میں اپنے اندر قائم رکھ سکتے ہیں۔ اور تبلیغ ہی کے ذریعہ سے اسکو دوسروں میں بھونک سکتے ہیں۔

یاد رہے کہ زندگی کے کسی اعلیٰ مقصد تک ہم نہیں پہنچ سکتے

سکتے۔ جب تک کہ دل ہمارے اللہ کی محبت سے جڑے ہوئے نہ ہوں۔ اور انھیں ہماری اس کی محبت کے نشہ سے محروم نہ ہوں۔ میں ان الفاظ کو لکھ رہا ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ میرا ذرہ ذرہ وجود اس امر کو محسوس کرتے ہوئے اعتراف کو رہا ہے کہ بیشک یہ حقیقت ہے۔ اس میں ذرا بھی شبہ نہیں ہماری اعلیٰ اللہ تعالیٰ کی محبت میں ہے۔ میں کیا جلاؤں گا اس احساس کی کیفیت کے میں کس مدہ میں ہوں۔ یہ وہ ہے اجاب بھی اس کیفیت سے براہ کرم کیفیت محبت کو پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اور مسیح موعود کے جذبات محبت میں اپنی طینت کو گوندھ کر اپنے وجود میں سے لا الہ الا اللہ کا ورد کرنا ایک زندہ پتلا ٹھکانا کریں۔ یہ قال سے پہلے حال سے لوگوں میں منادی کرے۔ درمنا اننا سمعنا منادیاً ینادی بالایمان فامنا الہ یعنی اے ہمارے رب ہم نے ایک پکارنے والی کی پکار کو سنا۔ جو لوگوں کو ایمان کی طرف بلاتا تھا۔ میں ہم بھی اس کی پکار کو مستند ایمان لے آئے کہ میرے سوا کوئی بھی مسودہ نہیں۔ تو ہی اس لائق ہے۔ کہ ہم تجھ سے پیار کریں۔ اور یہ پیار کریں کہ جیسے ایک پیار سے پیار کیا جاتا ہے۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر۔ ہم ایمان لے آئے۔ اور وہ نصیب العین ہے جس کو ہم نے اس چند روزہ زندگی میں حاصل کرنا ہے۔ اور جسے ہم نے خود اپنے اندر غیروں کے درمیان تبلیغ کے ذریعہ سے اس طور سے کھڑا کرنا ہے۔ کہ وہ نظروں سے کسی حالت میں بھی کبھی اوجھل نہ ہو۔

پس احباب رب کے رب اور خصوصاً وہ دوست جنہوں نے تبلیغ کا کام اپنے ذریعہ سے دیا ہے۔ وہ اچھی طرح جان لیں کہ انھوں نے کس بات کی تبلیغ کرنی ہے تبلیغ اننا سمعنا منادیاً ینادی بالایمان فامنا الہ کے معنوں کی کرنی ہے۔ جب تک ایمان کی ساری کیفیات کو ہم اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش نہیں کرتے رہینگے۔ ہماری ساری تبلیغی کوششیں بے سود ہونگی۔ جب تک ہم بگڑے اور بگاڑے تڑپ نہیں کرینگے۔ کہ ہم "امنا" کے اقرار کو اپنی

حرکات و سکنات میں حق الواسع مد نظر رکھنے کی
کوشش کرنے سے پہلے ہیں۔ ہمارا سارا تبلیغی شعور قلب
مکان بائیسگی

اللہ تعالیٰ کی محبت کو دلوں میں بیکار نہ بنایا بلکہ
مقصود اعلیٰ ہے۔ اور یہ وہ اسلامی مقصد ہے۔
جس کو بنیہ آواز ہے۔ بیکار نہ بنایا بلکہ لوگوں کو ہستی پر
پایہ خلعت اور تہ میں صفات سنا ہے۔ ہستی پر
سنگ پشتر آواز ہے۔ کہ بیکار نہ بنایا بلکہ لوگوں کو سائیں
میں اور آپ سب اپنے اپنے دلوں کو اور بنیہ
مٹو ہیں اور دیکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کی ساری فیاض
کا ہمارا چراغ ہے۔ "فامنا" یہاں تاکہ درست ہے
اور اللہ تعالیٰ کی محبت ہمارے اندر کوئی نہ پہنچ
گئی ہے

لیکن اگر ہم اپنے دل اس جذبہ محبت سے نکالیں
ہیں۔ جو موت کے گھاٹوں سے اتار چڑھاؤ گا
تو انسان کو آپ حیات کے گھاٹ پر لا کھڑے
کرے۔ تو یقیناً ہم زندہ نہیں۔ بلکہ مردہ ہیں۔
لکھنؤ میں مسیح موعود علیہ السلام پہنچا کرتے تھے
کی ملاقی میں فرماتے ہیں۔ "عارف ایک بھلی ہے
جو خدا کے آقا سے فریج کی گئی۔ اور اس کا بانی
خدا کی محبت ہے"

تبلیغ زندگی کا مادہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام
کو دیکھ لو کہ آپ نے اللہ تعالیٰ
کی محبت پر کسی زندگی پائی۔ آنکھوں کے آثار محبت
کا مشاہدہ کرو کہ مردہ کیسے زندہ ہو گئے۔ پس اگر
اللہ تعالیٰ کی محبت انسان کو ایک عجیب زندگی بخشتی
ہے۔ تو میں سچ کہتا ہوں۔ کہ تبلیغ اس زندگی کو زندہ
قوم میں اسی طرح قائم رکھتی ہے۔ جس طرح پانی
درخت کو سرسبز رکھتا ہے۔ اہل جس طرح پانی کے
منقطع ہو جانے سے درخت سوکھ جاتا ہے۔ زمین
رد ہد گیان کوڑا کرکٹ ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح تبلیغ
کے مفقود ہونے سے وہ قوم مردہ ہو جاتی ہیں۔
مگر کوئی تبلیغ ہے۔ جس پر ہماری زندگی کے قائم
نہیں کا سارا دور و مدار ہے۔ یہ وہ تبلیغ ہے

جس کی بنیاد ہمیں کی مدد رواں برس کا بھی کچھ انداز
کی محبت ہے۔ اگر یہ نہیں۔ تو ہماری تبلیغ بیکاری
کے سوا کچھ نہیں

تبلیغ سے آغاز زندگی تاریخ کا مطالعہ کرو۔ آپ پر
مستملات میں تبلیغ کی حرکت مدہم ہوئی شروع ہوئی
تبلیغ کے ان پادار کا آثار ہوا۔ اور راج پیکر
لوگوں کو تبلیغ کا مسئلہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام
کے ہاتھ سے از سر نو شروع ہوا۔ بیکار نہ بنایا بلکہ
زندگی کی ایک نئی حرکت پیدا ہو گئی۔ اور قرآن مجید بھی
سورہ بقرہ کی آیت کی غرض توجہ دلاتے ہوئے
فرماتا ہے۔ "و انصروا مراء الا انسان لعلی یخسر
الا الذین امنوا و عملوا الصالحات و قرآنوا و
بالحق و تواصوا بالصبر۔ یعنی وہ قوم کہ ایمان
جس۔ کہ دل میں ہے۔ اور اعمال صالحہ کا لباس اس نے
زیب تن کیا ہوا ہے۔ اور پھر وہ آپس میں حق کی
پند نصیحت صبر و استقلال سے کھڑے رہتے ہیں
ایسی قوم زندہ رہنے کے گونا گوں حادثات کے وجود
بھی نہیں خدشاہ پاسنے کی نہیں۔ وہ قوم سب تک کہ
زلا جلا جارا ہے۔ زندہ رہیگی۔ اور زندگی کی باری
نقشہ کشی سے وہ پورا پورا حظ اٹھا لیگی۔ ورنہ انسان
کی زندگی بغیر ایمان و اعمال صالحہ کے راگن ہے
پہنیں کہ اس نے ایمان و اعمال صالحہ کو کھو کر فقط
دوبی چیزیں کھو دیں۔ نہیں۔ بلکہ اس نے اپنی ساری
عمر کو ضائع کر دیا۔ یہی نہیں۔ کہ اس نے ایمان و
اعمال صالحہ کو ضائع کر کے اپنی زندگی کے چالیس
برس ضائع کر دیے۔ نہیں بلکہ جسمانی اور روحانی
نعمتیں جو اسے اس چالیس برس سال کے ایک
ایک لمحہ میں حاصل کرنے کا موقعہ یا گیا تھا۔ وہ
سب کی سب ضائع کر دیں۔ اگر انسان کے دل میں
ایمان نہیں۔ ایمان کے ساتھ ثبات کا احساس نہیں
اور محبت کے احساس کے ساتھ ظاہر میں آثار نہیں
تو کچھ بھی نہیں۔ نہ کھانے میں راحت ہے نہ پینے
میں مرہ ہے۔ نہ مال و دولت سے خوشی۔ نہ بیوی

بیکار نہ بنایا بلکہ لوگوں کو ہستی پر
ایمان میں اور ایمان کے ساتھ اللہ کی محبت میں

یہ ہے وہ مدعا ہے تبلیغ جس کی طرف ہر ایک
سارے اصحاب کو ترغیب دینا چاہتا ہوں۔ کیونکہ
اسی میں حقیقی زندگی ہے۔ اور اسی میں کامرانی ہے
مبارک ہے وہ تبلیغ جس کا دل اس محبت اللہ کا
اور اس کی آنکھیں محبت کے آئینہ تزیں

احمدی مبلغین میں لکھا کہ "اور ہر ایک تمہارا
سے خطاب" مسعود (وسعت و حق)

کل شئی (کل شئی) ہمارے عالم کے لئے ہر ایک
ہے۔ ہر ایک ہر ایک ہر ایک کے لئے رحمت بندہ رحمت
جب لوگوں کو بلکے کر لینگے۔ کہ آپ اپنی گفتگو میں اپنی کرامت
میں اور اپنے سارے مواظبات میں محبت و رحمت کا
سلوک اخلاص سے کر رہا۔ کاری سے شفقت و
غیر خواہی سے نہ عداوت و تعصب سے کرتے ہو۔ تو
پھر آپ کو یہ کہنے کی چنداں ضرورت نہیں کہ آپ کیا
چاہتے ہیں۔ وہ خود جان لینگے۔ کہ آپ کیا چاہتے
ہیں۔ لوگوں کو اپنا دشمن نہ بناؤ۔ بلکہ ان کو اپنا دوست
بنانے کی کوشش صبر و تحمل کے ساتھ کرنے جاؤ۔
کیونکہ آپ نیکو دل کو غیر بندے کے لئے نہیں۔ بلکہ
ایمان محبت کرنے والا بنا جانے کے لئے آئے
ہے۔ اور یہ اسی طرح ہو سکتا ہے۔ کہ آپ اپنی اقوال
سے پہلے اعمال سے ان کے ذہن نشین کر دیں۔ کہ
آپ کے دل میں ان کے لئے محبت
ہے۔ اور آپ کے لئے حرکات و سکنات ان کے
دکھ جانے کے لئے ہیں۔ بلکہ ان کی بہتری کے لئے
وقف ہو چکے ہیں۔ آپ ان کی دل آزاری کا موجب
نہیں۔ بلکہ ان کی تسلی و تسفی کا موجب ہو دیں۔ اور
انسان ایسا بن سکتا ہے۔ اگر وہ آپ کو کھو کر ایسی
نعمتوں اور موقعوں کی تلاش میں ہے۔ بلکہ ان میں
آتے اور ایک آن میں غائب ہو جاتے ہیں۔ بہت
سے ایسے دکھ رہا ہے۔ جن کو آپ اگر مل نہیں سکتے
تبھی محبت بھری زبان سے ان کے دکھ کو کم کر سکتے ہیں

مبتلین کے دوست

اس سے پہلے مبتلین کے متعلق جو درخواستیں آیا کرتی تھیں۔ وہ اس طرح آیا کرتی تھیں کہ درخواست کنندگان کی خواہش کو برادر کرنے میں نظارت کو بہت سارا مال خرچ کرنا پڑتا تھا جس کا نتیجہ اس خرچ کے مقابل میں کچھ بھی نہیں ہوتا تھا۔ مثلاً کوئی شخص سے درخواست آئی کہ ہم اپنی فوراً مبلغ بھیجیں۔ پھر نظارت کی طرف سے مبلغ بھیجے جاتے۔ جو تین چار صد روپیہ خرچ کرنے کے بعد قادیان دارالامان واپس آتے۔ پھر ایک اور درخواست مثلاً بناد پور کی آئی۔ کہ برادر پر ایک مبلغ کی ضرورت ہے۔ اب اگر وہاں پر مبلغ بھیجا جائے۔ تو اس کے سامنے یہی کہ ہم نے اپنے پہلے تین چار صد روپیہ سے کماحقہ فائدہ نہیں اٹھایا۔ اور اگر بناد پور کی درخواست کے مطابق بھیجا جائے۔ تو پھر اس کے واپس آنے پر ملان سے ایک درخواست آئی ہے کہ وہاں مبلغ چاہیے۔ وطنی ہذا القیاس پچھلے دنوں تین ہزار روپیہ کے قریب مبتلینوں کے اخراجات سفر پر خرچ ہوا۔ مگر تھوڑے ہی دنوں میں وہ مقامات ہیں جہاں تبلیغ ہوتی۔ اور بہت سے ایسے ہیں جہاں سے آئے دن شکایات آتی رہتی ہیں۔ کہ ہمارے پاس مبلغ نہیں آئے۔ میں نے اس مشکل کو مد نظر رکھتے ہوئے تمام درخواستوں کو جو کیسے عہد میں اس دفتر میں آئی ہیں۔ جمع کر رکھا ہے۔ اور سائیکس کو جواب دیتا رہا ہوں۔ کہ میں مبلغ بھیجو گا اور مبتلینوں نے تنگ آکر مجھے یہ بھی لکھا کہ آپ ٹانے رہتے ہیں۔ حالانکہ میری جوابی جو وقت کبھی بھی ٹانے کی نیت نہیں ہوتی۔ بلکہ تبلیغ کو ایک عمدہ صورت میں قائم کرنے کی نیت سے میں نے ان کی درخواستوں کو اب تک زیر غور رکھا ہے اور اب میں ذیل میں وہ پروگرام شائع کرتا ہوں۔

بہت سے ایسے بھی ہیں جو خود پیشانی سے خوش ہو جاتے ہیں۔ اور بہت سے ایسے بھی ہوتے۔ کہ اگر آپ ان کے ساتھ چلتے چلتے ان کے آستے سے کانٹوں کو چھسکا کر اٹھ سے ہٹا دیں۔ بودہ آپ کے قریب ہو جائیں۔ غرض انسان کو بہت سے ایسے منہی مواقع مل سکتے ہیں۔ مگر وہ اپنی فطرت اور سستی سے انہیں منانے کو دینا ہے۔ مگر آپ اسے حواریاں اسے موعود علیہ السلام جنہوں نے مسیح موعود کی پیام دہی کا بیڑا اٹھایا ہے۔ لہذا ایسے موقعوں کو منانے کرنے والوں میں سے نہ بنیں اس دنیا میں اس طرح زندگی بسر کریں۔ کہ گویا آپ ایسی تنگ آب دھڑی پر چل رہے ہیں۔ جو کانٹوں کا گھنٹی بھاڑوں میں سے بن گھسائے ہوئے گندنی اور ہر قدم پر ٹپکے اور بھل ہو جاتی ہے۔

پس احتیاط اور ہوشیاری اور دیکھ بھال سے اپنے گہروں کو اور ہر اسے سمجھاتے ہوئے قدم قدم پر غور کر کے چلیے۔ دین میں دیکھتے ہوئے آہستہ آہستہ چلیے۔ چپ راست سے نہ چلیے۔ ایسے موقع پر چلنا چاہیے جہاں اسی طرح دنیا کی بات ڈھکیوں پر چلیں۔ کیونکہ اسی قسم کے چلنے کا نام وہ تقویٰ ہے جس کی طرف قرآن مجید میں بار بار توجہ دلاتا ہے۔ اور اگر آپ اس تقویٰ کو اختیار نہ کریں گے۔ آپ کے دل میں اللہ کی محبت ہے۔ اور آپ کے سینے میں ہمدردی خالق کا جوش ہے۔ مگر پھر بھی لوگ آپ سے عداوت کرنے میں۔ اور آپ کو تنگ کرتے ہیں۔ تو آپ صبر کریں۔ اعدا کی مصلحت پر واز کریں۔ کیونکہ جس کے دل میں اللہ کی محبت ہوتی ہے۔ اور جس کے اعمال تقویٰ کے ساتھ ہوتے ہیں۔ وہ ذرا ذرا بات پر جڑ نہیں جایا کرتا۔ اور صبر و تحمل کو ہاتھ سے کھو نہیں بیٹھا کرتا۔ بالکل ممکن ہے۔ کہ آپ کے دشمن بھی آپ کے آقا مسیح موعود کے مٹنی ایک دشمنوں کی طرح آپ کے دوست بن جاویں۔

زین العابدین
ناظر تالیف و اشاعت - قادیان

جس کے دوست میں پہلے مبتلینوں کو ہر روز لکھنا چاہیے۔ میں نے ان کو چھ صد روپیہ اور چھ ہزار روپیہ میں تقسیم کیا ہے۔ ہر ایک صد روپیہ ایک ایک روپیہ سے لائن پر ہو گا۔ اور اس کے پاس جسے دیات و مقدمات میں ہمدردی جانتیں ہوگی۔ وہ وہاں نہیں گئے۔ خطہ صدائی کے اندر وہ قادیان میں چلنے سے روکنا چاہیے۔ اور ہم نے ان کے مبلغ بھیجے کا وعدہ کر رکھا ہے۔ اور خط کشیدہ مقامات وہ ہیں۔ جہاں جہاں بھڑی اکھنڈ اور بھڑے احمدی و دوست ہیں۔ پس میں اس پروگرام کے ذریعہ اطلاع کرتا ہوں کہ وہ اکھنڈ اگر اپنے مقامات میں تبلیغی دھڑوں سے فائدہ اٹھانا چاہتی ہیں۔ تو ۱۰ جولائی ۱۹۸۱ء کے اندر مجھے بذریعہ ڈاک لکھیں۔ اور ساتھ ہی کم از کم پانچ روپیہ اپنی اکھنڈ سے مجھے واڈ کریں۔ تاکہ میں انکی امداد سے اپنے رہنے کو ملان کر ان تمام مقامات میں کماحقہ تبلیغ کرنے کا انتظام کر سکوں۔ ان کے جواب آئے ہوں ایک اور پروگرام شائع کر دوں گا۔ جس میں یہ بتلا دوں گا کہ کون کون احباب تبلیغ کے لئے روانہ کئے جائیں گے اور کون کون مقامات پر کتنے کتنے دن بٹھائیں گے۔ امید ہے جلد سے جلد اس امر کے متعلق احباب مجھ سے خط و کتابت کریں گے۔

یہ پی کے متعلق میں ایک علیحدہ پروگرام بنا کر کسی دوسرے وقت میں شائع کر دوں گا۔ اس کی بھی اطلاع کر دوں گا۔

دور نمبر ۱
بنالہ۔ وزیر آباد۔ جالکے۔ (اٹھنگر) (گجرات)
(کھوکھر) (اشادوالا) (گولیکے) (پچالیہ) (ہلالوگا)
جہلم۔ گوجران۔ جنگا گلیاں۔ سہارہ بارہا پٹی
سرائے کلا۔ قروم۔ کپل پور۔ (نور پور)
مردان۔ پشاور
دور نمبر ۲
بنالہ۔ گجراتوالہ۔ فیروز ڈاکہ۔ (گولڈی) وزیر آباد

ہر ایک شخص کے معقول ذمہ اور خود پرستہ نہ رہنے کا فیصلہ

تزیاق چشم

ہمارا محبوب تیار کردہ تزیاق چشم لکھوں کو ذرا لکنا
سرخی کو آنکھ کے اندر ہو یا باہر کاٹ دینا اور چھوڑ دینا
کے متورم ادہ کو خارج کیے آنکھوں کو ہلکا اور
صاف کر دینا ہے۔ خارش اور کھجلی کے واسطے اکبر
ہے۔ آنکھیں دھوپ میں فاسد مادہ کی وجہ سے دکھتے
ہوں۔ یا گرمی کی وجہ سے ابل گئی ہوں یا گل گئی
یا کثرت سے پھنیاں (گند ترکیاں) نکلتی ہوں۔
گھٹا اور پانی کثرت سے جاری رہتا ہو۔ یا لکھوں
کی وجہ سے آنکھوں میں زخم ہو گئے ہوں۔ اور بینا
کم ہوتی جاتی ہو یا دھند اور غبار (بوجہ لکھوں) چھو
رہتا ہو یا شب کو ہی ہو۔ تو تھوڑے دنوں کے
استعمال سے خدا کے فضل و رحمت ہو جاتی ہے۔ اور

اکبر چکیس گرمی ہوں تو از سرفو پیدا ہو جاتی ہیں
شیر خدادیچہ سے لیکر بڑھوں تک رب کو بکساں
مفید اور بے ضرر ہے۔ کچھ نجات سے مراد
ہے۔ اس کے اجراء نہایت لطیف اور نایاب ہیں
اور ہر سال میں صرف ایک دفعہ تیار ہوتا ہے
اور وہ بھی قلیل مقدار میں۔ یعنی ۱۰۰۰
کیا اور اکیر پایا۔ اور مگر۔ پیر
کہم دسی اور ڈاکڑی علاج کو اگر ایسے ہو چکے ہوں
اور کہ اسشتہائی داؤں سے اس طرح نفع نہ
جس طرح مسلمان کو خنزیر سے۔ کثیر مل صرف کیا۔ کئی
کئی ماہ ہسپتال میں پڑے ہے۔ اور مادوں (جو گوں)
کو گھر بلا کر رکھا۔ گوبے سود۔ لیکن تزیاق چشم کے
استعمال سے بکلی صحت یاب ہو گئی ہیں۔ حالانکہ مدت کے
بیمار تھو۔ اور تزیاق چشم کی فائدہ پر لکھا کہ اگر باخود
نی تولد کی بجائے کچیس روپے فی تولد ہو تو بھی کم ہو۔
جس کے سارے فیکٹ ہادیس موجود ہیں۔ اگر کسی
شک نہ ہو۔ تو مندرجہ ذیل معجزین سے دراجہ
کر سکتے ہیں۔

ست اویش

بھارتیہ صنفیہ اور ہائی کورٹ تھا جاچکا بعض
کا تھکے حوالہ کر دیا گیا۔ ایڈیٹر صاحب ہائی کورٹ کو اپنی اس نصیحت
پر شرمناک اور غصہ ہے۔ اویش نے زعم میں انھوں نے ست
اور دیا ناک کا مذہب ہائی کورٹ کا جواب دیا ہے۔ مگر
ست اپیش میں ایڈیٹر صاحب ہائی کورٹ کی اس نصیحت کی
کس طرح وہ جیسا اثرائی گئی ہیں۔ اور کس طرح سکھ مذہب کے
سب لڑ پھر پر برقی روشنی ڈالی گئی ہے اور بادا صاحب کے
اسلام پر کس قدر بران ناطع اور دلائل ساطع ہیا ہو گئے
ہیں یہ سب باتیں پڑھنے سے عقل رکھتی ہیں قیمت کا قبل از وقت
تجلا فکری ہے۔ مگر اس کے قریب ہو گئی
ضرورت ہے کہ ایسی کن کثرت سکھوں میں موت تقسیم
کی جائے پیشی درخواست کے ساتھ نقدیہ بیچنے والوں کو
محتاج ہو گا۔ محمد یوسف ایڈیٹر روز قادیان

ضرر بیدول معاوضہ

پنجاب بھائیو کنسل کے ایک ریزولوشن کی منشا کے مطابق
ہر کیلنسی خرابی رنر بہادر پنجاب نے ایک کٹی میں غرض مقور
دائی ہو کہ وہ کالی معاوضہ ان اشخاص کے پیمانہ گان کیلچو کو
شمار کے فادات میں مقام جلیلا را باغ یاد یو مقام پنجاب
میں مشغول ہے یا بھائیو جہانی ضرر پنجاب یا بھائیو جہانی معاوضہ کا نقصان
ہو۔ اسی پیمانہ پر جو کر جو جس کے لئے یہ میں صاحبان کو
معاوضہ دیا گیا ہے۔ مندرجہ ذیل اشخاص کیلچو کے پیمانہ
(۱) ایسے اشخاص صاحب پوری۔ آئی مای کشر قیمت ہو کر پور
(۲) دیو آباد رام زمانہ صاحب بھائیو کنسل پنجاب۔
(۳) مولوی محمد علی صاحب چشتی دیکل انیکورٹ دہلی بھائیو کنسل
(۴) چوہدری محمد رحیم صاحب دیکل انیکورٹ دہلی بھائیو کنسل پنجاب
(۵) بھائیو ایک چند صاحب دیکل انیکورٹ۔
جو شخص کہ معاوضہ لینا چاہے۔ پر ریزولوشن کی یعنی رقم
پس تجویزی درخواست قبل از ۲۰ جولائی ۱۹۵۷ء کو
جن صاحبان کو ایسے مشغول اشخاص کے پیمانہ گان اور

سمیٹل۔ (انیکورٹ) جموں۔ چنڈہ۔ (دائیں)
نارود وال۔ عینو دلی (دیر یا لالہ) (لاؤ)
(بھینی)

دورہ نمبر ۳

لاہور۔ (اوکا پڑہ) چچا وطنی (اگر دینی)
مخدوم رشید۔ عید انکیم۔ (بستی باگر) شوروک
(گوجرہ) (جنگ گھیاں) سلازانی (جگ والی)
ہندو سے والی۔ (پاک نمبر ۹۹۹۹)۔ چرنائی
مرگودہ۔ بھوال۔ پاک نمبر ۲۹۔ ملکوال۔
بھیرہ۔ خوشاب۔ (کندیاں)

دورہ نمبر ۴

(پھیر دھپی)۔ (گالائی) (وڈوال) (دیر یا لالہ)
(ٹونڈی والی) (نرخ گدھ) (مرستہ)۔ گودوگرانی
(بھے) بھیار۔ لاہور۔ قصور۔ قیر ز پور
(فرید کوٹ)

دورہ نمبر ۵

بٹالہ۔ امرتہ۔ جالندھر (بنگلہ) نواں شہر
(کریم) رابوں۔ بھٹوانہ۔ لدھیانہ۔ سرہند
فان پور۔ راجپورہ۔ پٹیالہ۔ سدر (سامانہ)
انبالہ۔ (پانی پت)۔ جالندھر۔ کپورتھلہ

دورہ نمبر ۶

کرپچی اور روہڑی۔ یہ دورہ بب تک اور درخت
نہیں۔ ملتی رہیگا

معلم کی ضرورت

مرضی جو کہ ایک خانہ سہی وال مرگودہ میں ایک معلم
کی ضرورت ہے۔ جو ایک احمدی کے بچوں پر چھانے و حفظ
دیو سے تعلق نہ ہو۔ ایسے معلم کی وجہ سے
کا بندوبست کیا جائیگا۔ درخواستیں بنام
ناظم صنفی تربیت قادیان

موجودہ اشخاص کے نام اور پتے معلوم ہیں۔ جو فادات ملنے میں مشغول ہیں۔ وہ بھی ماتم کی بدولت اشخاص کے نام اور پتے اطلاع دیکھتے ہیں۔ المشفق۔ لے لیتے

روغن سیجانی

ہر روغن سیجانی ایجاد کردہ سولای انوار حسن خان صاحب
رئیس شاہ آباد کلہ ہے۔ جنہوں نے ۲۱ سال تجویز کیا ہے
جو مرض سلی میں ہنایت درجہ مفید ثابت ہوا ہے سلی
کے کیزوں کو ماریا ہے۔ خوراک اور جسم کو بڑھانا
ہے۔ علاوہ اسکے کھانسی اور نزلہ کے واسطے
اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ اس وقت تک جس کے مدد
شاہ موجود ہیں۔ اس روغن کا ہر گھر میں موجود رہنا
مفید خلائی ہے۔ اکثر پردہ نشین مستورات میں یہ
مرض کثرت سے پایا جاتا ہے۔ فی اللہ مسرہ ماش
عج سہا مشہور

الکشف
سید عزیز الرحمن قادریان

عشق زرد جام

اس نسخہ کو تمام حکماء نے مانا ہوا ہے۔ اور پرمجرتا
خواص فوائد میں بیش بہا ثابت ہوا ہے۔ علاوہ مردوں
مستورات کے لئے بھی بجز مفید ہے۔ دمایا اور نفس دایکا
سے بھقت لے گیا ہے۔ اس کے نام میں پورا نسخہ
موجود ہے۔ جو اصحاب خود بنانا چاہیں اس کے لئے دعا
ذریں اسکا نام ہم نے دے ہمارے ہر قیمت گویاں فیضان
المشاکھ سید عزیز الرحمن قادریان

بنارسی تحفہ

ہر قسم کے بنارسی کپڑے دپٹے (زمانہ مردانہ) بنارسی
عمامے۔ کھواب۔ تھان۔ کانسو۔ سلک۔ بوز۔ سلک
گوشت پکے۔ پتری بنارسی بانڈار۔ فیسی پڑیاں۔ کلومی
اور پیتل کے کھلنے وغیرہ وغیرہ اقامت سے
فوری مل سکتی ہیں۔ ایک بار آدیش کی ضرورت ہے۔ غریب کا وفا
طلب فرمایو۔ اور اگر در کبوت اخبار کا حوالہ ضرور دیجو
اجاب اینڈ کپنی بنارسی چھاوٹی

دارالامان میکان بنیوالوں کی مشورہ

ہم نے قادیان میں مجھ کا کام شروع کیا ہے پیتل
تیار ہیں۔ نزع بندیہ خطہ کتابت یا بالمشافہات
لے کریں۔ اگر کوئی صاحب بیع سلم کرنا چاہتے ہیں
تو اس کا بھی تصفیہ کریں
المشاکھ سید محمد فضل شکیبہ راجہ قادریان

میرٹھ کی متوجہ فنیجیاں

میرٹھ کی متوجہ فنیجیاں۔ جہاں لوٹی وغیرہ جلد
اتیار ہنایت مناسب قیمت پر روانہ کر سکتے ہیں۔
تمام احمدی دوست عوام اور تاجر حضرات ہم سے
ایک مرتبہ معاملہ کے امتحان کریں

مینجر احمدی کرشل ہاؤس میرٹھ یو پی

عجیب نگاہ اور خوشحال گوشتی

چاندی کی اس نقش انگوٹی کا خوبصورت اور پیمائش جگہ فاضل
کے جبر جنت اقدس کی شہور الہام اللہ بکاف عبد
بلکہ خوشحال نگاہ اور پائدار حروف میں ایسی صنعت کے ساتھ
تخریر ہے کہ دیکھ کر حیرت ہو جاتی ہو قیمت ہماری انگوٹی
اپنا نام بھی ساتھ لکھوائیں تو درپردہ انگوٹی جبر پدی
سورہ قل ہو اللہ تخریر ہے عام مع نام ع
منے کا پتہ۔ شیخ محمد الخلیل احمدی۔ پانی پت

زمین فست ہوتی ہے

ایک زمین ۱۲ اے منی محمد صادق صاحب کے
مکان کے ساتھ کی اور ایک اے منی۔ اس کے قریب ہی
قابل فروخت ہے۔ ان کے دونوں طرے راستے ہیں۔
جو صاحب خریدنا چاہتے ہوں۔ ایڈیٹر الفضل
کی معرفت خط و کتابت کریں

۱۵۵ خان اکرم علی خان صاحب انیکر پولیس ٹکڑا فرما رہے ہیں
۱۵۶ پور پنجاب (غیر احمدی)

۱۵۷ لالہ رام سرنداس صاحب پٹنہ۔ گجرات (غیر احمدی)
۱۵۸ چودہری جلال خان صاحب تھانہ تھانہ تھانہ
۱۵۹ منشی سید محمد صاحب مختار عالت لکھنؤ بدایوں
۱۶۰ درہ ہیل گھنڈا (غیر احمدی)
۱۶۱ خان آصف علی خان صاحب۔ پٹنہ پٹنہ پٹنہ
۱۶۲ خان شاہنواز خان صاحب۔ جید کک لکھنؤ گجرات (غیر احمدی)
۱۶۳ منہا سوار پٹنہ صاحب پٹنہ لکھنؤ۔ گجرات (غیر احمدی)
۱۶۴ سولای عبدالحق صاحب محافظہ دفتر فارسی گجرات (غیر احمدی)
۱۶۵ مرزا احمدین صاحب پٹنہ۔ پٹنہ پٹنہ پٹنہ
۱۶۶ منشی برکت علی صاحب پٹنہ پٹنہ پٹنہ
۱۶۷ چودہری مرزا غلام صاحب پٹنہ پٹنہ پٹنہ
کسب فیض ۲۳۳۳ (غیر احمدی)
۱۶۸ حاجی چودہری غلام قادر صاحب۔ چک پٹنہ داکنہ پٹنہ
ضلع گجرات۔ (غیر احمدی)

۱۶۹ سردار ام الدین صاحب سی مشرقی ضلع پٹنہ پٹنہ پٹنہ
۱۷۰ لالہ کرپال رام صاحب پٹنہ پٹنہ پٹنہ
۱۷۱ لکھنؤ میونسپلٹی صاحب پٹنہ پٹنہ پٹنہ
شیخ پور۔ گجرات۔ (احمدی)

۱۷۲ ابو محمد صادق صاحب کک پٹنہ پٹنہ پٹنہ
۱۷۳ مرزا ابو سعید صاحب پٹنہ پٹنہ پٹنہ
ریڈر صاحب بہادر پولیس (احمدی)
۱۷۴ منشی عایت حسن خان صاحب پٹنہ پٹنہ پٹنہ
۱۷۵ منشی حسن خان صاحب پٹنہ پٹنہ پٹنہ
۱۷۶ بو اسٹر دھام صاحب پٹنہ پٹنہ پٹنہ
ایکے ملاو اور پٹنہ پٹنہ پٹنہ

پس حضرت ہی اس شخص پر جو چھوٹا اشتہار دیکر۔ اور چھوٹا
جو بغیر تریب کے بنی گئے۔ اس اگر خدا عزوجل کسی کو سفید ثابت
نہ ہو تو ہم حمد شری: قافیہ لکھنے ہیں کہ حلفیہ قسم بذریعہ
تحریر لکھنے بر قیمت۔ (بانیانہ تریاق دایں کرنے پر) فی الفور
دایں کر دیتے۔ قیمت فی تولد پانچ روپے۔ محصول ۱
المشاکھ۔ خاکسار میرزا حاکم بیگ احمدی
صدر تریاق چشم۔ گڑھی شاہد و صاحب گجرات پٹنہ

ہندوستان کی خبریں

مقدمہ بنگالہ کا حصہ ۲۸ جون کو عدالت سیشن میں مقدمہ
شکا کو قتل عام و مقدمہ سیشن
ہری ناتھ ملز کا قبال تھا۔ ہری ناتھ جوگ نے جو
ہفت ترائن ماس کا جیل ہے۔ اور جو قتل کی رات
عین ۲۸ فروری کی رات کو بنگالہ صاحب میں ہوا
۱۔ بنگالہ اٹھ کر عدالت سے مخاطب ہو کر
لٹا کہ میں نے جرم کیلئے۔ میں بنگالہ جرم کرنا دیا
تمام سچی سچی باتیں عدالت میں کہہ دینے کو تیار ہوں
ہری ناتھ کے بیان سے عدالت میں سیشن ہی تھا
ہری ناتھ نے یہ بھی کہا کہ مجھے پٹھان خرم ہونے کے
بھڑکانے پر مار دیئے۔ لہذا مجھے لٹ سے لکھو رہا
چلے۔ جبر عدالت نے ہری ناتھ کو باقی ملز مان کر
رہنہ رکھ جانے کا حکم دیا

میسور ۲۹ جون۔ میسور کی مجلس وضع
دربار میسور میں قانون میں کئی مقرریں نے ظاہر کیا
غیر برہمنوں کا جھگڑا کو غیر برہمن جو ۹ فیصدی ٹیکس لگنا
ہیں۔ راجست میں ۵ فیصدی ملازمتوں پر راضی
ہیں جو کچھ کسی جماعت کو اس لئے سزا نہیں دی جانی
چاہئے۔ کہ ایک خاص ذات سے اس کا تعلق ہو۔
تعلقہ داران اور وہ دفعہ کا دفعہ گورنر ہاؤس کے پاس
حاضر ہو کر درخواست کی ہے۔ کہ ان کے بندوبست
کی میعاد میں سے پچاس سال تک کر دی جائے۔
ہر ایک سیشن نے معلوم ہوا ہے۔ ان سے کہا ہے کہ
ایسا کرنے سے یہ ایک نام ہندوستان کا سوال بن
جائے گا۔ پھر اس میں شکل ہوگی

فرامی چندہ اور مدراس گورنمنٹ کا حکم
مدراس گورنمنٹ
ملازمین کے نام فرامی خلیج کیا ہے کہ وہ کسی جمہوری
یا مقامی فنڈ کے لئے چندہ جمع کرنے میں بلا اجازت
حصہ نہ لیں

سیکس کیلئے نیا نظام عمل

کل انڈیا کانگریس کمیٹی کا
اجلاس ۲۲ جولائی کو
لکھنؤ میں ہوا۔ اس اجلاس میں ایسا نظام عمل تجویز
کیا جائیگا۔ جس سے مجوزین کے نزدیک اس سال
کے اٹھ اٹھ مظالم پنجاب کا ازالہ ہو سکے۔ مسئلہ خلافت
حل ہو سکے۔ اور سوانح خانہ کی جاسکے
سہروردی طاقتور گروہ کا امیدوار ایک سرحدی
انگریزوں کے خلاف تبلیغ
آرتھ پینا ہے۔ اور سرحدی قبائل کو بغاوت کا سبق
پڑھا رہا ہے۔ اور کہتا ہے کہ خیر دیوبند پر کام
کر رہا ہے۔ اس کے ساتھ سرحدی سرکاری ملازموں کو
لٹے ہیں۔ خاصہ دارمل کا ایک گروہ ملا کے
آرمیوں کے قابو چاہا گیا۔ اور کچھ زخمی اور کچھ
قتل ہوئے۔ باغیوں کو وہ گرفتار کر کے لے گئے۔
جاہلانہ قوانین کی کمیٹی جاہلانہ قوانین پر غور کرنے
کے لئے جو کمیٹی صدر کی گئی
ہے۔ وہ اپنے اجلاس ۲۲ جولائی سے شملہ میں شروع
کرے گی

لکھنؤ ہائی کورٹ میں ایک کیل پر
ایک کیل پر مقدمہ اس الزام میں مقدمہ چلا رہا ہے
کہ کیس نے اول ایک زنی کے اس کے مقدمات کے
حالات سمجھ لئے۔ پھر اس کی طرف سے پیروی کرنے
سے انکار کر دیا۔ اور اس کے فریق مخالف کی طرف
پیروی شروع کر دی۔ جو پیشہ وکالت کے لئے ناجائز
ہے

آتش دہلیوں کے ذمہ دار
اعلان منظر ہے کہ اس ام
حامی عدم تعاون میں کی کافی شہادت پیش کی ہے
کہ اس کی پٹریوں میں آتش دہلیاں حامیان عدم تعاون
اور قند پر داز لوگوں کی حرکات کا نتیجہ ہیں۔ بہت سی
گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں

خیر پور کے میر کو شائد تھاپا
سے باقاعدہ خیر پور کی گدی پر
بٹھایا گیا۔ سر پورپ کلکتہ
کا میر گدی پر

سکھ نے جو پولیس کل ایجنٹ مقرر ہوئے ہیں۔ انہیں
وائسرائے کا فریڈیشن کیا۔ اس تقریب کی خوشی
میں قیدیوں کو رہا کیا گیا

بنگالی یکم جولائی۔ ایک جلسہ
تلاک سولاج فنڈ
مرٹھ گاندھی نے وہ ان تقریر
ایک کروڑ سے زائد ہو گیا
میں ایک تلاک سولاج فنڈ کے
لئے اب ایک کروڑ ۵ لاکھ پروگرام ہو چکا ہے۔
ہندوستانی ڈوائس
ڈاکٹر این۔ آر جو ش کو بنگ
لاکھ ریپہ ہندوستانی دوائیوں کو ترقی دینے کے لئے
حوالہ کیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب سو صوف امریکہ میں
فوسان تک قیام فرما چکے ہیں۔ اور آپ نے دیگو
میں ایک دوائی خانہ کھول رکھا تھا

ڈاکٹر یکم جولائی حکومت
ڈاکٹر بونیڈی کا افتتاح
کا ایک سرکاری اعلان
منظر ہے کہ آدم ڈاکٹر بونیڈی کا باقاعدہ طور پر افتتاح
ہوا۔ امید ہے کہ کھوٹے عرصہ میں ہندو کمیٹی کی
مجلس و پیر مجالس مترتب ہو جائیگی

مدراس میں ٹال کی
نازک ہونے والی ہے۔ ٹال
خطرناک صورت
بجھلنے والی ہے اور

پولیس کے آدمیوں پر جو حملے
جالتے ہیں۔ ان پر ایٹم بھر پھینکے جاتے ہیں ان
کے اور دوسرے ہڑتالیوں کے درمیان کشیدگی
نازک حالت اختیار کرے گی۔ کل رات بلیاں تھوپ
چیری کے کورٹروں میں جہاں آدمی ذرا دلی مزدور
رہتے ہیں۔ پھر آگ لگ گئی۔ تقریباً ایک سو چوبیس
جل گئے۔ ہوا زور کی چل ہی تھی۔ اس میں نقصان
بہت ہوا

مدراس ۲۲ جولائی۔ آدمی
فوج طلب لگی
مزدوروں کے چھ جھوٹوں
میں کل رات کی آتشزدگی کے متعلق مزید پورٹ
ہے۔ کہ پولیس کے لئے اس خون سے مقام آتشزدگی
کو باقاعدہ شکار کہیں۔ سنے میں اسپر ہڑتالی کہیں لگا

مالکیت کی خبریں

سے کوئیں چلائیں گے۔ چونکہ پولیس اسٹیشن سے
عہدہ برائے نہیں ہو سکتی تھی۔ اسلئے فوج طلب کی گئی۔ فوج
کی مدد سے اس موقع پر بھی۔ ہاتھی والوں کو پکڑے
گئے۔ رات کو فوج ہتھیاری گئی۔ اور سب پولیس بھی
گئی۔ جو رات بھر گیسوں میں کہہ رہی تھی۔

آج صبح کو آتشزدگی ایک
دو ہزار لوگ بگھڑے۔ واقعہ یہ ہے۔ جس سے تقریباً
تمام جھونپڑے جنس آدمی درازی مزدور رہتے
تھے۔ جل گئے۔ درہزار اشخاص بے گھر بار ہو گئے
اس واقعہ سے شہر میں خوف و ہراس پھیل گیا ہے۔
داروہار (بھٹی) کے دو والیوں کو آگ کے
میں فساد جو میں چھ چھ ماہ کی قید ہو گئی تھی
قیدیوں کے ساتھ ایک بڑا ہجوم چل نکلا گیا۔ اور
بعد ازاں شراب کے ٹھیکہ داروں کے گھروں پر پتھر پھینکا
گیا۔ شام کے وقت ایک عیدہ ہوا۔ جس کے
تھوڑے شراب کی دوکانوں پر حملہ کیا گیا۔ انکو زوردار
لیا۔ اور سامان جبرالیا گیا۔ دوکانوں کو آگ لگنے
لازین دفعہ کوشش کی گئی۔ پولیس نے آگ کو بجھا دیا
جوہ نے پھر پولیس پر حملہ کیا۔ جن نے آخر کار مجبور
ہو کر فرار کیا۔ بلوہ کھانے والوں میں سے دو آدمی مارے
گئے۔ اور بقیہ بے گئی آدمی زخمی ہو گئے۔

حیدرآباد۔ ۲۲ جولائی۔ سیکرٹری نظام
یوپی کی جگہ سٹراے حیدری ہوم سکریٹری کو
سندھ ستانی وزیر سٹراہنس کی جگہ وزیر اعلیٰ سندھ کی جگہ
الآباد۔ ۲۳ جولائی۔ گورنر سندھ کا
صوبہ سندھ کی سندھ کا ایک بیان منظر ہے۔ کہ
میونسپلیٹیوں کی مالی حالت آباد فیض آباد۔ کھنڈو کا پتہ
بریں۔ بنارس۔ آگرہ اور ممبئی مال وغیرہ مقامات
کی میونسپلیٹیوں کی مالی حالت خراب ہے۔ اور وہ
سب کی سب اعداد یا قرضہ یا دونوں کے لوگوں کو فٹ
کوڈیشن میں سے دیکھتی ہیں۔

پارلیمنٹ کے ڈیپٹی سپیکٹر کو ایسا پتہ پڑا کہ وہ
ہندوستان پہنچے ہیں۔ ان کے پاس آف لڈز
کی شاہی گیندیں ہیں ایک سے موت دی۔ اپنے سندھ پارک
سے صیوں کا جام صحت تجویز کرنے ہوئے لارڈ بکن
نے اس امر کا اعلان کیا کہ پارلیمنٹ کی طرف سے
عزترب ایک میونسٹیشن ہندوستان جیسے دلا ہے
اس خبر پر حاضرین نے دلی مسرت کا اظہار کیا۔
لندن ۲۳ جون۔ جو اعداد و شمار شائع ہوئے
ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ
برطانیہ کا کل قرضہ خارجیہ اس سال گزشتہ کو ایک ارب
ہاکی وز ۵ لاکھ پونڈ ہوتا ہے۔ سندھ امریکہ کا برطانیہ
پر سب سے زیادہ قرضہ ہے۔ جسے ۵ کروڑ پونڈ ادا کرنا
ہو گا۔ اور اس کے بعد کینیڈا ہے۔

سٹراہنس کی جگہ سٹراے حیدری ہوم سکریٹری کو
سندھ ستانی وزیر سٹراہنس کی جگہ وزیر اعلیٰ سندھ کی جگہ
الآباد۔ ۲۳ جولائی۔ گورنر سندھ کا
صوبہ سندھ کی سندھ کا ایک بیان منظر ہے۔ کہ
میونسپلیٹیوں کی مالی حالت آباد فیض آباد۔ کھنڈو کا پتہ
بریں۔ بنارس۔ آگرہ اور ممبئی مال وغیرہ مقامات
کی میونسپلیٹیوں کی مالی حالت خراب ہے۔ اور وہ
سب کی سب اعداد یا قرضہ یا دونوں کے لوگوں کو فٹ
کوڈیشن میں سے دیکھتی ہیں۔

نے اسی سلسلے میں ایک خط لکھا ہے۔
لندن۔ ۲۴ جون۔ اطلاعات کے
وزیر اعظم کی تجاویز ہوتا ہے۔ کہ لڈز میں وزیر اعظم کی
تجاویز کی سخت مخالفت ہو رہی ہے۔ بنگاسٹ کا ایک
اخبار رقمطراز ہے کہ مسٹر ڈی ولرا کو سر جیمز کریگ سے ہرگز
ملاقات نہیں کرنی چاہیے۔ کیونکہ اس کے متعلق گناہ
انسانوں کے خون سے رنگے ہوئے ہیں۔
لندن ۲۵ جون۔ روٹی کے کارخانہ
روٹی کے کارخانے کے ملازمین کی اجرت کے متعلق
دو شہرینہ کو کھل جائیگے۔ ماضی نامہ پر جس سے کہ فیض آباد
جاتا ہے کہ ۱۹ ایک جرمی کارروائی کوئی جھگڑا رونما
ہو گا۔ دستخط ہو گئے ہیں۔ اور دو شہرینہ کے روز کا
دوبارہ کھل جائیگے۔

لندن ۲۶ جون۔ پیرس کا ایک اخبار منظر
ترکوں کی فتح ہے کہ قسطنطنیہ سے اطلاع موصول
ہوئی ہے۔ یونانیوں کو حال جیسا آوا بازار کے مقام
پر شکست فاش ہوئی۔ اور یونانی اسد کے محاذ کی طرف
پہنچا ہوئے۔ مگر ترکاں احمد نے اسد پر بھی قبضہ کر لیا۔
لندن۔ ۲۷ جون۔ ایجنٹر
یونانی فوج سخت خطر میں سے سرکاری طور پر اطلاع
موصول ہوئی ہے۔ کہ خنیم نے ٹو میدیہ کے علاقہ میں بہت
حملہ کے یونانیوں کے دوسو آدمیوں کو ہلاک کر دیا یونانی
فوج کچھ عرصے کے سخت خطرہ میں پڑ گئی ہے۔ مگر
لکاکے گھاتار پہنچنے پر خنیم ہر جگہ پناہ ہوا ہے۔
پیرس ۲۸ جون۔ ایجنٹر کو اطلاع
اتحادی اتحادی وزیر مسترد موصول ہوئی ہے۔ کہ کوسٹ
یونان نے اتحادی اتحادی کو ناستور کیا ہے۔ یونانیوں نے
اتحادیوں کو بند بندہ ڈال دیا ہے۔ کہ یہ فوجی نقطہ نظر
سے معاملات پر غور کر کے اس نتیجہ پر پہنچ چکے ہیں۔
جنگ کو اس طرح ختم کرنا یونانیوں کیلئے مسترد ہو گا۔
لندن ۲۹ جون۔ سید علی
قاہرہ کے بغدادی گیارہ مہینے میں وہ بغداد کی ایک
ہوائی راستہ تجویز ہوا۔ جو صحرائے پانسہ میل کے درمیان ہے۔

(ماہنامہ سید عبدالرحمن صاحب قادری پرنٹر پبلشر ضیاء الاسلام پریس فامیل میں جسکے مکان قلعہ شیلہ ہوا)

فَقُلْ إِنَّ الْفُضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ
لَمْ يَصْرِكْ لِي أَكُلْ مِنْهُ شَيْئًا أَعَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبِّيَ مَقَامًا مَحْمُودًا ۖ اِبْكُوا وَتَسْتَبِقُوا

تو یامیں ایک نبی کا بارشما نے اُسکو قبول کیا لیکن خدا اُسکو قبول کرے گا
اور جسے زور دے اور مخلوق سے اُسکی سوا کسی شے کو نہ کہے (الحکم سبحانہ)

مضائق بنام ابرار

کاروباری نو
مفتوح خیر و کما بستہ نہاد

فرس
 مدینه
 بخار
 اس سے
 اس کے
 جو
 خلیفہ
 ایک
 اشتہار
 خلیفہ

قیمت بہر حال بیش از پانچ سوے سالانہ

ایڈیٹر۔ غلام نبی • اسٹنٹ۔ جنرل محمد نواز

منبر ۱۲ رجب ۱۳۴۱ هـ

المسحوق

ایک تبلیغی وفد جو ضلع گورداسپور کے دیہات میں
 کر گیا۔ اور جس کا پردہ گرام اسی اخبار میں درج کیا گیا
 ہے۔ روانہ ہو گیا ہے۔ ضلع ہذا میں بڑے
 طور پر تبلیغ کرنے کے دفتر تالیف و اشاعت
 جو انتظام کیا ہے راکھ ماتحت پہلا وفد روانہ ہو اسکا
 ار جولائی کو شیخ محمود احمد صاحب ابن مکرم شیخ
 یعقوب علی صاحب کی دعوت و لیمتھی۔ جس میں لوگوں کی خاص
 تعداد مدعو تھی۔

ایام زیر پرورش میں اگرچہ آسمان ابر آلود رہا لیکن
سوائے معمولی بوند ابارندی کے کچھ نہ ہوا۔ خدا تعالیٰ اپنا
رحم فرما کر +

حضرت خلیفۃ المسیح کئیمیں

مکئی ایڈیٹر صاحب الفضل - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
 ۳۰ جولائی کو حضرت اندری کی طبیعت مبارک نے فیضِ تعالیٰ انجی
 رہا۔ حضورِ قدسِ یارہہ کے دو پہر تک مشاغلِ تصنیف میں مشغول
 رہے۔ سہم میں اوجہ دار نماز ظہر و مغرب نماز کے کمرے میں تشریف لے گئے
 ہیں۔ جہاں دیر تک سلسلہ گفتگو جاری رہتا ہے۔ اکثر اصحابِ پارسی
 بھی حضور کی ملاقات کے لئے حاضر ہو کر مستفیض ہوتے ہیں۔ ۳۱ جولائی
 کو بعد نماز ظہر ایک پارسی صاحب جو کہ پارسیوں کے ایک بڑے فرقہ
 کے دستور (یعنی لیدر) ہیں۔ حضور کی زیارت کو حاضر ہوئے۔ فرمایا
 میں گھنٹے تک حضور کی مختلف موضوعات پر گفتگو کرتے رہے۔

علاوہ ریاستی گنگو کے مذہبی گنگو بھی ہوتی ہیں جس کی مختصر فہرست
 الگ جہدیں انشاء اللہ پیش کی جا رہی ہیں۔ ایک معمر اور بہت ہی
 باصلاح شخص ہیں۔ گنگو کے درمیان نماز عصر کا وقت آ گیا

منصور نے نماز پڑھائی اور اس اتنا میں اپنی صاحب نے بھی پہنظرین
پر تیار رہے ساتھ نماز ادا کی و نماز کے بعد سلسلہ کلام جاری رہا پڑکی
صاحب بہت ہی اچھا اتر لیکر گئے۔ پوء نماز مغرب حضور رستم
جناب خلیفہ نور الدین صاحب سے کشمیر قریب جامعہ میں روکا لائیں
کے متعلق گفتگو فرمائی۔

۵۔ رجلائی کو حضور کی طبیعت بے غصہ تعالیٰ بہت اچھی رہی اور حضور نے فرمایا کہ آج قریباً تین ماہ کے بعد ٹیڑھے بچہ مارل ہوا ہے حضور بعد از نماز عصر کشتی میں بیٹھ کر میر کو تشریف لے گئے۔

۶۔ رجلائی کو بھی طبیعت بہت اچھی رہی ماسفور کی جماعت حضور کی زیارت کو حاضر ہوئی حضور بعد نماز ظہران سے گفتگو فرماتے رہے عصر کے بعد حضور میر کو تشریف لے گئے۔

یہ جو لائی حضور پر خاندان نبوت اور اہلبیت اور خدامِ اہل بیت کی سیر کو تشریف لے گئے۔ تمام دن وہیں گزارا۔ عصر کے بعد حضور کو کچھ حرارت ہو گئی۔ وجہ حرارت کی زیادتی کے حضور نے

کتابخانه

الفضل

قادیان دارالامان - ۱۳ ارجوالی ۱۹۲۱ء

ہمارے ایڈریس پر اردو اخبارات کی تسمیہ

ہر یکسینی واسطے ہند کی خدمت میں ہمارے
ایڈریس پیش ہوا۔ اس پر اداس کے جواب پر ہندوستان
کے تقریباً تمام اخبارات نے اپنے اپنے رنگ میں
اس کے زنی کی ہے۔ اور خاص کر مسلمان اردو اخبارات
اپنے ہمت کچھ ٹھہراتے ہیں جیسی امیر کو زیر ہمت لایا
گیا ہے۔ ان کے متعلق فوج دہی قد بخیرینا کافی بگوتو
ہیں کہ ہر ایک اپنی رائے کا آپ ذمہ اڑہے ہیں
عزیزت نہیں کلان پر کسی قسم کی ہرج کرے۔ اور نہ جانے
انبار کے دائرہ عمل میں یہ بات داخل ہے۔ ہاں مسئلہ
جہاد جو کچھ ایک مذہبی مسئلہ ہے۔ اس لئے اس کے
متعلق ہمارے ایڈریس کا حوالہ دیگر جو کچھ لکھا گیا ہے
اس کا جواب دینا ضروری سمجھتے ہیں۔

اگر اسے ایڈریس کا وہ حصہ جہاد کے متعلق
نکھ چینی کی گئی ہے یہ ہے کہ:

۱۔ جو وقت آپ حضرت مرزا صاحب نے دعویٰ
کیا ہے اس وقت تمام عالم اسلامی جہاد کے
خیالات کو بچ رہا تھا اور عالم اسلامی کی جی
حالت تھی کہ وہ پٹرول کے پیپ کی طرح بھڑکنے
کے لئے صرف ایک یا اسلامی کا متنازع تھا۔ مگر
بانی مسئلہ نے اس خیال کی نفی اور خلافت اسلام
اور خلافت امن ہونے کے خلاف اس قدر زور کر
سچا شروع کی کہ ابھی چند سال نہیں گئے

تھے کہ گورنمنٹ کو اپنی دل میں اقرار کرنا پڑا کہ
سدا سے وہ اس کے لئے خطرہ کا موجب خیال
کر رہی تھی۔ اس کے لئے ایک غیر معمولی اعانت کا
موجب ہوا۔

اس پر حصہ ہند میں اپنی شاعت اور زبان میں لکھنے کے
بڑے احمقہ ذہن نے ایڈریس میں جہاد کے لئے اسلام
مسئلہ پر بھی اس طرف سے اظہار بات کیا گیا جس
سے مخالفین اور دین اسلام پر بگوتہ چینی کرنے کا
کافی موقع نہ پاتا ہے۔ بگوتہ احمقہ زبان میں خاص
طور سے نائب سلطنت ہند کو ذمہ داری لگائی ہے
کہ جہاد کے لئے اس نے تمام کے جہاد کو
بالکل منحرف قرار دیا ہے۔ اور اس کو موجودہ وقت
کی اس پرٹ کے سراسر منافی سمجھتا ہے۔ حالانکہ مشہور
ایتہ البوم الملت لکھو ینکھرو اتھمت علیکم
نفستی کے بموجب مذہب اسلام کے جہاد اصل
قیامت تک کے لئے معین ہو چکے ہیں۔

۲۔ یہ کہ اسلام پر سب سے بڑا اعتراض یہی ہے کہ
وہ بگوتہ شیعہ پھیلا رہا ہے۔ حالانکہ اسلام مذہب کے
معاہد میں کوئی جبر و تشدد کرنے سے روکا ہے
اور جہاد جس کو مخالفین کی طرف سے کسی خطرناک
صورت میں دکھایا جاتا ہے صرف آخری وقت
بمقابلہ اندر مابانی جاذب سے بڑھ کر عقائد مذہبی
کی حفاظت کرنے کے لئے رد اور لڑا گیا ہے یہ
صورت اگر باقی نہ ہے۔ تو نظام عالم کا سلسلہ
دہم برہم ہو جائے۔ اور ظالموں کو ان کی شقاوتیں
حرکات کو روک دیا کوئی ذریعہ باقی نہ رہے۔

۳۔ اسلامی جہاد ایسی تمام خود غرضیوں اور جہاد
طریقوں کو برہم ہے اور جن مقاصد پر وہ مبنی کیا
ہے۔ ان پر مسلمانوں کی حیات فوری گوارہ دار ہے
یہ درحقیقت اسلام پر ایک سخت ظلم ہے۔ کہ
اس کے اہم ترین مسئلہ جہاد کو اس زمانہ کے نامناسب
قرار دیا جائے۔

۴۔ اس ایک بات کے قادیانی جماعت احمقہ پر آپ

عام الی اسلام سے الگ کر لیا ہے۔ اور مخالفین میں
کو اس پر حملہ کرنے کے لئے ایک ہتھیار ہم پہنچایا ہے۔
ہمیں حجت کیا جلتے۔ اگر ہم کہیں کہ ہمارے خلافت ہند
کی اس خاد فرسائی کی وجہ یہ ہے۔ کہ اس نے ہمارے عقیدہ
مستند جہاد کے بگوتہ کی کوشش نہیں کی حقیقت یہ کہ
کہ جہاد کے صحیح معنوں اور مفہوم پر ہم کوئی اعتراض
نہیں۔ اعتراض اگر ہے۔ تو ان معنوں پر ہے۔ جو
بد قسمتی سے اس زمانہ کے مسلمانوں میں خلل فشا
خدا اور رسول رواج پا گئے۔ اور جن کے اب تک وہ لوگ
قائم ہیں۔ جو ایسے "امام مہدی" کے آنے کے منظر میں
جس کا کام ہی ہو گا۔ کہ انوار کے ذریعہ تمام غیر مذہب
کے لوگوں کو ملایا کرے یا مسلمان بنائے۔

ہم خیال نہیں کرتے۔ کہ ہوم مسلمانوں کے اس عقیدہ
ناواقف ہو گا۔ لیکن اگر واقف ہو۔ تو اس کا نام مہدی
کا انتظار کرنے والوں۔ پوچھ لینا چاہیے۔ کہ وہ ان
کے متعلق کیا خیال رکھتے ہیں اور ساتھ ہی یہ بھی کہ حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کی دوبارہ آمد سے ان کی کیا کیا امیدیں
دلتے ہیں۔

کیا یہ صحیح نہیں۔ کہ ان کا عقیدہ ہے۔ امام مہدی
حضرت عیسیٰ اگر "جہاد" کا اعلان کریں گے۔ اور انوار
اسلام کو پھیلا دیں گے۔ ابھی کوئی زیادہ عرصہ نہیں گزرا۔
کہ قادیانی بل غیر احمدیوں کا ہمارے خلاف جو جملہ ہوا۔ اس پر
بڑے بڑے جہادوں نے بڑے بڑے انداز کے ساتھ یہ
اعتراض بھی پیش کیا۔ کہ مرزا صاحب سچ موعود ہونے
کا دعویٰ کرتے ہیں۔ لیکن حضرت عیسیٰ جس وقت آئیں گے
اس وقت تمام مذاہب کو مٹا دیں گے۔ اور صرف اسلام ہی
باقی رہ جائیگا۔ دیگر مذاہب کا کوئی ایک بھی شخص باقی
نہیں رہے گا۔ غرض مسلمان ہو جائیں گے یا قتل کر دیے
جائیں گے۔ چونکہ حضرت مرزا صاحب نے ایسا نہیں کیا اس کو
وہ اپنے دعویٰ میں سچے نہیں ہیں۔

یہ اعتراض دو ہند کے مدرس اعلیٰ مولوی اندر شاہ
مولوی مرتضیٰ حسن دہلوی اور مولوی ابراہیم سیالکوٹی نے
کیا۔ اور مولوی شہداء اللہ نے نو کھڑوں پر ڈنڈا رکھ

یہ شعر پر حاکی ہے
چار کتابیں غرضوں آئیاں پنجواں آیا ڈنڈا
ڈنڈے باجوں بھجدا اہیں بنے دینی خاکند
اور یہاں حضرت علیؑ کے مصداق مل گئے۔ ان کے
پاس ڈنڈا ہو لیا۔ جس کی وجہ سے یا تو سب یا سب کو
اسلام قبول کر لینگے۔ یا نکل کر دے جائینگے۔
یہ ہے وہ جہاد جو مسلمان سمجھے بیٹھے ہیں۔ اور جس
کی اُمید انہوں نے حضرت عیسیٰؑ اور امام مہدیؑ سے
لگا رکھی ہے۔ حضرت مرزا صاحبؒ نے اسی کا رد کیا۔ وہ
اسی کا ذکر اب نہیں کیا گیا۔ چنانچہ لکھا گیا کہ۔
جو لوگ سلسلہ میں داخل ہوتے تھے۔ وہ تو اس
کی سبائی کے قائل ہوتے ہی تھے۔ جو سخت سے
سخت مخالفت تھے۔ اور جنہوں نے جہاد کے
معنوں کے انکار کیا۔ وہ جیسے جو لوگوں میں مانع
تھے۔ بالی سلسلہ برف کا قوی دیا تھا۔ ان کو بھی
دلائل کے ذریعے اگلے اپنے خیالات کو بدلنا پڑا
گویا حضرت مسیح موعودؑ نے جہاد کے ان معنوں کا
انکار یہ جو لوگوں میں مانع ہو گئے تھے۔ کہ جہاد کے
صحیح اور درست معنوں کا آپ نے انکار کیا۔ یا اسلام میں
جہاد کا حکم دیتا ہے۔ اس کو منسوخ کر دیا۔ اگر آپ
ابسا کرتے۔ تو ہدم و خیر کو یہ کہنے کا حق تھا کہ مرزا صاحبؒ
نے شریعت اسلام میں تغیر کر دیا۔ لیکن جب ابسا نہیں
کیا گیا۔ بلکہ لوگوں میں جہاد کے جو غلط اور خلاف اسلام
معنی رائج تھے۔ ان کی تردید کی گئی۔ اور اس خوبی اور
عبدگی کے ساتھ اور ایسے زبردست دلائل کے ذریعہ
کی گئی۔ کہ جن کے مقابلہ کی تاب بعض اشد منافضین بھی
لا سکے۔ اور انہیں آپ کا ہم نوا ہونا پڑا۔ تو یہ کوئی قابل
اعراض بات ہے۔ اور کون طرح الیوم الکملت لکم دینکم
کے خلاف ہے۔

اگرچہ ہم نے خودجو تعریف جہاد کی دورانِ اعراض میں کی ہے۔ وہ بہت مدت تک ہمارے معنوں کی نوید ہو لیکن افحس ہے کہ عام مسلمان جہاد کی یہ صمدت نہیں فافق عوام میں جہاد کے جو معنے مروج ہیں۔ ان پر عمل سرمد

میں جوتا ہے۔ کہ ہر ایک عیسائی اور ہر ایک ہندو اور ہر ایک سکھ کی خون اور مال اور عزت و آبرو ان تمام بنیاد خازیوں کیلئے حلال ہے۔ حالانکہ اس لوٹ کھسوٹ کی اسلام میں اجازت نہیں۔

اختلاف مذہب کے باعث کسی کی جان لینا۔ غوث
برحاکر: مال بڑھانا۔ اور اپنے اس فعل شیع کا نام جہاد
کہنا غلط ہے۔ پھر جس حکومت کے تحت مسلمان رہتے
ہوں۔ اس کے ساتھ اس کے ناک میں بیٹے تھے
اپنی تکالیف کے باعث یا اپنے بہتوم دہم مذہب
لوگوں کی تکالیف باعث جنگ کرنا اور اس کو جہاد کے
نام سے موسوم کرنا جہاد کے غلط معنی اور اسلامی
جہاد کا غلط استعمال ہے۔ اسی طرح کی اور بھی کئی صورتیں
ہیں۔ جن کو ہم جہاد کا نام دینے کے لئے تیار نہیں
اور ان معنوں میں لفظ جہاد کا استعمال قطعاً ناجائز
سمجھتے ہیں۔

حیرت ہے کہ ہمارے سائڈ میں جس جہاد کے غلط عنوان
سے معلق جو کچھ کہا گیا ہے۔ اسپر تو اس قدر شور مچایا
جا۔ کہتے ہیں ان دنوں اس مقدس اسلامی اصطلاح
کی جس قدر ذلیل و خوار ہندو بنگال مسلمان اخباروں
پر پورچہ ہے۔ اس کی طرف خیال بھی نہیں کیا جاتا۔
مثلاً اخبارات میں اس قسم کے جلی عنوانوں کے ماتحت
خبریں شائع کی جا رہی ہیں کہ:

”شاہد ان بازاری کے خلاف جہاد“ (یکل جہاد)
یا ”شراب کے خلاف جہاد“ (یتاب جہاد)
جن لوگوں نے ”جہاد“ ان باتوں کو سمجھ رکھا ہو۔ ان
کا کوئی حق نہیں ہے۔ کہ اس کے بے جا استعمال اور
غلط مفہوم کا انکار کرنے والوں پر زبان طعن ساز
کریں۔

اسلام کے نزدیک شریعت ۱۔ اسلام جو جہاد و قتال ہے
وہ تین قسم کا ہے۔ (۱) اعلیٰ (۲) اوسط (۳) ادنیٰ
یا جہاد اکبر، جہاد کبیر اور جہاد اصغر اور جہاد بالسیف
جہاد کی تیسری قسم ہے۔ اور یہ اس وقت جائز ہے جبکہ
کوئی حکومت بالجبر اسلام کے احکام پر عمل کرے

رہے یا مسلمان ہونے کی وجہ سے قتل کرے۔ اگر یہ صورت ہو۔ تو ہم اس سے جہاد کریں گے۔ مگر اس کے خاک میں سنو گئے نہیں۔ بلکہ اہل میں اس کے خاک سے ہجرت کرنی پڑیگی۔ اس صورت میں ہمیں شریعت اسلام اجازت دیتی ہے۔ کہ ہم اس مخالف طاقت کے مقابل میں انکوار کہے جائیں۔ پھر وہ جہاد میں لیا جائے۔

لوگوں نے جہاد کے جھنڈے کے نیچے میں ہم کو غلط سمجھتے ہیں۔ یارب کا اعتراف ہے کہ ان ہی منہوں پر ہے۔ اور انہی منہوں اور انہی۔ یہ مطالبات عمل کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ میں اسلام کی صورت، ذرا ڈونی دکھائی گئی ہے۔ مگر ہم سب جہاد کے نزدیک ہمارا جہاد کے غلط مفہوم کا انکار مخالفین اسلام کے۔ نئے ایک ایسا اعتراف کرنے کا سوجھ بوجھ ہے۔ ہم کہتے ہیں۔ کہ اصل اسلام کا چہرہ و اعتراض سے پاک ہے۔ البتہ جو اسلام لوگوں کے ذہن میں ہے اور جس کے لئے جہاد کے غلط معنی لئے گئے ہیں انہیں

ہے کہ امپراطر ارض سرور ہو گا اور ہونا چاہیے۔
 ہم نے جو صورتِ جہاد کی پیش کی ہے۔ اس سے
 لئے قرآن کریم کی یہ آیت ثابت ہے۔ سورہ حج کے رکوع
 ششم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ا۔

اذن للذين يفتنونون باخوانهم ظلوماً - فان الله
على ناصرهم القدير . للذين اخبروا من ديارهم
بغير حق الا ان يقولوا ببناء الله - لو ان كوراني
اجازت ريحي ہے - اسلئے کہ ان پر ظلم کئے گئے - اور انہ
ان کی نصرت کرنے پر تیار ہے - یہ مظلوم لوگ ہیں - جو
اپنے وطنوں سے ناجائز طریق سے محض اسلئے ٹھکے گئے
کہ انہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے - یعنی مسلمان ہو گئے۔

ایسی حالت جب تک پیدا ہو۔ جب تک جہاد باسینا کی اجازت ہوگی۔ لیکن جب تک ایسا نہ ہو۔ دین کھیلنے تو اور اچھا نا۔ یا یہ خیال رکھنا کہ کسی دقت ایسا کیا جائیگا سمجھت غلطی ہے۔ اور اسکو جہاد نہیں کہا جاسکتا۔

آئیو لے مسیح اور ہمدی کے متعلق جو خیالات مسلمانوں کے ہیں۔ ادب جن کی بناء پر وہ متوقع ہیں۔ کہ مسیح و ہمدی اگر تمام کفار کا صفایا کر دیں گے۔ اور ان کے خدائیں

دو فائز پر مسلمان بلا شرکت غیر کے قابل و مصروف ہو جائینگے۔ ان کو کمینہ اور احقاد خیالات کہا گیا ہے جو شخص ان بدترین خیالات کو اسلام کے لئے سزا کا موجب خیال کرے گا وہ مختار ہے۔ ہمارے نزدیک یہ خیالات اسلام کی ہتھکڑی کر غیر اچھے میں۔ اہل حضرت اقدس مسیح موعود کا یہ کارنامہ ہے۔ کہ اپنے ان خیالات کو مسلمانوں کے سمجھدار طبقہ میں سے نکال دیا ہے۔

کہا گیا ہے کہ یہ بالی احمدیت نے جو کچھ جادو کے پتے ہیں کہا۔ وہ کوئی نئی بات نہ تھی۔ بلکہ بارہ بیس سترید اعظم کی جنس ہدی کو تسلیم کرنا جانتے تھے۔ اور کہیں ۳۰۰ سال پہلے پر سید نے اگر جلد سے خدا کا اعلان کیا ہے۔ تو اس لئے نہیں کہ ان کے نزدیک امام مہدی کے لئے فرائض نہیں۔ جو مہمان بھی ہیں۔ بلکہ انہوں نے سید مہدی کے وجود سے ہی انکار کیا۔ دہاوی فیکر حضرت مرزا صاحب نے مہدی اور سید کی خبر کا انکار نہیں کیا۔ اہل ان کے متعلق جو نادار جب وفات پھیں۔ اور کو غلط ثابت کیا ہے۔ اگر مرزا صاحب کو حضرت مرزا صاحب کے لئے بہتر نہ بنایا جائے گا۔ اس لئے کہ انہوں نے جہاد کے خلاف ایک آدمی دیکھ کر کہا تو کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اور اعلان توحید کو بھی آنحضرت م کا پیشرو کہا جاسکا۔

نظارہ اہل کلمے لوگ یہاں جو سید کی کسی بات کو بلا چون و چرا تسلیم کر سکتے تھے۔ لئے تیار ہیں۔ یہی خوب یاد ہے۔ حال ہی میں جب ان کے وہ مضامین شائع کئے گئے۔ جنہوں نے خلافت رکی کا انکار کیا ہے۔ تو صاف طور پر کہہ دیا گیا۔ کہ سید کوئی ہمارے مذہبی ماہ نام نہیں ہیں۔ کہ ہم ان کی باتیں سننے کے لئے ہند ہیں۔ لیکن بالقابل اس کے لاکھوں ایسے انسان ہیں۔ جو حضرت مرزا صاحب کے ہر ایک فیصلہ کا انشا اپنے لئے فرض سمجھتے ہیں۔ پس اگر سید نے جہاد کے غلط مسنون کا رد کیا۔ تو اس لئے جس وہ نام لوگوں کو اپنا ہم نواز بن سکے۔ لیکن حضرت مرزا صاحب کو ان انسانوں کے دلوں سے ان کے ہراسے اور غلط

خیالات کو دور کر دیا۔

اخبار قومی رپورٹ مراسلے اپنی اشاعت ۲۹ جون ۱۹۲۱ء میں بعنوان لقا دایانی و خدا اور لارڈ ریڈنگس جو مضمون لکھا ہے۔ اس میں شیعوں کا ذکر کرتے ہوئے ہمارے متعلق لکھا ہے۔

”حضرت شیعوں کو جو خلافت حاضری کا اعتقاد نہیں ہے۔ اس میں ان کی دینی ذاتی غرض نہیں ہے۔ وہ اپنے آپ کو مسلمانوں کی وجہ سے بھڑکے ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے۔ کہ خلافت موعود ہی ہے مگر جماعت قادیان کا ایسا کوئی بے غرض اصول نہیں ہے۔ اس جماعت کا انکار خود غرضی کے اصول پر مبنی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ خلافت مرزا صاحب کی مسلم ہے۔“

تغویب کے کہ جناب ایڈیٹر صاحب قومی رپورٹ حضرت شیعوں کو مضمون ”خلافت حاضری“ سے بے اعتقاد بتاتے ہیں۔ حالانکہ مسلمانوں کا بوجھ جانتے ہیں کہ ”خلافت حاضری“ سے ہی نہیں۔ خلافت راشدہ کے تین ادلو العزم امکان کی خلافت۔ کے بھی حضرات شیعوں کو انکار کیا۔ یہ ہے۔ حتیٰ کہ ان اولیاء اللہ کی شان میں ان کی زبان سے بے محابا لیتے۔ ایسے الفاظ نکل جاتے ہیں۔ جو نہایت گندہ اور ناپاک جوتے ہیں۔

پھر کہا گیا ہے کہ شیعوں کا خلافت حاضری سے انکار یہ اصل کے باعث ہے۔ کہ خلافت موعود ہی ہے۔ اور اس لئے یہ خود غرضانہ انکار نہیں۔ مگر ہمارے خیال ہی میں نہیں۔ ہر شخص کے نزدیک دراشت کی بحث ہی خود غرضی سے ہوتی ہے۔ جو شخص دراشت میں قربانی نہیں کر سکتا۔ وہ کہاں بے نفس انسان ہو سکتا ہے۔

شیعوں کی تاریخ کو پڑھو۔ اور نہیں تو ناسخ التواتر کے ک ... درق گردانی کرو۔ کہ معمولی شیعوں میں ان کے بڑے بڑے اس خود غرضی میں مبتلا نظر آتے ہیں اور خلافت کے حصول کے لئے بے تاب ہو کے جاتے ہیں۔

شیعوں کے مقابل میں ”خلافت حاضری“ سے

ہمارے انکار کو خود غرضی پر مبنی بتانا خود غرضی کی ناقصی ہے۔ کیونکہ جس بھی شیعوں کے اس دراشت کی بحث ہے۔ اس طرح ہمارے ہاں کسی دراشت کا جھگڑا نہیں ہمارے نزدیک اب جو کچھ اسلامی خلافت کا اہل وہی انسان ہے۔ جسے خدا تعالیٰ نے اسلام کی خلافت و اشاعت کے لئے مبعوث فرمایا۔ جس نے اسلام کی صداقت کو عظیم الشان نشانہ کے ذریعہ ظاہر کیا جس نے لاکھوں انسانوں کو ایسی جاغرت بنا دی۔ جو اسلام کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر سکے۔ لئے تیار ہے۔ اور جس نے اپنی زندگی کا حقیقی مقصد اشاعت اسلام قرار دے رکھا ہے۔ نہ کہ وہ لوگ جو بھولے سے بھی اشاعت اسلام کا خیال نہیں کرتے بادشاہ اور خلیفہ کہا کر اسلام کو ٹٹا دیکھتے ہیں۔ مگر اس سے مس نہیں ہوتے۔ اسلامی احکام کی کوئی قدر نہیں کرتے۔ اور اسلام کو قابل مضحکہ سمجھتے ہیں۔

پس حضرت مرزا صاحب کی خلافت کا سوال ہمارے لئے اصولی سوال ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں کسی کی خلافت ہمارے لئے کوئی حقیقت نہیں رکھتی اس ترک و کفر مسلمان کہلاتے ہیں۔ اپنے آپ کو مسلمان کی طرف مشرب کرتے ہیں۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے خلاف میں دلتے حضرت مرزا صاحب کے اس ارشاد کے تحت کہ

”مے دل تو نیز خاطر ایناں نگاہ دار کا خور کنند دعوائے حب پیہیم ہمیں ان کی تکالیف سے تکلیف ہوتی ہے۔ اور ہم اپنے اصول کو قائم رکھتے ہوئے ان کی بھلائی اور بہتری کے لئے جو کچھ کر سکتے ہیں۔ کرتے ہیں۔ اسی اصل کے ماتحت ایڈیٹر میں رکی کے متعلق مسائل کی طرف گورنمنٹ کو ایسی صفائی اور عمدگی کے ساتھ توجہ دلائی گئی ہے کہ متین اور سنجیدہ اخبارات مثلاً پیس اخبار۔ علی گڑھ گزٹ وغیرہ نے قوت استدلال کا نہایت اچھے طور پر اعتراف کیا ہے۔ اور خود قومی رپورٹ نے جو کچھ لکھا ہے وہ یہ ہے کہ۔“

وہ ہیں شک نہیں کہ وہ نے ترک کر دینا
حاکمیت کا حق ہے نہ دینی اور حاکمیت کو ان کا کیا
اور ان کے ہاں سنیہ لارہ ہر گز نہ گم ہوا
کر ڈالا۔ فادیل وند نے ترک حکومت کی تائید
میں جو حکمرانوں سے امتیازوں اور دولت
پر غلبہ پر کیا ہے۔ یقیناً ست زبردست ہے۔
جو نقص و اشک سے کی جوی تفریک کو بڑھایا۔
دو مندرجہ بات کو کافی ہو گا کہ وہ اس کو
سنو دہ زوایان کے حد کو رکھنے کی کوشش
میں کچھ معمولی کامیابی حاصل نہیں کی۔

حجرات کے متعلق سوال کو ایسے میں جس زبردست
طریق سے پیش کیا گیا ہے۔ ان کا ذکر کرتے ہوئے
کھتا ہے۔

وہی سلسلہ میں وہ قادیان سے ایک اور
تیر تھیں کا ہے۔ جس پر آپ کی سیاسی چال
کھینچے میں سوراخ پڑ گئے ہیں۔

پس ہم ترکوں کے لئے جو کہہ سکتے ہیں۔ اس سے
ہیں دینے نہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ہم بھی کھینچنا
چاہتے ہیں۔ کہ اگر کوئی ہم سے یہ قریح رکھتا ہے کہ
ہم "خلافت ٹکی" کے بھی مال ہو جائیں۔ تو سراسر
فصول ہے۔ کیونکہ یہ ہمارے مذہبی اعتقادات
کے قطعاً خلاف ہے۔

آواگون کے عقیدہ کو

اجازت دینے کے لئے ہم "دینی
ریاستوں کے ظلم و ستم
ترک کرنے کی ضرورت" کی داستان بیان کرتا ہوا
ریاستی ہندوؤں کے
مظالم کو خاموشی سے برداشت کرنے کی یہ وجہ قرار دیتا
ہے کہ۔

ہندو جو آواگون (تاریخ) کو سننے والے ہیں
نہیں سمجھ سکتے۔ کہ ایک واحد شخص کو لاکھوں آدمیوں
کی جان و مال اور عزت پر نصرت حاصل ہوا ہے
تو یہ بے وجہ ہے۔ ان کا عقیدہ ہے کہ

اس کے پورے جسم کو مذمت زندگی کے کرم
اس کو اس بدوی (دور) کا مستحق ٹھہرتے
ہیں۔ اس لئے ایک راجہ کے احکام کو شروا
(اخلاص) اسے ماننا ایشوریہ انکی (خدا کی حکم)
کو ماننا سمجھا جاتا ہے۔

اگر یہ وجہ ٹھیک ہے اور ضرور ٹھیک ہونی چاہیے۔ تو
قبل اس کے ریاستوں کے مظالم کو دور کرنے کے لئے
کوشش کی جائے۔ ہندوؤں کو آواگون کا عقیدہ چھوڑنا
چاہیے۔ کیونکہ اس کو سننے کے لئے جلالہ یہ نہیں سمجھ سکتے
کہ راجا کو ان پر بغیر کسی وجہ کے تصرف حاصل ہے
وہ انکی سمجھ میں یہ بات ہی نہیں آتی کہ راجا کو تکالیف اور
ذکر پہنچتے ہیں۔ وہ بھی جادو میں۔ بلکہ وہ جس طرح یقین
رکھتے ہیں کہ راجا کو "پورے جسم کے کرم" کی وجہ سے ان پر
تصرف و تصرف کا درجہ حاصل ہوا ہے۔ اسی طرح ان کو "پورے جسم
کے کرم" کی وجہ سے وہ حالت نصیب ہوئی ہے۔

جس میں انکی زندگی بسر ہوتی ہو۔ اس راجا کا کچھ دخل ہی
نہیں۔ اگر انکی پہلی زندگی کے عمل اچھے ہوتے۔ تو
وہ اچھی زندگی بسر کرنے۔ آرام میں رہتے۔ مظالم نہ
سہتے۔ لیکن چونکہ ایسا نہیں ہے۔ اس لئے ان کے اعتقاد
کے تحت ہے۔ "پورے جسم کے کرم" کے باعث ہر
اور جب تک ان کرموں کی سزا پوری نہ ہوئے۔ لیکن
نہیں کہ ان کی تکالیف مذہب ہو گئیں۔

ان حالات میں غارتگی کے مانع و اول کو یہ سمجھنا کہ
کوئی ایسا بھی طریق ممکن ہے جس کو انکی تکالیف دور
ہو سکتی ہیں۔ وہ مظالم سے بچ سکتے ہیں اور تمام کی
زندگی میں رکھتے ہیں۔ قطعاً ناممکن ہے۔ اس لئے ان کی
حالت سدھارنے کے لئے ضروری ہے کہ آواگون
کے عقیدہ کو ان کے دلوں سے دور کیا جائے اور
انہیں بتایا جائے کہ یہ ہندو دھرم کا ایک بڑا سنگ
ہے۔ جو دوسری کئی ایک سنگاروں کی طرح باقی نہیں
رہنا چاہیے۔ اور یہ تسلیم کر لینا چاہیے کہ انسان کو شستر
اور سنی سے بشرطیکہ وہ کوشش صحیح طور پر اور جائز
طریق سے ہو۔ آرام و آسائش کی زندگی میں رکھنا

ہے اور دوسروں کے مظالم سے بچ سکتا ہے۔
یہ سمجھتے ہیں کہ آواگون ہندو مذہب کا ایک بنیادی
ہے۔ اور اس کو ترک کرنے کی وجہ سے ہندو دھرم میں
بہت بڑا زخم پڑ جائیگا۔ لیکن جب اس دھرم کے اپنے
کوئی نئی بات نہیں اور اس کے سوا چارہ بھی نہیں۔ تو
ہندو احتجاجات کو جرات اور دیر سے اس کام کو کرنا
چاہیے۔

کیا اگر اور نہیں تو بندے از م جو کہ دینی یا بشری
کے باشندوں کے مظالم سننے کی وجہ آواگون تسلیم کرنا
ہے۔ اس وجہ کو دور کرنے کی کوشش کریگا۔

جھوٹا یا جاہلانہ غلطی

ہر جن کے ائمہ میں
افق اسلام پر غبار
کے عنوان پر جو مضمون شائع ہوا تھا۔ انکی ابتدا اس
شعور سے ہوتی ہے۔

صَبِّتْ عَلٰی مَصَائِبِ لَوَاہِئَا
صَبِّتْ عَلٰی الْاَبَاہِرِ صَوْنِ لِبَالِہَا
اس کو سولی شمار اندھ نے جب کہ کسی مصیبت زدہ شخص
کا شعر بنا کر یہ ترجمہ کیا ہے کہ۔

"مجھ پر وہ مصیبتیں آتی ہیں کہ اگر وہ روشن انور ہو
آئیں تو تاریک گھٹنے مات ہو جاتے۔ مگر میں ایسا سخت دل
اور مضبوط گدہ کا ہوں کہ مجھے کوئی بلایا مصیبت کمزور
نہیں کر سکتی۔ بلکہ میری ہسٹ بدستور قائم ہے۔"
یہ جو لائی کے آثار عشری نے "خاقان مختار" استہزائے
یا تہلیل عاصیہ کے عنوان سے اس شعر پر پونے دو کالم کا
مضمون اس بنا پر لکھا ہے کہ۔

"اس شعر کی مصنفہ علیا خاتون مخدومہ محمد شفیع
روز جزا البصیۃ الرسول حضرت فاطمۃ الزہراء علیہا السلام
وصلا علیہا ہیں۔"

مولوی شاد اللہ جو غلطی اور جھوٹ میں تمیز نہیں کیا
کرنا اور جو سوتلہ کو بھی جھوٹ کہہ دیا کہ ہے جیسا کہ اس کے
"کد بات مرزا" کے عنوان کے مضمون سے ظاہر ہے۔ بنا
کاس نے یہ جھوٹ بولا کہ جناب فاطمہ کے شعر کو جب کسی قاصر

مضمون کے مطابق کتاب "تاریخ اسلام" میں لکھا ہے کہ "جھوٹا یا جاہلانہ غلطی" کے عنوان پر جو مضمون شائع ہوا تھا۔ انکی ابتدا اس شعور سے ہوتی ہے۔

کے ہیں کہ میں ان کی وجہ سے گم نہ جاسکا یہ جھجھولی تھی۔
تو بانو کا صبر بڑھ گیا۔ جو ایشیا کی تھی ہے لیکچر میں نے
دیکھا کہ اس سے زیادہ آدمی نہ تھے۔ میں اب یہ حالت ہو کر سولی
جھول میں یہ سجدہ نہ ہو جاتی تھی۔

پس اس وقت میں میں نے سجدہ کی عادت میں جو اہمیت تھی
درخت اور گارہ اور پھر اس کو اور بہت سے درخت پیدا ہو گئے
میں سے میرا یہ خیال بگاڑ گیا اور میں نے
دوستوں اور بارہ دو گویا کیلئے کہیں
کیلئے دو مضبوطی کے نزدیک اس حوت کے پھیلنے کے لئے
اگر کوئی بنا مشیہ طالع ہے تو مکہ کو ہے اور دوسرے درجہ پر
بودا سید۔ اگر کوئی شخص وہاں چلا جائے تو اس کی دنیا
میں احسب کو پہنچا سکتا ہے وہاں سے ہر ملک کا جہاز گذرنا
ہے لڑکھٹا تھیں جاتے۔ اس طرح ایسے ایسے علاقوں میں
حضرت صاحبہ کے پہنچ جانے جہاں ہم مدون نہیں پہنچ
سکتے۔ مگر مکہ کے سب سے بڑا مقام ہے۔ وہاں کے
لوگ ہمارے بہت کام کرتے ہیں۔

بعض لوگ گھبراتے ہیں کہ وہاں کے مسلمان کچھ نہیں
مگر میں انکو کہتا ہوں کہ جب وہ لوگ رشتہ دار ہیں تو ان کے خیالات
میں بددش پاتے۔ بے قول کی آہستہ آہستہ تربیت ہوگی۔ وہ
حالات کو آنکھوں سے دیکھیں گے۔ مگر جو لوگ مسلمان ہیں وہ
جند سال میں ہو سکتے ہیں۔ میں نے یہ قریب پر رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کی مشکوئی کا فہرہ ہے کہ جب
وہاں وہاں نشہ کا خیال ہوا۔ اس وقت وہاں اللہ تعالیٰ نے
مسیح کے قدم کو جما دیا۔

اس کے بعد میں اپنے دوستوں کو
اصحابِ قلیلیں خطاب نصیحت کرتا ہوں کہ ہماری
اور دوسری محنت اور ڈاکٹروں کے مشورے کے تحت
میں پہاڑ پر انشاء اللہ جاؤں گا۔ میں پہاڑ پہنچا ہوا ہوں
اب بھی سمجھتا ہوں کہ اپنے اخلاق کو درست کرو۔ بات بات
میں جھگڑے نہ پیدا کرو۔ ابھی معلوم ہو رہا ہے کہ غرض
فانی ہے۔ اور خدا کا خاندان کم ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ
خصوصیت سے غنیمت اس وقت رونما ہوتے ہیں۔ اب میں ہر
جاتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم پر جانتے ہیں کہ یہ آیت۔ ہمارے ہاتھ
ہے یا کہ لوگ۔ نبیل کرتے ہیں کہ ہم پر اب کوئی نکتہ نہیں

میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ جب انھوں نے پہلے کو
قبول کیا اور صداقت کے لٹاؤں کو دیکھ لیں۔ اور پھر
ایک آدھ نشان نہیں۔ یہ سیکڑوں نشانات کو دیکھ لیں
اور پھر حضرت مسیح موعود کی وقت ہی میں نشان نہیں دیکھو۔

بلکہ ایک بعد سے ایک تک دیکھ لیں۔ یہ ہر بار ہفت
کہاؤں کا ہے۔ جب اپنے اخلاق کو درست کر لیں۔ اپنے اخلاق
کو درست کرنا ایمان کی ترقی کا پہلا قدم ہے۔ دوسرا قدم
اس کے بعد ہے۔ اخلاق کی دوستی سے ایمان کا
کوئی کم نہیں۔ یہ کتاب ایمان کے مدارج ہیں۔ اور ایمان
گھٹتے گھٹتے اتنا تصور ہو جاتا ہے کہ اسکو کفر کے نام
سے موسوم کرتے ہیں۔ کیونکہ کفر میں ایمان کا ایک جزو
ہونا ہے۔ غلط کفر دنیا میں نہیں ہے۔ اگر ایسے کافر ہوتے کہ
جن میں ایمان کا کوئی حصہ نہ ہوتا۔ تو دنیا پر آسمان سے پخت
بجلی گرتی۔ اور اسکو تباہ کر دیتی۔ بہترین کافر بھی ایمان کا
ایک حصہ رکھتا ہے۔ اب جلی مگر وہ رشدار۔ زحوظ فرماد
جئے کافر تھے۔ مگر ان میں بھی ایمان کا ایک حصہ تھا۔ لیکن
صرف ایمان کا ایک حصہ نجات نہیں دلا سکتا۔ بلکہ نجات
لئے ایسا خاص مقدار ایمان کی ضرورت ہے۔ پس جو اس کے
لئے ضروری ہے کہ اخلاق میں ترقی کرے کہ اس سے
اقبل مقدار نجات کے لئے ایمان کی جوتی نہیں کتنی۔ اور ضروری
ہے کہ اپنے فرائض کو قربان کریں۔ اگر اس درجہ سے نشان
ایک خوشامیاش کے دلنے کے برابر ہیں۔ پس جاتے۔ تو
وہ ایمان کے درجے سے ہٹنے لگتے ہیں۔

پس بڑی بات بھی ہے کہ۔ کم از کم اقل درجہ
خدا کی نصرت میں اپنے اندر پیدا کرو۔ اگر ذاتی فوائد
کو قربان کر دے تو دیکھو گے کہ خدا کی نصرت کیا کر لگی
یہ نہ کہہ کہ ہم خدا کی نصرت دیکھ لیں۔ نصرت میں نصرت
کی ہوتی ہیں۔ ایک دوسروں کے فطیل۔ ایک اور ذریعہ۔
اب نام جو کچھ دیکھ لیں۔ ہو یہ دوسروں کے فطیل میں جو کچھ
اگر تم کو وہ نصرت میں آئیں۔ جو تمہاری ذات کے باعث ہو اور
پھر تم قیاس کر سکو ہو۔ کہ ان کی کیا شان ہوگی مگر جب تم
اپنی ذات کو اس قابل بنائو گے تو پھر ذاتی نصرت ہی نہیں
میں بلکہ ایک اور نصرت قسم کی نصرت مائل ہوگی۔ جو حالت
کا کثیر حصہ اب یہ بات ہے کہ تمہارا تمام ہونے۔ وہ جانتا

میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ انھوں نے پہلے کو
قبول کیا اور صداقت کے لٹاؤں کو دیکھ لیں۔ اور پھر
ایک آدھ نشان نہیں۔ یہ سیکڑوں نشانات کو دیکھ لیں
اور پھر حضرت مسیح موعود کی وقت ہی میں نشان نہیں دیکھو۔

کا احسان ہو گا۔ لیکن غیری قسم کا فیضان جاری نہیں ہو سکتا۔
جب تک پہلے وہ فیضان جاری نہیں ہوگا۔ اگر اخلاق کی دوستی
کر لیں اور اپنی حقوق کو دوسروں کیلئے چھوڑ دے تو دیکھو گے کہ
خدا تعالیٰ کے خاص فیضان کس شان سے آئے ہیں۔

یہ مراحل ملتے ملتے اور شش سو سال کا
افسوس کے فرائض اور دین کی خدمت میں لگے رہو۔
بہر حال ان کے لئے کھودہ منور غریبوں سے پیار اور شفقت کرو۔ حکم
اپنے سے کسی کو کم نہ سمجھو۔ تمہاری حکومت طاقت سے نہیں
تم میں سے کون جو یہ کہے کہ وہ اپنی طاقت کے حاکم ہو گیا
ہے۔ بلکہ یہ خدا کا فضل ہے کہ اس نے ایک نظام قائم کیا
اور بہت سی گزشتہ دنیا کے جھگڑا دیں۔ یہ فطرتی ہے۔ اگر کوئی
سمجھے کہ اس کی طاقت حکمت۔ یہ اسکو حکمت کی گئی۔ تو
کافر ہے کہ وہ اپنے آپ کو خادم سمجھیں اور محبت و مہربانی
کریں۔ اور یہ دیکھیں کہ حکومت یا افسری نصرت خدا کی طرف
احسان کے طور پر ہے۔ اور یہ بھی تک فہم نہ ہو کہ جب تک کہ وہ
جھگڑے رہیں گے۔

اسی طرح تخت یا دیگر کچھ کہ ان پر حکومت طاقت دینا ہے۔
بلکہ خدا تعالیٰ نے اپنے لئے فیصل سے دی ہے اور خدا میں کو
افسری دیکھ لیں۔ ان کی مدد کی کر لیں جو ان کے مقاصد میں روزی
اٹھتے ہیں۔ خدا ان کو تباہ کر دیتا ہے۔
افسردہ کا شکریہ کہ ان کی آواز کو با اثر بنایا مگر وہ اس کے عہد
بے جا فحش سے کام لیں اور غریبوں کے لئے آواز کا سر نہیں ہوں
کیونکہ افسری ان کی اسی لئے ہے کہ وہ اپنی دوسری باتوں کی بد
کریں اور جو کسی کے تخت کا م کو تباہ ہے وہ نہایت ترن دہی اور
فرانہ داری سے کام کرے۔

یہ پہلے روحانی جو جس کی حکومت جبر نہیں۔ یہ اس کے
پاس ہوا اور ظاہر ہوتی ہے۔ مگر اس کے پاس خدا کی تیار ہو جس
دونوں پر خدا کا احسان ہے۔
میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ انھوں نے پہلے کو
قبول کیا اور صداقت کے لٹاؤں کو دیکھ لیں۔ اور پھر
ایک آدھ نشان نہیں۔ یہ سیکڑوں نشانات کو دیکھ لیں
اور پھر حضرت مسیح موعود کی وقت ہی میں نشان نہیں دیکھو۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے۔ آپ کو اپنا مخلص بناد
بنائے۔ اور آپ کا انجام بخیر کرے۔

ایک نہایت وری کنش

تالیف اشاعت کا اب ڈپو

ہمارے اکثر احباب کو سچا طور پر نہایت سہلے کتب کی اشاعت کا انتظام ٹھیک نہیں۔ اور ضروری کتب مثلاً فقار پر جلد - ترجمہ قرآن و غیرہ کی اشاعت میں ضرورت سے زیادہ دیر لگ جاتی ہے اس وقت بھی حضرت سید سعود علیہ السلام کو واسطہ کی بعض نایاب کتب کو وہ بارہ چھپوانے کا سوال پیش ہے۔ مگر اس میں مالی مشکلات بہت بڑی روک تھام ہیں جن کا حل صرف ایک ہی طرح ہو سکتا ہے کہ اس صیف کے ایک ڈپو کو مضبوط بنایا جائے۔ اس کی فروخت کا باقاعدہ انتظام کیا جائے۔ اور اس طرح جو آمد ہو اس سے نئی کتابیں چھپوائی جائیں۔

اس وقت میں دیکھتا ہوں کہ بہت سی کتابیں ڈپو میں ایسی پڑی ہیں جن کو شائع ہونے کی مدت ہو چکی ہے۔ مگر اب تک ان کی فروخت کی طرف پوری توجہ نہیں کی گئی۔ اس صورت میں چونکہ نئی کتابوں کا شائع کرنا بہت سی مشکلات اپنے رکھتا ہے اس لئے میں نے ایک ڈپو کا از سر نو انتظام کیا ہے۔ اور اگر احباب نے اس طرف پوری توجہ کی۔ تو وہ دیکھیں گے کہ سلسلہ کی اشاعت میں اضافہ کر کے ترقی ہوتی ہے۔

اس وقت تین باغی قابل توجہ ہیں۔

اول یہ کہ اب تک ڈپو کے مستقل خریداروں کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے تحریک کی گئی تھی مگر بہت کم احباب نے توجہ کی ہے۔ پس آپ ایک کو ایک ڈپو کے خود مستقل خریدار بنیں۔ اور دوسروں کو خریدار بنائیں۔

۲) تمام کتابوں کے آرڈر میں یکساں جائیں۔ کتابیں تو

آپ ضرور منگواتے ہیں۔ پھر کیوں آپ ہم سے منگوا کر نہایت عمدہ اور اعلیٰ کتابیں حاصل کرنے کے علاوہ سلسلہ کی بھی نہ کریں۔ اسی کو ہم خواہ ہم تو اب کہتے ہیں۔

آپ کو سلسلہ کی جس کتاب کی بھی ضرورت ہو۔ آپ ہمیں اطلاع دیں۔ انشاء اللہ ہر آرڈر کی فوری تسلی کی جائیگی۔ اور فوری تسلی نہ ہونے پر اگر مجھے معلوم ہو تو میں اس صیف کو مستقل ٹھکانہ آؤں گا۔

(۳) بارہ ذرائع انگریزی اور اردو کی طبع خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ جب تک پہلے بارہ کی اشاعت نہ ہوگی باقی باقی کے حوالے سے مشکل ہیں۔ پس احباب ترجمہ قرآن کے مستقل خریدار بن جائیں۔ اور پہلا بارہ خرید کر تقسیم کریں۔

میں نے یہ مختصر اعلان کر دیا ہے۔ اور امید ہے کہ دوست اس سلسلہ کی اہمیت کو سمجھ کر امداد کے لئے فوراً کوشش شروع کر دیں گے۔

زین العابدین۔ ناظر المبعوث اشاعت قادیان

ترجمہ آلات و رح کام سلام

انگریزی ترجمہ

اس عظیم الشان تصنیف کے اردو ایڈیشن کا ختم ہو جانا احباب کو بہت ناگوار تھا۔ وہ یہ منکر یقیناً خوش ہو گئے۔ کہ اب اس کا انگریزی ترجمہ بھی شائع کیا گیا ہے۔

یہ کتاب عمدہ اور ولایتی کاغذ پر چھپوائی گئی ہے۔ جو ہمیں کسی جگہ سے دستیابی مل گیا تھا۔ اس لئے قیمت صرف پندرہ روپے رکھی گئی ہے۔ بعض لوگ کسی کی تعریف کا محتاج نہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی علیہ السلام کا نام ہی کافی ہے۔ احباب جلد منگوائیں۔ تاکہ ختم ہو جانے پر انھیں افسوس نہ رہے۔

زین العابدین

ناظر المبعوث اشاعت قادیان

(اشتہارات)
ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذریعہ دار خود شہر ہے۔ ذرا افضل ایڈیشن

تریاق چشم

ہمارا مجرب تیار کردہ تریاق چشم گلوں کو آؤں کرانہ فری کو آنکھ کے اندر جو یا باہر کاٹ دیتا اور چھپوؤں کے متروم زہ کو خارج کر کے آنکھوں کو ہلکا اور صحت کر دیتا ہے۔ غرض اور کھیل کے واسطے اکیس ہے۔ آنکھیں دھوپ میں فاسد مادہ کی وجہ سے دکھتے ہوں یا گرمی کی وجہ سے آبل گئی ہوں یا گل گئی ہوں یا کثرت سے پھینکی (گور ترکیاں) نکلتی ہوں۔ یا گھٹا اور پانی کثرت سے جاری رہتا ہو یا نگرہ کی وجہ سے آنکھوں میں زخم ہو گئے ہوں۔ اور بینائی کم ہوتی جاتی ہو یا دھند اور غبار (گور گلوں) چھایا رہتا ہو۔ یا شب کوری ہو۔ تو تھوڑی دلوں کے استعمال سے خدا کے فضل سے صحت ہو جاتی ہے۔ اور اگر بالکل گر گئی ہوں۔ تو از سر نو پیدا ہو جاتی ہیں۔ شیر خوار بچہ سے لیکر بوڑھے تک سب کو یکساں مفید اور بے ضرر ہے۔ کیونکہ ہمارا نسخہ مرکب ہے۔ اس کے اجزاء نہایت لطیف اور نایاب ہیں اور ہر سال میں صرف ایک دفعہ تیار ہوتا ہے اور وہ بھی فیصل مقداریں۔ کئی معززین نے سنگار بھر کر کھا۔ اور کھیر پایا۔ اور منگوائے سے پیئر لکھا کہ ہم دسی اور ڈاکٹری علاج ڈاکٹر باؤس ہو چکے ہیں اور کہ استہزائی دلوں سے اس طرح نفرت ہے جس طرح مسلمانوں کو خنزیر سے کیز مال صرف کیا۔ کئی کئی ماہ ہسپتال میں بیٹھے ہیں۔ اور مادلوں (جو گلوں) کو گھر بلا کر رکھا۔ مگر بے سود۔ لیکن تریاق چشم کے استعمال سے بالکل صحت پاب ہو گئی ہیں۔ علاوہ کثرت سے بیمار تھے۔ اور تریاق چشم کی قیمت پر لکھا کہ اگر بچہ روپیہ فی تولد کی بجائے پچیس روپے فی تولد ہو تو بھی کم ہے۔ جن کے سارے طبیب ہلکے ہیں۔ اس موجود ہیں۔ اگر کسی کو ذرا شبہ ہو تو سندرجہ ذیل سے دریافت کر سکتا ہے۔

۱) خان اگر مہینہ صحت حاصل نہیں کیا۔ تو دس حکم اقوام
جرم نہ ہو۔ لاسو۔ یا پ۔ (غیر)

یا الہی غیر مفرح نوری یا الہی خیر

یہ گولی مرکب سے منصف ذہن مرام کے لئے ہے نظریہ
مقویٰ جمیع اعضا و دق - زردی رنگ - تنگی نفس
درد مفاصل - استسقا - درد سینہ - محل ریح
وجاذب رطوبت ہے - گرمی - عظام و دیگر زخموں
کو بہت جلد صحت پر لاتی ہے - علاوہ ان کے معتد
جگر و دماغ کے لئے بہت مفید ہے - اور قوت اعتدال
کے لئے بے نظیر چیز ہے - خوراک ایک گولی صبح
اور ایک شام کھانے کے واسطے بعد

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں شہدی اور ستاری - سوتی و ریشمی سوڑ
ہیں - کلاہ زدی سچا طلا و جھوٹا ہر ایک شہ کے میاں ٹکڑیاں
المشہر - احمد نور کابلی ہمارے سوداگر قادیان (گھوڑا)

محم

میرٹھ کی شہر قنچیاں سٹاک ٹوٹی وغیرہ جلا خیار تھ
- ناسب قیمت پر روانہ کر سکتے ہیں - تمام احمدی دست
عموماً اور تاجر خصوصاً ہم سے ایک مرتبہ معاملہ کر کے
استحسان کریں

مینجر احمدی کرشل ہاؤس میرٹھ یو پی

عجیب اور خوشحالگوٹھی

چاندی کی اس منقش انگوٹھی کا خوبصورت اور جھوٹا سا ٹکینہ
خالص عقیق کا جو جس پر حضرت اندک شہر الہام الہی اللہ کا خوب
بارکات خوشحالی اور پائدار و دیناری منہ کے ساتھ تحریر
ہے - کہ دیکھ کر حیرت ہو جاتی ہے قیمت چھ فی انگوٹھی -
اپنا نام بھی ساتھ لکھوئیں تو دینے پر انگریزی جیہری سونے کی

کھربے نام - شیخ محمد شکیل احمدی - پانی پت

روغن مسحالی

یہ روغن مسحالی ایک جادہ کردہ مولوی انوار حسین خان
صاحب حسدی رئیس شاہ آباد کلاہ ہے جنہوں نے اس سال
سجڑہ کیا ہے - جو مرض میں نہایت درجہ مفید ہے
اوسہ ہے - اس کے کپڑوں کو مارنا ہے - خوراک
جسم کو بڑھا دیتا ہے - علاوہ اس کے کھانسی اور نزلہ
کیو کھانسی کا حکم رکھتا ہے - اس وقت جس کے صدر
شام ۶ بجے جو رہیں - اس روغن کا ہر گھر میں موجود رہنا
مفید و فلاحی ہے - اکثر یہ روغن نشین ستورات میں
مرض کثرت سے پایا جاتا ہے - فی قولہ ص ۶۲

چ - سامانہ صبر

المشہر سید عزیز الرحمن قادیان

عشق زو جام

اس نسخہ کو تمام ممالک نے مانا ہوا ہے - جو اپنی اسجہ و
خواص و فوائد میں بے مثل ثابت ہوا ہے - علاوہ
مدد کے ستورات کے لئے بھی بے حد مفید ہے
ڈیمانہ اور نکس و امیک سے سبقت سے گلیٹ اس
نام میں پورا نسخہ موجود ہے - جو اسباب خود بنانا یا
سہر کے ٹکڑے روانہ فرمائیں اس کا نام ہر دوپہ ہر رکھا
ہے - قیمت گولیاں فیبر جن شہر

المشہر سید عزیز الرحمن قادیان

بنارس کی تحفہ

ہر قسم کے بنارس کی تحفے دوپٹے (زمانہ مردانہ) ساڑیاں
علائے - کھواب - بھان - کانسی - سلاک - سونے سلاک -
گوڑے بھگے برتری - بناری باندار - منسی جوڑیاں - رکوئی
اور پیش کے کھلوسے وغیرہ وغیرہ کفایت سے فروا لی مگر
ہیں ساک یا ب آزمائش کی ضرورت ہے - خدمت کار خانہ طلب
فریج اور آرڈر کے دت اخبار کا حال ضرور دیکھو -
احباب اینڈ کمپنی بنارس محافاتی

(۳) لالہ رام سہنوال صاحب پٹنہ - گجرات -

(۴) فشی مسید صاحب پٹنہ - گجرات -

(۵) خان احمد صاحب پٹنہ - گجرات -

(۶) خان شاہ نور زمان صاحب پٹنہ - گجرات -

(۷) مرزا اسد دریا صاحب پٹنہ - گجرات -

(۸) مولوی حبیب الرحمن صاحب پٹنہ - گجرات -

(۹) مرزا امین صاحب پٹنہ - گجرات -

(۱۰) فشی بک علی صاحب پٹنہ - گجرات -

(۱۱) چوہدری مرزا خان صاحب پٹنہ - گجرات -

(۱۲) کسب فیض صاحب پٹنہ - گجرات -

(۱۳) حاجی چوہدری غلام قادر صاحب پٹنہ - گجرات -

(۱۴) مرزا امین الدین صاحب پٹنہ - گجرات -

(۱۵) لالہ کبار ام صاحب پٹنہ - گجرات -

(۱۶) کریم علی صاحب پٹنہ - گجرات -

(۱۷) شیخ پتہ گجرات - گجرات -

(۱۸) بابو محمد صادق صاحب پٹنہ - گجرات -

(۱۹) مرزا ابوسعید صاحب پٹنہ - گجرات -

(۲۰) ریڈ صاحب پٹنہ - گجرات -

(۲۱) فشی عنایت حسن صاحب پٹنہ - گجرات -

(۲۲) بابو اشرف صاحب پٹنہ - گجرات -

(۲۳) فشی عنایت حسن صاحب پٹنہ - گجرات -

(۲۴) بابو اشرف صاحب پٹنہ - گجرات -

(۲۵) فشی عنایت حسن صاحب پٹنہ - گجرات -

(۲۶) بابو اشرف صاحب پٹنہ - گجرات -

(۲۷) فشی عنایت حسن صاحب پٹنہ - گجرات -

(۲۸) بابو اشرف صاحب پٹنہ - گجرات -

(۲۹) فشی عنایت حسن صاحب پٹنہ - گجرات -

ہندوستان کی خبریں

اسٹریٹ کے کئی تہہ تقریر کی خدمت میں پہلی بار بریلی کے وفد چوہدری دیگس کاغذپوشی ہوا۔ وفد سنے بنیاد اور خلافت کا سوال اور ان کے فیصل میں ذمہ دار عنصر کا داخلہ اور زیادہ سننے والوں کا بڑی دیکھی فوج میں سنے جانا اور گورنمنٹ کی ہمالی بالیسی کا بے چینی کا موبیہ ہونا وغیرہ سنانے میں سنے۔ دائرہ اسے بہادر سنے ان سوال کے جواب میں پنجاب کی قابل افسر غلبوں کو تسلیم کر کے ان پر افسر کیا اور فرمایا کہ ماسٹر لارنس قیدیوں کے متعلق جلد اپنے نتائج شائع کر دیں گا۔ معاہدہ ترک میں ترمیم کئے جانے کے لئے کوشش جاری ہے۔ آزادوں میں ہندوستانیوں کے بدلے میں جو روکا گیا ہے ان کے بدلے میں کامیابی نہیں ہوئی۔ موجودہ صورت گورنمنٹ عارضی ہے۔ اور مزید ترقی ہندوستانیوں کے تعاون کرنے پر منحصر ہے۔ فوج میں ہندوستانیوں کے لینے میں احتیاد فوج کے اعلیٰ افسار میں ذوق۔ اسے کے باعث ہے۔ سوداگران پارچاٹ کو پارچہ سٹرگانڈی کی تازہ ترین سٹرگانڈی کا الٹی ٹیم یعنی غیر ملکی مال کو ایکٹ کرنے کی قربان سے بے چینی محسوس کر رہے ہیں۔ حال ہی میں سٹرگانڈی اور سوداگران پارچہ کے درمیان سرسری مشورہ ہوا۔ جس میں سٹرگانڈی نے سوداگروں کو ایکٹ کی مہلت دی۔ کہ اس غور میں وہ اپنا سابقہ مال نکال دیں۔ اور اپنے آرڈر منسوخ کر دیں۔ اگر تم نے دواہ تک غیر ملکی پرے کا کاروبار نہ چھوڑا۔ تو تمہاری دو کاؤں پر پیرہ لگنا شروع ہوا جائیگا۔ بعض سوداگروں نے اس طلب کے اقرار نامہ پر دستخط کر کے ہیں کہ ہم غیر ملکی پر نہیں منگا چھینے۔ بالی مستقبل کو بڑی تشویش کے

ساتھ دیکھ رہے ہیں۔ جو کچھ اس وقت غیر ملکی پر ہے ۵۵ ہزار گانٹھیں جن کی قیمت ۵ لاکھ کے قریب ہے بند گاہ میں اتنی پڑی ہیں۔ اور اس کے علاوہ ہتھیار غیر ملکی پر دو کاؤں میں بھی موجود ہے۔ خالصتاً امرتسر انڈین ایجوکیشنل سوسائٹی میں کے لیے پیرمینٹ پروفیسر سٹرگے ہی ہادی کو مستقل طور پر فاضلہ کالج امرتسر میں پروفیسر تقرر کر دینے کی منظوری دی گئی ہے۔ پرنس فیلڈ کی آمد کے دورہ کے متعلق جھجھکے متعلق کئی اطلاع شادرت مرتب ہوئی ہے اس کا پہلا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں حضور پرنس آف ولز کی موجودہ کمسنے کی تجویز لالہ برکشن لال نے پیش کی جو متفقہ طور پر منظور کی گئی۔ شملہ ۲۸ جولائی۔ یہ اعلان کیا گیا ہے کہ شمع محصول آئندہ ممالک غیر کا محصول پر پانچ شنگ یا اس سے کم رقم کے لئے ایک روپیہ بارہ آن ہو گا۔ ماس۔ ۲۸ جولائی۔ سرائی ہینٹ سرائی ہینٹ تھیا سو فیمل سوسائٹی کی موجودہ سال کے لئے صدر منتخب ہوئی ہیں۔ سٹرگانڈی نے اپنے اخبار نگاران سٹرگانڈی اور میں اعلان کیا ہے۔ کہ ہندوستان حضور پرنس آف ولز ایک ایسے نظام حکومت کے نمائندے کی غیر خدمت نہیں کرتا جس سے اس کی جان نڈاب میں آتی ہوئی ہے۔ اگر شاہزادہ ولیعهد باوجود اس بات کے کہ ہندوستان اس کا بالکل غواہ نہیں لبرٹی تشریف لائینگے۔ تو ان کی تشریف آوری پر اسٹیٹ کی بڑا مال ہوگی۔ جیسی کہ دیوک آف کناٹ کی تشریف آوری پر ہوئی تھی۔ سبھی ۲۸ جولائی۔ فسادات مالی گاؤں فسادات مالی گاؤں کے متعلق حکومت سبھی نے ۷۴ روپے سے زیادہ کے خرچ پر ایک سال کے نو

شہر مذکور میں ایڈیشنل پولیس کا نفر منظور کیا ہے۔ رقم سداڑ پر پولیس لگا کر دھول کی جائیگی۔ عدل کی ہندوستان علیحدگی عدل کو ہندوستان کی حکومت سے علیحدہ کر کے نوآبادیات کے ذمہ کو پیر کر دیا جائے۔ امپیر ایپریل انڈین سٹیشن شپ ایسٹین نے سخت اظہار راضی و اختلاف کیا ہے۔ اور اس پر پرورد دیا ہے کہ عدل کا انتظام بدستور گورنمنٹ سبھی کے ماتحت رکھا جائے۔ سامی شروہان گورنر گورنر علی گڑھ لائسنس دے گا۔ نے ڈسٹرکٹ ججسٹریٹ بھونو کے خلاف۔ کو بریل کے اسسٹنٹ گورنر کو بریل کے خلاف ججسٹریٹ کے لئے بندوق لائسنس دیا جائے لیکن ججسٹریٹ نے لائسنس دینے سے انکار کیا ہے۔ علی گڑھ ۲۸ جولائی۔ مسلم یونیورسٹی فسادات علی گڑھ کی تعلیم بدستور جاری ہے۔ امپیر ۲۵۔ گرقاریاں شہر کے بھوں کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ ٹکھنہ ۲۸ جولائی۔ صدر علی گڑھ دیفارم دیگ کا تازہ کر کے ۲۵ گرقاریاں علی میں آئی تھیں۔ کثیر اور پٹی لائسنس جنرل علی پور کے۔ بانا را بھی تک بند ہے۔ ۲۸ جولائی۔ حکیم اجل خان فساد علی گڑھ کے متعلق ایک ملاقات کے دوران میں حکیم اجل خان کا بیان کیا کہ مجھے علی گڑھ میں جو شہادتیں ملی ہیں۔ ان سے است سی ایسی باتوں کی تردید ہوتی ہے۔ جو سرکاری بیان میں درج ہیں۔ صوبہ سرحد کے واقعات خلافت کی تحقیقاتی کمیٹی کو کے متعلق تحقیقات صوبہ سرحد میں اخلاک کی کافت کرنے کے لئے سٹرگے کمیٹی نے جو کمیٹی مقرر کی تھی۔ وہ لاہور کے سوارہو کر بنوں کی طرف گئی۔ جب گاڑی رانی اندس میں پہنچی۔ تو کینا میل اسسٹنٹ کٹھن نے کمیٹی کے ممبروں کو قانون حفظ کے ماتحت ایک کٹھری حکم دیا۔ جس کا مطلب یہ تھا۔ کہ ممبران کمیٹی صوبہ سرحد میں داخل نہ ہوں۔ ممبران کمیٹی اسسٹنٹ کٹھن نے یہ بھی کہا کہ جب تک آپ لوگ ٹرین کا

ممالک غریبہ کی خبریں

آئریٹھ میں صلہ کی اُمیدیں گیتھس کے ساتھ
 پہنچی آئریٹھ کے قدامت پسندوں کی کانفرنس آج ڈبلن
 میں شروع ہوئی۔ سٹرڈی ویرا کی آمد پر غور تمہیں بلند
 لکھے گئے۔ ہارڈیر ڈبلن کے میونسپلٹی میں تقریر کرتے
 مجھے اس کانفرنس کا حوالہ دیکر کہا کہ اب اس کا زمانہ فریب
 آگیا ہے۔ کانفرنس ہر چھ ماہ کی تاسک ملتی ہو گئی
 ہے۔ سرکاری طور پر بیان دیا جاتا ہے کہ کچھ بائبل
 نصیحتیں ہی ہو گئی ہے :

جنرل اسٹریٹ لینڈ میں لندن ہرجالائی سرکاری طور
پر اعلان کیا گیا ہے کہ
جنرل اسٹریٹ لینڈ سے ملنے کے لئے آئر لینڈ گئے
ہیں۔ وہ اخباری قائم مقاموں اور دو نوگرافوں
سے پچھنے کے لئے برسے خفیہ طریقہ دین گئے
ہیں تاکہ جو جنرل لینڈ رخصت ملنے آئے تھے
وہ ان سے مل سکے۔

لندن ہرجالائی
آئر لینڈ میں فوجی کارروائی کا اعلان
کے لئے دین کا نتیجہ یہ ہوا کہ جب تک مسلح افواج
شعبہ جاری ہے۔ آئر لینڈ میں دونوں طرف کی فوجیں
قسم کی کارروائی نہ کریں گی۔

امیر فیصل بصرہ میں نہایت سی گرجوئی سے استقبال کیا گیا۔ انھیں اپنی قیام گاہ پر جلوس کے ساتھ لے گئے۔ سڑکوں کے ہنسی می آراستہ کیا گیا تھا۔

آذربائیجان کا وفد بیان کیا جاتا ہے کہ آذربائیجان کی خود مختاری کے تحفظ کی کمیٹی نے ایک وفد ترتیب دیا ہے۔ یہ علاوہ ترکی ایران مصر افغانستان چلنے کے ہندوستان بھی آئے گا۔

ڈراٹس کی جھٹی
مصدقہ اکمالیہ چا کو نام
مصلحت نہ کریں +

کے اثر سے میں ایک عورت سے جسے قندب زنی کا
 نام لگایا گیا تھا کہا مجھے میری بیماری
 نے ایسا کر دیا۔ ڈاکٹر نے اسے سرٹیفکیٹ دیا تھا کہ
 ایسی عورت کی شکایت ہے کہ جس کو بعض عادات اسے
 راز حرکات کی طرف رغبت ہوتی ہے۔ مجھ پر ٹیٹ اسے
 پاتا کہ دینا علان کر اٹھے

ایران کے شمالی محاذ
 لہران درجہ اولیٰ۔ دکان۔ رشت
 اور سربہ مرندران سے خبر حاصل
 ہوئی ہے کہ ایرانی باغی فوجیں
 روم میں۔ اور کہ استر آباد میں ترکمان بھی سرگرم ہیں بلشویک
 حالت بلشویک اسنی جمیعت پر حملے کر رہے ہیں جس کا
 نتیجہ یہ رہے گا کہ ایرانی کے شمالی محاذ سے تمام

یہاں اور امریکہ کا معاہدہ پاکستان کے پاس صرف ۱۲۰۰۰۰

(بابتہام شیخ عبد الرحمن صاحب قاریانی پرنٹرز پبلشرز، اسلام پریس راینس حبیبکہ، کان کیلو ٹیالہ ہوا)

فَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كُتِبَتْ مِنْ قِسْمَاتِ

دیں کی نصرت کیلئے اگر انہما پر ہے

دنیا میں کہ نبی آیا پر دنیا نے ان کو قبول نہیں کیا
بڑے زور اور جھوٹ سے انکی پکائی نظر آ رہی تھی۔

منہا میں تمام پندیر

کاروباری امور کے

شعاع خط و کتابت تمام

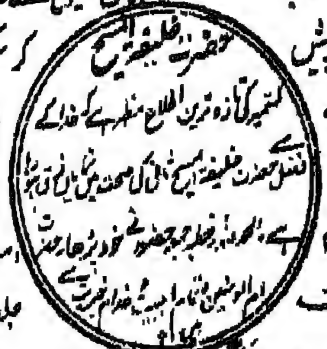


ایڈیٹر: غلام نبی اسسٹنٹ: منیر محمد خان

مورخہ ۲ جولائی ۱۹۲۱ء پختونہ مطابق ۱۲ ذیقعدہ ۱۳۳۹ء جلد ۹

المستبح

جو سکولوں میں مغرب جھنڈیاں ہونی والی ہیں اس
بناب ناظر صاحب تالیف داتا گنتی نظام لکھا
ہے۔ کہ جو استاد صاحبان تبلیغ کے لئے اپنے
آپ کو پیش
ان کے
جو جانیں
کہ بہت
دفعہ روانہ ہو جائیں گے۔



۱۵-۱۶ مارچ کو تھوڑی تھوڑی بارش ہوئی۔
پتہ کل موسم کی قدر خوشگوار ہے

اخبار احمدیہ

بشمول اسلام
ہم کو ملے یہاں رسالہ جاری کیا
ہے۔ اور آنحضرت نبی کریمؐ کو فخر و تکریم محمد مصطفیٰ صلی
علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے مطابق کہ
آخری زمانہ میں سورج مغرب سے نکلیگا اور اس کا نام
مسلم بن ماریز رکھا ہے۔ نئی احوال سماجی جاری کیا ہے
رفتہ رفتہ مابھواری کیا جائیگا۔ اور حج بڑھایا جائیگا
قیمت مبلغ پانچ روپیہ سالانہ رکھی ہے۔ احباب بانی
صاحب تالیف قادیان کو خریداری کے لئے لکھیں۔
ناظر صاحب قیمت دینے والوں کے نام سے ہفتہ وار
الطالع کرتے رہیں گے۔ بڑی ضرورت اس بات کی ہے

کہ احباب اپنی طرف سے قیمت دیکر یہاں کے باشندوں
کے نام مفت جاری کریں تاکہ انہیں اسلام کی طرف
 رغبت پیدا ہو۔ پہلے نمبر پر قریباً تین سو ڈالر خیریت
سوا گا۔ دوسرے پر کم ہو گا۔ محمد صادق عطا اللہ خاں
74 Victor Ave High Land
Clark Mich (U. S. A)
پہلی انجن کے عیداران کے
انجن احمدیہ بغداد
سہ دستان داس پاپا نے
پر دوبارہ عیداران کا انتخاب کیا گیا۔ امید ہے اس وقت
عبد الرحیم صاحب کلک ڈائرکٹر آف سول انجینئر
اور سکریٹری فنی کی کمرہ ای اور سیر اور محاسب منشی جعفر علی
صاحب مقرر
منہا میں فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ
امری اور سیر چند روزہ سے امریکن مشین کے لئے دو سو
روپیہ ناظر صاحب بیت لکھیں کو بھیجی لیا افریقہ

میں بہت حال پیش کی سات روپیہ سالانہ

میں بہت حال پیش کی سات روپیہ سالانہ

میں چار ہزار احمدی ہونے کی خوشی میں تحریک چاند کی گئی۔ چھ ایک سو تیس روپے پانچ سو تیس سوئے بعض افسران کو تبلیغی مہم طے کھٹے۔ امداد سلسلہ کی کتابیں بھی لکھیں۔ خاکسار برکت علی سکرری

بادشاہان چوتھو برادر اذقیہ کے احمدیوں اور اذقیہ کے لوگوں کا ہم ہجرت ہے۔ کہ جہاں توجہ فرماویں

دست کا ذکر ہے۔ وہاں ہم اسکو روحانی پانی اور غذا سے سیراب اور سرسبز کرنے کا انتظام کریں۔ گو اصل باشندوں کے لئے ہماری باتوں کا سمجھنا خاصہ مشکل ہے

ابھار سے ہندوستانی بھائی جو علاقہ مہاساویڑی میں بکڑت آباد ہیں۔ بھوکھ ہم ان کی بیداری کا انتظام کریں۔ پس عاجز بندہ رید اخبار الفضل تمام برادران مکیم ایٹ افریقہ کی خدمت میں عرض کر رہا ہے کہ وہ اپنی توجہ کو اس امر کی طرف منتقل فرماویں۔ میرا خیال ہے کہ اپنی خاص کمیٹی قائم کر کے کچھ روپیہ جمع فرماویں۔ اور پھر حضرت صاحب کی خدمت میں کسی مبلغ کے لئے درخواست بھیجیں تاکہ ان کے انتظام تو فرماویں کہ لندن اور امریکہ کی اخبار احمدیہ ہفتہ یا ہر روز اخبار انگریزی میں شائع فرماویں۔ فی الحال عاجز اس کام کے لئے دس روپیہ کا وعدہ کرتا ہے۔

عاجز محمد ایوب شیشیا سرائی ناگنیکا ٹیری ٹیری کوہاٹ میں مسجد احمدیہ کی بنیاد نہیں ہے۔ اور نہ ہی کسی ذی اثر آدمی ایسا ہے کہ مستقل طور پر ایک مکان دید یا کرایہ پر لے سکے تاکہ مستقل طور پر وہ انجمن کے کام آوے۔ مدت سے یہ تکلیف محسوس ہوتی تھی۔ آخر یہ میرے از غیب برول آید و کائے جگندہ دالامعالم

ہوا۔ ہمارے معزز محترم خان بہادر خان محمد علی صاحب آف احمد کوٹ متصل کوہاٹ پر تشکیل اکثر اسسٹنٹ کنسٹبل

اکسپریس ورنر سٹان نے وعدہ فرمایا کہ وہ اس مندرجہ ذیل زمین کو صاحب ممدوح نے تجویز

کر دی ہے۔ عمارت کے متعلق بھی وعدہ فرمایا ہے کہ بیت عمدہ تیار کرادو گا۔ نوجوان احمدیوں کے لئے جو کچھ صاحب ممدوح نے تجویز فرمائی ہے اس میں مخالفین روکاؤٹ ڈان چاہتے ہیں۔ احباب گامیانی کی دعا فرماویں۔ عہدہ سرمدی میں احمدیہ مسجد کا ہونا ایسا ہی ضروری ہے۔ جس کا نیک نونہ احمدی کیسے۔ خاکسار صدر الدین۔ سکرری انجمن احمدیہ کوہاٹ

دفتر عطاء محمد صاحب کا کھانچ کا کھانچ خوشی اعلان کھانچ سے سوز دینے پر حیرت و حیرت علامہ احمد خان صاحب امیر ہمارے شریفی نام اور نونہ خاں

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا پتہ

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا پتہ

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا پتہ

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا پتہ

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا پتہ

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا پتہ

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا پتہ

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا پتہ

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا پتہ

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا پتہ

دروازہ میں چار پائی پوسٹ کسی دوست کے گھر کے ساتھ ملکر نادانوں کی سے میری ایک گھڑی چلی گئی ہے۔ لکھنا اور کوہاٹ احمدیوں میں۔ ہر چار جلد برائین احمدیہ انجمن جلد بنانے کی تھیں۔ ہر دو کتب کے ادب پر خرچہ جڑا گیا ہو ہے۔ اگر کسی دوست کو ملی ہو تو براہ گزارش و شفقت خاکسار بہادر علی احمدی کو معرفت میں بذریعہ سکتھیلدار ناہیدہ سٹیت کے مطلع فرمائیں۔

عاجز کے نام الفضل کا اخبار

اخبار کی درخواست

اخبار کی درخواست

اخبار کی درخواست

اخبار کی درخواست

اخبار کی درخواست

اخبار کی درخواست

اخبار کی درخواست

اخبار کی درخواست

اخبار کی درخواست

اخبار کی درخواست

اخبار کی درخواست

الفضل فی بیان دارالامان

قادیان دارالامان - ۲۱ جولائی ۱۹۷۱ء

پیر جماعت علی صانکی و بیگم بیگم

فیصلہ کی آسان صورت

کچھ عرصہ پہلے پیر جماعت علی صاحب علی پوری نے نائی پور میں ایک جلسہ کے بعد فریضہ شریف کے تقریر کی۔ اس میں باتیں متعلق بہ غلط بیانی کی تھیں۔ یہ سب باتیں پہلے دو مرتبہ پیشگوئی کی گئی تھیں۔ ایک دفعہ نور مرزا کے وقت میں پوری نے مرزا کے ہادی عبدالحکیم کے لئے خدا کا شکر ہے کہ وہ وہیں پوری ہوئیں۔ یہ قندہ لفظا نہیں۔ جو خطبہ صدارت میں بھی ہے مگر جو لفظا سالہ الاثار الصوفیہ بابت مارچ میں شائع ہوئے۔ وہ گو مضمون کے لحاظ سے ان کی مختلف نہیں۔ لیکن پیر صاحب کی خبریں بیانی کے زیادہ منظر ہیں۔ اور وہ یہ ہیں کہ۔

پہلے ان میں میری دو پیشگوئیاں خداوند کو ہم نے پوری کر دی ہیں۔ جو کہ پنجاب کے اکثر لوگوں پر روشن ہیں۔ جو مرزا کا دیانی ملعون اور عبدالحکیم سا کھٹی اس کے ہادی کے متعلق ہیں۔

جو کچھ یہ صاف جھوٹ اور صریح کذب بیانی تھی۔ یہ سلسلہ کے سخت ترین دشمن مولوی ثناء اللہ نے بھی اپنے اخبار الحمد بیٹ یکم اپریل میں لکھا کہ۔

”میں نے دو واقعات سن گھڑت بنائے ہیں۔ ایک مرزا کی بابت۔ دوسری مولوی عبدالحکیم ہادی مرزا کی بابت پیشگوئی کی تھی۔ حالانکہ ان کے غلط محض کذب۔ حافظ صاحب کے ہیں۔ تو

ہیں اس کا ثبوت دیں۔ ہمارے پاس غلط بیانی پر کافی ثبوت ہے۔“

مولوی ثناء اللہ کے مطالبہ کا جب توبہ صاحب نے اور ان کے کسی عقیدت شعار نے جواب دیا۔ تو ہمارے ایک نامہ نگار نے اس خیال سے کہ ان کے کے پیروں کا دین دایان ہی زور ہے۔ اور ان کے لاپرواہی سے وہ سب کچھ کہنے کے تیار ہو چکے ہیں۔ پیر صاحب کے لئے انجام مقرر کر کے ریاضت کیا کہ۔

”آپ کو کسی دو پیشگوئی کی خبریں جن کا اپنی لاپرواہی اور غریبی نہ کر کیا۔ اور وہ نواز شریف کی عبارت سے طبع ہو۔“

یہ مطالبہ ۲۵ اپریل کے الفضل میں کئے گئے جس کے جواب میں ۳۰ جون کے الفضل میں ایک مضمون شائع ہوا۔ اس امرت سری کا بعد ان ”دیالی اور مرزائی“ شائع ہوا ہے۔ جس میں پیر صاحب کی جعلی اور بنیادی پیشگوئیوں کو سچا ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی گئی ہے۔

قبل اسکے کہ ہم اصل مضمون کی طرف آئیں۔ یہ بتادینا چاہتے ہیں کہ انھوں نے مولوی ثناء اللہ کے ”غلط بیانی“ کا اعلان کرنے اور اس کا ثبوت مانگنے کی جو ذمہ داری ہے۔ وہ صحیح نہیں ہے۔ بلکہ اصل وجہ یہی ہے کہ پیر صاحب کی غلط بیانی ایسی صاف اور کھلی ہے کہ مولوی ثناء اللہ کا وجود احمدیت کو بغض رکھنے کے اس کا اقرار کرنا پڑا ہے۔ ورنہ کہاں مولوی ثناء اللہ اور کہاں ”مرزائیوں کی حمایت“

انھوں صاحب کو پیر صاحب کی غلط بیانی کے متعلق مولوی ثناء اللہ کی شہادت بہت کٹھکی ہے اور درحقیقت کٹھنی چاہتے تھے۔ کہ یہ امر ثابت کرنے کے لئے انھوں نے ان کی شہادت مولوی ثناء اللہ سے لے لی۔

دشمن سلسلہ۔ اس سے ہمارے مخالفین آسانی سے بھڑک سکتے ہیں۔ اور اس طرح پیر صاحب کی پیری پر پانی پھر جاتا ہے۔ مگر انھوں نے اس شہادت کو کر اور ہٹانے کے لئے جو کچھ لکھا ہے۔ وہ خود کچھ غلط اور جھوٹ ہے۔ اس سے بچائے کرور ہوئے۔ کے وہ شہادت اور زیادہ مضبوط ہو گئی ہے۔ انھوں نے لکھا ہے۔

”یہ سب باتیں جو کہ وہ بیانی ہیں ایک جگہ کیا تھا۔ اور اس میں یہ خصوصیت رکھ گئی تھی کہ صرف دیالی مقتدر یعنی دیوبندی مانتے اور دیالی غیر مقتدر اس میں شامل ہوں۔ ان میں مرزائیوں نے نہ سہہ کہ چندا تہارات ان کے لئے نہ ہوئے۔ ان کے دیکھنے کا نام میں دم کر دیا اور دیوبندی ہادی ایسے میوٹ ہوئے۔ کہ الامان! غیر مقتدر دیوبندی اپنی نفرت مٹانے کے لئے لکھ دیا کہ پالیس آدمی کے قریب مرزائی مسلمان ہوئے۔ جو کہ ایسے طریق پر لکھا کہ مرزائیوں کو اسپر جی اسی کو کہنے کا موقع مل گیا۔ ایک نو قندہ صبح نہ گئی مدد سے باوجود جو کچھ والا جلی میں موجود تھا پھر بھی لکھتے کہ سب کے کہنے مرزائی نائب ہوئے۔ مولوی ثناء اللہ نے اپنی نفرت مٹانے کے لئے نہیں۔ بلکہ اس غرض سے کہ مرزائی جو کچھ کل ان کو جملہ کے مطالبات کے متعلق خوب لکھا ہے ہیں اس روش سے باز آجائیں۔ اور خاص میں جو کچھ ایک سال میں ان کی حمایت پر لکھے ہوئے اگرچہ مرزائیوں نے اس کی حمایت کا خلاصہ اپنے اخبار میں شائع کئے کہ ثابت کر دیا ہے کہ بشی لفظیں بدکار کی پوری تصدیق ہوئی۔ مگر مولوی ثناء اللہ کا مدعا بالبدان ہوا۔ اور اس حاکم کی دکان کے بعد بھی وہ ان کے مضمون احسان نہ سمجھے بلکہ بدستور لکھا ہے ہیں۔“

یہ سچ ہے۔ کہ ہم نے ان لوگوں کو جو بچے سلطان سے قادیان میں جگہ کرنے کے لئے آئے تھے اور

جو نہ صرف دہائی تھے بلکہ مقلد۔ بدعتی وغیرہ بھی۔
بذریعہ اشتہار بہت زبردست معاصبات لگے کے ناطقہ بند
کر دیا۔ چنانچہ ہمارے اس اشتہار دل میں کدو کی ایک کھا
بھی جواب ان سے نہیں پڑا۔ اور نہ صرف اس وقت وہ
کوئی جواب نہ دے سکے۔ بلکہ اب تک انکو اس کی جرأت نہ
ہوئی۔

پھر یہ بھی صحیح ہے کہ جلسہ میں بیعت فسخ کر دینا لوگوں
جو تدار بنائی گئی۔ وہ بالکل غلط تھی۔ اور اس کے متعلق
ہم نے جب نبوت طلب کیا۔ اور اہل بیت کو جواب دے کے
لئے چار سو روپیہ اخراج رکھا۔ تو کسی نے جان و ہرمان
کی۔ اور یہ بھی صحیح ہے کہ وہ مولوی شہار احمد ہی تھا۔
جس نے باوجود جہد میں موجود ہونے کے کچھ اتھا
کہ ۲۵-۳۰ کے درمیان تانبہ کا شمار کیا گیا۔ لیکن
یہ صحیح نہیں ہے کہ اس خفت اور شہرہ مندی کو مٹانے
اور ہمارے مطالبات سے پہنچنے کے لئے ہر جا
کی پیشگوئیوں کے متعلق مولوی شہار احمد نے لکھا۔ کہ
بالکل غلط محض کذب "ہیں۔ کیونکہ یہ بات اس نے اپنے
پیشواریوں کے اہل حدیث میں بھی۔ اور ہم نے غیر احادیث
کے بدلے کی مفصل روئند کا پہلا نمبر ۱۳ مارچ کے الفضل
میں شائع کیا۔ جو یقیناً شہار احمد کو اپنا اخبار شائع کرنے
کے بعد ملا۔ اور بیعت فسخ کرنے والوں کے متعلق
ہم نے اس سے بھی بعد مطالبہ کیا۔

پس مولوی شہار احمد نے پیر جی کی پیشگوئی کی تقلید
ہماری خاطر نہیں کی۔ بلکہ فی الواقع اس کا کوئی ثبوت نہیں
کہ پیر جی نے کوئی پیشگوئی اس مضمون کی بھی قبل از وقت
کی تھی۔ اگر ہے۔ تو اسکو منہ کیا جائے۔
عجیب بات ہے۔ کہ مولوی شہار احمد کے لئے
تھیں کہ انہوں نے ہمارے اعتراضات سے پہنچنے کے
لئے پیر جی کی جھوٹی پیری کی غلطی کھولی ہے۔ مگر کیا
انہوں نے اپنے اسی مضمون میں اور اسی کو اجماع میں
شہار احمد کی مخالفت کے لئے ہماری تائید کی ہے۔
اب ہم پیر جی کی پیشگوئیوں کی طرف آتے ہیں۔ ان کا
ادعا ہے کہ وہ

۹ مئی اس سے پہلے دو مرتبہ پیشگوئی کی ہے۔

ایک سے فہرہ و مرزا کے وقت میں دوسری تھی
مرزا کے حواری عبدالحکیم کے لئے۔ خدا
کا شکر ہے کہ وہ دل پروردی ہوئیں۔

اس کے متعلق سب سے پہلا سوال یہ پیدا ہوتا ہے
کہ کیا یہ دونوں پیشگوئیاں جن کے کرنے اور پورا کرنے
کا پیر جی کو دعویٰ ہے۔ فیحی شائع ہوئیں یا نہیں اس
کا جواب ہم اپنے مضمونوں میں نہیں دے سکتے۔ بلکہ انکو ہی کے
انتظار میں رہیں گے۔ جو یہ ہیں کہ۔
یہ حضور قید عالم کی پیشگوئیاں کبھی اخبار میں
شائع نہیں ہوئیں۔

پس جب یہ پیشگوئیاں کسی اخبار کسی سلسلے کی
اشہار میں قبل از وقت شائع نہیں ہوئیں تو بعد از وقوع
مشکلات واقعات کو پیشگوئیوں کا پورا پورا کرنا
کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ خصوصاً ان صورت میں
جبکہ پیر جی موصوف لکھتے ہیں کہ "نبوت" ہی
وہ پیشگوئیاں ہیں۔ مگر انکو نے صرف یہی نہیں
لکھا کہ پیر جی کی پیشگوئیاں کبھی شائع نہیں ہوئیں بلکہ
ان کے شائع نہ ہونے کی سبب ذیل وجوہ بھی پیش کی
ہیں۔

۱۔ شائع نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اول تو حضرت
شاہ صاحب قبل کی یہ غرض نہ تھی کہ انہیں کوئی غلط
نبی مان لے۔ بلکہ ان کا ایمان اور اعتقاد ہے
کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی
نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی شخص دعائے نبوت کر دے
تو وہ ملعون حکم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کذاب اور دجال ہے۔ تو شائع کرنے کی ضرورت
نہ تھی۔ دوسری وجہ یہ کہ پیشگوئی کے واقعہ پر
تاک اس قدر قلیل مدت تھی کہ قبل از وقوع انکی
اشاعت ہو نہیں سکتی تھی۔

ان وجوہ کی نامعقولیت تو اسی سے ظاہر ہے کہ
ایک طرف تو کہا گیا ہے کہ چونکہ پیر جی اپنے آپ کو نبی
نہیں مانتا چاہتے تھے۔ اس لئے انہوں نے ان دنوں
پیشگوئیوں کو شائع نہ کیا۔ اور دوسری طرف یہ کہا گیا
ہے۔ کہ ان کی اشاعت کے لئے وقت نہ

تھا۔ ہم کہتے ہیں۔ اگر پیر جی نے قبل از وقت
اس لئے ان پیشگوئیوں کو شائع نہ کیا تھا کہ انہیں اور تھا
کوئی انہیں ہی مان لے۔ تو اب یہ دیکھ کر دہرا ہو گیا۔
اور کیوں انہوں نے ان کو شائع کر دیا کیا وہ اپنے آپ کو
نبی سمجھنے لگے۔ گوہیں۔ اور اپنے منشاء کے لئے
ملعون۔ کذاب۔ دجال کے مصداق بن گئے ہیں۔

دوسری وجہ پیشگوئی کے شائع نہ کرنے کی یہ بتائی
گئی ہے کہ۔ پیشگوئی کے واقعہ ہونے تک اس قدر
قلیل مدت تھی کہ قبل از وقوع انکی اشاعت نہیں ہو سکتی
تھی۔ اس کے متعلق ہم کہتے ہیں کہ اگر پہلی وجہ صحیح ہے
تو خواہ کتنا ہی زیادہ مدت پیر جی کے پاس ہوتا۔ تب
بھی انکو شائع کرنے کی جرأت نہیں کرنا چاہیے تھی پہلے
عذر کی موجودگی میں کہ وہ نبی نہیں بنتے چاہتے تھے۔ اور
جو پیشگوئی شائع کرے۔ وہ نبی ہو جاتا ہے۔ اور بعد
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو نبوت کا دعویٰ ہو۔ وہ ملعون
کذاب۔ دجال ہے۔ خواہ حضرت عیسیٰ ہی یا مسلمان ہو
اگر انکی نبوت بدعتیہ دعویٰ پیش کر کے سنا سننے
کی کوشش کریں۔ تو دوسرا عذر محض جھوٹ ہے لیکن
اگر دوسرا عذر باوجود پہلے واقعہ کے ان کے نزدیک
وزن دار ہے۔ تو ہم کہتے ہیں۔ یہ بھی جھوٹ ہے کہ
پیر جی کے پاس دلت نہ تھا۔ کہ ان پیشگوئیوں کو شائع
کرتے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ پیر جی کے پاس بہت دلت
تھا۔ اور وہ بہت آسانی اور خوش اسلوبی سے ان پیشگوئیوں
کو شائع کر سکتے تھے۔ لیکن یہ تو تب ہوتا۔ جب کوئی
بات بھی ہوتی۔ یہ تو واقعہ ہی بعد میں گھڑا گیا ہے۔

یہ ہمارا دعویٰ ہی نہیں کہ پیر جی کے پاس بہت دلت
تھا۔ اگر وہ ان مشکلات پیشگوئیوں کو قبل از وقت
شائع کرنا چاہتے۔ بلکہ ہمارے پاس اس کا ثبوت بھی ہے
اور بہت زبردست ہے۔ جو سلمات قسم سے ہے
نہ صرف زبانی بلکہ تحریری اور تحریری اس شخص کی جو ان
جہلی پیشگوئیوں کی صداقت کے ثبات کرنے کے
لئے کہ وہ نیلگیری کی بندھوٹی پر سے چلا رہا ہے اس
سے ہماری مواد غلام احمد انگریزی ہے۔ جس کا مضمون
پر بحث ہے۔

پیر جی کی حمایت کے لئے یہ قہر دیا گیا۔ کہ ان پیشگوئیوں کے خلاف کس نے کئے وقت نہ تھا۔ وہ قہر دیا گیا۔ حافظ بن شد کے ماتحت اسی مضمون کی اگلی سطور میں اس دعویٰ کو دہرایا گیا۔

پیر جی کی پیشگوئی حضرت مولوی عبدالحکیم مرحوم کی وفات کے متعلق ہے۔ یہ پیشگوئی کب کی گئی۔ اہل کیوں کی گئی۔ اس کے لئے انگریزوں نے ایک کتاب "مسئلہ ۱۹۱۲ء میں عبدالحکیم مذکور مرزا کے خلاف باطل کی تبلیغ اور فساد اعتقادات کی تردید کے لئے سیکورٹ کیا تھا۔ حکیم صاحب الدین کے طویل میں اسے لیکچر دیا۔

اگر اسے لکھتے۔ کہ مولوی صاحب نے اس لیکچر کی تہنک کی حسرت کے لئے ہم عدتہ اللہ علی السکون کہنے پر اتفاق کے منشی انگریز کی اگلی عبارت۔ یہ نکل گئے ہیں۔

عبدالحکیم مذکور کے ان حضرات کی اطلاع حضور قبلہ عالم (جامعت علی کوٹلی۔ قان کی غیرت اسلامی اور حیت اسلامی جوش میں آکر رہی۔ حدود دار سے والی مسجد میں آپ کے وعظ فرمایا۔ اور عبدالحکیم کی اس بیہودہ سرکاری کا ذکر کے فرمایا کہ یہ شخص حضرت ذلت کی موت سے مرگیا۔

نمبر ۱۹۰۲ء میں یہ لکچر ہوا جس کے بعد پیر جی بقول خود پیشگوئی کی۔ اور حضرت مولوی عبدالحکیم مرحوم کی وفات ۱۱۔ اکتوبر ۱۹۰۲ء کو ہوئی۔ گیارہ دن وفات میں کم از کم ساڑھے دس ماہ کا فاصلہ ہے اب کیا کوئی ایسا انسان دیکھتا ہے۔ جو یہ کہہ سکے۔ کہ اس پیشگوئی کے خلاف کس نے کئے وقت نہ تھا۔ اگر ساڑھے دس مہینہ میں چند سطریں جو اوپر نقل کی گئیں۔ شائع نہیں ہو سکتی تھیں اور ان کے لئے یہ وقت کافی تھا۔ تو ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ چند صفحے کی تحریر کے لئے اچھا موقع شائع کرنے کے لئے پیر جی کو کتنی مدت درکار ہوگی۔

بہت طویل عرصہ مدت تھیں کہ کیا صحیح دہر کا بازی

یا کم از کم فریب خوردگی نہیں ہے۔ غضب خدا کا ایک اٹھ کو ساڑھے دس مہینہ قبل کی ایک پیشگوئی کا نتیجہ بتایا جا رہا ہے۔ لیکن جب سوال ہوتا ہے۔ کہ اگر یہ تمہاری پس گوئی "پیشگوئی" تھی۔ تو تم نے قبل از وقوع کیوں نہ شائع کی۔ تو رٹا ہوتا ہے۔ کہ وقت نہ تھا۔ کہ اس سے صحیح جوابی اور مصلحتی اور جھوٹی کرامت اور دلائی کا بند نہیں لگتا۔ جب اس طویل مدت کو بھی سریداں می برانند کا مصداق حرکت قبل لکچر پیر جی پھرانا چاہتا ہے تو حضرت اقدس ریح سعید علیہ السلام کی وفات کے لئے جو پیشگوئی تھیں گویا تصنیف ہوئی۔ اور اس جارو کا فاصلہ بتایا جاتا ہے۔ وہ تو اس کے نزدیک ایک ہی تنگ وقت تھا۔

لیکن جب ہم دیکھتے ہیں کہ پیر جی کے نزدیک حضرت مرزا صاحب کا فتنہ بہت بڑا فتنہ تھا۔ اذیہ پیر صاحب باوجود پیرانہ خاندان کے پانچ ہزار روپے درصورت مقادیر دینے کو تیار تھے۔ تو کیوں اس عظیم الشان پیشگوئی کی اشاعت کے لئے انہوں نے اس پر پانچ ہزار روپے کی ایک ہزار روپے خرچ کر کے چار دن میں اسے شائع نہ کر دیا۔ جبکہ دو لاکھ جیسے مقام میں موجود تھے۔ جہاں طلبہ سے جلد قسم کے اشتہار اور اعلان کے شائع کرنے کے کافی سامان تیار آسکتے ہیں۔ لیکن بات یہی ہے۔ کہ یہ پیر جی کے ڈھکوسلے ہیں۔ جو پیشگوئی کی بجائے پس گوئی کہہ جانے کے مستحق ہیں۔

نوع پیر جی کے بعد از وقت بڑھتی تو پیشگوئی ثابت کرنے کے لئے کوئی ثبوت نہ پا کر یہ سمجھا ہے کہ۔ ان کے شاہد ایک دو چار پانچ دس بی آدمی نہیں۔ بلکہ سیکورٹ اور لاہور میں ہزار نا اشخاص ہیں۔

اگر یہ صحیح ہے۔ تو فیصلہ آسان ہو۔ سیکورٹ اور لاہور کے ان "ہزار اشخاص" میں سے ہر ایک مقام کے ایک ایک ہزار شخص کی حلفی شہادت صحت بظاہر دلائی جائے۔ جو ایک معقولہ مقام اور معقولہ

تاریخ پر ہو۔ حلف اٹھانے والے لوگ بالفاظ ذیل اپنی شہادت ادا کریں کہ۔

ہم اس خدائی قسم کھا کر جس کے اللہ میں ہماری جان ہے۔ اور جو جھوٹے زبانی اور دغا باز لوگوں کو کبھی عزت نہیں دیتا۔ اور جو اپنی بیادوں نے مقابلہ میں ضرور جھوٹے سکاروں کو ذلیل کرتا ہے۔ اہانت کی شہادت دیتے ہیں کہ ہم نے پیر جی کی شہادت علی ثناء کی زبان سے دو دروازے والی مسجد سیکورٹ میں مولوی عبدالحکیم صاحب کی موت کی پیشگوئی سنی تھی (یہ سیکورٹ طلبہ کہیں۔ اور لاہور واسے اپنی شہادت میں نہیں) ہم نے شاہی مسجد لاہور میں مرزا غلام احمد کی موت کی نسبت سیکورٹ لینے کا توں سے سنی تھی۔ اور ہم اسی خدا کی قسم کھا کر کہتے ہیں۔ جس کے قبضہ میں ہماری جان ہے۔ کہ ان پیشگوئیوں کے مطابق مولوی عبدالحکیم سیکورٹ اور مرزا غلام احمد قادیانی کی موتیں واقع ہوئیں۔ اگر ہم نے اس شہادت میں غلات واقعہ کوئی بات کہی ہو تو اسے خدا اپنے کی عزت اور جھوٹے کی ذلت ظاہر کرنے کے لئے نہیں اور ہماری دلائل کو ہلاک کر اور دنیا کو دکھا دے کہ جھوٹوں کا کیا انجام ہوتا ہے۔

اس شہادت کے لئے اگر ہزار ہیں دو ہزار بھی پیش نہ گئے۔ تو مات ظاہر ہے۔ کہ یہ بھی ایک جھوٹ تھا۔ جو پیر جی کے جھوٹوں کو سہارا دینے کے لئے وہ کیا۔ اس کے مقابلہ میں اگر ہماری طرف سے پیر جی کی پیشگوئیوں کے جھوٹ اور بناوٹی ہونے کے لئے حلف کی ضرورت ہو تو ہم اس کے لئے تیار ہیں۔

پس پیر جی کی پیشگوئیوں کے متعلق فیصلہ کرنے کی یہ آسان صورت ہے۔ جو ہم نے نہیں کر دی ہے۔ کیا پیر جی کی حلفی شہادت علی صاحب ان کے چیلے اس کے لئے تیار ہیں۔

ایک مسئلہ لیڈر کی ضرورت

کچھ عرصہ پہلے لاہور میں ایک صاحب کے انجاء ہند کے قارئین نے جماعت احمدیہ پر مردم پرستی کا الزام اس بنا پر لگایا تھا کہ یہ جماعت ایک شخص کو واجب الطاعت لیڈر سمجھتی ہے۔ اور اس کے احکام کو بجالانا اپنا فرض قرار دیتی ہے۔ اس وجہ سے ہندوستان میں جماعت کو مردم پرست کہنے میں گناہ کیا گیا تھا۔ اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں اس وقت ہم صرف یہ بتانا چاہتے ہیں کہ وہی لوگ جو کسی کی اطاعت اور فرمانبرداری کو پیروی یا اپنی خود مختاری کے خلاف قرار دیکر وہ مردم پرستی کا الزام لگاتے تھے۔ اور وہ اور قابل اطاعت لیڈر کی کٹائی میں کس طرح سرگرداں ہو رہے ہیں۔

پندرہ روزہ اخبار ہند ۱۵ جولائی "ہندوستان کے لئے ایک مسئلہ لیڈر کی ضرورت" کے عنوان پر لکھا ہے کہ:

"فلک کے پھلنے قوم پرست آرگن امرتا نگر پڑکانے مذکورہ صدمہ سمیت برہمن میں ایک مسئلہ مضامین لکھا ہے۔ جس میں محترم موصوف نے امرتا پرست لڑ دی ہے۔ کہ ہندوستانیوں کو لازم ہے۔ کہ کسی ایسے شخص کو اپنا سربراہ بڑا لیڈر تسلیم کریں۔ جو ہر لحاظ سے موجودہ وقت میں ہندوستان کا مسئلہ ہندوستان کی صلاحیت رکھتا ہو۔ اور جب وہ ایسا مسئلہ رہنا منتخب کریں۔ تو پھر ان کا لازم ہے۔ کہ اس کے ہر مشورہ و حکم کے سامنے بلا چون و چرا تسلیم کر دیا کریں۔ اور اپنی اطاعت و انقیاد کے اس کی پوزیشن کو مضبوط بنائیں"

صاحب ہند نے بڑے زور کے ساتھ اس کی تائید کرتے ہوئے ایک طویل مضمون میں لکھا ہے کہ:

"اس میں کلام نہیں کہ ہندوستان کو اس وقت ایک مسئلہ لیڈر کی شدید ضرورت ہے"

فی الواقع کوئی قوم اس وقت تک باہر رفتہ نہیں پہنچ سکتی۔ جب تک وہ ایک مسئلہ لیڈر اور رہتا نہ رکھتی ہو۔ اور اس کے ہر حکم اور مشورہ کے سامنے بلا چون و چرا تسلیم کر دیتی ہو۔ شکر ہے کہ اب یہ بات لوگوں کو سمجھ آ رہی ہے۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ ایسی شخصیت کو کسی ہوگی۔ جس کو وہ مسئلہ لیڈر تسلیم کر کے اس کے ہر ایک حکم کو اپنے لئے واجب الیقین قرار دیتے۔ اس وقت ان لوگوں کے نزدیک ہندوستان میں سب سے اعلیٰ پوزیشن مشرک گاندھی کو حاصل ہو چکا ہے۔ امرتا نگر پڑکانے بھی انہی کو مسئلہ لیڈر کے طور پر پیش کیا اور یہاں تک لکھ دیا ہے کہ:

"ہمیں یہ تسلیم کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی کہ ہندوستان کو ایک مسئلہ لیڈر مہاتما گاندھی مل گئی ہیں"

لیکن ہمارے اس سے اختلاف کرتا ہوا لکھتا ہے کہ:

"یہ امر بحث طلب ہے کہ مہاتما گاندھی جی کیلئے ہندوستان کے مسئلہ لیڈر کا منصب بالکل محفوظ ہو گیا ہے۔ بلکہ یہی مہاتما جی اور اہل ہند۔ دونوں کو اس کے متعلق کچھ فرقہ کا کام کرنا باقی ہے"

خیر یہ آگاہی ہے کہ ان لوگوں کو کوئی مسئلہ لیڈر ملنا ناممکن ہے۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ وہ بھی اپنے مقصد میں کامیاب ہونے کا اسی حالت میں یقین رکھتے ہیں۔ جبکہ ان کا کوئی ایک واجب الطاعت لیڈر ہو گا۔

اس وقت پر کیا ہم اپنے غیر ملکی بھائیوں کو یہ بات کرنے کی اجازت کر سکتے ہیں کہ انہیں تاحال یہ بات سمجھ آئی ہے یا نہیں کہ ترقی کے لئے ایک ایسی واجب الطاعت امام کی ضرورت تھا کہ وہ کسی انجمن اس کام کو سرانجام دے سکتی ہے

ہم اس پیشگوئی کو نہیں مانتے۔ آریہ سماج کا سنٹرل آریہ سماج کے سربراہ نے اپنی مبارک کتاب تذکرۃ الشہداء میں فرمایا

کہ سو سال کے بعد مذکورہ پیشیت آریہ سماج کا خاتمہ ہو جائیگا۔ کیونکہ ہم اس کے بہت سے آثار دیکھ سکتے ہیں اور قتنا قتنا آریہ سماج کی اپنی شہادتیں سن سکتے ہیں آریہ سماج کی گاڑی کو چلانے کے لئے جبکہ زیادہ کوشش اور سعی و کماست پیشہ صحابہ کی ہے۔ لیکن آریہ لوگ اس گاڑی کو دھکے دے کر اس سے الگ ہو رہے ہیں اور اس نقصان کو آریہ سماجی لوگ خاص طور پر محسوس کر رہے ہیں۔ چنانچہ اخبار پر کٹائی لکھتا ہے کہ:

"جو آریہ سماجی وکیل آریہ سماج کو اپنا سمجھتا ہے اپنی ٹکٹیں ان کے لئے بیٹھنے والے ترک کرنے کو سارا سال کی پریرنا کر رہا ہے۔ وہ مہاتما گاندھی کی تحریک میں ہوسکتی ہیں وگرنہ ترک کر کے کھدے پونے بن سکتے ہیں جو آریہ سماجی سارا سال تک آریہ سماج میں رہ کر چند ماہ گئے کو پاپ اور ذلت سمجھتے رہے۔ انہوں نے نکاح۔ سوراہہ ہند کے لئے جھوٹی دلیل لی۔ اور جھٹکا کرنے لگے۔ جو آریہ سماجی کو کیا چلنے کے سارا جلسوں پر دان دیتے رہے یہی نظر آنے لگے۔ انہوں نے تک سوراہہ ہند کے لئے عقل کا منہ کھول دیا"

ایسے صاف سمجھ رہے ہیں۔ کہ آریہ سماج کے کارکن لوگ آریہ سماج سے الگ کر علان الگ ہو گئے ہیں۔ اور انہوں نے اپنے لئے نیامیدان تجویز کر لیا ہے۔ اس کی وجہ یہ کٹائی ہے بتا رہے کہ:

"محض مہاتما گاندھی کے بتوں کا نتیجہ ہے بعض لوگ مہاتما گاندھی کے آگاہ سنگ رہنا چاہتے ہیں"

گویا آریہ سماج کے بانی سے مشرک گاندھی فاطمہ زیادہ زبردست ہے۔ کہ لوگ اول الذکر کے مشن میں نہ کہ بڑا زور دینے کے باوجود کچھ نہیں کرنا چاہتے تھے وہ موصوف الذکر کے مشن میں داخل ہو کر فریاد بڑی خوشی سے کر رہے ہیں۔ یہ آثار ہیں جو آریہ سماج کے تنزل اور ادبار کو ظاہر کر رہے ہیں۔ جس کو اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ کہ ایک وقت آریہ سماج کا بالکل خاتمہ نشان مل جائیگا۔ کیونکہ گاندھی مذہب کے سامنے نہیں

میں اپنے غفلتوں میں اپنی باتوں کی طرف توجہ
میں ظاہر ہوتی ہیں۔ میں نے بتا دیا ہے۔ کہ ای
کہ دریاں غفلت سے ہوتی ہیں۔ اور یہ بھی بتا دیا
کہ غفلت کے دور کو مٹانے کے کیا ذرائع ہیں۔ اگر
احباب میری اس درخواست پر توجہ کریں گے۔ کہ ان
کا ہر کام جو وہ کرنے لگیں۔ خدا کے حکم کے مطابق
ہے یا مخالفت۔ تو وہ خدا کی نافرمانیوں سے بچ
جائیں گے۔ اور ان کو اپنی غلطی پر پشیمانی ہوگی۔ ا
یشمانی ہی غلطی سے بچانے کا موجب ہوا کرتی ہے۔
اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور دوستوں کو بھی اپنی نافرمانی
سے بچنے کی توفیق دے۔ اور غفلت کے دور کو مٹانے
اور اپنی محبت کے راہوں پر چلنے کی توفیق دے۔
آمین

سودہ فاتحہ میں دو عہد ہیں۔ جو پہلے وقت کی
جماخوں میں متعدد بار دہرائے جاتے ہیں۔ اول
ایالت نعید دوم دایالت نفس تعین۔ عبادت
کے معنی وسیع ہیں۔ کسی کے حکم کو واجب التعلیل
سمجھتے ہوئے اس کی فراموشداری کرنا عبادت کہلاتا
ہے۔ اس لحاظ سے جو شخص خدا کے احکام کو بجا
لا تا ہے۔ وہ اس کی عبادت کرتا ہے۔ اگر انسان اس

مسلمانوں کو اپنے راہ نماؤں کی جیسی بے راہ روری کو خوشی سے
برداشت نہیں کرنا چاہیئے بلکہ انکی اصلاح کی کوشش کرنی چاہیئے

حیات و حیات جماعیہ

(نمبر ۱)

راہِ جناب سید زین العابدین دلی اندیشہ ص ۱۰۱

ایں مضمون کا پہلا نمبر ۱۰ دسمبر کے اخبار میں شائع

ہو چکا ہے۔ احباب سلسلہ مضمون کو ملاحظہ

کئے۔ اس کو مد نظر رکھیں (ایڈیٹر)

اگر ہم اپنی اپنی خواہشات اور رغبات اور احساسات

اور جذبات اور دیگر معنوی اور مادی قوتوں کی جانچ

پڑھناں کر کے انکو متحدہ الفاظ میں بیان کرنا چاہیں۔ تو

ہر کچھ کہیں۔ کہ وہ دو قسم کے ہیں۔ ایک وہ قسم جو

آپ کو بشر کی زندگی کو قائم رکھنے کے لئے انسان

سے پیدا کی گئی ہیں مثلاً کھانے پینے۔ سونے وغیرہ

کی خواہشات ہیں۔ دوسرے انہیں پہنچنے۔ اٹھنے

وہم کرنے کی دانتیں۔ قوت و انیا۔ اسم و سرور

غیب و نفرت کے احساسات اور جذبات پر مشتمل

ہے۔ ذرا مان لیں اپنی فانی یعنی ذاتی زندگی کو

برقرار رکھنے کے لئے خالق قدرت نے اس میں زیادہ

کئے ہیں۔ اور دوسری وہ جو انسانی نوع کے بقائے

لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ مثلاً شہوت و محبت۔

عدل و انصاف۔ غیرت انتقام وغیرہ وغیرہ جس

جذبات۔

زندگی کا سب سے بڑھ کر مظہر کیا ہے۔ حرکت

جو ہر دیکھ کر حرکت ہی حرکت ہے۔ کیا اپنے وجود کے

انداز ہر ہر ذرہ میں یا کیا بیرونی عالم کے ساتھ موجود

نباتات کے پتے پتے میں حرکت ہے۔ حیوانات اور

پہنڈوں میں حرکت ہے۔ بادلوں اور ہواؤں میں حرکت

ہے۔ پانیوں میں حرکت ہے۔ آسمان کے ستاروں اور

یادوں میں چاند اور سورج میں حرکت ہے۔ پتھریوں

یا پتھریوں میں حرکت ہے۔ حرارت میں حرکت ہے۔

اور ان جیسے جتنے لطیف سے لطیف قوائے خفیف

ہیں۔ اور یہ زمین جو ہمارے پاؤں تلے ہے حرکت کر

ہے۔ اس میں بھی حرکت ہے۔ غرض ہر شے میں زندگی

کے آثار پائے جاتے ہیں۔ اور ان کا محسوس مظہر حرکت

ہے۔ اور جو محسوس نفس کے اندر امیال و رغبات

جذبات و احساسات و افکار و خیالات ہیں یہ بھی حقیقت

ایک حرکت ہیں۔ کسی نہ جانتا اور اس کی طرف جھکنا کسی

سے نفرت کرنا اور اس سے بھٹنا سونے حرکت کے کچھ نہیں

ہیں اگر ہم زندگی کی صحیح سمجھ بھجھ سے دریافت کر کے انکی

کمزور تعلیق نہیں کر سکتے۔ لیکن ہم سب کا ناسات

حوادث پر ایک محمل یا مستقل نظر ڈالیں تو یہ کہہ سکتے ہیں

کہ زندگی ہی یہ ظہر حرکت ہے۔ ایک پوشیدہ قوت جو

جو اس حرکت کو جنم دیتی ہے (پیشہ کی اسے چیز ظہور

نمایاں کر دیتی ہے۔ جہاں جہاں زندگی ہے۔ وہیں

بچوں سے رہے حرکت ہو خواہ ایسی حرکت جو ایک

شے پر اس کے اپنے مرکز پر ثابت ہو رہتی ہے ایسی

روایت جو آب و آہ میں ایک شے کو چکر دے رہی

ہے۔ یا ایک شے کو خط طولانی پر چلا رہی ہے۔ اگر ہم

نقد و سستہ دنیا کی مختلف دیکھوں کو دیکھیں۔ تو وہ

ان کی ہر کی زندگی۔ ایک ایسی جو ایک شے کو اپنے مرکز

پر قائم رہ رہتی ہے۔ اور اس کے زیادہ عرصہ چمکنے نہیں

دیتی اور اس چیز پر کہ وہ اثر کر رہی ہوئی ہے۔ وہیں

نہا ہر میں بالکل ساکن معلوم ہوتی ہے۔ لیکن دراصل

وہ ساکن نہیں بلکہ متحرک ہے۔ اور اس کی حرکت نہیں

نظر نہیں آ رہی یا محسوس نہیں ہو رہی۔ اور ایک دوسری

حرکت وہ ہے۔ جو کسی شے کو اس کے مرکز سے باہر کی طرف

نکل رہی ہے یا جھیلنا رہا ہے۔ جیسے ایک خط مستقیم

پر بار بار اس کے صبر میں حرکت کر رہا ہے۔ شے کی حرکت جو۔

ان دونوں قسم کی حرکتوں کی مثال ہم بائیسکل میں پائے

ہیں۔ اس پر سواری ہوئیہ الا شخص اس میں دو حرکتیں پیدا کرنا ہے

ایک یہ حرکت جو کشش ثقل یعنی زمین کی اپنے مرکزی طرف

کھینچنے والی قوت یا جاذبہ کا مقابلہ کر کے بائیسکل کا پنے

مرکز پر قائم رہتی ہے۔ اور اس کو اوپر ادا کر گرنے سے بچاتی

ہے۔ اور دوسری وہ حرکت جو اس بائیسکل کو آگے کو

دھکیلے لئے جاتی ہے۔ ایک کو ہم سہولت بیان کیلئے

مرکزی حرکت کہہ سکتے ہیں۔ اور دوسری کو طولانی حرکت

ان دونوں حرکتوں میں سے مقصود بالذات اور زیادہ

مزدوری وہ حرکت ہے جو بائیسکل کو خط طولانی پر چلا رہی ہے

اور مرکزی حرکت یعنی وہ جو بائیسکل کو مرکز پر قائم رکھنے والی

حرکت وہ مقصود بالذات نہیں۔ بلکہ ہم بائیسکل میں اس کو

مرکز پر قائم رکھنے کے واسطے صرف اسی کو حرکت پیدا کرنے میں

آدہ اپنے مرکز پر قائم رکھ کر آگے کو بڑھ سکے۔ اگر بائیسکل کو خط

طول پر چلانا مقصود ہو تو بائیسکل کو اوپر ادا کر گرنے سے

بچانے کے لئے ہمیں کسی قسم کی حرکت پیدا کرنے کی ضرورت

پڑتی ہے۔ ہم اس کو صرف اسی لئے مرکز پر قائم رکھتے ہیں تاکہ اوپر

قائم رہ کر آگے کو بڑھ سکے۔ ہم بائیسکل پر اس لئے نہیں

پڑھتے کہ اسے صرف ایک مرکز پر قائم رکھنے میں اور اوپر

جھکے جھکے میں قوت صرف کریں۔ اور اس کو گرنے سے

بچائیں۔ بلکہ اس لئے چڑھتے اور اپنی قوت کو خرچ کرتے

ہیں۔ کہ آدہ اپنے مرکز پر قائم رہ کر خط طولانی کی حرکت

کو پیدا کر سکے۔ اس لئے میں نے کہا ہے۔ کہ طولانی حرکت

مقصود بالذات ہے۔ اور مرکزی حرکت مقصود بالذات

نہیں۔ یعنی وہ غیر ذاتی ذات کے لئے مقصود نہیں بلکہ

کسی اور شے کے پیدا کرنے کے لئے مقصود ہے۔

میں نے یہ بھی کہا ہے کہ دونوں حرکتوں میں زیادہ ذرا

حرکت طولانی ہے اور دوسرے کو جب بائیسکل میں حرکت

طولانی پیدا ہو جائے۔ تو اس وقت مرکزی حرکت خود بخود

جاری ہو جائیگی۔ اور بغیر اس کے کہ ہم اس کے

لئے کوئی محسوس قوت خرچ کریں۔ وہ خود بخود جاری

رہیگی۔ جب تک بائیسکل خط طولانی پر چلا جا رہا ہے

مرکزی حرکت بھی موجود رہے گی۔ اور جو بھی بائیسکل

کی خط طولانی کی حرکت بند ہو جائے گی۔ مرکزی حرکت

بھی بند ہو جائیگی۔ لیکن یہ مزدوری نہیں کہ بائیسکل کے بائیں

دھر پر قائم ہونے کے ساتھ ہی اس کی خط طولانی کی

حرکت بھی پیدا ہو جائے۔ ہم ہر روز مشاہدہ کرتے

ہیں کہ وہ لوگ جو بائیسکل پر سواری کرنا نہیں جانتے

اور وہ اس کے بچھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ مرکزی

حرکت کے قائم کرنے کے لئے کسی دوائی طرف کھینچ

بائیں طرف جھکے۔ اور بائیسکل کو گریسے بچانے کی کوشش

کرتے ہیں۔ مگر اس کے ساتھ یہ مزدوری نہیں ہوتا کہ

وہ بائیسکل آگے کو بھی چل پڑے۔ لیکن یہ لازمی طور پر

ہماری زندگی کا اپنے مرکز سے باہر کوڑھاؤ
ذہنیت بائیسکل کی طرح ایک خط طولانی پر مبنی ہے۔
بلکہ اس کی حرکت اپنے سائے محیط میں بھی پھیل ہی
ہے۔ ہم کہیں نہیں ہمارے ساتھ ہمارے ارد گرد ہمارے
جیسے بہت ہیں۔ ہماری اپنی زندگی ہمارے رفیقوں
کی زندگی سے ایک بنے ہوئے کپڑے کے تار بدود
کی طرح ان میں ملی جلی ہے۔ جس طرح تار بدود جدا ہو جانے
سے کپڑا کپڑا نہیں رہتا۔ ایسے ہم انسان اپنی پھیلنے
سے ایک گھٹا انسان نہیں رہتے۔ ان کے بغیر
ہماری زندگی کی دوسری حرکت بالکل ناممکن ہو جاتی
ہے۔ سبب بلکہ ان کے بغیر ہماری اپنی (فردی) ذاتی
زندگی بالکل نیست ہو جاتی تار۔ اس میں کہ ہم
ہر ایک کو ایک کو ایک پار پر یا جنگل میں
ایکٹھا پھوڑا یا باغ میں۔ اور اس کے ساتھ اور کوئی کپڑا
نہیں۔ مگر یہ ہو گا۔ کہ یہ نئے نئے حرکت کی توفیق
ہی سونفست ہو جائیگی۔ کوئی اجتماع ہو گا۔ کسی
نوع بشری۔ کے باقی رہنے کی امید۔ یہ ایک زمانہ
آئے گا کہ موت سب افراد کا خاتمہ اس کی اپنی اپنی جگہ
پر کر دے گی نہ فرد رہیگا نہ اجتماع بشری نہ نوع انسانی
اور نہ کچھ۔
لیکن اجتماع بشری کو کسی صورت میں رکھنے کے اعتبار
ہی رہے گا۔ اور اس لیے افراد ہمیشہ افرادی ہو گے
بلکہ کچھ زیادہ۔ اجتماع کے باقی رہنے سے ضرور
ہے کہ افراد ہیں۔ لیکن افراد کے افراد کی صورت
میں رہنے سے ان کا اجتماع رہتا ہے۔ اور نہ
افراد کا رہنا ضروری و لازمی ہوتا ہے۔ بالکل ایسا
ہی جیسا کہ بائیسکل کی خط طولانی کی حرکت کے جاری
رہنے سے ضروری ہوتا ہے۔ کہ اس کی مرکزی
حرکت بھی قائم ہے۔ مگر اس کے بند ہونے سے چھوڑ
نہیں ہوتا۔ کہ یہ مرکزی حرکت بھی قائم ہے۔ بلکہ
اغلب اور بہت ہی اغلب ہے۔ کہ یہ مرکزی حرکت اس
کے بند ہوتے ہی حالت تزلزل و اضطراب میں پڑ کر
آخر کار نابود ہو جائے گی۔
میں نے ابتداء کے مضمون میں دو واقعوں کا

ذکر کر کے دو نتیجے نکالے تھے۔ اول یہ کہ اجتماعی
اصل الاموال یعنی وہ تعاون و اجتماع کو اپنی صورت غائب
میں قائم رکھ سکتا ہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک کسب و کار
سب ہر ایک کیلئے یعنی جب ایک فرد اپنی زندگی کو بائیسکل کی
طرح پر اسلی مرکز پر قائم رکھنے جوئے دائرہ اجتماع میں
اس طرح حرکت کرتا ہے کہ اس کی عملی زندگی کی بابت تاثیر بہ
فرد بشر پر ساریت کرے تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہو گا کہ سب کے
میں افراد اس فرد کیلئے ہی ہو جائیں گے اس کی کامل مثال انبیاء کرام
کے وجود میں ملتی ہے وہ محدس انسان اپنی انسانیت
فردیت کے سبب کے لئے محو کر دیتے ہیں اور سب کے سب راہی الہ
تکسان ہی کیلئے ہو جاتے ہیں۔ میں اس کی تفسیر آئندہ
کرینگا۔ دوسرا نتیجہ یہ تھا کہ جب ہر ایک فرد میں نفس پرستی
کی زندگی پیدا ہو جاتی ہے۔ یعنی جب انکی تمام کوشش
اور ساری توجہ یہ ہو جاتی ہے کہ وہ ان اسباب کو حاصل
زیادہ ہتھیار کرنے میں اپنی ساری قوتوں کے ساتھ ملجھ
ہو جائے کہ من کی خوش قسمت اس کی اپنی ذات فرد
کو ضرورت ہے۔ بڑے بڑھ چاند کو پالنا اور بڑھانا ہے
رات دن اس کا شغل اس کا بھروسہ ہی ہے کہ وہ
کسی نہ کسی طرح اپنی شہوات کے مقتضیات کو حاجت
سے زیادہ پورا کرے۔ اور اس کی اسکو مطلق پروا
نہیں ہوتی کہ کوئی خواہ میرے یا جسے یا جہنم میں جائے
جب کسی اجتماع کے افراد میں یہ روح غالب ہو
جاتی ہے۔ تو ضرور ہے اور بہت قریب ہے
کہ وہ اجتماع اور ساتھ ہی اس کے افراد بھی مضمحل
اور تباہ ہو جائیں۔ وہ جس نے کہ آج اپنی فرد زندگی
کی ضروریات کو اذیس ہیا کرنے میں اجتماعی زندگی
کی ضروریات کو پس پشت ڈالا ہوا ہے۔ اس کی
مثال بالکل اسی شخص کی طرح ہے جو بائیسکل کو صرف
اپنی مرکز پر قائم رکھنے کی کوشش میں کبھی دائیں طرف جھکتا
ہے اور کبھی بائیں طرف۔ اور اس طرح اپنی قوت کو بے ضرورت
بے سود حد سے زیادہ صرف کرتا ہو آخر کو گر جائے
تھیک ایسی ہی وہ انسان بھی جو اپنی ذات فردانہ کی ضرورت
پورا کرنے میں عیاشی اور فتنہ فحاشی کو اپنا شیوہ بنا لیتا
اور افراط و تفریط کے مابین حرکت ہوا ایک ٹھٹھاتا ہے جو

محمد علی قزوینی

4

درست خبر، ہوا اور جس سولہ ج نہ دیا اور مسٹر گاندھی کو
بھرتہ نہ کیا تو دسمبہ کی کانگریس احمد آباد میں اس لئے جمع ہوئی
ہندوستان کی سب سے پہلی جمہوریت کا اعلان کر دیا جائے

میسور میں ہندو مسلمانوں کے فساد بنگلور ۱۲ جولائی۔
ضلع کولار میں ایک ہندو مندر سے مارکروٹیاں جبکہ ایک ہندو
بارت گز دہی تھی۔ چلتا پل کے مقام پر ایک مسلم عبادت خانہ

ڈاکٹر رجبند رائے ٹیکورلی واپسی: بمبئی ۱۷ جولائی ڈاکٹر رجبند رائے ٹیکورلی صبح ۱۱ بجے ہزاریس غریبوں کو دو سو روپے کے واپس آکر سیرت

مسائل غیب کی خبریں

لندن ۸ جولائی - سلطنت برطانیہ کے وزیر اعلیٰ کانفرس میں ہمارے وزیر کی کانفرس کچھ نے کہا کہ پارلیمنٹری گورنمنٹ سے ہندوستان کو بہت امیدیں ہیں۔ مشر شاہی نے فریادوں پر یہ حق تسلیم کر لیا کہ وہ اپنے لاس بیرنی دنگل کے داخلہ کے متعلق جس قسم کے قواعد چاہیں۔ انہیں انہیں شرطیں ہیں کہ ہندوستانی اور سلطنت کے کسی اور حصہ کے لوگوں کے درمیان نسل یا رنگ کی بنا پر کسی قسم کا امتیاز نہ رکھا جائے۔ یہ ہندو ہر ایک نو آبادی میں آباد ہو۔ ان کی اجازت دی جائے اور وہاں ان کو دی معوق شہریہ ملاکوں میں جو درجہ باشندوں کو حاصل ہیں

لندن ۹ جولائی - ہارڈنرلی انگلستان کی پارلیمنٹ میں پورٹ میں تقریر کرتے ہوئے پھوٹ کے آثار گورنمنٹ کی بہم بخشی پر جو مینی کی - ہارڈ ڈرلی کی تقریر کے بعد سر ولیم جونسن کی اس مجلس سے کہ ملک اور پارلیمنٹ میں جو پارٹی غالب ہے اس کا ایک جلسہ کیا جائے۔ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ ستود وزارت میں پھوٹ کے آثار زیادہ نمایاں ہو گئے ہیں۔ لیکن ساتھ ہی امید کی جاتی ہے کہ سر جیمز جوفت ہند پارٹی کے لیڈ ہیں۔ وہ اس طوفان کو نودار نہیں دیتے

ایجنڈہ ۱۲ جولائی - سمرنا کا نام ہے یونانیوں کی مشقہ می کہ یونانیوں نے فون کشی پر شروع کر دی اور تیزی سے بڑھ رہے ہیں

پیرس ۱۲ جولائی - رقتطنیز کا نام یونانیوں کا نقصان کو یونانی اسد کی طرف بڑھ رہے ہیں

دناں کے باشندوں نے باقاعدہ فونج کی حد سے چھیکر حملہ کیا۔ اور یونانیوں کو محصور کر دیا۔ یونانیوں کے ۳۰ آدمی زخمی و ہلاک ہوئے۔

آئرلینڈ میں امن - لندن ۱۳ جولائی - ملکہ نے

نئے ۲ گھنٹے سکون سے گزرتے گئے۔ اور کئی دقتیں پیش نہیں آیا۔ جو اس امر سے ظاہر ہے کہ اس عرصہ میں لندن سے کسی نازہ حادثہ کی خبر نہیں آئی ہے۔

لندن ۱۳ جولائی - مشر شاہی ڈوی لیرا کا وچرپ استقبال وہاں کے ہمارے ہون کا یونڈ عظیم الشان استقبال کیا گیا۔ یمن ہر رات کو سیلین فین کے قاتل کا ساتھ لگائے ہوئے تھے۔

لندن ۱۳ جولائی - کورشاہی انگریزوں کی باطل پرتی اسید پر ہم سٹیڈ تپ سے سٹیڈ اور ضعیف الاعتقادی ہوا یاں پھوڑی گیش کورشاہی ہر ہزاروں لوگ اس نظارہ کو دیکھنے کے لئے گئے ہوئے تھے۔ بیشتر ضعیف الاعتقاد چھترال ساتھ لئے گئے تھے۔

مشر شاہی کی کثرت کے باعث جو لندن میں ایک ریوے کے محکم کو نقصان پہنچا کر اس میں تخفیف دے دی ہے۔ لندن میں اس کے کرایہ میں تخفیف کر دی گئی ہے۔

لندن ۱۳ جولائی - خبر ہے کہ رشت پر ریوے کا قبضہ روسی افواج نے پھر رشت پر قبضہ کر لیا ہے۔ طرآن اور قسطنطنیہ کے درمیان تبریز تا بلوحم کے راستے نامہ و پیام کا سلسلہ پھر قائم ہو گیا۔

نیویارک ۱۳ جولائی - امریکیوں یورپ امریکہ میں گرمی کی شدت ناقابل برداشت ناقابل وراثت خفا کی ہے۔ بڑے شہروں میں بہت لوگ لگنے سے مرے ہیں۔ نائریگیڈ سٹیشن کے گرد جمع ہستے میں اور دناں آگ بجھانے کی ناکامی ان پر پانی برسایا جاتا ہے۔ کئی آدمی گرمی کی شدت سے پاگل ہو گئے ہیں۔

فرانس میں ۱۱ درجہ گرمی بڑی کئی مقامات پر پانی کا ایک ڈول ایک فریک کو باک راستہ زیادہ مصیبت یہ ہوئی کہ ہر انھیں ان کو دغیر اُسگے ہوئے تھے دناں اخروٹ کے برابر اوسے بڑے ہیں۔

لندن ۱۳ جولائی - لندن میں گرمی کی شدت بدستور اور بارش کے آثار کوئی نہیں۔ ایک بڑے دھوپ کی شدت ایک مکان جل گیا۔ ایک دن رات میں اندرون میں ۳۰ درجہ پر آگ لگی۔

لندن ۱۳ جولائی - سہری اگر مشہور ایک ہوا بازی موت ہوا باز جس نے ہوا اڑان میں جھٹ مستقیم اس پار سے اس پار کا اڑنے کی کوشش کی تھی وہ ہنڈن میں مشین کے پھٹ جانے سے ہلاک ہو گیا۔

لندن ۱۳ جولائی - ٹنگلین افغانی وند امریکہ پہنچ گیا کی خبر ہے۔ کہ جنرل محمدی افغانستان کی حکومت تسلیم کر اسنے کے مقصد سے ملی ہوگئے۔ ٹنگلین کے لئے وہاں پوری تیاری کی گئی ہے۔

برطانیہ دفتر خارجہ نے اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا اس لئے معاملہ اسی طرح پر غور ہو گا۔

لندن ۱۳ جولائی - ہوا باز آلات پر دناں کوئی تلاش میں نے کل سیکرڈوں میں ایک آسمان پر پرواز کی۔ اور محکمہ آب رہوا میں آکر پڑی کہ وہاں ایک ٹکڑا آسمان دکھائی نہیں دیتا۔

دناں کوٹ کزن کے جواب میں مشر شاہی علی برادران نے بیان کیا کہ حکومت ہند نے اس فکر پر لیمینٹ میں کے پاس میرٹے ظاہر نہیں کی۔ کہ علی برادران کی کتھریر کا لفظ نہیں کیا گیا۔ اور جب سے دناں نے مشر شاہی سے ملاقات کی ہے ہندو کے فسادات میں کوئی ایسی خبر نہیں موصول ہوئی۔ جس کو یہ ظاہر ہو کہ فسادات براہ راست مشر شاہی اور علی برادران کی طرف منسوب نہ ہو سکتے ہیں۔

لندن ۱۳ جولائی - معلوم ہوا ہے کہ عرب شیر کرنل انس دفتر آبادیات کے عرب شیر کی روانگی مجاز کو کرنل انس مجاز جا رہے ہیں۔ کہ شاہ حسین سے دو دن حکومتوں سے متعلق معاملات بالخصوص حجاج کی حفاظت پر گفت و شنید کی گئی تھی میں خوف و وحشت - لندن ۱۳ جولائی - رومانی خبر ہے کہ کوٹلو کے باشندوں نے اس خوف کو ٹیکشی نے شہر پر ڈال دیا۔

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام قادیان چھپکار مکان کیمینو شلیع ہوا)

سے

فہرست مضامین

مضامین نامہ امیر
 خزانہ و دیوانہ
 مطلق نظر کتابت نامہ

نمبر ۱۵۰۰۰ مورخہ ۱۵ جون ۱۹۴۱ء

حضرت خلیفۃ المسیح کشمیری

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

محرمی جناب ایدیر صاحب الفضل
السلام علیکم دوختہ اندر وبر کانه - چند روز کی ڈائری
ارسال فرماتے ہیں ۔
حضرت آدمؑ کو پہلے قربا دی بارہ روز تک کچھ کچھ
بخار ہو جاتا رہا ۔ سگواب ایک ہفتہ سے بفضلہ تعالیٰ
لبیت باکل ٹیک ہے ۔ حضور مختلف مقامات مثلاً چتر شاکر
شیل بلخ اور شاہ مارانج کی میر کہ تشریف لیگو ۔ اس
نمبر صحت میں نمایاں فرق معلوم ہوتا ہے ۔ بروی علیہ
اسپیکر کل حضور کے کئی دن بیٹنے کے لئے گئے ۔
پہلے دور تو بیا از دم اور بہا از دم پر گفتگو کرنے دگر
پھر ضیقۃ البیوتہ اور سیار نبوت پر گفتگو ہو آوری

شہر میں جناب مولانا حافظ روشن می صاحب کادرس
باقاعدہ ہر روز بعد نماز مغرب ہوتا ہے۔ مخالفت جو
بہت بڑا ہو گئی تھی۔ اب دھیمی پڑ گئی ہے۔ میں
بائیں کے قریب دوسرے لوگ بھی آتے ہیں
درس کے بعد سوالات ہوتے ہیں۔ جن کے جواب
جناب حافظ صاحب بڑی وضاحت سے دیتے ہیں
اس طرح اکثر دنہ گیارہ بجے اور اس سے بھی
زیادہ دیر تک سلسلہ سوالات شروع رہتا ہے
اب بہت مشکل اور محنت کے بعد ایک مکان شہر میں
پچاس روپے کرایہ پر مل گیا ہے۔ حضور کی ملاقات
کے لئے جماعت آسنور دشوپال و دیگر لوگوں
کے علاقوں کے احمدی برادران حاضر ہوتے
ہوتے ہیں۔

الفہم الحزم الخیر

قادیان دارالامان - ۲۵ جولائی ۱۳۳۵ھ

خلافت کی وزیندار

مسلمانان ہند نے معاملات ترکی کو گورنمنٹ کے دھناراضی قرار دیتے ہوئے سلطان ترکی کے متعلق کیا کیا نہیں کہا۔ "خلیفہ المسلمین" اور "امیر المؤمنین" ان کو قرار دیا۔ ان کے احکام کی اطاعت اپنے لئے "مذہبی فرض" بتائی۔ ان کو اپنی جان و مال کا مالک ٹھہرایا۔ ان کے ملک اور اختیارات میں دست اندازی اسلام میں دست اندازی کبھی۔ لیکن اب جہاں گورنمنٹ برطانیہ مصطفیٰ کمال پاشا کی بجائے بران کے "خلیفہ المسلمین سلطان ترکی" کے احکام کی نافرمانی کرتے ہوئے علیحدہ جہاں کا ہے سلطان ترکی کا ساتھ دے رہی ہے۔ وہ سلطان ترکی گورنمنٹ برطانیہ کے سلوک کے شکر گزار ہو رہی ہے۔ مسلمانوں نے یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ سلطان ترکی کی خلافت غت۔ بود ہو گئی۔ چنانچہ اخبار وزیندار اپنے اہل جان کے پرچہ میں اخبار انگلشیں کی اس نمائندگی کے تدارک اور مصطفیٰ کمال کے خلافت کوئی کارروائی کی گئی تو "خلیفہ المسلمین" سلطان ترکی کی طرف داری میں اور ان کے افواض و مقاصد کی حمایت میں ہوگی۔ لکھتے ہیں۔

ہم یہ چاہتے ہیں کہ موجودہ خلیفہ مسلمان خلیفہ کے سے اختیارات و اقتدار اس میں رہا رہیں یقیناً نہیں ہیں۔ کیونکہ وہ تو انہوں کے جنگی جہازوں کی زد میں رہیں گے۔ یہیں میں شرع تادمہ امیری ان کے لئے ہے۔

گویا اس وقت سلطان ترکی کو خلیفہ المسلمین نہیں سمجھتے۔ بلکہ ان کی خلافت کو "برصغیر شریع" ساقط قرار دیتے ہیں۔ چلو فیض ہوا۔

سلطان ترکی کو خلافت سے جواب دیتی ہوئے زمیندار نے ساتھ ہی "خلافت اسلامیہ" کے منصب کو خالی نہیں بننے دیا۔ بلکہ اس کو اس طرح پر کر دیا ہے کہ وہ ہیں سلطان العظمیٰ ذات کے لئے یہ مطلب نہیں۔ کیونکہ وہ غیر مسلم طاقتوں کے سپرد ہیں تو سرحد خلافت اسلامیہ کے قیام اور ان کے مقصد کے لئے اس سے مطالبہ۔ ان کی جان کے لئے جو طاقتیں بے زیادہ کوشاں ہے اور جس کی طرف تمام دنیا اسلام امید و احترام کی نگاہوں سے دیکھ رہی ہے۔ وہی طاقت ہم سے زیادہ عملاً خلافت اسلامیہ ہے۔ اس کا صاف مطالبہ ہے کہ اب خلافت کا سہلہ سلطان ترکی کے سر سے اتار کر "غازی مصطفیٰ کمال پاشا" کے سرانجام دیا گیا ہے۔ مسلمانوں کو یہ نئی "خلافت اسلامیہ" مبارک ہے۔ لیکن اگر خلافت کی یہ انتقال بعض امور سے ہوا ہے کہ مصطفیٰ کمال پاشا کی صورت انہی دلیں کو کشیدگی ہے۔ اور یہ فضیلت سلطان ترکی کا اصل نہیں۔ تو خطہ ہے کہ جب۔ ان کی کشیدگی ہی رفع ہو جائیگی۔ اگر ارفع ہوگی۔ تو انہی اتمام ہوگا جو سلطان ترکی کا ہوا۔ تو سو فتنہ کبھی اور اشخاص کی طرف پیش آئیگی۔ اور کبھی ایسی طاقت کی پہنچ کرنا ہوگی جو عملاً خلافت اسلامیہ ہو۔

اس موقع پر ہم اپنے اس تذکرہ کو بھی صاف کر دینا چاہتے ہیں کہ اگر "خلافت اسلامیہ" کسی ایسی طاقت کی طرف منتقل کی جائیگی ہے۔ جو "خلافت اسلامیہ" کے قیام اور ان کے مقصد کے احترام اور ان کی جالی کے لئے زیادہ کوشاں ہو۔ تو کیا کسی وقت مسٹر گاندھی کی تحریک کے متعلق تو یہ نہیں کہہ دیا جائیگا کہ "یہی طاقت ہے نزدیک مسلمانان اسلامیہ ہے۔" تو یہ مسٹر گاندھی بھی قیامت کی اور ان کے مقصد کی جانی واپس فرست دیتے ہیں۔ ان کے لئے کوشاں۔ وہ۔ ہنس کے دلی

ہیں اور خود مسلمان بھی ان کے متعلق یہی لکھتے ہیں۔ اور اسی وجہ سے ان کی سرزدی کر رہے ہیں۔

سلطنت ترکی نے جناب میں داخل۔ اور جو بل۔ وہ ظاہر ہے ملک الگ نافہ سے گیا۔ اور خلافت کے صلحہ جواب مل گیا۔ اب اگر "غازی کمال پاشا" نے زبانی صلح صفائی کرنے کی جگہ سے بذریعہ جنگ فتنہ آزما کر کرنا ہی ہے۔ تو اس کا نتیجہ کبھی کوئی اچھا معلوم نہیں ہوتا۔ امیر فیصل اور فرانس کی کشیدگی اور جسے آزما کر کرنا ہی ہے۔ اس کو کوئی راہ و عرض نہیں۔ لہذا مصطفیٰ کمال پاشا کی طاقت اور جمعیت بھی کوئی ایسی نہیں جو نہ ممکنات کو ممکنات بنا دے۔ اس صورت میں کبھی اس لئے دوں کے خلافت طاقت استعمال کرنے کی وجہ سے "خلافت اسلامیہ" کے منصب پر بیٹھا ہوا جائیگا ہے۔ امیر سارنگاں جیلے ہی طور پر خلافت کے متعلق کچھ کہنے سے الگ ہیں۔ گورنمنٹ برطانیہ سے ان کے وہ زمانہ تعلقات فاضل ہیں۔ جو اور زیادہ امتداد ہو رہے ہیں۔ اس لئے لے دیکر۔ یہ گاندھی ہی رہ جائے گی۔ جو خلافت کے لئے کوشاں اور سرگرم مل ہیں۔ اس وقت اسی اصل کے ماتحت جس نے روس کے مصطفیٰ کمال پاشا کو "خلافت اسلامیہ" نصیب کی گئی تھی۔ کیا خلافت ان کے سپرد فوہ کر دیا جائیگی۔ اگر اس کا جواب نفی میں ہو۔ تو ہم سے زیادہ اس لئے میں یہ کہہ دوں گی۔ لیکن ان امر کا کیا جواب ہے۔ ہم کہہ جاتے ہیں۔ مصطفیٰ کمال پاشا کو سلطان ترکی نے خلافت نہیں کر دلا سکتی ہے۔ وہ جب ان کی جگہ سے مسٹر گاندھی میں پائی جائے۔ تو ان کو عملاً خلافت نہیں دلا سکتی۔

بات دراصل یہ ہے کہ خلافت کا شور مچا کر ہمارے حقوق پر جانے میں کہ خلافت کبھی کبھی میں۔ اور خلافت کی کچھ قدر و قیمت ان کے دلوں میں ہے۔ جب ہی پانی کسی کو خلیفہ المسلمین اور کہاں سے کیا بنا دیا۔ اور جب چاہا۔ ہٹا کر ہوسے بٹھا دیا۔ یہ تو سیاسی مجلس نے کیا کیا ہے۔

مجلس نے اپنے ایڈریس میں جو الفاظ

کو دیا گیا جب خلافت شریک کا ان کی سادہ دیکھا گیا۔
 اسے علاوہ زمینداروں نے بھی اس پر شورش مچا دیا تھا۔
 مالاکھو سارا انکار اپنے مذہب اور اس کی بنا پر تھا۔ اب
 ہم دیکھتے ہیں۔ جب اس کے نزدیک سلطان شریک کو
 خلیفہ بننے سے اختیار و اقتدار استیصال
 حاصل نہیں ہوا۔ یقیناً نہیں۔ اور ان کی خلافت ساقط
 ہو چکی ہے۔ تو ہم سے اس خلافت کا اعتراف کرنے
 کا کیا مطلب؟
 خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہم تو اس خلافت
 کو ماننے والے ہیں۔ جسے نہ کوئی چھین سکتا ہے۔ اور
 وہ چھینی جاسکتی ہے۔ اور خلافت مقدسہ کی خلافت
 مسلمانوں کو اگر اس کا غم نہ ہو تو خلافت شہانہ بنی اسد
 کی خلافت کا اقتدار یاد کریں۔ مخالفین نے اس خلافت
 سے دست بردار کرنے کے لئے کس نہ مہم چلائی
 لیکن انہوں نے مسلمان اعلان کر دیا کہ خلافت کی رہا
 جو مجھے خدا تعالیٰ نے پہنچائی ہے۔ کوئی اسے اتار
 نہیں سکتا۔ آخر انہوں نے دشمنوں کے اعدائوں شہید
 پسند کیا۔ مگر یہ گوارا نہ کیا کہ ان کی خلافت ساقط
 ہو جائے۔

پہلے خلیفہ برحق اور خلافت صادقہ کی شان درک
 تمام اختیارات اور اقتدارات سے جو آپل جائے
 خلافت ساقط ہو جائے۔ اور یہی خلیفہ المسلمین
 ہونے میں کوئی فرق نہ آئے۔

شریعت اسلام جو کہ خدا علیہ السلام نے
 اسلام میں انمول کا مفرد کردہ قانون ہے اور
 کی صفائی کا حکم بانی اسلام علیہ السلام نے اس کی
 تہذیب خدا تعالیٰ کے لئے علم کی بنا پر
 کی ہے۔ اس لئے اس کے سب ادا و ادائی برکت اور
 انسان کے فائدہ کے لئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان
 کے پس قدر صحیح تحقیقات ہوئی ہیں۔ ان کو اسلام کے
 احکام کا حکمت اور صداقت ظاہر ہوئی ہے۔ یہی اسلام
 کے عباد کا کام ہے۔ اب جبکہ دشمنوں کی صفائی کے
 متعلق ہے۔ پھر یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خلافت

کے لئے علم کے مطابق ارشاد فرمایا ہے کہ
 لو ان اشد الحول امی لا مرقم قاتلہ
 الحشاد بالسرور عند کل حیلۃ رقیقہ
 (مشکوٰۃ باب السواک ص ۳۴)
 اگر میری آخرت پر یہ یحییٰ نہ ہوتا۔ تو میں مجھ و تباہ کہ دشمن
 کی ناز و نرا دیر سے پر حالیں اور ہزار ہا بچوں کو زوال
 کے وقت سواک کیا کرتا۔
 اور جو ظالمین کو سواک کی تاکید شریعت اسلام نے
 کس نہ دہ سے فرمائی ہے۔ اور اس طرح دشمنوں کی
 صفائی پر کس قدر زور دیا ہے۔ حال میں انبار گیل
 نے ہمارے خدائے ذاکر خلافت کے حلال سے
 آپ مصنفین شریعہ کیا ہے۔ جو بتاتے ہیں کہ سواک
 شریعت اسلامی حکم کیا ہے اور پر حکمت ہے۔
 شریعت کو لانا ہے۔

”حفظ دین کی کوئی مکمل کوشش لوگوں کو اپنا
 یاؤں کو اپنے بچوں کے دانت سات رکھنے
 کی نصیحت نہیں دیگی۔ یہ سبق پڑھانا بہت مشکل ہے
 کیونکہ دشمنوں کی بیماری عجیب و غریب ہے۔
 ممکن ہے۔ کہ ابتداء میں کسی قسم کا درد محسوس نہ ہو
 اور جب درد ہو جائیگی کہ کوئی علامت نظر
 آئے۔ تو تک عام طور پر اس سے غافل ہو جاتا
 ہیں۔

پایہ زار (دشمنوں کی ایک بیماری) جس کی پہلے
 پہلے دردوں کے ارہ گد جھڑپ میں نہ مزاح
 ہو جاتا ہے۔ اور بعد میں ادھر ادھر پھیل جاتا ہے
 آہستہ آہستہ تمام دشمنوں کو خراب کرنے کا موجب
 ہوتی ہے۔ اس بیماری سے اور بھی بہت سی
 بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔

اگر ہر شخص کو سمجھ دلائل کی شدت و زین ضرور
 احساس کر دیا جائے۔ تو قوم کے لاکھوں فوڈ
 اور دیگر جانیں بچ جائیں گی۔ اور دشمنوں کو صاف
 کر دیا جائے۔ یہ مفید ہو سکتا ہے۔ اگر اسے
 نہ صرف صحت و شام بلکہ ان کا کھانے کے بعد
 طور پر استعفیائی کیا جائے۔ (دیکھیں ۱۲ جلد ۱)

یہ زمین مختص ہے دشمنوں کی صفائی کی ضرورت
 اب محسوس کیا ہے۔ مگر جہان میں ان کی صفائی کی ضرورت
 برک کو دراج میں۔ مگر اسلام کے مقدس بالی سے
 نہ جہت آج سے کئی سو سال پہلے اس ضرورت کو بیان
 فرمادیا۔ بلکہ اس کو پورا کرنے کا بھی خاص انتظام کر دیا
 ایک مسلمان اگر یہ نہ سمجھتا ہو کہ دشمنوں کی صفائی کس
 قدر ضروری ہے۔ تو یہی وہ رسول کریم کے ارشاد پر عمل
 کرتا ہوا سواک استعمال کرے گا۔ اور اس طرح اس حکم کی
 اطاعت کر کے اپنے دشمنوں کو خطرناک امرانی کے
 حملے سے محفوظ کر دے گا۔

شاہد ان بزاری کا فتہ جس وقت مسٹر گاندھی
 اور مسٹر گاندھی میرٹھ کے مہمان
 حورق کو میرٹھ کے اجازت صرف اس شرط پر دی تھی کہ
 ان کی عمر ۲۱ سال سے کم نہ ہو۔ اور چار آٹھ سالانہ جہد
 ادا کریں۔ اسی وقت ہم نے نکھا تھا۔

و کیا کسی نے اس پہلو پر بھی غور کیا ہے؟ ایسی صورت
 حال کی یہ پیشین گوئی کے ساتھ خلاط اور سیر بولی
 کسی خطرہ کا باعث نہیں ہو گا۔ افسوس ہے
 کہ مسٹر گاندھی نے جنھیں رد ومانیت کا بیاد دعویٰ
 ہے۔ صرف خود اوپری کرنے کی غرض سے طوائف
 کو اپنے ساتھ ملا لینا ضروری سمجھا۔ کیا کسی دہانی
 انسان کی خیرت گوارا کر سکتی ہے کہ ایسے ذہن ترین
 طبقہ مخلوق سے اپنے کام میں کسی قسم کا امداد
 قبول کرے۔ اور حرام کے مال کو اپنے مقصد
 کے پورا کرنے کے لئے وصول کرے؟

ہم نے اس خطرہ کی طرف توجہ دلائی تھی۔ اور جو بالکل صاف
 طور پر نظر آ رہا تھا۔ اس کے متعلق ان لوگوں نے جو
 امداد خود مسٹر گاندھی کی ہر ایک بات پر آمادہ و فرا
 کھنے کے لئے تیار تھے۔ اس کوئی ٹکس نہ لیا۔ لیکن
 اب خود اسے ہی عرصہ میں اپنی نظر آ گیا ہے کہ مسٹر گاندھی
 نے فاحشہ عورتوں کو میرٹھ کی اجازت دینے میں کتنی
 بڑی غلطی کی ہے۔ اور کسی خطرناک برائیوں کا بیاد

کھلا ہے۔
چنانچہ مسٹر اینڈریو نے اس خوابی کے متعلق برو
کھتے شال کے طور پر ایک مقام گوئڈہ رکھل اسکے
متعلق لکھا ہے۔

ہمارے ایک فاضلہ عورت نے ہم تعاون کی مالی
تجربے کا ثبوت یہ دیا ہے کہ انہوں نے اس شخص
کے اس جلسے کے انکار کو دیا ہے کہ جو عدم
تعاون کے خلاف ہے۔ دوسری خبر جس
نے بھی زیادہ اخلاقی گراؤ کا ثبوت ہے۔
یہ ہے کہ جب نمایاں عدم تعاون نے جلوس نکالا تو اس
مذہب کی کوئی گیت گائی نہ تھی شال پر ہی اس
حالت میں ان کے منہ میں مگرت تھی۔

اسپر اخبار پر پابندی ہے۔
اگر گناہی میں داخل نہ سمجھا جائے تو ہم کہیں گے
کہ اس خوابی کی بنیاد اس وقت پڑی ہے۔ جب
سوائے گاندھی نے فاضلہ عورتوں کو بھی عرو
کے صبر کرنے کی اجازت دیدی ہم سمجھتے ہیں
اخلاقی کے نام ان کو صبر نہ بنانا چاہیے۔
یہ بالکل صحیح ہے۔ کہ اس خوابی کی بنیاد اپنی "مقدس"
انہوں نے رکھی۔ جو اس "بہ قسمت گروہ" کی طرف
بے تابانہ طریق سے بڑھے۔ لیکن جب یہ بنیاد
بڑی ساسی وقت کیوں نہ اسے اکھیر دیا گیا یا اب
کیوں زور اور جرأت کے ساتھ اس کے خلاف
آواز نہیں اٹھائی جاتی۔ اور کیوں سرگاندھی کے
اس ارشاد کی تعمیل نہیں کی جاتی کہ:-

یہ ہیں جو کہ سوما جی کی سپرٹ کو نشوونما دے
ہے میں۔ اپنے اندر وہی خیالات کہ بے فنی
سے بچنے کی دیر ہی بھی پیدا کرنی چاہیے۔
(پر تاب۔ ۱۰ جولائی)

"زمیندار" نے "شاہدین بازاری کا فتنہ" کے
عنوان سے ۱۰ جولائی کے پرچہ میں مضمون لکھتے
ہوئے اس فتنہ کو زیادہ خطرناک سمجھا ہے جیسا کہ
اس نے مسٹر اینڈریو کے سدرجہ بالا بیان کا
ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:-

یہ دیر ہی مال ہے تو سمجھنا چاہیے کہ اس مال
کا کوئی اسکے اجلاس میں اس جلسے کی عورتیں
بھی شریک ہو گئی۔ یہ کوئی کانگرس کی گیت
کتنی تو انہیں حاصل ہی ہے۔ زمیندار فتنہ
کیا دیر گنتی ہے۔ ظاہر ہے کہ ان کی شرکت
سے شدید نقصانات کا احتمال ہے شریک
وہ حضرت نور جیادار ہندوستانی خواتین کے
پاس پہ ذیلی عورتیں بیٹھیں گی۔ اور کوئی تیز
نہ کہے گا کہ شریف خانوں کو نہی ہے۔ اور
بازاری کو نہی۔ یقیناً یہ بعدہ سوال کی شدتوں
فرمیں اور بے لوثی ہے۔ اس کے علاوہ
ان کا دیر تو وہاں خدام کا محسوس کے لئے
کس قدر مضرت اور محرب اخلاق ثابت ہوگا
اس کا اندازہ آسانی سے کیا جاسکتا ہے۔

یہ اسی قسم کے خطر تھیں۔ جن کی طرف ہم بہت پہلے
توجہ دلا چکے ہیں۔ چونکہ شاہدین بازاری کے فتنہ کے
بانی مسٹر گاندھی ہیں۔ اس لئے جو کچھ ان کی طرف سے
ظہور پذیر ہوا یا آئندہ ہو گا۔ اس کی ساری ذمہ داری
انہی پر فائدہ ہوتی ہے۔ کیا وہ اپنی اس غلطی کی
اصلاح کرنے کے لئے تیار ہیں؟

یکے شد و دو شد ہم نے اختر علی ابن مسٹر
نور جیادار کا جو اقتباس شائع کیا تھا۔ اسپر دیکھیں کہ
اس کے بیان کردہ ایک واقع کی بنا پر روشنی ڈالنے
کے لئے کیا تھا۔ جس کی وہ جرأت نہ کر سکا وہ اتفاقاً
نے اب مسٹر اختر علی کا دوسرا ساسی مسٹر گاندھی کا
صاحبزادہ بتایا ہے۔ اور دیکھیں کہ مخاطب کر کے لکھا
ہے کہ:-

اگر ہم میں یہ جرأت نہیں ہے کہ وہ اپنے کھر
ثابت کر سکے۔ تو ہم ہمہ کر اس قدر قنوت اور
حد و سکتے ہیں کہ نوٹ کا تیرا دورہ طوائف
جس نے وہ نوٹ نکال لیا یا اڑا لیا ظاہر ہوگی
اگر ہمہ اس کا خواہشمند ہو۔

جو کچھ اس معاملہ نے اب چکے بھی اہم صورت بن
کر رہا ہے۔ اور ایڈیٹر صاحب ذوالفقار نے اس کے
متعلق اپنی جہد یہ شہادت کا ذکر کرتے ہوئے
"کافی ثبوت دینے پر آمادگی بھی ظاہر کی ہے۔
اس لئے اس صاف ہو جانا چاہیے۔

کیا معاشرہ دیکھ "توجہ کرے گا۔ جس کا بیان کردہ
واقعہ اس ساری عمارت کی بنیاد ہے۔ خلافت
کمیٹی کے غنیمت شدہ چھ ہزار روپیہ کی شرائط رسائی کو
بھی یہ بڑا کارنامہ ہو گا۔ اگر "دیکھ" اپنے بیان کو
باید ثبوت تک پہنچا دے گا۔

"زمیندار" اگر گورنمنٹ انگریزی ہمارے بڑے بڑے مینی
کے متعلق کیا چاہتا ہے؟ زمیندار نے اس کے
کہا۔ اور ہمارے بیان پر کہ ہم جس گورنمنٹ کے سامنے ہیں اس کے
ساتھ وفادار ہونے کی پوری ذمہ داری ہمیں پیش کیا کہ
عوام میں جن کو اصل گورنمنٹ برطانیہ کی مخالفت اور عداوت کا حس
پڑھا جا رہا ہے اسے ہم سے خلافت متعلق پیدا ہو۔

ہم تو خود اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولہ الامر
کے ارشاد انہی کے ماتحت گورنمنٹ کی اطاعت اور دشمنی
اپنا مذہبی فرض سمجھتے ہیں نہ کوئی فریال مع خیال اس کے پابند
ہیں۔ اس گورنمنٹ کا دفاع ہونا چاہئے کہ کوئی شرم کی بات نہیں
ہے لیکن دراز زمیندار کے حوالہ اور بہت کو دیکھتے جو مسٹر گاندھی
کی پیروی میں گورنمنٹ برطانیہ کو نیلانی حکومت "قرار دیتا اور
اس کے متعلق لوگوں میں بدلی اور نفرت پھیلا کر اپنا فرض سمجھا کر
اسے بے راہی گورنمنٹ کی طرف سے پیش نمائی ہوئی جو وہ نہ
صرف ذات آمر طاق ہو معاذ اللہ۔ لکھا ہے کہ گورنمنٹ کی جو اس کی
ہر آگ گلے لگنا ہے۔

حال میں پنجاب گورنمنٹ نے زمیندار بعض مضامین قابل
قرار دیکھ جب تک کہ انہی پر اقرار کیا کہ "آئندہ اس امر کا
خیال رکھا جائیگا۔" وہاں یہی لکھا کہ ہم خود اسے چاہتے ہیں کہ
"تمام دنیا میں انگریزی انصاف کا سکے ہے۔"
اس فقرہ کا صاف مطلب یہ ہے کہ زمیندار گورنمنٹ کو یہ بتانا
چاہتا ہے کہ اس کی خواہش ہے کہ تمام دنیا میں انگریزی حکومت ہو۔

زمیندار نے اس کے متعلق کیا چاہتا ہے؟ زمیندار نے اس کے
کہا۔ اور ہمارے بیان پر کہ ہم جس گورنمنٹ کے سامنے ہیں اس کے
ساتھ وفادار ہونے کی پوری ذمہ داری ہمیں پیش کیا کہ
عوام میں جن کو اصل گورنمنٹ برطانیہ کی مخالفت اور عداوت کا حس
پڑھا جا رہا ہے اسے ہم سے خلافت متعلق پیدا ہو۔
ہم تو خود اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولہ الامر
کے ارشاد انہی کے ماتحت گورنمنٹ کی اطاعت اور دشمنی
اپنا مذہبی فرض سمجھتے ہیں نہ کوئی فریال مع خیال اس کے پابند
ہیں۔ اس گورنمنٹ کا دفاع ہونا چاہئے کہ کوئی شرم کی بات نہیں
ہے لیکن دراز زمیندار کے حوالہ اور بہت کو دیکھتے جو مسٹر گاندھی
کی پیروی میں گورنمنٹ برطانیہ کو نیلانی حکومت "قرار دیتا اور
اس کے متعلق لوگوں میں بدلی اور نفرت پھیلا کر اپنا فرض سمجھا کر
اسے بے راہی گورنمنٹ کی طرف سے پیش نمائی ہوئی جو وہ نہ
صرف ذات آمر طاق ہو معاذ اللہ۔ لکھا ہے کہ گورنمنٹ کی جو اس کی
ہر آگ گلے لگنا ہے۔
حال میں پنجاب گورنمنٹ نے زمیندار بعض مضامین قابل
قرار دیکھ جب تک کہ انہی پر اقرار کیا کہ "آئندہ اس امر کا
خیال رکھا جائیگا۔" وہاں یہی لکھا کہ ہم خود اسے چاہتے ہیں کہ
"تمام دنیا میں انگریزی انصاف کا سکے ہے۔"
اس فقرہ کا صاف مطلب یہ ہے کہ زمیندار گورنمنٹ کو یہ بتانا
چاہتا ہے کہ اس کی خواہش ہے کہ تمام دنیا میں انگریزی حکومت ہو۔

صداقت مشتبہ نہیں ہو سکتی

مسٹر نواب الدین امیر سہری نے ایک مضمون لکھ کر لکھنؤ میں شائع کیا۔ اس میں ان کی تصویق کے غرض سے اعلیٰ حد تک میں چھوڑا ہے۔ آپ اس سے پہلے ہی ان میں متنبہ ہو سکتے ہیں۔ اگر وہ اس کے ساتھ ہیں۔ جواب دہنے کی مسئلہ ضرورت نہ تھی۔ ان کے بعض سبب احوال بحث و مباحثہ کر کے اس سے نفی شدہ لیکن ان سبب برا نہیں ہو سکتا۔ یہ مسئلہ نہ تو ان کے ذکر مسئلہ کے اندر ملتی اور نہ بحث نہایت بہتر کی ہے۔ البتہ ان مضامین سے یہ فائدہ ضرور ہوا۔ کہ بعض احوال سے انہیں اپنے اخبار میں درج کر کے یہ سبب اور حضرت مسیح موعود کے مخالفین اور جو اصل کی ہیں یہ مضمون نہ تو تنقید میں مسٹر نواب الدین نے اپنی حجت سے ہر تائید کرنا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی عبادت میں انشا و کبار ہے۔ اور انہیں کچھ شک نہیں کہ مسیحی نظریے سے دیکھتے ہیں انسان اس سے جو کہ کھا سکتے ہیں۔ مگر ہرستان میں جو ایک بات کو نظر میں دیکھنے کے عادی ہیں اس سے کوئی دھوکہ نہیں کھاتے بلکہ وہ توقف غرض میں صداقت کا پورا یقین ہے۔ کیونکہ ان کی تمکین بنی ہیں اور ان کے عقائد سے نواب الدین نے ایک صفحہ تو اس بات پر چھوڑا ہے کہ حضرت مسیح موعود دسٹے اس سے پہلے ہی کی اور تو لیں کرتے تھے بعد میں اور کرنے لگے۔ یہ امر نہ صرف حتمی ثبوت ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ اس میں قیامت کی کیا بات ہے۔ نبوی کے سرور علیہ السلام اہمیت علم الادبین والآخرین ارستارائے دہائے بادجو و اقوام باہم ربک الذی خلق کی زبردست جی کے ہمیں باغ کھلی کھلی بیٹھائیاں ہیں اور بادجو و جبریل کے بار بار نہیں دلائے کے کہ آپ برحق رسول ہیں اور انی سال تک اس بات پر قائم نہ ہوئے کہ میں خلعت نبوت سے سرفراز نہ کیا گیا ہوں تو کیا پھر ان کا غلام ہی کی ایک زمین کی رو سے پہلے آپ کو نبی نہ تھے۔ چنانچہ جو منہ پر ہے اس کی رو سے ابتدا سے لیکر ہم ہر ایک شخص کو خدا کے رسول سے میں فرق نہیں آیا۔ یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے

پہلی بار حضرت مسیح موعود کی طرف سے

شعر ہوں اور میں ہی فرماتے رہے۔ چھوڑا ہے۔ یہاں تک کہ حدیث کے ساتھ جو حدیث اسلام ہی ثابت دیکھنے کے ساتھ ساتھ کہتی ہے۔ جو سبب کسی اسباب کا نہیں ہو تا کہ وہ ان کے اپنے آپ کو ثابت مانے ایک ایک دل ان کے کھینچنے لگی واقعہ حتمی ثبوت ہے۔ اس میں کہ آپ کو حضرت زکریا کے کچھ دہائے انہی لوگوں کے بھائی ہیں۔ جو پہلے انبیاء علیہم السلام کو آپ کہتے رہے۔ کیا وہ شخص مغربی ہو سکتا ہے۔ جو بادجو و بار بار ہی کہا جائے کہ ان الہیات کی تائید کرے جو اس پر لکھے اپنے اکان و اطفال کے مطابق خداوند منات دلائل کی طرف سے تائید ہو سکتے۔

آواز بد باہنوں کے دل کیسے سیاہی جو اس غلام انسان کی ثابت کہتے ہیں کہ اس نے توڑت لگانا شروع کر دیا اور ہر عیون کی کثرت مانے بھائی کوئی ہو سکتا۔ زید و یحییٰ پاس کو دیا۔ میں نے ایک عیسیٰ کی کتاب پر ہی جس نے لکھا ہے کہ خود قرآنی وحی سے ثابت کہ کو پہلے پہلے سیدنا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) صورت ایک قوید کے واقعہ کے رنگ میں ظاہر ہو چکا ہے۔ یہ زید کا خطاب اختیار کر کے پھر ہی رسول کا پیکر میں چھوڑ دینے میں جا کر یہاں تک فرستے ہیں کہ اللہ کے رسول ہونے لگا۔ گویا ایک ہی ذات ہے وہ غیر ذالک نہیں اس طرح اس کے قدم ہر قدم چکر لگے کہ جاتا ہے۔ کہ قرآن صاحب نے کیا ثبوت بہت ظاہر نہیں ہو چکے کہ نبوت کا نام (اختیار کیا جا سکتا ہے۔ کیا جو کلام اور الہی تائید و نصرت اور مقصد میں کامیابی ہی اپنے اختیار میں ہے۔ مسٹر نواب الدین لکھتے ہیں کہ حقیقت انبیا صحو ۱۹۷۰ء بعد از موت روح ہے۔

عوام اپنی نادانی سے نبی کی جو حقیقت جانتے ہیں اس کے کلام سے حضرت مسیح موعود پر نبی کا لفظ یا نا استعمال ہو جائے۔ مگر اس کے معنی یہ ہو گئے کہ آپ عوام کی اصطلاح کے رو سے نبی نہ تھے یعنی شریعت جدید نہ لائے تھے۔

اور اقل الفضل صلا پر ہے۔

حضرت مسیح موعود کی طرف سے

انہی شریعت و سبب ان مضمون کے کلام ہے۔ ان کے ہر مضمون ہی میں اس کے ساتھ

دو نویں مہار میں تضاد ہے۔ پہلے میں تکرار کی اصطلاح عوام کی نادانی قرار دیا ہے۔ بلکہ میں یہ کہتا ہوں کہ یہاں تاہم گویا مادی اور نادان سے موعود ہونے حضرت علیہ السلام کے خلاف دلیل غرض یا اگر سے یہ کلام الہیہ نہ ہو تو الہیات کی سبب یہاں اس کی وجہ سے کہ عوام تو میں شرک میں مبتلا ہیں۔ اور زید سے نفور۔ میں کہتا ہوں کہ حضرت کی عظمت کسی دوسری دور سے دل پر ضرور اثر ملتا ہوئی ہے۔ اور الہیات کی بات کو یہ سبب طور پر کہتے ہیں۔ دینی۔ جو وہ دوائے دے ہیں۔ ان کو خور سے دیکھتے۔

پہلے حوالہ میں صرف نبی کا لفظ ہے اور دوسرے میں حقیقی نبی کا عوام کی اصطلاح تو ہے کہ نبی جو الہی دی ہو جو خراج حیدر لائے۔ مگر حضرت مسیح موعود کی طرف سے دوسرے حوالہ میں حیات مسرت ہے۔ وہ یہ ہے کہ آپ شریعت جدید و نبیوں کے حقیقی نبی زمانے میں حضور نہ تھے بلکہ ایک نبی دور ہوا ہے جو شریعت جدید لائے ایک وہ جو پہلے نبی کی شریعت پر عمل ہوتا ہے۔ مگر براہ راست ہوتا ہے اصطلاحی الفاظ جو زید مانے پہلے کو حقیقی نبی فرمایا دوسرے مستقل نبی۔ بہت توان عبارتوں میں تضاد ہے اور نہ حضرت خلیفہ المسیح سے عوام کی نادانی والی اصطلاح اور حضرت مسیح موعود کی اصطلاح کہ ایک قرار دیا۔

دوسرا اعتراض اعلیٰ مسٹر نواب الدین نے کیا کہ حقیقت انبیا پر لکھا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء و المرسلین موعود و زید و دیگر یہاں کے حضرت مسیح نے دنیا کو نبی نبوت کو دیکھا اور ان کی نبوت کے بعد اللہ نے اس تمام کو نبی کر دیا۔ جو ان کو اس عقیدہ سے آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ثابت ہوئے ہیں یا ان کے خلاف۔

اور عوامی بالظہر صلا پر لکھا ہے۔

موجود ہر ایک شخص کو جس پر کمال و مقام و عظمت کو میرے ہم مدد قائم لاہو ہر نبی اس کی موت کے بعد کئی لاکھ انسان کسی عورت کے پیٹ سے پیدا ہوئے۔

۱۳۱) ان ۱۰ زندگیوں میں تیار ہونا۔ الٹا زیارہ ہے کہ
اجتماعی زندگی سے بچنے یا بچو جانے سے ضرور
بالضرور فردی زندگی بچ جاتی یا بچو ہو جاتی ہے لیکن
ایسا فرد کی زندگی کے ضائع ہو جانے سے بچنے سے ضروری
نہیں کہ حیات اجتناب کی بھی ضائع ہو جائے۔ بلکہ وہ ایسی کی
دینی قائم رہتی ہے جس طرح کو کل کے نابود ہو جانے
سے اس کے اجزا بھی نابود ہو جاتے ہیں۔ مین پاکسٹ
کے ضائع ہو جانے سے لازمی نہیں ہوتا کہ کل بھی نسل
ہو جائے۔ میں نے بائیس کی رد و حرکت کی مثال دیکر
داخل کیا تھا کہ اس کی حرکت حوالہ کے جاری ہونے کو
ساتھ حرکتی حرکت بھی جا رہی ہے۔ لیکن اگر یہ
حرکت کے دائرہ میں ہے۔ ضروری ہے کہ حوالہ کی

(۱۳)

(۴) حیات فردیہ اور حیات اجتماعیہ کے درمیان
ماہ الاختیار یہ ہے کہ حیات فردیہ زندگی کے لحاظ سے
فرد ایک زندگی یا زیادہ سے زیادہ اس کی اولاد ہی کی
زندگی تک محدود ہے، لیکن حیات اجتماعیہ کا زمانہ اگر
لامحدود نہیں تو محدود بھی نہیں ہو سکتا جانتے ہو کہ سماج
موجودہ اجتماعی زندگی آج کل کی پیدائش نہیں۔ بلکہ
اس خاص موجودہ ہیئت و صورت میں ظاہر کرنے کے
لیئے نہ صرف دس یا بارہ صدیوں کو مجتمع زندگیوں کے
تو اثرات نے کام کیا ہے۔ بلکہ اس کے بننے میں ان
ساری اجتماعی زندگیوں نے حصہ لیا ہے۔ یہ انسانی پیشانی
کے وقت سے اب تک مختلف شکلیں میں ظور پذیر
ہوتی رہی ہیں۔ اجتماع بشری کی مثال اسی صبح کی طرح
ہے۔ جو جوں جوں آگے کو بڑھتی جاتی ہے۔ بڑی
اور بڑی لہر کی شکل اختیار کرتی جاتی ہے۔ یا انکو ایسی

(۱) فصل - قانون

تکلیف ہے۔ بلکہ یہ نسبت حیات اجتماعی اور فردی
فردی کے لئے ہے۔
۱۳: ان دونوں چیزوں کے برابر ایک جوتھا بھی اہل دنیا
ہے۔ اور وہ اقتصادی نقطہ نظر کے اعتبار سے ہے
اقتصادی ہوتے کم سے کم قوت و خیر کے زیادہ کو
زیادہ ترجیح دیتا ہے۔ انسانی ضرب اللش اسکو خود
بہتر کرتا ہے۔ کہیں باہمی فائدہ دینا ہی حیات فردی
کے قائم رکھنے میں یہ اقتصادی شرط اہل دنیا غائب
ہو جاتی ہے۔ کہیں کو اس میں انسان اپنے سائے قوت کو
محض اپنے فرائض کو دیکھتا ہے۔ کہ اس کی فردی حیات
قائم ہے۔ حالانکہ اس کے قائم رکھنے کے لئے
بڑی قوتوں کے مرجع کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی
مادی بوجھ ہی کرتا ہے۔ لیکن جیسا کہ میں آگے بٹاتا ہوں
اس کی حیات فردی بجائے سوز سنے کے بجاتی ہے۔
بجائے قائم رکھنے کے ہلاکت کے خطرے میں پڑتی
ہے۔ مگر حیات اجتماعی میں مذکور بالا اقتصادی اصول
کما حقہ ظاہر ہو جاتا ہے۔ یہ کہ جو انسانی حیات اجتماعی کی
حرکت یا تھکیل کی طرح شروع ہو جاتی ہے۔ ضروری ہے
کہ اس اجتماع میں فردی حیات کی حرکت کا مرکز اپنی
جا پر غیر محسوس قوت کے مرجع کرنے کے ساتھ صحیح و
سالم رہے۔ اور جب تک وہ اجتماع ہے۔ اور جس صورت
میں وہ حرکت کرتا ہے۔ ضرور ہے کہ جب تک وہ
کوئی چیز ان صورت میں فردی حیات ہی حرکت کرتی ہے
لیکن اگر حیات اجتماعی کی ضروریات کو نظر انداز کر کے
انسان اپنی ساری قوت و ہمت کو اپنی حیات فردی کے
قائم رکھنے میں صرف کر دے۔ تو اس کا آخری
نتیجہ ہو گا۔ کہ اس کی قوت و ہمت کو زیادہ خرچ ہو کر
فردی کو بچانے کا وہ بچنے کے خطرے کا نشانہ بن جائے گا
اور ایک ایک دن ضرور وہ انسان بائیکاٹ کی طرح
اپنے دائرے سے نکل کر ڈھکیچھا ہو جائے گا۔ یہی قسم ہے
جو انسان کے لئے ہوتی ہے۔ انسانی ملک نام میں
دیکھئے۔
غرض یہ کہ جو فرق ہے جو حیات اجتماعی اور حیات
فردی کے درمیان ہے۔ جسے ہم نے اس سلسلہ میں ذکر کیا

میں یہاں مناسب سمجھا ہوں۔ ایک گامہ حرکت
کیا جاتا ہے۔ کیا جاتا ہے۔ کیا جاتا ہے۔ کیا جاتا ہے۔
اور دوسرے گامہ حرکت پر ہی محدود ہے ایک
اخلاقی کو بڑی حد تک اس کے خیال کے لئے ہے۔ اور
لاحری انہیں خود پروردہ کی ہے۔ ایک انسانی قوت
کو کا حق و ہمت پروردہ کی ہے۔ یہی سبب ہے کہ
ہے۔ اور وہ رہا نہیں ایک محدود و غرضی کے لئے اور
نظر سے گامہ حرکت پروردہ کی ہے۔
انہیں ایک اور سرے کے لئے بطور فردی حیات
اور تکلف اور محنت کے ہے۔ لیکن وہ سبب لازمی طور
اور سبب کے لئے محاذ اور ضامن نہیں۔ بلکہ اغلب
حالات میں وہ دوسرے کے لئے خطرناک ہو جاتی ہے۔ نہ
بہت اس لحاظ سے کہ وہ اپنی ان قوتوں کو جو اجتماعی حیات
کے قائم رکھنے اور ان کے جیلانے کے مقصود ہی پر
آپ کو ضرورت سے زیادہ قائم کرنے میں صرف کر دیتی ہے
بلکہ اس لحاظ سے کہ وہ اجتماع میں ایک برا فائدہ دھکا کر
اپنی بد تاثیر کو دوسرے افراد تک بھی پہنچاتی ہے۔
لیکن بایں ہمہ حیات فردی اپنی ذات میں نہایت ہی
ضروری اور اہم ہے۔ یہی سبب ہے کہ وہ حیات اجتماعی کے لئے
سرچش ہے۔ اسی سے حیات اجتماعی بنتی ہے۔ اور اسی کو
ذریعہ سے اس کا ارتقاء جاری رہتا ہے۔ اگر افراد ہوں
تو ان کا اجتماع بھی ہی وجود میں آئے۔ اور نہ کہ ترقی کو
رہنے کے لئے بلکہ بالافرق کے بیان کرنے سے یہ سمجھ جاتا
ہے۔ کہ اس کی اپنی اہمیت کو نہ کرنا چاہا
ہے۔ نہیں۔ بلکہ اس کا وجود کو باعتبار اس کے کہ
حیات اجتماعی کے لئے بطور مہدء کے ہے۔ یہاں اجتماعی
سے نہیں بلکہ ضروری لازمی ہے۔ لیکن چونکہ انسان
و حیوان کے درمیان اتنا فرق ہے صرف اور صرف حیات
اجتماعی کو ہی مابہ الامتیا زیادہ ہے۔ یعنی حیات فردی کے
محاذ سے انسان و حیوان دونوں ایک ہی حیثیت رکھتے
ہیں۔ جو قوتیں شہوت فردی حیات کے قائم کرنے کیلئے
ان میں فردی ہیں۔ حیوان و انسان ہر دو میں یکساں ہیں
مگر حیات اجتماعی کے سبب اگر درمیان زمین و آسمان کا
بعد و فرق ہو جاتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ انسان بعد و فرق

یہی فرق انسان کو بھی ہی تیسر نہیں ہو سکتا تھا۔ مگر انسانی
حیات اجتماعی کی ضروریات کو حیات فردی کی ضروریات
پر مقدمہ کر کے۔ انسان و حیوان کے درمیان یہ امتیاز
کبھی قائم نہیں رہتا۔ اگر انسان حیات فردی کو قائم کرے
میں حیات اجتماعی کو نظر انداز کر دے۔ جو کہ انسان کی حیات
سے کا لگو سکو نہایت ہے۔ اور وسیع جادہ ترقی ہو جاتا
ہو کہ اس کی حیات اجتماعی سے اس کی حیات فردی
انسان کو مقدمہ کر کے تو اس کا ضروری نتیجہ انسانی حیات
کا قائم رہنا ہے۔ اور یہی حیات ہے کہ انسانی حیات
اخلاقی حیات اور صفات پر جو انسان کی فطرت میں مرکوز ہیں
وہ سب سب اسی کے طفیل نمودار ہوتے ہیں۔ اور جلد گزشتہ بھی
اگر حیات اجتماعی نہ ہوتی۔ تو ان انسانی حیات میں کبھی ہی
مغنی نہ رہتی۔ جیسا کہ ایک دوسرے جیلان ہیں۔ اس لئے وہ حیات اپنی
ذات کے اندر عظیم الشان ہے۔ اور حیات فردی بلحاظ حیات
فردی ہونے کے اپنی ذات میں اسی ہی اہمیت رکھتی ہے۔
جیسے کہ ایک حیوان فردی حیات۔ اور اسے جو کچھ کہ اہمیت
ہے۔ وہ صرف اس لئے ہے۔ کہ وہ حیات اجتماعی کے
لئے ایک بڑا مصدع کا کام لیتی ہے۔ اگر وہ حیات
اجتماعی کے لئے سرچش نہ ہوتی۔ تو پھر وہ بانی حیوانات
کی زندگیوں کی طرح ایک معمولی زندگی ہے۔ اور اس
طبعاً یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ حیات فردی کی قدر و قیمت
اسی قدر زیادہ ہوگی۔ جس قدر کہ زیادہ وہ حیات اجتماعی
کے لئے منع فیض بنیگی۔ اور جس قدر کہ زیادہ نشو و نما
اور وسعت دار تھا کسی اجتماع میں ہو گا۔ تو اس کے
یہ معنی ہونگے۔ کہ حیات فردی اس اجتماع میں قیمت
ہے۔
اس لئے ہمیں یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ یہ وہ
کہ اس لئے کہ ایک معمولی چیز ضرور ہے۔ جس قدر
کے لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کو اہل وفاق بنایا ہے
وہ ترقی اسی طرح ہوتی ہو سکتی ہے۔ کہ میں گامہ
حیات فردی کے شروع ہو کہ حیات اجتماعی کی شکل
اختیار کرے اور پھر وہ حیات فردی ایک اور عظیم الشان
حیات میں منتقل ہونے کے قابل ہو جائے۔

ہندوستان کی خبریں

پریس ایکٹ کیٹی

۲۰ جولائی کو پریس ایکٹ کیٹی کی پورٹ شائع ہوئی۔

پورٹ کا مطلب یہ ہے۔ ۱۔ پریس ایکٹ منسوخ ہو جائے گا۔ ۲۔ اخبارات کے اشتعال و انہوش کے مضامین کے متعلق جو قانون ہے وہ بھی منسوخ کیا جاوے گا۔ ۳۔ قانون پریس اور رجسٹریشن ایکٹ قانون پریس آفیس قانون سمندری مصوبی میں منسب ضرورت ہند کی جاسکے گا۔ ۴۔ جس شخص کا نام اخبارات و کتب کی رجسٹریشن کے قانون کے تحت رجسٹر ہو وہ بالغ ہو نا چاہئے۔ ۵۔ تمام اخبارات کے سرورق ہندوستان اور غیر ہندوستان کے اخبارات کے مضامین کیلئے ریاستی دیوانی اور نوحداری طور پر ذمہ دار ہوگا۔ ۶۔ پریس اور رجسٹریشن ایکٹ کے دفعات ۱۲ سے ۱۷ میں جو اخبارات دیکھے گئے ہیں وہ ہمالیہ (۷) افسرین حصول اور لکھا۔ ان کتب کو ضبط کر سکتے ہیں۔ جو زبردفعہ ۱۲۴ الف قابل مواخذہ ہوں کتب کا ملک مداخلت میں اس حکم کے خلاف اپنی کر سکتا ہے۔ (۸) پریس اور رجسٹریشن ایکٹ کے دفعات ۱۲، ۱۳، ۱۴ میں مندرجہ ذیل کر کے ۱۵ ماہ کر دیا ہے۔

پریس ایکٹ کیٹی رپورٹ ۲۰ جولائی۔ اخبار پر پادشہ کی رائے پادشہ پریس ایکٹ کی سازشوں سے اتفاق رائے کرتے ہوئے اس تجویز پر اعتراض کیا ہے کہ ایڈیٹر کا نام اخبار پر لانی طور سے ہوا کرے۔

بھٹی میں غیر ملکی بھٹی ۱۱ جولائی پراونسل لاہور میں کپڑے کی صنعت کیٹی بھٹی نے ہر ایک گھر سے غیر ملکی کپڑے جمع کر کے انعام کیا ہے۔ یہ کپڑے یکم اگست کو پادشہ کے جلاد نے جائیں گے یا اگر کپڑے کے مالکوں کی خواہش ہو تو سرنانکے مصیبت زدگان کو سپرد کیا جائے گا۔

مشرقی احمد علی گڈہ۔ ۱۹ جولائی داسٹر قند شروانی قید میں شروانی پریس کو زبردفعہ ۱۵۳ الٹ تحریکات ہند ایک سال قید باسقت کی سزا دی گئی ہے۔

صوبائیات متحرک کا بنارس۔ لکھنؤ میں یہ افواہ آئندہ گورنر کو رٹ بنائیں جائیں گے۔ اور ان کی جگہ سردار پریس صوبائیات متحرک میں آئیں گے۔

بھوم ہسار میں انتظامی اور پٹنہ۔ دہلی میں عدالتی اختیار کی گئی۔ دارالامان ہسار کی تحریک پراونسی کوئٹہ میں ایک ریو لوشن اس مطلب کا پاس ہوا۔ کہ انتظامی اور عدالتی اختیارات کو علیحدہ کر دیا جائے اور اسکو عملی صورت دینے والی سکیم مرتب کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی جائے۔ سردار پریس میں کاروانج۔ ایک سرکاری اعلان بتاتا ہے کہ ۲۰ جولائی کو پادشہ رات کے ۱۱ بجے کی بجٹ پر جو لوگوں کے درمیان شہر میں واقع ہے۔ غیر ملکی جہازت مظہر نے نظریہ غلطی سے ہمیشہ کے ایک بجٹ کے اندر آ کر پڑا۔ ایک ناگہان افسر نے قبل اس کے کہ وہ بچے۔ اسے اٹھا کر باہر پھینک دیا۔ اس کے بعد غنیم نے بجٹ پر ایک زبردست آنتاری کی سنگر گولیوں اور بموں سے انہیں دھکیل دیا گیا۔ ایک گنہگار لہر دہ پھر لیٹ آئے۔

مشرقی ملک کا بہت۔ بھٹی۔ ۱۹ جولائی۔ سردار گرو ہونل جہاں مشرقل کا انتقال ہوا تھا۔ اس کے منظر میں لگا ایک بہت طیار کیا ہے۔ جو بعینہ اسی حالت میں ہے جس میں انکا انتقال ہوا تھا۔ مشرقی بھٹی میں کی رہائی۔ ۱۵ جولائی کی شام کو مشرقی بھٹی میں کوئٹہ جیل سے رہا کر دیا گیا۔ گورنمنٹ دھیس کانن کی رہائی کے متعلق ایک اعلان مظہر ہے کہ انکو ہمیشہ اجازت تھی کہ وہ جب چاہیں قرا نامہ پر خط کر کے رہائی حاصل کریں۔ اب تک مشرقل بھٹی میں نے ایسا کرنے سے انکار کیا تھا۔ اب بدھیا گانہ کے قریب بیٹھ پھونٹ پڑا ہے۔ اور مشرقل بھٹی میں کی صحت خراب

ہے۔ انہوں نے تحریری اعلان کر لیا کہ وہ اپنے تبار و ضلع بالابار میں نہیں جائیں گے۔ چنانچہ زبردفعہ ۱۵۳ ضابطہ نوحداری گورنمنٹ نے مشرقل بھٹی کو مارا۔ ہندوستانی مسافروں کو انہیں پریس ایکٹ کے جبراً گاڑی سے نکالنے کی حکمت زبردفعہ ۱۱۳ قانون ریلوے اس نظام کا مقدمہ میں جو مقدمہ مشرقل اس ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کی عدالت میں چل رہا تھا کہ اس نے چار ہندوستانی مسافروں کو درجہ دوم کے ریلوے خانہ سے جبراً باہر نکال دیا۔ اسکا فیصلہ سنایا گیا ہے۔ پریس ایکٹ کو ۳۰ روپے جرمانے کی برائے نام سزا دی گئی۔ جہاں دیکھا گیا ہے۔

دیوبندی رسالہ کی ضبطی۔ اردو رسالہ سو سو تریک رسالہ پادشہ ترجمہ صفحہ مولوی بشیر احمد عثمانی۔ شائع کردہ حبیب اسٹینٹ پیپر دوسرے۔ یونہی مطبوعہ قاسمی پریس دیوبند سرکاری طور پر ضبط کر لیا گیا ہے۔ ڈیوبند دوں سے مسوئی ڈیوبند دوں سے مسوئی ملک لڑا ملک لڑا کیوں۔ تیرہ کئے جانکی منظوری کی گئی؟ خلافت کیٹی گورنمنٹ میں شہر۔ امرتسر کیٹی گورنمنٹ میں بھی خلافت منشی کے متعلق بدعنوانی کی شکایت پیدا ہوئی ہے۔ خلافت کیٹی گورنمنٹ نے ایک جلسہ میں لوٹ اٹھا۔ کے خلاف مقدمہ چلانے کی تجویز منظور کی ہے۔ انہیں زبرد مقدمہ چلایا جائیگا۔

انتظام کیٹی عمر کی قیدیوں میں۔ قانونی کونسل صوبائی مقدمہ کے پاس سدا ایک ریو لوشن کے ماتحت ہزاروں لوگوں کو کلاس لہو کی رائے سے گورنمنٹ صوبائیات متحدہ اسکول لیڈنگ کلاس کے امتحان کیلئے کم سے کم عمری تیار ہوئے۔ ہندوستان کے انگریز بھٹی۔ ۱۹ جولائی۔ مشرقل بھٹی اور غیر ملکی مال کا مقاطعہ ٹیک انڈیا میں ایک کھلی جلی ہندوستان کے تمام انگریزوں کے نام شائع کی ہے جس سے درخواست کی ہے کہ وہ بی بی بی مال کے مقاطعہ دانہ شراب نوشی کی تحریک میں مدد دیں۔

انتظام کیٹی کے متعلق گورنمنٹ کو حلیہ۔ لکھنؤ۔ ۱۹ جولائی۔ پریس کانن پریس نے پادشہ کو گورنمنٹ صوبائیات متحدہ اپنی اس ملک کو حلیہ کر کے جو اصل کماؤں کے منظر میں آئے

مالک کی خبریں

وزیر اعظم اور ڈی ایچ ای کی ملاقات
لندن ۱۴ جولائی۔ وزیر اعظم اور ڈی ایچ ای کی ملاقات ہوئی۔ ملاقات میں دونوں نے ملکی صورتحال پر تبادلہ خیال کیا۔

لندن ۱۵ جولائی۔ بنگالیوں میں فسادات جاری ہیں۔ ایک ملک ملک اور ایک زخمی ہوئے۔ پولیس نے فسادات کو روکنے کے لیے سخت اقدامات کیے۔

لندن ۱۵ جولائی۔ پاکستانی فوجیوں نے افغانستان میں فوجی قیدیوں کے تبادلے کے لیے مذاکرات کیے۔

لندن ۱۴ جولائی۔ پاکستان میں انتخابات کی تیاریاں جاری ہیں۔ حکومت نے انتخابات کی تاریخ کا اعلان کیا۔

لندن ۱۴ جولائی۔ مسز این بیسٹنگ کا مقدمہ خاتم۔ عدالت نے فیصلہ سنایا۔

لندن ۱۴ جولائی۔ مسز این بیسٹنگ کا مقدمہ خاتم۔ عدالت نے فیصلہ سنایا۔

لندن ۱۴ جولائی۔ مسز این بیسٹنگ کا مقدمہ خاتم۔ عدالت نے فیصلہ سنایا۔

لندن ۱۴ جولائی۔ مسز این بیسٹنگ کا مقدمہ خاتم۔ عدالت نے فیصلہ سنایا۔

یونانی تمام

مقامی اخبار پر ایک خبر دست لائی میں تمام ملکی جاری رہی۔ یونان کی حکومت نے ملک کی تمام سرکاری عمارتوں کو محفوظ بنانے کے لیے اقدامات کیے۔

لندن ۱۵ جولائی۔ یونانیوں کی مشکلات کی ایک جامع تصویر کشی کی گئی۔

لندن ۱۵ جولائی۔ یونانیوں کی مشکلات کی ایک جامع تصویر کشی کی گئی۔

لندن ۱۴ جولائی۔ یونانیوں کی مشکلات کی ایک جامع تصویر کشی کی گئی۔

لندن ۱۴ جولائی۔ یونانیوں کی مشکلات کی ایک جامع تصویر کشی کی گئی۔

لندن ۱۴ جولائی۔ یونانیوں کی مشکلات کی ایک جامع تصویر کشی کی گئی۔

لندن ۱۴ جولائی۔ یونانیوں کی مشکلات کی ایک جامع تصویر کشی کی گئی۔

لندن ۱۴ جولائی۔ یونانیوں کی مشکلات کی ایک جامع تصویر کشی کی گئی۔

تحقیق اسلام کی کائنات میں اس شرط پر

اس کے لیے کئی کئی سالوں سے محنت کی جا رہی ہے۔

لندن ۱۴ جولائی۔ تحقیق اسلام کی کائنات میں اس شرط پر

لندن ۱۴ جولائی۔ تحقیق اسلام کی کائنات میں اس شرط پر

لندن ۱۴ جولائی۔ تحقیق اسلام کی کائنات میں اس شرط پر

لندن ۱۴ جولائی۔ تحقیق اسلام کی کائنات میں اس شرط پر

لندن ۱۴ جولائی۔ تحقیق اسلام کی کائنات میں اس شرط پر

لندن ۱۴ جولائی۔ تحقیق اسلام کی کائنات میں اس شرط پر

لندن ۱۴ جولائی۔ تحقیق اسلام کی کائنات میں اس شرط پر

فصل فی الفضل یسئل اللہ کو تیرے من یشاء و اللہ

دیں کی نصرت یو الہامی ہوئے عسوا ان یبعثک ربک مقاماً محموداً اب

نویا میں ایک ہی کتاب و نسخہ کو قبول نہ کیا لیکن خدا قبول کرے گا۔
اور بے زور اور سول و امن کی پوری خاطر ہو گا۔ الہام حضرت مسیح موعود

مضامین کے نام پر

کاروباری امور کے

متعلق خط و کتابت تمام

پہنچے ہو

مضامین کے نام پر

خط و کتابت (شب باری اخبار کرد)

نیات اللہ

امدی خواتین کی روح کا

حضرت امام مہدیؑ کا انتظار

استشارات

غیر

ایڈیٹر: غلام نبی بی اسٹنٹ - جہڑ محمد خان

مبشر: ۲ جولائی ۱۹۲۱ء مطابق ۲۱ دسمبر ۱۳۳۹ھ

المستشرق

جو مسلمانین سے دور رہا پور کے دیہات میں تبلیغی
دورہ کرنے کے لئے بھیجے گئے تھے اس آگے ہیں۔

نوشتری
حضرت علیہ السلام کی ایدہ اللہ تعالیٰ
کاترہ کلام بصورت نظم پہنچا ہے
جو انشاء اللہ اس کے اخبار میں شائع
ہوگا۔

کی جو گفتگو ہوئی
درج کی جائیگی۔
بچ ۲۴ جولائی ۱۹۲۱ء

حضرت خلیفۃ المسیح کشمیری

مکرمی جناب ابیہ صاحب الفضل: السلام علیکم
مذہب ذیل رپورٹ درج اخبار فرمادیں۔

حضرت اندس کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل و
احسان سے بہت اچھی ہے۔ دن بدن حضور کی
صحت میں نمایاں تغیر معلوم ہو رہا ہے۔ مورخہ ۱۸
کامکان میں آگئے تھے۔ اس وقتوں سے مکان
بہت مست اور آرام دہ ہے۔

۱۹ کو حضور نے اپنا وزن کر لیا۔ الحمد للہ کہ
وزن میں چھ سیر کی زیادتی ہے۔ قادیان سے
آئے وقت حضور نے اپنا وزن کر لیا تھا۔ تین ہفتہ
میں چھ سیر کی زیادتی ہوئی ہے۔

اسی روز صبح کو وقت ایک بجے ہوس بوت مقام گاندھری
میں مجھ کو دیا تھا۔ یہ جگہ بیاڑہ میل کے فاصلہ پر
ہے۔ ہوس بوت قریباً دو روز میں پہنچا کر
مورخہ ۲۰ کو بعد نماز ظہر حضور بعد ال بیت
اور باقی رفقاء سفر شکاروں میں بیٹھ کر دعا
ہوئے۔ حضرت ام المؤمنین مدظلہا اور
صاحبزادہ مرزا اشرف علی صاحب شاہ
پر سڑک کے راسے آئے۔ ہم رات کے
دس بجے کے قریب پہنچے۔ یہ جگہ نہایت
ہی خوشگوار اور صحت افزا ہے۔ حضور
کو یہ جگہ بہت پسند آئی ہے۔ سری نگر سے
یہ مقام بہت اچھا ہے۔ حضور کی ڈاک
سری نگر سے باقاعدہ طور پر ہر روز یہاں پہنچ
جاتی ہے۔ اسکو خطوط وغیرہ سری نگر ہی کے پتہ پر

نے چاہئیں۔ یہ کہ جس جگہ بھی ہوں۔ وہاں خدا کے
خود پہنچا دیتے ہیں۔ سورہ ۷۶ میں حضور نے فرمایا
کہ جس کو ہم مسافر مگر مجھ پر پڑھ لیتے ہیں۔ اسے
حضور نے مجھ پر حایا۔

جناب مولانا افتخار الدین علی صاحب جناب مولانا
میر محمد بخش صاحب جناب بھائی عبدالرحمن صاحب
قادیانی صریحاً فرمیں ہی ہیں +

فاکار محمد و اللہ شاہ - ۲۲ مئی ۱۹۰۲ء

خبر احمدیہ

کسی صاحب نے دفتر تالیف و اشاعت سے
بہت مطلوب | تین عدد انگریزی ترجمہ ترک مولانا
پندرہ دی پناہ نیچے کے لئے لکھا ہے۔ لیکن اپنا نام
ادارتہ نہیں لکھا۔ وہ دفتر میں دوبارہ اطلاع دیں
تا کہ تحصیل کی جاسکے۔

سید قوم کی دوزخوں متعلق جو اعلان افضل
اعلان میں ہوا تھا۔ اس اعلان کی بناء پر جن
لوگوں نے درخواستیں بھیجی تھیں۔ ان میں سے نام
ان کی کہ وہ دل کے پاس لکھ کر بھیجے گئے ہیں۔
ہر ایک درخواست کنندہ فرداً فرداً بجائے جلا
کا منتظر رہے۔ اس اعلان کے ذریعہ مبلغ کیا
جاتا ہے۔

ناظر امور عامہ قادیان
اخویم محمد افضل خان صاحب ثلوی
درخواست علی | کارخانہ نمونہ تمام اثاثہ البیت
کے من لیا ہے۔ اللہ اکبر دس ہزار کا نقصان انکو
کھانا پڑا ہے۔ وہ احباب کے درخواست کے
ہیں کہ ان کے لئے کم از کم ایک ہندو دعائیں کریں کہ
اللہ تعالیٰ ان کی مشکلات آسان کرے۔

ناظر امور عامہ قادیان
جلا احباب و بزرگان سلسلہ احمدیہ کی خدمت میں گذارش
ہے کہ میری بڑی بیوی کی بیماری سے صحت یابی کے
لئے دعا فرادیں۔ میری چھٹی بیوی کو بھی کالیہ صحت

نسیب ہو۔ اور میں بسا ہی بیویوں اور بچوں کے
خامی دین اسلام اور خادم دین اسلام ہوں۔
حاجزادہ عبداللطیف احمدی مقام آبادری
سندھ قریباً ایک ہفتے کے محنت بخاریں مبتلا
تھا۔ اس وقت وہ اللہ تعالیٰ کو کرم و فضل سے
کبھی قدر ادا نہیں کرے۔ مگر تقاضا ہے کہ
احمدی احباب و دلدل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ
کے صحت بخشنے۔

O. O. Kundi Mahomed
(ahimadi) C/O Messrs
Messrs Kullu Bros
41/7 Messrs Street Rangoon

مولانا مولوی سید عبدالواحد صاحب کن بڑی
صحت بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا
فرمائیں۔ نیز میرے لئے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ
مقام میں کامیاب فرمائے۔

مطیع الرحمن بھائی مستقیم بانی کلاس اسلامیہ کالج لاہور
میرا ایک سفید مہر ہے۔ اور مختلف طرف بہت
زور آ رہا ہے۔ جلا احباب احمدیہ کی خدمت میں
عرض ہے کہ وہ ورد دل سے فاکار کی کامیابی
کے واسطے دعا فرادیں۔

فاکار افضل آہی دیکھی بیٹر فیمہ ہنچیمان
احباب کرام کی خدمت میں اناس پر کہ عاجز
چند مشکلات ہیں۔ خداوند کریم اپنے فضل و کرم
سے رنج کرے۔ امین۔ نیز دین میں میری کمزوریوں کو
دور کرے۔ عاجز مولانا احمدی۔ عبدالخال
میری ابلیہ کی کال صحت نیز کاروبار کی ترقی
کے لئے ورد دل سے دعا فرمائیں۔

عاجز سید موسیٰ رضا احمدی - مونگیر
سید اختر حسین صاحب بیٹری حیدر
نماز جنازہ | بانی پست کا طریق طاعت کے بعد
میں عالم شباب میں ۱۲ روز کی کو انتقال ہو گیا۔

مولانا وانا الیہ راجون۔ مرحوم نہایت شریف الطبع
اور ایک مزاج تھے۔ مرحوم نے خود اپنی مرضی

پڑا۔ حضرت کو قبول کیا۔ اور اپنی تمام خاندان میں ایک
احمدی بنے۔ فاکار محمد بخش بانی پست
میری ابلیہ پر ۱۲ روزہ مہر دل و جان کرتی تھی اور
نہایت افسوس رہتی تھی۔ اور جلا کی فوت ہو گئی ہے
چنانچہ غائب کی درخواست ہے۔

فاکار محمد حسین احمدی بزرگ گلیاٹ ضلع شاہ پور
سماں بھائی لیل ۱۲ جون کو فوت ہو گئی ہے۔ اس جنازہ
فاجہ پڑھ کر مہر کیلئے دعا کی خدمت فرادیں۔

فضل الدین مدرس۔ راجہ احمدی مالٹا اوچے۔ (کو جلا)
چند ہری اللہ و صاحب کن گلی جو بڑے شخص احمدی
تھے۔ فوت ہو گئے ہیں۔ ان اللہ ان کا جنازہ فاجہ پڑھا جائے
اکبری احمدی دائرہ زیمہ۔ دائرہ خانہ قلعہ مونا سنگھ
حکیم نور محمد صاحب انتقال کر گئے۔ احباب ان کا جنازہ
فاجہ پڑھیں۔ کہ انہی احمدی۔ سکھ بھائی سنگھ دائرہ
سماں جلال الدین صاحب فوت ہو گئے ہیں ان کا جنازہ فاجہ
پڑھا جائے۔ جلال الدین احمدی منیر سنگھ کپڑی پسرور

دو کتابوں کی تلاش

سلسلہ مذہب کے متعلق دو کتابوں کی ضرورت ہے۔ جو
ان کتابوں کا پتہ لگا کر اتم کو ارسال فرما دیں گے۔ انکو
کے علاوہ بنا سب قیمت کی ارسال کر دی جاوے گی
لا سکھان سے راج دی و تھیا ۱۲، جنم ساسی بھائی بال
سلسلہ کے قریب کی سلسلہ گریہ کتاب میں اب ہائے
اللہ میں نہ آوے گی۔ بعض بنات ضروری کنوک جو
گردناکین صاحب کے مسلمان ثابت کرنے کے لئے فیصلہ
ہیں۔ وہ ضلع ہو جائیں گے۔ تاکا ارادہ ہو کر یہ دونوں
کتابیں بھائی تیسری میں رکھی جاویں۔ لعل لکھنؤ
پسید کے پیشوں میں بھائی جاتی تھی۔ دیہاتی گھر دواد
اور ساو محوؤں سے یہ پیشی۔

رافق | عبدالرحمن (پہر سنگھ) انکو جان

الفضل الرحمن الرحيم

قادیان دار الامان - ۲۸ جولائی ۱۹۶۱ء

انگلستان میں تبلیغ اسلام

مجاہدین اسلام کی ضرورت

(از جناب دہری فتح محمد شاہ سیال احمد لکھنؤیہ)

انگلستان میں تبلیغ اسلام نہایت ایک ضروری اور مفید امر ہے۔ ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ تمام دنیا میں اسلام کا پیغام پہنچا دے۔ مبلغ، انزال، خلیفہ، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ جو کچھ تم پر نازل ہوا وہ لوگوں کو ایک پیغام ہے۔ انگریز لوگ بھی اقوام دنیا میں شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا بھی حق ہے کہ انہیں اسلام پہنچایا جائے۔ پھر آج کل جو خصوصیت اس قوم کو مل رہی ہے۔ وہ آپ سب لوگوں پر ظاہر ہے۔ دنیا میں ہر ایک کے دل آج کل غالب ہیں۔ لیکن یورپ کی تمام قوموں پر انگریز غالب ہیں۔ اس لئے ایک ایسی قوم جس کے وجود میں آنے کی غرض اور ایسی جماعت جس کے قائم ہونے کا اصل مقصد یہ ہے کہ اسلام کی تبلیغ تمام اطراف و اکناف عالم میں کی جائے۔ اس کا یہ فرض ہونا چاہیئے۔ کہ غالب قوم ان لوگوں کی طرف سے۔ حضرت یحییٰ بن خالد الصلوٰۃ والسلام جو اس زمانہ میں اسلام کو زندہ کرنے کے لئے آئے تھے آپ نے بھی ان لوگوں کے لئے بہت دماغیں کیں اور ان لوگوں کی طرف غالب قوم کی۔ طبی طور پر تو یہ ہونا چاہیئے تھا کہ ہندوؤں کی طرف زیادہ توجہ کرتے کہ وہ قریب کے اعدائے ملک تھے۔ چنانچہ براہیہ میں اکثر ہندوؤں کو ہی مخاطب کیا گیا۔ لیکن اس کو

جس کی کتابوں میں زیادہ زبردستی کے متعلق بحث اس کے علاوہ میں دیکھتا ہوں کہ احمدی جماعت کا سناٹا غار حید میں جو پہلا مشن قائم ہوا۔ وہ لندن میں ہی تھا۔ اس میں بھی اللہ تعالیٰ کی محنت تھی۔ یہ مشن تھا۔ کہ یہ مشن حسن اتفاق سے قائم ہو گیا۔ میں اس بات پر سوچتا ہوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی علیہ السلام نے مجھے حکم دیدیا کہ کام جاری کر دوں۔ ورنہ اگر تادمان سے سوچ بکا۔ کے بعد لندن میں مشن قائم کرنے کی تجویز ہوئی۔ تو غالباً شکایت کے لحاظ سے اور غربت کی رادتی کے لحاظ سے اس تجویز نے اکثر لوگ غائب ہوئے۔ اور کام میں ضرور التوا ہو جاتا۔ لیکن حالات ایسے پیدا ہو گئے کہ کسی خاص تجویز کے یہاں کام مل رہا۔ اور جو کچھ کام کو چلا کر چھوڑ دینا ناممکن تھا۔ اس لئے خدا کے فضل سے مستقل مشن قائم ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ ہمتوں کی جماعت سے جب کام لینا چاہتا ہے تو وہی ہمت نہیں پیدا کرتا ہے۔ جنگ بد کے متعلق تھا ہے۔ کہ کافروں کی ہمت مسلمانوں سے تین گنا تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ایسا انتظام کیا کہ کافروں کی اکثر جماعت پہاڑی کی وجہ سے اوچھل تھی۔ مسلمانوں نے خیال کیا کہ کافر تھوڑے ہیں اور کافروں نے خیال کیا کہ مسلمان تھوڑے ہیں اس طرح مٹ بھڑ ہو گئی۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے لیقضى الله امرا كان مضو لا۔ یہ اس لئے ہوا کہ اللہ تعالیٰ جو کام فرار سے چکا تھا۔ اس کا فیصلہ ہو جائے۔

قرآن شریف کی جن آیات میں جنگ بدر کا ذکر ہے۔ ان میں لکھا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے خود ایسا انتظام کر دیا کہ کافروں کی کمزور جماعت تو مسلمانوں کے ہاتھ سے بیکار ہو گئی۔ لیکن زبردست جماعت حاکم کو دیا۔ تاکہ گھر پر ایسی زبردست چوٹ لگے کہ کافروں کی کریں اور جو حصے ٹوٹ جائیں۔

لندن کا تبلیغی کام جس طرح بہت باہم ہے۔ اسی طرح بہت مشکل بھی ہے۔ انگریزوں کی مسلمان

کرنا کوئی معمولی بات نہیں۔ اس اس کے لئے غیر معمولی کوشش اور صبر کی ضرورت ہے۔

میں نے یہ تہیہ دیکھا ہے اٹھائی ہے کہ بعض لوگ ایسے ہیں جو اقتصادی لحاظ سے انگلستان میں مشن قائم کرنے کو سونپ دیں نہیں قرار دیتے۔ دوسری وجہ یہ ہے۔ کہ اس کام کے لئے میں اپنی تجویزوں کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ اور شروع شروع میں اس میں خیر بھی زیادہ ہو گا۔ ممکن تھا کہ اس سے لوگ اور بھی گھبراہٹیں۔ اگرچہ احمدی جماعت کی شان مومنانہ کے خلاف ہے۔ تاہم اعتیاداً عرض کر دیا گیا ہے۔

اس وقت مجھے یہ یاد نہیں غالباً ۱۹۱۷ء یا ۱۹۱۸ء کے سالہ جلسہ پر میں نے جماعت کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ لندن کی تبلیغ کے لئے یہ ضروری امر ہے۔ کہ اس ملک میں ہندوستانی احمدیوں کی ایک جماعت ہو۔ جو مختلف کاروبار میں مشغول ہو۔ اور اس کام سے پہلے سے اخراجات خود نکالے۔ نہ تو ان کا یہ کام ہو کہ براہ راست تبلیغ کریں۔ اور نہ ہی ان کے اخراجات بذریعہ پریا چندوں پر منحصر ہوں۔ اس کے علاوہ فرداً فرداً پرائیویٹ گفتگو میں بھی اس کے متعلق میں دوسروں سے اکثر ذکر کیا۔ اس قسم کے تذکرہ سے مجھے معلوم ہوا۔ کہ جماعت خود بخود اس کام کے لئے تیار ہے۔ اور اکثر لوگ اپنے اپنے طور پر اس امر کو محسوس کر رہے ہیں۔ جس کو پہلے خود محسوس کیا ہے۔ جلسہ کے بعد علاوہ دیگر احباب کے شیخ احمد اللہ صاحب مجھ سے ملے۔ اور ایک دفعہ مجھے گوجرانوالہ جانے کا اتفاق ہوا۔ تو بھائی عزیز الدین صاحب کو بھی اس کام کے لئے تیار پایا۔ یہاں تک کہ بھائی عزیز الدین صاحب اپنا مکان بچھ کر بھی سفر انگلستان کرنے کے لئے تیار تھے۔

اب یہ دو صاحب یہاں لندن میں موجود ہیں۔ اور جماعت کا کچھ کام کئے ہیں۔ اگرچہ تاجرانگ

میں ابھی تک کوئی ایسا ذمہ نہیں ہوا۔ تاہم ان کے پاسنے اخراجات اٹھائے ہیں۔ لیکن ان کے سامنے کی موجودگی ہے۔ یہ بظاہر یہ شہادت ہے کہ اس کی طاعت ملوں سے بھی مدد ملتی ہے لیکن اگر مالک علم ایسے رنگ میں مدد نہیں کر سکتے۔ جب تک یہ دونوں حالانکہ کہتے ہیں۔ مولوی مبارک علی صاحب آج کل سوچ رہے ہوئے ہیں۔ اور میں جہاں لندن میں آباد ہوں۔ اٹھتا ہوں نے کی وجہ سے کام بہت ہے۔ جو ان دوستوں کی مدد کے بیچا مشکل تھا۔ یہی طرح کرم دین بھی اپنا گاہرہ کر رہے اور اپنے رنگ میں ہندوستانی ملاحوں میں چلنے کر رہے۔ گویا اس سلسلہ میں نہیں صاحب یہاں پہنچ گئے۔ اور تینوں کا گذر ہوا ہے۔ اب جو چیز ہے کہ اس سلسلہ کو وسیع کیا جائے۔ اور ایسے لوگ یہاں آئیں۔ جو ایک عورت تک انگلستان میں نہ لیں۔ یا انگلستان کو اپنا وطن بنا لیں۔ زیادہ تر ایسے نوجوانوں کی مدد سے۔ جو قادیان میں آٹھ سال یا زائد عرصہ تک یہاں چلے گئے ہوں اور وہ تعلیم کی سکول میں آج ہوجا رہے۔ اور ان کے والدین ان کے لیے مدد کر رہے ہیں۔ لیکن ان کے والدین نے بھی کوئی اعزاز نہیں۔ جنہوں نے تعلیم پر ایسی ہیئت رنگ میں حاصل کر لیا۔ ایسے لوگ انگلستان کے مختلف شہروں میں پیش اور اپنا کام اختیار کرینگے۔ اور عموماً ایسے بڑے بڑے مقصد پر کیا جائے گا۔ جہاں پہلے سے کچھ انگریز مسلمان موجود ہیں۔ ان لوگوں کے ساتھ بلکہ یہ دوست تبلیغ کا کام کرینگے۔ اس طرح جہاں جہاں ایسے بڑے ہوئے۔ تبلیغ کا مرکز قائم ہو جائیگا۔ اس سے ایک بھی غرض ہے کہ انگریزوں کو اسلامی زندگی کا عملی نمونہ دکھایا جائے۔ یورپ کے لوگ اکثر مذہبی طبیعت کے نہیں۔ اس کے علاوہ اسلام کو نہایت حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ جب تبلیغ کی جالی ہر توان کا اکثر جواب یہ ہوتا ہے۔ کہ یہ انہیں تو تمہیک ہیں۔ لیکن مسلمانوں کی ایسی خراب حالت کیوں ہے۔ کل رات یہاں سے زنگوں کی ایک کلب میں میرا

لیکچر تھا۔ لیکن کے بعد پہلا سوال جو ہوا وہ یہی تھا کہ جو تمہیں کہتے ہو۔ اگر وہ صحیح ہے۔ تو مسلمانوں کی حالت ایسی کیوں خراب ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ مسلمانوں نے عمل چھوڑ دیا۔ تو پھر اعتراض ہوتا ہے کہ اس ثابت ہو گیا۔ کہ اسلام ایسا مذہب ہے۔ جس پر عمل نہیں ہو سکتا۔ اگر مشرقی لوگ اس پر عمل نہیں کر سکتے۔ تو یہ لوگ کیسے عمل کر سکتے۔ احمدیہ جماعت کا نمونہ پیش کیا جائے۔ تو اس اقدیریت کا اندازہ کر کے عذر کر دو گے ہیں۔ اسلئے ضرور کہتے ہیں کہ اعدیت کا زندہ نمونہ اس ملک میں دکھایا جائے۔ اس کے علاوہ ان لوگوں کے ذہن تبلیغ کے لئے تبلیغ کے کئی طریق کھل جائیں گے۔ بعض حالات کے لیے ناظر صاحب اذیت و اشاعت قادیان سے گفتگو کی جائے۔

شیطانی حکومت کا بائبل میں کھلبے کہ حضرت مسیح کو شیطان نے کہا تھا کہ اگر خاتمہ کس طرح ہو جائے مجھ کو سجدہ کرو۔ تو دنیا کی تمام بادشاہتیں تمہارے قدموں میں ڈال دوں گا۔ حضرت مسیح نے اس کی بات کو ٹھکرا دیا۔ اور اس کے مقابلہ میں اپنی اس حالت کو ترجیح دی۔ جو بائبل میں یوں مذکور ہے۔ کہ ابن آدم کے لئے زمین پر سر چھپانے کے لئے جگہ نہیں۔

زمانہ بدل گیا۔ عیسائی ساری دنیا پر پھیل گئے دنیا کی حکومت اپنی قبضہ میں کر لی۔ اور تم پر کہ اسے عیسائیت کی صداقت کی علامت ٹھہرایا گیا۔ اس سے بہت سے ناواقف اور بخان دہوکے میں آکر یا چند روزہ زندگی کو آرام و آسائش سے گزارنے کے خیال سے اور تو اور اسلئے جیسے پاک اور مقدس مذہب کو جو خدا کی عیسائیت کے حلقہ پر مشتمل ہو گا۔ ان حالات میں یہ بات جبر سے کہنی جانی کہ وہی لوگ جو بادشاہتوں کو عیسائیت کی صداقت بتا کر تھے۔ ان کو مسیحی سمجھنے لگ گئے ہیں۔ اور بڑی بے رحمی سے ان کی برادری کے مقلد ہیں۔ چنانچہ نیویارک میں انٹرنیشنل بائبل سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن

میں اس کے صدر بن کر دو روزہ جلسے ایک انوار کے جلسہ حاضرین سے جو کچھ اس درمیان کہا وہ یہ ہے کہ۔ یہ مسیح کے بعد دنیا میں کسی شخص کو زندہ ہونے کی تمنا نہیں کرنی چاہیے۔ کیونکہ بھل میں مانتا تھا ہے۔ کہ اس سال شیطان کی حکومت کا فیصلہ کیا جائے جس سے دنیا کو اپنے قابو میں کر رکھا ہے۔ اس کے بعد ایک غیر فانی زندگی کا دور شروع ہو گا۔ جو ان کے خداوند یسوع مسیح کی ایک نئی غذا کو حاصل ہوگی۔ گئے آدمیوں کے گنہ گنہ نہیں رہیں گے۔ اور جو لوگ بڑھاپے میں مضبوط اور خوبصورت و خوشحالیت سے محروم ہو چکے ہیں۔ وہ اس پیش بردار سے اس قدر مستفید ہونگے۔ مردوں اور عورتوں کا حسن جو پیری اور ضعفی کے عالم میں تھا اب ہو چکا ہے۔ پھر لہجہ اصلی چون برا جا بیگا۔ (دوسری رپورٹ ۱۱ جولائی ۱۹۲۵ء) لکھا کہ اس کوئی زیادہ عرصہ نہیں جو صفائی کے ساتھ فیصلہ کر دیا۔ کہ مذکورہ بالا الفاظ میں جو کچھ کہا گیا ہے اس میں کوئی شک نہ ہوتا ہے۔ اور میں تو اب بھی یقین ہے کہ یہ سب کچھ ہی بائبل میں۔ مال ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ وہ موجودہ حالت دنیا سے بادی صاحبان عیسائیوں کے غلبہ کے لحاظ سے عیسائیت کی صداقت قرار دیتی تھی۔ اس کو کس نظر سے دیکھا جا رہا ہے۔ یہ بالکل صحیح ہے۔ کہ اس زمانہ میں شیطان نے دنیا پر بڑا تصرف حاصل کیا ہوا ہے۔ اور ایسا ہونا ضروری تھا کیونکہ پہلے فتنوں میں لکھا ہے۔ کہ اس زمانہ میں شیطان اپنے پورے ساز و سامان کے ساتھ حملہ کرے گا۔ کیونکہ اس کا آخری حملہ ہو گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ لیکن اس کے متعلق اس قسم کے خیال رکھنا کہ مسیحیوں میں ماری دنیا و باقا اور بے خوفی ہا کہ بے برباد ہو کر ایک غیر فانی زندگی کا دور شروع ہو گا۔ اور اس دور کا خداوند یسوع مسیح کی ایک نئی غذا سے حاصل ہونے کی توقع کرنا نص خوبی نہیں ہے۔ حضرت یسوع مسیح خود ہی چلے۔ جہاں کوئی انسان اس دنیا میں جا رہا نہیں سمجھتا۔ اس میں مسیح آگیا ہے جو ان کے لئے شیطان کے فیصلہ کو روکنا تھا۔ لہذا ان کے لئے سامان مہیا کر دو گے جن کو کام میں لائے ہو گئے مقلد و مقلد ہو رہے ہیں۔ اب دنیا ہی وقت شیطان کے لئے

انجیل اور قرآن میں مذکور خدا کا نام

تشبہ بالباری اختیار کرو

از مولانا مولوی سید محمد سرور شاه صاحب

۲۲ جولائی ۱۹۲۱ء

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

میں نے اپنے بچے کو خط نہیں اس سورہ کے متعلق سنایا تھا کہ اس میں خدا نے وہ سہو کا کیا فرمایا ہے جس پر انسان چل کر اپنے حقیقی اقامت پہنچ جائے۔ یا جس کے سکھانے کیلئے قرآن کریم لایا ہے۔ سہو اس کا حال اور برتاؤ ہے۔ پھر دیکھئے یہی بتایا تھا کہ اسلام کا مقصد یہ ہے کہ وہ اہم سبق کو برہم مقام پر لے کر دیتا ہے جتنا عجیبی سبق سر سے قرآن کریم میں بیان کیا گیا ہے۔ اور ساری سورتوں میں سمجھایا گیا ہے۔ پھر اس متن میں ہی بتایا گیا ہے۔ پھر جو سہو سے چھوٹے دیکھئے میں بھی اس بات کو رکھا گیا ہے۔ تاکہ انسان پر غفلت قاری غیبت قائم نہ ہو۔ حال ہو جائے۔ کیونکہ قاعدہ ہے کہ جس بات کو بار بار دہرایا جائے وہ زبانیہ خیرہ جاتی ہے۔ اور جب کسی بات کو سوچا جاتا ہے تو وہ دماغ میں اٹھ جاتی ہے۔ اور انسان جھٹکتا جاتا ہے اس کو مستحضر کر سکتا ہے۔ جو بات زبان سے کہنی ہو اس کو بار بار کہا جائے۔ اور جو عمل سے خلق رکتی ہو سو عمل میں لایا جائے۔ تو وہ بات فراموش نہیں ہو سکتی۔ پس اسلام نے ان بات کو جو وہ اپنے سر و دل کی پیدا کرنا چاہتا ہے۔ چھوٹے سے چھوٹے دیکھائے تاکہ میں رکھا ہے۔

جہاں میں تباہی تھا کہ سطح اس سبق کو اس طریقہ میں کیا گیا
 مَحْيَا اَنْتَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا
 بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ۔
 سبحان الله ربنا يا

خدا سب نقصوں کی پاک بوجیا کر خدا جہوڑ نہیں ہوتا۔ یہوں ناہیں
یاں ختم کے اور ناقص سے پاک ہے۔ اور جہوڑتے میں سات ہے
مفتاح ہو ٹیکو جب انسان اچھا اور اس کو خدا کر کے خدا ناقص

میںے پاک و صفات حسنہ سے متصف ہر تو اسالہ نامی تجویز ہوگا
جسکو اسلام نے زور سے بیان کیا ہے کہ وہ توحید الہی کا اقرار کرے
اور کہے گا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اسوقت وہ خدا کے سوا
کسی کو محبوب و معبود اور متصرف نہیں سمجھے گا۔ ان تینوں باتوں پر
بعد اسکی زبان سے بلا اختیار لکھلیگا کہ اللہ اکبر یعنی سورت
اسکی لوح جیسا کہ حضرت صفحہ نے کہا ہے خدا کے حضور پہنچے
پھر اسکو خدا کے سوا کوئی چیز نہ رہے گی۔ اور اسوقت وہ کہے گا
لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ وہ دیکھے گا کہ کسی میں طاقت نہیں
کہ اس سے کسی طرف کو دور کر سکے اور کوئی نہیں جو اسکو فائدہ
پہنچا سکے جب انسان اس حد تک پہنچ جاتا ہے تو پھر اسکو خدا تعالیٰ
کی طرف سے فیضان حاصل ہوتا ہے۔

یہاں تک تو جیسے پہلے نظروں کا خدا صمد بیان کیا ہے۔ اب
میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ قرآن کے ایک سنی میں ایک ہی سنی نہیں
ہوتا۔ لفظ صمد جس کے لغوی معنی ہوتی ہے۔ میں نے بتایا تھا کہ سورۃ
فاتحہ میں ابتدا میں اللہ کے صفات بیان کئے گئے ہیں۔ ان
آیات میں جہاں اللہ تعالیٰ کے صفات بیان ہوئے ہیں۔
وہاں یہی بتایا گیا ہے کہ بندے کو کیا ہونا چاہیے۔ اس کا دل کیسا
خود اس کا دل میں پاکست ہو وہ صمد کا غیر خواہ ہو۔ وہ مہر دہر خدا
رزق دیتا ہے وہ اپنی حیثیت کے مطابق اس صفت کو اپنے اندر
ظاہر ہے۔ اہمیں بھی شان ربوبیت ہوا رہے بات اہمیں انسان
کیسے ہی خود دہر نام تخلیق کیلئے ہو۔

قرآن کریم اور حدیث ہی نہیں پرانے فلاسفے نے بھی اس مسئلہ کو دیا ہے جسکو وہ صداقت تصور ہی کہتے ہیں۔ وہ یہ کہ انسان تشبہ الباری اختیار کرے۔ چاہے کہ سمجھ ہی حتیٰ الامکان تصور سے پاک ہو۔ اپنی صفات کو کچھ مسکان انسانیت اپنے اندر عہدہ کر لیں۔ دیکھو نبی خدا نہیں ہوتا۔ مگر نبی کی بات چلتی ہے جتنی ہے اسلئے کہ اسمیں انسان موتے ہوئے خدا کی حقیقت الوہیت کا جلوہ آجاتا ہے۔ کیونکہ خدا کے کبر ہو سکے لئے خدا کی صفات کو اپنے اندر پیدا کر لینی کو معض کرتے ہیں اور جتنا انسان غلوں ہو کر کر سکتا ہے۔ اتنا کر لینے میں۔

جہاں کو سچ پہنچا کی معرفت حاصل ہے۔ انکی نظر میں دنیا میں سچ
موجود ہے مگر حقائق کا کوئی دوسرا آدمی اس میں مانہ نہیں کرتی۔ یا جتنا
کوئی شہنشاہ اسکی نظر میں بھیج ہی نہیں سکتا تھا۔

لیکن یہ خزانہ مسیح بنو مود کو کیسے مل گئی اسی طرح

کہ انہوں نے خدا کا بندہ ہو کر خدائی صفات حسنہ کو اپنے اندر پیدا کیا۔

اللہ تعالیٰ نے موقوفہ باتو آئینہ یہ بین کردہ
 گسٹھج ایک انسان نقائص کو چھوڑ کر خوب رہا، اپنے
 اندہ پیدا کر کے خدا کی صفات کا مظہر ہو سکتا ہے۔
 اللہ تعالیٰ ہم سب کو انہی راہوں پر چلائے۔ آمین

تسلیمی ٹریکٹ

تبلیغ کرنا ہر ایک احمدی کا فرض ہے۔ لیکن ہر ایک آدمی
مستعد قابلیت اور لیاقت نہیں رکھتا۔ کہ ہر طبقہ اور ہر درجہ
کے لوگوں میں تبلیغ کر سکے۔ پھر ذاتی اشخاص بعض اوقات ایسا
رنگ اختیار کر لیتی ہے۔ جس سے خواہ مخواہ ضد پیدا ہو جاتی
ہے۔ اور اس طرح احترام صداقت میں روکاوٹ حاصل
ہو جاتی ہے۔ یہ اور اسی قسم کی اور باتوں کو مد نظر رکھ کر صیغہ تالیف
و اشاعت نے انتظام کیا ہے۔ کہ مختلف مضامین پر جو
چھوٹے ٹریکٹ اور رسالے تیار کئے جائیں جنہیں احمدی احباب
سفر و حضر میں اپنے پاس رکھیں۔ اور گاڑی میں یا کسی اور
جمع یا مجلس میں جن لوگوں کو تقسیم یافتہ اور حق پسند خدایاں
کریں ان میں تقسیم کریں۔ یا اگر موقع ہو۔ تو خود سب کو بڑکرت کیا
جوانت، اللہ بہت مفید ثابت ہونگے۔ احباب کو چاہئے کہ ان کے
متعلق دفتر تالیف و اشاعت قادیان سے خط و کتابت کریں
اور جو صاحب خود قادیان تشریف لائیں۔ وہ جناب ناظر صاحب
تالیف سے ملکر ان کو حاصل کریں۔ ایسا ہی سیکرٹری صاحب
تبلیغ کو بھی چاہئے کہ وہ اس انتظام کے ماتحت تبلیغی ٹریکٹ
کی تجویز کو اپنے طور پر پہنچا رہی کریں۔ ان کو نمونہ کے طور
پر دفتر تالیف سے ٹریکٹ بھیجے جائینگے۔ اس نمونہ کے
دو مختلف ٹریکٹ چار ہزار کی تعداد میں تیار ہو چکے ہیں۔
اور ایک تیسرا ٹریکٹ تیار ہوا ہے۔ اس طریق
سے سفری اور خموش تبلیغ جاری رہیگی۔ صرف احباب
کی ہمت اور توجہ کی ضرورت ہے۔

حیات و دنیا

نمبر ۴

اور جناب سید زین العابدین علی اللہ شاہ صاحب

میں اپنے عقلمند بھائیوں کی فرائز زندگی کو پیش کرتا ہوں۔ وہ زندگی جس کا مقصد دینی فریضہ یا ذات کو قائم رکھنا ہے۔ خواہ وہ فریضہ اس کے لیے کچھ موجود ہو یا اپنی اولاد کے طو و خال و صورت و شکل اور انکار و جذبات و اخلاق میں ظاہر ہو۔ دینا نہ دینا کے نام سے مومن کو دیکھا۔ یہ کوئی بنو آدم نہایت کہ میں نے مہیاست فریضہ کے نام سے پکارا ہے۔ قرآن مجید کو شروع سیاحت کیا تھا۔ نام ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے: **زین للناس حب الشهوات من النساء والبنین والمغانم المقنطرة من الذهب والفضة واللبن المسومة ذل الانعام والحوت ط ذلک من شایع الخیرة الدنیاء** یعنی انسانوں کے لیے حوریں بچوں اور گھوڑوں ڈھیر سونا اور چاندی اور نشانہ شدہ گھوڑے اور چارپائے گھنٹی کی شہرہ کی محبت فریضہ کی گئی ہے۔ حیات دنیا کا شایع ہے۔ یہی وہ زندگی جو کہ ادنیٰ ہے۔ اس کے قائم رکھنے کے لیے یہ چیزیں اسباب ہیں۔ اور یہ ادنیٰ زندگی کیا بجاٹا اپنے دائرہ تاثیر اور کمیت کے اور کیا بجاٹا زمانے کے نہایت ہی محدود اور ادنیٰ ہے۔ اور یہ فرد بشر کی اپنی ذاتی زندگی ہے۔ جو ہر پہلو سے ادنیٰ ہے۔ دنیا کہ میں اجماع میں لگایا ہوں۔

اسی حیات و دنیا کے متعلق قرآن مجید ایک اور جگہ فرماتا ہے: **المال والبنون ذینۃ الحیاة الدنیا والباقیات الصالحات خیرٌ عند ربک ثواباً وخیرٌ املاً**۔ (سورہ کہف)

یعنی مال اور بیٹے حیات دنیا کی زمینت ہیں۔ مال و بیٹے کو وہ انسان کی فرائز زندگی کو جب تک وہ غرض ہے۔ احسن طور پر قائم رکھ سکتا ہے۔ ادبیٹے اس لیے کہ وہ

اس کی حیات فوری کو وہ سری صبروں اور سکھوں میں منتقل کر کے زاد مستقبل میں بھی جاری رکھ سکتا ہے۔ فوری زندگی میں کا دار و مدار مال و بنوں پر ہے۔ عبادت ہے۔ اور حیات دنیا کی ساری کی ساری پونجی اور زمینت ہی وہ چیز ہے۔ اپنی ہی سبک دھڑ سے وہ قائم رکھ سکتا ہے۔ اور انہیں کے ذریعہ سے وہ سکھ سکتی ہے۔ مگر ان دو ذوق بقاء نہیں۔ بلکہ یہ دل حوریں والی چیزیں ہیں۔ اور رب العباد کے نزدیک اس کوئی اہمیت نہیں۔ بجز اس کے کہ وہ ایک اور زندگی کے لیے منبع ہو سکتی ہے۔ لیکن اس حیات دنیا کو بڑھکا ایک اور پتہ ہے۔ جس میں دو نامائیں ہیں وہ باقی رہنے والی ہے۔ اور ملحق ہے۔ یعنی اپنی ذاتی صلاحیت سے اس لائق ہے۔ کہ انسان اس کا اختیار کرے۔ وہ کیا اعتبار اس کے کہ اس کا ثبوت یہی اچھا نہیں خود انسان کی اپنی ہی ذات کی طرف لوٹتا ہے اور کیا اعتبار اس کے اس کی تاثیرات کا دائرہ صرف مروجہ نائن تک محدود رہتا ہے۔ بلکہ دور و دراز زمانے تک آمل یعنی امیدوں کی صورت میں مستند ہوتا ہے۔ بہت سے۔ الباقیات الصالحات خیر عند ربک ذلک بنا و خیرٌ املاً۔ عربی علم میں بلاغت کی رو سے یہ جملہ نائدہ کاتب کے طور پر ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ تمام کی تمام وہ باقی رہنے والی ہیں اور اپنی صلاحیت کی وجہ سے اس لائق ہیں کہ انسان ان کو اختیار کرے۔ تیسرے رنگ کے نزدیک بہتر ہیں۔ رہنے کے ان کے نتیجے اچھے ہیں۔ اور اس لیے کہ وہ ہمیشہ ہمیش روز افزوں رہے گی کہ عمارت باخبر رہتی ہیں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ شروع حیات دنیا کے مقابل میں وہ کیا چیز ہے۔ کہ جو اپنی ذات میں نہایت حقیقت رکھتی ہے۔ جو باقی ہے بقاء حیات صالح ہے۔ ثواب اور اہل کے کاٹا سکا ہوا ہے۔ وہ وہ اخلاق اور اعمال صالح ہیں۔ جو حیات اجتماع کو پیدا کر کے اس کو احسن صورت پر قائم رکھتے ہیں۔ مگر ہم یہاں حیات دنیا سے مراد انسان کی حیات فوری ہیں۔ جس کا شروع مال و بنوں ہیں۔ خاص حیات فوری

کے مقابل میں جو زندگی کہ انسان کیلئے بہتر زندگی ہے۔ وہ زندگی ہے جس کو حیات اجتماع کو مومن کیا جاتا ہے۔ کیونکہ حیات میں اجماعی حیات کہ حیات فوری حیات اجتماع میں باقی رہنے والی ہے۔ جو حیات ہے اور حیات کی شکل اختیار کر سکتی ہے۔ اس لیے مذکورہ بالا آیت کے پختہ ہونے کے۔ کہ مال اور بنوں حیات دنیا کی زمینت اس صورت میں ہو سکتے ہیں۔ جب وہ الباقیات الصالحات الحیات الخیرہ کے لیے کفایت آجائیں۔ اور وہ اس کے ثبوت میں ہی آگے ہیں۔ جب وہ دو ذریعہ حیات فوری کو قائم کر لیں۔ بلکہ حیات اجتماع میں اس طرح تصرف کریں۔ کہ ان کا اثر ایسا ہی رہا۔ بطور کے قائم کرنے اور دنیا کی دنیا کی حرکت کو ایک فریضہ بنانے پر پھیلنے اور پھیلنے میں مدد ملے ہوں۔ ان معنوں کی تائید مذکورہ بالا آیت سے پہنچ کر آیت کرتی ہے۔ جو یوں ہے۔ **والغروب الهم مثل الحیوة الدنیا لکما**۔ انزلناہ من السماء فاجتلطیم نبات الارض فاصبح خشباً قندوزہ والودیع و کان اللہ علی کل شئ مقتدیلاً (سورہ کہف) یعنی ان کو حیات دنیا کی مثال دو اور کہو کہ وہ پانی کی طرح ہے۔ جو آسمان سے نازل ہوا۔ اور جس کا مقصد یہ تھا کہ زمین کے اٹھ کی پوشیدہ زندگیوں کو نکالے۔ اور اس کی مدد گاہیں بڑھیں اور پھیلیں اور پھیلیں اور پھیلیں۔ لیکن یہاں اس کے نبات الارض زمین کی روئید گاہیں) حیات دنیا کے پانی سے بقاء اور نمو کا پھیلاؤ کی صلاحیت پیدا کریں۔ وہ اس کے ذریعہ سے (اختلطیہ) جگڑ گئی ہیں۔ اور اس پر پیدا ہونے کی طرح ہو گئی ہیں۔ جس کو ہم انیس اور دھڑا دھڑا اس کے آڑا سے پھرتی ہیں۔ وکان اللہ علی کل شئ مقتدیلاً اللہ تعالیٰ تو ہر ایک شے پر انداز رکھتا ہے (یعنی جب کسی قوم کی حیات دنیا کی یہ حالت ہو جائے کہ وہ بکلیت اس کے کہ زندگی باعث ہو۔ نسا کا باعث ہو جائے) تب خدا تعالیٰ اس قوم کو تباہ کر دیتا ہے۔ اس کو تباہ کر دیتا ہے۔

اس آیت کے بعد فرمایا: **المال والبنون ذینۃ الحیوة الدنیا والباقیات الصالحات خیرٌ عند ربک ثواباً**

یعنی مال و جنون حیات دنیا کی زینت ہیں۔ اور بھلا
سلامت کی خاصیت رکھو ورنہ اسے امور تیرے رب
کے نزدیک بابتا رہنے قابل دال کے ہر حالت میں
بہتر نہ آتے ہیں۔

اب ان میں صفہ بالا انہوں میں حیات دنیا
کا بہت مختلف پہلوؤں کے ذکر آیا ہے۔ ایک یہ ہے
حیات دنیا کا بہت ہی مختلف پہلو ہے۔ یہ ہے
ایک بڑا حیات دنیا کا شائع ان کے نفس میں
وہ شہادت ہے۔ جو اس کو اپنے دم کے بقا سے کہنے
کھانے پینے اور دیگر نعمات ان زندگی دنیا کر سنے کے
لئے تیار کر کے ہیں۔ مال اس کے لئے ہے جو وہ
صورت میں اور جنوں یعنی بیٹے اس کی اتنا زینت
کو امید کرتے ہیں۔ ان کے لئے ہے۔ ان کے لئے ہے
ناسیب ال شہادت انسان میں پیدا کی گئی ہے۔
دوست کے حیات دنیا کے متعلق یہ فرمایا کہ وہ اس
کے حیات کی طرح ہے جو آسمان سے نزل ہوا ہے۔
جس کا مقصد یہ ہے کہ وہ کسی دوسری چیز کو نہ
دیکھے۔ لیکن انسان۔ نہ کہ اس کے لئے کہ اس
زندگی حاصل کرے۔ اس کے لئے ہے۔ ان کے لئے ہے
تیسرا یہ کہ حال دنیا حیات دنیا کے لئے ہے۔
اسی صورت میں کہ جب یہ بقا اور صحت کی حقیقت
اختیار کریں۔

قرآن مجید کی ان آیات سے رہبری پانے ہوئے
میں چاہئے کہ دنیا کی زندگی یا فہمیت یا ثابت یا
نہایت سے کہ الفاظ کو چھوڑ کر حیات دنیا کے
لفظ کو اپنے مقصد میں استعمال کریں۔ جو کہ حیات
معمول کے لحاظ سے ایک جامع کلمہ ہے۔ اس کے
میں یہ کہہ چکا ہے مناسب سمجھتا ہوں کہ دنیا کے مذہب
میں سے اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس نے
حیات دنیا کی حقیقت پر روشنی ڈالی ہے۔ اور اس
کما حقہ تعریف کی ہے۔ دوسرے مذاہب کی طرح اس
نے اسے عقارت سے نہیں دیکھا۔ اس کو نظر انداز
نہیں کیا۔ بلکہ اس کو ایک عظیم نشان اہمیت دی ہے
اسے اب حیات دنیا ہے۔ جو ایک عظیم نشان زندگی

کی آسپاشی کرتا ہے۔ ہاں بعض بزرگان مجاہد نے اس کی
مذمت بھی کی ہے۔ اور وہ صرف اسی وقت جب انسان
اسے اپنا مقصد اخلاقی سمجھ لیتا ہے۔ اور اس کے قائم
رکھنے میں ہوا ہوس کے نزل ہوتا ہوا حد سے زیادہ
بڑھ جاتا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے۔ واصل
نفسک مع الذین یدعون دھم بالنداء و
یوبیہ دون وجہ ولا تعدل عینک منهم۔
میرید ذلک الخیر الدنیا ولا تقطع من اخلاقی
قلیہ عن ذکرنا ورا تعج ہوا وکان امرہ
قویاً (سورہ کہف ۵)

اس آیت کے زمانہ تدرہ حصہ کا حاصل یہ ہے
کہ ایسا ہو کہ حیات دنیا کی زینت ہی تمہاری ماری
مرد ہو جائے۔ اور تم دنیا کی محبت میں سہمک ہو کر اس
جماعت سے غافل ہو جاؤ۔ جو اپنے رب کی محبت و
رضا کے جویں ہیں۔ اور ایسے لوگوں کے پیچھے نہ جاؤ
جن کے دل ذکر الہی سے غافل ہیں۔ اور اپنی ہوا ہوس
کے تابع ہیں۔ اور ان کے وہ ہوس و اعتدال پر
بیسے ہوسے ہیں۔ اس آیت سے ان معلوم ہوتا
ہے کہ قرآن مجید نے حیات دنیا کی حالت میں
مذہم لکھا ہے۔ کہ جب انسان اس کے مقصد اخلاقی
سمجھ لیتا ہے۔ اور اس کے قائم رکھنے میں اعتدال
سے گذر کر افراط و تفریط میں پڑ جاتا۔ اور مقصود میں
کو جھل جاتا ہے۔ میں اسی تباہی کا ہول کہ جوئی کہ
حیات فردی انسان کا مقصد و حید ہوتا ہے۔ اور
وہ اس زندگی کی خواہشات کے پورا کرنے میں سراسر
مستغرق ہو جاتا ہے۔ تو حیات اجتماعی بالکل مفقود
ہو جاتی ہے۔ جماعت کے لئے نہیں۔ کے حقوق اور تعلقات
خطوے میں پڑ جاتے ہیں۔ اور وہ اخلاق کو اجتماع
کے شیواز سے ارضی طور رکھنے کے لئے نہایت ہی
مزدوری ہیں۔ اول تو ظاہری نہیں ہوتے۔ اور اگر ہوں
بھی تو بوجہ اس کے کہ مفید صورت اختیار کریں۔ مضر اور
ظہانک ہوتے ہیں۔

کیونکہ عیب انسان کی نظرات ذات فرد کی بردش
اور بود و باش میں ہی منحصر ہوتی ہے۔ تو ضرور ہے کہ

وہ اجتماعی ضروریات کو نظر انداز کرے۔ اور اس کے
پیش نظر صرف ایک اندر فردیت ہی فردیت نہ جا
اور اس کے ساتھ وہ اخلاق جو انسان کی اجتماعی تقاضا
کے ماتحت صادر ہونے چاہئے۔ بالکل صادر نہیں ہو
اور آپ جانتے ہیں کہ اخلاق نظام اجتماعی کے لئے
بطور قواعد ضروریہ کے ہوتے ہیں۔ اور ان کے
معدوم ہر جانے سے مراد یہ ہے کہ اجتماع کا سارا
تار و پود بکھر جائے۔ نہیں حیات فردی کو مقدم
نے میں اخلاق صرف مفقود ہی نہیں ہوتے۔ بلکہ
وہ بکھڑ جاتے ہیں۔ اور اخلاق کا بگاڑ اجتماع کے رگ
ایشہ میں سرایت کر کے اسے ایک بیمار کی طرح قسائم
کے امراض کا نشانہ بنا دیتا ہے۔

احمدی آئین کی توجہ کے قابل

ذیل کا مختصر سا خط ہیں ایک احمدی خاتون کی طرف سے
موسول ہو کر۔ اگرچہ اس کا جواب کئی شکل نہیں لیکن
بہت چاہتے ہیں۔ احمدی خاتون ہی اسپریشی والیں اور
بنائیں اپنے دائرہ کے اندر خدمات دین بجا لہذا
میں مذمت انہیں کرنے کی کیا وجوہات ہیں۔ اور کیا
کیا شکایت ان کے رات میں حاکم ہیں۔ اگرچہ آئین
نے اس طرف توجہ کی قاصد ہر کسی مفید نتیجہ پر
پہنچ چکیں۔ (ایڈیٹر)

سجدهت بناب ایڈیٹر صاحب؟ سلام علیکم
رحمۃ اللہ وبرکاتہ آپ کے معزز اخبار الفضل ۳ جون ۱۹۷۰ء
میں ایک نوٹ قلمین میں بیوہ کی عہدہ دہی کی سرگرمیاں
مذکورہ پر متوجہ ہوئے۔ میری نظر سے گذرا۔ میں نے
جتنی بار اس کو پڑھا لکھا۔ اس سے مجھے نہیں کہ پاک زمین
پر منصوبہ قوم کی عورتیں اپنے قومی قبضہ کی جدوجہد میں
سرور کو شمش کر رہی ہیں۔ بلکہ اسلئے کہ ہم جو نسیم علیہ
شاہد ملی۔ بیکل کافوں میں روٹی ڈالیں۔ دنیا اور
ماضی سے غافل ہیں۔ کیا جناب اس بات کو سمجھنے کے لئے
میری دہائی کرنی مناسب خیال فرمائیے؟
عاجزہ بنت بید پر حاجی سید سجاد احمد گل سکول پورہ

قصیدہ

در مدح حضرت خلیفۃ المسیح ثانیؒ

(از جناب مولانا محمد صاحب لکھنؤ)

لے غائے امام کی تاثیر
اسے سیکھ کے خواب کی تعبیر
منزلِ اسماں میں تھے کس کی نظیر
بہشت کی جگہ ہو یہ تصویر
حق نے بھیجے طیلین و طیلین
کعبہ دل کی تاگر بن نصیب
دل کہ تھا آذر ہی صہم خانہ
ہو بلند اس میں شہدائے مجید
حال میں شکس ہوا طاعتی
نور اسلام تاج ہو عالمگیر
ہمے بیوٹ احمد واک
کفر مٹھی ہوا ظہور پلہ یہ
مٹا ثریا پہ شاہِ اہمال
پھر دلوں میں اسے کیا جاگیر
اولین آخریں ہوئے ملحق
ہوئی تقدیم ہمرہ تاخیر
لطف حق سے ہیں حضرت مہربانی
راست اروز وادی کشمیر
پر ابھی آسمان کو جھکتے ہیں
جوز میں پر نیکر کے ہیں فقیر
ناکجا بلوں و فتنہ افسید
ہر فتنے کھن سے چھٹا پیر
ہے نبوت خدا کی ایک تقدیر
اور خلافت ہے ایزدی بزمیر
مہند احمد اور خلیفہ محمود
ایک مرجع ہے ایک انسلی طہیر
سر پہ نصرتِ حق دل میں فرشِ قدم
تجسس نہ کرنا حق پرستوں کے

جیسے جیسے میں ایک بیخِ دوم
حق تعالیٰ و عینی تحریر
ہوئے واسے دیکھ بھالے میں
کوئی لائے کہاں سے یہ تاثیر
لکھنے واسے بھی جاہلے قلم میں
اپنی نظروں میں پر بھی ہیں حقیر
ہو گیا دل چل کے آنکھوں سے
جسٹا سود و گرسنی تقریر
رہ گیا ہاتھ لی کے وطن پر
مرحبا در و شوخی تحریر
تیرا ہر لفظ ہو گیا گویا
آیتِ مزکیہ کی ایک تعبیر
قلب خالص ہو تیرے برتے سے
تیری محبت ہے روکشِ اکسیر
شہسوارِ مہال علم و عمل
قلب دل تو نے کر لیا تیر
حد تیرا ہے حد فضلِ عمر
دین اسلام کی ہوئی تشریر
یورپ اور بک اور افریقہ
حق کا پیغام لے گئے ہیں سفیر
پہنچے دنیا میں غارتی تبلیغ
جاری ہر سو ہوا جمادِ کبیر
پھیلا اسلام ہے بزرگِ تیغ
نہ شور بر پا کیا کئے جو شریر
نہرت حق میں جوش میں آئی
حق کی جرم کی انہیں تعزیر
نیکے دم میں ہے بیسویں عہد
اور قلم میں ہے پریشیں شمشیر
دور بازو سے قدرت حق سے
اک جواں کو کیا جہاں کا بزمیر
مرحہ سے تیرا ذاتِ مستغنی
اں سے ہے عرضِ حال کی تدبیر
حق مجاہد ہوں شکے عظمت پر
حق پرستوں کے

تعلیم الاسلام ہائی سکول قانون

یہ سکول اب دہلی کے فضل ہو اپنے قدوں پر آپ کھڑا ہوتا
ہندوستان کا پہلا سکول تھا جس کا نام تھا ابراہیم علی کھڑا
اور اب اس کا نام ہے تعلیم الاسلام ہائی سکول
اس سکول میں پڑھانے والے ہیں مسلمان اور ہندو
ایک ہزار روپے سالانہ فیس ہے اور فیس اور دوسری چیزیں
مفت سے دی جاتی ہیں۔ اس سکول کے نام سے ایک کتاب
چھپائی گئی ہے جس کا نام ہے تعلیم الاسلام

یہ سکول اب دہلی کے فضل ہو اپنے قدوں پر آپ کھڑا ہوتا
ہندوستان کا پہلا سکول تھا جس کا نام تھا ابراہیم علی کھڑا
اور اب اس کا نام ہے تعلیم الاسلام ہائی سکول
اس سکول میں پڑھانے والے ہیں مسلمان اور ہندو
ایک ہزار روپے سالانہ فیس ہے اور فیس اور دوسری چیزیں
مفت سے دی جاتی ہیں۔ اس سکول کے نام سے ایک کتاب
چھپائی گئی ہے جس کا نام ہے تعلیم الاسلام

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کا منتظر

الفضل کے کالوں میں متعدد مرتبہ شائع ہو چکا ہے
 کہ ہر وقت مسلمان کہیں بے چینی اور بے زاری کے ساتھ
 حضرت امام احمدی کی آمد کا انتظار کر رہے ہیں اور
 اپنی حالت زار کو کمر طبع و لسان کا محتاج بیان کرتے ہیں
 اس کے متعلق میرا السید غفور شاہ صاحب السالحي
 الوداعی کی کتاب "خلق حرمین" سے ایک حوالہ
 ناظرین کے ملاحظہ کے لئے پیش کرتا ہوں۔ یہودی صاحب
 اسمہ بن تباہی اور بربادی کا محل حضرت بنی کریم علیہ
 علیہ وسلم کے حضور عرض کرتے ہوئے غریب فرماتے

یہ خدا را ایسی نازک اور بے بسی کی حالت
میں آنجے نام بیواؤں پر رحم کرتے ہوئے نام
آخر الزمان علیہ السلام کو جلدی بھیجتے تاکہ
ضعیف الايمان نہ رہے ایمان و یقین میں
پھر بالہنگام روح پیدا ہوں اور خلافت کا اقدار
ہو۔ یا رسول اللہ! اب علل و اسباب کا ظاہری
سہارا جاتا رہا۔ قویٰ بیکار ہو گئے۔ ہمیشہ بہت
ہو گئیں۔ تو خوارانِ تملیث نے انکو تعزید
میں اس طرح دھکیل دیا کہ اب پھر اچھے
کی صورت نظر نہیں آتی۔ اسے نبی اللہ یہ
بتائے کہ کشت مل اور زخموں سے چور اوت
لہستے درد کی دوا کہاں پائیگی، اور کیونکر وہ تمام
موجودہ علیہ السلام کے حضور میں اپنی فریاد
پہنچائیگی۔ اب علل کے زخم کی ٹینک اور
سوزش کا قابل اظہار ہے۔ (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰)
یہ انتہا شاہ صاحب نے حضرت بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کے حضور کی ہے۔ مگر میں ان کو ادا ان کے تمام
بہم خیالوں کو یہ بنا دینا چاہتا ہوں۔ کہ یہ آرزو کبھی
پوری نہ ہو گی۔ کیونکہ جو ماہر موجود "خدا تعالیٰ کے
مشافہوں اور حضرت بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی

فرمودہ علامتوں کے مطابق اپنے وقت پر آگیا اور اپنی قوم قدر سے ایک ایسی جماعت نو مبین کی تیار کر گیا۔ جس کا ایمان خدا تعالیٰ کی ذات اور اس کے دلائل پر ایسا بھرت ہے کہ بڑی سے بڑی مصیبت اور ابتلا بھی اس کے قدم کو پیچھے نہیں ہٹا سکتے۔ بلکہ وہ آگے ہی آگے بڑھتی ہوئی اور خدا تعالیٰ کے دھرم ہندوستان کا گہستان امریکہ افریقہ ایشیاء و دیگر دور دراز ممالک میں خدا کے فضل سے گہری بہت اس وقت جبکہ "علل اسباب کا ظاہری سہارا جاتا رہا تھا" اس امام آخر الزماں کی تیار کی ہوئی جماعت خدا کے فضل و کرم پر بھروسہ کر کے اٹھی اور دنیا کو دکھا دیا کہ خدا تبارک و تعالیٰ کی نصرت ہر میدان میں اس کی دستگیر ہے۔ خود دنیا کو بتا دیا کہ خونخواران تثلیث "مبغوض خداوندی" خود نبی صلی علیہ وسلم کی اصلاح و تکمیل دیا تھا کہ انہیں پھر اُبھرنے کی صورت نظر نہیں آتی تھی اس امام کی تیار کردہ جماعت کے آگے اٹھی نئی حقیقت نہیں۔ میں یہ بھی بتا دیتا چاہتا ہوں کہ کون سے لوگ اور زخموں کو چھڑا کر آیت الہیہ کی دوا "تاوان الہی" عرف قادیان کی مظلوم زمین میں پاشی۔ جہاں خدا کو سب پر امام موعود کا مقدس جانشین خدا تھا اور حضرت نبی کریم صلی علیہ وسلم کے اصول کے مطابق گم گشتگان راہ ہدایت کو راستہ مستقیم کی طرف رہنمائی کر رہا ہو۔ اور وہ کھولے انداز میں امام کے صاف اور شیریں شہسویں کر دے۔ میں اگر بے خودی میں اسلام کی ترقی کیلئے جتنی اور بھی تڑپ رکھتا ہوں اس میں اور ہرگز کی انسان کی غلامی میں داخل ہو گا۔ اصل یہ کہ جو خدا تعالیٰ کے منشاء اور ارادے کے تحت قائم ہو۔ خود امت اسلام کی جو تاکہ آپ کی کوششوں اور دعا کا بھل خاطر خواہ ملے۔ اور آپ اپنی آنکھ سے سب کا حال دیکھتے دیکھیں۔ وہ دیکھیں کہ وہ خدا کے نام سے پکارنے سے پہلے آپ کی خیال "امام موعود" اپنے لئے اسلام کو تار و تار سے جو گا۔ و آخر دعوانا

محمد مصطفیٰ علیہ السلام

خاکسار الطاف حسین احمدی

گورنمنٹ لکچرر اور پبلک سکول امریکہ

(انتہائی بات)
 ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشترکہ ہو گا کہ انھیں (ایڈیٹر)
 پانچ سو روپیہ ماہوار ملے گا
 اگر آپ پانچ سو روپیہ ماہوار کا ہاں ہیں۔ تو یورپ امریکہ۔ جاپان
 کی قیمتی دستکاریاں خود دیکھئے اور اپنے اہل عیال کو
 سکھار فارغ البالی سے زندگی بسر کیجئے۔ مفصل حال
 کیلئے امریکا کا ٹکٹ بھیج کر دستکاری جنوری سال حال
 طلب فرمائیے۔ جس میں ۵۸ پینگوئیاں بھی دہی ہیں۔
 میجر رسالہ دستکاری بابہ درسی شیر افکن خان دہلی

اطلا ع

ناظرین کو معلوم ہے کہ ہمارے ہاں عرصہ سات سال سے صرف مشین سیویاں ایجاد کردہ ایم فضل کریم عبدالحکیم قادیان پنجاب تیار ہوئی ہے۔ جس کو بوجہ نہایت کارآمد ہونے لگے یہاں سے نہایت پسند کیا جا رہا ہے۔ اس کی مقبولیت کا ثبوت یہی کافی ہے۔ کہ قلیں و جہ میں قریباً بارہ ہزار فروخت ہو چکی۔ اب ہم نے حال میں مشین اتنی کے ساتھ ایک ایسا پرزہ لگایا ہے کہ مشین کو جہاں مرضی ہو لگا کر کام لے سکتے ہیں۔ قیمت بھی صرف چھ روپے ہے۔

المطلع۔ منیجر کارخانہ مشین سیویاں۔ قادیان۔

مُصاحفة المحدث

ماہین جناب سید محمد اسحق صاحب مولوی فضل
 مولوی نساء اللہ صاحب امرتسری
 یہ مباحثہ مسئلہ ختم نبوت و صداقت مسیح موعود پر
 تحریری مکالموں میں ختم ہوا۔ ہم نے اسے
 اگست کے شمارے میں
 یہ تمام مکالمے چھاپا ہے جو ہم اس رسالہ کا سہول سود گنا ہے۔
 اس رسالہ کی قیمت ۸ روپے
 مگر جو اصحاب تشیع کے خریدار ہوں گے۔ ان کو یہ رسالہ صرف
 تین آنے میں پڑے گا ۱۱
 (یہ سچ تشیع دیاں)

ہندوستان کی خبریں

کوہ ادرست کی ہیم :- شہد ۱۹ جولائی کوہ ادرست کی ہیم کے راکین ۱۹ جولائی کو ٹنگری میں بھیے ستر ہیرا درین علیل ہوئے۔ کوہ ادرست شمال مغرب کی طرف کوہ پٹائی لوگ دریافت کر رہے ہیں۔ اور ہیم کے ہیرا راکین مغرب سمت میں سیاحت کر رہے ہیں۔

جی۔ بی۔ پنچول کی چیف سکرٹری صوبہ بھارت کا محترمہ نے جنرل سکرٹری ان خدام عتبات عالیات لکھنؤ کو محترمہ دفتر خزانہ کی نسبت جواب دیا ہے کہ چونکہ وہ ایسے اشخاص پر مشتمل ہے جو ملک متحدہ کے باشندے نہیں۔ اس لئے اس کی ادائیگی کے متعلق گورنمنٹ ہند سے بالواسطہ درخواست کرنی چاہئے۔

احمد سہ کار علیہ کے حادثہ :- امر دہ کے حادثہ میں میں چوراشیں رسد کیا جا ہوئی ہیں ان کی تعداد چالیس بتائی گئی ہے۔ انجنیروں نے وہاں سے ایک ٹرک لے لیا ہے اب ریلوے ریل کے دروازے دیکھے جاسکتے ہیں لیکن ان کا کوئی نشان نہیں معلوم ہوتا۔ چونکہ وہ ستر ٹرک کا تھا اس لئے بہت گہرائی میں چلا گیا ہے۔

تشدد آمیز قوانین کی کمی :- شہد ۲۱ جولائی :- تشدد آمیز قوانین کی کمی نے زیر صدارت ڈاکٹر سید کارروائی شروع کر دی ہے۔ سر جان مینا ڈوگرا سے بچے ہیں۔ کمیٹی میں تین سرکاری اور سات غیر سرکاری ممبران ہیں۔ یہ کمیٹی تیرہ تشدد آمیز قوانین کے متعلق تحقیقات کرے گی۔ شہادت کیلئے بعض قوم پرستوں اور مقتدر افسران کو بھی بلایا گیا ہے۔

اسلامک نیوز کا ہند میں داخلہ بند :- شہد ۲۲ جولائی حکومت ہند نے برقی چوٹی کے قانون کی رو سے اسلامک نیوز کا داخلہ ہندوستان میں ممنوع

قرار دیا ہے۔ قانون امتناع مجالس گورنمنٹ پنجاب کا ایک باغیانہ شادی کیا اعلان منظر ہے کہ ۲۵ جولائی سے اصلاح لاپور شہر پورہ۔ امرتسر میں قانون امتناع مجالس باغیانہ نسخہ کر دیا گیا۔ ۲۲ جولائی کو یہ قانون چاند ہر میں نسخہ کیا گیا۔ حکومت پنجاب نے یہ نسخہ لاپور ہے کہ روڈوں کے معاملہ بھی کے باعث اشتہار اس قانون کے اجرا کی ضرورت پیش نہیں آئیگی۔

بحیری کے متعلق سرکاری اطلاع :- ریاست دہلیو کے جوڈیشل ممبر کا اعلان منظر ہے کہ ریاست احمدیہ راجپوت سہاؤ فیروہ کی شائع کردہ اکثر خبریں پرانہ مبالغہ اور خلاف واقعہ اور جھوٹی ہیں۔ دراصل ریاست نے ان لوگوں کی مزاد ہی کیلئے کارروائی کی ہے جنہوں نے ساٹھ سال سے قتل و غارت کا بازار گرم کر رکھا تھا ریاست نے نہ انگریزی فوج ملانی نہ ہوائی جہاز۔ ریاست کی فوج میں ہیفہ پوشنے کی خبر ہی غلط ہے۔

ولیعہد ایران کلکتہ میں :- کلکتہ ۲۲ جولائی پرنس ایران ولیعہد ایران گلاستہ جمہوریت کے کلکتہ میں داخل ہوئے ایک قیام گرانٹ ہوٹل میں ہے۔ چھانوئیوں کے باشندے لگاؤ دہ۔ ۲۰ جولائی کو شہر کی گورنمنٹ کی آبادی کی ایسوسی ایشن کا ایک وفد کیسٹنی گماندہ انجیف انوار ہند کی خدمت میں باریاب ہوا اور انہی شکایات و معروضات پیش کیں۔ منہ کو کیسٹنی نے جواب دیا کہ انہیں نہیں ہوا ہے اب اس کا قانونی چارہ جوئی کرنے کا ارادہ ہے۔

شہزادہ ولیعہد کے چیف سکرٹری :- شہد ۲۲ جولائی انگلستان کے پہلے ہفتہ میں ستر انگلوری جو شہزادہ کے چیف سکرٹری مقرر ہوئے ہیں۔ لندون روانہ ہو جائیگا کہ وہاں انچکیشہزادہ موصوف کی تشریف آوری کا انتظام کریں۔ ریلوے کلرک اور ۲۰ جولائی ایک کلرک چری کے ساتھ لندن کے ریلوے کے ریلوے ہوا آدی رات تک وہ دونوں ریل گاڑی کے کمرے میں زندہ موجود تھے مگر صبح کو جس سے ایک شخص ہلاک اور ۱۲ زخمی ہوئے۔

جب گاڑی پھر ایشیا میں پہنچی تو دونوں مردہ پائے گئے۔ بمبئی میں لازمی ابتدائی تعلیم :- بمبئی ۲۲ جولائی تین سال ہوئے کہ بمبئی کی مجلس دفعہ کو انہیں نے لازمی تعلیم کا قانون پاس کیا تھا جس میں پرنسپلوں کو اپنے حلقہ میں لازمی تعلیم دینے کا اختیار دیا تھا۔ اور نصف خرچ کا بندہ گورنمنٹ نے لیا تھا۔ لیکن بحریہ میں پرنسپلوں کے باقی نے اصرار کیا کہ انہیں کی اسلئے گورنمنٹ نے لازمی ابتدائی تعلیم کا قانون بنانے سے پہلے ایک کمیٹی تحقیقات مقرر کی ہے جو معلوم کرے گی کہ شہر کی لوگ کیا تنگ آ رہے ہیں۔ سرحد پر زبردست لڑائی :- شہد ۲۲ جولائی کو چھ لائی سے مغرب کی طرف حیدری کی فوج جا نیوالا ایک ستر فوج میں روک لیا گیا۔ غنیمت لائی اور جلال خیل کے تین آدمی بچے۔ جو راہ کے دونوں جانب تھے۔ اسلئے دونوں جانب سے ہم کی بارش اور دہ کے اندر دھانی سے گورہری ہونے لگی۔ بارہ سے پاس نو آدمی ہلاک ہوئے۔ کاندھل کے دوری کا فلاح کا جواب دینے ہوئے مارے گئے۔ سرحد کے میٹھو فوج و شہر کا ان کی کینا سے باہر ہونے میں کام رہی اور تو بچانے کے لئے کوئی ایسی جگہ نہ ملی جہاں سے انہیں گورہری ہو سکے۔ اسلئے ہماری فوج کو چھ لائی واپس آنا حکم دیا گیا۔ فوجی حمایت کوئی رائل نہ ملے سکا۔ ہر طرف سے برطانوی فوج ایک ڈاکٹر اور ۱۳ ہندوستانی سپاہی مقتول اور ایک لاکھ افسر اور ایک برطانوی سپاہی اور ۱۳ ہندوستانی سپاہی مجروح ہوئے۔ ایک سکھ کے مکان پر قبضہ۔ امرتسر کی خبر یہ کہ ایک ایک سکھ کے مکان پر قبضہ کر لیا ہے کہ اس مکان میں چھپے گوردی شادی ہوئی تھی۔ نوبت عدالت تک پہنچی کہ سید حبیب بیٹریا مت کی گرفتاری :- سرحد ۲۵ جولائی شہد کوڈرہ کے سید حبیب صاحب ایٹریا مت زیر دہ ۱۳ ہفتہ گرفتار کر لئے گئے۔ گولی چل گئی :- راجی ۲۲ جولائی اطلاع موصول ہوئی کہ راجی میں جو حیدر آباد سندھ سول ایل کو فاصلہ پورہ ایک جگہ ہوا وہ یہ کہانی کہ کامیاب خلافت کی ایک کمیٹی کے ایک جہاز ان میں سے ہوئی۔ پولیس نے گولیاں چلائی شروع کر دی جس سے ایک شخص ہلاک اور ۱۲ زخمی ہوئے۔

عزت کی خبریں

لندن ۱۹ جولائی۔ مسٹر لائیڈ
ڈوئی لینا اور ڈیڑھ عظم
اور ڈی دلیہ کے درمیان
کی بے نتیجہ مذاکرات گذر گئے۔ نتیجہ ثابت ہوئی۔
مسٹر لائیڈ جاسٹس ہوسٹ
مسٹر لائیڈ جارج اور ملریک
وہاں میں امریکہ کے لیے

لندن ۱۹ جولائی۔ مارکوی کی بے تار
بے تار کی کارپوری کی مارکوی کی کمپنی اعلان کرتی ہے
کہ اس کی بیانات کو حاصل کرنے کے لیے ہر طرف سے
کے سلسلہ میں اہم ترین آزمائشیں جاری ہیں۔ اس کی
بیانات باوجود اس کی ترقی کے متواتر اور زیادہ
تیز رفتار کے ساتھ نیچے جاسکتے ہیں۔

لندن ۱۹ جولائی۔ حکومت
خبرداروں نے جاپان کے ساتھ
کے بعد جاپان کے نئے پرنس آف ولز کو باقاعدہ
طرز پر مدعو کیا ہے۔ حضور شاہ بادشاہ یا اپریل ۱۹۵۱ء
میں جاپان جائیں گے۔

لندن ۱۹ جولائی۔ مسٹر ڈی دلیہ
لائیڈ جارج اور ڈی لینا
پھر لائیڈ جارج سے گھنگو
میں دوبارہ گھنگو شروع کر رہے ہیں۔ اس
پھر گھنگو تاک وزارت کا جلسہ ہوا۔ جس میں اتحادی جموں
ٹیمیں۔ جو مسٹر ڈی دلیہ کے پیش کی جائیں گی۔

لندن (نیوز جی) ۱۹ جولائی
امریکی میں عظیم الشان پیشروگی
ملکین کے کارخانہ میں آگ لگ گئی۔ جس کو چالیس
لاکھ ان چوڑا

ایستمبر ۱۹ جولائی۔ پیشواؤ کو چاہیے
کو تاج کی تکلیف شوق ایک نیم سکاری اطلاع
ہے کہ ترکی چوکیوں پر مسلسل پاکستانی دالے حملوں
کے باعث قلعہ حاصل کیا گیا۔ اور اس طرح کوتاہی میں

کی حفاظت کیلئے ایک ہوا تلے نہیں نصب تھیں
یاروں کی لڑائی کے بعد ہر سونے کی اجتماعی زندگی
کے عرصے خالی کر لیا گیا۔ اندازہ لگایا جاتا ہے
کہ تیس ہزار ترک بچے گئے۔

پیرس ۱۹ جولائی۔ جبرائیل
اپریشیا کے غیول کا
جہاز پیشیہ کے باقی پیش
لیڈ پیرس میں
بائندوں کا بیڈ سے پیرس
پہنچ گیا ہے۔ وہاں اسے ایک ملاقات کے دوران
میں کہا۔ کہ اگر اتحادی اپریشیا کا سوال حل کرنے
کے سلسلے اپنا فیصلہ استخلا کے ساتھ عائد کریں
تو جرم بلا مداحیت مر تسلیم فرم کر دیں گے۔

لندن ۱۹ جولائی۔ مسٹر لائیڈ
روس کی سرحدی
۱۵ جولائی کو اعلان کیا ہے کہ
ریاستوں کا اتحاد
بھرتا ہمارا وہ اور اتحادیوں
کے درمیان حد نامہ اتحاد تیار ہو گیا ہے۔

لندن ۱۹ جولائی۔ حکومت
انگلستان میں قحط آگاہ
کے باعث سال انگلستان
میں فصلوں کا مستنب بہت خراب نظر آتا ہے۔ ان کا
کے نئے اچھے سے بڑھنے شروع ہو گئی ہیں۔

لندن ۱۹ جولائی۔ پارلیمنٹ میں
گورنمنٹ کو گت مالی مسودہ قانون کے متعلق
گورنمنٹ کے مخالفوں کی یہ تجویز منظور ہو گئی۔ کہ
کارپوریشن ٹیکس سے کوآپریٹو سوسائٹیوں کو مستثنیٰ
کر دیا جائے۔ مسٹر ایکوٹھ نے بھی اس تجویز کی
تائید کی۔ گورنمنٹ کے حق میں ۱۳۵ راٹیں تھیں
اور مخالفین ۱۳۷۔ مخالف پارٹی نے گورنمنٹ
سے مستعفی ہونے کا مطالبہ کیا۔

لندن ۱۹ جولائی۔ فرانکٹن میں
وٹنگٹن کی کانفرنس
جو کانفرنس منعقد کرنے کی تجویز کی گئی ہے۔ جس
اگر بحر الکاہل کے علاقہ کا سوال اٹھایا گیا۔ تو لگ بھگ
بھی اس میں شریک ہو گا۔ تاہم ان کی
عسکی شہر پروٹانی قبضہ۔ لندن ۱۹ جولائی۔

لندن ۱۹ جولائی۔

میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ فرانکٹن
پر قبضہ کرنا ہے۔ جس سے فرانکٹن اور فرانکٹن
سخت دہری پھیل رہی ہے۔ ترک سران حرب جھوڑ
چلے گئے۔ فرانکٹن ہاؤس سے ترک فوجی نوکریاں
برسلے۔

ایستمبر ۱۹ جولائی۔ فوجی طاقتوں
شنگی جنگ کا خاتمہ
میں۔ بلنگے ظاہر کی جاتی ہے
کہ عسکی شہر کی تحویل
خاتمہ کر رہے ہیں۔ اس طرح فرانکٹن کو بہت سا
مال ملا ہے۔ جس میں ۱۸ توپیں اور ایک ہزار قیدی
ہیں۔

فرانکٹن کی خبر ہے۔ کہ ترکی فوج
ترکوں کی ترغبات
جنرل شرافت کے افسر اعلیٰ نے
بیان کیا۔ کہ علاقوں کا چلا جائے گی۔ اجمیت نہیں رکھتا
ترکی فوج بقیہ بھی فوجی لڑائی کے واپس چلی آئی ہیں کہ
پہلے سے بھڑک رہی تھی۔ افسر مذکور نے اس بات پر
یقین ظاہر کیا کہ جنگ کا ختم ترکوں کے حق میں اچھا
نکلیگا۔

پیرس ۱۹ جولائی۔ ایجات پیرس کو
ایرنیصل کی
معلوم ہوا ہے کہ فرانکٹن کی گورنمنٹ
فتح شام کی لڑو نے بغداد میں ایرنیصل کے اہلکار
کی طرف بڑھنے کو توجہ دلائی ہے کہ وہ شام کو دوبارہ
فتح کرنا اور اس سے ایک عرب حکومت کے ماتحت رکھنا
اور فرانکٹن کو شام سے باہر نکال دینا چاہتے ہیں۔

لندن ۱۹ جولائی۔ فرانکٹن کی خبر
جاپانی تجارتی وفد
ہے کہ جاپانی تجارتی وفد
اور ہندوستان
ستمبر میں ہندوستان روانہ ہوگا
جہاں اس کے قیام میں ہندوستان کی تجارتی ضروریات کا
مطالعہ کرنا اور جاپانی تجارت کو ہندوستان میں
دینا اس کا مقصد ہوگا۔ یہ وفد اپنے ہمراہ بہت
سے جاپانی صنعت کے نمونے لائے گا۔ جی جی
سویت اور کپڑے کے نمونے ہوں گے۔

روزی ایک شخص نے اس کو گائی سمجھا ہے
 روزی تیری تیرا نہیں میرا ہزار غم
 گویا چہرہ ہمارا اور بڑوں کو چہرہ
 ہمارے اس کے مسئلے دشوار ہے
 حریف منظور کا کہن کہن کا حریف
 غراب غفلت کے چہرے کی گویا ہمارے
 منظور احمد منظور بھائی۔ سہ نال

خبر احمد

قربانی کے متعلق ضروری اعلان

جماعت لہ حیا کا امیر | حضرت خلیفۃ المسیح نے جماعت لہ حیا کے لئے مولوی غلام حسین صاحب میڈا سرگرنٹ آئی سکول کو امیر جماعت مقرر فرمایا ہے۔
ناظر اعلیٰ - قادیاں علی

سبت ۹ | میرا بڑا فیض الدین احمد جو ۱۸ سال کا ہے سوت بیاد ہے۔ حجاب اس کی حسرت کبھی تو جاہ دروٹی سے دعا فرمائیں۔ مرزا کبیر الدین احمد ہیں تمام جماعت احمدیہ سے وطن کو تباہوں کو میری دعا پہن سخت طویل ہے۔ اس کی جلد شفایابی کے لئے دعا سے دعا فرمادیں۔ عازر بنید محمد صام الدین گل نے ہنگامہ میں تمام اسلامی عقائد کو ثابت کر کے ساتھ اپنے مضمونہ انداز میں دین دنیا کے غلط فہمی کو دور فرما دیا ہے۔
مول۔ محمد انجیل شیل کوٹہ

میری بیوی کا بیار ہے۔ اس کی دوسری دعا کی جاوے۔ مرزا میری بیوی کو دیر عمارت عمارت کو فوت ہو گئی۔
ناظر جنازہ |

ایجاب مرزا کا بیازہ غائب ہو گیا۔ یہ ہمارا بیازہ ہے۔

بہشتیہ فیلیں کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کو اپنی مرضی کے مطابق جہان عظیم اور عظیم جہان عظیم - اللہ تعالیٰ کے لئے

الطریق اس پر جاتی ہے۔ اس طرح بزرگوار پرانی
سکڑتی سبیل کے متعلق مناسب طریقہ پر چلنے والا
کے حضور میں کہہ دیا گیا ہے۔ پس اس پر اگر ایڈیٹر
صاحب اذیل کو صند ہے کہ وہ نے پورے سچ مرد
کو غنی رکھا۔ تو ہم بجز اس کے کیا کہہ سکتے ہیں۔
گرد مینہ بروز شہر چشم
چشم آفتاب راجہ گاہ

اگر انکار حقیقت فرمے انھیں کا یہ مطلب ہے
کہ دوسرا اکل لایح کو سنا کر وہ کھڑا نہ کیوں بنایا
تو اور بات ہے۔ مگر خواہ انھیں تسلیم کرے یا نہیں
اہل حق جانتے ہیں کہ ہر امر کا ایک موقع اور ہر بات کا
ایک محل جو کہ جسے نہ پھر ملے سے تبلیغ ادع الی
سبیل دیکھتے والے عطا اور جادوگر ہی اس
دائے قرآن حکم کو کسی فراخی میں کر سکتے۔ نیز چاہے
اقتور ہیں حضرت سچ مرد نے ہی حقیقی فرقان جو
دیا ہے۔ جس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسے عظیم القدر
رسول کو بھی جب زمین کے مقابلے میں کیا جاتا ہے
تو حکم ہوتا ہے کہ حقو لا له قولا لیتا اذلت
یتذکر او غشی۔ یعنی اسے کوئی نہایت ملانم
طریق سے ذوق کے ہم کام ہونا۔ شاید وہ نصبت
پڑے اور ڈر جائے۔ (اس طہ)

دنیا جاتی ہے کہ ہم بفضلہ تعالیٰ انکار حق میں
نہ ذنب نہیں۔ اور جائے امام نے ماہیت سے
جس سختی کے ساتھ کا ہے۔ اور جو کوئی بانی سبیل
علیہ السلام نے ہیں اسلام پر جس کی طور پر نہیں
بلکہ باو لائی قائم کیا ہے۔ اس لئے ہم اچھے عقائد
ظاہر کرنے میں درہ بھی مثال نہیں ہونے۔ اور وہی
کسی نونہ لائیم کا پردہ کرتے ہیں۔ جب ہم قرآن پاک
میں مسکین انبیاء کے معلق مانتا ایم من آیت
نہ کاواہہ یستقران پٹھتے ہیں۔ اور جاتو
ہیں کہ انبیاء اور ان کی جماعت پر لوگ پٹھتے
ہیں۔ تو ایسی صورت پر کسی شے سے بچے شخص کی
طنز مسکاہٹ کی ہیں کیا پرواہ۔ کیا انھیں کو
معلوم نہیں کہ جس وقت مشرک لائے جارہے وہ بڑا عظیم

پرانی جیسی پڑیشن رکھو۔ الا شخص مذہب مسری کا لکھ
ہست کر سٹ کے لئے لب کشائی کر کے۔ تو حضرت
علیہ السلام مانی ایہہ اشد منہرہ کس آزادانہ اور پر زور
طریق سے انکی تردید کے اسلام کو بالائت کر کے
میں کسی کی دنیاوی وجاہت کا خیال نہیں کرتے۔
اور کیا انھیں اس سے بھی بے خبریت کہ حضرت عیسیٰ
جی اللہ تعالیٰ علی الانبیاء کے غلام و مہادی ہیں
کسی طرح یہ پ اور امریکہ میں نہایت آدوی سنا کر
عظیم الشان بادشاہوں اور وہ الی ان سلطنت پر صدارت
اسلام ظاہر کر رہے ہیں۔ جناب میں انکی امر پر عرض
ہونا اسکا اپنے ایڈیٹر میں اشاعت میں بیٹھ کر کچھ جینا
کرنا بہت آسان ہے۔ لیکن کیا کسی آپ یا آپ کے
غلام نے جنھیں آپ وارث انبیاء کا خطاب دیتے
ہیں۔ تبلیغ اسلام کے لئے گھر سے باہر قدم بھی نکالا ہے
یا کسی آپ نے اپنے اخبار کا ورق نہ ہی ایک
کالم یا ایک سطر ہی تاکہ اسلام یا تبلیغ دین حق کے
لئے وقعت کی ہے؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو کیوں
خواہ مخواہ ایک ایسی جماعت کے سدا راہ بنکر اس
کے رستے میں لڑتے اٹھتے ہیں۔ جو ولکن منکم
آئمۃ بدیع الی اللہ کی سچی مصداق اور حزب اللہ
کا خطاب پا چکی ہے۔

ہم لوگ بے شک اپنی گورنمنٹ کے وفادار ہیں
اور یہ ہمارا بحیثیت امت محمدیہ ہونے کے ایک حق
ہے۔ جو حال اللہ تعالیٰ الرسول کے مطابق ہے۔ ہر جگہ
ہمارے جبران و لاہ گورنمنٹ کی وفاداری کے خیالات
سے ملو جو کہ اپنے دنیاوی بادشاہ کے قائم مقام کے
سلطنتی خاں فرم گئے۔ تا اسلام کے اس اس شخص اور
سودت روی کے حکم متعلقہ اطاعت اولی الامر کو
اپنے قول اور فعلیہ سے ظاہر کریں۔ جس طرح کل کے
نام کے مسلمان اپنی خواہشات کی پیروی اور عدم
واقفیت اسلام کے باعث مشرکین کے پیروں کر
پس پشت پھینک رہے اور اپنے انھوں دین حنین
کو اخبار کی طاعت کا تاج گاہ۔ بلکہ ہے۔ اگر
ملک کے حضرت مسیح فرمودے آقا حضرت محمد مصطفیٰ

صلی اللہ علیہ وسلم یاہ خام حبشی حاکم کے بھی خراب دوا
ہونے کی تاکید فرما چکے ہیں۔ تو ہم لوگ اپنی گورنمنٹ
سے ڈالے بادشاہ وقت کے ونا دار رہ کر اظہار وفاداری
کیوں نہ کریں۔ ہاں اگر کوئی خوشاد کے لفظ سے
تعبیر کرے تو یہ اس کی حق نہیں قابل نفی ہے۔ کیا
اسے معلوم نہیں کہ ہمارا اولوالعزم خلیفہ جو فی حقیقت
صفات محمودہ اور اخلاق محمدیہ کا مجسم ہے۔ بارہ
فرما چکا ہے۔ کہ ہم گورنمنٹ کی خوشاد سے اس کے
وفادار نہیں۔ بلکہ خدا اور رسول کے حکم پر ہمارا حل ہو
سنے اپنے اس سلوک کے بدلے ہم حکام سے
انعام حاصل کے خواہش مند نہیں۔ بلکہ گورنمنٹ اگر
اس خدمت کے بدلے ہمیں کچھ دینا بھی چاہے۔ تو
ہم اس میں اپنی ہنسک سمجھتے ہیں۔ ایڈیٹر صاحب انھیں
براہ خدا کم از کم اسی ایڈیٹر کے جہر آٹھ بند کر کے
انہوں نے اعتراضات کے پتھر پھینکے ہیں۔ ان
الفاظ کو ٹھنڈے دل سے پڑیں۔ جن کے بیڈنگ
میں صادق اور حل عودت میں ٹھہرے کہ ہم خوشاد
نہیں؟ (کیونکہ خوشاد تو کسی صلہ سے کی غرض سے
کی جاتی ہے) اور ایڈیٹر کے الفاظ صاف طور سے
منہ پر ہیں۔

ہم نے بھی گورنمنٹ کے اپنی فدا کا صلہ
طلب نہیں کیا۔ اور ہم ایسا کرنا اپنے اصول کو خلاف
خیال کرتے ہیں۔ ہم میں جیٹ جماعت جو خدمت
کرنے میں مادی خدمت بڑی خدمت ہے ہاں
بدلیں ہم بھی کسی صلہ کے مطالبہ کرتے ہیں۔
اور انشاء اللہ آئندہ ہونگے۔۔۔۔۔

(دیکھو اخبار الفضل سورج پورہ)
پس رع۔ کافی ہے سونے کو اگر اہل کوئی ہے۔
ورنہ یہ قلوب کا یقینوت بھاکے مصداق
لوگوں کو ہماری تو کیا حقیقت انبیاء بھی نہیں سمجھا کر۔
ہاں ایک تو انھیں کی بے جا کچھ جینیوں کی حقیقت
تھی۔ جو ظاہر کی گئی۔ جس سے حق ہند اصحاب پر ہونے
ہو گیا ہو گا کہ جماعت احمدیہ کی روح پر بھی اپنے
مذہبی عقائد کے اظہار سے نہیں چوکتی۔ اور اس کے

خاندان نبوت کا عطیہ

اخراجات سالہ جلسہ کے لئے

افراد کی مذہب سادہ کسی اور مذہب کے سالانہ جلسے میں
بیان کرنے میں متروک اور متنبہ نہیں ہوتے۔ اب انھیں
کہ اس تقریر کے متعلق جس سبک کی مذہبی واقفیت
قبول ہوتا ہے کہ۔

اب کتاب میں ایک ہودی قوم ہی ایسی ابھی
نہیں بدست بیس کے قابل نہیں۔

کچھ عرض کر دیا اچھا ہوتا۔ اگر یہ الفاظ لکھنے کے قابل ہیں
تھیں کسی ہودی قوم پرانت کہ بہت کم بدست بیس کے قابل ہیں
بائیں ہم از کم قدرت کھونکر ملا کی نبی کی کتاب ہی لکھنے

درایت سے آپ کو معلوم ہو جاتا کہ ہودی قوم کی ہزار ہا
بدست بیس کے قابل ہیں۔ البتہ آپ قوم کی طرح ہے

میں کو رہ کر کے ایک فرضی اور خیالی بیس کے بدست
ہونے کے لئے کئی ہزار برس سے اپنا ملک آسمان کی طرف

لٹکتی لٹکتی ہوتے ہوئے تاپچیلے الیاد کو آتا ہوا دیکھیں۔
پس اس انتظار میں صاف قتل کا انکار کرنے اور بدست

آئے والے سے سو خودوں کو بھونٹا قرار دیتے ہیں آپ
اور آپ کے یہاں کتاب ضرور متناہل ہیں۔ اور ایسا ہر

ضروری بھی تھا تاخیر صادق علیہ السلام کی زبان مبارک
سے نکلے ہوئے یہ الفاظ کہ لتیتین مسکن من قبلکم

شعباً بشیر و ذواً عابداً یح۔ یعنی تم اہل کتاب
کی بالشت بالشت اور بچی ہودی کر دے۔ اس پر ہودی

ہدی میں چون بخت ہر سے ہوں۔
میں اس وقت پہنچا ہوں کہ جب ہودی زبان کا تاریخ ہودی حضرت

علی علیہ السلام کی اراکین ہودی پرستہ جو کچھ خود کو
میں ہودی سے نہ دیکھتے ہیں اقبالی جرم تہا ہوا۔ دیکھو کہ

جب ہزاروں برس انتظار کے بعد بھی ہودی قوم موعود نہ آیا
قائمی طبع ہمارا بھی یہ جان کی طرف لٹکتی لٹکتی ہوتا ہے

جلدی کرو اور ہودی اس میں جو بدست فائدہ اٹھا کر اس میں ہودی
کو قبول کر دے جو اسی رنگ میں آسمان کو بھونٹا حدیث رسول کریم

کہ (تادوان) کتاب جناب میں نازل ہو چکا جو جس رنگ میں ہودی
علی علیہ السلام کی اس کو آسان ہوا تھا اور انھیں اس کی

صدائیت میں کچھ شک سے لڑی سیار ہر اس میں ہودی کو بھی آدا
چشم حضرت علی کو ہودی کے سامنے رکھا مکتوب ہو۔

امید کہ انھیں اب آئندہ بہت سچ سمجھ کر حق کی مخالفت میں نہ

تمام احباب کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ صاحب
میرزا بشیر احمد صاحب نے سندھ ذیل خطا اور اصلاح

کو ارسال فرمایا ہے۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم، سچہ و فصل علی رسول اکرم

بجواب آپ کی تحریک مطبوعہ اخبار الفضل مورخہ ۲۰
مئی ۱۹۷۲ء درمیں ہے کہ ہم میں بھائیوں یعنی حضرت

عزیز مہذا شریف احمد و خاکسار کی طرف سے جاریہ
کے اخراجات کے لئے پانسو روپے کی رقم قبول

راویں۔
مرزا بشیر احمد

اس خط کے ساتھ ہی انھوں نے جلد سالہ لکھنے
پانچ سو روپے عطا بھی کر دیا ہے۔ نتیجہ اس رقم کے ملنے پر

بہت سوچنے کے بعد یہ تجویز خیال میں آئی ہے کہ
رقم آئے پر لگائی جائے۔ جلد سالانہ پر چار ہزار

آٹھ سو روپیہ کا اثنا فرج ہو گا۔ یعنی ۳۰ بوبل
فی ہدی ۲۰ سن۔ قیمت فی ہدی چھلے یعنی

روپے فی من ہے۔ میں اس سالانہ کے ذریعہ
احباب کو مطلع کرتا ہوں۔ کہ احباب کے لئے یہ ایک

بر غنیمت، موقع ہے۔ کہ وہ رقم بھیج کر حضرت
صاحب اور آپ کے بھائیوں کے ساتھ ملے

کی آمد میں شریک ہو جائیں۔ میں سے یہ تجویز
کی ہے کہ ہم آئے کے عطیہ کے حصہ مقدار کریں

سو جانا چاہیے۔ کہ ۲۰ سن یعنی ایک ہدی کی
قیمت چھلے ہے۔ ایک حصہ کم سے کم ۲۰ سن ہو گا

جس کی قیمت چھلے ہے۔ اس سے کم جو رقم
بھیجی جاوے گی وہ ہم آئے پر نہ لگا دیں گے۔ آئے پر

دی رقم لگائی جاوے گی۔ جو کم سے کم ایک حصہ کی قیمت
ہو گی۔ جو کو آئے پر کل خرچہ چار ہزار آٹھ سو روپے

آئیگا جس میں سے پانچ سو روپے حضرت صاحب
آپ کے بھائیوں کا ہوا ہے۔ اس لئے بقیہ رقم

چند ہزار میں سوا بھی درکار ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ احباب
کا اعلان پڑھتے ہی مجھے بذریعہ ایک کارڈ کے واپسی
ڈاک اطلاع دیں گے۔ کہ وہ کتنے حصوں کی امداد کا وعدہ کرتے
ہیں۔ احباب ابھی قوم نہ سمجھیں۔ صرف بذریعہ کارڈ
لکھ دیں۔ جب میں یہاں سے ان کو کھولتا ہوں
رقم ارسال فرادیں۔ اللہ تعالیٰ احباب کو کفایت عطا فرماوے
کہ وہ اتنی امداد دیں کہ جلد سے جلد آئے کی رقم جمع ہو
احباب کے جواب یا صواب کا منتظر
سید محمد رفیع رحمانی

طلباء مدرسہ احمدیہ حباب کی خدمت میں

موسیٰ تقیہ کی دیر سے درسا حدیث ۴۔ اگست ۱۹۷۲ء

سے ۲۰ اکتوبر ۱۹۷۲ء تک یعنی ۹۰ روز کے لئے بند
رہیگا۔ یہ عرضہ اکثر طلباء نے پڑھ کر اپنی اپنی جگہ پر

میں گزار دیں گے۔ جو کچھ ہی دنت ان کی دینی و اخلاقی
حالت کو صحیح طور پر معلوم کرنے کا ہوتا ہے۔ اسلئے

میں تمام احمدی احباب کی خدمت میں التماس کرتا
ہوں۔ کہ وہ مہربانی فرما کر طلباء کی پوری طرح

نگرانی کریں۔ اور ان کی تعلیمی و دینی و اخلاقی حالت
میں جو نقص دیکھیں۔ ان سے خاکسار کو مطلع فرمادیں

تاکہ ان کی اصلاح میں مدد مل سکے۔ میں ہر ایک احمدی
دوست سے امید رکھتا ہوں۔ کہ وہ اس معاملہ میں ہر

مدد کرنے میں ہودی سہ سے کام لیکر مشکور فرما دیں۔
کیونکہ جاوے گئے بچوں کی اصلاح کسی ایک شخص کا کام

نہیں۔ بلکہ تمام جماعت کا فرض ہے۔
نیز یہ بھی گزارش ہے کہ اس موقع پر لکھ کر ہر ایک کے لئے

چند سچے کلمے کا بھی شوق ہو کہ ہے۔ اسلئے احباب اپنی تحریک
چندہ کو جو دوستوں میں کریں بار آوریتا کہ انکی حوصلہ افزائی

فرمادیں۔ اس کام میں انھیں بخیر رہیں دی گئی ہیں کوئی دوست
بغیر سچے کلمے کے چندہ نہیں دے گا۔ کسی کے پاس یہ بدست ہو

یا ختم ہو گئی ہو تو انکی تحریک پر چندہ جمع ہووے بمقامی سکریٹری
کے ذریعہ درمیں یا دفتر محاسب میں بھیج دیں اور کہیں میں تحریک

کے ذریعہ درمیں یا دفتر محاسب میں بھیج دیں اور کہیں میں تحریک

یہاں طاری حکام ثابت ہوئے۔
 حکام ناچھیرا اور باغیان ہیں۔ کشتیوں میں زخمی
 داکر اور ہزار آؤں سورہوں کشتی گورنر حضرت
 سے ہمدرد اور ایک طبیعت ہیں۔ اس جہ سے
 و دو اس احترام و عزت کا براؤ نہ کھتے ہیں جو یہی
 حکمرانوں کو ان کی اپنی بہتری کے لئے واجباً لازم
 کے ساتھ رکھنا چاہیئے۔ جزا

یہاں بے اخبار ہیں۔ انہیں سے
 اخبارات ناچھیرا ایک اور ادنیٰ احمد و ملر ملو
 کی طبیعت ہے۔ ہر دو میں اس عاجز کے متعلق
 مطابقت ملے ہوئے رہتے ہیں۔ ہفتہ بند ان میں
 افریقین سینور نے عبدالمطہ کا ذکر کرتے ہوئے
 قبطی اور کام دوس ہزار اور احمدیوں کا ثابت
 الفاظ میں ذکر کیا ہے۔ ایسا ہی تائید آن ناچھیرا
 دس ہزار اور احمدیوں کی خبر اپنے الفاظ میں
 ہے۔

یہاں کے مسلمان پرانی بت پرست
 انسانوں کی سجدگی رسم کے مطابق انسانوں کو سجدہ
 ممانعت کرنے کے عادی ہیں۔ احمدی بت پرست
 نے اپنے مقامی قوانین و ضوابط کی رو سے اس رسم سے
 کلی اجتناب جزو احمدیت قرار دیا ہے۔ میں نے
 دھوکوں میں اس پرورد دیا۔ اللہ اللہ تعالیٰ کے
 فضل سے یہ بد رسم لیگوں سے رخصت ہو رہی ہے
 چنانچہ احمدیوں کی تعداد اب ہزاروں ہے اور احمدی
 روز و عمر میں ابیہ رسم کو ترک کر کے ہیں اور
 اپنے بچوں کو اس سے منع کرتے ہیں۔ اس کا اثر آبادی
 کے دوسرے حصے پر بھی ہو رہا ہے۔ احمدی کی
 ایک بڑی نشانی یہ ہے کہ وہ کسی کو سجدے خدا کے سجدہ
 نہیں کرتا۔

یہاں کے مسلمانوں میں امت مسلمہ کے
 متفق کی نسبت ناسخ ہے۔ اور یہ پانچ سال کو برابر
 چلا آتا ہے۔ آبادی کا حصہ کثیر اسم کے خلاف ہے۔ اور گنٹھ
 اور کثرت آبادی مسلمانان میں باہمی غلط فہمی پھی رہی
 عاجز کی سب سے رفع ہو گئی ہے۔ اور مسجد کا معاملہ

انشاء اللہ جلد سے ہو جائیگا۔ اندرون ملک میں
 آد تلیخ اور خط کہ ہندی اگلیہ سے دیو کی خبر
 پہنچ گئی ہے۔ یہاں بھی لیگوں میں سخت اضطراب
 ہوا۔ اندرون ملک میں نہیں جاسکتا۔ جماعت میں
 اندھ میں اور جوش ہے۔ مگر صرف چند جوان ہیں
 خدا و اب بڑھ رہی ہے۔ جتنی کارکن ہے۔ باقی
 تمام قتل پڑھ ہیں۔ جو ضرورت پڑے گا وہی نہیں
 سکتو۔ مگر اللہ سے امید ہے کہ وہ جلد اس آگاہ ہو جائیگا
 یہی چاروی خط ایک نئی ماور تلیخ

میری محنت انہوں پر اثر ہو گیا تھا۔ مگر اللہ تم
 نے محنت کا دل عطا فرما دیا ہے۔ اور انکی دولت کو
 اس کے۔ کہ وہ ناچھیرا میں احمدیت کو اس قدر ترقی دے گا
 لیگوں کو دشمنی اندھن اور بغیر میں باہمی۔ اور بدلتا
 فراموشی۔ اسی بنا کا نظارہ پوری شان کے
 ساتھ ظاہر ہو گا۔ اس کی ابتدا اللہ کے فضل سے
 شروع ہو گئی ہے۔

میں کزور تلوں کو علم ہوں گا۔
 درخواست غا بہت ہو۔ تنہا ہوں۔ اگر انکم
 چار مشنری مرٹ لیگوں میں چاہیں۔ گو کہ کوشش
 سیر لیون کا کام اس سے سید ہے۔ میری سہیل
 ہی اچھی رہتی۔ مگر اب کثرت کار و تفکرات اچھی خوراک
 کا نہ ملتا ہے۔ کزور اور بڑھاکر جاتا ہے۔ میں نکل جا
 ہوں۔ میرے سب احباب میرے دنا کریں۔ فردا
 خط نہیں لکھ سکتا۔

مہتر ساگر چند کا ارتداد

میں قبل از میں مہتر ساگر چند کے متعلق براہ راست
 کوئی اطلاع نہ ملی تھی۔ اس لئے کچھ دھڑکے۔ اب چونکہ
 ان کے اسلام سے متوقع ہونے کی خبر پڑی تو بہت خوش
 ہوئے۔ اس لئے مختصر اس بلے میں کچھ لکھا جاتا
 ہے۔

مہتر ساگر چند دہلیت میں جن خطرناک شکلات

اور مخالفت میں مبتلا تھے۔ ان سے علیحدگی کی راہ
 حضرت خلیفۃ المسیح ثالثی ایدہ اللہ تعالیٰ اور جاری حاکم
 کے درمیان کتاب کی دعاؤں سے اپنی حالت میں بدل
 جان کیلئے باہل یوں کن تھی۔ وہ ان کی توجہ احمدیت
 اسلام کی صداقت کی طرف پھری مگر وہ انہوں سے
 ہونے کا علاج کر دیا۔ لیکن جو خود اسلامی تھی ہے
 واقف نہ تھے۔ اس لئے ان کے دل میں مسئلہ مانکے
 متعلق یہ غلط خیال جمیٹ گیا۔ کہ ہر ایک خود پیش رو
 رکھتا ہو۔ وہاں کے ذریعہ پوری ہو سکتی ہے۔ اور ہر دغا
 جو انسان کے لئے دو ضروریات ہیں ظاہری صورت میں قابل
 ہو جاتی ہے۔

اس خیال کو یکسر جب انہیں اس حاکمیت میں گزرا
 پڑا۔ من سے حضرت خلیفۃ المسیح ثالثی ایدہ اللہ تعالیٰ نے
 اس وقت ہی جبکہ وہ ولایت سے واپس آئے۔ تھے
 مطلع فرما دیا تھا۔ تو انہوں نے کہہ دیا۔ تمام ذرہ کے
 حضرت خلیفۃ المسیح ثالثی نے ایک ہی تقریر میں جو شرط رکھنا

کو مخاطب کر کے کی گئی تھی۔ فرمایا تھا۔
 "اس ملک میں اگر بھی اگر تمام ملاقات اور جذبات
 کے مقابلہ میں آپ کی پہلی تحقیق ثابت اور ثابت
 تب آپ کی تحقیق حقیقی تحقیق کہنا سکتی ہے اور
 آپ کا ایمان پختہ ایمان ہو گا۔ اور آپ کا پہلا نتیجہ
 اور نتیجہ ہے نزدیک سے یقینی نتیجہ نہیں ہو گا
 جس وقت آپ وہ نتیجہ نکالا تھا۔ اس وقت آپ
 کے مقابلہ میں یہ جذبات اور علاقہ نہ تھے
 جواب میں آپ نے وہی نتیجہ دیا ہو گا۔ جس
 ان علاقہ اور جذبات کے مقابلہ میں آپ نہیں گئے
 (الفضل۔ اور دسمبر ۱۹۱۲ء)

دریں حالات میں منجور بردہ چہچہ رہے تھے
 تعجب اچھا نہیں ہو سکتا۔ اگرچہ انہوں نے ضرور سے
 رشتہ داروں کے تعلقات اور دباؤ بڑے بعض افراد
 دعوہ ہذا کے پورا ہونے میں مشکلات کو دیکھ کر
 اور بالآخر ایک اور پرن لیڈی سے شادی کرنے میں
 باوجود اپنی طرف سے پوری کوشش اور دعاؤں کے
 کام نہ ہونے پر ان کا قدم ڈگر لگ گیا۔

میں رہا ہے جسے اسلام کی اس تعلیم نے اچھا کر دیا گیا تھا۔ ایک شخص اگر ایمان کا دعویٰ کرتا ہے۔ تو اس کی ایک آگ میں ڈال دیا جائے۔ جو تعلقات اور عبادت کی بات ہوئی ہے۔ اگر اس آگ میں پڑ کر وہ سب سمجھنے تو نہ آئے۔ کہ جسے جب ہم اس کو نہیں کہیں گے۔

اگر وہ اس آزمائش میں ہارے اترتے۔ خدا تعالیٰ پر ہر صبر رکھتے۔ حقیقت اسلام کو سمجھتے۔ مخلصان اور نبیست میں تفریق کرتے۔ تو خدا تعالیٰ ضرور ان کو اس نجات سے پہنچائے گا۔ لیکن وہ آزمائشیں مستحکمات کا مقابلہ نہ کر سکے۔ اور اس نجات سے انہیں ہرگز نہ پہنچے۔ یہاں تک کہ انہیں باپوس کن مشکلات سے تھکا جائے۔ اور انہیں ہرگز نہ سمجھ سکے۔ تو خدا تعالیٰ سے کہے کہ کسی کی کیا پروا ہو سکتی ہے۔ وہ اس کی ہر بات سے جو سلسلہ ہو اس کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ اپنی سلسلہ سے اترے۔ کوئی نئی بات نہیں۔ اس کی تقریر پہلے سے موجود ہے۔ اور ایک آپ سلسلہ ہے کہ ہر کچھ زیادہ کہنے کی حاجت نہیں۔

دو دنیا کے مشفق

عیسائیوں کے ارادہ

کہا اب انھیں ان امریکہ ان عیسائیت اور قربانی کے امور کو خیر یا بد کہہ سیکے۔ ایشیا و کے لوگ کر دے۔ ہندو سے ملے ہیں اور وہ سب اتفاق و اتفاق کیا ہے۔ اگر لڑی زبان بولنے والی قوم کی مخالفت پر آمادہ ہیں۔ میں ان میں رہ چکا ہوں۔ انہوں نے واقف ہیں۔ جب میں نے ان میں جا پاں نے روس کو شکست فاش دی تو ایشیا میں عیسائی کے دریا جوش مارنے لگے۔ اگر انگریزی ہفتے والی قوموں نے ایشیا کو چک کو عیسائی نہ بنایا۔ ان کو ایشیا سے جنگ عظیم کا سامنا ہو گا۔ ایشیا آج تمام قوم سے برسرِ پیکار ہے۔ اور ہماری حیات و موت اس امر پر منحصر ہے کہ کس طرح اسلام مقابلہ کرتے ہیں۔ توجہ شرق و مغرب ایک دوسرے کے خلاف کھڑے ہو چکے۔ دونوں میں کسی قسم کی دوستی نہیں۔ بلکہ ایک دوسرے پر نفرت سے نظر کر رہے ہیں۔ ان دونوں کو کیا صلہ

ایک ہی طریقہ ہے۔ یہ مہینہ ۳۰ جولائی سنہ ۱۹۱۴ء میں ہوا۔ ایک بڑے بڑے کے ہوتے۔ روزانہ آدھ ہزار آدمی۔ ڈیڑھ ڈیڑھ کی اس تقریر سے حصہ لے رہے۔ جو لندن کے مشہور اخبار ڈیلی نیوز میں شائع ہوئی۔ ان الفاظ کو اچھا ہے کہ پورے پورے رو جانیت اور نہ انت کے گھر میں نہ ہندو اسے ایشیا میں کو کھد تیار رہا ہے۔ اور عیسائیت کی دورانہ حقیقت اور بالکل ہوائی تعلیم کو حق و حقیقت کا عیسائی پروردگار کے آدھ پرستوں کو باوجود ان کے تمام لحدانہ خیالات کے آدھ کر رہا ہے۔ کہ اپنی لحدانہ تعلیم کو ایشیا کے تمام لوگوں میں پھیلا دو۔

اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ پھر ہر کچھ عیسائیت کی امتاعت کیلئے کس قدر جوش و خروش رکھتا ہے۔ اس حالت میں مسلمانوں کو کیا فرض ہے۔ کیا صحیح جواب ہی ہو سکتا ہے کہ یہاں سے ایشیا پر عیسائی بنانے کی آوازیں اٹھ رہی ہیں وہیں ہر کچھ عیسائی کے مقابلہ میں اسلام کی صداقت کو ثابت کیا جائے۔ عیسائیوں میں اسلام کو پھیلا دیا جائے۔ لیکن کب مسلمانوں نے کبھی اس طرہ سے توجہ کی۔ اور اس کے متعلق کوئی عملی کارروائی کی۔ ہرگز نہیں۔ پھر کس طرح کہا جاسکتا ہے کہ ان کے دلیہ اسلام کا درد ہے۔ اور وہ اسلام کی مخالفت کیلئے بھیجیں ہو رہے ہیں۔ اسلام کی مخالفت اسی صورت میں ہو سکتی ہے۔ کہ مخالفین کے ان حملوں کو روکیا جائے۔ جو اسلامی تعلیم پر کئے جا رہے ہیں۔ اور انہوں نے واقف لوگوں کو اسلام سے واقف کرانے کی سعی کی جائے۔ اور انھیں کہ احمدی احمدی جماعت عیسائیت کے مقابلہ میں سینہ سپر ہو کر اپنی امتاعت کے مطابق کام کر رہی ہے۔ اور خدا تعالیٰ اس کی مدد فرما رہا ہے۔ جیسا کہ اسی انہوں کے اس مضمون سے ظاہر ہے۔ جو افریقہ میں ایشیا اسلام کے متعلق ہمارے آج کے مباحث کا پہلا جزو درج ہے۔ گمشدہ مسلمان بے فائدہ شور و ثر سے ایک ہو کر خدا صمت اسلام کی طرف متوجہ ہونا

گرو نانک صاحب کی دوسری شادی مسلمانوں کے گھر کی دوسری شادی جو مسلمانوں کے گھر آفری حصہ میں ہوئی اسکو بھجوا دیا۔ بہت سی کوشش کی یہاں تک کہ یہاں تک کہ گرو صاحب کی دوسری شادی کا تذکرہ نہ کیا گیا۔ نعمت کر دیا۔ دنیا میں شادیاں تو ہو ہی گئی ہیں۔ لیکن ہر ایک شادی کی وہ وقت نہیں ہوتی۔ جو اس عظیم الشان شخص کی شادی کو حاصل ہے۔ عالمگیر اب حیات خان صاحب کی دختر نیک اختر سے ہوئی۔ یہ شادی تائیجی اور مہرہی واقع ہوئی۔ وجہ سے بہت ہی اہم ہے۔ جس زمانہ میں۔

دو بیٹا ۱۹۱۴ء میں گرو صاحب کی یہ دوسری شادی ہوئی اس زمانہ کے نقد خیال سے جو کوئی مسلمان کے گھر شادی کر لینا تھا اسے تمام ہندو لوگ مسلمان یقین کر لیتے تھے۔ جو کہ وہ سلطنت اسلام کا زبردست اور پر حشمت زمانہ تھا۔ اسلئے کوئی مسلمان بزرگ لاکھوں روپیہ کی طمع سے بھی کسی ہندو کو بڑی دینا پسند نہیں کرتا تھا۔ کچھ آخر ہندو راجاں اپنے بڑے مسلمانوں کو دیر پا کرتے تھے۔ پھر اس زمانہ میں اگر کوئی ہندو مسلمان کے گھر دینی بی لیتا یا کھانا کھالیتا تو وہ ذات پات سے نظر مسلمان شمار ہو جاتا تھا۔ پس جب ایک مسلمان ورگمراہ سے گرو نانک صاحب دراز سات ہیں تک کھا کر چلے۔ اسے تو انکا مسلمان ثابت ہو جانا کم از کم اس زمانہ کے نقد خیال سے قطعی اور یقینی ہے۔ اگرچہ کتاب اسلام و فرقہ ج میں سردار عبدالرحمن صاحب بی۔ اے قارئین نے کئی دلائل اور نتیجہ صاحب کے مشہور و نشر کردہ صاحب کا مسلمان ہونا ثابت کیا۔ لیکن اس کتاب میں جو سردار صاحب نے انکی شادی کا ثبوت معتبر کتاب سے دیا ہے وہ بہت زبردست ہے۔ اگرچہ یہ کتاب اکثر نہرو کی اخبارات کے معزز ایڈیٹروں کی طرف سے بغض و رینہ سے لکھی گئی ہیں انہیں سے کسی کو یہ جرات نہیں ہوئی کہ ان دلائل اور نتیجہ صاحب کے مشہور و نشر کردہ جہتی ان کے جو گرو صاحب کے مسلمان ہونے پر ثابت ہیں جنہے صاحب سمجھا ہے۔ اس کے بعد تو ہم جو مہرہی اور میں سادگی پسند ہے۔

گرو نانک صاحب کی شادی کا ثبوت معتبر کتاب سے دیا ہے وہ بہت زبردست ہے۔ اگرچہ یہ کتاب اکثر نہرو کی اخبارات کے معزز ایڈیٹروں کی طرف سے بغض و رینہ سے لکھی گئی ہیں انہیں سے کسی کو یہ جرات نہیں ہوئی کہ ان دلائل اور نتیجہ صاحب کے مشہور و نشر کردہ جہتی ان کے جو گرو صاحب کے مسلمان ہونے پر ثابت ہیں جنہے صاحب سمجھا ہے۔ اس کے بعد تو ہم جو مہرہی اور میں سادگی پسند ہے۔

جماعت احمدیہ - ایڈریس بدر اخبار اخیلیل کی بیجا کھنڈہ چینی

کیا یہ امر ایک اخبار نویس کیلئے قابل انصاف اور ایمان
ظہر نہیں کہ کسی مسئلہ پر باوجود اختلافیت بھی کسی مضمون
سے مطلع ہونے کے لیے بعض شخص کی جانب سے ایک ڈاک کرنا
کرے۔ جیسا کہ غیر احمدی اخبارات کا بعض سلسلہ ہے
کی ترغیب اور کامیابی ایک نظر نہیں بھائی ہمارے متعلق ہو
وہ یہ ہے۔ اسکا کہ نہ ثبوت اخبار اخیلیل نہیں کا وہ
نوٹ ہے جس میں دفعہ چہارم کے بارے میں انجمن ان
قادیانیوں نے دہلیہ اسے کی خدمت میں "آئینہ مذکورہ کے
ریکارڈس کئے گئے ہیں۔ اگر حق نبی اور صداقت پسندی
ملاحظہ ہو تو ایڈیٹر صاحب اخیلیل کا فرض تھا کہ وہ ایڈریس
کے اصل الفاظ کا خود مطالعہ کرتے۔ لیکن ان کی تشبیہ
سے پتہ چلتا ہے کہ یا تو انہوں نے ایڈریس کو خود
نہیں پڑھا اور نہ اس مختصر مسلمان کو یہ ملاحظہ کیا
جو افضل مورخہ درجن میں دفعہ چہارم کے متعلق
شائع ہو چکا ہے۔ یا ڈیوٹی نوٹ لکھتے وقت بعض
تفاوت سلسلہ حقہ کے جوش میں دالہ حقیقت
پر ہر ذالنا تھا ہے اور اپنے ناظرین کو حجت احمدیہ
کے بڑھتے ہوئے اثر سے متاثر نہ ہونے دینا چاہتا تھا
کر کے بیک وقت اہم فی الخفیہ لایقصرون کا ثبوت دینا
اخیلیل کا یہ کہنا کہ وہ دفعہ چہارم پر گزارش کرنے کے لیے
حاضر ہوا کہ مرزا صاحب کے مشن نے سب سے بڑا
کام یہ کیا کہ جہاد کی قرآنی تعلیم کی ترویج کی ہے
جہاں اسکی احمدیہ لٹریچر سے واقفیت کا پردہ فاش
کرتا ہے وہاں مضمون ایڈریس کے متعلق عدم واقفیت
لاہی ملاحظہ ہے۔ ایڈیٹر صاحب! بانی سلسلہ احمدیہ
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ عقیدہ تھا کہ قرآنی تعلیم
کا ایک حرف بھی رد و بدل نہیں ہو سکتا اور ماسی پرچی
جماعت واقعی کیا تہنیں ہے۔ البتہ مثل اکثر عقاید کے
جو منہدم جہاد آپ لوگوں نے سمجھ رکھا تھا اور عید
اسلام کو جس طرح خلاف قرآن ایک قرنی مہدی کے

خون کا مجرا بنی ہوئی تھی کہ حضرت مرزا صاحب
کا اکیلا اہل اللہ کا قرآنی حکم نہیں کر کے صاف ڈاک
کو حق دینا کیلئے تمام سے بے جنگ اور تباہ
اس طرح لوگوں کے مزاحمہ جہاد کی جو عریضہ نکال رہے
اور دشمنانے باقی اسلام کے متعلق تھا۔ دلائل ظاہر
سے تردید کر دی اور اس طرح جو جیسا کہ نقشہ آپ
لوگوں نے اسلام کا ہرگز نہ صرف اس سلسلے کے
مذہب کو غیروں کے اعتراضات کا نشانہ بنا رکھا
تھا کہ انہوں نے کبھی اس سے متغیر نہ کیا تھا۔ حضرت مسیح
موعود مہدی مسعود نے پھر دنیا کے سامنے اسی اصلی
مصلحت پیش کی تھی کیا جس میں دنیا نے آج سے یوں
پس قبل اس سب سے بڑے انسان اور سربراہ الہی
عہد اسلام کے زمانہ میں دیکھا جو رحمتہ اللعالمین بنا کر پیش
کیا تھا۔ اللہ صلی علی محمد و علی آلہ و صحابہ وسلم
اگر ایڈریس مذکور کے الفاظ پر ذرا بھی حق و انصاف
سے غور کیا جاتا تو خود ایڈریس کے الفاظ میں اخیلیل
کو اس مسئلہ کی تھج مسکتی تھی۔ چنانچہ ایڈریس میں
جہاد کے متعلق یہ الفاظ صاف صاف موجود ہیں کہ
جو سخت سے سخت مخالفت تھے اور جنہوں نے
جہاد کے ان معنوں کے انکار کی وجہ سے جو لوگوں
میں رائج تھے باقی سلسلہ پر کڑی کڑی دیکھا۔ انکو
بھی دلائل کے زور کے آگے اپنے خیالات کو بدلنا پڑا
اور مخالفت علانیہ سے کئی نے صاف لفظ نہیں منظم
کو تسلیم کیا جو اس مسئلہ کے متعلق باقی سلسلہ دیتے تھے
کیا ان الفاظ سے صاف مترشح نہیں ہوتا کہ حضرت مسیح موعود
نے جہاد کے ان غلط معنوں کے خلاف آواز اٹھائی ہے
جو لوگوں نے خلاف نشان اسلام رائج تھے نہ کہ مفہوم آیات
قرآنی کا انکار کیا ہے۔ پس درج صورت اس میں کے
شہزادہ حضرت مہدی مسعود کی تعلیم کو جو درست نبوی کے
مطابق بیض الحرب کرنا ہے لایقصرون ہر اتنا قرآن کے
خلاف نہ ہر اتنا بگڑے جہاں کی کوشش کرنا نہیں تو اور
کیا ہے مگر اور کہنے کہ اللہ ہیتم قرآن و کونک الحنفیون
اگر سپر بھی اخیلیل کو اعتراض ہے ہمارے لہجے میں ہے
کہ جماعت احمدیہ سلسلہ جہاد میں ملوثی پر ہے تو خود مریدان

کیا اس میں کچھ اور مسائل ہیں جو ہم کو
حق پسند صاحب ہست ملاحظہ کر سکتے کہ قرآنی تعلیم کے
دور انداز انہوں کو جو کہہ سکتے ہیں حق پرستی کا کوئی ہند
ان اپنی صداقت پر کبھی نہیں ہے تو ہمارے ہوا
انک تم صداقتیں۔
جہاد پر قریب کر سکتے ہیں کہ وہ دوسرے مرزا صاحب
اس سب سے بڑے دوسرے ایڈریس میں موجود
رہا کہ انہی سب سے بڑی مذہبی کمزوری کا انہیں
دھمکی خیز گورنمنٹ کی خوشامد یا اسکی اجلا فرار
اخیلیل نے اس قدر حاشیہ لکھی ہے کہ کام لیا تو گیا
اخیلیل کے ان ملاحظہ ملاحظہ کے بموجب و خود
جماعت احمدیہ کی مذہبی بنیاد اس طرح لکھی کہ اب اسکی
بھی نہیں ہو سکتی اور وہ نے خوشامد کو حق و باقی نہیں
کچھ کھنڈل تادیلات سے کام لیا۔
سچ ہے مخالفت میں انسان کی ایسی ہی ہوتی
ہو جاتی ہے جیسا کہ خالق خلقت زمانہ ہے لہذا
لا یبصر دن بھائی انکی کھنڈت ہوئے نہیں
بہتر ہوتا اگر ایڈیٹر اخیلیل ایڈریس دفعہ چہارم کو ملاحظہ
اخبار کے کالموں میں درج کر دیتے تاکہ اپنے اخبار
ناظرین پر اپنے صاحبزادے ہوئے اور اعتراضات
کی بھائی کے ثبوت کیلئے اس کو نظریہ بنیں مانی ہو کہ
اپنے کی تکلیف گوارا نہ کرنا پڑتی "اخیلیل" براہ مہربانی
ایڈریس مذکور کو درج اخبار کر کے ہلک کے کچے
اخیلیل ہونیکا ثبوت ہے وہ ان یرواکیانہ لایق
بھاکے قرآنی فتویٰ کی موجودگی میں سعید النظر تھا
آپنی رائے کو قاب و لائق نہیں کہہ سکتے۔ ان اگر اخبار
انفصل آپ کے پاس تیار رہیں تاکہ آپ جہاد
دیکھنے کے میں انفصل موعود ہر حال میں سلسلہ ارسال
کوں جس میں آپ ایڈریس کو ملاحظہ کرنا معلوم کر سکیں
اگس خوش اسلوب سے قہر مسیح موعود کا اظہار نہ
سب سے بڑے حاکم کے سامنے کر کے حضرت مسیح موعود
کی تعلیم کو جو میں اسلام ہے خلاصہ پیش کیا گیا ہے جو
احمدیہ کی دعوت ظاہر کے اوپری توت بازو ہے خون
حکومت کیلئے ہے جس سے عقل و غیر عقلیت

استعارات

(ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود اشتہار ہے کہ فیصلہ فیصلہ)

جوانی بیگمست خولی غول بصورتی اور یاداری میں بند

ضلع گورداسپور کا دو سرا دورہ

سلمان ہر قسم

متعلقہ گراموفون ریکارڈوں پر - وغیرہ مثلاً سونیاں - ریکارڈوں پر
ایس۔ ایچ۔ میں سیرنگ کی نغمہ - گورنر سیرنگ - ساؤتھ کرسٹ
بیک ہوسٹ سوراخ - پیل کی گوریاں جابی موٹی پیل نیل بنا
معاذ گریفانت - ددیگر قسم کا سامان اور اس رخ پر ہوتا ہے -
مجموعہ - ایچ۔ ایس۔ میٹو نیوٹ کپنی کسٹ پیٹلہ

سید ااورہ

حضرت شیخ مولود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یہ منظر خطیبِ نبویؐ کے لئے قابلِ تصور نہیں ہے۔ ہر کہہ دینے والے میں
 ہر جگہ کی کے لئے ہر جگہ کی ہے۔ اس لئے اس کا جلد
 سنا لیں۔ اور نہ بعد میں دوسرے لکھن کا دل میں رہا کرنا پڑے۔
 میں حضرت قدس نے قرآنی کی فلاسفی اسلام کی خوبیاں بیان کیں
 اور ہندو کے مذہب کے نقائص بنائیت ماحتمہم اور بدعت پر آئیں
 بیان فرمائیں۔ اسی لحاظ سے یہ ایک عجیب تعلیمی رسالہ بھی ہے۔
 قیمت ۲ روپے فی نسخہ تقسیم ہو رہی ہے۔

شرائط بیعت کا فرض تھا قطعاً۔ جو بڑی قطعاً علیٰ چکنے کاغذ پر

مردمی لوٹ: چہ کو دی بی کا خرچہ کھولا اک تریا گنا
 ہو گیا ہے۔ اسلئے ہر دوی قیمت کی کتب کی زرائع کیا ہے
 کتاب ہی بھیدیں۔ تاکہ دی بی کے زائد اخراجات سے بچیں
 کتاب گھر تالیان

عید کے دن حسب ذیل امور مستحسن ہیں: (۱) امانتیں
(۲) غنیمتیں (۳) عید لباس (۴) خوشبودار سویرے (۵) اٹھنا اور چلنا
میں جلد جاننا (۶) نماز عید شہر سے باہر پڑھنا (۷) نماز عید کے لئے
ایک مانتے سے جانا اور دوسرے راستے سے واپس آنا (۸)
چائے اور آٹے کی کچھ دینا (۹) اور کچھ یہ ہے۔ واللہ اعلم بالصواب
لا الہ الا اللہ واللہ اکبر واللہ اعظم (۱۰) عید کے چاندنی
رات کی فجر سے ۱۲ تا ۱۳ کی طرف تک فرضوں کے باجماعت اور
گزینہ لوگوں پر فرضوں کے سلام کے بعد کچھ عید پروردگار کی تعریف
(۱۱) اور عید کی کچھ عید (۱۲) اور عید کی کچھ عید (۱۳) اور عید کی کچھ
شریک ہوں مگر حاضری میں نہیں (۱۴) اور عید کی کچھ عید (۱۵) اور
عید باطنی میں نماز سے پہلے کچھ نہ کھائے اور نماز کے بعد نہ کھائے
گوشت سے انکار کرے (۱۶) اور قربانی کا ارادہ رکھنے والا اور عید
کی طرح چاند کچھ سے قربانی تک عید کی تعریف میں عید وغیرہ نہ سدا
وہ عید اور عید اور عید اور قربانی پر دست دے شخص پر واجب
اور نماز عید کے اور کچھ عید عید قربانی کا عید اور دست نہیں سار کونی
کرے تو اس کی قربانی نہیں ہوئی۔ سب نماز کے عید کی کچھ عید۔ اور نماز
عید کی کچھ اذان اور وقت نہیں ہوتی۔ اور عید عید ملائین یہ کہ کو
کشتیں سطح اجماعت پر جمی حالت میں کچھ عید کچھ عید کچھ عید کچھ
پہلے سات عید کی جائیں۔ اس طرح کہ ایک عید کچھ عید کچھ عید کچھ
جائیں۔ جیسے کہ نماز کے شروع کرتے ہوئے اٹھنا جائے یہ سب عید کچھ
قد استعد کہ کچھ عید کچھ عید کچھ عید کچھ عید کچھ عید کچھ
ان عید کچھ عید کچھ عید کچھ عید کچھ عید کچھ عید کچھ عید کچھ
بہر اٹھنا عید کچھ عید کچھ عید کچھ عید کچھ عید کچھ عید کچھ عید کچھ
شروع میں نماز عید کچھ عید کچھ عید کچھ عید کچھ عید کچھ عید کچھ عید کچھ
ہے کہ ان دو کو عید کچھ عید کچھ عید کچھ عید کچھ عید کچھ عید کچھ عید کچھ
پڑھی جائیں اور عید کچھ عید کچھ عید کچھ عید کچھ عید کچھ عید کچھ عید کچھ
و عید کچھ عید کچھ عید کچھ عید کچھ عید کچھ عید کچھ عید کچھ

قربانی سگروری درجہ پہلے سے چھترہویں تک ایک شخص کی طرف سے
 اگر گناہ نہ ہو تو ایک سات شخص کی طرف سے ہو سکتی ہے اور
 قربانی کے باروں کی گواہی دینے والے کو سبب بنی ہوئے ہو سکتا ہے
 جس سے وہ اپنے غلے کو جس کی غیب میں (دراصل ہتھیار) یا

دشمن پرست

تیرا و پست

پاؤں کا یہ طریق ہے۔ کہ آپ ہر شے کو خود کی کتب
 پر جس سے آپ کو شہرت ملے۔ امانت و امانت
 اسلامی اصول کی پاسداری۔ مہارت و مہارت
 خطیبہ البانیہ۔ خطیبہ البانیہ۔ خطیبہ البانیہ
 نسیم دعوت ہم۔ حیرت آسمانی ۲۰۔ براہی العقائد
 نسخہ التین۔ شیخ الحسن۔ رفاہ مترجم
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت خلیفۃ المسیح اول
 ہر کشتی نوح ۵۰ ہر کشتی نوح ۵۰ ہر کشتی نوح ۵۰
 ۸۔ در مکتون ۵۰ ہر کشتی نوح ۵۰
 نصرتی النبی ۵۰ ہر کشتی نوح ۵۰
 چشمہ توحید ۵۰ ہر کشتی نوح ۵۰
 ہر کشتی نوح ۵۰ ہر کشتی نوح ۵۰

نصیر شاپ قادیان

پندرہ روپیہ روزانہ
 تیل کی ایسی سخت گرانی میں خالص تامل کے
 تیل سے بچو یہ ہیں چار سیر صاحبون بنانا ہم سے
 سیکھو روٹیں باجوڑ یہ ہے اسکے علاوہ کم محنت
 زیادہ منافع والی دستکاریاں سیکھنی چاہو تو
 تو بیچو مسالہ سنگاوی دہلی کا ایک لکھ لاکھ
 بہیکو دستکاری ختیری طلب کرو۔

مباحثہ سرگودھ چھپ گیا

ابن جناب سید محمد الحق صاحب نقیاض
 (موری فاضل شہادہ صاحب نقیاض)
 بحث اول نبوت نبی حضرت علی علیہ السلام
 بحث دوم صداقت حضرت مرزا صاحب
 زمین کے دو دو بیچے ہیں۔ ۲۰ صفحہ پر ختم ہوا ہے
 رسالہ نظم کے فرمایا ان کو صرف ۳۰ روپے زیادہ
 بیچو شہزاد قادیان

ہمارا حق ہے تیار وہ تریاق چشم گردوں کو نزل کو
 مری کو انکھ کے اندھ ہوا یا پکٹ وچا۔ اور چھوٹی
 کے مرقوم اندھ کو خارج کے آنکھ کو ہلکا اور صحت کو
 سب سے زیادہ اور کچھ کے واسطے لکھی ہے۔ انکھیں
 دو سو بیس فاسدان کچھ سے دکھاتی ہوں۔ یا
 مری کچھ سے سب لکھی ہوں یا لکھی ہوں۔
 یا کثرت سے پھنساں (گوشت کھا) لکھی ہوں۔ یا
 گیزا اور پانی کثرت سے جاری رہتا ہو۔ یا گردوں
 کی وجہ سے آنکھوں میں زخم ہو گئے ہوں۔ اور بینائی
 کم ہوتی جاتی ہو۔ یا زخموں (بوجہ گردوں)
 چھا یا رہتا ہو۔ یا شب کو مری ہو۔ تو تھوڑے دنوں
 کے استعمال سے خدا کے فضل سے صحت ہو جاتی
 ہے۔ اور اگر چھلک لگتی ہوں تو از سر نو پیدا ہو جاتی
 ہیں۔ شیر خوار بچے سے بیکر پڑھوں تک سب کو
 یکساں مفید اور بے ضرر ہے۔ کیونکہ نباتات سے
 مرکب ہے۔ اسکے اجزاء نہایت لطیف اور نایاب ہیں
 اور مشکل تمام سال میں صرف ایک لکھ قیام ہوتا ہے اور
 وہ بھی قلیل مقدار میں۔ کئی موزین نے منگوا کر کھا
 اور کبیر یا یا اور گٹھیا سے پتھر لکھا کہ ہم ایسی اور ڈاکو
 علاج کو اگر ایسے پہنچے ہیں۔ اور کہ اختیاری و دانوں
 سے اس طرح نفرت ہے جس طرح مسلمان کو خنزیر سے
 کثیر مال حرام کیا۔ کئی کئی ماہ ہسپتال میں پڑے ہیں
 اور راولوں (جو کیوں کو گھوم کر کھانا کھاتے سود)
 لیکن تریاق چشم کے استعمال سے کلی احتیاج ہو گئی
 ہیں حالانکہ مدت کے پچاس روپے اور تریاق چشم کی قیمت
 پر لکھا کہ گنہگار ہیں تو لکھی جیسے ہمیں روپے تو دو
 ہو تو بھی کہ ہے جن کے سارے ٹیکٹ ہمارے پاس ہو
 می سارے ٹیکٹ شک و شبہ ہو۔ تو سندھ و ذیل موزین
 سے دریافت کر سکتے ہیں۔

(۱) خان اکرم علی خاں صاحب انیسویں
 حکم توام جرائم ہمیشہ ۵۰ روپے پنجاب (غیر احمدی)
 (۲) لارڈ رام سرنداس صاحب پٹیہ گجرات

جو پوری خاں صاحب نائب قادیان

- (غیر احمدی)
- ۴۔ منشی سید محمد صاحب ممتاز عدالت کلکتہ بڈا پور
- (غیر احمدی)
- ۵۔ خان احمد خاں صاحب سب انسپکٹر ایس آر
- (غیر احمدی)
- ۶۔ خاں شاہ نواز خان صاحب ہیڈ کلرک حکم پور
- ۷۔ مرزا سید بیگ صاحب ڈسٹرکٹ ناظر گجرات
- ۸۔ مولوی عبد الحق صاحب کاظمہ دختر فاری
- ۹۔ مرزا محمد حسین صاحب ہیڈ کلرک سب انسپکٹر ایس آر
- ۱۰۔ منشی برکت علی صاحب ریڈ صاحب ہیڈ کلرک سب انسپکٹر ایس آر
- ۱۱۔ جی ہدی مرزا خان صاحب کالج روڈ سے کینی شاہی
- کپ فیڈ ۲۲
- (غیر احمدی)
- ۱۲۔ حاجی جوہری غلام قادر صاحب چک پنہا ڈاکا
- نوشہہ ضلع گجرات (غیر احمدی)
- ۱۳۔ مسٹر امام الدین صاحب سب انسپکٹر ایس آر
- ۱۴۔ لارڈ کریم صاحب خیر خواہ لائسنس حاصل کیا ضلع گجرات
- ۱۵۔ لارڈ سیال میرا بخش صاحب پریڈ لائسنس حاصل کیا
- شیخ پور۔ گجرات (احمدی)
- ۱۶۔ بابو محمد صادق صاحب کلرک قریبی کوٹس لاہور (احمدی)
- ۱۷۔ مرزا ابو سعید صاحب سب انسپکٹر ایس آر
- ریڈ صاحب پادریس (احمدی)
- ۱۸۔ منشی منیر حسن صاحب سب انسپکٹر ایس آر
- ۱۹۔ منشی حسن خان صاحب ہیڈ کلرک شہر جھنگ (احمدی)
- ۲۰۔ بابو احمد خان صاحب پٹنل کلرک جھانڈی وارڈنی
- اسکے علاوہ ادبیت سے سارے ٹیکٹ اور شہادتیں ہمارے پاس
- موجود ہیں۔ پس محنت ہے اس شخص پر جو چاہے اسٹاپا ہو
- اور جو سب پر غیر قرآن کے بظنی کرے۔ ان کو خائن مت کسی
- منفی ثابت نہ ہو ہم ہر شے دکانوں کو کسے ہیں۔ کہ حلقہ قریب
- خبردار قریب کسے پر قیمت (باقیمانہ تریاق والیں کو کسے ہیں)
- فی الفور ایس کرو سٹے۔ قیمت فی تریاق پانچ روپے
- شاہ
- شاہک زمر زاکم بیگ احمدی۔ موجود تریاق چشم
- گجراتی شاہ زاکم صاحب گجرات

ہندوستان کی خبریں

پندرہ روزہ اخبار ہندوستان کی خبریں۔ سرکاری اخبار
 ہندوستان کی خبریں۔ سرکاری اخبار ہندوستان کی خبریں۔
 ہندوستان کی خبریں۔ سرکاری اخبار ہندوستان کی خبریں۔

تعمین افراجات کیلئے سرکاری اعلان منظر
 ایک کمیٹی کا تعین۔ سرکاری اعلان منظر
 تعین افراجات کیلئے سرکاری اعلان منظر

چھپائی کے ساحل پر بھی ہر گز
 لاگتوں کا مجموعہ مسرتک کی بری
 چھپائی کے ساحل پر بھی ہر گز

اس کا اندازہ بھی کرنا ناممکن ہے۔ چونکہ سرکاری
 وغیرہ بھی آئے نہ تھے اسلئے وہ لاجبت رائے
 صاحب سے افتتاح طلب کی درخواست کی گئی۔

جنہوں نے ہندی میں تقریر کی۔ اشاء تقریریں گور
 ہوئی۔ شیخ پریمچند ۴۷۰۰۰ روپوں کے سمندر میں گر
 پڑنے کا خطرہ پیدا ہو گیا۔ بعض لوگوں کو فریاد بھی
 آئیں۔ کئی ایک بے ہوش ہو گئے۔ سرکاری
 نے ٹکڑے ٹکڑے کے لئے کہا۔ مگر بیکار۔ آفرادہوں
 نے مجبوری میں تقریر کی جو کچھ حالت نادرک ہوئی جا رہی
 تھی وہ اتفاق جان کا اندیشہ تھا۔ اس لئے تقریر
 ختم کی جا سکی اور جب درخواست کر دیا گیا۔

اور سرکاری کامیاب کیا اور کہا کہ اولیٰ اللہ کراچی زندگی
 میں ہمیشہ تقارن کے حامی۔ ہے۔ مگر موزاں کر مد
 نداد کی تبلیغ کر کے ملک میں مخالفت کا بیج پڑے ہیں۔

ایک شخصیت کو سزا سنائے جہانہ۔ اگر کیم گسٹ
 سزا سنائے سزا سنائی۔ ایس۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ
 اگر کی عدالت میں شخصیت کی سزا سنائے جہانہ۔ اگر کیم گسٹ
 مقدمہ پیش کیا۔ دوا تہ۔ سب سے پہلے کے دو سو روپے لگا
 چھاپائی کے مسئلہ سے بیکار کلاس کا ٹکٹ خرید کر لگا دی

اجازت سے جھٹ کلاس میں سوار ہوئے۔ اسی
 کو میں شخصیت صاحب بھی تھے۔ جنہوں نے طوط
 سے دھمکا کر ان کو باہر لکھنے پر مجبور کیا۔ مجسٹریٹ
 نے فیصلہ میں کہا کہ شخصیت نے طوط لگا لگا اور یہ
 فعل دہشت انگیز اور اذیت آمیز ہے۔ لازم کو

حق نہ تھا کہ وہ اپنے ہمراہی مسازوں سے ایسا
 سلوک کرنا۔ میں اس جرم کی پاداش میں سزا سنائے
 فیروز نہیں دیتا۔ لیکن یہ فعل جو کچھ انگریزوں اور
 ہندو تانفون میں نفرت پھیلائیو الہ ہے۔ اس لئے

چار سو روپے جرمانہ کی سزا دینا ہوں۔ اس رقم میں کو
 سو سو روپے دوڑوں رعایا کو دیا جائے۔
 مسٹر کپور اور میجر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ امرتسر نے
 فیروز کا مقدمہ مسٹر کپور کا مقدمہ جو انہوں
 نے مجسٹریٹ کے خلاف دائر کر رکھا تھا۔ خارج
 کر دیا۔ اور مجسٹریٹ کے مقدمہ میں مسٹر کپور کو
 پندرہ سو روپے جرمانہ کی سزا دی۔

دلیان راجگان کا اجلاس۔ شملہ کیم گسٹ
 ڈسٹرکٹ دلی میں سات سے گیارہ نومبر تک
 دلیان راجگان کا اجلاس منعقد کرنے کا ارادہ
 رکھتے ہیں۔
 لاہور میں گورنر کا اجلاس۔ لاہور میں گورنر کا اجلاس
 راجہ پرنس کا ایک بڑا اجتماع ہوا جو سب کچھ روپوش
 تھے۔ یہ اجلاس شہر تک آیا اور موچی دروازہ پر شہر ہو گیا۔
 پیسہ اخبار کہتا ہے۔ کہ جلوس میں صرف چند غیر مودت مسلمان
 ایڈیٹر پریس پر فرد جرم لگ گیا۔ یہ سبب ایڈیٹر پریس
 مراگست کو عدالت میں پیش کئے گئے۔ اور مسٹر پریس

ان پر دفعہ ۱۲۴ قانون تقریرات ہندی رو سے فرد
 لگا دیا۔ فیصلہ ۱۰ آگست کو سنایا جائیگا۔

قحط پنجاب کیلئے بجٹی ۲۲ گسٹ۔ کانگریس کی رائے
 ۲۵ ہزار روپے۔ لیکن قحط پنجاب میں امداد کیلئے
 ۲۵ ہزار روپے کی امداد منظور کی ہے۔

سکھوں کی فرقہ واریت۔ اسی ورکنگ کمیٹی
 کو تسلیم کر لیا گیا۔ پنجاب پراونشل
 کانگریس کمیٹی کو حکم دیا ہے کہ وہ سکھوں کو بھی کھیتوں کے
 کھیتوں کی سپرٹ میں جدا گانہ نیابت کا حق دیں۔

ننگانہ صاحب کے کیٹی ننگانہ نے اعلان کیا
 طرارغان کی طرف سے دکان ہے کہ ننگانہ صاحب کے
 راجوں سے مہنتوں وغیرہ اور گور دواروں کے متعلق
 نریا یا بیوی خبر سن کر کالافانہ روکش اختیار کر گئی ہے۔ اور
 سردار مہتاب سنگھ وغیرہ کی سکھ سرداروں کے

خلافت مقدمات دائر کر دئے ہیں۔
 فیشنل سلیٹی لمیٹڈ دلی۔ اس کمپنی نے مسٹر ملک
 کی بری کے دن اپنی خبر رسائی کا کام شروع کر دیا
 ہے۔ اور اب ہندوستانی اخبارات کو خبریں بہم
 پہنچا دیا جاسکتی ہیں۔

ابتدائی تعلیم لازمی اور مفت۔ پونا رائے۔
 صوبہ بھی کی قانونی کونسل نے اتفاق رائے سے
 یہ پاس کیا ہے کہ گورنمنٹ کی یہ تعلیم پالیسی قرار دی جائے
 کہ ملک میں ہر ایک کے لئے ابتدائی تعلیم جس قدر جلد
 ممکن ہو سکے۔ لازمی اور مفت کر دی جائے۔

شہزادہ ویز کے بائیکاٹ کے کانگریس کی طرف سے
 متعلق کانگریس کمیٹی کا فیصلہ ایک طمان ہوا ہے
 جس میں کہا گیا ہے۔ کہ شہزادہ ویز کے متعلق ایسی شی
 ایجنڈے کے بیان کا وہ حصہ جو پرتالوں کے متعلق ہے۔

دہ بالکل بے بنیاد ہے۔
 مسٹر شہباز احمد کی گرفتاری۔ یہ مسٹر شہباز احمد
 جنہوں نے اپنے لاہور اور پھر امرتسر سے اظہار پنجاب
 لکھا تھا۔ ڈھوڑی سے آئے ہوئے امرتسر کے سٹیج
 پر گرفتار کر لئے گئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ان کے
 خلاف لاہور میں جی کا کوئی استدفاع دائر ہے۔

۱) بابا تمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی

پیشتر ضیاء الاسلام پر یس نادمان میں چھپکارا

نہایت ہی دلچسپ اور دلکش ہے۔

۱) با بھام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنسز و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر انکان کیلئے طبع ہوا

100

سرمایہ کے قریبی حضرت مرزا قاسم احمد دہلوی

خبر الساجدة

اس زمانہ کے مُریع حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

بیعت کا خط پڑھا۔ اللہ کے پیچھے تمام ممالک کے اور اہل

الفتر

قادیان دار الامان - ۱۱ - اگست ۱۹۳۱ء

خلافت کی وزینداری

(نمبر ۲)

زمیندار اپنے کسی ایک گزشتہ پرچہ میں سلطان ترکی خلافت سے جواب دیتے ہوئے کہا تھا کہ پونچھوہ اتحادیوں کے جنگی جہازوں کی زد میں رہنا بے فائدہ ہے۔ لہذا ہم نے شہر تارنامہ امیری کی خلافت سلفیہ کے "دہاں سند خلافت مصطفیٰ کمال" پاشا کو سپرد کرنے پر اجماع کیا ہے۔ اس بار گاہ تقدیر کے سبب ذیل زبان بھی جاری کروا رہا تھا کہ "ہمیں فوراً خلافت اسلامیہ کے قیام اور ان کے مقدس کے احترام سے مطلب ہے۔ ان کی بھائی کے لئے جو طاقت سب سے زیادہ کوشاں ہے۔ اور جس کی طرف تمام دنیا کے اسلام اسید و احترام منسوب ہیں سے دیکھ رہی ہے۔ ذری طاقت ہمارے نزدیک عملاً خلافت اسلامیہ ہے۔"

اس کے متعلق ہم نے دریافت کیا تھا کہ اگر "خلافت اسلامیہ" کسی ایسی طاقت کی طرف منتقل کی جاسکتی ہے۔ جو خلافت اسلامیہ کے قیام اور ان کے احترام کے لئے کوشاں ہے۔ اور ان کی بھائی کے لئے زیادہ کوشاں ہو۔ تو کیا کسی وقت مسٹر گاندھی کی تحریک کے متعلق تو یہ نہیں کہہ دیا جائے گا کہ یہی طاقت ہمارے نزدیک خلافت اسلامیہ ہے۔ کیونکہ مسٹر گاندھی بھی قیام خلافت اور ان کے مقدس کی بھائی کو بنا فرض تھے اور اس کے لئے کوشاں ہونے کے لئے گزریں اور وہ مسلمان بھی ان کے متعلق یہی یقین رکھتے ہیں

اور اسی وجہ سے ان کی پیروی کتب میں "زمیندار نے بہت کچھ بیچ و تاب کھلنے اور جب عادت بھگتا پٹنے سے کام لیتے کے بعد اس کا جواب دیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ۔"

یہ اگر ہمارا گاندھی کوئی مسلمان حکمران ہوتے۔ اگر ان کی حکومت کی سیاسی اعتبار سے تمام دول اسلامی پر غور و جست حاصل ہوتی۔ اور اگر ان کی خلافت پر اجماع اُتے ہو جاتا۔ تو ان کے بھی خلیفہ ہونے میں کسی مسلمان کو اعتراض کی گنجائش نہ ہوتی۔" (۳۱ اگست ۱۹۳۱ء)

اگرچہ "زمیندار" نے مصطفیٰ کمال پاشا کو خلافت کا فخر بھی دیا ہے۔ مگر ان کے اندر ایک کوئی تصریح نہ کی گئی۔ جو اسے مسٹر گاندھی کے حامی میں لے دیتی پڑتی ہے۔ تاہم اب بھی اگر وہ یہ ثابت کر سکے کہ مصطفیٰ کمال پاشا میں یہ باتیں باقی باقی ہیں۔ تو ہم مسٹر گاندھی کو خلافت سپرد کرنے کے عزائم کو مسترد کر لیتے۔

شرعی اعمال اور افعال سے قطع نظر کر کے ان لیا کہ وہ مسلمان سمجھاتے ہیں۔ لیکن کیا ان کی چند وزراء حکومت کو وہ دولت خداداد خلافت ان "پرچہ زمیندار" کو توفیق دینے ہے۔ اور اس بات کا بھی ثبوت ہے کہ ان کی خلافت پر اجماع اُتے ہو گیا۔ انہیں اور یقیناً نہیں تو صاف ظاہر ہے کہ ہمارا سوال۔ کہ جواب میں مسٹر گاندھی کے متعلق اگر "اگر" لگا کر اس نے جو شرائط تجویز کی ہیں۔ وہ محض دماغ الوقی کے لئے ہیں۔ اور ہمارا سوال جو ان کا فخر قائم ہے۔

مصطفیٰ کمال پاشا کی خلافت کا زمیندار نے اقوام اس بنا پر کیا تھا کہ وہ خلافت اسلامیہ کے قیام کے لئے کوشاں ہے۔ اور ان کے احترام کے لئے کوشاں ہیں۔ اب اگر ان کے لئے بڑا کہ کسی اور میں یہ بات باقی جائے تو زمیندار کا فرض ہے۔ کہ خلافت اسلامیہ اس کے حوالے کی جائے۔ مسٹر گاندھی جس بلند آہنگی سے خلافت اسلامیہ کے قیام اور ان کے مقدس کے احترام کے لئے کوشاں ہونے کے لئے ہیں۔ اسی کو زمیندار "خلافت نہیں" ملاحظہ فرماتے ملاحظہ فرماتے ہیں۔ بلکہ

اسی وجہ سے وہ مسٹر گاندھی کی پیروی کو اپنا اور دوسرے مسلمانوں کا فرض قرار دیتا ہے۔ اور یہاں تک خیال کرتا ہے۔ کہ اس مسئلہ کو مسٹر گاندھی کسی وقت نہ مذاقاً کر ہی نہیں سکتے۔ پانچویں حب گزشتہ ایام میں حضور و ان کے ہندو سے مسٹر گاندھی کی گزشتہ کے متعلق یہ کہا گیا کہ انہوں نے اپنی گفتگو میں مسند خلافت کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ تو زمیندار نے خاص طور پر اس کی تردید کرتے ہوئے کہا کہ۔

یہ ہمارا گاندھی جیسے عظیم الشان انسان سے یہ کیسے توقع ہو سکتی ہے۔ کہ وہ اس مسئلے کے سامنے خلافت جیسے ضروری مسئلہ کے متعلق ایک لفظ نہ بولیں۔" (زمیندار ۲۲ مئی)

پس ایک طرف خلافت ترکی کے استحکام اور مقابلاً مسند کے احترام کے متعلق مسٹر گاندھی کے لئے بڑے دعاوی اور ان پر زمیندار کا حد سے بڑا ہوا اعتماد اور پھر وہ دیکھ کر اور دوسری طرف یہ خیال کیا کہ مسطفیٰ کمال پاشا نے آج تک دو خلافت ترکی اور مقامات مقدس کے متعلق مسٹر گاندھی سے بھوک نہیں تو ان کی طرح کا ہی کوئی وعدہ نہیں کیا ہے۔ اور زمیندار نے مسٹر گاندھی کے مقابل میں مصطفیٰ کمال پاشا کی پیروی کو اپنے اہل و عیال کے مسلمانوں کے لئے ضروری قرار دیا ہے۔ اس کو یہی معلوم ہونا ہے کہ وہ مصطفیٰ کمال پاشا کی نسبت مسٹر گاندھی کی ان کوششوں پر زیادہ اعتماد رکھتا ہے۔ جو وہ خلافت ترکی کے استحکام اور مقامات مقدس کے احترام سے کیے گئے کہنے کا وعدہ نہیں رکھتے ہیں۔ وہ نہ اگر ایسا نہیں۔ لہذا زمیندار کے نزدیک "خلافت اسلامیہ اور مقامات مقدس کے متعلق سب سے زیادہ کوشاں مسٹر گاندھی نہیں بلکہ مصطفیٰ کمال پاشا ہیں۔ تو خود کچھ مسٹر گاندھی کی پیروی کو چھوڑ کر مصطفیٰ کمال پاشا کے پیروں میں جانشین نہیں ہوتا۔ اور انہیں اس امر کی توجہ دوسرے مسلمانوں میں نہیں کرتا جس کا مصطفیٰ کمال پاشا کو چھوڑ کر مسٹر گاندھی کے پیچھے اس نے ملنا کہ وہ خلافت ترکی کے استحکام اور مقامات مقدس

کے اختر اسم کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ بتانا ہے کہ انہی کی طاقت اس کے نزدیک سب سے زیادہ کوثران ہے۔ اور جب یہ سخت سزا گاندھی میں مصطفیٰ نگال پنا کی نسبت بدرجہہ اپنی جاتی ہے تو یہ طاقت ان کے سپرد کیسے ہوگی۔ زمیندار اور گاندھی کے درمیان یہی بات کہ اس سوال کو اٹھا کر مفضل نے "مصلحت کی طاقت مقدس کی شدت پر توہین کر رہے ہیں اس کے سوا ہم انتہائی کہہ چکے ہیں۔ کہ اگر سامان مصلحت کی طاقت کے لئے سزا گاندھی کو اپنا اسم منتخب کر لیتے ہیں۔ تو ان کے ذریعہ حاصل شدہ طاقت کو انہی کے سپرد کر دینا کا مشورہ دینے سے توہین کس طرح ہو سکتی ہے۔ اور پھر ایسی صورت میں جبکہ زمیندار کے نزدیک طاقت کے لئے توہین جن صفات کی ضرورت ہے کہ وہ سب سے بڑھ کر انہی میں پائی جاتی ہے۔

زمیندار کا ہندو گناہ
زمیندار کو مال ہی میں جب زمیندار اور مضافین کی بنا پر گورنمنٹ نے سرگندھ کی۔ تو اس نے حریت و آزادی کے تمام و عادی کو پارے طاق رکھ کر اس حکومت کے متعلق جیسے وہ "سیٹھانی حکومت" قرار دینا ہے یہ کچھ دیا کہ "ہم تو دل سے چاہتے ہیں کہ زمینداروں میں انگریزی انصاف کا سکہ چلے" اور اس کے ساتھ ہی آمیزہ محتاط رہنے کا اقرار کیا۔ لیکن جیسا کہ مکیل نے لکھا ہے۔ زمیندار کی شروعات سے یہ ایک نمایاں خصوصیت رہی ہے کہ "سچ کو شاہ انگلستان کا کلمہ بڑھتا ہے۔ اور شب کو اس سے قہر کر لینا ہے" اور اب بھی اس نے ایسا ہی کیا۔ اور اپنے ہر اگت کے پرچم میں ایک ایسا مضمون شائع کیا۔ جس سے بعض نامور حکام پوچھتے خطرناک الزام عائد ہوتے ہیں اور جن کے متعلق گورنمنٹ زمیندار سے باز پرس کرنے کا ہاتھ رکھتی ہے۔ یہ بات زمیندار کو بھی کھٹک گئی۔ اور اس نے جلد ہی یہ اپنے جرم پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی کہ اگر ان کی خوش میں اسے کہاں کہاں میاں ہوئی ہے۔ اس کا اندازہ ناظرین ذیل کی سطور سے

گا سکتے ہیں۔ زمیندار میں اس وقت کے متعلق جیسے حکام سر اپنے علاقہ میں داخل ہونے سے روک رہے تھے۔ بڑا خدا کر۔ یہ حکومت سرحد پر ہی جاتی ہے کہ وہ ان کے سے بہت سے راز ان کے سر پر لکھنا ہو گا۔ آئندہ حکومت کے دلچسپ فنڈ کو اپنی ذاتی مصارف میں استعمال کرنے کا موقع ملے گا۔ لیکن زمیندار نے اسے اس کے لئے دقت واقع ہو گی۔ کوئی بے عنوانی نہ ہوگی اور نہ مطلق انصاف سے کام لیا جائیگا۔

پھر کھانا۔ یہ گویا یہ باتیں کہانے خود بہت کافی اہمیت رکھتی ہیں۔ سکر اصل اہم ترین وجہ جو حکومت سر کو برہان قوم کے سرحد میں داخل کی طاقت پر مجبور کرتی ہے۔ یہ ہے۔ کہ وہ اس کے ذرائع کا سرخشی اور راز پنہاں الم نشین ہو جائیگا اور عوام پر واضح ہو جائیگا۔ کہ اس کے دل میں زیادہ تر کونسا لائحہ کام کر رہا ہے اور اس پر وہ کونسی "اسلمت" کار براری کر رہی ہے۔ (ہر اگت سلسلہ ۱۹۲۱ء)

مذکورہ بالا سطور میں جو کچھ کہا گیا ہے بالکل سچ ہے۔ اس پر پردہ ڈالنے کے لئے زمیندار نے جواب دیا ہے۔ اور جو تار عنکبوت سے بھی زیادہ کمزور ہے وہ یہ ہے۔ کہ ہماری رائے میں ڈاک کے ڈالنے میں سب سے بڑا لائحہ گرانی کا ہے۔ اور یہی "سرخشی" اور راز پنہاں ہے۔ اگر سر جان سنی اپنے صوبہ کی رعایا پر اعتماد کریں۔ اور ان کے جذبات و خواہشات کا لحاظ رکھیں۔ تو وہ کو اپنی ناپاک اور خالی نفس پر کھنکھ سے فوراً ہار آجائیں مگر وہ غریب ملتے ہیں کہ حکومت اور رعایا دونوں ایک دوسرے سے بیزاریں۔ اور ان کی اس باہمی جھگڑا سے پورا فائدہ اٹھانا چاہیے۔

اس سے بڑھ کر زمیندار کی راز نگاری کا یہ مثال اور کوئی ہو سکتا ہے۔ گاندھی زمیندار کے نزدیک سب سے طاقت فندہ اور وہ جس کے ذرائع سے عیش و عشرت منانے کے لئے کافی روپیہ حاصل ہو رہا ہے۔ وہ بھی اور راز پنہاں ہو تو یہ۔ وہ زمیندار کے نزدیک راز پنہاں ہے۔

اس سے ظاہر ہے کہ گاندھی زمیندار کے دل پر گورنمنٹ کی مصلحت کی سرزنش کا کس قدر اثر ہے۔ اگر کوئی وقت جوش جنون میں کہ ان سے کوئی حرکت سر نہ ہو جاتی ہے۔ تو پھر ہوا فندہ کے جوش سے ان کے حواس کھل جاتے۔ اور وہ اپنی اپنی باتیں کہنے لگتے ہیں۔

خواجہ عبداللہ صاحب اختر
خواجہ عبداللہ صاحب اختر اور حضرت عظیم الشان تاجی ایدہ اللہ تعالیٰ کے مضمون کا جواب

اور حریت و مساوات کے مسئلہ پر جو بحث چلی تھی۔ اس کو جو خواجہ صاحب نے مستند کرنے کے باوجود انھوں نے رنگ نہیں نہ گئے۔ اور دوسری بات میں الجھ گئے۔ اسے حضرت عظیم الشان نے ان کو مخاطب کرنا چھوڑ دیا۔ اس سے ممکن ہے۔ خواجہ صاحب نے خیال کیا ہو گا کہ مضمون کا جواب ہی نہیں دیا جاسکتا۔ ہم انہی کے لئے ہیں۔ کہ ان کے جواب میں ایک مفصل مضمون لکھنے سے اس پہنچ چکا ہے۔ جو انشاء اللہ قریب شائع ہونا شروع ہو جائیگا۔ اب وہ جس طرح چاہیں۔ اور ہم کچھ چاہیں حل کھو کر کھیں۔ ضرورت بھی ملے تو ترکیب کی قوش لیا جائے گا۔

سرگاندھی کی اندھی تقلید
سرگاندھی کی اندھی تقلید۔ بعض مقامات پر سرگاندھی کی تقلید کی گئی ہے۔ جس سے بڑے بڑے کے جلالا تابت کر چکے ہیں کہ سرگاندھی کی تقلید کرنا بالکل جاہلانہ ہے۔ یہ سلسلہ لکھی مساوات قوم کے بھون بھون رہی ہیں کہ انھیں بڑے بڑے کی تقلید کرنا چاہیے۔

حیات کا مہ

(ب)

(انجلیسٹین کا پیرین کا پیرین ولی اللہ شاہ صاحب)

میں حیات کے متعلق بحث کرتے ہوئے پہلے بتا چکا
 ہوں کہ کائنات ساویر و ماضیہ میں ایک سنگر حرکت کر رہا ہے اور
 انسان میں بھی ہم حیات کو خواہ اس کے باطنی و ظاہری حالات
 و احساسات و جذبات بھلا، غمہ اس کے ظاہری افعال
 بھلا، ایک حرکت کی صورت میں محسوس و مشہد کئے گئے ہیں
 انسان بھی ان کائنات میں سے ایک متنازعہ ہستی ہے
 اس کی تاریخی حیات پر نظر ڈالنے سے مدد و مدد ملے گی
 کہ آج جو انسان ہے، وہ وہ انسان نہیں، جو کئی برس
 سات آٹھ ہزار برس پہلے تھا۔ یعنی وہ انسان جو اپنی پوری
 ہوش اور کھانسنے پینے میں ایک جہان سے مشابہ ہوتا
 تھا۔ بھل کے سبز گھاس پات اور کچے پھل تر کا مال لگا
 ڈھاتھیں۔ پہاڑوں کی غائب اور درختوں کی کھوپڑیاں اس کا
 چائے پناہ تھا۔ اس کا لٹ سنگا بدن گرمی سردی کی
 سختیاں ویسے ہی جھیلتا تھا جیسے ایک دوسرا جہان۔
 لیکن اس عرصہ دراز میں اس کے نہ صرف اپنی کھلتے
 پینے رہنے سنے اور اپنے لباس و پوشاک میں عظیم
 تبدیلی پیدا کی ہے، بلکہ اپنی جھوٹ کو اس نے حیرت انگیز
 طور پر پوشایا ہے، انکھی قوت کو دو دھنوں اور خود کو
 سے ایسا تیز کیا ہے کہ دور سے دور بار بار اس کا ایک
 کائنات کو دیکھ لیا ہے۔ کان کی شنوائی کو اس قدر زیادہ
 کر دیا ہے، گونج وہ ہزاروں میلوں کے فاصلہ پر ایک
 دوسرے انسان سے گفتگو کر رہا ہے۔ اپنی حرکت و
 نقل میں اس قدر وسعت پیدا کر لی ہے کہ سینکڑوں
 میلوں کا سفر کرنا اس کے چند گھنٹوں کی پرواز ہے
 اپنی عقل و فکر کو اس قدر وسعت دی ہے کہ اجرام فلکیہ
 کے حجم اور ان کا مادہ اور ان کے خواص اور سرعت
 کی رفتار کی کج بینی کو سوڑ وغیرہ وغیرہ کا حساب و
 پیمائش سب کا سب پہلے غلط یہاں زمین پر بیٹھا ہوا

کہ رہا ہے۔
 یہی نہیں۔ بلکہ اس نے جہاں جہاں لگا دیا ہے۔
 اس عظیم الشان انقلاب پیدا کر دیا ہے۔ وہ لوگوں کی بے
 کورتہ دہاکہ کے خوبصورت سے خوبصورت محل اور قصر
 بسائے جنت نشان نمایاں کر دئے ہیں۔ جہاں پانی کا نام
 انسان کا تھا۔ وہاں پانی ہی پانی اور سبزہ زار خوش منظر
 دکھانا ہے۔ اس کے پیچھے کردہ انقلاب کا تاثر
 اگر دیکھنا ہو۔ تو رپے کی بڑے شہر میں اور اس شہر کے
 کسی بڑے کارخانہ میں جاؤ۔ اور دیکھو کہ مشینیں کس طرح
 اس کے لئے کھینتی اور فصل کے کاٹنے اور رائج و فلاح
 کے تیار کئے اور اس سے مختلف قسم کی غذائیں تیار کئے
 میں مشغول ہیں۔ کس طرح ان کے ذریعہ اس کے ہنگام
 برنگ اور فاسم کے فیشن کے لباس بنئے اور سب
 جالچے ہیں۔ کس طرح ان کے ذریعہ سو ہزاروں من کا
 لوہا ایک آن میں پانی کی طرح پگھلایا یا روئی کی طرح
 نرم کیا جا رہا ہے۔ کس طرح ہزاروں منوں کا بوجھ ریل
 کے اٹھا کر بلند جھٹوں اور بلند جھٹوں سے اٹھا کر زمین
 پر اور اگے۔ جگہ سے دوسری جگہ آنا یا فانا پہنچایا جا رہا
 ہے۔ یہ سب کے کارخانوں میں جا کر دیکھو تو معلوم
 ہو گا کہ انسان کے ایک ہونے والے سے سب کو دلچسپ
 اس کے لئے اس کی مرضی کے مطابق خاطر خواہ کام کر
 رہی ہیں۔ اور زبان حال سے یہ کہہ رہی ہیں کہ انسان
 بے جان میوٹے میں بے حس و حرکت مادے میں زندگی
 کی نوبت چھوٹ کر دی ہے۔ اور وہ ان موجودات کے
 سلسلے میں ظاہر ہوا ہے کہ گویا وہ ان کا خدا ہے اور
 اس کی مخلوق اور مخفی وہ زمانہ آتا ہوا معلوم ہوتا ہے
 کہ جب انسان زمین کی ساری طاقتوں کو سمجھ کر کہ ایک
 عظیم الشان ہستی میں جلوہ افروز ہو گا۔ اور اس زمین
 پر ایک غیر معصومہ لایا ہو گا۔

یہ سب انقلاب انسان کے اہم سے کموں متعلق
ہوئے۔ اس کے علاوہ گیارہ راز پوشیدہ ہے۔ جو اسے
سب مروجہ دانت پر مرزا کرتا جا رہا ہے۔ وہ کیا چیز
ہے؟ انسان سسکے۔ غمزدہ ہو جائے۔ غمزدہ اپنے پاؤں
پیکر کر کہہ دیتا تھا۔ دنیا کا وہاں ایک حیوان رہتا

وہ کیا شے ہے۔ اگر تاج اس میں معدوم ہو جائے تو اس کے سارے نظامات کا شیرازہ بکھ جائے۔ اور دنیا میں ایک ہولناک ہلاکت کا محشر برپا ہو جائے۔ وہ شکر اور اک و عظم ہے۔ جو انسان کو خاص کر عطا ہوا ہے۔ اور جس کے ذریعے سے وہ ہوش سے ممتاز ہے۔ اور ہوشے میں تصرف کر رہا ہے۔ یاد رکھئے کہ دنیا میں محض قوت کچھ شے بھی نہیں ہے۔ جب تک کہ اس کے ساتھ اور کمال و علم نہ ہو۔ اور خالی علم کوئی شے ہی نہیں اگر اس کے ساتھ کمال نہ ہو۔ علماء کہتے ہیں کہ سارے کائنات کے نظام کی حرکت ایک قوت کے بس پر ہے۔ لیکن محض قوت بلا اور کمال علم کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتی۔ علماء کہتے ہیں۔ کہ یہ ساری کائنات ایک وقت میں حالت وجود میں تھی۔ اور اس کی کوئی منظم صورت نہ تھی۔ پھر تہہ بہ تہہ اس میں انقلاب آتا گیا۔ یہاں تک کہ وہ کچھ ہو گیا۔ جو آج ہم ایک حکم نظام کی صورت میں مشاہدہ کر سکتے ہیں۔ مگر مادہ اور ہوا کے میں کوئی بھی انقلاب نہیں آ سکتا۔ جبکہ اس کے ساتھ علم و قدرت کے محرک ہوں اس بات کی سب سے بڑی شہادت خود انسان کا وجود ہے۔ وہ ابھی تک نہیں۔ بلکہ خود نیچے سے ایک آہتی ہے۔ اور اس کی تاریخ حیات اس بات پر واضح دلیل ہے کہ علم و اور اک و قوت کے بغیر کوئی عمدہ انقلاب واقع نہیں ہو سکتا۔ غرض یہ عالم جہاں قوت و حرکت و حیات کا پتہ پڑے رہا ہے۔ وہیں یہ بھی بتا رہا ہے کہ ان کے ساتھ ایک علم کا لب بھی چاہیے۔ جو کہ علوم کا سرچشمہ ہو۔ سائنس علم چیتنے کے لئے وہ انسان کے ساتھ پیدا ہوا ہے۔ بلکہ وہ سب اس وقت بھی موجود تھے۔ جب انسان میں تھا۔ اور انسان نے اگر کچھ کیا ہے۔ وہ صرف یہ پایا ہے۔ کہ اس نے انہیں دریافت کیا ہے۔ پس انسان اور اس کے ساتھ دوسری موجودات رب کی سب سے زیادہ قربت میں کہ ایک حیات کا طے ہے۔ اور وہ ساری باتوں اور قوتوں اور قدرتوں اور علموں اور حکمتوں میں سے ہے۔

غرض اس عالم عام پر نظر ڈالنے سے یہ عیناً
یہ ذرہ وجود ایک مہات ایک قدرت ایک ظہور

منظر ہے۔ اور وہ حیات اپنی ذات میں لا محدود ہے۔
ساری زندگیوں کا وہ مصدر ہے۔ ہماری زندگیوں کا وہ
منبع ہے۔ سورۃ طہم کا وہی سرچشمہ ہے۔ اس کے چو
تھکے سارے وجودوں کا قیام ہے۔ اسی کے لئے
ہے یہ سب کچھ ہے۔ اسی حیات کل کے فرائض حکیم
پر الفاظ بیان کرتا ہے۔ اللہ لا الہ الا هو الحي
القيوم لا تأخذه سنة ولا نوم لا ما في السموات
ولا في الارض۔ یعنی اللہ ہی معبود ہے۔ اور کوئی نہیں دیکھا
اصل میں نہ ہی۔ زندگیوں کا سرچشمہ ہے۔ اور قیام برقرار
کئے بغیر اس سبب۔ وہ ایک دم بھی غافل نہیں۔ زمین کی
موجودات اور ان پائندگیوں کی کائنات سب کی سب
اسی کے قبضہ قدرت میں ہے۔

و مع کرم سبب الہ سموات و الارض لایرودہ
محفوظ ہوا وہو العلی العلیم۔ اگر کہ علم اس کے
سلطان کے لئے عالم کا احاطہ کیا ہوا ہے اسی کے
وجود کی ظاہر یہ مارا عالم محفوظ ہے۔ اور وہ ذات
اس کی حفاظت کرنے کے اچھی فکرتی نہیں وہ ذات
بہت ہی مالی مناجیبہ اور صاحب عظمت

فلاحہ آیات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وجود ہی اصل اور مستقل زندگی ہے۔ اور باقی زندگیوں صرف اس کا منظر اور نقل ہیں۔ اور اپنی ذات میں مستقل اور باقی رہنے والی نہیں۔ اس لئے اگر انسان کا مقصد کوئی حقیقی زندگی ہے۔ تو وہ اس کی اپنی حیات دنیا نہیں سہنی چاہیے کیونکہ وہ ناپائدار ہے۔ بلکہ وہ زندگی مقصد بالذات سہنی چاہیے۔ جو لا ازال ہے۔ حیات فروید اور حیات اجنبیہ پر بحث کر سکتے ہوئے میں غلام چکا ہوں کہ انہیں سے ایک ہی اپنی مستقل سہنی نہیں رکھتی۔ ایک کا بقا دوسرے پر اور دوسرے کا بقا کسی اور سے ہے۔

یہ زمینی زندگی میں اپنی بے منتقلی اور ذوالیہ وجود
کی وجہ سے یہ نقصان کر رہا ہے کہ ان کو باقی رکھنے کو
کہا گیا اور بلا منتقل زندگی ہوئی ہے۔ جیسے یہ فناء
ہو کر کسی قانون کے ماتحت بنی ہوئی ہے۔ جس قانون کے
ماتحت ان کی مرکزی حرکت خود ان کی حرکت میں غائب
ہو جاتی رہتی ہے۔

ایک ایسی قانون ہے جو ہر جگہ عمل کر رہا ہے۔
ایک ایسی مشیت ہے جو ہر مکان میں جلوہ افروز
رہ رہ قانون ہے کہ ہر زندگی کے بقا کے لئے
موت کا ہونا ضروری ہے۔ اور اس موت کے متعلق
قانون آبی یہ ہے کہ اعلیٰ حیات اعلیٰ حیات کیلئے قربان
ہو جائے۔ یہ یاد رکھئے اور غریب سمجھ کر یاد رکھئے کہ
جب تک اعلیٰ زندگی اپنے اعلیٰ زندگی کے لئے قربان
نہیں ہوگی۔ اس زمین پر بھی حیات قائم نہیں ہو سکتی
روحانی اور فنیسی سے نقل حیات کا یہ خاصہ طبیعت ہے
تھا خدا ہے کہ اس کے بقا کے لئے کوئی نہ کوئی قربان
کا سامان بھی موجود ہو۔ ضرور کسی نہ کسی موت میں اس کی
حیات پر مثال کے طور پر حیات نباتات کو لیجئے۔

اگر نباتات میں سے ایک درخت کے سانس بن آلتو پھرتے اور پھلتے اور پھر نیا درخت پیدا کرتے اور وہ پھر نئے پھلتے اور پھلتے جاتے۔ اور ان کے لئے کوئی موت کا سامان نہ جو آج دنیا میں صرف درخت ہی درخت ہوتے۔ اور وہ درخت اس قدر ہوتے اور اس قدر زیادہ ہوتے۔ کہ زمین کی ساری طاقتیں ان کی زندگیوں کو سنبھالتے سنبھالتے بالکل ختم ہو جاتیں اور آخر کار یہ ہوتا۔ کہ درخت ضروری غذا کے نہ پانے سے سوکھ سوکھ کر مر جاتے۔ اور اس طرح نباتات کی زندگی کا بالکل خاتمہ ہوتا۔ یہ سلسلے کی بنیاد زندگی کی خاصیت یہ ہے کہ وہ بذات خود زندہ نہیں رہ سکتی اس کی زندگی کوئی مستقل زندگی نہیں کہ بغیر زنجیر اور آسمانی توفیق کے زندہ رہ سکے۔ اس لئے اکی القیوم

خدا نے حیات، نباتات کو زندہ رکھنے کے لئے
موت کو جوڑ دیا۔ اور اس کی موت کے لئے سیکڑوں
درست کردہ دل سالن پیدا کر دیئے۔ اور ہر سب کو چھوڑ
دیا کہ تاحیات نباتات دنیا میں قائم ہے۔ غرض
حیات کے بقا کے لئے موت کا جو ضروری ہے
مثال کے طور پر حیوانات کی زندگی کو سمجھئے اگر
ان میں سے ایک حیوان کی نسلوں کو زندہ رہنے اور
بڑھنے دیا جاتا۔ اور اس کے لئے کوئی موت کا سامنا
نہ ہوتا۔ تو اس حیوان کی تعداد زمین پر اس قدر بڑھ جاتی

اور اس قدر زیادہ ہو جاتی۔ کہ اگر وہ زمین اس کی زندگی کے قائم رکھنے کے زمین اسباب اور قوتیں اس کی زندگی کو سنبھالتے سنبھالتے بالکل فنا ہو جائیں۔ اور نتیجہ یہ ہوتا۔ کہ نہ کوئی حیوان رہتا۔ اور نہ اس جیسی کوئی مادہ حیوانی زندگی کا نام و نشان رہتا۔ اس لئے اہل القیوم خدا نے حیوانی زندگی کو باقی رکھنے کے لئے موت کا اس طرح پیدا کیا۔ کہ اگرچہ حیوان کو اعلیٰ کی ترقی تک لئے اس کا شمار بنا دیا۔ یہ سب کچھ اس لئے ہوا۔ کہ حیوانوں میں سے کسی حیوان کی بھی زندگی مستقل زندگی نہیں تھی۔ اور محض اس لئے کہ وہ حیوانی زندگی باقی رہے۔ انہیں سے ادنیٰ کو اعلیٰ کے لئے قربان کر دیا۔ مثال کے طور پر انسانی حیات کو لیجئے۔ زندگی کے عام قانون کے ماتحت اگر انسانی زندگی کی حد بندی کرنے کے لئے کوئی موت کا سامان نہ ہوتا تو انسان بڑھتے بڑھتے اس قدر بڑھتا اور اس قدر زیادہ ہو جاتا کہ آخر میں یہ زمین اور اس کی خدائیں اور قوتیں اس کی زندگی کو ہرگز سنبھال نہ سکتی۔ اور ضرور کسی نہ کسی وقت وہ ختم ہو جاتیں۔ اور نتیجہ یہ ہوتا کہ انسان ہر مر کر خاک زمین میں ملیا سیٹ ہو جلتے اور اس طرح انسانی حیات کا یہی انتہار ہو جاتا۔ اس لئے اہل القیوم خدا نے انسانی حیات دنیا کو قائم اور باقی رکھنے کے لئے موت کو تجویز کیا۔ اور اسکی موت کیلئے گونا گوں سامان پیدا کر دیئے۔

پس زمین کی مختلف حیاتوں پر غور کر فرما معلوم ہوتا ہے کہ وہ خود مستقل
اور ذاتی حیاتیں ہیں۔ اور جو انتظام کہ ان کے باقی رکھنے
کے لئے کیا گیا ہے۔ اس کو معلوم ہوتا ہے کہ کوئی نہ کوئی مستقل
حیات کا بار ہے جو کہ ساری حیاتوں کا مبداء اور اللہ کا قیوم
اس حیات کا ملکہ اپنے کامل علم سے یہ موت کا انتظام جو
کہ ہیں نظر آ رہا ہے۔ قائم کیا ہے۔ جہاں اس قدر
ہستی کے ذریعے سے ایک کامل زندگی کا نظم
کامل قدرت کامل حکمت کا پتہ چلتا ہے ایسا ہی اہل بیگیا
قانون زندگی معلوم ہوتا ہے کہ زمین زندگی کی جگہ کے لئے ضرور
ہے کہ وہ بہت بڑا ہے اس قانون کو مستقل ہر جہاں اور ہر حالت
لیکن انسانی زندگی کے لئے جو مستحکم رہا ہے۔ اس میں
ایک خاص امتیاز ہے جو دوسری زندگیوں میں نہیں آتا کسی

(ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل ایڈیٹر)

ہمارا صنعتی کارخانہ

الحمد للہ کہ ہمارا صنعتی کارخانہ جسے گزشتہ ماہ سے
سیاحت میں کھلا گیا ہے اور اب وہ ایک سال کے
بعد اپنے قادیان میں منتقل کر رہا ہے۔ کامیابی کیلئے
چل رہا ہے۔ اور ایک ہی ماہ کے اندر صرف اپنا بیرونی
منہانے کے قابل ہو گیا ہے۔ بلکہ بیس کے زخموں کے
لحاظ سے پونے تین سو کے قریب نفع بھی دکھایا ہے
میں احباب کو فریکر تاجروں کو وہ اس موقع کو نہیں
سمجھتا فائدہ اٹھادیں۔ اور اپنی اولاد کو اپنے ہاتھ سے کما کر
منتقل اور خوشحال زندگی بسر کرنے کے لئے تیار کریں۔
اپنے ہاتھ سے کما کر اٹھائیں بلکہ فری ہے۔
جہاں میں انہی دراصلیات کی موجودہ کامیابی
پیش کشی کا اظہار کرتا ہوں۔ وہاں میں سیدالنام اللہ شاہ صاحب
کا پتہ دل سے شکر ادا کرتا ہوں۔ اور ان کے لئے احباب
سے خاص دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ کیونکہ وہ بڑی جانکاری
اور اظہار اور جوش سے دارالصلوات کے کام کو خود پتہ
کام سمجھ کر اسکی ترقی میں شب و روز مشغول ہیں۔
ناظم تجارت و حرکت و حرکت و حرکت

تالیف و اشاعت کا بیٹ ڈپو

19

احسان کا شکر

میں ان احباب کا خاص طور پر شک ہے کہ ان کا ہونے جنوں کے بکڑ
کے متعلق میری تحریک کو قدر کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ اگر احباب
بکڑوں کے کتا بون خرید و فروخت میں اس طرح مردود ہے تبھی
تو تجھ میں ہے کہ ایسا نہیں کر دیا۔ کہ ہمارے آقا حضرت مسیح موعود
کی نادر کتابوں کے دوبارہ طبع کرنے کیلئے ہمارے پاس کافی
سرمایہ جمع ہو جائے۔ مسیح تالیف و شاعت کی شائع ایک نئی
شمار شائع ہے۔ جسکی طرف احباب نے ابھی نگاہ توجہ نہیں کی تھی
میں ہے۔ کہ وہ بھی دوست جنوں نے ابھی تک میری ساقیہ و خدات
کے متعلق کوئی غور نہیں کیا۔ غور کر کے ان کو دیکھ لو کہ ان کی کتا ب کلی جز
فروخت کرنی کی طرف توجہ کر چکے تو دوسرے طور پر ابھی خیرات کو دیکھ

ایک صاحب جنگی گھر وہاں تنخواہ وصول روپیہ ماہوار سلطان پور
وہاں مکان کئی باقی ایک ہزار روپیہ جو صلح پشاور میں عبدالعزیز
خان نے تقاضا فرمایا شرعی نکاح ثانی کرنا چاہتے ہیں پہلے
اس سے یمن کچے میں پہلی بیوی خدائے شہر کا دوسرا بیوی
لانا چاہتی ہے جو صاحبان سے رشتہ کرنا چاہتے ہیں۔ (دراصل
خدا کی بات فرمائی۔ نیاز مند۔ ناظر امور عامہ

عجیب بہنو شہزادہ کا ٹھکانہ

چاندی کی اس سفلی زنگوٹھی کا خوبصورت اور چوناگینے خاصہ عقیقہ
جسہ حضرت اقدس کا عقیقہ و الہام الیس اللہ کا ہمدانہ باریک و
چمکے اور پائدار زون میں ایسی صفات کی تھوڑی سی کجرت ہو جا
قیمت پھر فی زنگوٹھی پناہم ہی ساتھ کہنا میں تو دور یہ لکھنا حیر
کی ہر اللہ قریب ہے۔ عجیب ہم جا۔ دے کا یہ
شیخ محمد اسماعیل احمدی ہانی پست

احجازی پرپس

یہ نواکاد پر پس نہا ہوا ہے۔ اسکی بہت سی ایسی نوا
میں جو دیگر تھی یہ سیر نہیں۔ گرمی سردی میں یکساں نام آتا۔
کسی قسم کا پکا ہوا نہیں ہے۔ فنی آسانی سے یک نوا ہو جی چاہا
کا کام کر سکتا ہے۔ ایک لابی کا کہ اس سال کا لفظ بہت مشہور
اور اعلیٰ چھپ جاتے ہیں۔ تمام ایسے حضرات کو جو اشتہارات
چھپایاں چھاپنا چاہیں یہ پرس بہت آرام دہ اور مفید ہے۔ وہ
میں بہتے چھاپنے والوں اور مجرووں اور تبلیغ کرنیکی خالق
ہی جاسکے کہ پرس خرید کر اپنے پاس رکھیں اور ہفتہ
جب ہا میں مضمون کند تھا پھر شائع کریں۔ یہ ایک اچھا
تبلیغ ہوگا۔ مختلف سازندہ کی قیمت حسب ذیل ہے :-
لادہ ساز تین روپے۔ بیڑ ساز نصف روٹ بیڑ ساز
فلس کہیہ ساز نصف روٹ سیاحی فی مشین ۸

محمد عیسیٰ مالک کارخانہ اعجازی پریس قادیان

7

کے مشہور معارف سیکر کی فاضل سوانی کی گزارش پر
 جو کہ ہر روز صبح ۱۰۰ ہر روز کل طیار ہوتی ہے۔
 جس کے خزانے پائدار اور اعلیٰ کام دینے والے
 روزوں کے لئے نہایت پسندیدہ جسمیں ہر ایک
 جسم کے لئے کچھ دلی انگ انگ سبکی سوانی اور
 کتاب مفصلہ ذیل ہے سے انڈاں مل سکتی ہے جو
 سب امور کیسے برکات یوحا کی کار آجاتا ہے۔
 نور الدین شیر محمد تاجران قادیان

بناری تحفہ

قسم کے بناری کپڑے دوپٹے (از ناز مردانہ سازیاں)
 خاصے کھواب تھان۔ کانسٹیبلک سوزے سلک گورڈ
 لکے۔ تہری بناری میڈی ارفینیسی چوڑیاں لٹری اور
 جیل کے کہلوئے وغیرہ دھوکا بیت سے فوراً مل سکتی
 ہیں۔ ایک بار آزمائش کی ضرورت ہے۔ فہرست کارخانہ
 طلب فرمائیے۔ اور اندر کیونست اخبار کا حوالہ ضرور
 دے گئے۔

استیاب اینڈ کمپنی بنارس چھاؤنی

الطباع

ناظرین کو معلوم ہے کہ ہائے اں ہر سہ سات سال سے
حضرت مشین سیویاں ایجاد کروند فضل کریم عبدالحکیم
قادیان پنجاب تیار ہوتی ہے۔ جسکو ہر جہ نہایت
فائدہ مند ہونے کے پسک نے نہایت پسند کیا ہے
اسکی مقبولیت کا ثبوت یہ ہی کافی ہے۔ کہ قلیل وصر
میں قریباً بارہ ہزار زوخت ہو چکی اب ہم نے
حال میں مشین آہنی کے ساتھ ایک ایسا پرزہ
لگا یا ہے کہ مشین کو جہاں مرضی ہو لگا کر کام
لے سکتے ہیں۔ قیمت بھی صرف چھ روپہ ہے۔

المطلع - نجرکار خانہ مشین سیموں - قادیان رختا

محمد نور کاظمی، مہاجر قادیان پنجاب

[illegible]

لغات القرآن

لغات القرآن
المشکوٰۃ شرح ترمذی بخش اولی تا جلد اولی امرتسر

مباحثہ سرگودہ کی آخری اطلاع

یہ سباحۂ جناب سید محمد اختر صاحب مولوی فاضل و
مولوی فاضل شہادۃ الدین صاحب ایڈیٹر المجلدین کی مجلس ہوا اور
انکس طبع نہ ہوا تھا۔ اس سباحۂ میں پہلے مسئلہ نبوت بعد از محمد
پر بحث کیے پھر مولوی شہادۃ الدین صاحب اس جواب سید محمد اختر صاحب
کی طرف سے پھر جواب ان جواب مولوی شہادۃ الدین کی طرف سے پھر تردید
جواب ان جواب سید محمد اختر صاحب سے۔

اسکے بعد صداقت مسیح موعود پر پورا پورا یقین پیدا ہو گیا تھا۔ اس صاحب کا ہے
اسکی خود دی ہوئی نشانہ اللہ صاحب کی طرف سے ہے اور انکواب
مید صاحب سے اسبچہ حج کا آخری پرچہ مولوی نشانہ اللہ صاحب سے
جسپر کا نسخہ سرسری لکھا حاشیہ پر ہے۔ "انہم سب مبعوث قری
ہے۔ اور بہت پرندہ ہے احمدی اصحاب کو چاہئے کہ انہی کو
۲۲ صفحہ۔ ۸ قیمت ہے۔ صرف ایک جلد دی پی سنگو انجیر ۱۱۱
فج ہوئے ہیں۔ ۵۰ کے کلٹ بھیجیں یا اسکے ساتھ وہ سب
قریب ہی سنٹر الین جو سیدنا اسحق صاحب حکیم محمد حسین رحیم علی
کے دربار میں سکونت پر اندرون کے قریبی و دور

اقتباس خطبہ جمعہ

اپنی زندگی کا ایک مقصد قرار دو

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی امیرہ اللہ تعالیٰ

برمچہ ۲۹ جولائی ۱۹۷۲ء بمقام سرینگر

(ترجمہ ڈاکٹر حفصہ اللہ صاحب)

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا۔
میں نے یہ بات ایک مدت سے ارادہ کی تھی۔
نصیحت میں بیان کی ہے کہ ہر ایک انسان کو
اپنی زندگی کا ایک مقصد قرار دینا چاہیے۔ پھر
اس کے کوئی شخص اپنے کاموں میں کامیاب نہیں ہوگا
بیشک وہ اپنی کارروائیوں پر خوش ہو جائیگا۔ مگر اصل میں
کوئی شخص اس کے کام کا نہ ہوگا۔ اور اس کی مثال ایک مقصد کو
منظر نظر کرنا کہ کرتے کرتے اس کے مقابل میں ایسی ہی
ہوگی جیسے ایک شخص تیار کرنا کسی جگہ سے لے کر
ہے مگر وہ ہر شخص کو جا بڑتا ہے۔ پہلے کا ایک
مقصد تھا۔ اس میں کامیاب ہو گیا مگر دوسرے کا
پھل حاصل کرنا کامیابی نہیں کہلا سکتا۔ ایسا ہی ایک وہ
شخص ہے جو کہ ہر چیز پر دوسری کی یاد و غفلت سے
باز رہتا ہے اور اپنے اور دیکھنے کی تمیز نہیں کرتا۔
دوسرا اس ارادہ سے باز رہتا ہے کہ میرے بھائی
کا اسباب محفوظ ہو جاوے ضرورت کے وقت
اول الذکر تو بڑی جدوجہد کے بعد اس چادر کو اتارنا
بستر سے نکالے گا۔ مگر دوسرا اس کی یادداشت کی بنا پر
فوراً نکال لے گا۔ یہ ہر دو آدمی بلحاظ کام کے برابر نہیں
ہو سکتے۔ مگر وہ اپنے کام میں کامیاب نظر آتے ہیں
مگر ایک کام قابلِ حُسن ہے۔ اور دوسرے کا
قابلِ ستائش۔ ایسا ہی ایک وہ شخص ہے جو دنیا
میں جیتنے کے لیے اپنی مرضی کے مطابق کسی خاص
جگہ کا رہنا چاہتا ہے۔ اور دوسرا اچھے آدمی

جانتا ہے کہ تیر کر بلکہ دوسری جگہ۔ ان دونوں میں بڑا فرق
ہے۔ یہی فرق قرآن اور ان دوسری کتابوں میں ہے
جو انسان کی تصنیف ہیں۔ قرآن پہلے دعوے کرتا
ہے کہ وہ بے نظیر ہے۔ مگر شکیسہ اور حریری کی
کتابیں یہ دعوے نہیں کرتیں۔ قرآن کی بیان کردہ
باتوں کے مطابق واقعات ظہور و غیور ہو سکتے ہیں۔
مگر دوسری کتاب میں واقعات کے ماتحت ہوتی ہیں۔
اور یہی دونوں باتیں ایک کھڑا کلام قرار دیتی ہیں
دوسری کو انسان کا۔

قرآن سے شروع میں ہی دعویٰ کیا ہے کہ میں
بے نظیر ہوں جبکہ قرآن ہے۔ ان کتب میں رہا
معاذ اللہ علی عبدنا تا تو بسورۃ من مثله
وہ عواشہد ان قرآن کتب صادقہ ہے کہ کوئی
نہ دکھائیگا کہ شکیسہ اور حریری نے اپنی کتابوں کے
شائع ہونے سے پہلے انکو بے نظیر قرار دیا ہو۔ بلکہ
کچھ مدت گذرنے کے بعد لوگوں نے انکو بے نظیر قرار
دیا ہے۔ حریری نے تو اپنی کتاب کے دیباچہ
میں ہی معذرت کی ہے کہ میں اس کام کے لائق
نہیں بلکہ مبلغ اذان کی اقتداء میں یہ کتاب لکھتا ہوں
اور اصل نصیحت پہنچ کر رہی ہے۔ جس کی کہ طرز پر
میں نے اپنی کتاب لکھی۔ مگر قرآن خود کہتا ہے کہ
میں بے نظیر ہوں اس کے مقابل کی کتاب لاؤ۔
پس ایک مقصد اور دیکھو کہ کام کرنے اور بے مقصد
کام کرنے میں بڑا فرق ہے ایک کیلئے یہ کام عزت کا
موجب ہو جاتا ہے دوسرے کیلئے ذلت کا۔ بے مقصد
اور بے کام اگر ان کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کوئی
شخص دریا میں گر پڑتا ہے۔ اس کا بے کارہ پر لگنا
وہ یا کسی لہروں کے رحم پر ٹھہر جاتا ہے۔ جس جگہ پہنچا
اسے پھینک دیں اب اگر آپ شخص حسن التفات
سے ایسی جگہ جا لے گا جہاں پہنچے وہ آسانی
سے باہر نکل سکے گا۔ اس کی کوئی بہادری نہیں ہوگی۔
وہ شخص جو مقصد کے بغیر کام کرتا ہے اس کی چھوٹی
چھوٹی باتیں بھی خوبصورت معلوم ہوتی ہیں۔ ورنہ بڑے
بڑے کام قابلِ تحسین نہیں ہوتے۔ بڑے مقصد

دینے کے کامیابی ناممکن ہے۔ ہو سکتا ہے کہ بغیر مقصد
قرار دینے کے ہی کبھی کامیابی حاصل ہو جائے۔ مگر
ایسی مثالیں شاذ و نادر کے طور پر مل سکیں۔ مگر طور پر مقصد
رکھنے والے ہی کامیاب ہونگے۔ قرآن کے شروع
میں ہی انسان کا مقصد بتا دیا ہے۔ پہلی سورت کہ
قرآن کا خلاصہ کہو۔ ام الكتاب کہو۔ یا سورۃ فاتحہ کہو۔
اس میں مقصد ان کی خوب واضح کر کے بیان کیا گیا ہے
جیسا کہ اللہ تعالیٰ اپنی صفات بیان کرتے ہیں ہر زمانہ ہے
اهدنا الصراط المستقیم صراطک اللہ صراطک المستقیم
ترجمہ تمام سنی دنیا ہونا چاہیے کہ عبادت حاصل ہو جاوے
اس سورت میں تو مقصد بتا دیا ہے۔ اور ان کی سورتوں
اس کے حصول کے طریقے اور ذرائع بیان کئے ہیں۔
مگر باوجود اس کے میں دیکھتا ہوں کہ لوگ سمجھتے ہیں اور
بہت کم میں جو ان باتوں پر غور کرتے ہیں ان کے اکثر اعمال
ایسے ہوتے ہیں۔ جیسے دریا میں کوئی چیز پھینک دیا
اور وہ دریا کے دھم دھم کچھال چاہے اسے پھینک دیا
پس اگر اس نے کسی کو اچھڑی بنا دیا ہے تو یہ اس کی خوبی
نہیں ہے بہت کم میں جنہوں نے حضرت صاحب کو
بعد دلائل اور بحث مانا ہو۔ بہتوں نے ماں باپ سے
سکرنا ہے کہ ایک نے دوستوں کے درجہ سے بعض نے
اس بات کو دیکھ کر حضرت صاحب دوسرے مذاہب کا
خوب مذاکرہ کرتے ہیں۔ بہت کم لوگ ہیں جنہوں نے ہمدرد
اور مسیحیت کے دعوے کو سمجھ کر مان لیا۔ جب خدا تعالیٰ
نے اپنے فضل سے کسی کو باطن میں پہنچا دیا ہے تو اس کو جو
کا لہذا دکھائے۔ اور اگر اچھڑی ہو کر مسائل کی تحقیقات کو
جاری نہیں رکھتا تو نقصان سے محفوظ نہیں ہو سکتا۔
یہی مقصد کیا سکتا ہے۔ مدعا ایک ہونا چاہیے۔
اس کے نہ ہونے کے باعث چھوٹی چھوٹی باتیں ملت
اور مقصد نظر آتی ہیں۔ اور ان طرح بڑے اثر
اور کامیابی سے محروم رہ جاتا ہے کہی بدولت
پہنچ جاتی ہے کہی ٹٹ کہی اور کوئی اپنا عمل جبر
وہ لذت حاصل کرتا ہے۔ ان دونوں مقصد اور مقصد
ہو تو جبر کوئی بات کا مدعا نہیں ہو سکتا
مگر سکتی ہے۔

مارس ۱۹۴۱

انسان سے آراء میں کوسنے والی ہیں۔ انہیں اسلیک
 محبوب بھی ہے۔ - غیبت کے متعلق ایک حدیث

میں فیصلہ کی بہت زیادہ طاقت ہے۔

میں نے اس کی غیبت کرنے کی بات نہ کی۔ میں نے اس کی غیبت کرنے کی بات نہ کی۔ میں نے اس کی غیبت کرنے کی بات نہ کی۔

ہندوستان کی خبریں

علی برادران کی طرح معافی۔ صوبجات متوسط میں ایک گروپ رہا ہو سکتے ہیں ایک سوال کا جواب دیتے ہیں۔ مسٹر نیلسن نے بیان کیا کہ گورنمنٹ تیار ہے کہ رخصت ۱۲۴ (الف) اور ۱۵۳ (دب) کے ماتحت جو مقدمات دائر کئے گئے ہیں انہیں واپس لے کر علی برادران کی طرح طرہ میں نئی جیس سوائی کر لیں۔ وینک چاچین کی مناسب ضمانت دیں۔ جو لازمی ضروریات پر چکے ہیں۔ اگر وہ بھی اپنی شرائط کے ماتحت وضاحت بھیجیں۔ تو ہمدردی کے ساتھ ان پر غور کیا جائیگا۔

نواح کراچی میں طوفان ۱۔ کراچی ۲۔ اگست گذشتہ بارشوں کی وجہ سے الیہ میں جو طوفان آئے۔ ان سے بہت سی موشیوں کا نقصان ہوا۔ کچھ آدمی بھی ڈوب گئے۔ لادوں کے گاؤں بگئے۔ بہت سی زمین بالکل ناموارہ اور ناقابل کاشت ہو گئی۔ کلکٹر نے گورنمنٹ سے ادائیگی درخواست کی ہے۔

اودھ کے جے جیف کو رٹ ۱۔ ہوم ممبر نے اعلان کیا ہے کہ وزیر ہند نے اودھ کیلئے ایک جیف کو رٹ کا نام کیا جانا منظور کر لیا ہے۔

دہلی کے سوداگروں کی درخواست۔ دہلی کے سوداگروں کی گیسٹ کے سوداگروں سے پارچہ کی ایسوی الٹن نے ہاتھ دیکھے ایوان تجارت کو بری تار واد کیا ہے کہ دہلی کی کسی انجمن نے حلالہ کا فیصلہ نہیں کیا۔ اسلئے وہ ان کے اجازت مصالحت کی رو سے طے کئے جائیں گے۔

دہلی پور کی جنگ ختم نہیں ہوئی :- بیان کیا جاتا ہے کہ ریاست دہلی پور نے صلح کا دھوکا بجز جبرنی کے ایک قلعہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ مگر ابھی تک ریاست نے شرائط صلح پیش نہیں کیں۔ اندیشہ کیا جاتا ہے کہ جنگ پھر شروع ہو جائے۔

مہاراجہ دھول سنگھ اور پندت مالوی :- قبل جمعہ پر

ہندو مت میں جوہن اہلئے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میرے پاس اس بات کا تقریری ثبوت موجود ہے کہ ننگانہ کے معاملہ میں کچھ سرکاری افسروں کا ہاتھ تھا۔ میں نے اپنی خدمات اس مقدمہ کیلئے پیش کی تھیں۔ کاش سردار صاحب صفائی دیتے تو میں سرکاری ڈاؤنوں پر جرح کر کے دکھا دیتا کہ سرکاری افسر سردار صاحب پر مقدمہ کر کے گنتی بے انصافی کر رہے ہیں۔

غیر ملکی آؤرٹا مخصوص :- سر جی ایل ہے کہ غیر ملکی آؤرٹا پر باغی شنگ کی رقم یا اسکی کسی کسر کے لئے محمد علی ایک روپہ گیا۔ اسے لیا جائیگا۔ یورپین سکولوں میں ہندوستانیوں پر دہلی دس کے غیر مشروط داخلہ سے نقصان گاہوں کی امداد کم کرانے کی جو کوشش کی گئی۔ سکوکرنل ٹرنٹی صدر کانفرنس سے سخت خطرہ بتایا ہے۔ اور یہ زولیوشن پاس کیا ہے کہ ہندوستانیوں کی طرف سے دستاوردش کا اعلان کرنے ہوئے جاری یہ رائے ہے کہ ہندوستانیوں کے غیر مشروط داخلے سے ہمارے سکولوں کے عیسائی اور یورپین پیرو کو سخت نقصان پہنچے گا۔

یجیٹو اسمبلی میں کام کی کثرت ۱۔ شملہ ۲۔ راکٹ معلوم ہوا ہے کہ اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں ہندو غیر سرکاری مسودہ ۱۰ قانون ۱۰۱۔ زولیوشن اور ۲۲۰ سوالات اینگلو انڈین اور یورپین تعلیمی کانفرنس کی طرف سے پیش ہوں گے۔

لڑان فساد و محار وارشن سپر :- دھار وارشن بوفادات ہوئے ہیں ان کے متعلق ۲۵ لڑان کو مشن سپر کر دیا گیا ہے۔

پے کلرک کے متعلق گرفتاریاں :- اس قتل کے متعلق جو کچی آئی پی ریوے پر ہوا کمی آدمی گرفتار کئے گئے ہیں۔ جن میں یورپین بھی ہیں اور روپیہ مل گیا ہے۔

مسٹر گاندھی کا صاحبزادہ کلکتہ کے انگریزی اخبار عدالت میں نہیں گیا سٹیشن پر جو خبر شائع کی تھی۔ مسٹر ہیرالال نے اسکی تردید کی ہے

کرنا انہیں کسی نے دھوکہ دیا نہ وہ عدالت میں گئے دہلی بائیکاٹ سے متاثر نہیں ہوا۔ بائیکاٹ کی تحریک سے دہلی پر زیادہ اثر نہیں ہوا۔ کپڑے کی تجارت جیسی پہلے تھی۔ دہلی ہی ہے۔ کوئی خاص کمی نہیں۔

جنوبی افریقہ کے مزدوروں سرکاری تحقیقات پر کی واپسی کے متعلق سرکاری معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ اعلان لے واپس آئیوے

ہندوستان میں کہ نہیں کیا کہ ان کو تیس روپہ ماہوار دے دیا جائیگا۔ من کرارہ کارہ دیکھا ہے ہندوستان واپس جانے کیلئے آمادہ

شاہزادہ ولیعہد اور پنجاب کونسل ۱۔ ۲۔ اگست کو پنجاب کونسل میں مشر جان ہمنارڈ نے زولیوشن پیش کیا کہ یہ کونسل شاہزادہ ولیعہد کا دل سے غیر مقدم کرتی ہے جو پاس ہو گیا۔

ڈاک کا جہاز غرق ۴۔ اگست۔ اراکان کمپنی کے مسافر بچ گئے جہاز بڑا کوسید ڈور سے سے کیا لکھا کہ جہاز راکھا۔ دریائے کانڈا لک کے قریب حادثہ پیش آیا اور غرق ہو گیا۔ ڈاک اہلکار بچائے گئے۔ حادثہ کبھی معلوم۔

بمبئی بینک میں ۱۱ لاکھ کا غبن :- بمبئی ۴۔ اگست سی۔ آئی۔ ڈی۔ کے الیکٹرک سٹیشن آج بمبئی کے سائے درخواست پیش کی کہ دو لڑان کے خلاف بمبئی بینک کو دھوکا دینے کا مقدمہ میں جو الزامات لگائے گئے ہیں۔

وہ واپس لے جاتے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کل ہمدردی روپیہ غنن ہوا ہے۔ اور پولیس ایجنٹ میں سے کچھ بھی برآمد نہیں کر سکی۔ مقدمہ ۱۰۔ اگست تک ملتوی کیا گیا۔

خلاف ورزی قانون کے خلاف :- اگست ۱۰۔ اگست ۱۱۔ متعلق مسٹر گاندھی کے کی تازہ ترین اشاعت میں خیالات مسٹر گاندھی کہتے ہیں کہ آئی انڈیا کانگریس کمیٹی کا ہر ایک فرد تحریک خلاف ورزی قانون پر

ازغیہ ہوا ہے۔ کیونکہ وہ اسے ہندوستان کے تمام مصائب کا یقینی علاج تصور کرتا ہے۔ میرا تو یہ عقیدہ ہے کہ وہ وقت آنقریب آنیوے گا کہ مجھے مجبوراً ہر ایک

کئی قانون کی خلاف ورزی کئی بڑی خواہ ایسا کرنے
جس خوریزی کا تقبی ہی کہوں نہ ہو۔

ایک دلیل کی موقوفی :- ارباب بارہ - انگشت چابک
کے ایک دھکیل کو اس بنا پر دھاکت سے موقوف کر دیا گیا ہے
:- جس سے ایک دھبہ نامہ کو جعل سمجھتے ہوئے بھی
اسکی پردہ نہ ہو۔

سرحدی تھلہ آوروں کے کلاباغ - ۱۰ - آگست -
تعلق گورنمنٹ سے دھوا ^{میت} - ۱۱ - دسمبر -
ڈسٹرکٹ بورن میں ایک جلسہ کرتے گورنمنٹ اور سیکرٹری
انڈیا میں سے اپیل کی ہے کہ ہر ایک سٹیشن ضلع ساوا
سرحدی ڈاک چوین آدمی لٹا کر بیٹھے ہیں - ان کو چھوڑ دیا جاو
میں میں ماسٹر کو کچھ دعا دے دیا جائے - جبکہ ان کو
میں نوٹ لیا تھا -

بہشتی پراونشل ریگام کانفرنس :- ۱۰ اگست
 مسٹی پراونشل ریگام کانفرنس :- ۱۱ اگست
 وھوگا :- اسکی پریذیڈنٹ مسہ جینیٹ سوگ۔

یہ دیکھ کر میں نے کہا کہ اگر اس کاغذ پر لکھی ہوئی باتیں سچ ہیں تو یہ تو ایک عجیب و غریب شے ہے۔

سب سے زیادہ مشہور تھیں۔ مگر ہم نے ایک خوب صورت
 کتاب لکھی ہے کہ ہندوستانیوں کی زیادہ تر تعداد
 مسیحیت پر ایمان رکھنا چاہی ہے اور

بنگلو، ٹرین اور ہندوستان میں رہنے والے اُن ریز
سجور کا وہ پتہ ترک کر دیں۔ اور ہندوستانیوں سے ملکر
تو یہ مستقبلِ ملتِ ہندو کے اوجھڑی پر ہاتھ اچھاڑ

پولیس کی حالت پر گورنر بمبئی کے خیالات۔ بلاشبہ یہ ہے کہ
کلیئر براہمن ٹیک کھیرٹ سے گورنر بمبئی کو ایک ایڈریس
لکھا جس کے جواب میں گورنر نے موجودہ پولیس کی حالت پر اظہارِ رنج و ملال

نہ ہے کہ کیا کہ تقریر و تحریر میں گو دھمکتا ہے جو گلے کئے جا رہے ہیں
 قانونی حدود سے تجاوز کر گئے ہیں۔ گو دھمکتا تحمل اور بردباری سے
 ہے۔ لیکن قانون اور حکمرانا اصرار کرنا اس کا پہلا فرض ہے

ہم پر مزید داشت نہیں کریگی۔ کہ قانون کی خلاف ورزی کو سزا
دے اور نہ نتیجہ بد نظمی اور طوائف املو کی ہوگا۔

بکر صبیح بے کاخیر مقدم :- فرانس کے ذریعہ اعلیٰ سربراہان نے حکیم السن کو حکومت انگور کے سیاسی ناگہانے بکر صبیح بے کاخیر مقدم کیا۔

۲۔ لکھتے۔ لکھنے کا فعل۔ آبِ حیات خیرِ معانی کا پانی
کہ بدن سے تمام خزاں کے ذخیرہ آبِ حیات

از حصہ نوس کر یہ ہے۔ گھاس بالکل "اور پونسی کر
 اور آتش فزنی کی کثرت ہے۔ ایک بجہ آگ لگے ہائیڈ
 ورسو پکڑ درختوں گھاس اور چھڑوں کا وغیرہ جل گیا۔

ایک بھیل بالکل خشک ہو گئی ہے۔ جو ہم سرسبز چمنی
تھوڑی اور بھی کم ہو جائیگی۔ جواب ہی فخر کی قیمت پر ہے۔
رہت ہے۔

رومی قحط زدگان کی امداد - لندن - ستمبر ۱۹۱۱ء۔

برائے اندر اور افعال نائے جس کا صدر تقام جنبہ
ہے سکھانا۔ اور پھر تقسیم کرنا شروع کر دیا ہے ماسکو
جو رعایتی جنبہوں کیلئے ایل کی ہے

آئرلینڈ ہندوستان مصر کی ٹنک ۲۰ گنت۔
 احمدی میں ۵۰ ہزار حبشیوں کا نیو پاک کی خبر ہے
 اجتمار ۴ کوحال میں صاحب

حاضر اجمعی منہ سیاہ اور سبز گھنٹے لٹے ہوئے اپنے
 بچے کے بازاروں میں خستہ۔ شور و غل مچاتے
 آتے کرتے ہوئے لٹے ہوئے یہ گھنٹے حسد

کے لیے الٹا تو ہی لٹا نہیں۔ اس کے بعد یہ لوگ ایک جگہ
میں شریک ہوئے اور انھوں نے مسٹر لائیڈ جارج سے
نار برادر خواست کر کہ وہ آئرلینڈ میں اور سندھوستان

پیام مسٹر ڈی دیسر کو بھی بھیجا گیا اور مدد کیا گیا کہ

مشرقِ قریہ کی عید گیاں ۱۔ لندن - ۲۔ رگت

مذاہن کے سیاسی حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ بلائی
سیٹیا کے پور میں جنگ جرموں کے خلاف کارروائی
کرنے پر انہما آماجی کے مسائل سے زیادہ پیچیدہ مشق
قریب کا مسئلہ ہے۔

لارڈ ہارڈنگ اور موسیو برٹشکی ملاقات لندن میں ہوئی
 اخبارات کے نامہ نگاروں سے اطلاع دی ہے کہ سید
 کونسل کے جلسہ کا تاریخ ۲۰ اگست ہو گا۔

انہی اور عظیم گواہوں کی گورنمنٹ کا وہ ٹوٹ پھوٹ گیا کہ
جس میں کسی پرستار کی یہ تہذیبیائی گئی ہے کہ اتحادی سفر
برابر کرنا ہے۔ اور یہ تہذیبیائی گئی ہے کہ اتحادی سفر

کہ اگر اتحادی فوجوں کو سیکیورٹی جانیکی ضرورت ہے تو وہ اسکی نقل و حرکت کیلئے مہولتیں ہمہ پہنچائے۔

بہت اچھی ہے۔ پیسے تو صورتِ معاملہ بہت نازک ہو گئی تھی۔

جیل کا نامہ نگار میڈرڈ سے: راجہ شہنشاہ کا اطلاع دیتا ہے کہ وہاں کی فوجی

پوری طرح قابو حاصل کر لیتا ہے۔ سخت خنجر کو یہ سب براہ راست کوئی خنجر موصول نہیں ہوئی ہے۔

لال سکون ہے اطلاع ملی ہے کہ شمالی سہینبا
میں لال امن دسکون ہو گیا ہے۔

دوسرا بیڈ باج کی قیادہ جو مشرطی وید کے مہر میں لگی تھی۔

در ذیل این رسد قومی غایبہ جماعت کے ایک جبر و جلسہ میں ان
 بانیان پر غور کیا جائیگا جلسہ مذکور میں جبر و تشدد کا نشانہ
 محرمہ بھرا آزادانہ شہر کے ایک گوشہ میں قائم ہے۔

رائی کی درخواست نہیں کی ہے۔ بلکہ وہ منقرض تہذیب
 کے نام سن جا رہا کرے گی جس کے متعلق اسید کھاتی
 ہے کہ وہ نام نہیں کہہ سکتے۔

کے لیے شائع ہوا۔

فَقُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَرْءً

دوستان کی ضرورت ہے لہٰذا اس سلسلہ پر غور ہے

عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

اب کیا وقت خزاں آئے ہیں میل

فہرست مضامین

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسکو قبول کرے گا اور بڑے نور اور غمبوں سے اسکی تعالیٰ ظہور کروے گا۔ (امام حسین علیہ السلام)

مضامین

کاروباری امور

منہاج خط و کتابت

91

من معلق خواب و کتابت شام
پنجشنبه

ایڈیٹر :- غلام نبی : اسسٹنٹ :- مہر محمد خان :

منبسط مورخہ ۱۵ اگست ۱۹۲۱ء

۲۰

دارالان میں عید انشاء اللہ ۱۵ اگست بروز پیر ہوگی
۱۲ اگست خط جمعہ میں مولانا محمد سہروردی صاحب

نے غازی اجماع

حضرت صفیہؓ

۵ تاریخ کی اطلاع مندرجہ بالا کے سرکاری کے نام سے
اور ناموں کی طرف سے اور ان کے ناموں کے ساتھ

میں احمدیوں کی خاص سی تعریف ہے۔ احمدی حضرت

الغیابی نماز عید اور فریاد کے

دارالامان میں ایسے ہیں۔

صاحبہ جو کچھ عرصہ کے پیار لگی۔ بروز جمعہ فوت ہو گئی۔
 راجہ صاحب خٹناؤ غائب راجہ صاحب ۱۹۰۷ء میں فوت ہوئے۔

۱۰۰

۲ افکار گوهر

از جناب ذوالفقار علی خان صاحب گرام پری)

کہاں جھیل ہے تو اسے بارونہا ریں

پچاس برس پہلے کے بیرونی برس

خدا کے واسطے اے چشم انتظار

کہ ہر گھڑی نظر آتی ہے اب ہزاروں

خدا کرے کہ مے عمر فوج ساتی کو

یہ پاکباز سلامت سے نہ اریں

تپ فراق نے رگ رگ میں بھر دیے شعلے
 اُمنڈ اُمنڈ کے اب ابر غمگسار برس

یہ نخل ابرکرم اور مسکرم کے لئے

یہ ارض ایک ہے انیس تو بار بار برس

میں نے اس کو دیکھا تھا کہ وہ ایک

سرکار کا نام ہے

پرسوں دن در پرساں ہیں بدہ حواریں
سے گئے کائنات کا

میں نے انھوں کو سہرا کی سنوؤں پر بٹھادی

مقابلہ ہے تو اسے اپر کو ہٹا دیں

منہجی و فریقہ میں احمدیت

ڈاکٹر نائچیر یا

خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کو منہجی و فریقہ میں جو عظیم الشان کامیابی حاصل ہوئی ہے، اور کئی ہزار لوگ دامنِ سیدہ ہو گئے ہیں۔ اسے عوام کی نظر میں سے چھپانے اور مستحکم کرنے کے لئے ہماری بہ باطن مخالفین نے طرح طرح کے جیسے تراشے اور سب سے بڑی بات یہ بھی گئی کہ قادیان میں غیر احمدیوں کا جو جلسہ ہوا تھا۔ اس کے اثر کو مٹانے کے لئے یہ کہا گیا ہے۔ ورنہ دراصل نہ کوئی احمدی ہوا ہے اور نہ افریقہ سے کوئی خبر آئی ہے۔

غیر احمدیوں کے جلسہ کا اثر تو اسی سے ظاہر ہے کہ خاص ان ایام میں جبکہ ہماری بدھین مخالف سارا سارا دن ہمارے خلاف گلا بھاڑ بھاڑ کر پیچھے چلنے لگے۔ ۲۹۔ اسی دن نے حضرت خلیفۃ المسیح تالی ایو کے ساتھ پر جمعیت کی۔ جو کہ نام سے مسلسل توں کے ہم شائع کر چکے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں غیر احمدیوں جن لوگوں کے نائب بننے کا اعلان کیا۔ ان کے متعلق باوجود ہمارے تبلیغ دینے اور چار سو روپیہ رکھنے کے اس وقت تک وہ نام بھی نہیں بناسکے۔ لیکن باوجود اس کے افریقہ میں احمدیت کی کامیابی کے متعلق عوام کو دھوکہ میں رکھنے کی کوشش کرتے رہے۔ اگرچہ افریقہ کے متعلق نہایت مفصل حالات اور واقعات شائع ہو چکے۔ لیکن وہ بھی چونکہ ہمارے تبلیغ کے نام کے لکھے ہوئے ہیں۔ اس لئے خداوند تعالیٰ کی وجہ سے انکو بھی قابل اعتبار نہیں قرار دیا جاتا۔ لیکن ہم افریقہ کے ایک انگریزی اخبار کے اس معنیوں کا ترجمہ دینے لگے ہیں۔ جو ہمارے تبلیغ افریقہ اور اس کام کے متعلق شائع ہوا ہے۔ کیا اسکو پڑھنے کے بعد بھی ہمارے مخالف یہی کہتے جائینگے کہ افریقہ میں

کوئی احمدی نہیں ہوا۔ وہ لوگ جو کہ نظریہ احمدیت کی مخالفت کرتے کرتے سب ہو چکے ہیں۔ ان سے تو اب ہمیں توقع نہیں کہ بیہودہ سرکاری سرباز آئیں لیکن جن اصحاب حقیقت سے آگاہ ہو سکتے ہیں۔

ڈاکٹر نائچیر یا ۱۳۷۲ھ میں مسلمان ہوئے۔

۱۔ برادریہ عبد الرحیم ہندوستانی مسلمان مبلغ کا جسم اگرچہ چھوٹا ہے۔ لیکن ان کی بڑی عقل ایک قابل انسان کی سی ہے۔ "نیر" نام تمام کام میں فاعلی لفظ ہو گیا ہے۔ اور شکر کوں ایران کی شکل شہرت پائی ہو۔ میں نے ان کو کل ان کی رکشائیں چکیں بنی ہوئی بانہ سے چوئے دیکھا۔

ان کا مشن سامان کی اصلاح کرنا اور اسلام کے سید عالم پر

ایک احمدی پرس مبارک باد

عید الاضحیٰ کی تقریب پر ناظرین کرام کی مسرت اور شادانی میں یقیناً یہ خوشخبری بہت زیادہ اضافہ کرنے کا باعث ہوگی کہ جناب مولوی عبد الرحیم صاحب مبلغ منہجی افریقہ نے ایک شہزادہ کو داخل احمدیت کیلئے انعامت

یہ لندن سے سلسلہ احمدیہ کی طرف سے یہاں بھیجے گئے ہیں۔ اور اپنے آنے کے وقت اس وقت تک ایک پیکر دینے میں بہت مصروف ہیں۔ اور اپنے اس دینی کام کے قیام میں دس ہزار لوگوں کو اپنے روحانی چھٹنے کے سہجے لے آئے ہیں۔

مولوی صاحب نے کوئی شخص یا کئی شخص کی تمام غور کو جو لیکچر وغیرہ کے لئے دی جائیں۔ بڑی خوشی سے منظور کرتے ہیں۔

ہم چاہتے ہیں کہ خدا انہیں برکت دے۔ اور امید ہے کہ ان کے درمیان ان کا ٹھکانا ہمارے ملک کی مسلمان دنیا کی اصلاح کے پو پھٹنے کا نشان ہو گا۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے سفر کشمیر میں مشن

یہاں تو خدا تعالیٰ کے فضل سے مسلمانوں کے دل میں نشانات دیکھے ہیں۔ اور انشاء اللہ ان لوگوں کو خدا تعالیٰ کے دوز میں دو تازہ نشان بھی کر دے گا۔

(۱) حضور سری نگر سے اسلام آباد جہاز گرت کر واپس ہوئے جس وقت وہ سکر پرنسور سفر کر رہے تھے۔ وہ بہت مشکل سے چلتا تھا۔ اور بہت محسوس تھا۔ اسباب کی وجہ سے اس میں کئی بیٹھنے کی گنجائش بہت کم تھی۔ اور کئی بہت بھاری تھی اس روز صحت پانچ چھ میل سفر طے ہو سکا۔ رات کو ایک مقام پر آکر ایک جہاں قافلوں کو بہت آرام ملا۔ ایک عہدگان بالکل خللی مل گیا۔ جس کے دروازے کھلنے لگے۔ اور کھولے۔ اگلے روز صبح روٹھی کے وقت بارش زور کی شروع ہوئی۔ روٹھی سفر میں بڑی وقت محسوس ہو رہی تھی اور بعض مسزوریات پیش آتی تھیں۔ قریب تھا کہ پرنسور واپس کا حکم دیتے۔ مگر حضور کے دل میں اور خیال آیا۔ اور ایک خالی کشتی ایک شخص تک موجود ہو گئی۔ فوراً کایہ طے کیا اور احباب سوار ہو گئے۔

خاکسار حضرت اللہ۔

۸۔ اگست کا افضل شائع ہوگا

۱۵۔ اگست عید اضحیٰ ہے۔ اس روز کا پرچہ مسلمان نے جو کہ تھیل سے فائدہ اٹھا کر کام کو دل کے تیار کر دیا ہے۔ لیکن اس سے اگلا پرچہ نہیں چھپ سکتا اسلئے احباب کو اطلاع ہو کہ ۱۸۔ اگست کا پرچہ شائع نہیں ہو گا۔

منیر افضل قادیان

ضرور جواب دیں! اگست

خبرداران افضل بر کسی صاحب اخبار خبر آموز ہمارا

نہ پہنچا ہو۔ تو ضرور الملاحی منیر افضل قادیان

۱۱

تقویم دارالامان - ۱۵ اگست ۱۹۶۱ء

عیسائیوں کی مذہبی عقاید میں عدم تعاون کی ضرورت

(نہج)

ابھل جی کہ ہر مہارت "عدم تعاون" کا شور مچانے اور مسلمانوں کی ہر گز نہ مسمی کی ہدایت پر عمل کرنے سے گورنمنٹ سے عدم تعاون کرنے کے حامی ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کو بتائیں کہ دراصل جن باتوں کے متعلق انہیں عدم تعاون کرنا چاہیے وہ کونسی ہیں۔ اور ان کی وجہ سے اسلام کو کس قدر نقصان پہنچ رہا ہے۔

مسلمانوں کو اسلام سے بیگانہ اور علیحدہ قرار دینے والی باتوں میں سے ایک بہت بڑی بات یہ ہے کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ کے متعلق عیسائیوں کے غلط عقائد اور خیالات کی تقلید کرتے ہوئے اسلام کو بھلا دیا۔ اور اس لیے میں عیسائیوں سے تعاون کر کے اسلام کو جا بجا بے جگہ نہیں۔ اب وہ یہ کہتے ہیں کہ ہماری امور میں ہمیں عیسائیوں کے ساتھ کسی قسم کا تعاون نہیں کرنا چاہیے۔ کیونکہ انہوں نے ہماری سلطنتوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور ہمیں ذلیل و مہوار کر دیا ہے۔ لیکن یہ بات ابھی انسان کی سمجھ میں نہیں آتی کہ عیسائیوں کے عقائد کے اپنے دل میں جگہ دیکر اسلام کو کس قدر نقصان پہنچا چکے ہیں۔ اور یہ پہلے ہی ہے۔

اس مضمون میں ہم ان چند عقائد کا ذکر کریں گے جنہیں مسلمان عیسائیوں کے نہ صرف ہم ذرا ہیں۔ بلکہ ان سے بڑھ کر اگے قدم رکھتے ہیں۔

عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت مسیح کو خدا نے زندہ آسمان پر اٹھا لیا اور اب تک اپنی اس جگہ تکھا ہے کہ وہ کوئی نئی نبی حضرت مرقس اپنی کمال ہوئی ہے۔ اس لئے وہ تمام انسانوں سے بڑا ہو چکا ہے یا آئندہ پیدا ہوئے۔ فضل ہیں۔

مسلمان اس بات سے میں اس بات کی خدا بھی پروردگار نے جوئے کہ قرآن کریم میں صاف اور صریح طور پر حضرت عیسیٰ کی وفات کا ذکر ہے۔ عیسائیوں کے ساتھ متعلق و متحد ہیں۔ علاوہ اگر قرآن کریم میں وفات کا ذکر نہ بھی ہوتا تو بھی حضرت عیسیٰ کے وفات یا طبعی میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں ہو سکتا تھا۔ کیونکہ جب دوسرے رسولوں کی طرح کے وہ بھی ایک رسول ہی تھے۔ تو جس طرح ان کو پہلے اور بعد کے رسول فوت ہو گئے۔ اسی طرح وہ بھی یقیناً فوت ہو چکے۔ اور ما محمد بن رسول خدا خلت من قبلہ الرسول کا ارشاد اکیس اس بات کی تائید اور تصدیق کے لئے کافی ہے۔ لیکن خدا نے نہ صرف اپنی طرف سے حضرت عیسیٰ کی وفات کا ذکر کیا بلکہ خود ان کا اپنے اقارب خدا کو نصیحتی کیلئے خدا جب تو نے مجھے وفات دے دی زبیش فرمادیا۔ لیکن مسلمانوں نے اس کی کوئی پروا نہیں کی۔ اور حضرت عیسیٰ کو زندہ آسمان پر مان لے گئے ہیں۔

پھر اتنا بھی نہ سوچا کہ حضرت عیسیٰ کو آسمان پر زندہ لانے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان والا کی کس قدر تنک اور قہر میں ہوتی ہے مگر عیسائیوں کے اس خیال کو کہ چونکہ آسمان پر زندہ جانے کی فضیلت صرف عیسیٰ کو ہی حاصل ہے۔ اس لئے وہ سب انبیاء و رسل اور اعلیٰ ہیں۔ کتنی تعویذ پہنچتی ہے۔

اسی بنا پر عیسائی مسلمانوں سے بجا طور پر دریافت کرتے ہیں۔ کہ جب تم مانتے ہو۔ کہ حضرت عیسیٰ کو خدا نے دشمنوں کی مخالفت سے بچانے کے لئے آسمان پر زندہ اٹھا لیا۔ اور یہی تسلیم کرتے ہو کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو جب دشمنوں نے دھکے اور تکلیفیں دیں۔ تو انکو نہ صرف آسمان پر نہ اٹھا لیا۔ بلکہ زمین پر بھی تکلیف سے نہ بچایا تو جبراً وہ دونوں میں سے کون افضل ہوگا اور کون زیادہ

خدا کا پیارا اور محبوب بندہ ہے۔ اس کا جواب مسلمانوں کے پاس ہے اور کیا ہو سکتا ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر حضرت عیسیٰ کی فضیلت کا ذکر کریں۔ اور خدا تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کچھ عیسائیوں پر جو فضیلت دی ہے اس کا انکار کریں۔ لیکن کس قدر غیرت اور فسخ کا مقام ہے۔ کہ باوجود عیسائیوں کی اس مجبورکن گرفت کے مسلمان حضرت عیسیٰ کو آسمان پر زندہ ماننے میں عیسائیوں کے ساتھ اتفاق کرنے لگے ہیں۔ اور بڑے زور شور سے اس کی تشریح کرتے ہیں۔

کھایا ایک ایسی امر میں عیسائیوں کے ساتھ مسلمانوں کا تعاون نہیں ہے۔ جو قرآن کریم کے خلاف ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو بڑھانے والا ہے اور بتاؤ اسلام کو جواب دیکر عیسائیت کی گود میں لیجا بیٹا ہے۔

اس زائد میں جو کلمہ پروردگار کو دیکھ اسلام کی بھرتی ہوئی اسلام کی صحیح تعلیم سے ناواقف اور بے پروا ہو چکے ہیں۔ اور اسلام کی خوبیوں کو نہیں جانتے۔ ان کے سامنے عیسائی صحابہ ان حیات مسیح کے عقیدہ کو جب اس رنگ میں دکھاتے ہیں۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ باوجود کلمہ کھلا اسلام کو چھوڑ کر عیسائیت میں داخل ہو جاتا ہے یا اسلام سے بے زار ہو جاتے ہیں۔

کھایا یہ صحیح نہیں ہے۔ کہ اس وقت تک مسلمان عیسائی ہو چکے ہیں۔ اور وہی لوگ جو ایک وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھتے تھے۔ آپ پر درود بھیجتے تھے۔ آپ کے نام پر قربان ہونے کے لئے تیار تھے۔ وہی دوسرے وقت میں اسلام کی مخالفت میں کھڑے ہو گئے۔ اور رسول کریم کی شان میں تکلیف دہ باتیں کہنے لگ گئے۔ کیوں؟ اس لئے کہ مسلمانوں نے عیسائیوں کے عقائد کے ساتھ اتفاق و اتحاد کر کے ان پر اسلام کی صداقت مشتبہ کر دی۔ ان کے دل سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام انبیاء پر جو فضیلت کا عقیدہ نکال دیا۔ اور اس کی بجائے حضرت مسیح سے خدا تعالیٰ کا ایسا معاملہ بن کر دیا کہ اس نے

ان سے بڑھ کر خدا ناکستہ کبھی کسی نبی کے ساتھ نہیں کیا
 انہیں نبی کی فائز میں اللہ تعالیٰ کے لئے مجھیں کر دیا
 عیسائیوں کے ساتھ مسلمانوں کا یہی وہ خطرناک معاملہ تھا
 جس کی طرف حضرت مرزا صاحب نے بڑے دھڑکے ساتھ
 توجہ دلائی اور فرمایا :۔

سبح اسمی ربنا ذیست و قدہ فہند
 مگر دون بڑے بڑے رائے مذاہب غیبت

پھر فرمایا :۔
 ہم عیسائیوں سے اور مسلمانوں سے خود بخود
 دلیری یا بد بد آمد پر تیار ہونا بہت

کیا مسلمان اب جبکہ دنیاوی امور میں دم نہا ان کی کٹ
 جھگڑے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں۔ کہ اس طرح وہ دنیاوی شوائب
 شوکت حاصل کر سکیں گے۔ عیسائیوں کے مذہبی عقائد
 میں ہم تعاون کر کے اسلام کو نقصان پہنچانے کے
 باور رکھتے ہیں کہ کوشش نہ کریں گے۔

مگر ان باغیانہ دنیا پرورین کو مقدمہ رکھیں تو دنیاوی
 بھی عورت و تفریح حاصل کر سکیں اور فرائض کے حصہ
 بھی نہ خرچ ہوں۔ ورنہ اگر وہ دین کو میں نشت واکو
 چاہیں کہ دنیا میں کامیاب ہو سکیں تو ناممکن ہے۔

لو شتا اشد کی کذبانی
 مولوی شہداء اللہ نے
 مال میں حضرت خلیفۃ المسیح

اور افترا پر داری
 ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ شوق
 جب یہ مدعی بیانی کی کہ آپ گرد و زار قادیان کے انیری
 ڈوبی ہننے کی کوشش کر رہے ہیں۔ تو اس پر ہم نے اسے
 چیلنج دیا کہ اگر اس کا ثبوت ہے۔ ورنہ شہر ہے۔ لیکن ایسا
 شخص جس کا روزگار یہی جھوٹ پر ہو، اس کو شرم و حیا
 سے کیا بھر۔ چیلنج کے جواب میں شہداء اللہ لکھتے ہیں۔

ہم نے شہرہ ذریعہ سے معلوم کیا تھا کہ کیا محمد
 خلیفۃ الدین کو شہرہ کہہ سکتے ہیں کہ انیری ڈوبی
 باز باؤں اس خبر کو سرسری طور پر اچھا بیٹھ میں
 نہیں لیا تھا۔ ایڈیٹر الفضل قادیان اس خبر کو
 جھوٹ کہتا ہے۔ ہمارے خیال میں ایڈیٹر مذکور
 کو اس کا ہم نہیں بدگار۔ مرزا صاحب اب جہان

میں خطاب کیا تھا میں اللہ خطاب اللہ کا
 الہام شائع کرتے ہیں۔ اسی طرح ان کا مناجات
 بھی خفیہ کوشش میں تھا۔ وہ کلمہ میں کلمہ ہر ایک
 حشر نہیں کر نہیں ہو سکتا۔ اس کا فیصلہ اس کا
 کہ غلبہ تاریاں اپنا حلیہ کا شائع کر دے تو ہم
 بھی اس خبر کا خفیہ سمجھ لیں گے۔ جس قصہ ختم نہیں
 اور اسی طرح ان کا مذہب متبرہ ہوگی۔ یہ کلمہ اسو
 بارہ زندگی باقی ہر ایک کے نہیں ہذا کرتیں۔

اس لئے اس کے متعلق وہی کا بیان ہونا چاہیے
 جس کے متعلق لکھا گیا ہے۔ (ایڈیٹر مذہب)
 مذکورہ بالا سطور میں جس قدر ڈھٹائی کے کام لیا گیا
 ہے ظاہر ہے۔ اگر مولوی شہداء اللہ کے پاس اس کا نام
 کہ جسے ہم شہداء اللہ کے ساتھ جھوٹ اور افترا کہہ رہے
 ہیں۔ کوئی ثبوت ہے۔ جیسا کہ وہ "مستند ذریعہ" کا حوالہ
 دیتا ہے۔ تو اس کا فرض ہے کہ میں کرے اور بیان کرے
 جھوٹ کو سچ کر کے دکھائے۔ لیکن اگر اس کے پاس کوئی
 ثبوت نہیں ہے۔ اور اس نے کوئی بھی ثبوت نہیں دیا ہے
 کہ وہی ہے۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ شوق
 اسے جھوٹ ثابت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کے بجائے
 ہونے کی شہادت جس کے لئے عادی رسول کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم یہ فرما کر ہے چکے ہیں کہ کھڑے بالور عکف
 ان بحدت بکل ماسمع۔ ہر ایک کو ثبوت ثبوت

بیان کرنے والا جھوٹا ہوتا ہے۔
 ہاں اگر وہ کوئی ثبوت بھی نہیں پیش کر سکتا۔ اور
 رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مذکورہ بالا ارشاد کو
 بھی صحیح نہیں سمجھتا۔ تو اس کا اعلان کرے۔ اور ساتھ
 ہی یہ بھی ثابت کرے۔ کہ اس بات سے میں اسے حضرت
 خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ شوق کا مطالبہ کرنے کا حق
 حاصل ہے۔ تو اس پر غور کیا جائیگا۔ ورنہ یاد رکھیں
 معاذ میں بھی اس کے جھوٹے اور افترا پر ہونے میں کسی
 کو شک نہیں ہو گا۔

اگر مولوی شہداء اللہ نے علت کا مطالبہ کیا ہے تو
 حواس کیلئے تو چاہیے کہ اسے جائز ثابت کر کے
 بتائے کہ اس کا اسے کس طرح حق حاصل ہے۔

صاف ظاہر ہے کہ مولوی شہداء اللہ نے اپنی افترا پر داری اور
 کذبانی پر پردہ ڈالنے کے لئے کلمہ میں کلمہ لکھ کر
 ہے۔
 ہم اچھی سمجھ رہے ہیں کہ مولوی شہداء اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کی حق بجانب ثابت نہیں کر سکیں گے۔ اور اسے
 جرات ہے کہ اس بات سے میں کلمہ لکھ سکے۔

سرکاری اشتہارات
 سرکاری صیغہ جاننے کے اشتہارات
 جو کچھ ملک کی اطلاع کئے
 اور الفضل
 شائع کئے جاتے ہیں انہیں
 ضروری ہے۔ کہ ان کی افواہ

کا ایسا انتظام ہو۔ کہ آبادی کے ہر طبقہ اور ہر حصہ تک
 پہنچ سکیں۔ ہماری جماعت کے لوگ عام طور پر جو
 سلسلہ کے ہی اخبار خریدتے ہیں۔ اس لئے وہ
 اپنی آنکھ سے آگاہ ہو سکتے ہیں۔ جو ہمارے اخبار
 میں شائع ہوں۔ مگر اس وقت آپ سرکاری صیغوں کے
 اشتہارات ہمارے اخبار کو ہم پہنچانے کا کوئی انتظام
 نہ تھا۔ اب ہوم سکرٹری گورنمنٹ پنجاب نے افسران
 مستحق کے نام پر امر کر دیا ہے۔ اس میں ان اخبارات
 کے نام لکھے ہیں۔ جن میں سرکاری اشتہارات بھیجے
 جائیں گے۔ اور ان میں الفضل کا نام بھی
 درج ہے۔

ہمارا اخبار نہ صرف اپنی جماعت میں جس کی بنیاد میں
 خاصی تعداد ہے۔ پڑھتا ہے۔ بلکہ مخالفین کا ایک
 حصہ بھی اسے پڑھتا ہے۔ اور اس طرح اشتہارات
 کی افواہت کافی طور پر پہنچتی ہے۔

جن صیغہ جات کے نام گورنمنٹ نے مذکورہ بالا
 چیلنج بھیجے ہیں۔ انہیں کام کرنے والے اصحاب الفضل
 کے متعلق کیا طرز علی اختیار کریں گے۔ اس کی نسبت
 فی الحال کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ حالات سے خود بخود ظاہر
 ہو جائیگا۔ ہاں ہم یہ کہہنا چاہتے ہیں کہ گورنمنٹ نے جن
 اخبارات کے نام سرکاری اشتہارات کیلئے مخصوص کیے ہیں ان
 حلقہ اثر میں اشتہارات کا پہنچنا ضروری ہے۔ سرکاری خاتہ
 کو یہ بات یاد رہنی چاہیے۔

میں نے اس کے متعلق
 کوئی اور بات نہیں
 کہہ سکتا۔

اسلام اور حریت و مساوات

(۱)

خواجہ الفضل مطہر رحمہ اللہ ۱۲۰۲ھ و ۱۲۰۳ھ میں مدظلہ العالی تھے۔ ان کے تالیفات میں "اسلام اور حریت و مساوات" کا نام ایک مشہور کتاب ہے۔ اس کتاب میں اسلام کے حقائق اور اس کے ساتھ ساتھ انسانیت کے حقوق و مساوات کے بارے میں مفصل بحث کی گئی ہے۔

اس کتاب کے مصنف نے اسلام کے حقائق کو سادہ و سلیس الفاظ میں بیان کیا ہے۔ ان کے خیال میں اسلام ایک ایسا مذہب ہے جو انسانیت کے حقوق و مساوات کو قائم رکھتا ہے۔ ان کے خیال میں اسلام کے ساتھ ساتھ انسانیت کے حقوق و مساوات کو قائم رکھنا ہر انسان کی ذمہ داری ہے۔

اس کتاب کے شائع ہونے پر اصل سائل صاحب نے بے گروہ خواجہ صاحب سے خیال کر کے حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ سے اس کتاب کی تصدیق فرمائی۔ ان کے خیال میں اسلام میں حریت و مساوات کو قائم رکھنا ہر انسان کی ذمہ داری ہے۔

کے خیال میں اسلام میں حریت و مساوات کو قائم رکھنا ہر انسان کی ذمہ داری ہے۔ ان کے خیال میں اسلام کے ساتھ ساتھ انسانیت کے حقوق و مساوات کو قائم رکھنا ہر انسان کی ذمہ داری ہے۔

اس کتاب کے مصنف نے اسلام کے حقائق کو سادہ و سلیس الفاظ میں بیان کیا ہے۔ ان کے خیال میں اسلام ایک ایسا مذہب ہے جو انسانیت کے حقوق و مساوات کو قائم رکھتا ہے۔ ان کے خیال میں اسلام کے ساتھ ساتھ انسانیت کے حقوق و مساوات کو قائم رکھنا ہر انسان کی ذمہ داری ہے۔

اس کتاب کے شائع ہونے پر اصل سائل صاحب نے بے گروہ خواجہ صاحب سے خیال کر کے حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ سے اس کتاب کی تصدیق فرمائی۔ ان کے خیال میں اسلام میں حریت و مساوات کو قائم رکھنا ہر انسان کی ذمہ داری ہے۔

اس کتاب کے مصنف نے اسلام کے حقائق کو سادہ و سلیس الفاظ میں بیان کیا ہے۔ ان کے خیال میں اسلام ایک ایسا مذہب ہے جو انسانیت کے حقوق و مساوات کو قائم رکھتا ہے۔

خیال سے الزامات کا جواب دیا۔ پھر نصیحت کی اور بار بار سمجھایا۔

"اگر فی الواقع ان کا حقائق حق کا شوق ہے۔ تو نفس مضمون کی طرف توجہ کریں۔ اور ایک دفعہ ساری کے سوالات اور میرے جوابات کو پھر غور سے پڑھیں۔ اور پھر اگر کوئی امر دریافت طلب ان کو لکھ دے تو مجھ سے دریافت کریں"

جواب دیا۔ کہ وہ اپنی اصلاح کرتے اور اصل بات کا ہی جواب دیتے لیکن انھوں نے اپنا پیدل رویہ نہ بدلا اور اخبار دیکھ کر ۲۸ اپریل لغات ۱۳۱۱ھ تک لافال حاضر فرمائی کی۔ درشت کلامی سے باز نہ آئے۔ سب سے پہلے کی طرح تعلیمات کیں۔ اور الزام لگاتے کہ ان کی درشت کلامی اور مہذب لوگوں کے نزدیک ناپسندیدہ رویہ کا جواب انہی الفاظ میں دیتا ہوں جنہیں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے دیا ہے۔

"خواجہ صاحب کی عبارت تو یہ ہے تو یہ نہیں کرتا چاہے جو شخص جس رنگ میں برادرش بات ہے۔ اسی قسم کی باتیں۔ کی زبان و قلم پر جاری ہوتی ہیں" پھر حال اب میں اصل مضمون کی طرف متوجہ ہونا ہوں۔

بعض باتوں کے غلط خواجہ صاحب کہتے ہیں منسوب کرنے کا الزام کہ رسول کریم کے ہم احوال و فنی حالات کے تحت تھے۔ پھر لکھا ہے۔

"ہم نے اپنے مضمون میں خواجہ صاحب سے کہا تھا کہ بے شبہ قرآن مجید کے بعد احادیث کا درجہ ہے۔ کوئی حق اس سے یہ نتیجہ نہیں اخذ کر سکتا کہ ہم احادیث کے منکر ہیں۔ مگر یہاں تک حدیث اسی نتیجہ پر پہنچے ہیں۔"

معلوم نہیں خواجہ صاحب اپنی کلمی جوئی بات سے کہیں انکار کر رہے ہیں۔ اس انکار کی وہی صورت ہے۔ یا تو وہ باوجود جاننے کے اس پر پورا ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یا ان کو یہ نہیں رہتا اور بھول جاتے

مولوی ثناء اللہی دہلوی

مولوی ثناء اللہ صاحب اہل طہار و طہریت اسے
 عبادت کے لئے تیار کیا تھا۔ یہاں پر حضرت علیؓ کی خدمت میں
 تشریف لائے اور آپؓ نے اسے کوشش کی کہ کلمہ
 تخرج من اجواہر اللہ یعنی اللہ کے جواہر
 میں جہان ہوں کہ فاضل صفت کے مورد
 دل کیوں ہو سکتا ہے کہ بات منہ سے نہیں نکالنے کی
 یہ سیدھی سادہ بات بھی ان کی سمجھ میں نہیں آتی
 کہ وہ مفہوم اور رفیع المرتبت اس حدیث کی پورے
 پر بیویوں کی جی جہ سانی کرنا پڑا تو کہتے ہیں۔ وہ
 ڈبھی بھٹنے کے لئے سنی باز جام کر گیا۔ معلوم ہوتا ہے
 کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے نزدیک انگریزی جہان
 کوئی بڑی چیز ہے۔ اس لئے وہ الزام اور مال گانے
 ہوئے اور ابھی نہیں سمجھ سکے کہ میں کہتا کیا ہوں۔
 اور کس کی نسبت میرا قول ہے۔ مولوی فاضل ہو کر
 اس گوارہ سے بھی گئے گوارہ سے جس نے کسی انسان
 سے کہنا تھا کہ خدا آپ کو پورا ہی بنا ہے یہاں تک
 باپس کو دعا ہی تھی کہ آپ تھانہ دار ہو جائیں۔
 بھلے آدمی! تم اس آنے والے مسیح کی رفیع القدر
 کا تصور کرو جو تمہارے نقطہ خیال سے آٹری زانے
 میں آئے والے ہے۔ پھر اسکی قائم مقامی کی شان دیکھو
 اور جب ذکر انگریزی جہان اس کے مقابل میں کیا ہے
 جس کے لئے کوئی کوشش کر گیا۔ اور کون ہی کیوں
 انگریزی جہان میں رکھا ہی کیا ہے۔ جہان میں کے
 اس لوگ مقدمات اپنی خوشی سے نہیں دے۔ پھر
 اسکی خفیہ عزت بہت کم دیکھیں ہوتی ہے۔ سامنے
 سلام کرتے ہیں۔ بیش بہا ہوتی دیکھیں۔ لیکن وہ
 رجب میرے آکا حاصل ہے اسکی توبہ مثالی ہے۔
 کوئی منت و ساجت سے اپنے مقدمات تصفیہ کیے
 پیش کرتے ہیں۔ اور غیبت میں دودھ پیچھے ہوتے
 بہت کلام بھرتے ہیں۔ پھر آگے نروں اور مثبت
 قارئین اور سنتے گردن آج کے عہد دہلے کے متعلق

اس معاشرہ کو فریاد ہے ایک عقلمند سمجھ سکتا ہے
 کہ آج کے نزدیک حدیث اور احادیث معلوم کے قول
 نقل و تقریر کا نام ہے کوئی چیز نہیں ہے۔ اور قرآن
 مجید کے علاوہ کسی احادیث کی ضرورت نہیں۔ اور
 انکی عبارت سے یہ بات بھی عیاں ہوتی ہے کہ رسول
 کا قرآن مجید کے علاوہ کوئی حکم نہ مانا جائے۔ اور نہ کسی
 صحابی کا قول اور نہ تابعی کا اور نہ کسی بادشاہ کی اطاعت
 کی جائے۔ اور ایسی عظیم صیغہ طور پر نہاد کی حاجی تھی
 کہ نہاد بھلا کیا موجب ہے۔ جیسا کہ میں آئے
 چکر بناؤ گا۔ جب آپ قرآن مجید کے سوا کسی کی
 بات اور کسی کا فیصلہ اور حکم ماننے کیلئے تیار نہیں
 ہیں۔ اور حدیث و غیرہ کی ضرورت بھی محسوس نہیں
 کرتے۔ تو پھر یہ قول احادیث کا بے شہ قرآن
 مجید کے بعد کیا درجہ ہے۔ کیونکہ صحیح ہو سکتا ہے
 آپ ایک قول و دوسرے قول کی تردید کر رہے۔
 اور انکی عبارات اس بات کو صاف طور پر واضح
 کر رہی ہیں۔ کہ آپ احادیث کے منکر ہیں۔ اور انکو
 نہیں تو اپنی حالات کے ساتھ نہیں سمجھتے ہیں۔ پھر
 باوجود اسکے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی پر الزام لگاتے ہیں
 کہ انہوں نے خواہ مخواہ ہماری نسبت یہ کہہ دیا کہ ہم
 احادیث کے منکر ہیں۔ اور رسول کریم کے
 تمام اقوال کو واقعی حالات کے ماتحت
 سمجھتے ہیں۔ جلال الدین (مولوی فاضل)

میں کہ جس چیز کے لئے کہ ہوں۔ ہوں۔ ہوں۔ ہوں۔
 ایک چیز ایمان کے مناسب حال
 نہیں ہے۔ اسکی اصلاح کرنی چاہیے۔
 ایک بے شہ قرآن کے بعد احادیث کا دھبہ ہے۔
 لیکن محققین کا اس پر اتفاق ہے۔ کہ احادیث
 اگر موضوع نہیں ہیں۔ تو رسول کریم اور صحابہ کے
 اقوال یا خطرات اور صحابہ کے اعمال کا ذکر وہ ہے
 اور خاص خاص حالات و واقعات و خصوصیات
 وقت کے مناسب ہیں۔
 اس عبارت سے ظاہر ہے کہ وہ صاحب کے
 نزدیک اول تو احادیث موضوع ہیں۔ اور اگر موضوع نہ
 بھی ہیں۔ تو بھی خاص خاص حالات و واقعات خصوصیات
 وقت کے مناسب ہیں۔ اس جگہ تپنے کو کسی احادیث
 کا استنباط کیا ہے۔ کہ وہ خاص حالات کے ماتحت
 نہیں۔ پھر کس جرات اور جسارت سے لکھ دیا۔
 مگر ہم سننے تو نہیں لکھا۔ کہ رسول کریم کے تمام
 اقوال واقعی حالات کے ماتحت تھے۔
 پھر لکھنے کو تو کہہ دیا۔ کہ بے شہ قرآن مجید کے بعد
 احادیث کا درجہ ہے۔ حالانکہ انکی عبارات اس بات کی
 بھی شہ نہیں ہیں۔ کہ آپ احادیث کو کوئی درجہ دیا
 جیسے کہ آپ رکھیں۔ ۱۰۔ جنوری ص ۲۰۲ کالم ۲۰۲ میں
 لکھتے ہیں۔
 ۱۱۔ یہ لوگ قول فیصل یعنی قرآن کے بعد کس حد
 پر ایمان لائینگے۔ ۱۲۔ عقین تو یہ ہے کہ قرآن شریف
 قول فیصل ہے۔ جس میں ہر ایک شے کی تفصیل
 اسکی سورہ دگی میں اظہیر اللہ اعلیٰ حکم۔ الخ
 کتاب اللہ کے سوا کسی اور فیصلہ کر فیصلے کی
 تلاش جرم ہے۔
 اسی عبارت سے تو یہ گناہیں لگ سکتی تھیں۔ کہ رسول
 تو فیصلہ نہیں ہوتا۔ اور احادیث رسول خدا کی احادیث ہوتی
 ہیں جیسے آیت ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ
 سے ظاہر ہے۔ اور یہ بھی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ

ہو کہ جس چیز کے لئے کہ ہوں۔ ہوں۔ ہوں۔ ہوں۔
 ایک چیز ایمان کے مناسب حال
 نہیں ہے۔ اسکی اصلاح کرنی چاہیے۔
 ایک بے شہ قرآن کے بعد احادیث کا دھبہ ہے۔
 لیکن محققین کا اس پر اتفاق ہے۔ کہ احادیث
 اگر موضوع نہیں ہیں۔ تو رسول کریم اور صحابہ کے
 اقوال یا خطرات اور صحابہ کے اعمال کا ذکر وہ ہے
 اور خاص خاص حالات و واقعات و خصوصیات
 وقت کے مناسب ہیں۔
 اس عبارت سے ظاہر ہے کہ وہ صاحب کے
 نزدیک اول تو احادیث موضوع ہیں۔ اور اگر موضوع نہ
 بھی ہیں۔ تو بھی خاص خاص حالات و واقعات خصوصیات
 وقت کے مناسب ہیں۔ اس جگہ تپنے کو کسی احادیث
 کا استنباط کیا ہے۔ کہ وہ خاص حالات کے ماتحت
 نہیں۔ پھر کس جرات اور جسارت سے لکھ دیا۔
 مگر ہم سننے تو نہیں لکھا۔ کہ رسول کریم کے تمام
 اقوال واقعی حالات کے ماتحت تھے۔
 پھر لکھنے کو تو کہہ دیا۔ کہ بے شہ قرآن مجید کے بعد
 احادیث کا درجہ ہے۔ حالانکہ انکی عبارات اس بات کی
 بھی شہ نہیں ہیں۔ کہ آپ احادیث کو کوئی درجہ دیا
 جیسے کہ آپ رکھیں۔ ۱۰۔ جنوری ص ۲۰۲ کالم ۲۰۲ میں
 لکھتے ہیں۔
 ۱۱۔ یہ لوگ قول فیصل یعنی قرآن کے بعد کس حد
 پر ایمان لائینگے۔ ۱۲۔ عقین تو یہ ہے کہ قرآن شریف
 قول فیصل ہے۔ جس میں ہر ایک شے کی تفصیل
 اسکی سورہ دگی میں اظہیر اللہ اعلیٰ حکم۔ الخ
 کتاب اللہ کے سوا کسی اور فیصلہ کر فیصلے کی
 تلاش جرم ہے۔
 اسی عبارت سے تو یہ گناہیں لگ سکتی تھیں۔ کہ رسول
 تو فیصلہ نہیں ہوتا۔ اور احادیث رسول خدا کی احادیث ہوتی
 ہیں جیسے آیت ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ
 سے ظاہر ہے۔ اور یہ بھی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ

شفا خانہ نور کا زانا مکہ

اپنی محترمہ بہن بیکینہ النساء صاحبہ کا قابل قدر حضور ہسپتال کے کمرہ کے متعلق دیکھا۔ جسے اس وقت بھی کہ بہت سی بیسیں ان کی تائید میں صدائے لبیک پکار رہی تھیں۔ انہوں نے صدائے خوشنماست کا سہارا لیا۔ اور کسی نے اس طرف توجہ مبذول نہیں فرمائی۔ مجھ کو بھی جھٹکے کی بجائے سے فراغت نہ ہوگی۔

میرے ناص خیاں میں پیاروں کی امداد ایک نہایت ہی اعلیٰ کار فیہ ہے۔ وہ شفقت علی خلق اللہ اور انسانی ہمدردی کا اعلیٰ درجہ ہے۔

پیار میں اپنی بڑی چیز ہے۔ جس سے طاقتور سے طاقتور، زبردست سے زبردست، دولت مند سے دولت مند، عقلمند سے عقلمند انسان بھی سخت عاجز اور معذور ہو کر دیو بھجنوں کی امداد کا محتاج ہو جاتا ہے۔ جب ایسے حالت میں اس کی ہمدردی یا خدمت کی جائے تو وہ تہ دل سے شکرگزار ہوتا ہے۔ اور اس کے درد پر دل سے ایسی غامگینی ہے۔ جو کہ رب العالمین کے حضور نہیں چکر امداد کرنیوالی کی غلاج کا باعث بنتی ہے۔ اسی واسطے ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیاری کی تاکید فرمائی ہے۔ خود حضور سرور کائنات کا دل سے یہ یاد پڑی فرماتے تھے۔

ایک نیک آدمی کا ذکر ہے کہ اس نے کشف میں ایک فرشتہ کو دیکھا۔ کہ وہ ایک کاغذ پر کچھ لکھ رہا ہے۔ اس نے فرشتہ سے کہا کہ آپ کیا لکھ رہے ہیں۔ فرشتہ نے کہا میں ان آدمیوں کے نام لکھ رہا ہوں۔ جو اپنے خاندان خصلت سے پیار کرتے ہیں۔ اس نے کہا کیا میرا نام بھی ہے فرشتہ نے کہا نہیں۔ اس نے کہا اچھا اتنی مہربانی کہ وہ میرا ان لوگوں میں نام لکھ دو۔ جو کہ اپنے بھجنوں سے پیار اور ہمدردی کرتے ہیں۔ فرشتہ نے اس کا نام جب خواہش لکھ لیا۔ جب اس نے پھر فرشتہ کو خواب میں دیکھا تو فرشتہ نے اسے وہ فرشتہ دکھایا۔ جس میں اس کا نام سب سے اول تھا۔ فرشتہ نے کہا خداوند کریم

کا شرف یہ ہے کہ آپ اب ہوں۔ خدا چاہے تو میں شفا خانہ میں آج بھی آپ ڈرائیو بننے والی بھاری سنے کر جا چکا ہوں۔ وہ صبح کمرہ واش میں ایک سوگری ہاتھ میں لی اور پیہم دو چار ضرورتوں کے گلے پر نگاہیں پھری اس کے کہہ رہی تھیں۔ اور جان بکھی تقسیم ہوئی۔ دانت بکھلنے تو کچھ گلے کہ اب ابھی ہو گئی ہے۔ تو ہنسی سے ہنسی ہنسی ہنسی کہ اب ابھی ہو گا۔ یہی حال ہے مولوی فاضل صاحب! کہ اب ابھی صاف آپ کا قسم کا مطالعہ ہو چکا ہو۔ ہر روز نہیں ہوتا۔ اور میں نہیں سمجھتا کہ حضرت خلیفۃ المسیح آپ کی انویسٹ کی طرف متوجہ ہوں۔ آفتاب لعل النہار پر تامل و درخشاں ہے۔ ایک آنکھوں کے اندھا جس کے فیملی بھی تباہ ہو چکے ہیں۔ اس کا انکار کرتا ہے تو اپنی قسمت برا بھلا کہہ دیتا ہے۔ بلکہ اس محرم میں تیرہ پرستوں کے ساتھ دل کہ کو پیٹنے کیسی حاکم ہے۔ کتنی سفاقت! اور شرارت ہے۔ اس اندھ سے کہ کہنا کہ قسم کھاؤ۔ سوچ چڑھا ہوا ہے۔ بد بختی کے نظر نہیں آتا۔ تو لوگوں کو حلف پر کیوں مجبور کرتا ہے۔ گوشت پر دھنسیہ چشم چشمہ آفتاب راجہ گھاہ

سکینہ النساء کا پیام احمدی تین کے نام

میری محترم بہنیں پیارو! کہیں کہیں قربان بھی ایسا عظیم الشان قوال کی یاد گاہ ہے۔ اور آپ کا پیڑ خاں بھی آپ لوگوں کی دلی قربانی کی شاہد ہے۔ سو کیا ہی عمدہ اور بہتر قربانی ہو گی کہ ہماری معزز بہنیں اپنی فریب اور بیکس بار بہنوں کی خدمت فرمائیں اور ہمیشہ سے میرا یہ مشاہدہ کہ اگر ہم لوگ حیات میں دس تو کسی محتاج بیمار کو دوائی کی شکل میں دیں۔ اور اب تو محتاج ارادہ بندہ ہے کہ مسرت کی صورت کے ساتھ ہمارے ہسپتال میں بجائے۔ سو میں احمدی ستورات کی خدمت پر زور دے رہی ہوں کہ وہ عید کے بعد اپنی جگہ جیسے کہ خاتون سے جڑے ہوئی کہ لکھو! اور جو اطلاعیں مابراہ کرم آن پڑے ہوں تو یہ باتیں ہمیں یہ ضروری پہنچاؤں گا میں اس کام میں آپ کا انتظام و حفاظت میں ہوں۔ اس کام کی توجہ بیکینہ النساء انقباط

اور جس کی نسبت یہ گمان ہو کہ اسے اس کی آرزو ہے جس کے نہ صرف ہندوستان بلکہ ہندوستان کے ہر اورپ امریکہ، آفریقہ میں کشور و قلوب کی شہنشاہی حاصل ہو جو ان حالات کے یہ کہنا کہ حضرت خلیفۃ المسیح ڈی بی بی کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ کیا حاکم کی بات ہے مولوی صاحب! میں تو آپ کو دانشمند سمجھتا تھا۔ لیکن یہ میری غلطی تھی۔ یہ کہہ کر اگر فہم مسلم دیا جاتا تو آپ سچ ہو جاتا۔ انکار ہی کیوں کرتے۔ فہم یہ غیب عن ملکہ ابوہیم! ان من سفہ نفسہ۔ اس لئے میں بھی ایک ابراہیم آیا۔ اس لئے ہمارے بانی سالی ماورائے کی جوت سالی۔ واخذوا من مقام اجدادہم مصلیٰ۔ لیکن وہ میں کا قبول فرما دیا۔ انیسویں وہ اس کی تحقیق سے وہ گمان ہی ہے۔ اب انکار سے کام لیا۔ اور آدم تو عید کے سامنے سرسبز ہو کر لے گا۔ اپنے سورت اہل کے انجام سے عبرت حاصل کرنے۔

مولوی صاحب! یہ کیا شرافت ہے کہ کسی شریف پر ایک الزام لگا دیا۔ اور جب کچھ ثبوت دے سکتے تو کہہ دیا کہ اچھا قسم کھاؤ۔ ایڈیٹر الفضل سے پکارا دیا۔ غلطی ہے۔ لیکن آخر آپ ناک تو ایک قابل اعتبار ذریعہ سے پہنچ چکی ہیں۔ پس انہیں مبرین کرنے میں کیا تامل ہے۔ خالقوا ما انتہم ملقوت۔ قسم کی بھی آپ نے ایک ہی کہی۔ چونکہ مگر یہ قاسم ہی صاحب سے اس معاملہ میں آپ ہیں قادیان میں ذلت آمیز پھیلا کر کھینچے ہیں۔ اس لئے یہ کچھ سبب ہے کہ قسم کے سبب سے سرخرو ہو جاتگی۔ بلکہ ایک حکایت یہ آگئی۔ ایک دانشمند صاحب گاؤں سے پہنچے تو کہا دیکھتے ہیں۔ آئینہ کو کچھ جادو پار دیکھنے لگے ایک تریزہ رکھتا تھا۔ جو اونٹ کے حلق میں پھنس کے رہ گیا۔ دم رکھا دیکھ کر فرشتہ ان نے سوگری کی ایک تریزہ لکھیں۔ تریزہ ڈٹ گیا۔ امداد ڈٹ کی گھونٹھی ہوئی۔ دانشمند فرشتہ ان جانتے آپ کو اب علم باب کا فاضل سمجھنے لگا تھا۔ پھر آیا تو بھلاں سے کہنے لگا۔ اہل جان آپ کو جیگھا ہے کچھ

چرا که در این فرستاده خدا که تفسیر در حق آن را که می باشد
قدیم و مستقیم و بی غش و بی گش است چون که در حدیث

کہہ رہے تھے کہ جو شخص چوں کی صحبت میں رہے
 ہوتی تو حضور مجھ رفقاء میں ایک جہت سے
 مگر جلد ہی وہ وقت آئی کہ وہ ایک عظیم الشان
 مسجد بنائی۔ کہیں بنی کھڑے تھے۔ اس لئے کہ
 خداوند عز و جل کے محبوب ہونے اس کی بناؤ رکھی تھی
 کون مسلم ہے جو مسجد نبوی کے سب سے عزیز ہے۔ ایسا ہی
 حریمت آئیگا۔ کہ اسی درمیانہ مسجد میں اعلیٰ اعلیٰ عالمیں
 جنگیں لڑیں۔ دولت امداد کا ہے اور حضور انور
 کے لئے کافرانہ حاصل کر لیا ہے۔

ہوتا ہے۔ اگر اس کی وجہ اپنی امانت اور دوسری شہرانی ہے
 اور دوسری اپنی امانت کسی دوسری دہی کو دیتا ہے۔
 اور اس کا بھروسہ ہوتا ہے۔ اور اپنی دہی کو اگر دیتا ہے تو اس
 کے گروہ دوسری دہی کے جس کا دشمن ہے۔ ضمان
 نہیں بالفاظ دیگر رسول دوسرے رسول کا مصلح نہیں
 ہوتا۔ بلکہ اپنی دہی کا مصلح ہوتا ہے۔ اسی کی
 رسول کی دہی کا مصلح ہوتا ہے۔ صحت
 اس سے ظاہر ہے کہ مصلحی صاحب کے نزدیک
 بات مسلم ہے کہ نبی اپنی دہی کو بھیج دی کرتا ہے اور
 اسی اپنے نبی متبع کی دہی کی۔ اس کے متعلق میں یہ بحث
 ہوں۔

اور اگر حضرت خضر کسی شاعر نبی کے تابع تھے
تو بلائے کس نبی کی شریعت میں نابالغ بچے کے قتل کو
حاکم پایا جاتا ہے۔ جسکی انہوں نے پیروی کی۔
(ب)۔ جب حضرت موسیٰؑ کی والدہ فیمہ نے جنس تو کثیر
اپنی اوجی کی پیروی میں انہوں نے اپنے نابالغ بچے کو دیا
میں ڈال دیا۔ اور اگر حضرت موسیٰؑ کی والدہ کو شاعر نبی کی تابع
جنس تو بلائے کیا کرتا کی شریعت میں نابالغ لڑکے کو دیا
والدہ اپنے لاکھ پایا جاتا ہے۔ جسکی انہوں نے پیروی کی۔
ج۔ جب حضرت مریم صدیقہ فیمہ نے جنس۔ تو کثیر اپنی اوجی کی پیروی

بہنوں کی عطا وصالیہ ملک رحمہ اللہ فیضانہ زہر جھنگ کھڑا نہ

مولوی محمد علی صاحب
کی
النبوة فی الاسلام

مولوی صاحب کہتے ہیں :- اب میں ایک اور امتیاز کا
نشان نبی اللہ غیر نبی کی دینی کا پیش کرتا ہوں اور دعوتیہ
ہے کہ رسول یا نبی اوتھا اور با ذات صرف اپنی دینی کا
پیروں ہوتا ہے۔ اور دوسری چیزیں کہ گونا گونے کے نواس

النبيوة في الاسلام

مولوی صاحب کہتے ہیں: اب میں ایک اور امتیاز
نشان نبی اور غیر نبی کی دینی کامیابی میں کرتا ہوں اور وہ امتیاز
یہ ہے کہ رسول یا نبی اولا اور بالذات صرف اپنی دینی کامیابی
پیر رہتا ہے۔ اور دوسری چیزیں جو ہیں ان کو مانتا ہے تو اس

مفتی محمد صادق و ایڈیٹر پیغام

انجیل پیغام المہدی کے درجہ کے ایک مضمون پر
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی بھیجی تھی۔
خاتم النبیین ہے۔ اور حضرت مفتی صاحب کے سال
کے پیغام مبارک کیا دینے پر حضرت نے فرمایا کہ محمد یوں کے
فرز و پست اب نبی ہو سکتا ہے۔ اور محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی گزشتہ زمانہ میں ہی تھے اور
اس غلط بیانی پر یہ دلیل اسے عبارت ذیل کو بنا
شہادت پیش کی ہے جس کے ترجمہ میں یوں کے سال
کوڑا لگتا ہے۔ حضرت مفتی صاحب کے انگریزی
الفاظ میں :-

1. I wish you all happiness in the New Year;
And may you attain all the blessings, my dear,
2. Which Allah the Gracious has ordained to
Through Ahmad
The Guide, The Prophet,
The Friend
3. And his Master and Teacher, Muham-
mad, the Object
whom the Prophet, the
most perfect
اس کا ترجمہ یہ ہے کہ میں آپ کے لئے اللہ تعالیٰ کا فیضان
ہوں میرے دوست آپ تمام قسم کے برکات سے
پروہ ہوں۔
۴۔ وہ برکات جن کو خدا نے رحمان احمد نبی، ہدی و
اور تھے دینے کے لئے کا اہتمام کیا ہے

ہے۔ اور اس کا آغاز اور آغاز محمد مصطفیٰ (ص) ہے
جو کہیں بھی تھا اور کمال نبی تھا۔

میں میرے پیغام سے سوال کرتا ہوں کہ ترجمہ کس یا کس
سے کیا گیا ہے۔ دوسرے شعر میں حضرت مفتی
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارگاہ خدا کے جانے بھینے کا
استہکام کیا ہے۔ نیز یہ حضرت احمد ہادی نبی اور دوست
احمد ان کے مطوع اور ان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ایک کمال نبی تھا۔ سگر آپ نے برکات
کے نزول کو صرف حضرت احمد نبی اللہ سے محدود
کر دیا ہے۔ اور یہی حضرت مفتی کا مشابہت کا اعتراض
کیا ہے۔ حالانکہ حضرت مفتی ان برکات کے نزول کو
حضرت احمد اور ان کے مطوع حضرت محمد مصطفیٰ
دونوں سے وابستہ قرار دیتے ہیں۔

دوم یہ کہ انہی میں لفظ کبھی از خود نہیں بڑھا
دیا گیا ہے جس کے لئے انگریزی میں کوئی لفظ موجود
نہیں ہے۔

کیا امیر اہل ایل۔ ایل۔ بی اور خانبے ام
بی اے ایل ایل بی تصدیق کیے گئے۔ کہ ایڈیٹر پیغام
نے یہ انگریزی ترجمہ کی سنی پایہ کیا ہے یا ہودینا
کامل ثبوت دیتا ہے۔ اگر امیر صاحب باخواب صاحب
تصدیق کریں کہ چنانچہ مفتی صاحب کے الفاظ کا صحیح ترجمہ
کیا گیا۔ تو ہم آپ سے اس روئے بطور انعام
دیتے ہیں۔

حضرت مفتی صاحب نے رسول کریم کو اگر لفظ احمد
اٹھا ہے یا دیکھا ہے۔ تو یہ محض انگریزی زبان کے
معاورہ اور قریب کا لفظ ہے۔ اور اگر لفظ ان
ہے اٹھا جانا تو ساک منہ کے لوگ اس انگریزی
پر توجہ کرتے۔ مگر وہ بے جہالت کہ ایڈیٹر پیغام علم
و انگریزی کے باعث باہمی سیاہ دلی کے باعث
مکواڑ بنائیں رکھ دیا ہے۔ کہ محمود یوں کے نزدیک
حضرت محمد کبھی نبی نہیں تھا اور اب نہیں۔ ایڈیٹر پیغام
جس جہالت کے باعث حضرت مفتی صاحب متعرض
ہوا ہے۔ اگر اس کی توجہ کہیں خدا نخواستہ قرآن کریم
کی طرف مبذول ہو گئی تو عجب غلطی کہ آیات ذیل پر

یہ اعتراض کر سکے۔
(۱) ماکان محمد الا احد من رجالکم

(۲) ولقد کان کم فی رسول اللہ اسوۃ حسنہ
میں لفظ کان جس کا لفظی ترجمہ انگریزی میں was
اور اردو میں تھا ہے ثابت کرتا ہے کہ حضرت محمد
تم میں سے کسی مرد کا باپ نہ تھا۔ بلکہ رسول اللہ
خاتم النبیین تھا اور کبھی تھا یا زائد گزشتہ میں تھا اگر
اب نہیں ہے۔

یا آجہا سے اسے حضرت رسول اللہ میں اسوۃ
تھا اور کبھی تھا یا زائد گزشتہ میں تھا۔ مگر اب نہیں
اور ممکن ہے کہ امیر صاحب اہم اسے مترجم و مترجم
و خواجہ صاحب کے مولف ام الملت آپ کی جہالت
صرف اس واسطے خاموشی اختیار کر لیں کہ چلو کچھ جو
محمودیوں پر چوٹ تو کر دی۔ اگر چہ یہ ایمانی مس
اسی ہے۔

ہاں اگر آپ عربی کے الفاظ کان کو اردو میں لفظ
ہے سے ظاہر کرتے ہیں۔ تو انگریزی کے لفظ was
کو کبھی نہ لفظ ہے سے ظاہر کر دیا۔ مگر آپ کو
ایسا کہنے۔ جبکہ آپ کا کام صرف اعتراض پیدا کرنا
ہے۔ خواہ تکلف لفظی کے ہو یا معنوی کے
اللہ تعالیٰ رحم کرنے۔
خاکسار قاضی محمد رفیع احمدی از پٹ

معاونین الفضل

الفضل کے لکھنے والے قلم دان ناظرین بھی میں جملہ
خیر اور شے کے ہیں جن میں ایک جناب خان بہادر
محمد رفیع صاحب از پٹری جسٹریٹ پٹی بھیت میں ہیں
اکثر صاحب البیوی۔ جنہیں الفضل کی اشاعت پر حصے
کے لئے کوشش کرنے کا بھی خیال نہ آیا ہو گا۔ ہرانی
کے وہ توجہ فرمائیں۔ اور کم از کم ایک ایک خراج
ضرر دہتیا کریں۔

فرخنامہ اشعار

١٠٠٠

نور بخار و اسیر واد

پرسہم کے کاغذ و چٹیل کو فوراً اور کمال شفا دینے والی ایک عجیب زود اثر اور واقعی کسیر صفت ودائی ہر وقت کی کھجور ہے۔ اور مسلسل تکلیف سے مشغول ہیں طبابت کا نہیں۔ یہ تمام دوسری ادویات کے مقابل میں بہترین و دوا ہے۔ تینتالیں عیشی صحت منہر علاوہ محض ذرا لکھنے کا ہے۔ حکیم امیر احمد قریشی کا دیان ضلع گورداسپور۔

پندرہ ویں روزنامہ

تیل کی ایسی سخت گرانی میں خاص ناریل کے قیل سے ایک روپیہ ہزار سو روپوں بنانا ہم سے سیکھ لو۔
فیس باخود پیہ ہے اسکے علاوہ کم محنت زیادہ منافع
داں دستکار یاں سیکھنی چاہو تو جو ہر سالہ دستکاری
دہلی کو ایک آدھ لاکھ روپے ہر دستکاری ہفت روزہ
طلب کرو۔

۲۴	۲۹	۴۰	۶۰	۱۰۲	۲۰۰	یک سال
۱۲	۱۴	۱۶	۲۵	۵۲	۱۰۵	چهار ماه
۶	۵	۱۲	۲۰	۳۰	۵۵	بین ماه
۳	۴	۵	۸	۱۳	۲۲	یک ماه
۲	۲	۳	۵	۶	۱۲	دو بار
۱	۱	۲	۳	۴	۵	یک بار

ضمیمہ ۲۲۰ وصف پر جو۔ اس کی اجرت بالقطع دس روپے
اور اس سے آگے فی ۲۰ صفحوں ۱۶ سیکڑہ فی سطر ۱۲
اجرت ایک بار کے لئے +

فیضانِ فضل و ایمان گورداسپور پنجاب

پانستورویپہ الغام

حضرت مسیح موعود کا پُر محارف مضمون قرآن کریم
کی حکمت پر جس کا جواب کہنے والے کو... دیا ہے
انعام کا وعدہ ہے۔ عہد کے ۲۰ فی اربعین السج
مصدقہ نزل بشیر احمد صاحب ایم۔ اسے ہر نصیحت مبلغین
یعنی وہ ہر حکمت نصیحت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے
ہر سال ۱۳۹۷ میں مبلغین کو فرمایا تھا۔ فی سحر کے
۶۵ عدد۔ لوح الہدیٰ کے متعلق جناب بیار صاحب
تخذ کارویو لازمی محمد غایت اللہ صاحب فیری کتب
نے حضرت خلیفۃ المسیح کی مشہور نظم ”لوناہاں
جامعت کے لیے لکھی کہ نسبت“ حضور کے نو قیصر و ظہن
کے ساتھ کتابی نقل پر نشان کی ہے۔ نہایت عمدہ
کاغذ ورنگین چھپوائی قیمت عہد کے ۲۰ فی اربع
مسرح شریعہ ۱۲ اثر عقیدہ معرفت کے دو جلدوں میں، مسطور
کی تالیف علیہ ایس محمد غایت اللہ جرنیل بک

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فرمایا ہوا
خطبہ عید الاضحیٰ

جس میں عید قربانی کی تلاسفی اسلام
کی خوبیاں اور دیگر مذاہب کے نقائص
نہایت دلچسپ پیرائے میں بیان
فرمائے گئے۔ علاوہ خطبہ کے
یہ ایک تبلیغی ٹریکٹ بھی ہے۔

قیمت ۲/۳۰ کے ٹکٹ بھیج کر حجاب
بلد منگالیں۔ کس قیمت کتب سلسلہ احمدیہ
۷ پائی کا ٹکٹ بھیج کر جلد منگالیں۔

کتاب کھر قادیان پنجاب

حالات احمدیہ سیلون نے قابلِ تعریف قیمت اچھ کو بخش
سے حاصل اور انگریزی زبان میں ایک ہفتہ وار اخبار
جاری کر رکھا ہے۔ جس میں صداقت احمدیت اور اسلام
کے متعلق مفہمیں شائع ہوتے ہیں۔ سندس کی خبریں
اور تبلیغیں روپ و امریکہ کی پورٹ میں بھی دبی ہوتی ہیں
اور ہر طرح اخبار کو مفید اور فہمپ بنانے کی کوشش
کی جاتی ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ اسکی خریداری بہت
کم ہے۔ ہمارے انگریزی خواں اصحاب کو اسطرح
مستوحہ ہو کر اخبار اسنے نام جاری کرانا چاہئے۔ تاکہ
اخبار اپنا خرچ بہداشت کرنے کے قابل ہو سکے۔ اور
انگریزی خواں طبقہ میں تبلیغ احمدیت کا فرض بخوبی ادا
کر سکا رہے۔ اسوقت اسکی بہت سی کامیاں مطبعت تقسیم
کیجاتی ہیں۔ اور اسطرح اسکا خرچ بہت فروغ پاتا ہے۔
سیلون کے احمدی بھائیوں کے اس قابلِ تعریف کام
میں ضرور مدد کرنی چاہئے۔ انگریزی ایڈیشن کی قیمت
جن روپیہ دو ناٹل ایڈیشن کی قیمت تین روپیہ ساٹھ ہے
اور دونوں کے خریدار سے یاغی روپیہ لئے جاتے ہیں۔

Manager "Manager" Press
50, Shorto Road
Colombo

تبلیغی پروگرام میں اضافہ

(۱) بنوں نائن کے تبلیغی بہادر گرام میں (جو یکم اگست کے پرچہ میں شائع ہوا ہے)۔ یہ اضافہ کیا جاتا ہے۔ کہ وفد ۲۳ ستمبر کو بنوں میں قیام کر کے ۲۴ کو ٹانک جا لیا۔ اور ۲ تا ۲۸ ستمبر وہاں قیام کر لیا۔ ٹانک میں محمد افضل علی صاحب لائینہ ہو گئے۔ (۲) ضلع سیالکوٹ کے پہلے تبلیغی وفد میں نذر علی شامل کیا گیا ہے۔

مستقل	مستقل	مستقل	مستقل	مستقل
مستقل	مستقل	مستقل	مستقل	مستقل

ہندوستان کی خبریں

پیر ٹھہ میں خلات وزی
قانون کا فیصلہ

جمعہ مسجد میں ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں قریب دو سو
 کئی دیہات کے لوگ بھی شریک تھے۔ جلسہ سنے
 سول احکام کی تائید کی گئی اور وزیر اعلیٰ نے اس کی تائید
 دفتر جمعیت العلماء دہلی میں راسخ آج سب سے پہلے
 ہند کی تلاشی مجید حسن مع ایک مسلمان بہن
 کنسٹیبل کے جمعیت العلماء ہند کے دفتر میں تلاشی کا
 ایک وارنٹ جاریڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی
 طرف سے تھا۔ اس نے اور علماء ہند کی فتوے کی ۱۲
 لایوں پر قبضہ کر لیا۔

فسادات علیگڑھ کے
مردم شناسی سپرد
نئے جبرہ کے مقدمہ کا مصلحہ سنا دیا۔ یہ دفعہ ۱۲
۷ ص ۳۴ فرد جرم قائم کیا گیا اور میں سے ۵ اشخاص
کو سشن سیل وکریا۔ لاٹین شخص رہا کر دیے گئے۔
حفاظت گاڈ کے لئے جبرہ و جہد: پنڈت من
ماویہ آل انڈیا ہندو سماج کانفرنس کے صدر منتخب
ہونگے یہ کانفرنس مسئلہ حفاظت گاڈ پر غور و خوض
کرنے کے لئے منعقد ہوگی۔

حادثہ جلیانوالہ کے ۶- اگست ۱۹۱۹ء
ایک مہینہ قبل کا معاوضہ
۱۹۱۹ء میں جس کا بارہ برس کا لڑکا جلیانوالہ کے باغ
میں مارا گیا تھا۔ سسر۔ لیڈی پرنسڈنٹ معاوضہ کمیٹی کے
سامنے پیش ہو کر کہا میرا لڑکا اگر زندہ رہتا تو ممکن تھا کہ
وہ کسی دن گورنر بنتا۔ یا کسی اور عہدے پر پہنچتا۔ میں
اپنے خون کا معاوضہ نہیں لینا چاہتا۔ صرف یہ وعدہ کیا
جائے کہ مارشل لا کے تمام قیدی رہا کئے جائیں گے
آئندہ اس قانون کا نفاذ نہ ہوگا۔ اور اگر گورنمنٹ
مجھے معاوضہ دینا چاہتی ہے تو پہلے لاٹھس کے ساتھ
فصل کرے۔

کی در پرستی ایک عام جہ مطلوبین سمرنا کی امداد کے لئے منعقد ہوا جس کے صدر مسٹر گاندھی تھے۔ اس میں زور دیا گیا کہ نجی ملکیت اس پر بھیجا جائے۔ بلانیہ کی غیر جانبداری پر عدم اعتماد کا اظہار کیا گیا۔ مسٹر گاندھی کو مطلوبین کی امداد کے لئے پانچ ہزار کا چک دیا گیا۔ کانپور کے ایک کارخانہ میں فساد۔ کانپور۔ اگست دو کھو یا ملازمین مزدوروں نے یورپین علاقے کے چند آدمیوں کو زہر کو ب کیا پولیس نے آ کر مزدوروں کو باہر نکال دیا۔ نساوات کراچی اور مسٹر گاندھی :- کراچی کے فسادات کے متعلق مسٹر گاندھی کہتے ہیں سودھی کرشنا ند کے قید ہونے پر لوگوں نے بے گناہ لوگوں پر خشت اندازی کر کے اپنے ہی مقدس مقصد کو

نفسان پہنچا یا ہے۔ اس سے سوامی جی کی کچھ عزت زانی نہیں ہوئی۔ اگر سوامی جی سچے تھے۔ تو لوگوں کو بے طعنے سے کام دینا چاہئے تھا۔ مجھوٹا مقدمہ بنانے پر انوں کا اشتغال میں آجانا نہایت مناسب تھا۔ ایسی حالات میں سولہ نازانی کی اجازت دینا ناممکن ہے۔ عامیان ترک تعاون کے باونیر کا بیان ہے کہ جو قحوں امریکیوں کی تذلیل دیکھ کر غصے کیے نہیں استعمال کرتے ان کی دتیں کیجاتی ہیں۔ اور اکثر حالات میں ان پر تشدد کیا جاتا ہے۔ حال میں دو امریکیوں ساتھ نہایت بری طرح پیش آ یا گیا اور انگریز سمجھکر ان کی بہت تذلیل کی گئی۔

مقدمہ نمکانہ صاحب ۱۔ نمکانہ صاحب نے
مقدمہ کے مضمون کا بیان ختم ہو گیا۔ بہت نراٹن دا
نے اب دیفنس میں بیان کیا کہ اس نے اپنے آدمیوں کو
سخت ہدایت کردی تھی کہ بغیر شدید ضرورت کے ٹرائی نہ
کیجائے اس نے اپنے آدمیوں کو اکایوں کا بیچا کرنے
کی بابت کوئی حکم نہیں دیا تھا۔ اور نہ
سکھوں کے جسموں کے جلاسنے کی بابت
کوئی ہدایت کی تھی۔

یونان کے متعلق انگریزی لندن سہراگست رائٹر
غیر جانب دار کی کو معلوم ہوا ہے کہ انھیں
کی یہ خبریں کہ برطانی حکومت نے ترکی یونانی جھگڑے
میں اپنی کامل جنبہ داری کی پالیسی کو چھوڑ دیا ہے۔ بے غیاء
ہے۔ برطانی حکومت کا ذرہ بھی ارادہ نہیں کہ اتحاد دینا
سے کوئی علیحدہ کارروائی کرے یا کسی فرق کی مدد
قسطنطنیہ کی طرف پیش قدمی یہ بیان کہ برطانیہ
اور یونانی حکومت کو فہمائش عظمیٰ قسطنطنیہ
پر یونانی پیش قدمی کو گوارا کرے گی۔ یہ ہوا بات ہر
کہوئے یونانی حکومت کو فہمائش کر دی گئی ہے کہ پیش
قدمی کو براہت نہیں کیا جائیگا۔ ہر کہیں یہ یقین کرنے کے لئے کوئی وجہ

کسی ایسی پیش قدمی کا سہارا کہ جس سے میانکاروں کی فوج قابض ہو سکے۔
پیروان کمال کی نازک حالت :- میدان جنگ
کی خبریں منظر میں گزرنے کی فوج کی حالت رنجیدہ ہے
اور اذیت ہے کہ وہ اپنی موجودہ حالت کو دائم رکھ سکے
انگورا اور یونان میں علاقہ سمھون سے انگورا
فرید پمپید گیاں حکومت کے یونانیوں کو
جلا وطن کر دینے نے ایک دوسری پمپیدگی پیدا کر دی
سے علاوہ ازیں انگورا حکومت نے پیروان کی ہوجیم بے کی
گفت و شنید کو قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔
جب کہ وہ پہلے لندن کے متعلق کر چکی ہے۔ یہ
یقین کیا جاتا ہے کہ اگر یونان اور ترکی مداخلت منظور
کرنے پر آمادہ ہوئے۔ تو برطانیہ کم از کم اپنی خدمات
میں کرنے کے لئے تیار ہے۔

حکومت انگلورا اور برطانی قیدی - لندن ۲۴ اگست
انگور حکومت کے ہاتھ میں اس وقت جو ۲۴ برطانوی
نوجوان اور صوبہ میں قیدی ہیں - ان کے رہائی کے متعلق
تاحال کچھ نہیں کیا گیا - ان کی جائے قیام بھی معلوم
نہیں - مگر جو خبریں لندن پہنچی ہیں وہ ظاہر
کرتی ہیں کہ ان سے بدترین سلوک کیا
جاتا ہے۔

نیلڈ مارشل مس ڈوہنے ڈوہنے ہے۔ لندن ہرگت
نیڈ مارشل مس کشتی سے سمندر میں گر گئے۔ لیکن چونکہ
لچھے پرانے تھے اس لئے وہ پہنچنے تک تیرتے
رہے اور بچا گئے۔

سٹیٹس امریکس باپر سیدر ڈوہراگست
ہسپانیہ کا قبضہ کر لیا۔ دشمن بھاگ دیا اور آگے بڑھا۔
گورنمنٹ جان ہست برداشت کرنا پڑا۔

قیصر جرمنی کی دھمکی :- لندن ہرگت عارضی
صلح کے بعد برطانیہ سے دکر ڈنڈے لاکھ لاکھ یورو کے
اخراجات کے ساتھ بھیجے گئے۔ اس کے عوض میں نیو کی
بارہ سو سو لاکھ روپے کی مالیت کی ضمانت دی گئی۔

ایس جی جاسٹس :- لندن ہرگت
اور غلطی سے رقم قرضہ دینا کی گئی۔
سلطان ترکی خلافت اسلامیہ کی اطلاعات
چھوڑنے کو تیار ہے۔

حکومت انگوستان سلطان اعظم کے مطالبہ کیا
ہے کہ وہ خود خلافت سے علیحدہ ہو جائیں۔
سلطان نے جواب دیا کہ شاہزادہ عبدالحمید کے
حوالے جو ترک احوال سے تعلق رکھتے ہیں وہ کسی اور شہزادہ
کے حق میں ملحدگی پر تیار ہیں۔

روسی فوج ترکی علاقہ میں :- لندن ہرگت
طرح پر اعلان کیا گیا ہے کہ ترکی اور روس میں اتحاد
ہو گیا ہے۔ اور روسی فوج ترکی علاقہ میں داخل ہو گئی
روس میں ہونا ک خطہ :- لندن ہرگت

روس میں حالت زیادہ خوفناک ہو رہی ہے۔ جو کل
قحط زدہ ہونے لگے ہیں ان میں آگ لگ رہی ہے۔
اندازہ ہے کہ ایک کروڑ فاقہ کش لوگ ماسکو کی طرف جا رہے
ہیں۔ لیکن قصبہ کے گرد گرد فوج متعین ہے جو ان
محلے کو روکے گی۔

حکومت ایران کے طہران ہرگت
خلافت لیاؤ ست (دیاویر کا خاص نام) صوبہ

خراسان نے اپنی آزادی کا اعلان کر دیا ہے۔
حکومت کی طرف سے خراسان سلطنت (ایک مختاری
انسرا گورنر جنرل ہو کر بھیجے جانے پر متوجہ نہ ہوئے
انکو قبول نہ کیا۔

حرم محترم میں چورنی :- عربی اخبارات کا بیان
ہے کہ حمزہ غوث نامی ایک شخص نے جو خاندان
بنی ہاشم میں سے اور مدینہ کا رہنے والا ہے جو نبوی صلیم
میں سے کچھ گھنٹے پرانی ہیں اور صحر جاگ گیا۔

سحر بیروت کے اخبارات نے اس خبر کی تصدیق
کی ہے اور لکھا ہے اخبار القوس نے اس کے
شعاع شاہ حجاز کا ایک اعلان شائع کیا ہے
جس میں اس شخص کی گرفتاری کا حکم ہے۔

سلطنت برطانیہ میں لندن ہرگت
ہے تاہم سلطان پیام رسائی برطانیہ کے ذریعہ
اعظم کی کانفرنس کے اس امر کے حق میں رہے ظاہر
کی ہے کہ سلطنت میں ہے تاہم پیام رسائی کا ایک
سلسلہ قائم کیا جائے۔

برطانیہ کے نئے جنگی جہاز :- لندن ہرگت
پارلیمنٹ نے چار جنگی جہاز بنانے کے لئے ایک کروڑ
اس لاکھ پونڈ کی رقم منظور کر دی ہے۔ مسٹر جرجیل
نے کہا کہ اگر یہ چار جہاز اب تعمیر ہوئے تو شروع
نہ ہوتے تو سمندر میں برطانیہ کمزور ہو جائے گا

اور ہم یہ ہرگز برداشت نہیں کر سکتے۔
انگورا پریم :- ایٹمنز ہرگت یونانی ہوائی
جہازوں نے انگورا پریم گرائے ہیں۔
یونانی افواج کا محاذ :- بیان کیا گیا ہے کہ یونانی سپاہ

اس وقت اور بازار عسکی لشکریوں اور کارا حصار کے
درمیان تین سو گیلومیٹر کے فاصلے پر قابض ہیں۔
تاوان کی تقسیم :- لندن ہرگت مجلس شاہی
نے اس بات پر اتفاق ظاہر کیا ہے کہ ہر ملک پر
حسب بذیل تناسب سے تاوان کا روپیہ تقسیم کر دیا
جائے۔

برطانیہ عظمیٰ :- ۸۵ فیصدی - چوٹی نو آبادیاں
۸۰ فیصدی - کینیڈا اور آسٹریلیا ۳۰ فیصدی

یوزی لینڈ ۵۰ فیصدی - انڈیا ۲۰ فیصدی
ہندوستانیوں کی حالت :- امپریل کانفرنس میں
سلطنت کے برطانوی ہندوؤں کی حالت کے متعلق
مندرجہ ذیل قرارداد منظور کر لی گئی۔

دوبارہ تصدیق کرتی ہے کہ برطانوی سلطنت کی ہر
کاپی آبادی پر پورا اختیار ہوگا۔ اور کسی دیگر طاقت کو
اپنے علاقے میں آئے نہیں دیگی۔ لیکن اس بات کو
تسلیم کرتی ہے کہ سلطنت کا منشاوی الحقوق محرم ہے

کے طور پر ہندوستان کی حالت میں غیر مطابقت ہے
اس لئے کانفرنس کی رائے ہے کہ سلطنت کے مفاد
کے لئے ضروری ہے کہ ہندوستانیوں کے شہری
حقوق تسلیم کر لئے جائیں۔

ہندوستانیوں کے لئے ضروری ہے کہ ہندوستانیوں کے شہری
حقوق تسلیم کر لئے جائیں۔ ہندوستانیوں کے لئے ضروری
ہے کہ ہندوستانیوں کے لئے ضروری ہے کہ ہندوستانیوں کے
شہری حقوق تسلیم کر لئے جائیں۔

ترکی ہندو گاہوں پر گولہ باری :- لندن ہرگت
یوٹر کا بیان ہے کہ ملائیشام میں ترکوں نے غیر ملکی
کے ہندوؤں پر حملہ کیا تھا جس کے جواب میں یونانی
جہازوں نے ہندوؤں کو ہلاک کیا۔

افغانستان ترکوں کی حمایت کرے گا :- قسطنطنیہ
ہرگت ایک دعوت کے موقع پر افغانی سفیر مقیم
انگورائے دوران تقریر میں کہا کہ اگر سلطنت برطانیہ نے
ترکان احوال کے خلاف اعلان جنگ کیا تو افغانستان بھی

انگریزوں کے خلاف کارروائی کرے گا۔
اور اگر بات ثابت ہو گئی کہ انگریزوں کو خفیہ مدد
دے رہے ہیں تو اس صورت میں افغانستان
سرحدی قبائل کو انگریزوں کے خلاف خفیہ طور پر
اکٹانے سے دریغ نہیں کرے گا۔

فرانسیسی علاقہ میں بغاوت :- پیرس ہرگت
کی خبر ہے کہ فرانسیسی علاقہ میں بھی بغاوت کی تحریک
پھیل چلی ہے۔ فرانسیسی افواج پر متعدد حملے
کئے گئے مگر باغی ناکام رہے بغاوت کی روک
تھام کے لئے ضروری تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں۔

(باقی صفحہ ۱۱ پر نظر پڑے بغیر اخبار الاسلام میں پھر انکان کے لئے شائع ہوا)

فصل فی فضل پیدائش اللہ کو تشریف دینا
 میں کہ نصرت کیلئے ایک اسماء پر شوبہ
 عَسَوَانْتَ بِتَجْعَلُكَ لِرَبِّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہیں کیا۔ لیکن خدا نے اسکو قبول کیا
 اور پسند نواز اور جلوں سے اسکی چٹائی ظاہر کر دی گئی۔ (الہامیہ ص ۱۲۷)

فہرست
 مدیر ایف۔ جعفری

نائب مدیر

ناظم ایف۔ جعفری

ادارہ ایف۔ جعفری

صدر ایف۔ جعفری

نائب صدر

سہارن پور ایف۔ جعفری

راولپنڈی ایف۔ جعفری

شعبہ ہوا بہ ہندو کو کرور

خبرستان ایف۔ جعفری

ایف۔ جعفری

کاروباری امور

مشتعل خدو و کتابت بنام
 مینو ہو

مشتعل خدو و کتابت بنام
 مینو ہو

روزنامہ فیضانِ اسلامیہ

روزنامہ فیضانِ اسلامیہ

روزنامہ فیضانِ اسلامیہ

روزنامہ فیضانِ اسلامیہ

روزنامہ فیضانِ اسلامیہ

روزنامہ فیضانِ اسلامیہ

روزنامہ فیضانِ اسلامیہ

روزنامہ فیضانِ اسلامیہ

روزنامہ فیضانِ اسلامیہ

روزنامہ فیضانِ اسلامیہ

روزنامہ فیضانِ اسلامیہ

روزنامہ فیضانِ اسلامیہ

روزنامہ فیضانِ اسلامیہ

روزنامہ فیضانِ اسلامیہ

روزنامہ فیضانِ اسلامیہ

روزنامہ فیضانِ اسلامیہ

روزنامہ فیضانِ اسلامیہ

روزنامہ فیضانِ اسلامیہ

روزنامہ فیضانِ اسلامیہ

روزنامہ فیضانِ اسلامیہ

روزنامہ فیضانِ اسلامیہ

روزنامہ فیضانِ اسلامیہ

روزنامہ فیضانِ اسلامیہ

روزنامہ فیضانِ اسلامیہ

روزنامہ فیضانِ اسلامیہ

روزنامہ فیضانِ اسلامیہ

روزنامہ فیضانِ اسلامیہ

روزنامہ فیضانِ اسلامیہ

روزنامہ فیضانِ اسلامیہ

ایڈیٹر: غلام نبی پور اسٹنٹ: منیر محمد خان
 نمبر ۵ مورخہ ۲۵ اگست ۱۹۲۱ء مطابق ۲۰ ذی الحجہ ۱۳۴۱ھ

المستبشیر

حضرت خلیفۃ المسیح کشمیر میں

ایسی دعا فرمائی۔ درگاہ نماز سے فارغ ہو کر حضور نے درود شریف کے الفاظ کی غلافی بیان فرمائی فرمایا۔ ہم کو علم نہیں کہ حضرت نبی کریم کے لئے کوئی دعا نہ یاد ہو موزوں اور مناسب ہے۔ اس لئے درود شریف کے الفاظ مجمل رکھے گئے۔ جو کچھ خدا ہی جانتا ہے۔ کہ نبی کریم اب کس درجہ میں ہیں اور وہ کس درجہ ترقی کا کوڑا ہے۔ اس لئے صحت و سلام دعا دے۔ کے الفاظ میں کسی درجہ کی تخصیص نہیں کی گئی۔ کیونکہ ہم بالکل تمیز نہیں رکھتے کہ جنت الفردوس پر ہے یا جنت المادی یا جنت اللہ مثلاً اگر کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دعا مانگے۔ کہ ان کو جنت الفردوس عطا ہو۔ او اگر آنحضرت اس سے ترقی کر کے اوپر کے جنت میں ہیں۔ تو اس کی وہی مثل ہوگی۔ کہ کسی نے وہی کلمہ

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب الفضل اسلام علیکم حضرت اقدس کی چارپون کی ڈائری ارسال ہے۔ مورخہ ۱۲ کو بھی حضور کی طبیعت خراب رہی۔ تمام دن نسل کی شکایت رہی۔ اور ایک دفعہ قے بھی ہوئی۔ چنانچہ یہ دم الجھتا اسلئے سال گذشتہ کی طرح حضور دعا مانگنے کے لئے ایک قریب کی پہاڑی پر ایک فلوٹ کی جگہ تشریف لے گئے تھیں کہ نماز سے فارغ ہو کر تین بجے حضور نے جاگرت نوافل کی حاجت کرائی۔ حضور نے نماز میں قرأت باجمہ تلاوت فرمائی۔ چار نوافل نماز کی ادائیگی میں دھند سے زائد وقت صرف ہوا حضور نے بہت دیر تک

ماہر عبد الرحمن صاحب بی۔ سے ایک دور کے تبلیغی دور پر روانہ ہوئے۔ اور جناب میر قاسم علی صاحب جناب مولوی محمد کھیل صاحب مولانا غلام گجرات ایک جگہ کی تقریب پر تشریف لے گئے۔ جناب میر محمد اسحق صاحب سالانہ جلسہ کے اہتمام میں بڑی مشن دہی سے معروض ہیں۔ یہاں کے دوکانداروں اور دیگر اصحاب نے ان کی کچھ بک پر آنا اور دیگر اجناس میں بڑی گرم جوشی سے حصہ لیا ہے۔ چند دن سے بارش ہیں ہوائی بعض اوقات سخت گرمی آؤ جس سے جو مال ہے کسی قدر طیر یا کی شکایت پائی جاتی ہے۔

نامہ لندن چند محرم اصحاب کے ملاقاتیں

نوشترہ چودہری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے
(۱۵ جولائی ۱۹۱۱ء)

دار القبلین لندن کے مستقل یہ آخری رپورٹ ہے۔ جو میں یہ ناظرین الفضل کو ہوں۔ کیونکہ حضرت امیر الشریعہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی اجازت کے مطابق میں کہ مسئلہ سے ہوتا ہوا اس ہندوستان آتا ہوں۔ لندن کی تین احمدی گھنٹے جلسے ہائے ہیں۔ برادر محمد شاہ صاحب آئی۔ سی۔ ایس۔ برادر عثمان الہدیٰ شریعت اور عاجزہ احباب کے درخوار استہرک ہائے اس سفر کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ ہم لوگوں کی خطاؤں سے درگزر کرے اور حج بیت اللہ قبول فرمائے۔ اور ہمارا مستقبل یمنی سے بہتر ہو۔

ایام زیچرٹ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بعض بڑے بڑے لوگوں کو تبلیغ کوئے کا موقع ملا۔ ترکی سفیر لندن شہید پاشا صاحب کے ان کے ایک مین جلسے کے ذریعہ ملتا ہوا ہوا۔ پرانی وضع کے نہایت شریف ترک ہیں اور نصرت خاص دیکھی دیکھتے ہیں۔ دو گھنٹہ تک حضرت مسیح موعودؑ اور یہ جگہ کے متعلق گفتگو ہوتی رہی۔ آئینہ اکثر انوں سے اتفاق کیا اور پیر کے دن یرمی مولوی مبارک علی صاحب اور شرف عثمان الہدیٰ کی دعوت کی رکھنا کھانے کے بعد انہیں اور اسلام کے متعلق دو گھنٹہ تک گفتگو رہی۔ شہید پاشا اور ملک کا لاکاشین نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت متاثر ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید ہو گئی جو کہ اسکے ذریعہ ترکی میں تبلیغ اسلام کا دروازہ کھل جائے۔

ابھی ایام میں انگلستان کے ایک شہر ہونٹنگفیلڈ نامہ ٹھہرے ملاقات ہوئی جو احمدیہ جامعہ کے حالات سنکر بہت حیران رہے اور کہا کہ آپ مجھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مختصر حالات لکھ دیں یا دیر بھی لکھ دیں کہ احمدیہ سلسلہ آجکل کیا کام کر رہا ہے۔ ناگہم اس سلسلے کے متعلق امریکا اور انگلستان

کو دعویٰ تھی کہ خدا بھی تھا پیدا کرے۔ سو اللہ جل جلالہ ہی وجہ سے بل کر گئے ہیں۔ حضرت نبی کریمؐ تو ہر وقت ترقی کر رہے ہیں۔ ان الفاظ پر دیکھا کہ اس سے کہ جتنی ترقی حضرت سید اللہ علیہ السلام نے اب کی ہے۔ اس سے اوپر کا دینہ ان کو عطا فرماؤ اعلیٰ کے فارغ ہو کر حضورؐ نے تافذ عصر پر صاف اور اس کے بعد کچھ دور تک ہر کوئی تشنگانے گئے۔ بعد نماز عصر جو دوگی حضرت ان کے پاس میر محمد صاحب نے جناب امیر صاحب جل جلالہ عارف اہل جو انھوں نے حضور کے تافذ کے ناگہم نبی الہی فرمائی تھی پڑھ کر سنائی۔ اور حاضرین نے سب غلغلہ در اس کا رخ میں حصہ بیا۔ حضرت اقدس نے سارے بارہ من گزدم کی قیمت مبلغ ایک سو روپیہ کا مزید ضمیمہ دینے کا وعدہ فرمایا۔

سورہ ۱۵ کو عید کا مبارک دن تھا۔ حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی رہی۔ نماز عید میں قریباً سو تین احباب شامل ہوئے۔ حضور نے خطبہ میں مسائل عید و قربانی بیان فرمائے۔ اور آخر میں جہاں کی جماعت کو بہت سی نصائح فرمائیں۔ دعا کے بعد حضور نے اعلان کر دیا کہ ۲۶ تاریخ بروز جمعہ یہاں عام جلسہ ہو گا۔ تمام احمدی اس میں شامل ہونے کی کوشش کریں سورہ ۱۷ کو حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی رہی صبح ۸ بجے حضور کے لئے شریفیت لے گئے۔ اور وہاں سے چائے کے ذریعہ وہیں آئے جہر ام المؤمنین سلمہا بفضلہ تعالیٰ بھریت میں حضور کے تینوں اہل بیت کی طبیعت ناساز ہے۔ مجتہد ائمہ مآثر احمد صاحب کی طبیعت بزدہ علیل ہو گئی۔ احباب انکی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

احباب اس بات کو اچھی طرح یاد رکھیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی قدرت میں جو خطوط لکھے جائیں۔ سرور کے سوا کسی اور پتہ پر نہ لکھیں۔ حضور جہاں بھی ہوں پہنچ جائیں گے۔

خاکسارید محمود از آسنور

کے بعد وہیں مضامین لکھ سکوں۔ چنانچہ انکی درخواست مطابق میں نے انھیں ایک دن کا گزٹ لکھنے کا فیصلہ کیا۔ غالباً یہ صاحب پرستی کے ساتھ ہندوستان شریف لکھنے کے وقت فارغان کے کامی زادہ رکھتے ہیں۔ اسی طرح ایک انگریز مسلمان مسٹر سیل سے ایک ایک میں ملاقات ہوئی۔ دیکھا کہ ایک برس میں صاحب نے جو دیکھتے تھے انھیں بیکس نہایت شکل تھا۔ دیکھنے کے بعد لوگوں نے سوال کیا کہ مضمون پر کچھ روشنی پڑے۔ لیکن مسٹر صاحب انھیں کچھ دیکھ گئے۔ ان لوگوں میں کہ جہاں کو لکھنے کے لئے جدوجہد کرتے تھے۔ ایک سٹر ہیلڈے بھی تھے۔ جو انکی گھبراہٹ اور حیرت دیکھ کر خیال کیا۔ اور یہی انھوں میں سننے کے لئے دعوت دی وہ وقتاً کی گھر کو آئے اور دو گھنٹہ گفتگو ہوئی رہی۔ آخر میں انھوں نے پھر آگئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالات اور خاکسار کے ارادہ آپسی کے مسئلہ کے متعلق تحقیقات کرنے کا شوق ظاہر کیا۔ مسٹر سیلڈے نے کھا کچھ ہندو ہندوستانوں کے محبت ہے میں دو سال سے ہندوستان کے معاملات کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ لیکن کچھ میں نہیں آتا تھا۔ آپ سے دو گھنٹہ کی گفتگو سے بات بالکل صاف ہو گئی ہے۔ مزید تحقیقات کے بعد میں ان باتوں کو بار بار اپنی کتابوں اور تحریروں کے ذریعہ لکھنے کے لوگوں کے سامنے پیش کر دینا۔ کوئی عیب نہیں کہ صاحب جلدی احمدی ہو جائیں۔

ملک ناچر باسکے دھبے میں شمالی اور جنوبی۔ جنوبی حصہ میں اکثر حبشی لوگوں کی آبادی ہے۔ انہیں ۲۰ فی صدی مسلمان ہیں۔ ۲۰ فی صدی ہندو ہیں اور ۲۰ فی صدی بت پرست دیہہ علاقہ جو جہاں ہائے ہندو عبد الرحیم صاحب نے تبلیغ کر رہی ہیں اور ہمالیہ نے ہمیں فتح نمایاں علاقہ زانی جو یہ جنوبی حصہ کی حالت ہوئی شمالی حصہ تمام مسلمانوں کا ہے۔ بانڈو جو نیم عرب اور نیم حبشی ہیں بہت نیک اور سیدھا سادہ ہیں۔ عقود انھیں عہدہ علاقہ شمالی جس کو عرب لوگ پنجویہ کہتے تھے ایک بدست اسلامی سلطنت تھی لیکن چھوٹے کے قریب انگریزی فوجوں کی جماعت نے انکو فتح کر کے سلطنت برطانیہ کے ساتھ ملا لیا۔ اب وہاں انگریزی حکومت کے ماتحت امارہ قوم ملک کا انتظام کرتے ہیں جیسا کہ ہندوستان میں باجاؤں کا انتظام ہے۔ ان لوگوں میں ایک جن کا نام نامی کشین ہے۔ راج کے ارادہ کو سن کر گئے تھے لہذا ان

الفضل

قادیان دارالامان - ۲۵ اگست ۱۹۳۵ء

ناجیہ میں احمدیت

(مولوی عبد الرحیم صاحب قیصر کے قلم سے)

لیگوس رنگ بد گیا - بھلا کہ جب گورنمنٹ کے حکام کی نگاہیں شکوک سے پر تھیں۔ شہر کا رنگ بہت خراب تھا۔ حکم صادر ہوا کہ بعض حکام کی نفلی کو گورنمنٹ کے ساتھ ملا کر بھیجا۔ آبادی ساریاں میں غرق ہونے لگی۔ وہاں سے غریب کی طرف سے بہتے زور سے تھے۔ نام نہان غیر ملکی حالت کا بھٹ شہر کی جانب سے ہوا۔ گورنمنٹ کا جھگڑا تھا۔ موجودہ نام کی آبادی کا بیشتر حصہ ہندو نہیں کرتا۔ حکومت کے بعض افسرانہ اندیشہ دہی حکام کی غلط بیانیوں سے متاثر ہو کر گورنمنٹ اس کا ساتھ نہ دے رہی تھی۔ میں نے بہت سے دفعہ شروع کر دیا۔ اور ساتھ ہی خاموشی کے ساتھ تمام حالات کا مطالعہ دہواڑہ کیا۔ اور دھاؤں کے بعد بعض حکام سے مل کر اور شہر کے منادیت سے ملائی۔ اور خدا کی نصیحت سے گورنمنٹ اور رعایا میں ابھی تک خیال پیدا کرنے میں کامیاب نہ ہو سکا۔ آج میں وہاں کے بعد پھر بھی بھلا رہا ہے کہ شہر میں امن و امان اور بالکل خاموشی ہے۔ اور آبادی کا بڑا حصہ مسیحی کر رہا ہے کہ یہ بدیہی مصلحت مند رہا ہے۔ بعض کے کہنے سے کہہ رہی آئی ہے۔ لیگوس سے

احمدیت کا قدم چم گیا - اور باب اننا بھلا رہا ہے۔ تمام ملک میں جو ہندوستان کا حکم ہے۔ لیگوس سے

روشنی کی خطا میں پوچھیں۔ انشا اللہ۔ اور جہاں احمدیوں کو بطور کی مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔ اسٹوڈنٹ اسکول مخالفین کی کوشش سے بند ہوا۔ اس کے خلاف جھڑپ کرنے کی سعی ناکام کی گئی۔ مسجد میں خاص دھمکی لگائی کہ احمدی برباد ہوں۔ ختم ہو جائے گا۔ کہہ کر وہ مسجد میں ہلاک ہوا۔ اور مخالفین میں ایسی بھڑائی ہوئی۔ کہ اب اس کا رنچ ہونا ناممکن ہے۔ مسلمانوں کے حصہ کشیر کی مصائب کا ساتھ اگر ہوا۔ تو خوش آہود جماعت کی سعی اور حوی بیانی اند پر ہوا۔ اور جماعت یعنی جماعت احمدیہ پہلے صرف چند نوجوانوں کی سرانجامی کھلائی تھی۔ وہ اب دس ہزار سے زیادہ نفوس پر مشتمل اور بقول سبھی اخبار پاور آفٹ ناجیہ یا۔ اب اس جماعت کا قدم لیگوس میں مضبوطی سے جم گیا ہے۔ یہ عیسائی اخبار پاور آفٹ ناجیہ یا بھلا رہا ہے۔

The Ahmadiyya Movement has at least by observing Shariatia or Koranic section of Mohamedan Community of Lagos firmly established its place in the town.

آخر کار سلسلہ احمدیت نے ناسکتی باطل قرآن فرقہ کے مسلمانوں کو اپنے اندر جذب کر کے قصبہ لیگوس میں مضبوط قدم جما لیا ہے۔

احمدیت کا اثر - جو کچھ مردوں اور عورتوں کیلئے جامع مسجد احمدیہ میں جس کی قیادت کا سوال درپیش ہے۔ برابر ہفتہ میں ۲۴ مرتبہ درس ہوتا ہے اور ساتھ مسجد احمدیہ میں مرد و عورتوں کے لئے یوڑا کلاس جاری ہے۔ جس میں نماز اور دعاؤں کا ترجمہ سکھایا جاتا ہے۔ پھر داخلین جماعت بھر بھر اندر آج وہدی کی منادی کر رہے ہیں۔ اور مسلمانوں کو مسلمان بننے کی راہی کر رہے ہیں۔ اس کا اثر یہ ہو رہا ہے کہ برسرِ روایت شہر کے مسلمانوں سے رغبت ہو رہی

ہیں۔ سبھی احمدیت پرست قریباً جیسے ہیں۔ کوئی شخص روزانہ اسلام لا آئے۔ مخالفت کرنے والا دم۔ موافقت رکھنے والے خوش ہیں۔ اور حاجی قیصر اپنے آقا کے نقش قدم پر سب کے لئے دعا کرتا اور ان سے ہر نیکی کرنے کے لئے تیار ہے۔

جماعت کا اخلاص - جماعت احمدیہ کے لئے اور اخلاص میں ترقی کے لئے میں قادیان اور احمدیوں کے الفاظ اور ان کے ایمان پر مبنی۔ عورتیں اپنے حقوق میں بڑھ رہی ہیں۔ تعلیم میں ترقی کر رہی ہیں۔ بعض نے نوجوان نہایت عمدہ تقریریں کر رہی ہیں۔ حضرت بڑی فیصلہ والا خیال پیش کر رہی ہیں۔ قادیان میں احمدیوں کے مصداق قادیان میں نازل ہوئے ہوئے اور محمد علی صلی اللہ علیہ وسلم کے مجدد آدم ثانی آسمانی دواہا کی صفت کا بیج ناجیہ یا کی جماعت کے قلوب میں اس مضبوطی سے بڑھا جا چکا ہے کہ انشا اللہ اب اس کے کوئی دشمن محمد و لقا کو نہیں پھینک سکتا۔ نوجوان مشورہ دے۔ مسعود اچھے۔ زکر مانے جس نظام سے تقریریں ہیں۔ امام داہری جس محبت سے قادیان احمدی علیہ السلام کا نام لیتا ہے یہ ایک کیفیت ہے۔ جسے اہل الہی ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت مولوی غلام رسول صاحب کی جھوک کا ترجمہ عورتوں و مردوں کو خاص لطف دیتا ہے۔

مسیحیوں کو تبلیغ - شروع جولائی سے ہفتہ کی شام کو ایک انگریزی لیکچر عیسائیوں کے لئے اور آیت دار کی شام کو ایک انگریزی لیکچر جو ان جماعت کے لئے دیا جاتا ہے۔ ہر ہفتہ کے روز کھل ہوا کا اجلاس انگریزی دیوار میں تقریر کے ساتھ ہوتا ہے۔ خطبہ جمعہ انگریزی دیوار میں جامع مسجد میں ہوتا ہے۔ اگر آیت دار کا اجلاس صبح اور در قرآن اس میں شامل کر لیا جائے۔ تو گویا ہفتہ میں آٹھ تقریریں ہوتی ہیں۔ جنہیں سے ہفتہ لکچر خصوصیت کے ساتھ سبھی تعلیم یافتہ طبقہ کے لئے ہے۔ اور مطبوعہ اشتہارات شائع کئے گئے ہیں۔

اس سلسلہ کا پہلا کچھ ہر جوانی کو ہوتا ہے۔ چاہے جس
 گیس ہائٹ اور کمینوں کا عمدہ انتظام کیا ہی نہ
 دل کے دروازے پر گیس کے روشن ہو جانے
 حروف میں *مکمل ہوا* *مکمل ہوا*
 گھاٹی تھا۔ تھری اس تقریر کا شور ہے۔ امید ہے
 کہ افتادہ شدہ دوسرے بچوں پر زیادہ سے آئے
 کے *مکمل ہوا* *مکمل ہوا*
 یہ بچوں کی خیالات *مکمل ہوا* *مکمل ہوا*
 اسلام لانے پر تیار ہیں۔ مگر ان کا زیادہ انتظام ہے
 کہ احمد پشمن اور زیادہ مضبوطی لانا قائم ہو
 ایک سوز لیا گیا ہے۔ پھر پھر اور پھر کے *مکمل ہوا*
 ہر دستہ کے اپنے مسلمان ہونے کا یقین دلا
 ہے۔ ان کے اعلان کا زمانہ دور نہیں۔

دو بڑے حصوں میں *مکمل ہوا* *مکمل ہوا*
 ایک سوز بڑھتا ہے۔ غیر احمدی دور
 ایک ۴۰ سالہ بہت پرست اعلیٰ پجاری عمر ستے
 رسول اسلام قبول کیا۔ سو فراموش کہ اعلیٰ صفا اور اعلیٰ
 صفت کے لفظ سے خاص طور پر شہرت رکھتی
 ہے۔ ان کے شہر کا مسلمان طبقہ بہت خوش ہے۔ اس
 پرانے شہر کے دکھایا۔ اس میں گاڑی جو بہت
 آڑا تھا۔ یہ تمام بہت شہر کی بہت پرست عورتوں
 نے یہاں لاکر رکھے ہیں۔ پوری خاتون کا نام راہ
 رکھا گیا ہے۔ اور وہ امید دلاتی ہے۔ کہ اس کی
 تمام معتقد عورتیں بھی اسلام لائیں گی۔ اور انشاء اللہ
 میں ان اذیتوں میں ان کا ایک بڑا پارسل حضور محمد
 میں بھیجوں گا۔ تاکہ فتح کفر اپنے نام سے بہت توڑ
 بہت لیکن محمد کہلائے

شاہ لیگوس کو تبلیغ *مکمل ہوا* *مکمل ہوا*
 ہزاروں مائی نفس پرش ایک
 جو خاندان *Doceano*
 کے موجودہ جانشین اور لیگوس کے سابق فرمانرواؤں
 کی نسل سے ہیں۔ اور اس عاجز سے بہت اخلاص
 رکھتے ہیں۔ میں نے ان کے محل میں جا کر ان کو اور ان
 کے رتہ ساد کو تبلیغ کی۔ جس کی تفصیل انشاء اللہ
 خط میں لکھوں گا۔ یہ بادشاہ (اللہ تعالیٰ کے وسیع جوش)

کے کہوں سے برکت اور برکت *مکمل ہوا* *مکمل ہوا*
 متفرق *مکمل ہوا* *مکمل ہوا*
 پورٹ مارکٹ میں مشا پڑے۔ برقی میں مشا پڑے
 اور ایس کوٹ میں پھر عمارت اپنی کوششوں میں مصروف
 ہیں۔ اور لیگوس میں جبکہ ایک زیر تعلیم لکچر
 خاتون نے جو ایک شہر کے اندر کی رہتی ہے۔ اس
 سے کہا *مکمل ہوا* *مکمل ہوا*
The tongue of every one
is a dagger.
 ہر شخص کی زبان پھر تیز ہے۔ احمد صمد اللہ

اسلام نے پھر پھر *مکمل ہوا* *مکمل ہوا*
 روز کے کا *مکمل ہوا* *مکمل ہوا*
 ایک قلم *مکمل ہوا* *مکمل ہوا*
 اور اس کے کہے ہیں۔

اس کی کئی ایک شکلیں ہم قبل ازیں پیش کر چکے ہیں
 اب روز کے متعلق بتاتے ہیں۔ کہ کس سے کس قدر مضبوط
 سمجھا جا رہا ہے۔
 قرآن کریم میں خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے
 ۹ رمضان کے سالے ہینے کے روزے فرض کیا
 ہیں۔ اور ہر مسلمان ہینوں میں بھی کچھ دن روزے
 رکھنے سنوں ہیں۔ چھ گز رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 رکھتے تھے۔ چنانچہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
 کے موی سے کہہ کر۔

مارایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 استکل صیام شہر قبط الا رمضان و
 مارایت فی شہر الکثر منہ صیاماً فی شعبان
 مشکوٰۃ (باب صیام التطوع)

میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
 بجز رمضان کے کوئی سارا مہینہ روزے رکھے ہوں۔
 اور میں نے نہیں دیکھا کہ مسلمان کے سوا باقی کوئی
 میں شعبان سے قزوہ روزے رکھے ہوں۔
 ایک صحابی حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص کو

بیشمار روزے رکھتے تھے۔ چاہے کہ قرآن
 لاہام من صام لہم اجر عظیم
 من صام شہر صوم لہم اجر عظیم
 ثلاثۃ ایام۔ مشکوٰۃ (باب صیام التطوع)
 ہر روزہ رکھنا کوئی روزہ نہیں۔ رمضان کے سوا
 ہر مہینہ میں تین روزے رکھا کر۔
 روزہ کے متعلق اسلام کی تعلیم اور رسول کریم صلی
 علیہ وسلم کے عمل سے ظاہر ہے۔ کہ اسے نہایت
 ضروری قرار دیا گیا ہے۔ حال میں ایک ڈاکٹر علی باک
 صاحب میٹا اسپتال سری نگر کے تندرستی کے قیام
 کے عنوان سے ایک مضمون لکھا ہے۔ جس میں وہ لکھتے

ہیں۔
 یہ کبھی کبھی درت یا روزہ ضرور رکھو۔ یہ کھانے
 کی نسبت زیادہ فائدہ مند ثابت ہو گا۔ اگر مہینہ
 میں ایک عبادت برت رکھا جاوے۔ تو بیت
 کی تمام گناہ دور ہو جاتی ہے۔

(آریہ گزٹ۔ ۲۸ جولائی ۱۹۱۷ء)
 ہندوؤں میں اگر پر درت کا لفظ موجود ہے۔ لیکن نہ
 ہندو مذہب کے اس کو ایسا طور پر قرار دیتا ہے۔ جیسا کہ
 اسلام نے نماز کو۔ اور اس کے طور کی طرح سمجھا جاتا
 ہے۔ بلکہ کائنات برکے ہینے میں کئی چیزیں نکالی
 جاتی ہیں۔

اسلام نے جو روزہ مقرر کیا ہے۔ اس سے جہاں
 جسمانی فائدہ ہوتا ہے۔ جس کا مخالفین بھی اعتراف کرتے
 ہیں۔ وہاں روحانی فوائد بھی حاصل ہو سکتے ہیں۔
 اسلام نے جہد ابست دی ہے۔ ان پر عمل کیا جائے۔
 لیکن اگر کسی کا اس زمانہ کے مسلمان کہہ دے کہ
 کثیر حصہ ہنر کسی شرعی عذر کے رمضان المبارک کے
 روزے بھی نہیں رکھتا۔ یہ جانتا ہے۔ دیگر مہینوں میں
 نفی روزے رکھے۔ اگر مسلمان اپنی بد قسمتی سے
 اس اسلامی حکم کے روحانی فوائد کو نہیں سمجھ سکتے
 اور ان کو حاصل نہیں کر سکتے۔ تو کم از کم ظاہری اور
 جسمانی فوائد کے لئے ہی پر عمل کرنا چاہیے۔

خدمت بن اور اخروی شہر

قوم میں یہ جذبہ موجود ہے جس نے بلوچین میں گھانا جاسیہ اور علم ایسی ہے بہا چکر واصل کر کے سلسلہ کی ضروریات اور افروغ کو مقدم کر کے کی کو شش کی جاسیہ بہت سا مردوں کا لڑے پسند کی گئی کاروبار محض ہمارے فیوض بار جہات فیوض بیسوں وغیرہ میں بدھا صرف تو اسے اگر ہم سادہ زندگی بسر کرنی مادت اعلیٰ اور ہم سے امر امترو اپنا لگا پیش کریں تو بہت سارے دہر نہایت مفید اور مبارک کاموں کے لیے میسر آسکتا ہے یہودی غور توں میں بہ جذبہ اسی نام نہاد پیدام رہا ہے۔

انھیں کہنے والی بی جی اعلیٰ سنگار اور خوبہ وری بی زانی ضروریات پر سلسلہ کی ضروریات کو مقدم کر دینا دیکھ کر خود یہودی کا منہ دیکھ سکتی ہو۔

تعلیم کی صورت بھی غرض نہیں ہوتی کہ اسکے ذریعہ لوگ کجاوہ۔ دولت کمانی جاوے۔ تجارت سوداگری کو فروغ دیا بلکہ تعلیم کی غایت اور اصل غنایہ ہے کہ اپنے ذرائع کو بچاؤ۔

سوشل اور اعلیٰ اخلاق کی تکمیل کریں اور اپنے بچوں کو انہماکی مگر مقدس کاموں کا حوصلہ دلائیں جن سے قوم اور سلسلہ کی حریت اور زمینت قائم رہتی ہے۔

اس موقع پر یہ اپنی حالت کے مردوں سے بھی کچھ عرض کرنا چاہتی ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ اگر آپ جانتے ہیں کہ آپ کی مستورات میں قوی ضروریات کے احساس کا مادہ پیدا ہو۔ وہ دین کی خدمت کو سیکر وہ دین کے لئے ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار ہیں۔

تو ان کو زیور علم سے آراستہ کرو۔ اگر لوگوں سے نصف حصہ بھی کوشش اور توجہ لوگوں کی تعلیم میں کی جائے تو آپ کو عین ثبوت مل جاوے گا۔ کہ مستورات میں ہمہ رومی اور احساس کا مادہ کافی موجود ہے اور

ان میں قوی جذبات اور ایثار کا مادہ عیسائی یہودی ہندو مستورات سے کسی طرح بھی کم نہیں۔

سلسلہ کی خاطر وہ

دہلیہ ملک کرم الہی ضلع دار ہنسہ

برادر ام ایڈیٹر صاحب السلام علیکم۔ عزیزہ بنت میر حاجی احمد صاحب ہیڈ مصلحہ ہوشیار پور کے خط سے میرے دل پر فطیس لگی اور ساتھ ہی جناب حکیم غلیل احمد صاحب کے وہ الفاظ جو انہوں نے سالانہ جلسہ میں فرمائے تھے یاد آگئے کہ میں نے متعدد کچھ ہندوستانی پارسی غور توں کے سے ہیں وہ قوی ضروریات کو بہت محسوس کرتی ہیں اسی روز سے میں سوچ میں تھی کہ کیا ہمیں احساس کا مادہ ہی نہیں ہم سلسلہ کی ضروریات سے اگرچہ عام مسلمان غور توں سے احمدی تنوعیت کا ایثار زیادہ ہے مگر اس سے بہت ہی کم ہے جتنا کہ ایک کچھ قبول کرنے اور ایسے مبارک لائونگ خلیفہ کو اپنے والی جہات کی مستورات میں پونا چاہیے۔

میرے ناقص خیال میں قوی خدمت سے تقاضا کے دو ہی سبب معلوم ہوتے ہیں ۱) تعلیم کی ۲) تربیت کا پروا۔

تعلیم کی کو پروا کرنے کے لئے تو یہ جو یہ ہو سکتی ہے اس کو اس کو اس کے لئے لازمی طور پر غور توں کی تعلیم اور تعلیم ہر روز لوگوں کے طور پر متعلقین کو شرفی سے ضروریات سلسلہ سے آگاہ کرتے ہیں۔ ساتھ ہی ہر ایک ٹرے

کے آدمی کا فرض ہرگز چاہئے گھر میں بچی بچوں کو انہماکی سے سلسلہ کی ضروریات اور ترقیات سے آگاہ ہونی چاہیے۔ یہ مانی ہوتی بات ہے کہ علم کے بغیر انسان اپنی زندگی سے نازک ذمہ داری کو بھی نہ ہی صحیح ادا نہیں کر سکتا۔

مرد و عورتوں میں بھی علم کی وجہ سے ایک روح پیدا ہوگئی ہے۔ ہندو مستورات جو زیور علم سے آراستہ ہیں انہوں نے علم کیا ہے کہ وہ آئینہ ہرگز بدستی کو پروا کیا استعمال نہیں کر سکتی اور نہ صرف ہندو کیا ہے بلکہ اس تہذیب پر اسے لا بد ہوگئی ہیں۔ کو ملک کی ترقی اور

یہودی کے لئے سودیشی انشیا کا استعمال از بس ضروری اور مفید ہے۔ بلکہ فلسفین میں یہودی غور توں کی مثال تلاش کرنے کی جنہاں ضرورت نہیں۔ ہمارے ہاں

میں نے ایک ایک دانش بھی لکھی ہے کہ علم کے بغیر انسان اپنی زندگی سے نازک ذمہ داری کو بھی نہ ہی صحیح ادا نہیں کر سکتا۔

مرد و عورتوں میں بھی علم کی وجہ سے ایک روح پیدا ہوگئی ہے۔ ہندو مستورات جو زیور علم سے آراستہ ہیں انہوں نے علم کیا ہے کہ وہ آئینہ ہرگز بدستی کو پروا کیا استعمال نہیں کر سکتی اور نہ صرف ہندو کیا ہے بلکہ اس تہذیب پر اسے لا بد ہوگئی ہیں۔ کو ملک کی ترقی اور

یہودی کے لئے سودیشی انشیا کا استعمال از بس ضروری اور مفید ہے۔ بلکہ فلسفین میں یہودی غور توں کی مثال تلاش کرنے کی جنہاں ضرورت نہیں۔ ہمارے ہاں

میں نے ایک ایک دانش بھی لکھی ہے کہ علم کے بغیر انسان اپنی زندگی سے نازک ذمہ داری کو بھی نہ ہی صحیح ادا نہیں کر سکتا۔

مرد و عورتوں میں بھی علم کی وجہ سے ایک روح پیدا ہوگئی ہے۔ ہندو مستورات جو زیور علم سے آراستہ ہیں انہوں نے علم کیا ہے کہ وہ آئینہ ہرگز بدستی کو پروا کیا استعمال نہیں کر سکتی اور نہ صرف ہندو کیا ہے بلکہ اس تہذیب پر اسے لا بد ہوگئی ہیں۔ کو ملک کی ترقی اور

یہودی کے لئے سودیشی انشیا کا استعمال از بس ضروری اور مفید ہے۔ بلکہ فلسفین میں یہودی غور توں کی مثال تلاش کرنے کی جنہاں ضرورت نہیں۔ ہمارے ہاں

میں نے ایک ایک دانش بھی لکھی ہے کہ علم کے بغیر انسان اپنی زندگی سے نازک ذمہ داری کو بھی نہ ہی صحیح ادا نہیں کر سکتا۔

سنا ہے کہ ہمارے بعد وہ بند ہونے لگے۔ حول پر دو لوگوں کا منہ کالا کر کے سوار کیا اور سارے شہر میں بھرا اور پھرتے ہوئے میاں فقیر محمد صاحب احمدی سے ملے۔ چاہتے ہو کہ کون ہیں۔ انہوں نے کہا نہیں وہ بند ہونے لگے۔ تو کوئی بی بی میاں فقیر محمد صاحب احمدی کے کون ہیں۔ احمدی ہیں۔ فقیر محمد صاحب احمدی جواب دے۔

کیا لاہور اتم صاحب کہو کہ فقیر احمدیوں کا منہ کالا ہو گیا۔ اور تم نے اپنے ہاتھ سے اپنا منہ کالا کر لیا۔

دو ہندی عوامی فن کینہ حوالت اور سے جو دیکو اس پر کئی شریف ہندو مسلمانوں نے لعن طعن کرتے ہوئے انہیں کاٹھا کر لیا۔ اور ان علماء نے ثابت کر دیا کہ وہ اسے کھانے کیلئے اور ضرورت کے ان کے پاس اور

کچھ نہیں ہے۔

حاکم اور اہل کات غلام رسول راجیکی

۲۰ اگست کے دکیل میں جب جناب انبال اپنی نظم دیکھنے کو بے ساختہ بول اٹھیں کہ غور توں دکیل کہ بدہ سخن ہم دیکھیں پہلا شعر وہ ہے

بلا زمان سلطان خبر سے دہم زرازی کہ جہاں توں گرفتار نہ لگے دگدازی

واری پانچ تھن نہیں کا ثبوت دینے کے لئے ایک دانش بھی لکھی ہے کہ علم کے بغیر انسان اپنی زندگی سے نازک ذمہ داری کو بھی نہ ہی صحیح ادا نہیں کر سکتا۔

مرد و عورتوں میں بھی علم کی وجہ سے ایک روح پیدا ہوگئی ہے۔ ہندو مستورات جو زیور علم سے آراستہ ہیں انہوں نے علم کیا ہے کہ وہ آئینہ ہرگز بدستی کو پروا کیا استعمال نہیں کر سکتی اور نہ صرف ہندو کیا ہے بلکہ اس تہذیب پر اسے لا بد ہوگئی ہیں۔ کو ملک کی ترقی اور

یہودی کے لئے سودیشی انشیا کا استعمال از بس ضروری اور مفید ہے۔ بلکہ فلسفین میں یہودی غور توں کی مثال تلاش کرنے کی جنہاں ضرورت نہیں۔ ہمارے ہاں

میں نے ایک ایک دانش بھی لکھی ہے کہ علم کے بغیر انسان اپنی زندگی سے نازک ذمہ داری کو بھی نہ ہی صحیح ادا نہیں کر سکتا۔

مرد و عورتوں میں بھی علم کی وجہ سے ایک روح پیدا ہوگئی ہے۔ ہندو مستورات جو زیور علم سے آراستہ ہیں انہوں نے علم کیا ہے کہ وہ آئینہ ہرگز بدستی کو پروا کیا استعمال نہیں کر سکتی اور نہ صرف ہندو کیا ہے بلکہ اس تہذیب پر اسے لا بد ہوگئی ہیں۔ کو ملک کی ترقی اور

یہودی کے لئے سودیشی انشیا کا استعمال از بس ضروری اور مفید ہے۔ بلکہ فلسفین میں یہودی غور توں کی مثال تلاش کرنے کی جنہاں ضرورت نہیں۔ ہمارے ہاں

میں نے ایک ایک دانش بھی لکھی ہے کہ علم کے بغیر انسان اپنی زندگی سے نازک ذمہ داری کو بھی نہ ہی صحیح ادا نہیں کر سکتا۔

مرد و عورتوں میں بھی علم کی وجہ سے ایک روح پیدا ہوگئی ہے۔ ہندو مستورات جو زیور علم سے آراستہ ہیں انہوں نے علم کیا ہے کہ وہ آئینہ ہرگز بدستی کو پروا کیا استعمال نہیں کر سکتی اور نہ صرف ہندو کیا ہے بلکہ اس تہذیب پر اسے لا بد ہوگئی ہیں۔ کو ملک کی ترقی اور

یہودی کے لئے سودیشی انشیا کا استعمال از بس ضروری اور مفید ہے۔ بلکہ فلسفین میں یہودی غور توں کی مثال تلاش کرنے کی جنہاں ضرورت نہیں۔ ہمارے ہاں

وہ ایک منہا۔ کہ جس نے ان کا دھندلے ہونے سے بچا لیا۔

تخصیص گورو اسپور بنام سوہنیل و نیو

نواکجاوہ پیرداد

[illegible]

مندرجہ ذیل پتہ سے منگائیں
کتاب گھر قادیان

ہدایات از زمین

اچھی پہچانیں کہ اس سے جو آیات حضرت امیر المومنین
 خلیفۃ المسیح الثانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک
 جلسہ رسکے فرمائی تھیں وہ خدا کے فضل
 سے بعد نظر ثانی و اصلاح حضرت صاحب فاکسار
 ایڈیٹر فاروق نے باحازت حضرت فضل علیہ السلام
 عمدہ لکھائی و چھپائی سے اعلیٰ کاغذ پر جیسی تقطیع کاڑھ
 ساز پر طبع کر کے دلائی پڑچھکی جلد بنوا کر شائع
 کی جس جلد پر سنہری نام لکھا ہے۔ ۴۴ صفحہ ہیں۔

چند نسخہ طبع کرائے ہیں۔ ہر احمدی مبلغ کو اپنے
فرائض سے آگاہ ہونے کے لئے اس کو
مطالعہ کر کے اس پر عمل کرنا تبلیغ کرنے کیلئے اشد ضروری
ہے۔ قیمت ۱۰ جلد دار محمد قاسم رحمتیوں ڈاک ۷۷۷۷

نیجر فاروق بک اچنسی قادیان

[illegible]

جناب ڈاکٹر تقی محمد واسی صاحب

اسٹنٹ سرجن قیصر ہائیڈ اسٹ آئی سپینٹ مشہور عالم
کے ہسپتال مرگاہیں میں نے سات سال تک کام کیا ہے۔
آنکھوں کے دو گہرہ دار امراض میرے ہاتھوں سے
کل چکے ہیں۔ یہاں وسیع تجربہ حاصل کرنے کے بعد
میں نے سولہ ماہی ملازمت سے استعفیٰ دیکر اپنا اثاب
شفا خانہ کھولی دیا ہے۔ تاکہ وہ لوگ جو وہ دروازہ کاسفر

نے کوہ کے لوگ نہیں پہنچ سکتے۔ اور سرکاری اہلکار
 سے قیمت ادائی تو خرید نہیں سکتے اگر بیٹے دوائی سنگوگر
 صحت حاصل کریں۔ دوائی آئی کیور جس سے شریع
 موتی بند۔ روہے یعنی گرے۔ پڑ بال۔ لالی۔ آگنہ
 خارش۔ پشیمہ۔ تریب۔ اور دور کی نظر کی خرابی۔ دھند۔ غبار
 پانی بہنا اور غصہ بھر داسے میٹھا اور لیچوں سے فائدہ اٹھا کر
 بندوستان کے پرنس سے تو لینے کے خط طے ہیں۔ گوہر
 کی شہرت افزائی اسی دوائی سے ہے۔ اسے استعمال کر کے آنکھوں

والے بن جاویں۔ بیعت یتوزمین ہوگی۔ بین اسکو حکم دلائی
نہیں بھیج جائی۔ ڈاکٹر عبدالرحمن ایک شغلدار رہائی ہو

مباحثه فی حق تعالی و حق تعالی

بسم الله الرحمن الرحيم

فیق سٹوکیس عضل و الک

سہارنپور میں تبلیغ احمدیت

رہائی کھاتے تھے۔ اور قادیان کے لوگوں نے رشتہ داروں کے لئے بھی یہیں سے کھانا کھانا تھا۔

اور ہر ایک شخص جو رقم لکھتا تھا وہ اس کا انجن سے کوئی تعلق نہ ہوتا۔ اس کے رقم پر کھانا دیا جاتا تھا۔ چنانچہ ایک مزدور کے گھنبے ایک رقم دیکھتے کی ضرورت پڑی۔ میں اس وقت لنگر کا افسر تھا۔ لنگر میرے سپیکر دل ہی رہتے تھے۔ جس میں نے لنگر والوں کے نام کسی شخص کو دیئے کی سفارش کی تھی اب یہاں خاد کو دیکھی وہاں خاد بننے کی تجویز ہے۔ یہی اس سے صرف ہمارے کو ہی کھانا دیا جاسکے۔

پھر سوڈا وغیرہ بھی لوگوں کو فریضہ دیتے تھے۔ لنگر میں سے خیرات کیسے کہ قرض نہ دیا جائے۔ اگرچہ کوئی افسر یا کوئی ذمہ دار شخص نہیں ہوں۔ تاہم یہ لوگوں کو کھانا کھانا کہ یہاں کے ساکبیں وغیرہ کی طرف سے کی ضرورت ہے۔ لنگر کی موجودگی سے ہم سے فریضہ ہمارے ذاتی کی صفت آ رہی ہے۔ اگر اس کو قائم کرنے کی طرف توجہ نہ دی گئی۔ تو یہ ہم میں سے کسی آج بھی۔ ہمارے بھائی جو ساکبیں ہیں۔ وہ اپنی تکلیف لوگوں کے پاس بیان نہیں کر سکتے۔ اگر کوئی شخص شخص کو اس کے ساتھ ہی ان کے ساتھ آگاہ ہو سکتا ہے۔ اس میں آپ کو جانا ہوں کہ بعض کے کس قدر شکایت ہیں۔ اسی ہفتہ میں ایک بھائی کے گھر میں پچھلے دن فائدہ تھا۔ اور اس کے دن انھوں نے اسی حال میں صبح کا روزہ رکھ لیا۔ ہم لوگ خدا کے فضل سے سہاجر میں۔ مگر اب ہمیں سے بہتوں کی حیثیت سہاجر میں ہی کی نہیں رہی۔ بلکہ انصار کی ہو گئی ہے۔ اسے سہاجر میں چوک پہنچنے بھائیوں کی مدد کی طرف متوجہ اور جہانگیر ہو سکے۔ یہاں کی خبر گیری کریں اگر کسی کو مدد کی ضرورت ہو۔ تو خود مدد دیں۔ اگر مدد نہ دے سکتے ہوں۔ تو دوسرے کو آگاہ کریں۔ یہ بھی مجھے معلوم ہے کہ ہم میں عورتوں کو مفروض ہیں۔ مگر آج ہم لوگ اپنا کدو لگے ہوئے ہیں۔ کسی مدد کا منتظر ہے کہ میں ہمیں گندہ رہیں جہاں کو کام پانے فرض کو غافل نہیں۔ یہ جو کہ میں نے کھلے سے کہنا ہے۔ یہ بات تو ہمیں اس وقت پیش نہ کر سکتے۔ اس کے بعد ابلاس ناز پھر ہے کہ آپ اس کام کے لئے تیار ہوں۔

احمدی وفد کے آنے کے متعلق ایک جملہ خلافت میں اعلان کیا گیا۔ میں کا نتیجہ یہ ہوا کہ جلسے کے لئے کوئی مکان ملنا مشکل ہو گیا۔ رخصت دروز کی تلاش کے بعد جب کوئی انتظام نہ ہو سکا۔ تو باوجود مسلمانوں کی مخالفت اور روک ڈالنے اور منع کرنے کے ایک شریف ہندو صاحب نے جن کا نام دیپ چند جینی ہے۔ اپنا مکان انفرادی طور پر کھول دیا۔ جو کہ میں نے

۱۔ اگست کو مذکورہ تقریباً آوری پر لیکچر کے متعلق اشتہار چھپوا کر خوب شہرت کئے گئے اور منادی بھی شہر میں مچا دی گئی۔ ۲۔ اگست کو آٹھ بجے جناح بین میں صاحب کا لیکچر اسلام اور عیسائیت کے مقابلہ پر ہوا۔ جمع کثیر تھا۔ جسے دیکھ کر مکان کی تنگی پر غصہ تھا۔ ۳۔ آٹھ بجے بھائی محمد یامین صاحب احمدی تاجر کتب قادیان نے عید یامینوں میں اشتہار تقسیم کئے۔ لیکچر کے بعد سوال کا سونہ دیا گیا۔ مگر کسی نے اعتراض نہ کیا۔ ۴۔ دس بجے مولوی محمد ابراہیم صاحب بقا پوری کا لیکچر ہندو مت پر شروع ہوا کہ کیا مسیح اسلمی اب تک زندہ ہیں۔ مولوی صاحب نے آیات قرآنی و احادیث صحیحہ سے ثبوت دیا کہ وہ زندہ ہیں۔ لیکچر کے ختم ہونے پر سوال جواب کے لئے وقت دیا گیا۔ لیکن انہوں نے کہ عمار سہاجر پور نے لیکچر کے متعلق کوئی سوال نہ کیا۔ اور کسی کو جرأت نہ ہوئی کہ کلام اللہ یا احادیث رسول اللہ سے مسیح ناصری کی حیات کا چرہ دیں۔ بلکہ اصرار دھر کے دیکھا کہ اس نے اعتراضات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی منشا پر پیش کردہ انہوں نے یاد کر رکھے ہیں۔ کہتے ہیں۔ آیات کو سامعین نے بھی محسوس کر لیا۔ اور اکثر ہلے اٹھے کہ ان لوگوں کے پاس حیات مسیح ناصری کا کوئی ثبوت تو ان میں ہے۔ اور احادیث شریفہ سے نہیں ہے۔ اگر ہوتا تو کیوں یہ بات تو ہمیں اس وقت پیش نہ کر سکتے۔ اس کے بعد ابلاس ناز پھر

کے لئے درخواست ہوئی۔ اور دو دن کے سے مولانا مولوی غلام رسول صاحب فاضل ایچ کی نے لیکچر شروع کیا کہ انہوں نے مسیح اسلمی ہے یا تمہاری۔ لیکچر بھی ختم نہیں ہونے پایا تھا کہ گاؤں نے محلہ اپنے شاگردوں کے شرور و شغب شروع کر دیا۔ کہ اگر لیکچر اسی طرح جاری رہا۔ تو پھر ہم شام تک سوال جواب کا موقع کیسے ملے گا۔ اگرچہ لوگ بڑی توجہ سے لیکچر سن رہے تھے۔ لیکن اسے بند کر کے ان لوگوں کو اعتراضات کے لئے شام تک وقت دیا گیا۔ مولانا صاحب موصوف اعتراضات کا جواب دیتے ہیں۔ اور شام تک بڑے اطمینان سے اجلاس ہوتا رہا۔

۵۔ اگست کو اگرچہ راستہ ہی بارش شروع ہو گئی تھی اور دس بجے دن تک پانی پڑتا رہا۔ مگر علماء مدرسہ اہل علوم کی خواہش کے موافق انہیں سوالات کا موقع دیا گیا۔ اور رد و کد کے بعد یہ زار پایا۔ کہ دس دس منٹ سوال و جواب ہوتے ہیں۔ اگرچہ جوابات کے لئے یہ وقت بالکل ناکافی تھا۔ لیکن ان کی بھڑکی کے لئے اسی پر اکتفا کر گئی۔ اور ان کے اعتراضات کے جواب دے گئے۔ جن کو سنکر مخالفین خشنہ رہ گئے۔ چونکہ کل اعتراضات کے جواب شام تک پورے نہیں دے سکے جیسے تھے۔ اس لئے ۶۔ اگست کی صبح کو اشتہار چھاپ کر ٹرانل کیا گیا۔ کہ ۸ بجے سے ۱۱ بجے تک ان اعتراضات کا جواب دیا جائے گا۔ جو کل وقت وقت کی وجہ سے نہیں دیا جاسکا۔

۷۔ اگست کو مسک ختم نبوت الامام انتہی بمنزلہ ولدی۔ محمدی بیگم کے نکلنے کے متعلق پیشگوئی۔ ڈاکٹر عبد الحکیم کے متعلق پیشگوئی وغیرہ اعتراضات کا جواب دیا گیا۔ اور باقی اعتراضات کا جواب ابھی دیا ہی جا رہا تھا کہ علماء مخالفین نے طلبہ پہنچ گئے۔ اور وقت طلب کیا۔ جواب میں کہا گیا کہ یہ جلسہ محض آپ کے کل لئے بقیہ اعتراضات کے جواب کی غرض سے منعقد کیا گیا ہے۔ اس لئے جب تک ہم ان اعتراضات کا جواب نہ دے سکیں آپ کو وقت نہیں مل سکتا۔ ابراہیم مولوی اسد اللہ

دیوبند میں تبلیغ احمدیت

تبایخ و انگشت و وقت رفتہ کے دن کے ماحول
و مذہب و بدعتوں کا دیوبندی مولانا نے جو احکام کیے ہیں
یہ انتظام کر رکھا تھا۔ کہ میں کوئی ٹیم نہ بناؤں
یا جوچہ اٹھائے کہ میں نے دل سے ہے۔ جب ہم
شیطن سے اتر کر ٹیم اور ناگہ والوں سے کہا تو
انہوں نے کہا کہ میں جو کرنا کر دیا۔ میں نے فقیر محمد
صاحب احمدی جو دیوبند میں تھے اور جو شیطان احمدی
ہیں۔ ایک ہندو سا ہو کر رہی تھی۔ اور
عزت کے ساتھ ہو کر اس کے لئے گئے۔ وہ قتل بھی
کر گئے۔ جنہوں نے پہلے تو اسباب اٹھایا، مگر رات
میں جا کر رک دیا۔ اور کہا کہ میں سخت تنگ کیا جاؤں گا
آپ لوگ ہیں جس قدر ضروری آتی ہے وہیں
آئیں کہا گیا کہ مکان پر چلو والی عزت دینی ہو گی
و نہ شرط کے خلاف راستہ کے درمیان چھوڑنے
سے مزدوری نہیں لی سکتی۔ یہ وہاں تک آئے
کہاں کہ دیوبند کے لئے سے پہلے ہی دیوبندی علماء
کی طرف سے مٹا دی گئی تھی کہ قادیانی علماء
آئے ہیں۔ کوئی شخص ان کے جلسہ میں نہ جلسہ
ورنہ کافر ہو جائیگا۔

ہم نے رات کی وقت جو کہ انتظام کیا اور ہنگامے
گیارہ بجے تک تقریریں کی گئیں وقت رکھا۔ لوگ آئے۔
حتیٰ کہ علماء دیوبند اور طلباء بھی آئے۔ پہلی تقریر میر وفد
کی تھی جو ۱۲ بجے رات تک جاری رہی۔ مضمون مذہبی
تھا۔ تقریر رات ختم ہونے کے لحاظ سے
ہدایت سبب اور تفصیل سے کی گئی۔ سب نے غامض
اور سرور سکون سے سنی۔ البتہ علماء اسیح و تاب کھانے
کے۔ اور دوران تقریر میں کئی دفعہ بولنے کی خوشحالی
جس پر کہہ دیا گیا کہ جب تک تقریر ختم نہ ہو کسی کو بولنے
کی اجازت نہیں ہے۔ میں کثیر تھا۔ بہت سے معززین
اور وہ صاحب تھے۔ دینی الشیخہ بھی مع چند پولیس میونس
کے موجود تھے۔

لوگوں کو جانتے کے لئے کہا۔ اور وہ خود اور اس کے
ساتھ پہلے گئے۔ دینی صاحب نے تقریر جاری رکھی
اور تمام اعتراضات کا جواب دیکر تقریر کو ختم کیا۔
اس کے علاوہ مسئلہ پر معلوم ہوا کہ ان کی زبانیں
و بہت الزمیدار کے ناظم کی طرف سے مناظر کے
لئے تیار ہو گئے۔ جس کے جواب پر کسی بھی شخص کی
بہت سی شرائط کو منظور کر لیا گیا۔ اور صرف دو شرط
کے لئے کہ ۱۱ تو سب مسلمان اور ۱۲ حفظ امن کا
انتظام کیا جائے۔ ان کو کھانا پکھا گیا۔ انہوں نے
بابا بکر پر پھینکنے کے باوجود منظور کر لیا۔ اور وہ وہاں
تک تھا کہ کتابت کو طے پتے ہوئے آخر کے
حضور اور عیالوں یہاں سے مناظرہ پہنچنے لگے
نہیں پالہ یقین کر کے نمانا چلا۔ اور عجیب طرح کی
گھڑی کی راہ اختیار کی

آخر کار رحمت پوری کسٹ کے لئے امید وفد
خود مدرسہ مظاہر العلوم میں تشریف لے گئے لیکن
مدرسہ تیس سو چودھ کے عادی ان لوگوں سے ملے
پر ایسا عجیب تھا کہ کسی کو مناظرہ کی جرأت نہ
آئی۔ انہوں نے کہا۔ اگست کو ایک سب کے دیوبند
رواں ہوا۔

تین سال کے بعد وہ اس طرف دور ہو گیا تھا
اور وہاں کا لاکھ لاکھ شک ہے کہ پہلے دور سے
تو سب سے پہلے اور نمایاں فرق ظاہر تھا۔ لوگوں کی نفرت
کہ ہوتی جاتی ہے۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ وہ مانی
ہے اس سرزمین کی حالت بھی تبدیل کر دی ہے
اور انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب وہ دن آئیگا کہ
کہ احمدیت کے ہندو نارے سے زمین بھی ہری ہری
ہو جائیگی۔

عاجز عبد العزیز ہنگامی انجمن احمدیہ سہارنپور

کے متعلق عام اطلاع
بعض احباب اطلاع کی
کہ انہیں کھانی پر کہ جو بند
گردہ صاحب کے نقل کے ہم نے اپنی کتاب اسلام و دین
میں جو نظمیں وہ گزشتہ صاحب میں موجود نہیں ہیں۔ ہندو
جو وہ گئی ان مسئلہ میں چاہیے۔ میں کوئی دوست ان لوگوں کو پیش کرتے ہیں کہ

اس امر پر غور فرمائیے کہ تبلیغ احمدیت کے لئے ایک شخص کا نام
نام کھڑا ہوا۔ اور یہی طرف سے ہوتی ہے۔ اور یہی
اعتراضات کے جواب ہے۔ نہایت ساری نے دیکھا ہے کہ
میں پیش کردہ مسائل میں کسی دلیل کو بھی نہ سمجھتا ہے
کی طرف سے کیا۔ بلکہ یہ وہ طریقہ ہے۔ اعتراض کو مٹا کر
تقریر کے ساتھ کوئی بھی نہیں دیتا۔
دوسرے دن میں کی وقت میں ایک اخبار کا چکر مٹا
تو قادیانی مذہب کی نفس کو لوٹا دیا۔ اس میں اس صاحب
شاہ صاحب نے مانا چلا۔ لیکن بعض احباب نے مشورہ دیا کہ
شرارت کا خطر ہے۔ چنانچہ میری ایسی ہی ثابت ہو گیا
شاہ صاحب کھنڈار صاحب دیوبند سے ملاقات کیلئے گئے
جو وقت کے۔ انہوں نے بھی آپ سے کہا کہ شرارت کا اندیشہ
ہے۔ علماء مخالفین کے جلسہ میں جانا مناسب نہیں۔ اس کے بعد
ایک انگریزی خوں نے اس کے لئے کہے۔ اور میں مخالفین میں
جانے کی توفیق دی۔ ان کے کہنے پر شاہ صاحب اسی جاتے کو
آدہ ہو گئے۔ مگر چونکہ حاصل زیادہ تھا۔ اور وقت گزرتی گئی
تھا۔ اس لئے آپ نے کہا کہ سواری کا انتظام ہو تو میں
چلنے کو تیار ہوں۔ یہ خود عجیب و دو بندى علماء کو پہنچی
تو انہوں نے شروع وقت ادھر۔ الصدا کا جوت دینے لگے
و اس گدھا کا چکر بار بار دیکھ کر انگریزی خوں صاحب نے
ان لوگوں کو سخت زبردستی کی اور سخت الفاظ میں اٹھال
کئے۔ اور شاہ صاحب کے کہا کہ اب میں آپ کو ہال کی
طرح سے بھی جانے کی صلاح نہیں دیتا۔ ایسا ہو کر لوگ شرارت
سے آپ کی ہتک کریں۔

واپسی کے وقت پھر جب یہ والوں کے کھانی تو انہوں نے
انکار کر دیا۔ اور ایسی ہی خوں نے انکار کیا اور کہا کہ ہم
اب اس پیش کیسے چلیں۔ مگر پچیس روپیہ جو مانہ اور
میں جوئے کو ان کھائے۔ جو آپ کا کام کرنے پر طارنے
جائے لئے سزا مقرر کی ہے۔ ایسے وقت میں ایک شریف
انسان کی افغانی جرأت قابل تعریف ہے۔ جن کا نام غلام احمد
ہے۔ وہ بات کیلئے آئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ یہ وہاں
میں خود بخود کا انتظام کرنا ہوں ادا با کے پہنچنے کے لئے اپنا
ناگ بھینٹا ہوں چنانچہ ان کے ناگ پر اب پیش پرینچا گیا اور
شاہ صاحب کو سائیکل دیا گیا۔ اور ہم مناظرہ شروع کر دیے۔

عبد العزیز ہنگامی

خطبہ عبداللہ

خدا کو خوش کرنے کی عاشقانہ راہ

دارالافتاء دارالعلوم دیوبند

مارچ ۱۹۲۱ء

مولانا سید عید کی نگہ میں پڑھنے کے بعد فرمایا

عید کا راج سب اقوام میں ہے اور سنانوں میں بھی اسکاد راج ہے لیکن مسلمانوں کی عید کی حقیقت بہت سی نکتوں پر مبنی ہے۔ ایک نکتہ تو سیدنا خلیفہ المسیح اپنے عید کے خطبوں میں بیان کر چکے ہیں ایک اس وقت میں بیان کرنا چاہتا ہوں۔

انسان میں نیکی اور مہربانی کی باتیں ہیں اگر انسان نیکی میں ترقی کرے تو یہاں تک کر سکتا ہے کہ وہ ملکی زندگی اختیار کر لیتا ہے۔ اور اس کے بعد اس کا

خدا تعالیٰ سے تعلق ہو جاتا ہے اور اس وقت انسان خدا تعالیٰ کے لیے سب کچھ اور اگر کہہ کر یہ ہو جاتا ہے یہ انتہائی غرض ہے انسان کی پیدائش کی۔ اس غرض کے حصول کے لئے وہ زمین میں ایک راستہ

تو عبودیت کا ہے اس میں انسان کا کمال یہ ہوتا ہے کہ اپنے حقیقی آقا اور مولائے عالم کی پناہ آوری میں اپنے نفس پر چھوڑ کر اسے اور وہ کام کرے جس میں خطہ اور

مخلیفت ہو اور محض خدا کی بات کرے پھر وہ خدا تعالیٰ کا مقرب ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ غلام کی حالت ہوتی ہے کہ اپنے آقا کے احکام بے چون و چرا تسلیم کرتے

کرتے جب ان احکام کا حکم کو بجالاتا ہے جس میں سخت طعنه اور تکلیف ہوتی ہے نہ پھر وہ آقا کی نظر میں عزیز اور

اس کا خاص اور مقرب ہو جاتا ہے۔ اس لیے وہ خدا تعالیٰ کے احکام کو بے چون و چرا تسلیم کرتے ہوئے سب سے پہلے عبادت کی تعمیل کرتا ہے جو خطہ اور مخلیفت وہ ہوتے ہیں۔

جب خدا کو کرم اسکو اپنے قرب سے مشغول فرماتا ہے ایک صوفی کے متعلق کہا ہے کہ ان کے بہت سے مرید تھے اور ان میں سے بعض ساہا سال کے غلام

تھے ان میں ایک نوجوان بھی داخل ہوا جس کی کمال فراموشی تھی کہ اس کی طرف پھیر دیا یہاں تک کہ پرانے خدام پر بھی اسکو ملامت کر دیا اور کہا کہ اسکو اپنا

خلیفہ مقرر کر دے۔ اس سے ان پرانے مریدوں کو چھٹے ہوئے۔ اتفاقاً ایک دن میر صاحب کائناتی خاص دوست آئیا تو انہوں نے یہ شکایت اس کے آگے کی

کہ وہ کہا کہ فدا امت کی وجہ سے اس مہربانی کے ہم مستحق ہیں نہ کہ یہ کہل کا آیا ہوا۔ اس دوست نے یہ

شکایت پر میر صاحب نے اسے بیان کی اس وقت میر صاحب بالافغانہ پر بیٹھے تھے۔ اور نیچے درج کے

سنا لے اونیٹ بندھا ہوا تھا۔ میر صاحب نے شکایت کو سن کر انہوں میں سے ہر ایک مرید کو بلا کر کہنا شروع کیا کہ وہ نیچے اونیٹ کھڑا ہے اسکو بالافغانہ پر پڑا لگاؤ

سب مرید منہ تلکے لگے کہ میر صاحب کو آج کیا ہو گیا آپ اس نوجوان کو کہا گیا اور وہ فوراً کپڑے سنہال کر

بیٹھ گیا اور اونیٹ کو اوپر دھارنے کے لئے پٹ لگا دیا۔ اس وقت میر صاحب نے کہا بس چھوڑ دو۔ پھر دیکھا جاتا

تھا وہ کچھ گئے کہ یہ اس شکایت کا جواب ہے اور جو کچھ میر صاحب نے لیا ہے وہ ٹھیک اور درست ہے

پس پر خطہ اور تکلیف وہ احکام کی سچی زباں برداری ہی تھی جس نے ایک نوادہ کو قدیم خدام پر مقدم کر دیا تھا

یہی حال محمود اور لایا ز کا تھا۔ محمود وہ بادشاہ تھا جس نے تبلیغ اسلام کی ہندوستان میں بنیاد ڈالی۔ اس پر

ایاز کی پہلی بات جس نے اس کا شہید بنا دیا۔ یہ بیان جاتی ہے کہ ہندوستان سے واپسی کے وقت ایک درے میں جب جواہرات سے بھرے ہوئے صندوق جب گھالی میں پھنس گئے تو محمود نے ان کو توڑ دیا اور تاراج کا حکم دیا کہ اپنے گھوڑے کے پیڑی لگا کر دوڑاتے ہوئے وہ درجہ لگا گیا۔ جب اس نے

چھپے پھر کر دیکھا تو سوائے ایاز کے اسکے وزیر اور مقربین میں سے بھی اسکے ہمراہ کوئی نہ تھا تب

بادشاہ نے ایاز کو کہا کہ تو کیوں اس روٹ میں شامل نہ ہوا اسے کہا کہ لوگوں کا مطلوب وہ ہے جسے جواہرات

تھے لہذا وہ انکی تلاش میں نکلتے۔ مگر نیچے جو درکار ہے وہ نیچے میر ہے اور وہ آپ کا جو ہے بہ

وہ ہے تو سب کچھ حاصل ہے محمود کے دل میں اس واقعہ سے اسکی محبت میٹھ گئی۔

شریعت اسلام نے جو روزہ فرض کیا ہے وہ اسی قسم کی مشقت ہے۔ جو جسم سے تعلق رکھتی ہے۔

انسان کا ہذا شخص کھانے پینے پر اور اسکا بقا و نوحی کھانا پینے اور اپنی عورت کی محبت پر موقوف ہے لیکن روزہ نے دار خدا کے حکم کے ماتحت ان

تینوں چیزوں کو یعنی کھانے پینے اور تعلقات زنا و منکر کو ایک وقت تک چھوڑ دیتا ہے اس طرح

گویا ایک مومن اپنے تمام شخصیات اور نوحی کو یعنی اپنے آپ اور اپنی نسل کو خدا کی راہ میں قربان کر دیتا ہے

اور یہ روزہ جسکو راہ عبودیت کا فرد کمال کہنا چاہئے سب عاقل و بالغ انسانوں کو شامل ہے اس سے

کسی کا استثناء نہیں کیونکہ سب ہی کو عبودیت لاحق ہے اور جب ایک مومن روزے لگا چھٹا ہے تو گویا وہ اس

راہ عبودیت کے امتحان میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ اور کامیابی پر خوش ہونا ہر طبیعت کا خاصہ ہے۔ بلکہ

یوں کہنا چاہیے کہ خوشی اس حالت کا نام ہے جو کہ ہر ایک کامیابی پر لاحق ہوا کرتی ہے۔ اس لئے اگر

نے راہ عبودیت پر چلنے والوں کے کامیاب ہونے کی خوشی کے اظہار کے لئے عید الفطر رکھی ہے جو رمضان کے بعد آتی ہے۔

دوسری راہ عشق کی ہوتی ہے۔ عشق میں فراموشی کا کچھ سوال نہیں البتہ اس میں سوز و گداز ہوتا ہے۔ اور فدایت اور از خود فدائی عاشقوں کا قاعدہ ہوتا ہے کہ وہ سر پر سے نکلے اور نہایت بریاض حالی میں معشوق کے کوچ میں پھرا کرتے ہیں۔ اسی کے متعلق

نبی اکابر درخشاں واقعہ ہے جسکی یاد گار یہ ہے۔ حضرت ابابکر کی ایک جوی تھی جسکا نام اجڑہ تھا۔ اور اسکا ایک بچہ تھا کہ جناب ابراہیم کو ان کے بڑا پئے

۱۸۸۸

مذہب کو کھانا پینا اور سائیکل وغیرہ پر مبنی ہے

تم بھی سوچو اور جانو

اسی طرح اس کی طرف سے بھی ایک اور خط لکھا گیا ہے جس میں اس نے اپنے
 والد کو بتایا ہے کہ وہ اپنے والد کے ساتھ رہنا چاہتا ہے۔

ہندوستان کی خبریں

اخبار کالی پر
 مسٹر ٹنگ نے حادثہ ٹنگا کے متعلق مضامین کی بنا پر کھسرت کے الزام میں اخبار کالی پر پچیس ہزار روپیہ پر جانا کا دہانے کیا ہے۔

مرکزی خلافت کمیٹی سے
 ایک اور کتاب کی قطبی حسین احمد کی کتاب ترک موالات اور خانقاہ تھانہ بھون کی جلد پر ضبط کر لی گئی ہے اس کتاب میں مولوی اشرف علی صاحب کے مریدوں کی خریدیں کا جواب تھا۔

سوداگران پارچہ سے
 گورنر داس کی ہمدردی لگانے کے متعلق گورنر داس نے سرکاری اعلان میں لکھا ہے کہ چونکہ ہندوستان میں اکثر ایدہ نہیں ہوتا۔ جو اس کی ضروریات کو پورا کر سکے۔ اور چونکہ روکاوٹ سے کپڑے کی قیمت میں گرنی کا پیدا ہونا ضروری ہے جس کا نتیجہ لازمی طور پر لوٹ مار اور بد نظمی ہو گا۔ اس لئے تمام دوکانداروں اور باہر سے کپڑا منگوانے والوں کو یقین رکھنا چاہیے کہ گورنمنٹ ان کو ان تمام خلاف قانون کوششوں کا مقابلہ کرنے میں مدد دے گی جو اس بار میں کی جائیگی۔ اس غرض کے لئے تمام ذمہ دار افسروں کو ہدایات جاری کی گئی ہیں۔

مطلق العالی کو
 بمبئی ۱۸ اگست بمبئی یونیورسٹی آزادی نہ سمجھو کے کنوینشن کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے گورنر بمبئی نے ملک کی موجودہ حالت پر اظہار خیالات کیا اور کہا کہ آزادی کے یہ معنی نہیں ہیں جن سے مطلق العالی ہو جائے۔ میں آپ لوگوں پر یہ کہہ داتا ہوں کہ آپ سبھی آزادی کی حقیقت سمجھیں جواب کا سب سے پہلا فرض ہے۔

پونہ کی گھوڑ دوڑ
 پونہ کی گھوڑ دوڑ میں گورنر داس نے اور گورنر بمبئی بھی دوڑنے والے ہیں۔

الہ آباد کے جیل میں
 لگانے والوں کو سزا آگ لگانے کے الزام میں ڈسٹرکٹ ججسٹریٹ الہ آباد نے شخصوں کو سات سات سال کی قید سخت کی منادی تھی جو سب کے سب تانگان موالات تھے۔ لڑکوں نے انکو روٹ میں اپیل کی۔ انکو روٹ نے شہادت پر غور کرنے کے بعد دو کو رہا کر دیا اور تین کی اپیل خارج کر دی۔

آئندہ لیجسلیو کونسل میں
 شملہ ۱۸ اگست پرنسپل پیش ہوئی والا ایک خاص لئے آئندہ اجلاس میں ریزولوشن بحث کیلئے جن ریزولوشن کو منظور کیا ہے ان میں ایک یہ بھی ہے کہ موجودہ قوانین میں سے تمام ایسی دفعات اڑا دی جائیں جو کہ نسلی امتیاز سے تعلق رکھتی ہیں۔ اور بحرحضہ ضابطہ موجودہ ری کا باب ۳۳ (دوبارہ مراعات خاص متعلقہ یورپین برطانوی رعایا اور امرتھن اصحاب) منسوخ کر دیا جائے۔

نوا آبادیوں میں
 شملہ ۱۸ اگست مجلس و منسج ہندوستانی قوتقلل آئندہ اجلاس میں سرسوامی آئریک تجویر پیش کریں گے کہ ایک کیٹی متور کیجائے۔ جو برطانوی مستعمرات اور مالک غیر برطانوی قوتقللوں کے تقریر اور ہندوستانیوں کو اس خدمت کے لئے تیار کر کے سکے پر غور کرے۔

کچہری کی پوشاک
 راولپنڈی بار ایسوسی ایشن کھد میں نے ۱۸ اگست کو ایک ریزولوشن پاس کیا ہے کہ تمام بران کچہری میں کھد کی پوشاک میں آیا کریں۔ جنہے بہت سے ممبران کھد میں ملہس دیکھے گئے۔

ایک بے پتہ یورپین
 بمبئی ۱۹ اگست۔ عورت کی نعش ساحل سمندر پر ۲۳ سالہ ایک نوجوان یورپین عورت کی نعش آج صبح پائی گئی ہے۔ جسم پر تشدد وغیرہ کا کوئی نشان نہیں۔ نعش ابھی تک شناخت نہیں ہوئی۔

انچٹر والوں کا سوداگران
 دہلی ۱۸ اگست دہلی کو جواب دہلی کے سوداگران پارچہ سے انچٹر کی جیبرٹ کامرس سے سمجھوتہ کی سپرٹ میں پچھلے کام ٹھیکوں کا فیصلہ کرنے کی جو درخواست کی تھی اس کا جواب انہیں یہ ملا ہے کہ ہم صرف پچھلے تاریکی تائید کرتے ہیں۔ پہلے انجس متعلق اپنے ریزولوشن کو منسوخ کرے پھر اس بارے میں کوئی بحث مباحثہ کر سکے۔

میونسپل کمیٹی کلکتہ نے
 کلکتہ کی میونسپل ولیمپد کا خیر مقدمہ منظور کیا کیٹی نے ولیمپد بہادر برطانیہ کے خیر مقدم کے ریزولوشن کو منظور کر لیا۔

بے تار کا ٹیلیفون
 بمبئی اور پونہ کے درمیان بے تار برقی کے ٹیلیفون کا تجربہ شروع کر دیا گیا ہے۔

بمبئی میں سخت فساد
 بمبئی کی ۱۸ اگست کی خبر ہے کہ وہاں اس تاریخ کی سب سے بڑا فساد ہو گیا۔ ریلوے ورک شاپ میں ایک سخت فساد ہو گیا۔ کارمروں نے ہڑتال کرنے کا نام کپڑے دفتر براینٹ پتھر پٹنے اور اس کے بعد عمارت میں آگ لگا دی۔ جس سے تمام عمارت جل کر رہ گئی۔ وجہ فساد نامعلوم ہے۔

ایک آٹاروپیہ کا
 سول اینڈسٹری گزٹ کا ایک ایک سیر کیلگا نامہ نگار کہتا ہے کہ افواہ ہے کہ گندم کا نرخ روز بروز گراں ہوتا جائیگا۔ حتیٰ کہ یہ ایک سیر فی روپیہ تک جائیگا۔ کام کو آخر تو کم کرنا چاہیے۔ کیا گورنمنٹ نے دہلی یہ اسی نامہ نگار کا بیان ہے گندم خریدنے کا حکم دیا کہ گندم کا نرخ روز بروز گرے رہا ہے۔ یہاں تک کہ گورنمنٹ نے اب دہلی بازار کو حکم دیا ہے کہ وہ ۱۸ روپیہ فی من کے بجائے گندم خرید کریں۔

ایک جہاز ایک جہاز
 ایک جہاز کے ساحل کے پاس کی غرقابی ۱۸ اگست کو غرق ہو گیا۔ نوجوان کا نقصان ہوا تحقیقات ہو رہی ہے۔

غیر ملکی خبریں

ایک جہاز میں تشدد کی کہ رپورٹوں میں سٹی
دولاکھ کا نقصان آٹ آگرہ جہاز کو آگ
لگ جانے سے دولاکھ مدد پہنچا نقصان ہو گیا۔

گیہوں کے باہر نہ جانے کے شہد ۳۰ راکٹ
بلے میں حکومت کا اعلان عام فوج کی تردید
میں کہ موجودہ گرانی کا باعث گیہوں کی سیر و تجارت کو
برآمد ہے۔ حکومت ہند نے اعلان کیا ہے کہ یہ
بالکل غلط ہے۔ یورپ میں جو قیمت اس وقت
گیہوں کی ہے اس کے اعتبار سے وہاں گیہوں
بھیجنا ناممکن ہے کیونکہ اس سے گنت نقصان ہو
ایک دو سالہ رنگوں ۱۰ راکٹ۔ غرناکی
لڑکی کا قتل ایک کہنی کے ناگ۔

نے اطلاع دی کہ اس کے احاطہ میں ایک شخص ہے
اپنی دو سالہ بیٹی کو قتل کر دیا جسکی موجودگی کو وہ اپنی
پر غصے پر چھڑا کر تھا پولیس نے قاتل اور اسکی بیوی کو
گرفتار کر لیا۔ تحقیق جاری ہے۔
کشمیر میں سرنگر ۲۰ راکٹ وائسرائے ہند
قحط کی مصیبت باشندگان کشمیر کی طرف سے
مندرجہ ذیل ناروا دیا گیا ہے کہ یہاں کے باشندے
مصیبت اور نہایت بری حالت میں ہیں۔ اشیاء و خوراک
اور خالص کاروبار کی قیمت بہت بڑھ گئی ہے۔
اندرج روپیہ کا دوسری بک رہا ہے جو کہ ناقابل برداشت
ہے اور لوگ احتجاج برداشت نہیں کر سکتے زیادہ تر
سبزیوں پر بے ادقات کرتے ہیں۔ لوگوں کی
اہم آسمان تک پہنچ رہی ہیں۔ سڑک کے خلاف
فوجی زبردست کارروائی کرنی چاہیے نہیں تو سخت
آفت کا سامنا ہوگا۔

غیر ملکی کٹر اجلاس نے لاہور کی کانگریس کی
کی تاریخ کا التواء درکنگ کمیٹی کی رائے
ہے کہ بدیشی کپڑے جلانے کی تاریخ اخیر
ستمبر پر ملتوی کی جائے جو آل انڈیا کانگریس
نیشنل نے بدیشی کپڑے کا بائیکاٹ کے
نہری دن مقرر کیا ہے۔

ایسٹریکا اخبارات کی خبر ہے کہ ترکوں نے
تخلیہ جزیرہ ٹائے اسمد خالی کر دیا ہے
شاہ سردیا لندن ۱۰ راکٹ ہندو کا ایک تار
کا انتقال مظہر ہے کہ شاہ پیر کا انتقال ہو گیا
ہے۔

جرمنوں اور پولون برلن ۱۰ راکٹ سٹرائٹ
میں جنگ اور گاسٹر لٹرن کے سرخ
مواضعات میں جرمنوں اور پولوں کے درمیان
ایک زبردست جنگ ہوئی ہے۔ جرمنوں نے
دستی گولوں کی مدد سے پولوں کو سرحد کے پرے
دھکیل دیا اور ان کے ۲۴ آدمی قتل کر دیے
کسالیوں کی معمر کمانی حکومت نے اعلیٰ درجہ
لوگوں کی فوج اور دیار بکر کے ان لوگوں کو دھب
کیا ہے۔ جن کی عمر ۱۰ اور ۱۰ سال کے درمیان ہے۔
ان کی ایک جدید فوج بنائی جا چکی۔
امریکہ میں امریکہ نے سال گذشتہ میں ایک
علیٰ دستی ارب پونڈ سے زیادہ صرف عیاشی
میں برباد کیا۔ اس میں سے اکروڑ پونڈ تعمیرات
اور سیما میں۔ دس لاکھ پونڈ شراب خواری پر۔
ساڑھے چار کروڑ چار ارب پونڈ بڑھ کر دو
پونڈ عطیات پر ایک کروڑ پونڈ کھپوں وغیرہ
میں ۱۰ لاکھ دیگر ایسے ہی کاموں میں۔ پاؤں کا
میان ہے کہ ان میں نیاس میں سب سے زیادہ فضول خرچ
بلو اٹیوں کو گیس کی امر کر کے بلبوں کے
مدد سے منتر کرنا منتر کرنے کے لئے ایک
گیس بجلی کی ہے جسکا نام رائٹ ٹیس یعنی بلب
میں رکھا ہے۔ یہ گیس نہ رہی نہیں البتہ اس کے
کچھنے والے چند منٹ کے لئے بیکار ہو جاتے
ہیں اور ان کی آنکھوں سے کچھ دیر کے لئے کفرت
پانی بہنے لگتا ہے۔ اور بلبوں کے کپڑوں پر چھڑ

داغ پڑ جاتے ہیں جن سے وہ متناہت کئے جاتے ہیں
اس کا فلاڈیلفیا میں تجربہ کیا گیا اور پولیس میں جو بلبوں
کی شکل میں نمودار ہوئے تھے انہیں صرف چند کالمنٹ میں
اس گیس کی مدد سے منتر کر دیا۔ یہ گیس گولوں کی شکل میں متناہت
آئر لینڈ تاوان لندن سرائٹ اور اعلیٰ درجہ کی جان سے
مانگتا ہے کہ آئر لینڈ کے دیگر ممالک میں پولیس اور
فوج کا انتظام خود کو ناہی آئر لینڈ پاکستان سے ستر لاکھ پونڈ
امیر فیصل عراق عرب کے شہد ۳۰ راکٹ گرنٹ ہند
بادشاہ منتخب ہو گئے عراق عرب سے برٹش آئی
کشمیر سے مسبذیل تار موصول ہوا ہے کہ اس مضمون
کا نتیجہ عراق عرب کے لوگوں سے امیر فیصل کی حکومت کی
امید داری کے متعلق کیا گیا تھا نکل آیا۔ دس لاکھ دو لاکھ
سے دو لاکھ لگے ۱۰ فیصدی نے امیر فیصل کے
حق میں رائے دی اور ۴ فیصدی کے خلاف۔ لہذا ایرک
تحت لٹینی کی رسم کی تاریخ ۲۳ راکٹ مقرر کی گئی ہے۔
یونانیوں کی خرید لندن ۱۰ راکٹ سرکاری اعلان
پیش شدہ مظہر ہے کہ یونانی ۱۰ میل کے کھانچو
ساتھ میل آگے بڑھ گئے ہیں باشندے کالی فوج
کے ساتھ تیار ہے ہیں اور یونانی ہوائی جہاز ان کو دن
رات پریشان کر رہے ہیں۔ اور کمال پاشا یونانیوں کی
عاجلانہ پیش قدمی سے حیران ہیں۔ اور یہ بات سرمدت
معلوم نہیں کہ کمال پاشا کہاں پہنچ کر یونانیوں سے نہر دار
قبول کرینگے۔

ولیمبر برطانیہ کا لندن ۱۰ راکٹ ولیمبر برطانیہ
دورہ ہند پورٹسٹھ سے ۲۶۔ اکتوبر کو روانہ ہو کر
۲۹ اکتوبر کو جبرالٹر۔ یکم نومبر کو مالٹا۔ ۵ نومبر کو بندر مسجد
۱۲ نومبر کو عدل اور ۱۵ نومبر کو بمبئی پہنچیں گے۔ دورہ ہند
۱۰ راج تک پورا ہو گا جس کے بعد شہزادہ ولیمبر جاپان شریف
سے جائینگے۔

ہسپانیائی فوجوں میں لندن ۱۰ راکٹ صنعتی منزل کی
انگریز سپاہی وجہ ہزار ہا برطانت شدہ سپاہی
جو محاربہ عظیم میں لڑ چکے ہیں ہسپانوی سپاہ میں شامل ہو رہے
ہیں۔ انکو وہاں تین سالہ فوج میں شہر میں اور پولس ۱۰ پونڈ

داغ پڑ جاتے ہیں جن سے وہ متناہت کئے جاتے ہیں
اس کا فلاڈیلفیا میں تجربہ کیا گیا اور پولیس میں جو بلبوں
کی شکل میں نمودار ہوئے تھے انہیں صرف چند کالمنٹ میں
اس گیس کی مدد سے منتر کر دیا۔ یہ گیس گولوں کی شکل میں متناہت
آئر لینڈ تاوان لندن سرائٹ اور اعلیٰ درجہ کی جان سے
مانگتا ہے کہ آئر لینڈ کے دیگر ممالک میں پولیس اور
فوج کا انتظام خود کو ناہی آئر لینڈ پاکستان سے ستر لاکھ پونڈ
امیر فیصل عراق عرب کے شہد ۳۰ راکٹ گرنٹ ہند
بادشاہ منتخب ہو گئے عراق عرب سے برٹش آئی
کشمیر سے مسبذیل تار موصول ہوا ہے کہ اس مضمون
کا نتیجہ عراق عرب کے لوگوں سے امیر فیصل کی حکومت کی
امید داری کے متعلق کیا گیا تھا نکل آیا۔ دس لاکھ دو لاکھ
سے دو لاکھ لگے ۱۰ فیصدی نے امیر فیصل کے
حق میں رائے دی اور ۴ فیصدی کے خلاف۔ لہذا ایرک
تحت لٹینی کی رسم کی تاریخ ۲۳ راکٹ مقرر کی گئی ہے۔
یونانیوں کی خرید لندن ۱۰ راکٹ سرکاری اعلان
پیش شدہ مظہر ہے کہ یونانی ۱۰ میل کے کھانچو
ساتھ میل آگے بڑھ گئے ہیں باشندے کالی فوج
کے ساتھ تیار ہے ہیں اور یونانی ہوائی جہاز ان کو دن
رات پریشان کر رہے ہیں۔ اور کمال پاشا یونانیوں کی
عاجلانہ پیش قدمی سے حیران ہیں۔ اور یہ بات سرمدت
معلوم نہیں کہ کمال پاشا کہاں پہنچ کر یونانیوں سے نہر دار
قبول کرینگے۔

ولیمبر برطانیہ کا لندن ۱۰ راکٹ ولیمبر برطانیہ
دورہ ہند پورٹسٹھ سے ۲۶۔ اکتوبر کو روانہ ہو کر
۲۹ اکتوبر کو جبرالٹر۔ یکم نومبر کو مالٹا۔ ۵ نومبر کو بندر مسجد
۱۲ نومبر کو عدل اور ۱۵ نومبر کو بمبئی پہنچیں گے۔ دورہ ہند
۱۰ راج تک پورا ہو گا جس کے بعد شہزادہ ولیمبر جاپان شریف
سے جائینگے۔

ہسپانیائی فوجوں میں لندن ۱۰ راکٹ صنعتی منزل کی
انگریز سپاہی وجہ ہزار ہا برطانت شدہ سپاہی
جو محاربہ عظیم میں لڑ چکے ہیں ہسپانوی سپاہ میں شامل ہو رہے
ہیں۔ انکو وہاں تین سالہ فوج میں شہر میں اور پولس ۱۰ پونڈ

(باہتمام شیخ عبد الرحمن صاحب قادیانی پبلشر فیہ الاسلام شین پولیس میں چھڑکا لگان کے لئے شائع ہوا)

فصل فی الفضل علیہ السلام فی ترویجہ منہ لیساعوط واللہ وارضہ علیہ السلام
 دین کی عمر کے لئے اکہ سال پر شور ہے

دنیا میں ایک نبی کیا پر دنیا نے اسکو قبول کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کر چکا
 اور بڑے زور اور جھول سے اسکی سچائی ظاہر کر دی گئی۔ (الہام حضرت محمد)

فہرست مضامین

از وقتہ افضل قادیان

مجلد چہمیں
 پہلی کتاب فیض انبالہ
 ۱۹۲۵ء

مضامین بنیاد پر
 کاروباری امور
 عشق خط و کتابت میں

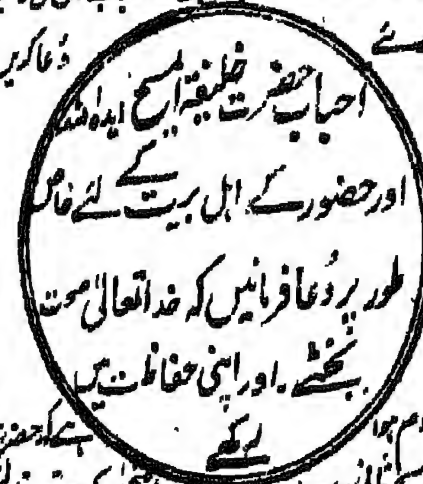


ایڈیٹر غلام نبی
 مدیر محمد خان

نمبر ۱۹ رخصت ۱۹۲۱ء
 مطابق ۲۴ رجب المرجب ۱۳۴۱ھ
 جلد ۹

المستبصر

ان ایام میں کئی ایک اصحاب مختلف مقامات پر تبلیغ
 کے لئے روانہ ہوئے ہیں۔ احباب ان کی کامیابی
 کے لئے دعا کریں۔



معلوم ہوا ہے کہ حضرت
 خلیفۃ المسیح ثانی برہہ اندام کے عید النبی کے موقع پر انبالہ
 کے قرباکی طواف سے قربانی کی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح کشمیر میں

مکرمی ایڈیٹر صاحب اجید الفضل۔ السلام علیک وعلیٰ عورت
 چند روز کی حضرت اقدس کی دائری اساتذہ
 سوزندہ اور حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ ابھی رہی۔
 بعد نماز عصر حضور میرا کتھریٹھ بیگم۔ وہی بوقت
 بادشہ بہت تیز شروع ہو گئی۔ والدہ صاحبہ میاں
 ناصر احمد سلیمان کو بہت تیز بخار رہا اور بہت گھبراہٹ
 اور بے چینی رہی۔
 سحر ۱۸ کو حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ ابھی رہی
 تمام دن بہت تیز بادشہ ہوئی رہی۔ اسلئے حضور میر کو
 تشہیرت دے بیٹھ سکے۔ والدہ صاحبہ میاں ناصر احمد سلیمان
 کو کچھ آغا و نہیں ہوا۔ انہیں بہت کمزور و ناتوان تھا

ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ سمیت کاملہ دعا بیلہ عطا فرمائے۔
 آمین تم آمین
 سحر ۱۹ کو حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ ابھی رہی۔
 فجر ۲ بجے صبح کھانا کھانے کے بعد حضور ایک گھنٹہ
 تشہیرت فرماتے رہے۔ فرمایا۔ حدیث الیٰ یبلغ الشاہد
 والخاص قوت مبلغہ او علیٰ من سامع میں گو ایک
 خاصیت کے متعلق لہذا دعا کرو فوراً کہ میں سے معلوم
 ہوگا۔ کہ یہ عام حکم ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے
 اپر خوب عمل کیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کے جن مبارک کے کھلی ہوئی چھوٹی سے چھوٹی او
 سبلی سے سبلی بات کو بھی انھوں نے دوسروں کو
 پہنچا دیا۔ مثلاً یہ بات بھی کہ ایک دفعہ حضرت نبی کریم
 دربار میں کدہ کے ٹھٹھے لٹا کر فرمایا ہے۔ ایک
 صحابی نے روایت کی ہے کہ حضور نے فرمایا کہ جب

میں ایسی حدیث کو پڑھتا ہوں۔ تو مجھ پر دوبرہ اثر ہوتا تھا
ایک تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ اور ان کا
تصور بندھ جاتا ہے۔ اور اس طرح حضور کا روحانی اثر
دل پر پڑتا ہے۔ دوسرا یہ کہ وہی کی حضرت نبی کریم
کے ساتھ کمال محبت کا اندازہ ہو جاتا ہے۔ اور چنانچہ
مکمل محبت ہوتی ہے۔
احادیث میں دیکھا گیا ہے۔ کہ ایک ہی بات مختلف
راویوں سے مروی ہے۔ اور بعض روایات الفاظ کا بھی
ایک جیسے ہی ہوتا ہے۔ لیکن ان کا اثر مختلف قسم کے
تو جہل پر مختلف وقتوں میں مختلف ہوتا ہے۔ اندیشہ
بسیاری ہوا ہے۔ لیکن اگر کہا جائے کہ ناز پر حضور
وہ یہ اتفاق کے تحت کہا جاتا ہے۔ بعض دفعہ
جذبہ کے تحت اور بعض دفعہ محبت کے تحت۔
الغرض مختلف وقتوں میں مختلف حالات کے تحت
کوئی نصیحت ہوتی ہے۔ اسلئے اثر بھی مختلف ہوتا ہے۔
پھر فرمایا۔ صحابہ کے دماغ پر یہ تھے۔ ایسا
معلوم ہوتا ہے۔ کہ جیسے وہ کاپیاں پھیل رہی تھیں
کی مجلس میں بیٹھتے تھے۔ موجودہ زمانہ کے۔
ایک چوتھائی حصہ بھی محفوظ نہیں رہ سکتے۔ یہ موجودہ
تعلیم کا اثر ہے۔ اس کے بعد حضور نماز جمعہ کے لئے
مسجد میں تشریف لے گئے۔ والدہ صاحبہ میاں صاحبہ
کو بخاتمہ اقامہ رہا۔ مگر کڑوری بدستور رہی۔

۲۰۔ اگست تمام دن حضور کو سرور کا شدید
دورہ رہا۔ اسلئے حضور باہر تشریف نہ لائے۔
حضور کو بہت نقابت اور کڑوری ہو گئی۔ شام
کے قریب اوقات پھر حضور کو کچھ افاقہ ہوا والدہ
صاحبہ میاں ناصر احمد سلمہ کی نصیحت تمام دن
اچھی رہی۔ مگر رات کو پھر بیمار ہو گیا۔
مورخہ اور اگست۔ حضور کو صبح سے پھر سرور
کا دورہ شروع ہے۔ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت عطا
فرمائے۔
حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ مدد و معرفت
پر شاعر صاحب سری ٹیگر کٹیری کی جو جاتیں۔ کوئی اور میر
لکھنے کی ضرورت نہیں۔ خاکسار سید محمد انصاری

افکار گوہر

(از جناب ذوالفقار علی خان صاحب گوہر پوری)

انکو جو ظلم سحرنا سکتے وہ کہتے ہی ہے
آفریں اہل دنیا پر ہے کہ مرنے ہی ہے
میں گئے غلگ میں بیار محبت لیکن
آپ میاوت کے لئے روز سونرتے ہی ہے
آئینہ دامن و خنجر نے گھائی رہی
فصل ناسخ سے وہ اپر بھی کہتے ہی ہے
نہ نہ کہے کھر محبت کے شانور نہ کہے
روز طوفان بلا سر سے گزرتے ہی ہے
ہو گیا عیسیٰ سرور محبت نازل
غشتر جن گے میں ناوان کہتے ہی ہے
دب گیا جوش تناسل سنگد آفر
سرکار مان و فادل میں اچھے ہی ہے
نوم مرگ بھی ارباب و فاسے فاضل
دم تیری تیغ جفا کش کا بھرتے ہی ہے
ان کے گیسو نہیں اب شانہ کہیں گوہر
ہم ملتے ہیں جتنا وہ بکھرتے ہی ہے

جناب احمدیہ

اگر کسی طبابت پیشہ احمدی کی
جو اس علاقہ میں طبابت کرنا
احمدی احباب تو جہ فرمائیں
نرینا گ کا کس جے۔ وی۔ ایس۔ وی۔ وغیرہ کی سند
ہو۔ اور غلامی کے قبائش سند ہوں تو مجھے سے خواہ
کتابت کریں۔ یہاں طبابت پیشہ بھائی کے لئے
تبلیغ اور آمد کا اچھا موقع ہے۔
خاکسار غلام نبی سکریٹری انجمن احمدیہ اڈوال ضلع
لویدر الہ ڈاک خانہ سہارنہ تحصیل
درخواست اخبار
وزیر آباد۔ ضلع گجرانوالہ کی

جامعہ کے سکریٹری عربی کی اہمیت
انہیں اخبار کی بہت ضرورت ہے۔ کوئی بھائی ان کے
نام اخبار جاری کرادیں۔

احباب کا کاپرہ مطبوعہ
اس علاقہ میں اگر کوئی احمدی
ہو۔ تو مطلع فرادیں تاکہ
ان سے ملکر کار تبلیغ کیا جائے۔

عطا دین۔ ویٹرنری اسٹنٹ ۱۳۳۷ قہار منہ
موجودہ رگت سلسلہ بروز منگل عاجز
ولادت کے گھر اللہ تعالیٰ نے فرزند زینہ عطا کیا
ہے۔ جنس ہوں کہ مولود سعود کے حق میں دعا فرمائیں
اللہ تعالیٰ اسکو عمر دراز اور خادم دین بنائے۔

خاکسار خیر محمد۔ بازار چوڑیاں۔ ڈیرہ ناٹک۔
سب بھائی احمدی دین و دنیا میں کامیابی اور نفسی
سے رہائی کے لئے اللہ در دل سے دعا فرمادیں۔

محمد مد علی احمدی۔ ریلوے بنگلہ ۱۶ جیکب آباد۔
تمام برادران سلسلہ احمدیہ سے اسے ملے کہ یہ
کے لئے دعا فرمادیں۔ کہ مولانا کریم میری کز در حالت پر
رحم فرمائے۔ اور بکھرے روحانی و جسمانی کاں صحت بخشنے۔
اور دین و دنیا میں ترقیات عطا فرمائے۔

خاکسار محمد عبدالرحمن انجمن کلا رک
برقی الیہ چند روز سے بیمار ہے اس کی صحت کے لئے
دعا کی ضرورت ہے۔ عاجز محمد سعید لاکر کیل کوڑکھوٹا۔

میں عرصہ سے روزگار لینے کے سبب مقہور
ہو گیا ہوں۔ اب بفضلہ روزگار نصیب ہوا ہے۔ لہذا
سے التماس ہے۔ کہ سبکدستی فرمیں اور ترقی روزگار کی
خاص طور سے دعا فرمائے۔

خاکسار محمد رفیق حسن خان احمدی۔ شاہجہان پوری
جیسے اندر میری بال بولی کلتو اصحاب خضرہ بیت کا گاہ تھی
میں دعا فرمائیں کہ خداوند کریم دین و دنیا میں بہتر ہو سکے اور
خاندان کی شہزادوں سے محفوظ رہے۔ غلام احمد شہید لاکر
ہم اصحاب کے رنج مشکلات دینی و دنیاوی دور ہونے کے
لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ عزیز احمد علی احمد علی
احمدی احباب سے درخواست ہے کہ عاجز کی کامیابی کیلئے
دعا فرمادیں۔ عاجز محبوب علی شاہ احمدی۔ نارسٹ گاہڈ

علاقہ لالہ ریخ

اسلام اور حُریت و مساوات

(۱۳)

خواجہ صاحب یہ عقیدہ کہ کتاب اللہ کے سوا
بقاوت کے حافی کسی کے حکم کو اٹایا اس کی
معاذت کرنا ہر بابا من دون اللہ میں شامل ہے صحیح
طور پر نہاد کا حامی ہے۔ کیونکہ باوجود ان کی یا انہوں
کی کتاب اللہ کے سوا اطاعت کرنا جب شرک ہوتا ہے تو انکی
اطاعت کرنا بھی منع ہوئی۔ دوسرے نقطہ نہیں ہیں کہہ سکتے
ہیں کہ کسی کی رہنمائی نہیں بننا چاہئے۔ اول تو تسلیم
تران مجید کے خلاف ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے
واطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکر
کو جو مجید بادشاہ ہوں انکی بھی اطاعت کرنی چاہئے۔
منکر معنی علی گھر سے جیسے ولفضیاء من اثم

الذین کذبوا۔ دوسرے اسکی تائید احادیث سے بھی ہوئی ہے
کوئی کریم نے اولی الامر کی اطاعت کی بہت تاکید فرمائی ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی وصیت کی
تھی کہ اولی الامر کی اطاعت کرنا جیسے فرمایا
"قال اولکم بغوی اللہ عزوجل والجمع
الطاعة وان تأمر علیکم عبد"

فرمایا میں تم پر تقوی اللہ کی وصیت کرتا ہوں
اور سکر اطاعت کرنی اگرچہ تم پر کوئی غلام ہی کیوں نہ
حاکم ہو۔

پھر مسلم بن یزید جعفر نے نبی کریم سے سوال کیا کہ
یا نبی اللہ اس وقت ان قامت علینا اسراویہ ان
حقم وینفوا حقنا فلما امرنا فافوض عندہ ثم سئل
فاجابہ عنہ و قد بد لاشک من غیر فقال اسمعوا لہ واطیعوا
اسے نبی اللہ فرماتے اگر تم پر ایسا ظالمی الامر ہو کر
وہاں تک تو تم سے نہیں ہیں بلکہ تم سے خود انکی اور
ندیں۔ تو تم پر حکم فرماتے ہیں ہم انکی اطاعت
کریں اور ان کے حکم سے امتناع کیا ہو جس سے

ہر اسکو اشعث بن قیس نے کہا۔ تم بے اختیار
فرمایا۔ کہ انکی باتوں کو سنا اور اطاعت کرو۔

تیسرے سنا گیا ہے کہ طوہر صاحب لازم سوال کیا
کیا وہ اپنے اسروں کے حکم کو لایا کرتے ہیں۔ یا
انکار کر دیتے ہیں۔ عقیدہ تو انکا اسی بات کا
مقتفی ہے۔ کہ وہ اپنے کسی انفسیہ حکم کو نہ لایا کریں۔ بس کتاب اللہ میں ذکر نہ ہو۔
خواجہ صاحب کا خواجہ صاحب چند آیات
زالا منطوقی درج کر کے لکھتے ہیں۔

"آیات خود ہمارے واضح ہوتا ہے۔ متابعت
کی وہی صورتیں ہیں۔ یا تو متابعت ہوا ہے
نفس ہوئی۔ یا متابعت شریعت جو کہ ہماری
میں مذکور ہے جو رسول کریم پر نازل ہوئی
..... اور یہی واضح ہوتا ہے کہ کتاب اللہ
کے سوا کسی کی بات اطاعت نہ ہوا ہے

نفس ہے۔
کہنے میں ایک جھوٹے سے کسی نے پوچھا۔ وہ
اور مدد گئے۔ اسے جواب دیا۔ ہمارے روایاں اسی
طرح کے خواجہ صاحب کہ کوئی بہت سی آیات لکھ رہے
ہیں۔ اور عقیدہ ان سے وہ نکالتے ہیں۔ جو ان کے
دائیں ہوتا ہے۔ حالانکہ آیات سے وہ نہیں لکھ سکتا
آیات میں تو صرف اتنا ذکر ہے کہ اسے فی ذہب
تو دوسرے لوگوں کی خواہشات کا پیروست بن
جبکہ تیرے پاس حق آگیا ہے۔ اور تم سے مدد نہ لیا
ہے کہ وہ جھوٹ پر ہیں۔ بلکہ اس حق نہیں ہے۔

اس سے پاکہاں ثابت ہوا کہ کتاب اللہ کے سوا کسی
کی بات نہ مانو۔ ہمارے کتاب اللہ کے سوا کسی
ہی نے نہ مانا کہ قرآن مجید میں ہے۔ اور وہ واسطہ
رسول کریم میں معلوم ہوئی ہیں۔ ہوائے نفس علیا
نہ لیا جب کتاب اللہ انکی نال نہیں ہوئی تھی۔
اسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوائے نفس
کی اتباع نہ کرتے تھے۔ یا وہ علیہ السلام ہوائے نفس
نہیں تھی۔ بلکہ اتباع ہوائے نفس تھی تو آپ

نبی کریم۔ اور فقد اثلث فی کھن من قبلہ کا
چلچل رہنے کے کیا معنی ہوئے۔ اور اگر کہہ کر وہ اتباع
ہوائے نفس نہیں تھی۔ تو معلوم ہوا کہ کتاب اللہ کے
سوا بھی ایسی باتیں ہیں۔ جو اتباع ہوائے نفس نہیں اور
انبیاء کی اطاعت کا حکم دینے کی ہی وجہ ہے۔ کہ وہ اتباع
ہوائے نفس نہیں کرتے۔ مگر ازراہ مذکور جو کہ اتباع ہوائے
نفس کرتے ہیں۔ انکی اتباع سے منع کیا گیا۔
پھر خواجہ صاحب لکھتے ہیں۔

"نہاں صاحب مدد کا یہاں کہ اگرچہ نبی تھی حالانکہ
وقت میں۔ تو اسے یہ معنی ہوئے۔ کہ رسول کریم کو نہ لایا کریں
اسلام کی اصل تعلیم کے متعلق ذمہ بات کہنے کا موقع ہوا اور
کسی حکم پر عمل کرنا نہ لایا کریں۔ جو کہ ہم پر قرآن نہ
نہایت یعنی ۲۲ سال تک زلمہ ناما۔ رسول کریم کا یہاں
ہی آیات پر لکھنا کہ یہی کتاب کی تعلیم ہوتی ہے۔
تو آپ خود ہی فرماتے ہیں۔ کہ حدیث جلیلہ رسول اللہ
ہے۔ کوئی نہیں ہے۔ جسے ہم انہیں درج ہمارے لئے ہدایت کا
موجب ہو۔ صرف قرآن کریم ہی آپ کے ۲۲ سال تک سنا یا۔ انکے
سوا اصل تعلیم اسلام کے متعلق آپ نے کوئی بات نہیں فرمائی۔
اور نہ کوئی عمل کیا جو انہی الی اسلوں کیلئے موجب ہدایت ہو
اور جسے وہ اپنے لئے نمونہ بنائیں۔

غیب بات یہ ہے۔ کہ آپ اپنے قول کی تائید میں صحیفہ
آیت بھی پیش کرتے ہیں۔ جو آپ کے عقیدہ کے صحیح ثابت ہے
لقد صلی اللہ علی المؤمنین الا بعد فیہم برسوا من انفسہم یتلوا
علیہم یا اذ ورنکم۔ علیہم انکتاب والمکذ وان کانوا حق بلقی
ضلال عین۔ اس آیت میں رسول کے ہاں نام لائے گئے ہیں
اللہ وہ رسول ہیں آیات پر ہے۔ (۲) ان کے کہہ کر اسے
سوا ان کتاب یعنی انکے معارف کے تاہم ۲۲ انکھتے لکھ کر
اب سوال یہ ہے۔ کہ اگر رسول انکے لئے ۲۲ سال میں مرنا چہر
قرآن مجید ہی پر حاد کوئی تعلیم نہیں دی تو صرف بقول علیہم
اچھت ہی کہنا کافی تھا۔ باقی تین دن لکھ کر انکی گاہدہ تھکت
لایا تو یہی طوہر صاحب کہ کتاب اللہ میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم
تھے۔ کہ انکے حکم کی تعلیم کو نہ لایا کریں بلکہ انکے کہہ کر
کہ انکے حکم کی تعلیم کو نہ لایا کریں بلکہ انکے کہہ کر
نکھرنا حق انکے لئے نہ لایا کریں بلکہ انکے کہہ کر

عالمگیر جہاؤں ہریانہ

جس میں ہر قسم کی جہی اور کشتی کے ہاؤس بنے والی گھڑیاں۔
 لاکھ لاکھ میں ہر گھنٹہ مختلف قسم کے سالن الارم اور
 جہازیں چلی دھکیلتی تھیں۔ ذخیر میں ہر قسم کی نہایت عمدہ کافی
 انعامات اور اوزار برائے فروخت موجود ہیں۔ فرانسیسی
 بیچنے کار سی راستی کا امتحان کریں۔ احمدیوں کے ساتھ مل کر
 امتیاز ہوگی۔ علاوہ ازیں لکھنؤ کی سب سے بڑی گلیاں۔ ترلو
 یں لکھنؤ۔ اور ہریانہ میں سوتی دادنی ہر قسم کی صورت
 دودھ پیسہ کی پیش کش کی جاتی ہے۔ ہماری دکان پر ان
 جہاز کی ٹیکس اور دوسرے ہر قسم کی ٹیکس بھی بہت سستی
 دہرازاں ملتی ہیں قیمت ہر حالت میں ٹیکس باندھ دی
 المشرق

اسٹر قمر الدین شیخ نور الی احمدیان لاج
 اینڈ ٹکاک حشر شیخ پڑا بازار لدھیانہ

الخطبہ

ایک صاحب کی جو دھماکا سال تھوڑے عرصہ میں ہوا اور ملازم
 میں دو ملان ملتی باقی ایک ہزار روپے جو ضلع پٹنہ میں
 ہندوستان میں سب سے زیادہ ضروریات شریک تھی کرنا
 تھے ہیں پہلی بوری زندہ ہے اس کے تین بچے ہیں پہلی بوری خود
 بچے شہر کا دوسرا ملک کرنا چاہتی ہے جو صاحبان سے رشتہ
 چاہتے ہیں۔ دفتر امور عہد سے خط و کتابت فرادیں۔
 نیازمند۔ نظر امور عامہ

عجیب اور خوشمانگو مٹی

مٹی کی خوش خوشانگو مٹی کا خوبصورت اور خوبصورت ناگینہ خالص مٹی
 ہے۔ ہر حضرت اقدس کا مشہور الہام الیسر اور کباب عہد باکی
 ناچنے اور باندھن مٹی کی ہی صنعت کیا نہ کر رہے۔ کو شہر
 و سب قیمت مٹی کی انوشی اپنا نام بھی ساتھ لکھیں تو دودھ
 یا ہر مٹی کی ہوا سے تر رہے۔ یہ مٹی عام ہے
 کامتہ۔ شیخ محمد احمدی پانی پت

نیا کتاب میں

جس کے نام سے کہیں گے

جلسہ سالانہ قریب ہے جنہوں نے حضرت اقدس کی
 کتابوں کا امتحان دیا ہے۔ وہ بھی بہت جلد معلوم تب
 منکر ہیں اسکے علاوہ قادیان سے جو بھی کتاب کسی غیر
 یا دکان سے مل سکتی ہے۔ وہ مجھ سے منکر اور فائدہ اٹھا

سر محمد آریہ	۱۲	ازاد و نام مل
شخص حق	۱۷	دشمن فوٹو والی
اسلامی اصول کی کتاب	۱۲	چشمہ معرفت
خطبہ الباسیہ	۱۲	تحفہ گورادہ
کشتی نوح	۱۵	نسیم دعوت
سنگ مقدس	۱۸	الہامات و مفاہات
مقاتل یقین	۱۵	پر حصہ
حیۃ النادرین	۱۵	کتوبات احمدیہ
سنگ مراد یہ	۱۴	پانچ حصہ
علاؤ زمانہ پر حصہ	۱۵	حامل حبیبی
حامل حکمتی	۱۵	تحفہ الملک
مراہب رحمت	۱۴	ست یحییٰ
ایام صلح	۱۴	ایس محمد عنایت اللہ قادیان

قادیان ہاؤس کے لئے مہاد ہر جاوی

جو صاحب ہم سے بیع المسلم کرنا چاہیں وہ۔ ہر
 ملک یا بیع مہدینی ہزار پیشہ سے کر۔ کر لیں۔
 اینٹ پختہ درجہ اول ساڑھے چھ روپے ۱۲
 ہزار ۱۲ جنوری ۱۲۷۵ء کو دیکھئے۔ مجلس میں
 دس فیصدی درجہ دوم ہوگی۔

ملک محمد فضل عبد الحمید حیدر آباد
 بھٹہ قادیان ضلع گورداسپور

جرمن

کے شہر ہر محروم کا فائدہ کی گزرتھیں سوتی جہاز کا
 شہر اس سے جاری ہے اور چالیس سال کے عرصہ میں اس کا
 سے زیادہ زمین بنا کر تمام دنیا میں فروخت کر چکا ہے جسے
 مقبول عالم ہر نیکیا کی کافی ترشہ۔ ایام جنگ سے پہلے
 اس کا فائدہ لے اپنا خاص تجربہ ہندوستان میں بھی جس تمام
 مشین کو ملاحظہ کر کے ان کے مقابلہ کے لئے ایک علی مشین لیا کر کے
 بھیجے جو تیز رفتاری اور خوبصورتی اور پائیداری میں نہایت عمدہ
 جسکی چال ڈر کر پکی مانند ہے جواب طلب ہو کر کیجئے۔ برکات پا
 جوالی کار آنا چاہئے نور الدین شہر گورداسپور قادیان

بنارس تحفہ

ہر قسم کے بنارسی پر سے دو پتھر زمانہ موزاں سالوں
 عرصے۔ کچا بختان۔ کانس۔ سنگ موندے سنگ گڑ
 لکھ پتھر بنارسی پائیدار مٹی جو قادیان گڑی اور جس کے
 کھلنے وغیرہ وغیرہ کلایت سے فوراً مل سکتے ہیں۔ ایک
 آزمائش کی ضرورت ہے نہایت کا فائدہ طلب فرمائیے۔
 اور آؤ کہ یہ قیمت انصار کا سوا ضرور دیکھئے۔

احباب اینڈ پنی بنارس چھاؤنی

اطلاعات

فاطرت کو معلوم ہے کہ ہمارے ہاں عرصہ سات سال سے
 صرف مٹین ہیسیاں ایجاد کر دے فضل کریم عبدالحق قادیان
 پنجاب تیار ہوئی ہیں۔ جسکو بوج نہایت کاملاً ہونے کے
 پہلے نے نہایت پسند کیا ہے اسکی مقبولیت کا ثبوت
 یہ بھی کافی ہے کہ قلیل عرصہ میں قریباً بارہ ہزار فروخت ہو چکی
 اب ہم نے حال میں مٹین انوشی کے ساتھ ایک ایسا ہڈہ
 لگا دیا ہے کہ مٹین کو جہن مٹنی ہو گا کام سے سکتے ہیں
 قیمت بھی صرف چھ روپے ہے۔

السطح پیر کارخانہ مٹین سہارا۔ قادیان پنجاب

ہمیں سے خط

محرم بند جناب ایڈیٹر صاحب: افضل
 السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
 مجھ کے فضل اور حضرت خلیفۃ المسیح ثالثی علیہ السلام
 بصرہ کی دعاؤں سے خاص قسم کی کامیابی حاصل ہوئی ہے
 جو انسانی خیال میں آئی ذرا مشکل ہے۔ اور وہ یہ کہ میں
 قادر معنی سے مجھے اپنی پڑھائی پر سرسری عرصہ جو ماہ
 میں کل کسے کی ترقی دی۔ میں برسرِ شری کے فاضل معنی ترقی
 امتحان میں کامیاب ہو گیا۔ لاھور میں ڈاکٹر۔
 تبلیغ اسلام کی طرف بل میں نے جوئے میں ذرا
 ۳۳۳ کو پوچھا اور میں یہ حقوق تھا کہ اسلام کا
 پیغام۔ فرانس کے لوگوں تک پہنچاؤں۔ چنانچہ
 کو تلاش کر کے ایک سوسائٹی میں لکھ دینے کا انتظام
 کیا اور کل وہاں *The Mohammedan*
development of
 برلین دیا کہ ایک ہندوستانی جو یہاں تجارت کرتے
 ہیں اور بعض طلباء موجود تھے۔ اور معزز فریج بھٹلین
 اور بیلڈیاں بھی تھیں۔ کچھ انگریزی میں ہوا تعلیم یافتہ
 نوجوان انگریزی جانتے ہیں لکچر کے بعد معزز کا
 ہونے اور اس کے فضل سے نہایت کامیابی
 سے جوابات دے گئے۔ حضرت مسیح موعودؑ
 کی تعلیم کا ذکر اور ان کے دعاوی پیش کئے گئے
 جس سے بعض لوگ متوجہ ہوئے۔ کہ میں
 اب بھی خدا کے مرسل آئے ہیں۔ بعض لوگوں
 کو شیوک آتے تھے اور انہیں یہ زبان میں ہے دی
 گئی ہیں انشاء اللہ اللہ ہمتہ ایس۔ لنڈن جاؤ گا
 فرانسیسی پھر وہاں ہوں۔ ذرا مہارت ہو جائے پر
 پھر انشا اللہ ایک دودھ والے اس اعلیٰ اور جرمی کا
 لگاؤ تھا انشاء اللہ اسلام کا عظیم اثر ان
 پیغام ان لوگوں تک پہنچاؤں گا۔

ایک اور ضروری بات کہ کے ذریعہ لوگوں
 تک پہنچاؤں گا اور وہ یہ کہ کسی شخص

برلین کو کسے سرور سارا لائی حالت میں ولایت
 آنے کی جرات نہ کرنا چاہیے۔ نہایت خطرناک
 اور مضحک حال ہے۔ اور اس کے کئی وجوہات
 ہیں۔

بعض وقت طلباء ہندوستان میں یہ دریافت
 کرنے کی ضرورت محسوس کرتے ہیں کہ ولایت
 میں کیا خرچ ہے۔ لنڈن میں رہائش و خوراک
 کا خرچ کم از کم ۵۰ پونڈ ماہوار ہوتا ہے۔ اس
 میں تعلیم کے اخراجات شامل نہیں ہیں۔
 آکسفورڈ اور کیمبرج میں ۲۵ پونڈ کے قریب
 خرچ ہوتا ہے۔ اس میں پڑھائی کے خرچ
 آجاتے ہیں۔ یونیورسٹیاں طلباء سے بھرپور
 ہیں۔ اور اخراجات کے لئے طلباء کو بہت دقت
 ہوتی ہے۔ اس لئے جو طالب علم آنا چاہے یہ سمجھنا
 چاہیے داخلہ کا بندوبست کرے اور پھر آئے
 ورنہ وقت میں دقت اور پیسہ ضائع ہو جائے
 امید ہے کہ تمام انہاں میرے لئے ہوا فرمایا ہوگا۔ والسلام
 خاکہ نگار محمد سعید احمد پیر من ۲۳ جولائی ۱۹۱۲ء

احمدیوں کی انگریزی اخبار

جماعت احمدیہ سلون سے قابلِ توجہ اہمیت اور گوش
 سے تامل اور انگریزی زبان میں ایک ہفتہ وار اخبار
 جاری کر رہا ہے۔ جس میں صداقت، ہمدردی اور اسلام
 کے متعلق مضامین شائع ہوتے ہیں۔ سلسلہ کی خبریں
 اور ترقیوں پر پورے دھیرے کی نظر میں ہوتی ہیں اور
 ہر طرح اخبار کو مفید اور دلچسپ بنانے کی کوشش ہوتی
 ہے۔ ہمارے انگریزی اخبار انہی اصحاب کو اس طرح منسوب
 ہو کر انہاں کے نام جاری کرنا چاہیے۔ انگریزی اخبار
 کی قیمت تین روپے اور تامل ایڈیشن کی قیمت تین روپے
 ہر سالانہ ہے اور دونوں کے خریدار سے باخبر ہو
 سکتے ہیں۔ اخبار جاری کرانے کے لئے مسند
 پر خط لکھا جائے۔

Manager, Manager Press
 30, Abchurch Lane, London, E.C. 4

برلین چھٹا کے مضمون کا ترجمہ ہو رہا ہے کہ افضل و بابر
 (آپنا آریا آرڈر رول، مطالعہ دیوانی)

بعد الہی باجوان شیخ محمد حسین صاحب

منصف درجہ اول عہدہ مقام نازوال

پچھن ہنس دنگول شاہ سید فیض بھٹن اور گور
 قوم کھتری ساکن سکیتہ قوم جٹ ساکن حال
 تحصیل لہور الہی مہنام گولی خواجہ متصل کلا سید
 تحصیل پیر و درہ غلام علیا مولانا علی
 وغیرہ مال برداری متک
 جام سید فیض بھٹن اور قوم جٹ ساکن حال گولی خواجہ متصل
 تحصیل پیر و درہ غلام علیا مولانا علی
 تحصیل میں سے پایا جائے کہ تم دانستہ سے چھوڑ دینے پر
 اسلئے تمہارا رزم اشتہ جاری کیا گیا تاکہ لوگوں کو مطلع کیا
 ہو کہ یہودی مسند مرکوز نہ تھا اور یہاں کے حالات کو غور کیا
 کہ تاریخ ہر ماہ آگست ۱۹۱۲ء کو پھر جاری ہوگا

مفوضات نور

مولانا مولوی حکیم غلیظ المسیح اول کفر لکھا کہ خرافات
 نور الدین صاحب جو خرافات انہاں میں سے ہے
 میں ایک سال کی صدمت میں یہ ظہور میں بہت دور
 چھٹی مسیحی اور دینی مسیحی میں سے ہے اور
 جواب پچھلی رقم مسند مولوی نور الدین صاحب
 ڈیڑی قیمت ۱۰۰

خال ختم ہر سال نقد مسند مولوی نور الدین صاحب
 پچھلی رقم ختم ہونے کے لئے ان کا نام اور حالت انہاں سے
 ثابت ملے اور یہ بیان کی ہے۔ انہوں نے ان میں سے ایک
 ایک کتاب کا دیان سے مل سکتی ہیں۔

احمدی دنیوی اخبار میں کیا فرق ہو اور حضرت مسیح موعودؑ
 نہایت عظیم کا ذکر کی چھائی اور قیمت ۱۰۰

لغات القرآن: جس میں تمام قرآنی لغتیں سلسلہ وار
 ہیں قیمت ہر لغت ۱۰۰

سچ و جھوٹ احمدی حرکت ملانازا مہتر

ماسٹر حسین جان صاحب -

بھائی محمود احمد صاحب -

ماہران لنگر خانہ -

شیخ عبدالرحمن صاحب مصری -

میال عبدالرحمن صاحب کافانی -

میال شیر محمد صاحب دکاندار -

میال دلی محمد صاحب دکاندار -

زین العابدین صاحب مارٹش -

غلام حسین صاحب مارٹش -

بشیر احمد صاحب کاتب -

عبدالرزاق صاحب شیر فروش -

مستری محمد بیگ صاحب -

مولوی عبدالغنی صاحب -

مرزا عزیز احمد صاحب ایم -

مرزا احمد بیگ صاحب -

مستری کریم بخش صاحب -

ماسٹر محمد طفیل صاحب -

نصرت اللہ صاحب گوہر -

فیروز پور شہر کے احباب

خال صاحب منشی فرزند علی صاحب -

میال محمد امیر صاحب -

منشی علی بخش صاحب -

منشی علی محمد صاحب -

منشی سلاست علی صاحب -

چودھری مولابخش صاحب -

منشی احمد جان صاحب -

منشی جمال الدین صاحب -

منشی محمد عبید اللہ صاحب -

منشی عبدالغنی صاحب -

منشی مشتاق احمد صاحب -

منشی جلال الدین صاحب -

مرزا ناصر علی صاحب پلیڈر -

پیر اکبر علی صاحب پلیڈر -

منشی محمد حسن صاحب -

منشی محمد فاضل صاحب -

منشی محمد اشرف خان صاحب -

ابلیہ دلی خال صاحب منشی فرزند علی صاحب -

ابلیہ منشی احمد اللہ خان صاحب -

ابلیہ منشی محمد حسن صاحب -

ابلیہ منشی محمد اشرف خان صاحب -

متفرق مقامات کے احباب

شیخ ذوالکرم صاحب حیدر آباد -

چودھری فخر اللہ خان صاحب بیرسر لاہور -

حسن خان صاحب ہید کنٹیل ضلع جنگ -

منظور علی صاحب سب انپیکر علی گڑھ -

فوز الدین صاحب چک نمبر ۱ منٹری -

جناب غلام اکبر خان صاحب -

بنج انیکورٹ - حیدر آباد -

سرکار الدین صاحب شین مارٹر ایچ پور -

سرکار الدین صاحب وزیرستان -

نیاز محمد صاحب گوگیرہ -

خان بہادر شیخ محمد بن صاحب علی گڑھ -

محمد رفیع صاحب سب انپیکر جیکب آباد -

غلام نبی صاحب سیٹی راہ پٹنڈی -

میزان حصص ۲۷۱

اب باقی تین سو انیس حصے باقی ہیں۔ احباب ذریعہ توجہ فرمادیں اور بقیہ حصے دے کر دیں۔ یہ تمام اہل حق ہیں۔

روغن زد کے متعلق اعلان

جلد سالانہ ۱۹۲۱ء کے متعلق اعلان کیا گیا ہے کہ اس میں پختہ گئی فرج ہو گا۔ اسی مقدار کا وصولی کے متعلق میں نے مختلف احمدی زمیندار احباب کی خدمت میں شکایت کی تھی کہ وہ اس مقدار میں سے اپنے اپنے ذمہ کافی حصہ لیں۔

یہ کمی ان سے آگے لکھا گیا ہے یعنی وہ اگر ہر باغیچہ لیا جاوے گا۔ مگر وہ اس سے اپنے ذمہ لیں۔ میری اس تحریک پر جن احباب کے ذمہ ہے ۲۳ اگست ۱۹۲۱ء تک وصول چکے ہیں۔ ان کے اسامہ گرامی مع مقدار بھی درج ذیل ہیں۔

نام معفی	مقدار کمی
چودھری کرم آبی صاحب کرم پورہ	۲۰ ٹن
چودھری عبداللہ خان صاحب بھول پور ضلع لاہور	۳۵ ٹن
جماعت کوکھ دال ضلع لال پور	۱۰ ٹن
سکری میرا بخش صاحب شیخ پورہ ضلع گوجرات	۲۰ ٹن
جماعت شیخ پورہ - ضلع گوجرات	۲۰ ٹن
سید مزیل شاہ صاحب موضع کھیر مند گوجرات	۱۰ ٹن
جماعت فیروز والا - ضلع گوجرات	۲۰ ٹن
ماسٹر محمد صاحب کٹ رحمت خیل	۲۰ ٹن
جماعت کلیان پور - ضلع لال پور	۲۰ ٹن

چودھری غلام حیدر صاحب د

چودھری شاہ محمد صاحب چک ۲۳ جوبلی { ۲۰ ٹن

میزان کل پنج من پندہ تاریخ

ابھی گویا نصف گئی کے وہ حصے اسے ہیں۔

نصف باقی ہے۔ میں اسے کرتا ہوں کہ تمام وہ احباب جن کے نام میں نے تحریر کی چھپیاں تھیں وہ ان سطور کو پڑھ کر وہ اپنی ڈاک مجھے اطلاع دیجئے۔

کہ وہ کس قدر کمی جملہ سالانہ کے لئے دینگے۔ نیز تمام وہ احمدی احباب جو بھی کی امداد دے سکتے ہیں۔

موجودہ واقفیت یا فیضان کی وجہ سے پختہ انکو تحریک نہیں کی۔ وہ بھی اس کار خیر میں شریک ہوں۔ اور مجھے اطلاع دیں۔ کہ وہ روغن زد کی کمی قدر مقدار بطور امداد جملہ سالانہ کے لئے دے سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ امداد فرمائے۔

اور ان کے متعلقین پر ہمارا رحمت نازل فرمائے۔

امین غم آمین - والسلام

سید محمد اسلمی - دفتر جلد سالانہ

۲۳ اگست ۱۹۲۱ء

جلسہ سالانہ کے آثار

انچاندہ تو ہیں اور توحید اور دین میں کمال
پہلے اس کو اور اس پر وہ نقطہ کہے کہ تیار ہوں کہ
ہم احمدی مسلمان کے ایک ہمیشہ وہی کے مصداق
ہوئے گا۔ اور وہ اور اس کے رفیقوں کا عقلم اور
محبت سے نام لینگے۔ اور اگر ایسا نہ کریں گے تو
ایک بڑی رقم نادان کی جو تین لاکھ سے کم نہیں ملے گی
بہند صاحبوں کی خدمت میں اور اگر بیٹے۔ اور
اگر بہند صاحبان دل سے ہلے ساتھ صفائی
کرنا چاہتے ہیں۔ تو وہ بھی ایسا ہی انداز رکھ کر اپنے
دستخط کریں۔ اور اس کا مضمون یہی ہو گا کہ
کہ ہم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی
رسالت اور نبوت پر ایمان لاتے ہیں۔ اور انکو
سچائی اور رسول سمجھتے ہیں۔ اور آئندہ کچھ
ادب اور عقلم کے ساتھ یاد کریں گے۔ جیسا کہ
ایک نئے دامن کے مناسب حال ہے۔ اور
اگر ہم ایسا نہ کریں۔ تو ایک بڑی رقم نادان کی جو
تین لاکھ روپیہ سے کم نہیں ہوگی۔ احمدی مسلمان
کے پیشرو کی خدمت میں پیش کریں گے۔
ہے اس معاہدہ صلح کا مسودہ جو ہمارے امام
نے پیش کیا۔ اور اسی سلسلہ میں حضور نے یہ بھی فرمایا
و اگر بہند وہ بھی اپنے صدق دل سے ہٹ کر
نہی ہلے اللہ علیہ وسلم کو سچائی مان لیں۔ اور اپنے
ایمان لائیں۔ تو یہ نذر جو گائے کی وجہ سے
ہے۔ اس کو بھی درمیان سے اٹھا دیا جائے
جس چیز کو ہم صاف جانتے ہیں۔ ہم پر واجب
نہیں کہ حضور اسکو استعمال ہی کریں گے
مسودہ ہندو کے کہ یہ قرآنی گاو کی مخالفت ہے
یا ہندوؤں کی دعوت اسلام۔ اور جب وہ حضرت
محمد مصطفیٰ کی رسالت پر ایمان لائیں گے تو انکو صدق دل
سچائی مان لیں گے۔ اور انکو انکے ارشادات کی ایسی تعبیر کریں گے
جس کی ایک نئی تفسیر کے تحت سال سے پہلے قرآنی گاو کا
وال کو رہ جائیگا۔ میں سید کا ہوں کہ مسودہ ہندو
نہی مان لیں گے۔ اور میں ان کو سچائی مان لیں گے۔ اور
یہ بھی ہندو پر ایمان دینا واجب قرار دینے کو تیار ہیں۔

پیش خیر افضل مورخہ ۱۸ گشت میں اعلان کر چکا
ہوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام اور
آپ کے بھائیوں کا عطیہ مبلغ پانچ سو روپیہ سالانہ سالانہ
کے لئے پر لگایا گیا ہے جو احباب اس امر کو چاہتے
ہیں موجب اختیار اور ذرا اب تصور فرمادیں کہ وہ ملے
کی آمد میں حضرت صاحب کے ساتھ شریک ہوں
لان کیلئے یہ توفیق نصیب ہے۔ ایسے احباب براہی طرح
فرمادیں۔ کہ وہ آئے کے کس قدر حصے دیں گے۔ ایک
حصہ ۲ من کا ہو گا۔ جس کی قیمت ۱۰ روپیہ
ہے۔ یہی اس کو ایک بہت سے احباب نے لیکر
کہی ہے۔ دوسرے احباب کی ترغیب کے لئے ارادہ
ہے۔ کہ ایسے احباب کے نام مع تہہ اور حصص اخبارات
میں شائع کئے جائیں۔ لیکن پہلے اعلان میں اب اس قدر
ترسیم کی جاتی ہے۔ کہ ایک حصہ بجائے دو من کے
ایک من مقرر کیا جاتا ہے۔ جو صاحب کے اندوں
شریک ہونا چاہیں۔ وہ کہے کہ ایک من آئے کی
قیمت دین یعنی آٹھ روپیہ۔ مگر یہ یاد رہے۔ کہ ایسی نام
و قوم اگرت کے آخر وہ نمبر کے پہلے ہفتہ کے اند
اللہ تعالیٰ چاہیں۔ مگر یہ حصے سے قبل جو اطلاعی خط
حضور رکھنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ احباب کو اس کا رخیر
حصہ لینی کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ارادہ کرنے والوں
اور ان کے اہل و عیال پر باران رحمت نازل فرمائے۔
اب میں ان احباب کے نام لکھتا ہوں۔ جنہوں نے
۱۸ گشت تک احباب کو دی ہے۔ اور ان میں سے
کے احباب کے نام لکھتا ہوں۔ جو ان کی خدمت میں اب بھی
محمد حسین صاحب کو پیش کرنا چاہیں۔ اور یہ آخر ۱۸ گشت
۱۸ گشت تک احباب کے نام لکھتا ہوں۔ جنہوں نے
نام و عدد گشت ہندو۔ تہہ و حصہ رقم
حضرت خیر علیہ السلام پر ایمان لائے۔ ۲۳
شہزادہ عبد الحمید صاحب
برخیشویہ علی صاحب الیدیر احمد

- بابو قیروز دین صاحب کادیان۔ ۲
- سید ولی اللہ شاہ صاحب۔ ۲
- میاں احمد دین صاحب زنگر۔ ۱
- مستری فضل محمد صاحب۔ ۱
- چودہری فضل احمد صاحب خٹار غلام سندھ۔ ۱
- مولوی عبد الحق صاحب۔ ۱
- مولوی رحیم بخش صاحب اجمہ۔ ۱
- مرزا محمد حسین صاحب درزی۔ ۱
- مولوی فضل دین صاحب کابل۔ ۴
- میر قاسم علی صاحب الیدیر غازی۔ ۲
- میاں نظام الدین صاحب درزی۔ ۱
- منشی نور الدین صاحب ملتان۔ ۱
- مولوی مشیر علی صاحب۔ ۱
- شیخ محمد یوسف صاحب۔ ۱
- مولوی غلام رسول صاحب۔ ۱
- فتح زور احمد صاحب۔ ۱
- سید وزارت حسین صاحب۔ ۱
- منشی زور محمد صاحب بیدل کراچی۔ ۱
- میاں ابراہیم صاحب کشمیر۔ ۱
- قاضی امیر حسین صاحب۔ ۱
- میاں عبد اللہ صاحب کھار۔ ۱
- مستری محمد علی صاحب۔ ۱
- شیخ عبد العزیز صاحب۔ ۱
- مستری امام بخش صاحب۔ ۲
- تہہ محمد اسحق صاحب۔ ۱
- مستری عطاء محمد صاحب۔ ۱
- میر ابراہیم صاحب درزیات۔ ۱
- عبد الغنی صاحب بھار۔ ۱
- اللہ و تہہ صاحب گجراتی۔ ۱
- منشی فضل حق صاحب۔ ۱
- مستری اللہ دتہ صاحب۔ ۲
- مولوی محمد علی صاحب۔ ۲
- قاضی عبد اللہ صاحب۔ ۱
- محمد دین صاحب دارہی۔ ۲

کیا پیغام بتائے گا۔ کہ اس وقت تک جسے بائبل کے کہنے "سکھانا" سمجھنے سونپنے کی ضرورت ہے عمل درآمد شروع کیلئے۔ اور باقیوں کو اس پر عمل کرنے کے کیا کوئی مشق کی گئی ہے یا نہیں جاننا چاہیے۔ اگر پیغام الی اور ان کے کہنا ہے۔ کہ مسٹر گاندھی کی سڑک سو دینی پر عمل کرنے سے الی الی کے سر سے غم کا ثبوت دور ہو سکتا ہے۔ ان کی کج فہمی کو کھلی ہوئی ہے۔ اور ان کو اپنے دین کے دینے پر تو ایسے وقت میں جبکہ امیر پیغام کے نزدیک الی الی نے غارتگری کی کہ نقصان پہنچا کر اور مقامات مقدسہ پر قبضہ کر کے اسلام میں درست اصلاحی کی ہے۔ ضرور اس کا کام میں لانا چاہیئے۔

دیکھتے ہیں پیغاموں نے یہ نازہ قدم جو اٹھایا ہے اس پر وہ قائم رہ کر مسٹر گاندھی کے سچے پیرو ثابت ہوتے ہیں یا چاندان کے بعد جیل ہوتے ہیں۔

امیر اسلام اتحاد
کی حقیقت

جوانوں کی شہسواروں پر سمجھا جاتا ہے۔ فرما تھا۔ "وہ لوگ (مسلماں) سمجھتے ہیں کہ اسلام اتحاد کے بچے ہیں۔ مگر ان کے دل ایک دوسرے کے بغض سے بھرے ہوئے ہیں۔ وہ ظاہر میں اتفاق و اتحاد کے گیت گاتے ہیں۔ مگر باطن میں ایک دوسرے کو تیر و تیر کے اکھاڑ پیٹنے کے دینے ہو رہے ہیں۔ ہم سے بعض مسلمانوں نے جو بڑے اتحاد کے حامی ہیں۔ مگر ان کی جگہ پر جب انکو برائی ملے۔ تو ہم ان کی مدد سے جندوں کو اپنے ساتھ لے لیتے ہیں۔ (۱) طرح طرح کے ہندو ہیں اس سے ایک سمجھوتہ ہو سکتا ہے بعض خیالات ہم پر ظاہر کر رہے ہیں۔ ان میں سے بعض نے کہا کہ ہم ۲۲ درجہ ہیں۔ اگر یہ جالیں پھر ہم ان مسلمانوں کو قابو کر لیتے۔

پہلے سے کہتے ہیں۔ اور اس نیت سے کہتے ہیں اور جو محبت کا اقدار بڑھاتے ہیں۔ اور ان کے دل میں اس قدر کپٹ ہے۔ وہ کب اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکیں۔ (الفضل ۱۱۔ اپریل ۱۹۲۱ء)

یہ جو کچھ بیان کیا گیا۔ واقعات اور حالات کے مطابق بیان کیا گیا۔ لیکن ممکن ہے۔ نام نہاد اتحاد کے متوالوں کو یقین نہ آئے۔ ایسے لوگوں کو ہم مسٹر محمد علی کے ان الفاظ کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ جو انہوں نے حال میں اپنی لکھنؤ کی تقریر میں کہا اور یوں ہیں۔

"گو برادر اتحاد اس کے دعویٰ کے جتنے پر مگر دل میں جو ہے۔ ہندو اپنے الی الی خوف زدہ ہیں کہ "سوانح" ہو تو مسلمانوں کا دلچ ہو جائیگا۔ دوسری طرف مسلمان اپنی جگہ کا پتہ لے رہے ہیں۔ کہ "سوانح" کے لئے "ہندو دلچ" کے ہیں۔ ریاضی کا ایک عقدہ ہے کہ دو سامنے کے ایک دوسرے کو ٹھنڈا کر دیا۔ یہاں تک کہ ایک کا منہ دوسرے کے منہ پر ایک حلقہ بن گیا۔ جب اس قسم کا حلقہ ان کے منہ میں بند ہو جائے گا تو ان کی اپنی بوجھ سے بن جائیگا۔ اس وقت کہیں ہماری کھٹک حل ہوگی؟ (۱۳ اگست)

ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ باوجود اس کے اتفاق و اتحاد بائبل میں ایک دوسرے کے دشمن نہیں رہ رہ کر صرف ہندو نہیں۔ بلکہ ایک دوسرے کے خلاف سخت بدظن ہیں۔ اور فتنہ ہیں۔ کہ موقوفہ پر ایک دوسرے کو قابو کر دیں۔ نیز مسٹر محمد علی نے نزدیک حقیقت کی حیثیت سے سامانوں کی ہے جب تک یہ ایک حلقہ کی صورت نہ بن سکے اس وقت تک خطرہ دور نہیں ہو سکتا۔ اور اس طرح یہ اتحاد بے فائدہ ہے۔ مانہ کا پورا مصداق ہے کیا اس نطق و اتحاد پر اعتماد کیا جا سکتا ہے

فاروق کا ساتھی

اسلامی لشکر میں غلام اللہ حضرت ابو بکر رحمہ اللہ "صدیق اکبر" حضرت عمر "فاروق اعظم" حضرت عثمان "غنی" حضرت علی "امیر المومنین" ان کا یہ مطلب نہیں کہ ایک لقب جس صفت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ وہ صرف اتنی ہی بات باقی ہے۔ جن کو اس سے لقب کیا جاتا ہے۔ دوسروں میں نہیں باقی جاتی مگر اس میں شک نہیں کہ ان القاب سے خاص خاص مقامات میں ممتاز ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ اور یہ القاب اس قدر شہرت پاتے ہیں کہ جب "صدیق اکبر" یا "فاروق اعظم" کہا جائیگا۔ تو فوراً ذہن حضرت ابو بکر و حضرت عمر کی طرف ہی منتقل ہو گا۔ ۲۲ جولائی کے اجتماع میں ایک مضمون "مذہب ان" الی صلاقی و نسبی و حیاتی و ملاتی اللہ رب العالمین "تخلیج ہوا کہ جس میں لکھا ہے۔

"ہم کو وہ اطلاع اور جاں نثاری چاہیئے۔ جو فاروق میں امیر المومنین نے دکھائی۔ اذ بقولہ لعلی صاحبہ کا تختہ ان اللہ معا ہے۔ فاروق کے ساتھی حضرت ابو بکر رحمہ اللہ امیر المومنین کے خطبے اور مصیبت کے وقت اور نازک حالت میں شجاعت دکھاتے تھے۔ مگر آپ کا لقب امیر المومنین اخاب نہ تھا۔ امیر المومنین کا لقب صرف حضرت علی کے لئے مخصوص ہے۔ اور وہ نازک کے ساتھی نہ تھے۔ مضمون نویس کو یا تو معلوم نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فاروق میں کس سے حضور معلوم کی حفاظت کے خیال سے اپنی چادر کے گوشے لپیٹ لیا یا انہیں سامنے نہ لیا۔ انہوں نے دلدلی نہیں۔ اور اگر پڑے۔ تو وہ اپنے سر پر حضرت ابو بکر رحمہ اللہ کی طرف اس لقب کو منسوب کرنا جو حضرت علی کا ہے اور بڑے نصرت کے یہ ایک بڑے خیال میں ایک نقص ہے۔ جس کے عوام کو صحیح واقفیت کے متعلق دھوکہ لگ سکتا ہے۔

اس کے متعلق اصل تو یہ پیام اور پیامبروں کی خدمت میں مبارکباد عرض کرنے ہیں کہ وہ مخالفت کا ہر وہ آثار کو کھلم کھلا مسلک گاندھی کی طرح سے حل کر رہے ہیں۔ پھر یہ دریافت کرنے ہیں کہ پیغام کے وہ احباب جنہوں نے یکم اگست سے کھنڈ پوشی شروع کر دی ہے۔ ان میں خود "امیر قوم" مولوی محمد علی صاحب نائل ہیں یا نہیں۔ امدان سے اس باب سے میں مستحضرا کر چکا ہوں یا نہیں۔ اگر نہیں تو وہ کس مرض کی دوا طلب کیا کرتے ہیں؟ مسٹر گاندھی کو وہ اپنا امیر سمجھتے ہیں، کہ ان کی تحریک کے مقابلہ میں مولوی محمد علی صاحب کی نامی اور عمل کو کوئی وقت نہیں دیتے۔ ان کے مولوی محمد علی صاحب نے خود کھنڈ پوشی شروع کر دی ہے۔ اور اپنے ساتھیوں کو بھی ایسا ہی کرنے کا حکم دے رہے۔ تو اس اور شور کے ساتھ اعلان ہونا چاہیئے تاکہ دور و نزدیک کے سب باخبر مبالغہ اس پر عمل شروع کر دیں۔ اور پیغام کی ہر آرزو برآئے کہ لاہور کے محمد امدان دہلوی کے سر سے خود کار بغوت اتر جائے انھیں قتل جائیں اور پیغام کے پیچھے ہر جانیں ہر قبیلہ ہے کہ پیغام پہنچانے پر ہر جانیں ہر جانیں اس حربہ پر متفق ہیں کہ ان کی "تفہیم ہندوستان" کوئی کتاب ہے۔ لیکن محمد باجین میں سے صرف "مصلحان" کا اس پر محمد آدھو کا کوئی بھانپ ہے۔ حالانکہ اس کا فرض تھا کہ تمام محمد باجین کو اس تحریک پر کھنڈ پوشی شروع کرنا۔

الابا میں موہلوں کا فساد

سکریٹری عدالتیں کالی کٹ ۲۲ اگست کل حکام کو
جلاوی کشیں اطلاع ملی کہ موہلوں کے ہجوم مختلف
مقامات کی سرحدیں چھو رہے ہیں۔ ہجوم نے پلوں کے
موجوں کی گھنٹیوں کو فروغ دے دیا ہے۔ گراہا لانا، مانی کا
شیشیں کھنڈ ہو گیا۔

لیڈران خلافت جو شہنشاہ گرفتار ہوئے ہیں ان
کی گرفتاری میں ابراہن کبھی بعض متنبو لیڈران
خلافت بھی ہیں۔ وہ انگریزوں کے ہونے سے موہلوں
نے ہر کار سے کوڑھ کو بک کر کے ڈاک چھین لی۔
مارشل لا رقبہ الابات میں داخل لاہوری کر دیا گیا ہے
کا اعلان کرمان افسر نے اعلان کیا ہے کہ ایراند اور
پونانی میں علانیہ بغاوت کو پیش نظر رکھ کر کے ساتھ متنبو
مقامات میں ریلوے لائن کو اکھاڑ ڈالنے۔ ریلوے
۲۲ ٹنوں اور پبلک دفاتر کو کوٹھنے اور جلا ڈالنے
کے واقعات ظہور پذیر ہوئے اسکا اعلان کیا جا رہا
کہ کوئی شخص ریلوے لائن سے گزریا داخل نہیں
ہو سکتا۔ ورنہ اسکو فیر کر دیا جائیگا۔ اس اعلان میں
ایک مقام پر پانچ آدمیوں سے زیادہ جمع ہونے
کو بھی جرم قرار دیا گیا ہے۔

گورنمنٹ مدراس ۲۲ اگست گورنمنٹ مدراس
کا اعلان نے مساوات موہلوں کے متعلق ایک
اعلان منسلک کیا ہے کہ کچھ عرصہ سے شورش پسند لوگ
موہلوں کے زیادہ جاہل طبقے کے ذریعہ جذبات کو بھڑکا
ہے جس سے دو تین ماہ پیشتر بعض مقامات میں یہ بھی
دیکھا گیا تھا کہ دائیتر بنائے جا رہے ہیں موہلوں
کی جن جماعتوں نے اس مقام پر دھماکا لگنا شروع
کر دیا تھا جہاں شیشے کے فسادیں موہلوں سے اور
پلوں نے گئے تھے جس کے منوایہ پمفلٹ خالصتہ گئے گئے
اور منوایہ تقریریں لکھیں۔

پوائیوں میں اس مہینے کے آغاز میں وہ واقعات
تاکہ انتظام ایسے ہوئے جن سے پتہ لگتا تھا کہ

انہوں نے قانونی احکام کی مراعت نہ کی بلکہ طاقت کرنے
کا قاعدہ انتظام کر رکھا تھا۔ اور وہ کسی انتظام کے
اخت میں۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے فیصلہ کیا کہ اس انتظام
کے لیڈروں کو گرفتار کر کے ان کے خلاف موہلوں کے
قانون نافذ ہو کر یہ شیشے کے مطابق مندرجہ بالا جائے
اس مقصد کے لئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ۲۲ اگست
صبح تیسروں کو گادی میں گیا۔ اس کے ساتھ گروہ فوج کی ایک جات
اور خاص پولیس کی ایک جماعت تھی۔ ۲۲ بجے ڈسٹرکٹ کو اطلاع
ہوئی کہ تھانہ میں ہزار موہلوں کا ایک مسلح ہجوم ریلوے
پاراپانامی سے تیسروں کو گادی کو نہا ہے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ
کے پاس جو فوج تھی اس کا زیادہ تر حصہ ہجوم کو منتشر کرنے کو
لئے آئے گیا اور۔ تھانہ کی جگہ پر اس کی ضرورت نہیں تھی
گرفتار کئے گئے۔

ڈاکٹر۔ سب ڈویژنل مجسٹریٹ ڈاکٹر کی رپورٹ
ڈاکٹر لیا گیا منظر ہے کہ پانچا بن گادی میں ڈاکٹر نہ ٹوٹ
لیا گیا اور ریلوے کو کوئی جگہوں پر نقصان بھی پہنچا یا
گیا۔ کوئی آدمی قتل بھی ہوئے ہار کاٹ دئے گئے۔
بلوایوں نے کئی مدراس ۲۲ اگست کلکٹر کالی
انسر ونگو پکڑا گیا کی رپورٹ منظر ہے کہ موہلوں
سے سب مجسٹریٹ الیکٹر پولیس دو سپاہیوں اور ایک
یورپن کو گرفتار کر لیا۔

حفاظتی فوج کالی کٹ ۲۲ اگست ریلوے لائن کو
کی طلبی دوبارہ تعمیر کیا جا رہا ہے۔ حفاظتی
فوج طلب کر لی گئی ایراند میں حالت خطرناک ہے۔
قصبے خالی کالی کٹ ۲۳ اگست پاراپانامی
کوڑے گئے اور دیگر مقامات علی طور پر لوگوں سے
خالی ہو گئے ہیں۔ بلوایوں کے پاس سبرنگ کے
تکا جھنڈے ہیں۔

پولیس کے سترہ کالی کٹ ۲۳ اگست ڈسٹرکٹ
آدمی پکڑ لئے گئے مجسٹریٹ نے اعلان کیا ہے کہ
موہلوں کے بلوایوں سے مالی نقصان دہ گئی شرح جو
دصول کیا جائیگا۔ سترہ پولیس مینوں کا ایک سترہ تیسروں کے
پاس ڈنڈہ یا قلعہ پولیس والوں کو موہلوں سے لے کر لیا
اور وہ دیاں لارہ سینے پر چھو کر کیا ان میں جا رہے ہیں

توجہ لگائے لیکن باقیوں کا پتہ کچھ معلوم نہیں جو اسٹیشن
اسٹنٹ مجسٹریٹ کا کچھ پتہ نہیں لگا۔ ایک کانڈیل کو سپنا
میں لایا گیا اسکی حالت بہت نازک ہے اور اسکی جسم پر
بہت زخم ہیں۔ تھانہ اور سرکاری دفاتروں کو لوٹ لیا گیا
انہوں نے زیر مندرجہ مقبضیوں کو جو حالات میں بندھے
رہا کر دیا۔

۵۔ ۷ موہلوں مدراس ۲۳ اگست بقول
کا نقصان جان اخبار مدراس میں ادا دی
فوج اسلئے طلب کی گئی تھی کہ کالی کٹ میں لوٹ مار کی
بہت افواہیں گرم تھیں ریلوے میں کو مغربی پہاڑی پر ہینچا دیا
گیا ہے۔ موہلوں کے مقتول اور زخمیوں کا اندازہ پانچ
اور ۷ سو کے درمیان لایا جاتا ہے۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس
نے تمام نقدی اور قیمتی کاغذات کو خزانہ میں پہنچا دیا ہے
سینئر جنٹلمن اسی گروہ فوج کے ۱۹-۱۵ آدمی لاپتہ ہیں۔
مساوات کی کالی کٹ ۲۲ اگست تیسروں کے حملے میں
شدت دس ہزار موہلوں نے حصہ لیا
انہوں نے ڈسٹرکٹ منصف کی عدالت کے ریکارڈ لیا
اور تھانہ کو آگ لگا دی۔ بلوایوں نے اپنی مختلف
جماعتیں بنائی ہیں اور مختلف سمتوں میں جا رہے ہیں
ہلف کے باغات چائے کے بن ہزار موہلوں نے
کام چھوڑ دیا ہے یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ موہلوں
کی چوٹیاں کاٹ کر ان کو موہلوں پیاں پساکر تبدیل کر
کر رہے ہیں۔ بہت سے بندوؤں کے مکانات وٹ
لئے گئے ہیں۔

خوف و ہراس کو کم کالی کٹ ۲۲ اگست اس کی
کرنے کی کوشش اطلاع ملی ہے کہ مسٹری آفسن
سپینل اسٹنٹ کلکٹر الایرام محفوظ ہیں۔ حکام
قانون پسند لوگوں کی دست کو کم کرنے کے لئے
کوشش کر رہے ہیں۔

سیٹھ یعقوب حسن مدراس ۲۲ اگست سٹھ
کا اعلان یعقوب حسن نے فسادات
الابات کے متعلق اخبارات میں لکھا ہے کہ اگر مجھے
اور میرے ساتھیوں کو علاقہ فساد میں جانے کی اجازت
دیجائے تو ہم لوگوں کو جو شش ٹھنڈا اور معمولی حالات

غیمالک کی خبریں

انگور کی قومی قسطنطنیہ اہم انگست انگو ما کا پیغام مجلس قومی رومی لکھی ہے کہ کہاں پاخانہ قومی مجلس قومی رومی لکھی ہے اور اس امر کو فرض قرار دیا ہے کہ ہر گھر کیلک مہیا کرے اور تاجر اپنے رساک خوراک و روغنیاں کا چالیس فیصدی دیں۔

روس کی امداد برلن ۲۲ اگست روس کو جو امداد کی شدہ اٹل دی جا رہی ہے اس میں ستر فوج اور حکام کو مدد نہ ملے گی۔ یہ وہ کمزور لوگوں اور بچوں کی دی جائیگی۔ سوویت جنرل گاہ سے قتل زدہ طاقتور لیجانے کے لئے گاڑیاں وغیرہ دیئے۔ اگر سوویت شرفا امداد کے خلاف درزی کی نو امداد بند کر دیا جائیگی۔

ترک یون کو تباہ انجنیر ۱۹ اگست ایک سرکاری کرتے جاتے ہیں اعلان ایٹا کو جبک میں پونا فیج کی مزید پیش قدمی کی ضرورت ہے۔ اور مظہر کے کفیم کے سوار صیتے مشرق کی جانب پہا ہور ہے جس غنیم اپنی پہاڑی میں یون کو تباہ کرنا جا رہا ہے۔

دنیہ جہد ایران ڈبلیو لیلیگٹ کا نامہ زنگار مرزا قسطنطنیہ جا رہی کیا تار ہے۔ کہ دنیہ جہد ایران انجنیر سے یہاں پونے میں اور قسطنطنیہ ہار ہے میں لارڈ جانسن کی لندن ۲۰ اگست دہالہ مراد میں آئرلینڈ کو دھکی لارڈ جانسن نے مسٹر آئرلینڈ پر مباحثہ کے دوران میں تقریر کرتے ہوئے کہا اگر گنٹ شنیہ صلح کی موجودہ کوشش نامہ ہی تو ہیں تو گنٹ کے خلاف ایک ایسے عظیم الشان پیمانہ پرستی سرگرمی مجموع کر دی جائیں۔ جیسی اس وقت تک کہی نہیں ہوئی ہیں۔ اور ہم حق اور انسانی کسی کارروائی کو عمل میں آئے سے احتراز نہ کریں گے۔

ہندو سے بچنے کیلئے شاہک الم ۲۳ اگست کیا ایک شہر کو آگ لگا دی جائے گا۔ نامہ طاہرہ ملکدارس کا بیان کہ استر خان کے سوویت سفیر نے حکومت مسکو کو اطلاع دی کہ استر خان میں اس قدر غلاظت ہے کہ بغیر سے جنگ کرنا ضروری ہے۔ سفارت کی ہے کہ باشندہ کو اس پیشانی منتقل کر کے

لاہور میں ہندوؤں کے لئے لاہور میں لاہور کے لئے سستے کٹے کی دوکانیں کھولنے اپنے خیر سے آئے کی دکان کھولی ہے جس سے ہر روز ایک سو سو بیس ہندوؤں کو تین اہمک ایسے کاہ سیر آٹا دیا جائیگا۔

ایک سرکاری بیان مظہر کے کوڈرٹا کو الٹا سرحد اور وزیرستان میں سخت بارش کی وجہ سے ٹرک خراب ہو گئی ہے ٹانگ اور کوہ کے درمیان مسدود ریل و رسائل منقطع ہے۔ ۱۸ اگست کی اطلاع ہے کہ خیر خفی سے ہرے ٹکرات کی لائن کاٹ دی گئی ہے۔ لہذا سب سے توجہ نہ ملے ہوئے کی کہیں پر گور بار بار جاری کی گئی بعض گھر تباہ ہو گئے اور دشمنوں کو نقصان پہنچا۔ غنیم کے بے اثر چھوٹے چھوٹے حملے جاری ہیں۔

فائر ریگریڈ لاہور کے لاہور پبلک دکنس میں کینیٹ سیرینڈٹ کا استعفیٰ نے معذ کیا کہ نہ ریگریڈ کا خلا کھد کی وردی پہننے سیرینڈٹ فائر ریگریڈ نے استعفیٰ پیش کر دیا جس سبب کینیٹ نے منظور کر لیا سیرینڈٹ مذکور نے جنرل کینیٹ کو اطلاع دی ہے کہ ختم ۱۰۰ دینر کے بائیکاٹ کارروائیوں میں شریک نہ ہونے کی صورت میں وہ ہرگز ملازمت کرنا پسند نہیں کریں گے۔

علی گڑھ کی پولیس علی گڑھ ۲۴ اگست کو اتناغات انسپکٹر جنرل پولیس نے آج صبح علی گڑھ کی پولیس کا معاخذ کیا اور فسادات کے متعلق ان کی ہوا کی تعریف کی اس کے بعد ان کا شبلوں کو اتناغات تقسیم کئے۔ جنہوں نے تحصیل اور خزانہ کو پچایا پہلا انعام تین سو روپیہ کا تھا۔ دوسرا ڈیڑھ سو روپیہ تھا۔ دواغات دو دو سو روپیہ کے تھے۔

پنجاب میں شادی سے شادی تک مسلمانان پنجاب شریعہ امت ۳۹ ۲۰۲۶ ۲۰۲۲ ۲۰۲۲ ۲۰۲۲ کے مقابلہ میں ہندوؤں میں ۲۰۲۲ ۲۰۲۲ ۲۰۲۲ ۲۰۲۲ ۲۰۲۲

بھال کر سکتے ہیں گوہر در اس نے سیلے یعقوب حسن کی خدمات قبول کرنے سے انکار کر دیا اور کہا ان کے ہاتھ سے ان اثر پڑیگا۔

ڈیڑھ سو آدمی ۲۴ اگست در اس میں کے پلاک نامہ نگار مقیم کالی کٹ کو معذہ ذرا معلوم ہوا ہے کہ تیر و اور انگوری میں سچرا۔ انوار کی دھانی میں ایک سرچاس باغی مارے گئے۔

دھوون کے کالی کٹ ۲۵ اگست انوار کی صبح کو محل پر حملہ دو سو بیٹے بیلپور کی طرف سے گئے انہوں نے ستروں پر چڑھ کر بعض ستری بھاگ کر پڑوسی باغیوں کے مکانوں میں چھپ گئے۔ سوچے ان مکانوں میں داخل ہو گئے۔ اور بیان کیا ہے کہ انہوں نے ۱۲ مرد و عورتوں کو قتل کر دیا۔ وسائل آمد و رفت اور تباہ کر دئے گئے کوڈر۔ سہ قریب ۲۰۰۰ ہونے سے بھل محل کو گئے جو خاندان زموون کاٹھے انہوں نے محل کے مجبور کو ڈر لیا دھکا دیا اور روپیہ چھین کر لے گئے

ہندوستان کی خبریں

ریلوے کانفرنس کی ریلوے کانفرنس کا سالانہ اجلاس اجلاس سٹریٹف۔ اسے پیما دینجٹ نارٹھ و سٹرن ریلوے کی صدارت میں بمقام شملہ اراکین بریمنقند ہوگا۔ جبکہ دس دن تک جاری رہنے کی توقع ہے۔

ایک کلج کے پرنس کے خلاف مسٹر مہ لال کے پرنس نے ایک بہت بڑا گواہ بے رحمی سے مارا تھا۔ چالیس دس سے وہ بھد میں مبتلا ہو گیا۔ پرنس کے خلاف چیف پریسیڈنسی مجسٹریٹ نے نوٹس جاری۔

انسپکٹروں اور سب انسپکٹروں در اس گورنمنٹ کی تحفہ ان انسپکٹر و سب انسپکٹر کے بعد کیم ایچ سسٹر ۱۹۲۱ سے انسپکٹر و سب انسپکٹر پولیس کی تربیت شدہ تھو کو منظور کر لیا ہے۔

فصل الفصل فی بیان اللہ یوتقیر من یسأط قالہ واسعہ علیہ السلام
 دین کی تشریح کے لئے الہام پر ہے جسے ان یبعثک ربک مقام محمود اب کیا وقت خزاں کے ہیں کیا

وہاں ایک ہی آیا پڑنے اسکو قبول کیا۔ لیکن خدا قبول کرے گا
 اور جسے دوزخ اور جہنم کے کسی سیاتی ظاہر کرے گا (الہام حضرت سید مودود)

فہرست مضامین

مذہب اسیح نامہ لکھنؤ
 انبیا و اجداد انور
 اسلام کی نوافلہ فہرست
 لکھنؤ کا سانکرہ اور مردم
 آریہ گزشتہ تردید کرے
 اسام اور حرب و مساوات فہرست
 مولوی محمد علی کامیت الفطرت
 فطرت محمد (سند) کے لئے اسلام
 ہر ایک حکم پر عمل کرے
 فہرست و دیوانہ انتہا و انتہا
 جبریا ص ۱۱-۱۲

مضامین بنام اطر
 مبارک و باری امور
 مشعلی خط و کتابت بنام منیر
 ہو

الفصل

ایڈیٹر: غلام نبی پ: اسٹنٹ: فہر محمد خان

ورجوات

نمبر ۱ مورخہ یوم سنب ۱۲۱۹ لہریہ ۶ زینبہ مطابق ۲۷ ذی الحجہ ۱۳۳۵ ۹ جلد ۹

مدینہ منیہ

صاحب مدینہ منیہ اور اب کا خاندان خدو کے فضل کو
 بجز و مانت ہے
 مولوی
 خلیفہ المسیح ایڈ اللہ
 حضور اپنے ایک دامی نورانی ہے
 اللہ کا اب بری طبیعت ہوتا ہے۔ ہمارے
 دن سے قریب نہیں ہوا۔ موت ایک دن ۹۸۵
 عرارت ہوئی ہے۔ وہ زار و مل ہے۔
 خاندان کے فضل سے بہت سے لوگ ہواں موت کرے
 ہیں ایک گاؤں کے قریب ہیں
 حضرت آدم علیہ السلام کا خاندان
 صاحب الہ کو تشریف دے رہے ہیں

نامہ لندن

از مولوی مبارک علی صاحب بی آ بی۔ ٹی
 (۳۰ اگست ۱۹۲۱ء)

تبلیغی کام اللہ تعالیٰ کے فضل سے جاری رہا ہے
 عرصہ سے قد اعلیٰ بابت انگریز زیر تبلیغ ہیں ماورے
 دو صاحب انشاء اللہ بہت جلدی سلسلہ حق میں
 داخل ہوئے۔ ہند پارک اور مسجد میں سلسلہ پھر ملے گا
 جاری ہے۔ میں نے اور عزیز دین صاحب نے
 متعدد پکڑے۔ مسٹر گسٹ نے بھی ایک لیکچر دیا
 یہ بھی تبلیغ کے کام میں مدد دیتے ہیں۔
 ملک محمد حسین صاحب کا پیرس میں پکڑ ہوا اور
 انھوں نے وہاں احمدیہ لکچر بھی تقسیم کیا ہے وہ

کہتے ہیں کہ وہاں کے لوگ اسلام کی تعمیر کے
 سعلق معلومات حاصل کرنے کے علو مات اتن
 دیکھ گئے ہیں۔ اب وہ فرانسیسی زبان سیکھنے
 کی کوشش کر رہے ہیں۔ تاکہ فریخ میں تبلیغ کی جاوے
 ملک صاحب موصوف ہیں سے عمر گنت کو
 لندن واپس آگئے۔ اور مجھے کام میں مدد دیو
 ہیں۔ احباب ان کے لئے بھی دعائیں کریں +
 مسٹر علی محمد صاحب خلف جناب بیٹے
 عبد اللہ الا دین صاحب بھی اب لندن میں
 میرے پاس ہیں۔ اور لندن میں میٹروپولٹن
 کی تیاری کر رہے ہیں +

اخبار احمدیہ

بہت کثیر کی زیادتی کے سبب جناب مفتی صاحب کا پتہ تبدیل کرنا پڑا ہے۔ نیا مکان کے قریب ہی اسی محلہ میں ہے۔ مگر کوئی آدھے۔ آئندہ خط و کتابت پتہ ذیل پہنچا۔

Dr. M. M. Sadiq

Admadi Missioner.

27 La Belle Ave.

Highland Park, Mich

حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور ایک درخواست اخبار

غریب غیاثی نے اخبار الفضل کے لئے درخواست کی ہے۔ اور تحقیق احادیث کا تحقیق ظاہر کیا ہے۔ اگر کوئی صاحب ان کے نام اپنی طرف سے اخبار جاری کر دیں۔ تو بہت ثواب کا کام ہے۔

درخواست عا میں ہم کو کامیابی اور برکات دے۔ جہاں شفا نصیب کرے۔

خاکسار امیر احمدی مرفوع اسماعیلہ۔

بندہ آجکل نہایت تشویش میں ہے۔ تمام دوست دعا فرمادیں۔ خدا تعالیٰ رحم فرمائے۔

خاکسار نور محمد سید امیر۔ از چلیا لوالہ

خاکسار کئی روز سے بیمار ہے۔ تمام احباب دعا فرمادیں۔ دعا فرمادیں۔

عبدالکریم مکنہ ٹوہ۔ دہرم سال۔ پونچھ

تمام احباب میرے لئے خاص طور پر دعا فرمادیں کہ خدا تعالیٰ مجھے برسرِ روڈ گار کرے۔ اور میری مشکاک کو اپنے فضل سے دھو فرمائے۔

خاکسار محمد عبدالرحمن۔ سوزاں

احمدی والدہ صاحبہ! ان سے ساریں۔ ایک

دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار نور محمد سید امیر۔ قادیان

۱۳۱۰ھ

کلاک ایکشن ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف انڈیا کا کلیم محمد الدین پسر جو دہری قائم الدین سکریٹری انجمن احمدیہ لکھنؤ والے مکان میں چک مردہ کے ہمراہ بالوطن قبر میں پانچ صد روپے کے مقام غفر وال پڑھا گیا۔ یہ تبلیغ چودہری محمد حسین صاحب امیر جماعت پاکٹ نے پڑھا۔ راقم شیخ احمد از لکھنؤ والے میمنہ جعفری والدہ صاحبہ مورخہ ۱۲ رگت کو جنازہ پڑھا۔

بروز جمعہ فوت ہو گئی۔ ہم چھ کس احمدی موجود تھے۔ جو قریبی رشتہ دار تھے۔ معجم نے جنازہ سنے نہ پڑھا کہ وہ احمدی نہ تھیں۔ قاطعہ صدر الدین موشع پاک ملی۔ تبلیغ گوجرات آفوس کے ساتھ عرض خدمت سے کمر بستہ بھائی سید علی بخش صاحب جو کہ اس اطراف میں جماعت احمدیہ کے اولین و محبین الادویں سے تھے۔ گذشتہ اتوار کے دن شام کے وقت اس جہان فانی سے رحلت کر کے اپنے مولا سے ملے۔ ان اللہ وانا الیہ راجعون۔ تمام جماعت کی خدمت میں نماز جنازہ کی درخواست ہے۔

عاجزید انعام رسول۔ احمدی بنگلہ اڈکلکٹ

نظم

جوش گریہ سے کہیں منظور طغیانی نہ ہو
گشتی عمر وہاں چکر کے طوفانی نہ ہو
حشر میں یارب گناہوں سے پیشانی نہ ہو
میسے عیبوں کی گواہ جرم پیشانی نہ ہو
ہو نہیں سکتا کہ ہم برائے مے نوالہ
اس گرائی میں تیرے فضلوں کی ارزانی نہ ہو
تو مجھ کو کرم میں اسکے ہیں اہرین وہی
وجہ ناکامی تمہاری تنگ دامانی نہ ہو
یاد رکھنا غیر کے آگے نہ رو نہ دیکھنا
بوند بھربانی سے ساری آبرو پانی نہ ہو

عصمت شریف علی الاعلان کہتی ہیں
پاک دامانی نہ ہو گر چاک دامانی نہ ہو

یہ جہاں ممکن ہے اے فخرِ نسل مانوں میں
کلیم محمد الدین پسر جو دہری قائم الدین سکریٹری انجمن احمدیہ لکھنؤ والے مکان میں چک مردہ کے ہمراہ بالوطن قبر میں پانچ صد روپے کے مقام غفر وال پڑھا گیا۔ یہ تبلیغ چودہری محمد حسین صاحب امیر جماعت پاکٹ نے پڑھا۔ راقم شیخ احمد از لکھنؤ والے میمنہ جعفری والدہ صاحبہ مورخہ ۱۲ رگت کو جنازہ پڑھا۔

بروز جمعہ فوت ہو گئی۔ ہم چھ کس احمدی موجود تھے۔ جو قریبی رشتہ دار تھے۔ معجم نے جنازہ سنے نہ پڑھا کہ وہ احمدی نہ تھیں۔ قاطعہ صدر الدین موشع پاک ملی۔ تبلیغ گوجرات آفوس کے ساتھ عرض خدمت سے کمر بستہ بھائی سید علی بخش صاحب جو کہ اس اطراف میں جماعت احمدیہ کے اولین و محبین الادویں سے تھے۔ گذشتہ اتوار کے دن شام کے وقت اس جہان فانی سے رحلت کر کے اپنے مولا سے ملے۔ ان اللہ وانا الیہ راجعون۔ تمام جماعت کی خدمت میں نماز جنازہ کی درخواست ہے۔

عاجزید انعام رسول۔ احمدی بنگلہ اڈکلکٹ

نظم

جوش گریہ سے کہیں منظور طغیانی نہ ہو

گشتی عمر وہاں چکر کے طوفانی نہ ہو

حشر میں یارب گناہوں سے پیشانی نہ ہو

میسے عیبوں کی گواہ جرم پیشانی نہ ہو

ہو نہیں سکتا کہ ہم برائے مے نوالہ

اس گرائی میں تیرے فضلوں کی ارزانی نہ ہو

تو مجھ کو کرم میں اسکے ہیں اہرین وہی

وجہ ناکامی تمہاری تنگ دامانی نہ ہو

یاد رکھنا غیر کے آگے نہ رو نہ دیکھنا

بوند بھربانی سے ساری آبرو پانی نہ ہو

عصمت شریف علی الاعلان کہتی ہیں

پاک دامانی نہ ہو گر چاک دامانی نہ ہو

خطبہ جمعہ

مسلمان کے لئے اسلام کے ہر ایک حکم پر عمل کرو

از حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ

(فرمودہ ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء بمقام سنو کونفرینس)

مشرکہ فتنہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

سنو فائنل کی دعا
اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ
عام ہو۔ اھدا الصراط المستقیم

صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین، یعنی میں سیدھا راستہ دکھاؤں ان لوگوں کا راستہ جن پر تیرا انعام ہوا۔ پانچ وقتوں میں کم سے کم تیس چالیس دفعہ یہ دعا کی جانی ہے صبح سویرے چڑھنے سے پہلے زوال کے بعد صبح دھبے سے پہلے اور رات کے سونے کے وقت اور علاوہ اس کے اور وقتوں میں بھی مثلاً رات کے بچنے صبح اور سو رات بچنے کے کچھ دیر بعد۔

وہ سیدھا راستہ کیا ہے جس کیلئے ایمان و ایمانیت ہے۔ کہ کبھی بھولنے اور کبھی اسپر جلا یا جائے یہاں قرآن کریم نے بیان فرمایا نہیں۔ صرف الفاظ رکھتے ہیں کہ سیدھا راستہ دکھا۔ اس لئے کئی خاص بات مانگنا اس دعا کو محض دو کر دینا درست نہیں۔ یہ کہہ دینا کہ اس سے نفاق بات مراد ہے یا نفاق غلط ہے۔ کیونکہ اگر کوئی خاص بات مراد ہوتی تو قرآن کوئی قرینہ بتا دیتا۔ بابا بات بیان فرما دیتا۔ لیکن قرآن نے یہاں اشارتاً بھی نہیں بتایا کہ کوئی خاص ہدایت مراد ہے۔ اور نہ کوئی قرینہ بیان کیا ہے۔ کہ جس سے کوئی حد بندی ہو سکے۔ عام اظہار ہے کہ میں۔ پس ہم عام معنی ہی لیتے ہیں کہ

جس امر میں میں سیدھا راستہ درکار ہو۔ اسی امر میں سیدھا راستہ لی جائے۔ میں ایک اصل بیان کرتا ہوں جس سے یہ عام دعا قبول ہو جائے

دعا خلاص مطابق
اگرچہ ہر ایک دعا کی کیفیت کی حد بندی رکھی گئی ہے مختلف لوگ مختلف وقتوں میں جو دعائیں کہتے ہیں۔ خاص خاص وجوہ کے تحت قبول ہوتی ہیں۔ یہ سب کچھ اعمال کی وجہ سے ہوتے ہیں اور کچھ اخلاص کی وجہ سے۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی دعا کی سادہ آپ نبیوں کے سردار بن گئے۔ ایک طرف تو خدا تعالیٰ کا وہ قرب ملا کہ آپ کو خدا سے جدا کرنا مشکل ہو گیا۔ دوسری طرف بندوں پر وہ فیوض جاری کئے کہ آپ کے متبعین تک نبیوں میں شامل ہو گئے یا نبیوں جیسے ہو گئے۔ حضرت ابوبکرؓ بھی دعا کرتے تھے۔ مگر خاتم النبیین نہیں بنے یا کو

خدا تعالیٰ نے صدیقی کا درجہ عطا فرمایا۔ اور سرداری اور اس ذی اُمت کا درجہ ان کو ملا۔ اعلان کے ذریعہ اسلام کو دوبارہ قائم کیا گیا۔ مگر پھر بھی رسول کریمؐ والا درجہ نہیں ملا۔ حضرت عمرؓ بھی دعا کرتے تھے۔ مگر ان کا وہ درجہ نہ ملا جو صدیقی کو ملا۔ حضرت عثمانؓ بھی دعا کرتے تھے کہ اھدا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم۔ مگر جو درجہ صدیقی رضی اللہ عنہ اور فاروقیؓ کو ملا تھا۔ وہ حضرت عثمانؓ کو نہ ملا۔ حالانکہ وہ بھی یہی دعا پڑھتے تھے۔ بلکہ زیادہ دفعہ پڑھتے تھے۔ بہت حضرت ابوبکرؓ کے جیسا کہ حدیثوں میں لکھا کہ حضرت ابوبکرؓ کو نمازوں کی وجہ سے فضیلت نہیں بلکہ اس بات کی وجہ سے ہے۔ جو ان کے دل میں ہے پھر حضرت علیؓ بھی دعا کرتے تھے۔ مگر ان کو وہ درجہ نصیب نہ ہوا۔ جو پہلوں کو ملا۔ پھر صحابہ میں سے حضرت مشرکہ بھی دعا پڑھتے تھے۔ زبیرؓ طلحہؓ سعیدؓ ابو عبیدہؓ وغیرہ انہیں بعض بعض سے بڑے اور بعض بعض سے چھوٹے تھے۔ مگر ابوبکرؓ اور عمرؓ کے درجہ کو انہیں پہنچے۔ پھر اصحاب تھے۔ جو اسلام کی راہ میں شہید ہوئے۔ یا اسلام کی تفسیر لوگوں میں پھیلا دیا

نہ مافی ما یرج کہ حاصل کیا۔ یا اتفاقاً کام کیا۔ وغیرہ مگر ان کو وہ درجہ نہ ملا جو اول الذکر لوگوں کو ملا۔ پھر وہ لوگ بھی تھے۔ جو نمازیں بھی پڑھتے تھے۔ مگر منافق تھے۔ انھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسے امام کی اقتدا میں نماز پڑھتے تھے۔ سوئے عشا اور صبح کی نمازوں کے۔ ان کو کچھ بھی نہ ملا۔ ان کی نسبت فرمایا۔ فی اللہ رکت الاسفل من الملائکۃ آج مسلمان بھی یہی دعا پڑھتے ہیں۔ مسجدوں میں بھی پڑھتے ہیں۔ اور بڑے بڑے فیض پڑھتے۔ چلنے لگتے ہیں داخل پڑھتے ہیں۔ مگر جہوں پر سنت برس رہی ہے۔ وقت میں پڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ یہ دیکھ کے سادہ معلوم ہوا۔ اخلاص کا حصہ بھی ضروری ہے۔ دعا کو ایک ہی کھانا کھانے میں۔ ایک موٹا ہو جاتا ہے دوسرا دبلا ہی رہتا ہے۔ تو ہمیشہ نفلوں کو ہی نہیں دیکھا کرتے۔ بلکہ اس کے ساتھ اخلاص۔ ایمان اور اندر کی حالت کو بھی دیکھتے ہیں۔ جب پانی برساتا ہے تو ایک درخت کڑواہٹ میں بڑھ جاتا ہے۔ دوسرا شیرینی میں پھیرا کھائے میں۔ حالانکہ ایک ہی پانی ہوتا ہے۔ سبب کا درخت جو کم میٹھا ہے وہ کم ہی میٹھا ہے۔ جو زیادہ میٹھا ہے۔ وہ اور زیادہ شیرین ہو جاتا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے اپنے کمال کے مطابق فائدہ اٹھایا۔ حضرت عمرؓ نے اپنے اخلاص کے مطابق جو کہ حضرت ابوبکرؓ والا اخلاص حضرت عمرؓ میں نہ تھا۔ اگرچہ ان کا اخلاص بھی نہایت اعلیٰ تھا۔ اسلئے مابین میں تفاوت ہوا۔ پس یہ دعا اھدا الصراط المستقیم جو خدا تعالیٰ نے سکھائی ہے۔ مختلف لوگوں نے مختلف نتائج اس سے حاصل کئے ہیں۔ اور اپنے اپنے خاص کے مکتب ہر انسان اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

اسلام کی اصل غرض
میں اب وہ اصل بتا رہا ہے کہ جس سے ہر شخص اس دعا سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

جتنے شریعت کے احکام ہیں۔ ان کا پڑایا چھوٹا ہونا انسان کی اپنی حیثیت پر ہوتا ہے۔ اصل بات اسلام کی یہ ہے۔ کہ انسان اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار ہو ماسی لئے ہمارا نام مسلم رکھا گیا ہے۔ مصلی نہیں رکھا گیا نہ موجد

۱۔ احوالِ فاسکی اور سولہ ایب جیسا ہوا

ثابت کرنے کے لئے کہ اسلام کا پیش کردہ خدا ہی حقیقی اور زندہ خدا ہے۔ حضرت مزاحم صاحب کا بیٹا فرمایا۔ جنہوں نے تمام مذاہب کے لوگوں کو دعوت پر غور فرمایا کہ آؤ اپنے اپنے خدا کے زندہ ہونے کا ثبوت دو اور پھر اسلام کے خدا کے زندہ ہونے کا ثبوت دو۔ لیکن کسی کو سامنے قائل کی جرأت نہ ہوئی۔ اب اگرچہ حضرت مزاحم صاحب مدافعت کا بیج بوکر اور اپنی غرض بشت کو پورا کرنے والی جامع تیار کر کے رحلت فرما گئے۔ لیکن آپ کی دعوت اب بھی بھل ہے۔ ادا آپ کے موجودہ جانتیں، سنو اور ماننے کے لئے تیار ہیں۔

پھر آپ اپنی ایک تقریر جو مشعل میں شائع ہوئی اور انصار الفضل میں شائع کی گئی فرمایا۔

”میں حضرت مسیح موعود کے بعد تمام دنیا کو جیلج دیا ہوں۔ کہ اگر کوئی شخص ایسا ہے جسے اسلام کے مقابلے میں اپنے مذہب سے سچا ہونے کا یقین ہے۔ تو آئے۔ اور اگر ہم سے مقابلہ کرے۔ مجھے تجربہ کے ذریعہ ثابت ہو گیا ہے کہ اسلام ہی زندہ مذہب ہے۔ اور کوئی مذہب اس کے مقابلے میں نہیں ٹھہر سکتا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ ہماری دعائیں سنتا اور قبول کرتا ہے۔ اور اس حالات میں قبول کرتا ہے۔ جبکہ ظاہری سامان بالکل ٹھکانے میں ہے۔ اور یہی اسلام کے زندہ مذہب ہونے کی بڑی علامت ہے۔ اگر کسی کو شک شبہ ہو تو آئے۔ اور اگر آئے۔ اتنے لوگوں کو آری کیا۔ اگر کوئی ایسا لوگ ہے۔ جنہیں یقین ہے۔ کہ ہمارا مذہب زندہ ہے۔ تو آئیں۔ ان کے ساتھ جو خدا کا حقیقی اور حقیقی ہے۔ اس کا ثبوت دو اگر خدا ان سے محبت ہوگی۔ تو وہ مقابلے میں ضرور ان کی مدد اور تائید کرے گا۔ ایک کزدو دو ناواں انسان اپنے پیروں کو آہ اور تکلیف میں دیکھ کر ہر قارم کی طاقت اور بہت بڑی ہے۔ یہ دیکھتا ہے۔ کہ کیا انہوں نے اپنے خدا کو ایک مودہ انسان سے بھی کم دیکھ کر گھما دیا جو ان کی مدد نہیں کرے گا۔ اگر نہیں تو میں انکو

جیلج دیتا ہوں۔ کہ مقابلہ پر آئیں۔ اور دیکھیں کہ خدا کس کی مدد کرے گا۔ اور کس کی دھانسیاں آپ لوگوں کو چاہیے کہ اپنی طرف سے لوگوں اس مقابلے کیلئے کھڑا کریں۔ لیکن اس کے لئے یہ نہیں ہے۔ کہ ہر ایک کھڑا ہو کر کھڑے میں مقابلہ کیا ہوں۔ بلکہ اپنی مقابلہ پر آنا چاہیے۔ جو کسی مذہب یا فرقہ کے قائم مقام ہوں اس وقت دنیا کو معلوم ہو جائیگا کہ خدا کس کی دعا قبول کرتا ہے۔ میں دلوں سے کہتا ہوں کہ ہندی جی تم قبول ہوگی۔ انوس سے کہ مختلف مذاہب کے بچے لوگ اس مقابلے میں آئے سے قائل ہیں ورنہ حق نہایت روشن طور پر کھل جاتا۔ اگر اس مقابلہ کے لئے مختلف مذاہب کے لوگ نہیں تو انکو ایسی نکتہ نصیب ہوگی کہ پھر مقابلہ کرنے کی انہیں جرأت ہی نہ رہے گی۔

ہمارا دعویٰ ہے کہ اسلام سچا ہے۔ اور دوسرے لوگ کہتے ہیں کہ ہمارے مذہب سچے ہیں۔ اس کے فیصلے کا آسان طریق یہ ہے کہ مشاہدہ کر لیا جائے۔ کہ کونسا مذہب سچا ہے اور جب مشاہدہ ہو سکتا ہے۔ تو پھر کونسا اس سے فائدہ اٹھایا جائے۔ لیکن اس میدان میں صرف اسلام ہی کھڑا رہے گا۔ اور ہم اس کا ثبوت دینے کے لئے آج بھی تیار ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اسلام ہی کی تائید کرے گا۔“

(الفضل ۳۳، اکتوبر ۱۹۹۷ء)

کہا کوئی ہے۔ جو امام جماعت احمدیہ کی اس دعوت کو قبول کرے کہ مذہب کی صداقت ثابت کرے اور پھر خدا کا خاص ملحق ہونے کا ثبوت دے یا ثبوت نہ دے۔ پھر کاش کو چاہیے موقوفہ آریہ گزٹ کی طرف سے کسی ایسے شخص کو پیش کرے جو دعوت کو منظور کر سکے باصاف بلا باعتراف کسی کے کہ صرف اسلام کا خدا زندہ خدا ہے۔ اسلام کی تعلیم پر چلنے والوں کے لئے باقی تمام مذاہب کے مقابلے میں اس کا خاص ملحق ہے اور تمام مذاہب کے مقابلے میں اس کا خاص ملحق ہے۔ یہ دعویٰ اور غلطی اور پھر تائید ہوتا ہے۔ کہ انہی نہیں کرے گا۔

انصار ہمد نے مختصری اطلاع کیا لکھنؤ کا مناظرہ خانہ کے استغنی شائع کی ہے۔ اور ہمد ”محمّد“ مضمون میں ملے بقیوں کا جواب دہی علامہ سے مسئلہ حیات و وفات حضرت عیسیٰ اور قائم النبیین پر ہوا۔ اصل حالات کے متعلق ہیں رپورٹ کا انتظار ہے۔ اس وقت میں ہمد کی رائے کے متعلق کچھ کہنا ہے۔ جو اس نے ہمد کے مضمون کے متعلق بالفاظ ذیل ظاہر کی ہے کہ۔

”قادیان میں کے دلائل ان کی عادت کے مطابق عام ذریعہ اور نظامی سے بھرے ہوئے تھے۔ جس رنگ میں ہمد نے بیان کیا، اطلاع شائع کی ہے اور جبکہ جس کا ذکر بالا الفاظ میں بھی پائی جاتی ہے۔ اس کے بعد نظر رکھ کر کہا جاسکتا ہے کہ ہمد ہمارے علامہ کی تقریروں کے متعلق ”عام قریب“ اور نظامی کے مقابلے میں شریعت اور صاف الفاظ استعمال نہیں کر سکتا تھا۔ تاہم ان سے بھی ہر جہہ کہ وہ ہماری علامہ کے دلائل کے زور اور قوت کا اعتراف کر رہا ہے۔ کیونکہ عام قریب“ کا لفظ بتاتا ہے کہ ہمیں احمدی علمائے کے دلائل سے بہت زیادہ متاثر ہوئے۔ ہمد اس کو قریب“ کہتے ہیں۔ لیکن یہ کوئی تعجب کی بات نہیں۔ مخالفین حق پرست ہیں کہتے ہیں کہ ہم نے بھی ان کو لکھنؤ کے مقابلے میں ”نظامی“ کا اعتراف ہی عجیب بات ہے۔“

مولوی ثناء اللہ نے محض آریہ گزٹ ”ترویج دگر شریعت سے حضرت خلیفۃ المسیح کے متعلق جو یہ بے برکی اڑائی تھی۔ کہ آپ قادیان کے آریہ گزٹ کی ڈپٹی مینا چاہتے ہیں۔ اسی کی بنا پر“ قادیانی گزٹ کے خلیفہ صاحب آریہ گزٹ کی ڈپٹی مینا چاہتے ہیں“ کے عنوان پر آریہ گزٹ نے اس گزٹ سلسلہ کے پرچہ میں ایک نکتہ لکھا ہے۔

جو کہ بالکل غلط اور جھوٹا ہے، جیسا کہ ہم نے اس کے جواب میں اس کی ترویج کے نکتہ کی تھی۔ اور ہم نے مولوی ثناء اللہ کے ثبوت کا جواب مطالبہ کیا تھا۔ اس کو وہ دہرائیں گے کہ اور وہ کہہ سکتے ہیں۔ اس آریہ گزٹ کو اس غلط افواہ کی ترویج کرنی چاہیے۔ کیا ہم امید کریں کہ آریہ گزٹ اس غرض میں اس کا خاص ملحق ہے اور تمام مذاہب کے مقابلے میں اس کا خاص ملحق ہے۔ یہ دعویٰ اور غلطی اور پھر تائید ہوتا ہے۔ کہ انہی نہیں کرے گا۔

(نہم)

میں نے

اب اس عبارت کو پڑھ کر ایک برائے فہم کا طالب علم بھی بنا
سکتا ہے۔ کہ جو مفہوم خواجہ صاحب نے اس عبارت کو
کالا لایا ہے۔ بالکل غلط ہے۔ خواجہ صاحب یہ سمجھتے ہیں کہ
حضرت ابراہیمؑ کے بعد کسی قوم میں نبی نہیں آیا۔ اور وعدہ
ابراہیمؑ اسی وقت پورا ہو گیا تھا۔ لیکن حضرت
صاحب کی عبارت سے صاف ظاہر ہے۔ کہ
وعدہ ابراہیمؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
وجود باوجود سے پورا ہوا۔ اور آپؐ کے بعد اور کسی
قوم میں بغیر آپؐ کے فیض حاصل کئے نبی نہیں ہو سکتا۔
وہمابون لا یجوزی

خواجه صاحب معلوم ہوتا ہے خواجہ صاحب کے
کا عقیدہ نزدیک مذکورہ بالا مفہوم کے
لحاظ سے نہ تو آل ابراہیم کے ساتھ مخصوص نہیں
ہے۔ لاش وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
خاتم النبیین سمجھتے۔ اور جانتے کہ آپ اولاد ابراہیم کر
ہیں۔ اور بارگاہ الہی تک پہنچنے کیلئے آپ نبی کریم
ہی کی اتباع ضروری ہے۔ اس بات کا کہ یہ انعام الہی
آبراہیم سے مخصوص ہے انکار کرتے میں غلبہ تھا
اس لئے اتنا اس کو ناہوں۔ کہ ایسے عقائد سے باز رہیں۔
جو اسلام سے خارج کر دینے والے ہیں آج آپ یہ لکھتے
ہیں۔ "آخرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب اللہ کے
سوا انبیا ضروری نہیں۔ جو سنا ہے کل آپ کیلئے
کہ نبات اللہ بارگاہ الہی تک پہنچنے کے لئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

پیٹ کی جھاڑو

قادیان کے باہر لوگ لڑی سعاد پڑھادی ہیں

در جدول دوم پوی -
ملک محمد افضل علی محمد شکیب داران بھٹہ
قادیان ضلع گورداسپور

نواميس و اسرار و ادب

حکیم امیر احمد قریشی قادیان پنجاب

شیرین

اس مریض پر ایک نہاد و مضرین سنیہ مسجد متبرک شب کے
عوائے سے تنہا تشہید میں چھپا ہے تشہید کے خدیو اور بکروا
یہ سالانہ قیمت ہے
فیجر تشہید قراوان

ہدایاتِ نبیین

نیچر فاروق باب الحنبی قوانین

جناب کٹر متھرا داس صاحب

مختلف سرخس قیمر ہندوستان کی ایک ہیٹھلٹ مشہور عالم کے
ہسپتال مولائیں میں نے سات سال تک کام کیا ہے۔ انہوں
اور دیگر بڑا نام اعلیٰ میرے ہاتھوں سے نکل چکے ہیں۔ یہاں پہلے
نوجوان حاصل کرنے کے لہذا میں نے سرکاری ملازمت سے استعفیٰ
دیوایا تھا۔ شفخانہ کھول دیا ہے۔ تیار کردہ لوگ جو دور دراز مسافر
ملے کر کہہ سکتے ہیں یہاں پہنچ سکتے۔ اور سرکاری ہسپتال سے
قیمت دار دوائی اور دوا نہیں سیکھتے پھر میٹھے دوائی منگو کر محنت حاصل کرتا
دوائی کی کیوریج سے شروع کرتا ہوں۔ وہ ہے یعنی نگرے
پیرال۔ لالی۔ آنکھ دکھنا۔ خارش چشم۔ قریب دور دور کی نظر کی
خرابی۔ ٹھنڈ۔ بیمار۔ پانی بہنا اور ضعف لہذا۔ بے ہوشی اور غریبی
فائدہ بخش ہندوستان کے ہر ضلع سے تواریخ کے خطوط بھیجے ہیں
کہ ہمارا ملک مشہور خزانہ کی دوائی سے ہے۔ اس ہسپتال کو کے انگریزوں
وہ بے بین ہوا ہیں۔ قیمت فیتورن۔ روپیہ پن ہاشے حکم دوائی ہاشیں
بھیجی جاتی ہیں۔ انگریز عید الرحمن ایک شفخانہ رحمانی۔ سرکار
پنجاب

۶۰۳ غلام حیدر صاحب	۶۰۳ میاں محمد محمد
۶۰۴ بہتابل علی صاحب	۶۰۴ مسعود سرتی بکیم صاحب
۶۰۵ سید بکیم صاحب	۶۰۵ بخت بھری ضلع جہلم
۶۰۶ امیر بکیم صاحب	۶۰۶ شاہ بکیم
۶۰۷ حیات بکیم صاحب	۶۰۷ رحمان صاحب ضلع گوجرانو
۶۰۸ حسین بی بی الہیہ صاحب	۶۰۸ الہیہ
صاحب ضلع فیروز پور	۶۰۹ فرزند
۶۰۹ سید محمد حفیظ صاحب	۶۰۹ دختر
۶۱۰ فضل کوثر صاحب	۶۱۰ الہیہ صاحب بی امینہ
۶۱۱ مسعود بی بی صاحب	صاحب بی بی بخت
۶۱۲ مسعود علی بی بی صاحب	۶۱۲ حکیم عطیہ صاحب فیروز پور
۶۱۳ فضل کوثر صاحب	۶۱۳ جنیت بی بی صاحب
۶۱۴ سعادتمند بی بی صاحب	۶۱۴ عنایت بی بی صاحب
۶۱۵ محمد شریف صاحب	۶۱۵ آمنہ بی بی صاحب
۶۱۶ محمد صدیق صاحب	۶۱۶ ذری بی بی صاحب
۶۱۷ میاں برکت صاحب	۶۱۷ بہار بی بی صاحب
۶۱۸ غلام احمد صاحب	۶۱۸ زینب بی بی صاحب
۶۱۹ سید الطول صاحب	۶۱۹ بشیر احمد صاحب
۶۲۰ محمد مختار صاحب ضلع ملتان	۶۲۰ سہارہ بکیم صاحب
۶۲۱ محمد مراد صاحب	۶۲۱ امتیاز احمد صاحب گورداسپور
۶۲۲ الہ داتا صاحب	۶۲۲ خواجہ محمد عالم صاحب
۶۲۳ عبدالغنی صاحب	۶۲۳ حشمت بی بی صاحب
۶۲۴ مرزا علی محمد صاحب	۶۲۴ عبدالحکیم صاحب
۶۲۵ مولوی محمد رفیع صاحب	۶۲۵ لی محمد صاحب
۶۲۶ مولوی محمد رفیع صاحب	۶۲۶ الہیہ صاحب مولوی عنایت
۶۲۷ الہ داتا صاحب	صاحب ضلع میانکوٹ
۶۲۸ بہتابل علی صاحب	۶۲۸ مستری عبدالعزیز صاحب
۶۲۹ علی محمد صاحب	۶۲۹ شریف الدین صاحب حیدر آباد
۶۳۰ مہندی صاحب	۶۳۰ الہیہ صاحب شمس آباد
۶۳۱ سمنہ صاحب	صاحب ضلع ملتان
۶۳۲ قرآن حسین صاحب	۶۳۲ خدیفہ صاحب سیلون
۶۳۳ سلام الدین صاحب	۶۳۳ مریم بی بی صاحب
۶۳۴ الہیہ صاحب	۶۳۴ اسمہ بی بی صاحب
۶۳۵ محمد حسن صاحب	۶۳۵ محمد صاحب

ہندوستان کی حبس

دہلی کے باغات پر ۲۵ راکٹ جبر موصول ہوئی۔ یہ کہ گزین خیر سے زیادہ سوچوں کا جامع کیر کے رہنے کے باغات میں دانہ ہو گیا۔ اور ان کو آگ لگا دی۔ جنگوں اور کارخانوں کو تباہ کر دیا۔

دہلی کے دو صندوق قبضہ میں کر لئے۔ مسٹر گاندھی اور مسٹر جی کالی کٹ۔ ۲۵ راکٹ کی مالا بار میں طلبہ مسٹر گاندھی اور مسٹر جی کالی کٹ پر دہلی کا پولیس کمشنر نے بہت جلدی کر کے اور مولوں کے جوش کو ٹھنڈا کرنے کی دعوہ دی ہے۔ مسٹر جی کالی کٹ ۲۵ راکٹ بیان کیا جاتا ہے۔ ہندو دے گئے کہ بعض مذہبی دیوانوں نے علاقہ دار میں کل سوراخ کا اعلان کر دیا ہے۔ اور راجہ کی طرف سے جی کالی کٹ دے گئے ہیں۔

فوجی نقل شدہ ۲۵ راکٹ فوجی صدر مقام کو دھڑکتا فسادات مالا بار کے متعلق حسد میں اطلاع موصول ہوئی ہے۔ فوج مستقل پیش قدمی کر رہی ہے۔ ایسے انداز والا اند کے حلقوں میں ہندوؤں کو لوٹا جاتا ہے۔ کروریس پولیس نے ایک مختصر سے فوجی دستے کی مدد سے مسلمان بلوائیوں کو قتل کیا۔

ارشل لاؤ شدہ ۲۵ راکٹ دیا انداز کرور میر اند ضلع کی توسیع مالا بار کے تعلق میں بھی مارشل لاؤ کا اعلان کر دیا ہے۔

ایک افواہ شدہ ۲۵ راکٹ گورنمنٹ ہند کا ایک کی تردید۔ اعلان منظر ہے کہ پنجاب میں اس مطلب کے اندازہ گرم ہے کہ گورنمنٹ نے اشیاء و خوراک کا ایک جاری ذخیرہ روک رکھا ہے۔ اس میں صداقت نہیں۔

تہا تا گاندھی کا شہر ۲۵ راکٹ گورنمنٹ صحت اپریشن ضبط شدہ نے ہندی زبان کا ایک محفل بعد ان تہا تا گاندھی کا اپریشن ضبط شدہ کر دیا ہے۔ گاندھی جن ہوتی تھی پمفلٹ بھی ضبط کر دیا گیا۔

کشیہ آجاری بمبئی ۲۵ راکٹ پر اس کے دفتر میں آگ لگ گئی۔ کشیہ آجاری کے دفتر کے ریکارڈ اور سباب کا بیشتر حصہ جل گیا۔ سرکاری ملازمان کیلئے شدہ ۲۵ راکٹ۔ نیا فحط الاؤنس غلہ گرائی کی وجہ سے حکومت پنجاب نے کیم آگس سے تین ماہ کے لئے اپنے ملازموں کو ایک عارضی الاؤنس منظور کیا ہے۔ ۱۶ روپیہ تک کے ملازم کو تین روپیہ۔ ۲۳ روپیہ تک کے ملازم کو ۴ روپیہ چارس تک کے ملازم کو پانچ روپیہ دئے جائیگے۔

کیا علی برادران پر مدراس میں کو ۲۵ راکٹ مقدمہ چلایا جائیگا کہ ایک خاص برنی پیغام لندن سے موصول ہوا ہے۔ کہ حکومت ہند نے فیصلہ کر لیا ہے کہ علی برادران پر مقدمہ چلائے۔

ضروریوں کے مدراس میں آدی در آڈری جھوٹوں میں آگ مزدوروں پر ہڑتالی مسلمانوں نے پتھر اڑ کیا۔ پولیس اطلاع دیتے ہی موقع پر جا پہنچی اس نے جمع کو منتشر کر دیا۔ شام کو در آڈری لوگوں کے میں جھوٹوں میں آگ لگا دی گئی۔

جس سے ایک سو چار آدی بے خانہ ہو گئے۔ لالہ راجپت رائے کو سکھوں نے ایک بڑا شیر پنجاب نہ کہا جائے جلسہ منعقد کر کے پیریز دیوشن پاس کیا۔ کہ لالہ راجپت رائے سے درخواست کی جائے کہ وہ اپنے آپ کو شیر پنجاب کے لقب سے ملقب نہ ہونے دیں۔ کہہ کر سکھ مہاراجہ راجپت شیر پنجاب دوسروں کو اختیار کرتے دیکھ کر عجیدہ ہوتے۔

کیا مارشل لاؤ کے قیدی تبصرہ سرچ لاٹ مارا ہوئے واسے میں شملوی نامہ ٹارکھتا ہے کہ مارشل لاؤ کے قیدیوں کی رانی کے متعلق حکم جاری ہونے والا ہے۔ نصف درجن کے سوائے باقی سب قیدی راکر دئے جائیگے۔

لازمی تعلیم مذہب میں شدہ ۲۳ راکٹ مداخلت نہیں سرکاری اعلان منظر پر

کہ ملتان شہر کے غریب ہندو مسلمانوں کی طرف سے حکومت پنجاب کے پاس بہت سی درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ جن میں لازمی ابتدائی تعلیم کے لحاظ کو مذہبی آزادی میں مداخلت بیان کیا گیا ہے۔ اعتراضات بے شبہ غلط نہیں رہتی ہیں۔ انہیں معلوم نہیں کہ لازمی تعلیم انہیں کے فائدے کے لئے ہے۔

مسٹر بیسٹ فٹ جوائس بمبئی ۲۵ راکٹ جہاز ہندوستان میں مالا سے ہواشی میں خشکی پر ترے انہیں مسٹر بیسٹ فٹ ایک امریکن جو ضرب کے خلاف دغظ کرتے ہیں ابھی ہیں۔

تفوق طلب کو لبر ۲۵ راکٹ بنگال میں حقوق عورتوں کی تحریک طلب عورتوں کی بہت ترقی ہے سر سریندر ناٹھ بیسٹ جی دیر بنگال نے بھی عورتوں کے ایک جلسہ میں اس تحریک کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا۔

کلمہ ہند کی ایک دہلی ۲۵ راکٹ۔ سوڈی خاص کانفرنس سین احمد کے زیر صدارت مسلمانوں کا ایک جلسہ زیر اہتمام جمعیتہ العلماء ہند فنون کی غلطی کے معاملہ پر غور کرنے کے لئے منعقد ہوا۔ ایک روزہ سیشن میں تمام علماء سے درخواست کی گئی کہ بہت جلد اس پر غور کرنے کے لئے ایک خاص کانفرنس منعقد کرنی چاہئے۔ کہ اس بار میں کیا کارروائی کی جائے۔

دراس ۲۵ راکٹ۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ قحط کا خطرہ مالا بار نے صورت معاملات کا خلاصہ تلخیص کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس میں علاقہ کے بجا بہت خراب ہے۔ ریلوے لائن مرمت ہو گئی۔

معاملات خراب ہے۔ فساد کے علاقہ سے مداخلت۔ آتشزدگی اور قتل کی چند وارداتوں کی خبریں آئی ہیں۔ کالی کٹ کے شمال میں مہاراجہ امتوں کو منتشر کرنے کے لئے فوج سے فوج طلب کی گئی ہے۔ جہاز کوس کی آمد کے بعد گئے گا۔ میں امن و امان ہے بلکہ ایوان کے تعلق سے بہت سے اس شہر میں آگئے ہیں۔ لہذا وہ کی وجہ سے کاروبار اور آمد و رفت میں بہت رکاوٹ واقع ہو گئی ہے۔ اس لئے تمام علاقہ دار میں لکھا کا خطرہ ہے۔

غیر مالک کی خبریں

یافا سٹیشن میں لندن ۲۲ گشت وایٹ منسٹر
قصاصات گھنٹا تھا ہے اور تمام کو اس طرح
کے نزدیک بٹھاسٹ نہیں ہوئے ہیں۔ جہاں تو راکو
ہم پھنسا تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ پرنسٹون کا ایک عجم جو
ہستوں اور بندہ تو اسے مع قاس نے کھو گ
لوگوں پر اکڑا دیا۔ سخت لڑائی ہوئی۔ ارشاد ہے
قواعد نظر انداز کر کے گئے۔ تشبازی میں کچھ توف
بعد کھلک لوگ پسپا ہوئے۔ لیکن پرنسٹون سے ان
کے رکانات پر چلے گیا۔ اور کھوکھوں کو توڑ ڈالا۔ پولیس نے
موقع پر پہنچا تھا۔ مبینہ پرگو گیاں چلے گئے۔ اور نصف
شب تک امن و امان تھا۔ ہو گیا۔

ایک سالہ بھائی بہن ہمارے
کی دنیا ہی
سے صرف چھ روزہ جیتے ہیں۔ برگزیدہ حضرت (۱۰۶)۔ ایک
میٹ لینڈ بھی ہوا ہو گیا ہے۔

میر فیصل شاہ عواقب
کی تخت نشینی
موقع پر اب عظیم اجتماع ہو گیا۔ شہر خان نے بادشاہ
سلامت کا بیٹا مبارک دامیر فیصل کے حوالہ کیا جس کا
بادشاہ سلامت سے بڑا رشتہ کیا اور عرب فوجوں کی متفقہ
فوجی کوششوں پر جو قابیادہ واقعہ جنگ عظیم میں اہم
کمال پہنچی ہوئی تھیں۔ انہماں بڑھائی لشکر کا اظہار کیا۔
بھونچال سے دو لاکھ ہزار ۳۳ گنت پکین
آدمیوں کی تباہی دھین کا ایک نامظہر ہے
کہ گذشتہ دسمبر میں کس کے صوبہ میں بھونچال آیا تھا۔
سرکاری رپورٹ کے متعلق ہرگز اتنی سب سے پہاڑیوں کے
ٹرنے سے دو لاکھ آدمی دھب لئے تھے۔ ساڑھے ۵ میل کے
رقبہ میں تمام مکانات تباہ ہو گئے تھے۔

مرگش میں ہسپانویوں نے ۲۳ مارچ کو سیلیڈا کی قبائل سے جنگ ایک تار و پود پر ہے کہ ہسپانوی فوج کا جو دس ہزار زیادہ سپاہی تو ہوا اور سواروں کی ۵۳

باتریں۔ ہوائی اچھاڑوں۔ ٹینگوں اور مسلح گاڑیوں پر قبضہ
ہو۔ ۴ ہزار اہل قباہ سے مقابلہ ہوا۔ قبائل کا
مکنت نقصان ہوا۔ کارروائی سرکشی سے جاری ہے۔
سن فینون نے گورنمنٹ لندن ۲۶ راسخ
کی شرائط مسترد کر دیں۔ سرکاری طور پر سلطان
کیا گیا ہے کہ ڈیل آئیرین (آئرش پارلیمنٹ) نے
باقاعدہ گورنمنٹ برطانیہ کی نام شرائط کو مسترد کر دیا ہے
مگر وہ حکومت کے اصول پر گفت و شنید کرے کہ کوئی تباہ
روس کی لندن ۲۴ راسخ روس کی طاقت روز
حالت قرار ہو۔ غراب جوتی جانی ہے۔ کسانوں
نے کھیتی باڑی چھوڑ دی ہے اور زمین علاقہ کی حالت
اسکو وغیرہ سے بھی بدتر ہے۔ ستمبر میں روڈن ہموار
خواہ سے بھی آئیں گے کیلئے ہینکل دو ہفتہ دو دو
نہرہا سکتا ہے۔

کروڑوں مستحق شملہ - ۲۶ راکست سرفاروی نذرانیہ
 اعانت کی خبر ہے کہ ساڑھے تین کروڑ روپی
 اعانت کے مستحق ہیں۔ کہ ان جو تین و جوق نژاد ہو رہے
 ہیں۔ اہل پولینڈ جو قبضہ جو مئی کے وقت دریا۔۔۔
 والگ کے کنارے آباد ہوئے تھے۔ اسی میں خیریت سمجھنے
 ہیں کہ پولینڈ پہنچ جانے والوں کی اڑاسجاگ رہے ہیں وہ
 بالکل چیلل سیدان میں۔ جہاں خود اک کا نام ولش ان نہیں۔
 ان مفردوں میں نہیں فیصدی بچے ہیں جن کی حالت
 بہت دھم انگیز ہے۔

ترکوں کی مافعت لندن امریکہ نامتو کانگریس
سخت ہو رہی ہے سمرنا سے اطلاع دیتا ہے کہ
احرار کی مافعت زیادہ سخت ہوتی جاتی ہے وہ کلکی سپر
اور کارسیس سے سٹاربانگ فوجیں جمع کر رہے ہیں۔
ان کی تعداد کا اندازہ ساٹھ ہزار لایا جاتا ہے۔

دس ہزار ہسپانوی لندن - ۲۰ اگست -
قتل ہسپانیہ کی تازہ ترین خبر
 سے معلوم ہوتا ہے کہ مراکو کے قریب ہسپانوی
 فوجوں کی بہت وحشت ناک حالت ہے۔ فوج کی
 قابیلیت کے باعث بہت کچھ قتل عام ہوا ہے۔
 ہسپانیہ کے باشندوں سے مشرکیں اُٹتی ہیں۔

اور دس ہزار باشندگان مسلمانوں کو قتل کر کے
گئے۔ یا گنت کر کے گئے۔

ترک مقامِ جلالت کے لئے لندن - ۱۴ - اگست۔
تیار ہو رہے ہیں ریشمین کا خاص سار
قسط فیے سے لندن ٹائٹس کا نام نہ رکھتا ہے
نہایت شدید موکر اراشیوں کے بعد شاہِ یونانی
انگور کو تسخیر کر چکے۔ یونانی بہت ہی شدید خطرات بہت
گزرتے ہیں لیکن ترکی اخبارات کی تحریروں سے ایسا
علوم دیا ہے کہ قوم پرست ترک انکو ماکو خانی کر دیں گے
خراسان نے آزادی لندن ۱۴ - اگست پر
کا اعلان نہیں کیا کی وزارت خارجہ نے
جوابیہ جاری تارالاج دے رہے کہ مازندران وغیرہ کی فتادوں
کو دبا دیا گیا ہے مگر رنٹ کی فوجیں خطرہ پر عیالان
کو بھیجا ہو میں نے آئینگی۔ یہ خبر کہ خراسان نے اعلان
آزادی کر دیا ہے۔ ہے مہم و اسے۔

روسی روپیہ کے متعلق پیر میں جو رائے ہوئی۔
 فرانسیسی حکم کی منسوخ ہوئی جو حکم دیا گیا تھا۔
 کہ فرانس میں روس کا روپیہ اور بینک نوٹ داخل نہیں
 ہونے دیئے گئے۔

دنیا میں رہنے والے ہر انسان کے لیے جہاں سے جہاں سب سے بڑا چیلنج ہے۔ دنیا میں سب سے بڑا چیلنج ہے۔ اس میں چاروں طرف سے براہ راست حملے ہو رہے ہیں۔

رائس کے ہسپانویہ میڈرڈ۔ ۲۳ اگست
 کے لپکانے کا امکان اہل مونس پھر سے
 کے شروع کر دئے ہیں۔ اور وہ ہسپانویہ والوں کے
 شیا و خردنی کے بدزقوں پر ناراض کر رہے
 ہیں۔ ہسپانی سفیر مقیم میرس میڈرڈ پہنچ گیا ہے۔ اسکی براہ
 بہت دے نئی جو رہی ہے۔ اور یہ یقین کیا جاتا ہے
 رائس کو بخش کر رہا ہے۔ کہ مراکش میں ہسپانویہ
 کام کرے۔

باقی سپاہ کی عراق عرب لندن پہنچ گئی۔ دفتر
جلد تحفیف کی توقع (ادبیات کا بیان ہے کہ
مکر کی سیاسی حالت کا راجہ اطمینان ہے۔ اب برصغیر کی حالت
بہت جلد بدگرمی کا شکار ہوگی۔

（一）紀元前

روز دہلی نمبر ۸۳۵

فصل الفضل بسم الله الرحمن الرحيم
وہی کی نصرت کے لئے اک ایمان شریک
اعنوا ان یفکروا لربک مقاماً محمداً اسماء

دنیا میں ایک نبی آیا پرتیا نے ان کو قبول کیا لیکن خدا نے قبول کر لیا
اور جسے زور اور جہول سے انکی پجائی ظاہر کر دی گار (انہم حضرت یحییٰ مریود)

مضامین بنام ایدہ

کاروباری امور کے

مستحق خط و کتابت بنام

مینجور ہو

مضامین بنام ایدہ
کاروباری امور کے
مستحق خط و کتابت بنام
مینجور ہو
۱۲-۱۱

ایڈیٹر علامہ نبی بہ اسٹنٹ منہر محمد خان

نمبر ۱۸ مورخہ ۵ ستمبر ۱۹۲۱ء | دوشنبہ | مطابق ۲ محرم ۱۳۴۱ھ | جلد ۹

مدیریت

مرکز تبلیغ کلمات و بیعتیں کئے گئے۔ واپس آگئے ہیں۔
ایام زبردستی میں اگرچہ مطلع برآوردہ لیکن اس میں کمی
جس کی سخت ضرورت ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح کے
شہ گھر کے لئے دعا کی جائے
سکون و عزت و دلالت و ایمان و مراحمہ پندہ میں دن
سنت طیب میں بکار و فیض و رحمہ کے قریب ہو جائے
گزاروں ہے۔ جامعہ خاص طور پر غائبانہ کے لئے
افاضہ ہو گیا ہے۔ انھیں صحت بخشنے
اتفاق میں گزریں بلا وینا کر لیگی۔

آسنور شہر میں احمدیہ جلسہ

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی تقریریں

۲۶، ۲۷ اگست حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ
کے ارشاد کے تحت احمدیوں کا آسنور میں جلسہ ہوا۔
جس میں علاؤ الدین احمدی مدنی نے ہونے اور دور دور سے
احمدی جماعتوں کے قائم مقام ملے۔ کل سامعین پانچ
کے قریب تھے۔

۶ ستمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے
دو لکھ ساڑھے چار گھنٹہ تک ہونے اور دوسرے دن
دو گھنٹہ تک لکھ ہوا۔ جلسہ کی مفصل روداد آگے دیج
کی جاتی ہے۔

روداد جلسہ

جلسہ جناب عبدالرحمن مداحہ کے سیدوں کے باغ میں ہوا
جو کہ ایک قلعہ اور نہایت ہوادار اور پر فضائیت ہے
ان دونوں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مطلع صاف رہا۔ برآمد
جمو تہارت ۲۶ اگست ۱۹۲۱ء وقت ۹ بجے صبح
پہلے، جلاس زیر صدارت جناب مولانا حافظ درویش علی
صاحب شروع ہوا۔ حافظ سید محمد و اللہ شاہ صاحب

نمبر ۱۸ مل ۹
تبر ۱۹۲۱ء
روز دہلی نمبر ۸۳۵
فصل الفضل بسم الله الرحمن الرحيم
وہی کی نصرت کے لئے اک ایمان شریک
اعنوا ان یفکروا لربک مقاماً محمداً اسماء

دہت قرآن مجید سے اخراج کی۔ بہر حال
 شہدائے اسلام کی ایک نظم سے حاضرین کو
 ظاہر کیا۔ پھر مرزا گل محمد صاحب نے سراجا دہ
 شریف احمد صاحب کی ایک نظم خوش آہانی سے
 پڑھا جس کے بعد جناب مولانا حافظ روشن علی صاحب
 نے اپنی تقریر شروع کی۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ
 ایک حدیث میں ہے کہ میرے لئے اللہ عظیم سے
 اس کے انسان کے جسم میں ایک ٹکڑا ہے۔ جس کے
 چھوٹنے سے تمام جسم منور جانتے ہیں۔ اور جس کے
 بچا جانے سے تمام جسم بچ کر جاتا ہے۔ اور وہ دل
 ہے۔ اس لئے انسان کی زیادہ تر قوتوں کی صفائی
 اور پاکیزگی کی طرف ہونی چاہیے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ
 کہ نبیوں کے جوہر فیضان سے انسان کی اصلاح
 و تہذیب ہے اس لئے انبیاء بھی دل کی طرف ہی توجہ کرتے
 ہیں۔ اور جو کلام انبیاء کو دیا جاتا ہے۔ اس کا نزول
 ہی دل پر ہی ہوتا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ
 کہتے ہیں۔ **وَاِنَّهُ لَآتِ ذَاتُ مِرَالٍ فَلْيَكُفِّرُوا**
بِالْمُنْذِرِينَ۔ عام طور پر لوگ کسی کسی مذہب یا
 فرقے سے جڑے ہوئے ہیں اصلاح یافتہ نہیں ہوتے۔ اسکی
 ہی ہے کہ وہ دل کی صفائی کی فکر نہیں کرتے۔
 جس کے تین حصے ہوتے ہیں۔ اور اصلاح کے لئے
 دل ضروری ہے۔ یعنی عقائد اعمال اور اخلاق۔
 ان کے عقائد کی درستی سب سے زیادہ ضروری
 ہے۔ پھر عقائد کے بغیر اعمال اور اخلاق کی درستی
 ہی نہیں ممکن۔ عقائد کے بغیر اعمال۔ رسوا ستہ پر
 قبول نہیں ہوتے۔ مذہب اسلام کے پانچ
 حصے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان۔ ملائکہ پر ایمان
 تعالیٰ کی کتابوں پر ایمان۔ رسولوں پر ایمان۔ اور
 اعمال پر ایمان۔ پھر ان عقائد کی تکمیل
 و تکمیل کے لئے قرآن مجید کی تعلیم
 و تہذیب ضروری ہے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح

آئی ایدہ اللہ تعالیٰ بصرہ العزیز کی تقریر کا ایک نمونہ
 ہوا۔ اور ط ۱۲ ختم ہوئی۔ حاضرین کی تعداد تقریباً
 پانچ سو تھی۔ اسکے بعد کھانا اور چائے کی تیاری میں
 قریباً اڑھائی گھنٹے گئے۔ اور ط ۲ بجے خطبہ مجید
 شروع ہوا۔ جس میں حضور نے مختصراً جمعہ کے
 فضائل و مناسبت سے جماعت کو اتفاق و اتحاد
 کی تاکید فرمائی۔ نماز جمعہ کے ساتھ عصر جمعہ ہوا۔
 گارڈیائی جلسہ کے قبل مزاجم وہاں سے نکل
 گئے فاصلہ پر ایک گھاؤں ہے۔ وہاں کے ایک
 معرنا مینا حافظ صاحب دو دن سے یہاں آئے
 ہوئے تھے۔ وہ اٹھتے اور حضور سے مصافحہ کر کے
 رور سے کہا کہ تم مجھے اور تمہارے مریدوں کو
 بن بری بیعت ہو گئی۔ بعض دوستوں نے سمجھا
 کہ باقاعدہ الفاظ میں بیعت کر لیں۔ مگر وہ اسی بات
 پر مصر رہے۔ کہ جب میں نے حضور کے آگے ہاتھ
 رکھے کھد باقر تم مجھے زبیر میری بیعت ہو گئی۔
 قریباً سارے تین بجے شام دو سوا چلا
 شروع ہوا۔ صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب نے
 قرآن مجید کی تلاوت کی اور مرزا گل محمد صاحب نے
 نظم پڑھی۔ اس کے بعد سچے سچے حضرت خلیفۃ المسیح
 ثانی کی تقریر شروع ہوئی۔ اور حضور اڑھائی گھنٹہ
 تک سلسلہ کے اندر فی اختلافات پر تقریر فرماتے
 رہے۔ جس میں حضور نے وضاحت بیان فرمادیا۔ کہ
 تمام اختلافات ابتداء ذاتی عداوتوں سے شروع
 ہوئے ہیں۔ تقریر کے بعد مولوی محمد عبد اللہ صاحب
 کشمیری دیکھل نے مسئلہ نبوت پر کچھ سوالات کئے جنکی
 اجازت چاہی۔ اجازت ملنے پر مولوی صاحب نے
 تین سوال کئے۔ جن کے حضور نے جواب دیے
 یہ سلسلہ گفتگو بھی انشاء اللہ تقاریر کے ساتھ
 ارسال کر دیا گیا۔
 دو سحر من برد ہفتہ قریباً نو بجے اجلاس
 شروع ہوا مولانا حافظ روشن علی صاحب نے تلاوت
 قرآن مجید کی۔ عزیزم بیان صراحت سے قرآن مجید کا
 ایک کچھ شایا۔ اور پھر میاں منصور احسان حضرت مرزا

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی ایک نظم پڑھی۔ جس کے
 نیکے کھانسا صاحب حضرت ادریس صاحب مولوی ایک
 فارسی نظم پڑھی۔ غلام رسول صاحب کشمیری اور غلام محمد
 خلیفہ عبدالرحمن صاحب فارسی نظمیں پڑھیں پھر
 جناب حافظ صاحب نے جو بائیں کے خطبہ ایک مختصر اور دلچسپ
 تقریر کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی تقریر ط ۲ بجے شروع
 ہوئی۔ اور دو گھنٹہ تک حضرت نے جماعت کو اندر دینی
 اصلاح اور انتظام کی ذات متوجہ کیا۔ اس کے بعد چنانچہ
 ہوئی۔ اور جلسہ خیر و خوبی ختم ہوا۔ اس کے بعد چنانچہ
 نے بیعت کی۔ اور چار اشخاص سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل
 ہوئے۔ قریباً دو بجے نماز عصر و عصر جمعہ ہوئی۔ اور
 اکثر مہمان حضرت پر گئے۔ حضور پر ایک گفتگو فرماتے
 رہے۔ قبل از شام مولوی غلام رسول صاحب کراچی
 متصل خیریاں نے بیعت خلافت کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح
 ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے
 ابھی رہی۔
 آج کل احمدی کشمیر کے جن افراد کا ذکر بھی غالباً اردو
 رہو گا۔ اکثر احباب بہشت و جہنم سے آئے ہوئے تھے
 اور بعض لوگ کئی کئی دن کی مسافت طے کر کے آئے تھے
 پھر عقائد کسور کے احمدیوں کی بہت بھی قابل توجہ ہے
 جنہوں نے جلسہ کے انتظام اور مہمانوں کی خدمت میں
 کوئی دقیقہ درگذاشت نہ کیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو
 اجر عظیم عطا فرمائے۔ اور نیکیوں میں پیش قدمی کرنے
 کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔
 خاکسار تقی الدین احمد از آسٹور

ایک ایک ہزار کی تحریک

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک ایک ہزار کی تحریک کے تحت
 انشاء شروع ہوئے ہیں۔ یہ تحریک بعض خاص احباب کی خدمت
 میں بھی گئی تھی۔ اس وقت مالی سال کا آخری ہفتہ تک
 جہاں تمام جامعیں اور افراد جو تمام ممالک اور کراچی میں
 اپنی مقدار میں کوہار کرنے کے لئے خاص جذبہ بھی کر رہے ہیں
 وہاں ایک خاص تحریک بعض صاحب امتیازات ذوی اثر و اجارہ
 کی خدمت میں بھی گئی ہے۔ جس پر مطالبہ ہے کہ حتی الامکان

ایک ایک ہزار کی تحریک کے تحت انشاء شروع ہوئے ہیں۔ یہ تحریک بعض خاص احباب کی خدمت میں بھی گئی تھی۔ اس وقت مالی سال کا آخری ہفتہ تک جہاں تمام جامعیں اور افراد جو تمام ممالک اور کراچی میں اپنی مقدار میں کوہار کرنے کے لئے خاص جذبہ بھی کر رہے ہیں وہاں ایک خاص تحریک بعض صاحب امتیازات ذوی اثر و اجارہ کی خدمت میں بھی گئی ہے۔ جس پر مطالبہ ہے کہ حتی الامکان

الفضل

قادیان دارالامان - ۵ ستمبر ۱۹۲۱ء

عیسائیوں کے مذہبی عقائد میں عدم تعاون کی ضرورت (نمبر ۲)

ایک گذشتہ مضمون میں بتایا گیا تھا کہ مسلمانوں کو کن باتوں میں عیسائیوں سے عدم تعاون کرنا چاہیے اب اسی کے متعلق کچھ اور بیان کیا جاتا ہے۔

اسلام نے جہاں ان باتوں کا رد کیا ہے۔ ج انبیاء کرام کی مثال مقدس کے خلاف ہیں۔ وہاں انبیاء کی اصل حقیقت کو بھی واضح کر دیتا ہے لیکن مسلمانوں نے اسلام سے ناواقفیت کی وجہ سے بعض اوقات انبیاء کے متعلق غلو اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق خصوصاً ایسی باتیں منسوب کر رکھی ہیں۔ جو اسلام کے قطعاً خلاف اور عیسائیوں کے اعتقادات کی تائید کر نیوالی ہیں۔

مثلاً عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت مسیح نے مرقے زندہ کئے۔ اگرچہ انجیل سے وہ اس کا کوئی ثبوت نہیں دے سکتے۔ اور چند ایک واقعات جو انجیل میں درج ہیں۔ ان سے ہرگز یہ ثابت نہیں ہوتا کہ وہ زندہ جرج کے آگے ٹھہر سکتے ہیں۔ لیکن مسلمان بڑے زور سے اس بات پر ان کے مہموا ہیں۔ حالانکہ قرآن کریم میں ایک جگہ نہیں۔ متعدد مقامات پر بتایا گیا ہے کہ جسمانی طور پر زندہ کرنا اور مارنا صرف خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ جیسا کہ آتا ہے۔ (۱۱) واللہ عجیب و مہمیت (۳ - ۱۵۰) اللہ ہی زندہ

کرنا اور مارنا ہے۔

(۲) واللہ اتلا ہو بھی و مہمیت (۴ - ۱۵۸) سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں۔ اور وہی زندہ کرنا اور مارنا ہے۔

اس آیت میں خدا تعالیٰ کے سوا تمام معبودوں کی نفی کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے اتلا ہونے کا یہ ثبوت دیا گیا ہے کہ وہ زندہ کرنا اور مارنا ہے۔ جس کو ظاہر ہے کہ زندہ کرنے اور مارنے کی صفات انہی مخصوص ہے۔ اور اگر کسی اور کی ذات اس صفت کو منسوب کیا جائے تو اسے اتلا ہی ماننا پڑے گا۔ لیکن چونکہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس لئے کسی میں جسمانی مردوں کو زندہ کرنے اور مارنے کی صفت بھی نہیں پائی جاسکتی۔

عیسائی صاحبان چونکہ حضرت مسیح کو اپنا معبود اور بانی سمجھتے ہیں۔ اس لئے وہ اگر یہ خیال رکھتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح مرد سے زندہ کیا گئے۔ تھے۔ تو کوئی عجیب بات نہیں۔ لیکن مسلمانوں کو کیا ہو گا کہ حضرت مسیح کو دیگر انبیاء کی طرح کا ایک نبی یقین کرتے ہوئے یہ سمجھنے لگ گئے۔ کہ وہ جسمانی مرد سے زندہ کیا گئے تھے۔ اگر ایسا ظاہر اور بھی غور کرتے۔ تو انہیں معلوم ہو جاتا کہ عیسائیوں کی تعلیم میں ان کا یہ خیال حضرت مسیح کو انبیاء کے زمرے سے نکال کر الہ کے درجہ پر بٹھانا اور شجر اسلام پر اپنے لڑھکے سے تبرع کرنا ہے۔ لیکن انہوں نے اسلام کا کوئی پروا نہ کی۔ اور قرآن کو پس پشت ڈال کر اس گمراہ کن عقیدہ میں عیسائیوں کے ساتھ تعاون شروع کر دیا۔

(۳) خدا تعالیٰ قرآن کریم میں انسان کی جسمانی پیدائش کے متعلق بالتفصیل بیان کرنے کے بعد فرماتا ہے واللہ عجیب الموقی حائل علی کل شئی قدیر (۲۲ - ۱۵۰) صرف خدا ہی مڑے زندہ کرنا ہے۔ اور صرف وہی ہر ایک بات پر قادر ہے۔

یہاں جسمانی پیدائش کے بعد جسمانی مردوں کے ہی زندہ کرنے کا ذکر ہے۔ اور اس کو خدا تعالیٰ اپنی طوت منسوب کر کے اس کی دلیل یہ دیتا ہے کہ اللہ ہی ہر ایک بات پر قادر ہے۔ جس کو معلوم تھا کہ مردے

زندہ کرنے کی صفت اسی ذات میں پائی جاسکتی ہے جو ہر ایک چیز پر قدرت رکھتی ہو۔ لیکن حضرت مسیح کو تو یہ بات حاصل نہ تھی۔ انجیل ان کی حالت کا جو نقشہ کھینچتی ہے۔ وہ تو نہایت افسوسناک ہے۔ انہوں نے اپنے دشمنوں سے تنگ اگر اپنے متعلق یہاں تک کہ کیا کہ "لو مردوں کے بھٹا ہوتے ہیں۔ اور ہوائے پرندوں کے ٹھونڈے۔ مگر ابن آدم کے لئے سر دھرنے کی جی جگہ نہیں"۔ لوقا ۲۰

اور قرآن کریم انہیں پیشتر اور رسول ہی قرار دیتا ہے۔ اس لئے انہیں وہ تمام اختیارات حاصل تھے جو بتقاضائے بشریت ہر ایک انسان کے ساتھ لگی ہوئی ہیں۔ اس صورت میں ان کی طوت الہی ایسی صفت (مرقے زندہ کرنا) منسوب کرنا جو عقل کے کل ثقیل قدمی نشان کے ثبوت ہے۔ عقل و فکر سے بہت دور ہے۔ لیکن مسلمان ہیں کہ عیسائیوں کے اس عقیدہ میں تعاون کرتے ہوئے فہم و ذہن سے کام لے کر مزوری نہیں سمجھتے۔ اور پھر ظلم یہ کہ قرآن کی طوت انہیں منسوب کرتے ہیں۔

یہ لوگ اپنی تائید میں قرآن کریم سے بڑبڑاتے ہیں کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق لفظاً دس کہ احی الموقی باذن اللہ (۲۲ - ۱۵۰) اگرچہ اس میں مردہ کو زندہ کرنے کا ذکر ہے۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ بطور ثبوت ہو گیا۔ کہ جسمانی مرد سے زندہ کرنے کی قدرت سوائے خدا تعالیٰ کے اور کسی میں نہیں ہے۔ اس سے یہ مراد نہیں لی جاسکتی۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جسمانی مردوں کو زندہ کیا کرتے تھے۔ پھر جبکہ قرآن کریم میں مردہ کا لفظ نفی کے منکر ہے اور مکفون کے متعلق استعمال کیا گیا ہے اور نبی کو قبول کرنے اور اسکے احکام کو ماننے والوں کو زندہ فرار دیا گیا ہے تو بات بالکل ٹھیک ہو جاتی ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے ماننے والوں کو جو پہلے مردہ تھے۔ روحانی طور پر زندہ کرنے اور روحانی زندگی عطا کرنے پر اس بات کا ثبوت کہ نبی کے منکر ہوں کہ قرآن کریم

سما مردہ قرار دیا گیا ہے۔ حسب ذیل آیت ہے۔
 خدا تعالیٰ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتا ہے۔
 اِنَّكَ لَا تَسْمِعُ الْمَوْتٰی وَلَا تَسْمِعُ الْعَمٰی
 الدُّعَا اِذَا دُلُّوا مِنْ دُوْنِ (۱۴-۱۵) کہ
 تو مردوں اور پہرہوں کو اپنی آواز نہیں سنا سکتا
 جبکہ وہ پیچھے پھیر کر مڑ رہے ہیں۔
 اس آیت میں موتی سے مراد وہ مرنے والے نہیں
 لئے جاسکتے۔ جو قبر میں دفن ہوں۔ بلکہ نبی کے
 منکر اور کفر مراد ہیں۔ جو کہ بدن پر جھوٹے کلمات و سنو
 تے۔ کیونکہ آگے بتایا ہے۔ کہ وہ پیچھے پھیر کر مڑ رہے
 ہیں۔ اور یہ فعل جہانی مردوں کی طرف منسوب نہیں کیا
 جاسکتا۔ پس اس آیت میں موتی انہی لوگوں کو کہا
 گیا ہے۔ جو روحانی طور پر مردہ تھے۔ اور چونکہ اس
 سے ثابت ہو گیا۔ کہ قرآن کریم میں موتی کا لفظ جہانی
 مردوں کے لئے ہی نہیں۔ بلکہ روحانی مردوں یعنی
 نبی کے منکروں کے لئے ہی استعمال ہوتا ہے۔
 اسلئے جہاں کسی نبی کے متعلق یہ آئے کہ وہ مردہ
 زندہ کرنا تھا۔ اس سے یہی سمجھنا چاہیے کہ روحانی
 مردوں کو روحانی طور پر زندہ کرنا تھا نہ کہ قبر اٹھ کر
 زندہ کرنا تھا۔
 دوسری بات کہ نبی کو قبول کرنا اور اس کے احکام کو
 زندہ کرنا ہے۔ حسب ذیل آیت سے ثابت ہے۔ خدا تعالیٰ
 نبی کریم کے متعلق فرماتا ہے۔ یَا اَحْمَدُ الَّذِیْ اَمْسُوْا
 اَسْتَجِیْبُوْا لِلّٰہِ وَالرَّسُوْلِ اِذَا دَعَا کُمْ لِمَا
 یَحْیِیْکُمْ (۲۴-۸) اے اُسنے والو! اللہ کے
 احکام کو قبول کرو۔ اور رسول کے جب وہ تمہیں
 پکارتے۔ تاکہ وہ تمہیں زندہ کرے۔
 اس سے ظاہر ہے کہ قرآن نے اللہ اور رسول
 کو اُسنے اور ان کے احکام پر عمل کرنے کو زندہ
 قرار دیا ہے۔
 اور آیت کی روشنی میں حضرت جبریل علیہ السلام
 کے اُسنے پر آگے کے احادیث میں بھی مطالب
 بالک مساند ہو جاتا ہے۔ کہ وہ یک ہی تھے۔ اور
 دوسرے انبیاء کی طرح وہ بھی روحانی مرنے والے تھے۔

کہنے تھے۔ نہ کہ جہانی مرنے والے۔ لیکن مسلمان عیسائیوں
 کی تائید اور حمایت میں یہی کہتے ہیں۔ کہ وہ جہانی
 مرنے زندہ کرتے تھے۔ اور اس طرح حضرت عیسیٰ
 علیہ السلام کی طرف ایسی بات منسوب کرتے ہیں۔ جو
 کسی نبی میں آجئے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 میں بھی نہیں پائی جاتی۔ جو تمام انبیاء کے سردار
 ہیں۔
 قرآن کریم کو پھیر کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 کی شان مقدس کی کوئی پروا نہ کرے۔ خدا تعالیٰ
 کی ایک خاص صفت کو حضرت مسیح کی طرف منسوب کر کے
 مسلمان عیسائیوں کے ساتھ جو تعاون کر رہے ہیں اسی
 کا نتیجہ ہے۔ کہ وہ ہر جگہ عیسائیوں کے مقابلہ میں
 جھگڑتے ہیں۔ جب مسلمانوں نے اپنا دین و ایمان بدلیں
 کے حوالہ کر دیا۔ تو دنیا خدا تعالیٰ نے ان سے چھین کر
 دے دی کہ مسلمانوں کو دنیا دین کے ہی مسئلے میں جہ
 دہر چلی پیاری چیز کی انہوں نے قدر نہ کی اور
 اسے دوسروں کے حوالہ کر دیا۔ تو پھر دنیا سے ان کا
 کیا تعلق؟
 کاش! مسلمان اب بھی غیبت پکڑیں اور اپنی اوقات
 کو درست کر لیں۔ تاکہ خدا تعالیٰ ان سے راضی ہو جائے
 اور جو اخلاقیات ان سے چھینے جا چکے ہیں یا چھینے
 جا رہے ہیں۔ وہ انہیں پھر مل جائیں۔ ورنہ اگر ان
 یہ سمجھتے ہیں۔ کہ دنیاوی امور میں عیسائیوں کے عدم
 کس کے اور مذہبی امور میں تعاون کرتے ہوئے وہ
 کامیابی کا منہ دیکھ سکیں گے۔ تو یہ نامکن ہے۔
 کشمیر کے کشمیری احمدی کے کثیر تشریف لکھنے پر
 جہاں احمدیوں کو روحانی فیوض حاصل کرنے کا عظیم الشان
 موقع نصیب ہوا۔ وہاں بہت سی سیدہ راجہ کی قبول
 کی سعادت بھی حاصل ہوئی ہے۔ جیسا کہ اس وقت
 مہمیں سے ظاہر ہے۔ جو اسی اخبار میں دوسری جگہ
 درج کی گئی ہے۔
 پیرام ۱۴ ایسے نام لکھ کر جن کا احمدیت سے

کوئی تعلق نہ تھا۔ اور جو کبھی نہ کبھی غیر مہمیں کے زیر اثر تھے
 انہیں "عقائد محمودیہ سے بلادی کے سوا اعلان" قرار دیا تھا۔
 اور اس کو بتانا مقصود تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح کے کثیر
 تشریف لکھنے پر جو احمدیوں کا داخل سلسلہ ہونا تو الگ
 سا۔ احمدی ہی طرح مہمیت کے لیے ہیں۔
 اس دعوہ کی تردید ہم پہلے کر چکے ہیں اور کہا
 چکے ہیں۔ کہ جن کے نام فریضہ بیعت کے والوں کے طور پر
 پیش کیے گئے ہیں۔ ان کا اپنا اثر ہے کہ وہ پہلے احمدی تھے۔
 اب ہم ان اصحاب کی قدرت پیش کر کے جنہوں نے حضرت
 خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کی۔ یہ لکھا جا رہا ہے کہ
 نوجوانوں میں سے بہت سے مدت اہل پسند اصحاب
 داخل سلسلہ ہو چکے ہیں۔
 اس زمانہ کے علماء کی حالت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 کے علمائوں کی حالت۔ ملازمین کے علمائوں کی حالت۔
 جو یہ خبر دی تھی کہ علماء ہم شہر۔ تحت اہم علماء۔
 لکھے علماء زیر آسمان تمام اہل حق سے زیادہ بڑے ہونگے
 پوری پوری جو کہ مسلمان علی الاعلان اس کا اعتراف کر رہے
 ہیں۔ پناہ میں کاشفوت روزمرہ کے واقعات کے مطابق
 ہے اور اخبار مشرق اپنی اشاعت ہر گزت میں لکھ رہا ہے۔
 یہ اس دور میں سب سے زیادہ علماء اسلام کی حالت
 فرات ہے۔ ایک گروہ اس انتہا پر ہے۔ کہ وہ
 فتویٰ فاضل احمد دنیاطبی کو اختیار کرتے ہیں۔ اور
 دوسرا گروہ اس انتہا پر ہے کہ وہ حجت احمدی
 کے لئے خدا کے دین کو مصالح و فتنی برقرار کرنا ہے
 مشرق کی یہ رائے علاوہ گھر کا جیدی ہونے کے واقعات کی
 روشنی میں ہے۔ ایسے علماء کا جن کی یہ حالت ہے حضرت
 مسیح موعود کو قبول نہ کرنا اور عوام کو قبول کرنے سے
 روکنا کی کوشش نہ کرنا کی وجہ سے نہیں۔ البتہ ان لوگوں پر
 تعجب ہے۔ جو ان علماء کی باتوں کو کچھ دقت و پتو
 اور دینی امور میں لان کی راہ نہ مانی قبول کرتے ہیں۔

خطبات جمعہ

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ

والہ تعالیٰ اعلم

(۱)
اپنی پیدائش کی غرض کو مد نظر رکھو

(۲۰ جولائی ۱۹۰۷ء بمقام سرگرم)

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

انسان کی پیدائش کی غرض اور اس کو دنیا میں بھیجے گا وہ
ایسا اہم اور ضروری ہے کہ تمام انسانی کوششیں اس کے
گرد بیکر لگائی جائیں۔ انسان کے خیالات کا اثر اس کے اعمال
پر بہت بڑا ہے۔ بہت کم لوگ اس حقیقت کو سمجھ سکیں کہ دنیا کی
۱۰۰ اہم باتیں ہیں۔ پھر وہ کہتے ہیں کہ ہمارے خدا پرست اور ربانی
ہے۔ بعض لوگ سوال کرتے ہیں کہ باوجود بیکاروں
کے عقائد پر نہیں اتنا زور دیا جاتا ہے۔ انسان کی عظمت
اور شان و شوکت پر غور کرنے سے واضح ہوتا ہے کہ عقائد
اور باطن میں فرق دراصل ان خیالات کا ہی ہوتا ہے۔ خدا پرست
انگوں کو جب ذکر معمولی پا لیں تو دنیا پر غور کرنا
کہ وہ اس طرح کی باتیں کرتے ہیں اور رشتہ داروں سے میل
ملاقات کرتے ہیں۔ جس طرح دوسرے لوگ۔ مگر خیالات میں
بڑا فرق ہو گا۔ تو خیالات کے اختلاف سے ہی تمام
نعمت کے فرق پیدا ہو جاتے ہیں۔ ہمیشہ پیدائشی خیالات
پیدا ہوتے ہیں۔ پھر اعمال ان کے مطابق ہوتے ہیں۔
خیالات ہی کی بنا پر دنیا میں ترقی ہو رہی ہے۔ اور یورپ
کی ترقی بھی خیالات کی بنا پر ہی ہے۔

ایک بچہ تمام دن کھیت اور بازاروں میں گشت کرتا
پھر آتا ہے۔ اور ایک باہر بھی گشت کرتا ہے۔ مگر تاجر
بچہ نوٹ ۱۔ یہ خطبات حال میں اکٹھے موصول ہوئے
ہیں۔ چونکہ ان کی اشاعت میں پہلے ہی بہت دیر ہو چکی ہے۔ اس لئے
اس خیال سے کہ فرید پتھر ہو۔ ایک پرچہ میں ہی شائع کئے
جاتے ہیں۔ (ایڈیٹر)

بہت کچھ کہتا ہے۔ اور جو یونہی پھرتا ہے۔ خیالات
کی اہمیت کو غور خیال کرنا چاہتا ہے۔ دینی طور پر بھی
دیکھ لو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ خیال ہی تھا۔
کہ خدا ایک ہے۔ اس خیال کو اپنے تمام دنیاوی کام
کیا ہے۔ آپ کے زمانہ میں تمام اقوام لٹا رہے تھے۔
یہود۔ زرتشتی۔ مغیرہ مشرک تھے۔ وہ لوگ دریاؤں
پہاڑوں کو اپنا حاکم سمجھتے تھے۔ محکوم نہیں خیال کرنے
تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیال قائم کیا کہ
خدا تعالیٰ ایک ہے اور تمام اشیاء میں ترقی کی اشیاء انسان کے
اقتدار سے اس کے لئے مسخر کی گئی ہیں۔ اسی جہاں کا اثر ہے۔
تمام اقوام اب اپنے آپ کو ترقی سے جید سمجھنے لگی ہیں۔ یورپ
ترقی پسندوں کے لئے ہے۔ یہ کہہ کر ان کے جوش و خروش کو
لے جھٹکے ہوئے ہیں۔ مگر ہمیں ہر ایک کو یہ خیال لینا چاہیے کہ
ہم انسان کا دل متغیر ہو گیا اور وہ ترقی کرنے لگ گئے
اصل راز اور جزا کی ترقی کی ہی تھی۔ خیالات کی رنگی
انسانی ترقی کے لئے اس قدر ضروری ہے۔ جب تک
انسان کے خیالات پاک نہ ہوں۔ ترقی نہیں ہو سکتی۔

سورۃ فاتحہ اور مگر مقامات قرآن مجید سے یہ ثابت ہوتا
ہے۔ انسان کی پیدائش کی غرض صرف ایک ہی ہے
کہ بندہ خدا تعالیٰ کا فرزند ہو اور اس طرح جو جاوے۔ جو
غرض ایک مقصد اور مدعا کے تحت کام کرتا ہے
وہی کامیاب ہوتا ہے۔ اور جو یہ نہیں سمجھتا کہ خدا تعالیٰ
لے اس کو کیوں پیدا کیا ہے۔ وہ ہر ایک لالچ میں پھنس کر
اس کے پیچھے بھاگتا ہے۔ دوسروں کو اچھا کھاتے اور اچھا کیا
چاہتے دیکھ کر وہ انہی کے پیچھے لگ جاتا ہے۔ اور اس کی مثال
اس پر دینا زیادتی کی طرح ہو گی۔ جو ہر ایک کی مدد کرنے کو
تیار ہو جاتا تھا۔ ہر ایک مقصد کام کی ضرورت غرض و غایت
بھی ہوتی ہے۔ انسان کو کسی غرض کو پورا کر سکتا ہے
جب وہ سمجھے کہ وہ اسی غرض کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔
خدا تعالیٰ نے انسان کی پیدائش کی یہ غرض بتائی ہے۔
فَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِعِبَادَتِي فَمَا تَعْبُدُونَ
لوگوں کے اعمال کی حیرانی کی جڑ یہ ہے کہ وہ نہیں جانتے
کہ کیوں ان کو خدا نے پیدا کیا ہے۔ خدا تعالیٰ کی عبادت
کرنے سے انسان اس جگہ پہنچ جاتا ہے۔ جہاں خدا

کی جلوہ گاہ ہے۔ درمیان اور بھائی تو انہی سے کہتے
مگر غلام ہمیشہ اپنے آقا کے ساتھ ہی رہتا ہے۔ ان
میں فرق نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ کا مقام وہ مقام ہے۔
جہاں ملکات کا کوئی خدشہ نہیں اور یہ بندہ کو وفات
کے بعد ملتا ہے۔ اسی کا نام جنت ہے۔ اس جگہ
انسان کا علم کامل اور معرفت درست ہوا کرتی ہے۔
جنت خدا کا گھر ہے۔ بندہ رہتا تو بندہ ہی ہے۔ مگر وہ
الہیت کی جادو میں لپیٹا جاتا ہے۔ انسان کو دنیا میں
اس غرض کے لئے بھیجا گیا ہے۔ کہ وہ لوگوں کو
دو ملکہ کے خداؤں حاصل کرے کیونکہ کوئی انعام
مستحق تب ہی ہو سکتا ہے۔ جب وہ مشکلات اور
محنت کے بعد کسی چیز کو حاصل کرتا ہے۔ چونکہ
خدا تعالیٰ کا قرب اور معرفت اس کے بڑا انعام ہے
اس لئے یہ بڑی نادر بات اور مصائب کے بعد ہی
مل سکتا ہے۔ انسان کے ساتھ شہوات اور بھوکا
ہمیشہ لگی رہتی ہیں۔

یوں تو ہمیں ہر ایک کو مخاطب ساری بات ہے۔ مگر خاص
ہر ایک کی حالت کو مخاطب کرتا ہوں۔ یہ عقائد اپنے
اندرونی خصوصیت رکھتا ہے۔ تمام دنیا کے لوگ
یہاں سیر کے لئے آئے ہیں۔ بعد ان نعمتوں کے جو
یہاں پیدا کی گئی ہیں۔ بعض طبائع ایسی ہوتی ہیں کہ
نعمتوں کے لئے ہر وہ خدا تعالیٰ کی طرف جھکتی ہیں اور
بعض سراسر جھکتی ہیں۔ پہلے گروہ کے لئے یہاں بہت
آسانی ہے۔ جو دوست یہاں رہتے ہیں۔ وہ اپنی زندگی
کے مقاصد پر غور و فکر کر کے دیکھیں اور اپنے اعمال کی
درستی کریں۔ بعض دفعہ کلیت اور بعض دفعہ راحت
سزا آتی ہے۔ ہمارے دوستوں کو خاص طور پر کہنا چاہتا
ہے کہ پیدائش کی غرض و غایت قرب الہی ہے۔ وہ کھاتے
پیتے اور پہنتے وقت دیکھ لیں کہ آیا یہ اس غرض کے
خلاف تو نہیں۔ یہاں لوگ مشرک گنہگار کرتے ہیں۔
انہیں بندوں کا خوف بہت ہے اور خدا کا خوف نہیں۔
یہ مشرک کی سزا ہے۔ اسکا علاج یہ ہے کہ وہ خدا
کے بندے ہو جائیں۔ جو خدا کا بھوتا ہے اس کی ترقی اور
اسکی راحت و آرام کا سامان خود خدا تعالیٰ مہیا کرتا ہے۔

دنیاوی اور دینی ترقی بھی اسی میں ہے کہ انسان خدا کا بندہ ہو۔ دے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر بہت صاحب آئے۔ مگر ان سے نہایت پرکھی خوف کا۔ یہی نہیں ہوا۔ آپؐ کہ جنگ احد کے وقت کھارنے پکارا۔ کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کہاں ہے۔ آپؐ نے صبح بڑی جاب دینے سے منع فرمایا۔ پھر کفار نے حضرت ابو بکرؓ کو دلا۔ اور آپؐ سے عاشقی کا ہی حکم دیا۔ مگر جب کفار نے پکارا اعلیٰ مہبل۔ اعلیٰ مہبل۔ تب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت جوش ہوئی اور آپؐ نے فرمایا کہ کیوں نہیں جواب دیتے اللہ اعلیٰ واجب۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریمؐ نے کبھی اپنی ذاتی اور انسانی جماعت کی طرف، نہ نظر نہیں رکھا۔ بلکہ آپؐ سے نہ نظر ہمیشہ اللہ اعلیٰ کے نام کی عزت ہی ہے۔ سو من مشکلات اور مصائب کے وقت زیادہ بہادری اور دلیر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جو خدا کا بوجھ لے رہا ہے وہ کبھی شک نہیں ہوا۔ اگر اس پر مصیبتیں اور نقصانیں دوسروں سے زیادہ آئیں تو بھی وہ سلامت رہتا ہے۔ اور آگے سے بھی بڑھ کر اپنے دشمن کو ادا کرتا ہے۔ ہر ایک کام کرتے وقت اس بات کو نظر رکھنا چاہیے کہ یہ کام ہم مقصد کے خلاف اور اس سے دور لے جانے والا تو نہیں جس سے کہیں ہم پیدا کئے گئے ہیں۔ یہی خدا تعالیٰ کا قرب اور اس کی محبت حاصل کرنے کا راز اور گہری

صفائی نیت سے اسلام علیکم کہو

نہار جلالی سلمہ بمقام سرینگر
سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

میں نے پچھلے جمعہ بیان کیا تھا۔ انیتوں کا احوال پر بڑا اثر ہوتا ہے۔ اس بات کے واضح کرنے کے لئے میں ایک ہفت روزہ بیان کرتا ہوں جو ہر ایک مسلمان کی خدمت میں رکھنی ہے۔ اور اس ملک میں خصوصاً نیت رائج ہے۔ نبی کریمؐ فرماتے ہیں کہ انشاء و سلام آپس کی محبت اور تعلق کو بڑھاتا ہے۔ اسکی اہمیت پر آپؐ نے بہت

نور دیا ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ صحابہؓ کے دلوں میں اس مسئلہ کی خاص عظمت تھی۔ بعض بزرگوار میں صرف اس غرض سے جاتے تھے۔ کہ ایک دوسرے کو اسلام علیکم کہیں۔ ایک دفعہ ایک صحابی نے دوسرے کو کہا اے بزرگوار! میں نے اس سے کیا کر لیا ہے۔ تو اس نے کہا لوگوں کو ہم سلام کرتے ہیں اور یہ کہو۔ وہ لوگ اس کی غرض اور حقیقت کو خوب سمجھتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول کہ سلام آپس کی محبت اور پیار بڑھاتا ہے۔ اور انھوں کو دور کرتا ہے۔ یہی نہیں تھا۔ اسلام علیکم وہ سلامتی ہے جس کا خدا تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے اور جو ہر ایک طرف سے جنتوں کو دیتے ہیں۔ اس سے اسی سلامتی کی طرف اشارہ ہے۔ سو من جب فوت ہوتا ہے۔ تو اس پر سلامتی کے درد ان کے چاروں طرف سے کھل جاتے ہیں۔ یوں تو یہی ہے۔ بھنا بھی سلامتی ہے مگر کامل سلامتی موت کے بعد ہی ہوتی ہے۔ دنیا میں کامل سلامتی کبھی نہیں مل سکتی۔ یہاں جتنی راحتیں اور کام ہوتے ہیں وہ تمام دکھ کے ساتھ موت میں مگر ہونے کے بعد جو سلامتی سو من کو حاصل ہوتی ہے وہ کامل ہے۔ جنت میں سو من کو انکی خواہشات سے بڑھ کر ملتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے درجے کے سو من کو خدا تعالیٰ فرمائے گا۔ کہ ایک جو مانگتا ہے۔ تو وہ مانگے گا۔ پھر حکم ہوگا کہ اور ایک۔ آخر کار وہ مانگنے سے قاصر ہو جائے گا۔ یعنی اسے معلوم نہ ہوگا۔ کہ کیا مانگے۔ پھر خدا تعالیٰ خود اسکو بہت سی نعمتیں عطا فرمائے گا۔ اسلام علیکم کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے مجھے موت کے بعد اپنی کام نعمتیں اور بڑی رحمتیں عطا فرما دیں۔ آخر لوگ اسلام علیکم کہتے ہیں مگر اس کے معنی نہیں سمجھتے۔ بعض لوگ تو اس سلامتی کو کہتے ہیں کہ دل میں ان کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ اسکا جزا فرمے کہ وہ۔ یہاں کشمیر کے لوگ میں سلام کا بہت رواج ہے۔ یہاں تک کہ عورتیں بھی

کثرت اسلام علیکم کہتی ہیں۔ اسکی اشاعت یہاں دو ملک سے کہیں بڑھ کر ہے۔ مگر کیا سلامتی اور آپس میں محبت دہیا رہی زیادہ ہے۔ نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو صدق الناس تھے۔ آپؐ کی بتائی ہوئی بات بھلا کس طرح خدا ہو سکتی ہے۔ آپؐ کا مرتبہ تو ہے کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ اگر تم خدا کے مانتے مانتے جاتے ہو تو اس کی پیروی کرو۔ پھر تم خدا کے نہایت محبت رکھو۔ مگر معشوق بھی ہو جاؤ گے۔ سو جو کچھ بھی آپؐ نے فرمایا ہے ہر اس کی کیا وجہ ہے کہ گویاں سلام کی اشاعت بہت ہے مگر نفرت بھی بہت ہے۔ اس بات کا جواب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا ہے۔ کہ انکا عمل بالذات بریک کام کا معیار انسان کے ذہن پر ہوتا ہے۔ قرآن کریم میں اچھے کھانے کا ذکر ہے اس طرح ہر ایک اپنے ملک کے معیار کے مطابق اپنی ایک لذت مقرر کر لیتا ہے۔ اچھا اور اعلیٰ ایک اندازہ پیدا کر لیتا ہے۔ اعمال کا کمال وہ ہوتا ہے کہ ان سے وہ بھلا پیدا ہوں جو ان سے غرض غرضی جو شخص اس نیت سے کھڑے ہو چلا تھا کہ میں نماز پڑھوں اور دو سو بار جو لوگوں کے کچھ کھڑا ہو جاؤں اور نماز شروع کر دوں۔ ان کے اعمال میں بڑا فرق ہے۔ یہی بات عام کاموں میں ہے۔ یہ بات طب نے بھی ثابت کر دی ہے۔ مثلاً۔ میں کہ سونا کرنے کیلئے ہر ایک عضو پر پانی پڑتے وقت آدی خیال کرے کہ جو جوں پانی پڑتا ہے۔ اسکو صحت ہوتی جاتی ہے۔ تو اس طرح اسکو واقعی فائدہ بھی ہوتا ہے۔ سو نیتوں اور خیالات کا اثر ان کے اعمال پر بہت ہے۔ ایک عام مثال بیان کرتا ہوں۔ قرآن کریم کی ہر سورۃ پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم ہے۔ عربی سورۃ کے پہلے نہیں مگر وہ بھی سورۃ الفال کا ہی حصہ ہے۔ ہم میں خدا کے حضور دعا کی جاتی ہے کہ اس کام کو تیرا نامہ اور وہ سے شروع کرتا ہوں۔ اس طرح یہ دعا نماز اقرأت القرآن کا متعلقہ۔ الخ کہیں دیکھا ہے۔ یہی کام کہتے وقت انوکھے کیا معنی ہے۔ اس سے کہ انسان کی نیت کا اثر اچھا پڑے۔ جو لوگ احوال پر

کے ساتھ قرآن مجید نہیں پڑھتے۔ جیسے ہندو دبانہ
نہا جیسے پڑھا تھا یا پادری وغیرہ پڑھتے ہیں۔ وہ اس
کے برکت سے محروم رہتے ہیں۔ یہی کریم علیہ السلام
علیہ السلام کی مجلس میں الوجل بھی جاتا تھا اور حضرت
ابوبکرؓ بھی۔ لیکن وہ اپنے جوفانہ اٹھا یا وہ عیان
ہے۔ ایک آدمی کا ایمان ہر آیت پر بڑھتا ہے۔ اور
دوسرے کا ہر ایک آیت پر جھگڑتا ہے۔ اور سکوڑھتا
سو جھگڑتے ہیں۔ ایک ہی بات سے غفلت کر دیا ہو جائے
اور بعض دھن شیریں۔ اوروں سے انسان شیطان
سے نہ اللہ الٰہی کی پناہ میں رہتا ہے۔ اور ہم اللہ
نہ اللہ الٰہی سے مدد طلب کرتا ہے۔ سو ہمیشہ غفلتوں
کو پاک و صاف کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ تاکہ
نیک خلق پیدا ہوں۔

(۳)

الفاظ درود کی ترتیب میں حکمت

(۲۲۱ جولائی ۱۹۲۱ء کا مہر)

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

عرفان کا لفظ ہمیشہ مذہب میں دلا جاتا ہے اس
کے معنی پہچاننے کے ہیں۔ عرف پہچاننے کو کہتے
ہیں۔ عرفان بھی حاصل ہو سکتا ہے۔ جبکہ پہلے علم ہو۔
کیونکہ پہچاننا ہی ہو سکتا ہے۔ جبکہ کسی چیز کو پہلے دیکھا
ہو۔ اور پھر دیکھنے ہی یاد آجائے کہ ہاں اسکو پہلے بھی
دیکھا ہے۔ اسلئے عرفان ہمیشہ علم کے بعد ہوتا ہے
اس لئے کہ نہ سمجھنے سے اکثر لوگ عرفان سے محروم رہ
ہیں۔ نماز اور روزہ کی حقیقت بھی ہم ہی کی وجہ سے
پیدا ہو سکتی ہے۔ شریعت کے سب احکام دراصل
آئندہ روحانی ترقیات کے غل ہیں۔ جو مومنوں کو ملتی
ہیں۔ نماز میں مختلف حرکتوں روزہ رکھنا۔ زکوٰۃ دینا یہ
سب باطنی مقامات کے نشان ہیں۔ جب انسان لاہری
فرانہ داروں کو پورا کر لیتا ہے۔ تو پھر خدا تعالیٰ کو
پہچان لیتا ہے۔ اس گروے عام طور پر انسان
نادان تصور ہیں۔ انکو ان احکام شرعیہ کی ماہیت

اور حقیقت معلوم نہیں ہوتی۔ اسلئے انکو عرفان بھی
نہ پہچان نہیں ہوتا۔ وہ ادھر ادھر پھوڑ کر کھاتے
پھرتے ہیں۔ حالانکہ اگر سچے طور پر عبادت کی جائے
تو پھر عرفان ضرور حاصل ہو جاتا ہے۔ قرآن کریم کے
ہر ایک لفظ میں نئی حکمتیں ہیں کہ ہر ایک آدمی ان
کے ہمیشہ پہنچ سکتا۔ آیت ایک سو نو سی بات بیان کرتا
ہوں۔ اس کا دوسرا حصہ یہ انشاء اللہ بھی موقع ہوا
قریب مروج کا۔ دو شریف سب مسلمان پڑھتے
ہیں۔ مگر اس کا اصل مفہوم اکثر نہیں سمجھتے۔ ان کو
معلوم نہیں۔ کہ ان کے درود پڑھنے کے ہی کریم
علیہ السلام کو کمانہ پہنچتا ہے۔ اور ان کے
اپنے ایمان کو کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔ ایک بھروسے
پہلے۔ جو ہر قدر نہیں کریگا۔ مگر روٹی کے ٹوٹنے
کو نہ میں ڈال لیگا۔ اس وقت میں درود سے ظاہری
الفاظ کو لیکر ان کی خوبی سناتا ہوں۔ درود میں صلی
پہلے رکھتا ہے اور بارک بعد میں۔ مسلمانوں کو شاید
ہی خیال آیا ہو گا کہ صلی پہلے کیوں ہے اور بارک
بعد میں کیوں ہے۔ اور اس ترتیب میں خوبی کیا ہے
جو شخص غور کرے گا۔ اور علم سے اس پر نگاہ ڈالے گا۔ اس پر
اس کی حقیقت ظاہر ہو جائیگی۔ ساری میں عبادت کے
معنی دے رہا ہوں۔ اللہ صلی کے معنی ہونے
لے اللہ و رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دعا
کر۔ اب دعا دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک مخصوص دعا
کر لیتا ہے جس کے پاس کچھ نہیں ہوتا۔ وہ دوسرے
سے التجا کرتا ہے۔ جیسے ماں باپ یا دوست کو
وہ طلب کرتا اور دوسرے اس شخص کی ماہی ہوتی ہے
جس کا اپنا اختیار ہوتا ہے۔ اس کے معنی ہیں کہ وہ
خود عطا کر دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ بادشاہ ہے کبھی
نانتا ہے کبھی نہیں۔ خدا تعالیٰ کے عطا
کے معنی ہیں کہ وہ ہوا۔ پانی۔ زمین۔ پہاڑ۔ غرضیکہ سب
مخلوق کو کہتا ہے۔ کہ میرے بندے کی تائید کرو
ہیں اللہ صلی کے معنی ہونے کے لئے
اللہ تو ہر ایک نیک اور صالح کی اپنے رسول کے لئے
چاہا۔ ایک ہی دفعہ کا پڑھا ہوا درود اگر قبول

ہو جائے۔ تو یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ درود
اللہ ان جو نہ خود بخود کر لے گا۔ اس کو مثال ایسی ہوگی
جس کی فیکس نہ ہو۔ فیکس سے مراد کیا گیا۔ اس سے ایک
مدد پر اللہ آنے لے۔ فقیر نے دعا دی کہ خدا ہم
تکھے بھاندا کرے۔ دراصل تو یہ بد دعا تھی۔ مگر
اس نے اپنی عقل سے یہی سمجھا۔
بندہ اپنی عقل سے سوچا کریگا۔ وہ ضرور نقص
ہو گا۔ اسلئے بندہ اللہ تعالیٰ سے کہتا ہے کہ توجاہ
کیونکہ تیرا علم کامل ہے۔
بارک۔ بروکھ سے نکلتا ہے۔ اس کے معنی
اٹھا ہوا۔ جس ہوتا ہے۔ اسی لئے بروکھ لایا۔ تو کہتے
ہیں۔ جہاں بانی مع ہوتا ہے۔ اللہ صلی بارک
کے معنی ہوئے لے اللہ تو ہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کے لئے اپنی رحمتیں فضل اور انعامات جو تو نے اپنے
کئے ہیں۔ انکو اتنا پڑھا کہ ساری جہاں کی رحمتیں
اور برکتیں ان پر آگئی ہو جائیں۔ حدیث بشارت بھی
کے ہے۔ اور بارک اس سے بڑھ کر بڑی ہے
یہ ترتیب نہایت ہی اعلیٰ اور اتم ہے۔ اسی طرح
قرآن کریم کی ترتیب بھی احسن و اکمل ہے۔ ایسی باتوں
پر غور کرنے سے انسان کو عرفان ملتا ہے جب
انسان غور کرتا ہے۔ تو اس کا ایمان ترقی کرتا ہے
دوسرے لوگوں کی مثال انہوں کی طرح ہوتی ہے
وہ پڑھتے ہیں اور سمجھتے نہیں۔

ترک موالات اور احکام سلام انگری ترجمہ

ناتے فصل سے مقرر ہے۔ ایسی ہی روحانی اس پر درست نصیحت
انگریز ترجمہ کو بھی اردو کی طرح نام قبولیت حاصل ہوتی ہے اور
قاب۔ انھوں نے تھوڑی سی بات کہ جتنا کچھ حال ہی میں ایک جگہ سے
ہیں ایک بڑی تعداد کا اردو ملا ہے جس کو الگ کر کے بہت تھوڑی
تعداد کہتی ہے۔ پس احباب جس قدر کہ ہر ایک انکو ضرورت ہو۔ فوراً
منگو اس۔ درود ختم ہونے پر پچھتا کر پڑھ کر کئی بار علی دلائی کا ذکر
خوبصورت چھائی گئی ہے۔ اور انگریزی قرآن ملتو میں تقسیم
رہنے کے لئے مبنی طور پر بہت مفید ہے۔ قیمت تین سو

کشمیری بیٹے کچھ والوں کی فہرست

- ۱۔ محمد سلطان محمد صاحب موضع ہونہ کشمیر
- ۲۔ اہل و عیال بیضا
- ۳۔ غلام رسول صاحب
- ۴۔ عبدالسبحان صاحب
- ۵۔ والدہ محمد سلطان صاحب
- ۶۔ عبدالمد ولد غلام رسول صاحب
- ۷۔ جنیت بی بی صاحبہ
- ۸۔ عبدالنہ ولد عبدالسلام صاحب
- ۹۔ عبدالخالق صاحب
- ۱۰۔ غلام رسول لون صاحب
- ۱۱۔ والد عمر لون صاحب
- ۱۲۔ سمات غازی صاحبہ
- ۱۳۔ سمات غازی صاحبہ
- ۱۴۔ سمات رحمت اہلہ ولد غلام رسول صاحب
- ۱۵۔ عبدالغفار صاحب
- ۱۶۔ اہلیہ عبدالغفار صاحب
- ۱۷۔ مسحاہ خاتون صاحبہ
- ۱۸۔ عبدالخالق صاحب
- ۱۹۔ اہلیہ عبدالخالق صاحب
- ۲۰۔ عبدالغفار ولد عبدالرحمن صاحب
- ۲۱۔ سنگ نائی صاحب
- ۲۲۔ اہلیہ صاحبہ سنگ نائی صاحبہ
- ۲۳۔ عبدالستار صاحب
- ۲۴۔ اہلیہ صاحبہ عبدالغفار صاحب
- ۲۵۔ عبدالرحیم صاحب
- ۲۶۔ اہلیہ صاحبہ عبدالرحیم صاحب
- ۲۷۔ عبدالسبحان صاحب
- ۲۸۔ محمد رفیع عبدالسبحان صاحب
- ۲۹۔ محمد سلطان صاحب
- ۳۰۔ غلام احمد صاحب

- ۳۱۔ اہلیہ صاحبہ غلام احمد صاحب
- ۳۲۔ عبدالرحمن صاحب
- ۳۳۔ اہلیہ امیر احمد صاحب
- ۳۴۔ عبدالرحمن رحیم ولد امیر احمد
- ۳۵۔ عبدالاحد صاحب
- ۳۶۔ اہلیہ صاحبہ عبدالاحد صاحب
- ۳۷۔ غلام احمد صاحب ولد عبدالاحد
- ۳۸۔ مسحاہ خاتون صاحبہ
- ۳۹۔ غلام احمد ولد عبدالسلام صاحب
- ۴۰۔ مسحاہ فضل صاحبہ
- ۴۱۔ مسحاہ مال دوی صاحبہ
- ۴۲۔ مسحاہ رحمت بی بی صاحبہ
- ۴۳۔ منور ولد احمد صاحب
- ۴۴۔ عبدالسبحان ولد احمد صاحب
- ۴۵۔ شیخ محمد الدین صاحب
- ۴۶۔ حبیب الدین صاحب جو پیر پور تاج پور
- ۴۷۔ غلام رسول صاحب
- ۴۸۔ محمد یوسف شاہ دیو صاحب
- ۴۹۔ غلام محمد شاہ دیو صاحب
- ۵۰۔ عبدالاحد صاحب ڈاڑی پورہ
- ۵۱۔ غلام احمد دار صاحب اسلام آباد
- ۵۲۔ رجب صاحب حجام
- ۵۳۔ غلام محمد ولد خیر الدین صاحب مانی گام
- ۵۴۔ غلام محمد ولد غلام رسول صاحب شریبان
- ۵۵۔ سید ترقی شاہ صاحب موضع لاہور
- ۵۶۔ اہلیہ صاحبہ
- ۵۷۔ والدہ صاحبہ
- ۵۸۔ ہمشیرہ صاحبہ
- ۵۹۔ سید علی ظفر شاہ صاحب
- ۶۰۔ سید جلال الدین شاہ صاحب
- ۶۱۔ ولی صاحب ڈاڑی پورہ
- ۶۲۔ محمد امین صاحب بریل
- ۶۳۔ مولوی ہار الدین صاحب
- ۶۴۔ حبیب الدین صاحب لاہور
- ۶۵۔ جمال خاں صاحب

غریب مفروضہ

ہم نے ایک غریب مفروضہ قائم کیا تھا۔ اردو دستوں سے درخواست کی تھی۔ کہ نکاح۔ ولادت۔ ترقی ترقی کے موقع پر اپنے غریب بھائیوں کے لئے کچھ رقم اخباریں بھیج دیا کریں۔ جس سے غریبوں کے نام مفت یا نقد قیمت پر اخبار جاری ہو سکے گا۔ اس فنڈ میں اب تک ۴۰ روپیہ وصول ہوئے ہیں۔ مگر خرچ ۴۴ روپیہ ہو چکا ہے گویا یہ کاغذ مفروضہ ہی ہے کیا مجھے اپنے احباب سے ہی توقع رکھنی چاہیے تھی۔ ۲۔ باور فضل احمد صاحب نے ایک صاحب کے نام اخبار جاری کرنا چاہا تھا۔ دو روپیہ وصول ہونے پر کر دیا جائے گا۔

منشی محمد ابراہیم صاحب کرلیان (نہراہ) نے افریقہ میں احمدیت کی ترقی کی خوشی میں سے الفضل کے لئے ہم تشیخ کے لئے بھیجا ہے جزا احمد دوسرے احباب بھی رقم فرمائیں۔ ۳۔ شیخ فضل کریم صاحب ہتم خانہ ماسر حیدر آباد کن کے نام دی گئی کیا تھا جس دن دی گئی تھی اس سے پہلے وہ سات روپیہ کاغذی آرڈر کر چکے تھے قیمت ڈن وصول ہو گئی۔ برادر موصوفے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ اس سات روپیہ سے کسی ایک یا دو غریبوں کے نام الفضل جاری کر دیا جائے۔

جزا احمد حسن الجواد میجر الفضل قادیان

تین غیر احمدی اشخاص کو الفضل مفت

سیکڑ صاحب خان محمد علی خان آن مالیر کو کمزیر محمد صاحب اللہ نے ہمیں اس گرامی نام سے ممتاز فرمایا ہے کہ ان کے خراج پر تین غیر احمدی اشخاص کے نام الفضل مفت جاری کیا جائے در خواستیں ایسے طالبان حق کی بتصدیق سکریٹری یا امیر جماعت احمدیہ آئی جائیں احمدی احباب درخواستیں نہ بھیجیں یہ صرف غیر احمدیوں کے لئے ہیں۔

میجر الفضل قادیان

اشہادیات

ہر ایک شہر کے مسکن کا ذمہ دار و مشہور ہے ذکر الفضل علیہ

تجدید بخاری

صحیح بخاری اصح الکتاب بعد کلام اللہ تسلیم کی جاتی ہے مگر امام بخاری نے شہرت روایت کے ثبوت میں ہر مضمون کی کئی کئی نا اہل و نامہ جہشیں بھی درج کر دی ہیں۔ پھر غلطیوں عن غلطی کی ترتیب سے کتاب کو ابھی طویل کر دیا ہے جس سے اختلاف قوت اور یثباتی لازمی ہو جاتی ہے۔ الحمد للہ شہرہ میں علامہ حسین بن مبارک زبیدی نے کہاں تخت بخاری کی تمام متصل مستند حدیثوں کی کج کار کے ان میں سے بھی ہر مضمون کی صرف ایک ایک ایسی جگہ اور حادی حدیث انتخاب فرمائی کہ ہر کسی دوسری کی ضرورت نہ رہے۔ چنانچہ علامہ عرب شام نے اسکی سندیں عطا فرمائی ہیں اور ایک کوزہ ولی تجدد بخاری (مطبوعہ مصر) کا یہ سلیس اردو ترجمہ ملی ڈسٹی کاغذ پر چھپا گیا ہے۔ جو عاشقان کلام رسول مقبول صلعم کے لئے ایک بے بہا تحفہ ہے۔ کوئی مسلمان گھر اس سے خالی نہ رہنا چاہیے۔ حجم سوا پانسو صفحے کتاب بجلد قیمت پانچ روپے محصور لڈاک ۸ رو۔ خواہشیں بہت جلد مولوی فیروز الدین اینڈ سنز پبلشرز لاہور متصل کٹرہ ولی شاہ کے نام آتی چاہئیں

دانتوں کا پوڈر مسوڑوں کی سوجن۔ دانت کا درد منہ کا بردالغہ ہونا۔ منہ سے پانی آنا۔ سب امراض دور ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی سینیٹھی کلاں ۸ رو۔ رخور ۴ رو۔ علاوہ محصور لڈاک وغیرہ یہ دہی تیر بہدنت ودائی ہے

ترسیق الامراض جس کا عجیب عجیب نام رکھ کر لوگوں کی جیبیں خالی کی جاتی ہیں۔ اگر دنیائیں ایمان داری کی قدر ہے۔ تو میں دہی و دوائی قریب قریب اصل لاگت پر دتا ہوں۔ اس کے چند قطرہ درد معدہ یوسمی بخار۔ درد سر۔ بھنسی پھوڑہ وغیرہ کا حکمی علاج ہیں۔ قیمت فی سینیٹھی کلاں صرف ایک روپیہ خود ۸ رو۔

کاپتہ

سردار سرلج الدین احمد
قادیان پنجاب

اعجازی پریس

یہ نوابیاد پریس نہایت عمدہ ہے۔ ہمیں بہت سی ایسی خوبیاں ہیں۔ جو دیگر سنی پریسوں میں نہیں ملتی۔ سوئی پریس کا کام دیتا ہے۔ بڑی آسانی سے ایک نو عمر بھی چھپائی کا کام کر سکتا ہے۔ ایک کاپی لگا کر چاس ساٹھ کاغذ پر شستہ اور اعلیٰ چھپ جاتے ہیں۔ تمام ایسے حضرات کو جو اشہادیات چھپان چھاپنا چاہیں۔ یہ پریس بہت آرام دہ اور مفید ہے۔ اس میں پرچے چھاپنے والوں اور تاجروں اور تبلیغ کر کے خالقوں بھی چھپائے کہ پریس خرید کر اپنے پاس رکھیں۔ اور ہفتہ وار جب چاہیں مضمون کھسک کر چھاپ کر خالص کریں۔ یہ ایک اچھا ذریعہ تبلیغ ہو گا۔ مختلف سائزوں کی قیمت حسب ذیل ہے

کارڈ سائز تین روپے۔ لیٹر سائز ۵ رو۔ نوٹ پر سائز ۴ رو۔ فیس کیپ سائز ۴ رو۔ سبھی فی سینیٹھی ایک ڈولہ ۸ رو۔

محمد عاملی لک ناٹھ اعجازی پریس قادیان

ریلوے نوٹس

ڈائٹنگ کار (کھانے کی گاڑی) جو کہ اس وقت ۱۰ ڈون اور ۳۰ آپ بٹی میل کے ساتھ لاہور اور فیروز پور کے درمیان جاری ہے۔ معاف اس اشتہار کی تاریخ اشاعت سے وہ ۸۶ ڈون اور ۸۰ آپ بٹی میل کے ساتھ منتقل ہو کر لاہور اور فیروز پور کے درمیان ۱۰ اراکٹو برکی شام تک جاری رہے گی۔ اور ۱۹ اراکٹو برستہ ۱۰ اراکٹو برکی تک یہ کار (کھانے کی گاڑی) پھر ۱۰ ڈون اور ۳۰ آپ بٹی میل کے ساتھ منتقل ہو کر لاہور اور فیروز پور کے درمیان جاری رہے گی۔

دی۔ ایچ۔ بولٹھ

ٹریفک میجر این ڈبلیو آر (لاہور)

حکومت اور خراج تبادلوں کو قرار دیا جائے۔

دشوت ستانی کے طور پر یکم ستمبر کو رنٹ پنجاب نے متعلق تحقیقات کی کمیٹی دشوت ستانی اور اس کے انسداد کے متعلق تحقیقات کرنے کے لئے ایک کمیٹی ذمہ داری سونپ دی گئی ہے۔ جس کے چار ممبر ہیں جو ہندوستان کی ہیں۔ اس کمیٹی کے سلسلہ جو شہادتیں پیش ہوں گی ان کی بنا پر کسی موزم پر نہ تو دشوت ستانی کے خلاف مقدمہ چلایا جائیگا نہ حکمانہ کارروائی کی جائیگی۔ پولیس اہلکار کے متعلق بھی سلیٹو اسمبلی کا اعلان گورنمنٹ کی کارروائی ذمہ داری سونپ دی گئی ہے جو سفارشیں منعقد ہوں۔ پولیس ایکٹ کے متعلق بھی کمیٹی نے جو سفارشیں کی ہیں ان کو عملی جامہ پہنانے کے لئے گورنمنٹ کی طرف سے ایک مسودہ قانون اسمبلی کے موجودہ اجلاس میں پیش کیا جائیگا۔ اگر گورنمنٹ نے ان سفارشیں کو قبول کیا تو ان کے متعلق بھی کمیٹی کی ایک سفارشیں منظور کریں۔ تو اس بارے میں بھی گورنمنٹ کی طرف سے ایک مسودہ قانون پیش کیا جائیگا۔

لیڈروں کے ایک خاص برقی پیام وزیر ہند کے خلاف مقدمات اس اعلان کا حصہ بنائے۔ ہندوستان کی عام خطرناک حالت اور خاص کر جنوبی ہند کے حالات اندیشہ میں تشویش پیدا کر رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند ہندو ہند کے مسئلہ سے بڑے بڑے لیڈروں کے خلاف فوری کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

موبیلوں کے کالی کٹ۔ یکم ستمبر کو مسابو کو جو مولانا امام کی گرفتاری کا لیڈر ہے اس کو سب ازمین شخص کے گرفتار کیا گیا ہے معلوم ہوا ہے کہ خلیفہ جبرائیل بن موسیٰ کے مقدمہ کی سماعت سرسری ہوگی۔

موبیلوں کی ایک تعداد۔ صدر یکم ستمبر کو جاری خبر ہے کہ نے اطاعت قبول کرنا موبیلوں کی ایک تعداد نے اپنے آپ کو فوجی حکام کے حوالے کر دیا ہے۔

سرکاری فوج اور موبیلوں کے شکستہ ۲۸ اگست سرکاری درمیان شکستہ جنگ اعلان۔ بالابار کا ایک خبر پورٹ کرتا ہے۔ ہر حال کو ان کے گیارہ بجے باغیوں کی ایک

غیر ممالک کی خبریں

امریکہ اور جرمنی بین ۲۸ اگست ریاستہائے کا اتحاد۔ متحدہ اور جرمنی کے درمیان ملحق ہند متحد ہو گئے اور امریکہ اور آسٹریا کا عہد نامہ بھی طر فین منظور کر دیا گیا کہ وہ ایک عظیم ہے۔

جرمن فینون کی لندن۔ ۲۸ اگست (ذمہ داری خاص جنی تیار کیا) اور برائے سلیٹو اسمبلی اس فینون کی فوج حاکم کے لئے پورے صدر پر تیار کیا کر رہی ہے۔ کلدان تو ہیں اور رائلٹس پہاڑیوں میں چھپا جا رہے ہیں۔ اور وہ ان جوری سے لچکے ہوئے اسلحہ کی مدد سے رات دن قواعد کرائی جا رہی ہے۔ ذمہ دار حلقوں میں اب اسکا اندیشہ کیا جاتا ہے۔ کہ جنگ بالکل اپنی ہے آئر لینڈ کے لارڈ اڈلنٹ نے اسکی پوری تیاریاں کی ہیں کہ اچانک حملہ نہ ہونے پائے۔

آئر لینڈ کا برطانی لندن۔ ۲۸ اگست میٹر شہر اٹھائے انکار ڈی ویسٹر صدر جمہوریہ آئر لینڈ کا جواب موصول ہو گیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ جمہوریہ آئر لینڈ کی پارلیمنٹ بالاتفاق آپ کی حکومت کی شرائط مسترد کرتی ہے۔ مسٹر لارڈ جارج وزیر اعظم نے ڈی ویسٹر کو لکھا ہے۔ گورنمنٹ نے جو شرطیں پیش کی ہیں وہ انتہائی ہیں۔ جو کچھ میرے اختیار میں تھا۔ میں کر چکا۔ اب نامہ دیام جاری رکھنا ناممکن ہے یونانیوں کی قسطنطنیہ۔ ۲۸ اگست کالیوں پسپائی کا ایک اعلان مجھے ۲۸ اگست ظہر ہے۔ کہ مغربی محاذ پر زبردست یونانی دستہ پیش قدمی کر رہے ہیں۔ مگر افیوم کا راجہ مار پر یونانی ترکوں کے جارحانہ حملے کا تاب نہ آکر اسلاف کی جانب پسپا ہو رہے ہیں۔

یونانیوں کی لندن۔ ۲۸ اگست ایٹیا جو چک شکست کے جنگ کے متعلق متضاد بیانیہ شائع ہو رہے ہیں۔ قسطنطنیہ کا پیغام مظہر ہے کہ یونانیوں کا

ایک لکھ کا ذکر کر دیم کے مقام پر شکست ہوئی ہے اور کہ ترکوں نے عجیب اور بھی بڑھ کر کیا ہے۔

مضرب یونانیوں پیرس۔ ۲۸ اگست۔ قسطنطنیہ کا تقاب کے ایک تاریخ میں اس کے کٹھن کے بعد یہ اعلان درج ہے جس میں مذکور ہے کہ اگلی شہر کے علاقہ میں باغیوں کی جنگ کے بعد یونانیوں کو پسپائی نصیب ہوئی۔ اور وہ اسکی شہر کی جانب ہٹ گئے اور انکا تقاب ہوتا ہے۔

تیل کے چشموں میں جمہوریت آذربائیجان کے آتشزدگی کی صورت میں آگ لگ گئی۔ صورت ساجانہ کے تیل کے

روس میں ہسٹونز کا ایک تاریخی ہے کہ روس کے ذمہ داری ہضہ سرکاری اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہزار آدمی جنوری سلسلہ طر سے لے کے سویت تک ہضہ کے اٹھوں ہلاک ہوئے ہیں۔

سپین کے فوجی سول لٹری گزٹ لکھتا ہے کہ برب کے کی خود کشی مرا کوئی موجودہ لغات میں اجڑا

سلاوی کی فوج پسپا ہوتے ہوئے تباہ ہوئی تو جنرل مذکور نے اپنے علی کے افکار کو بایا اور کہا کہ اب ہمارے لئے سب سے آخری فرض ادا کرنے کا وقت آ گیا ہے۔ اسے ہمیں ہمت نکال لیا۔ ہندوستان سے اس کا نشانہ سمجھ کر سب تو اٹھال ڈال انہوں نے ایک دوسرے سے مضامین کیا اور خود علی کوئی بھر کے کالٹے لندن میں مقیم ڈیفنس وزیر نے انہوں سے موت کوپ کیس کیوں بھر کے لکھنے کے لئے زور دیا۔

جرمنی میں انقلاب برلن۔ ۲۸ اگست۔ گورنمنٹ جرمنی کا خطرہ نے اپنے ایک اعلان میں ظاہر کیا ہے کہ ملک میں بعض عناصر ایسے ہیں جو موجودہ نظام کو اپنے کی کوشش میں ہیں گورنمنٹ ان عناصر کی مخالفت مضبوط ہاتھوں اور کھل سختی کے ساتھ کرے گی۔

شیخ کا سلطان لندن۔ ۲۸ اگست سرسری کا کس قحی کو نجد کے سرداروں اور موزن کی کانفرنس نے امیر بن سعود سلطان نجد تسلیم کر لیا ہے اور اسکو انتخاب پر مبارکباد دی ہے

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی برائے سربراہ شریک دہانیم کا دہان میں چھپرہ سالکان کے لئے شائع ہوا)

ایک لکھ کا ذکر کر دیم کے مقام پر شکست ہوئی ہے اور کہ ترکوں نے عجیب اور بھی بڑھ کر کیا ہے۔ مضرب یونانیوں پیرس۔ ۲۸ اگست۔ قسطنطنیہ کا تقاب کے ایک تاریخ میں اس کے کٹھن کے بعد یہ اعلان درج ہے جس میں مذکور ہے کہ اگلی شہر کے علاقہ میں باغیوں کی جنگ کے بعد یونانیوں کو پسپائی نصیب ہوئی۔ اور وہ اسکی شہر کی جانب ہٹ گئے اور انکا تقاب ہوتا ہے۔ تیل کے چشموں میں جمہوریت آذربائیجان کے آتشزدگی کی صورت میں آگ لگ گئی۔ صورت ساجانہ کے تیل کے روس میں ہسٹونز کا ایک تاریخی ہے کہ روس کے ذمہ داری ہضہ سرکاری اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہزار آدمی جنوری سلسلہ طر سے لے کے سویت تک ہضہ کے اٹھوں ہلاک ہوئے ہیں۔ سپین کے فوجی سول لٹری گزٹ لکھتا ہے کہ برب کے کی خود کشی مرا کوئی موجودہ لغات میں اجڑا سلاوی کی فوج پسپا ہوتے ہوئے تباہ ہوئی تو جنرل مذکور نے اپنے علی کے افکار کو بایا اور کہا کہ اب ہمارے لئے سب سے آخری فرض ادا کرنے کا وقت آ گیا ہے۔ اسے ہمیں ہمت نکال لیا۔ ہندوستان سے اس کا نشانہ سمجھ کر سب تو اٹھال ڈال انہوں نے ایک دوسرے سے مضامین کیا اور خود علی کوئی بھر کے کالٹے لندن میں مقیم ڈیفنس وزیر نے انہوں سے موت کوپ کیس کیوں بھر کے لکھنے کے لئے زور دیا۔ جرمنی میں انقلاب برلن۔ ۲۸ اگست۔ گورنمنٹ جرمنی کا خطرہ نے اپنے ایک اعلان میں ظاہر کیا ہے کہ ملک میں بعض عناصر ایسے ہیں جو موجودہ نظام کو اپنے کی کوشش میں ہیں گورنمنٹ ان عناصر کی مخالفت مضبوط ہاتھوں اور کھل سختی کے ساتھ کرے گی۔ شیخ کا سلطان لندن۔ ۲۸ اگست سرسری کا کس قحی کو نجد کے سرداروں اور موزن کی کانفرنس نے امیر بن سعود سلطان نجد تسلیم کر لیا ہے اور اسکو انتخاب پر مبارکباد دی ہے

ALFAZUL QADIANI

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ فِیْ ذٰلِکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

دنیا میں ایک نبی آیا پر نیلے سکو قبول کیا۔ لیکن خدا قبول کرے گا
 اور جسے زندہ اور حلوں سے اسی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (امام حضرت محمد)

الف

مضامین شامل ہیں
 کاروباری امور کے
 متعلق خط و کتابت نام
 پیتھو

مضامین شامل ہیں
 حسیہ اشیا کی شکل کدیں جانی
 جیسے اشیا کی شکل کدیں جانی
 حفاظت کا ڈیو۔ ہندو
 انکسرت کی جلی تصور
 ایڈیٹر صاحب اتحاد و دشمنی ڈاس
 کیا سزا گامری خود کسی کرے
 آگسٹ منڈی برووی کی ضرورت
 مزلان مردم نام کیلئے خط
 حدیث کی حقیقت (حضرت علیہ السلام کی)
 حضرت علیہ السلام کی زندگی کا تذکرہ

مضمون اور موضوعات

مضمون اور موضوعات
 مضمون اور موضوعات

ایڈیٹر: غلام نبی اسسٹنٹ: فخر محمد خان

نمبر ۱۹ مورخہ ۲۱/۱۱/۱۹۶۲ء مطبوعہ ۲۳/۱۱/۱۹۶۲ء

المستشرق

حضرت مسیح موعود کے کتب و بطور درس کی کتاب کے
 بعد سامنے جاتے ہیں۔ اور عمر کے بعد کفار و ملین
 کا دوسرا ہوتا ہے
 حضرت مسیح موعود کے
 کے نام اور کتب کے
 اگرچہ خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود
 صاحبِ مہمان نامہ اور کتب کے نسبت
 اور نام ہے لیکن یہودی اور مسیحی کے نام
 سے دینی ہے
 اس کے کو آنا چاہئے
 یہ نام دفتر امی سکول میں بھیجیں۔ اپنا پورا پتہ اور نام
 پیش کر کے روانہ ہو۔ مزید تفصیل

حضرت مسیح موعود

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب الفضل
 السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضرت اقدس کی کار
 ڈائری ارسال خدمت میں
 ۲۳۔ اگست کو صبح کے وقت حضور کے بیٹے
 درد کی شکایت رہی۔ مگر آٹھ بجے کے قریب حضور کی
 طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہو گئی۔ حضور میر کو شریفیت
 لے گئے۔ اور مغرب کے قریب واپس لوٹے۔ موعود کو
 لاکھوں شکر کی احمدی احباب نے متفقہ طور پر حضور
 کی خدمت میں سامانِ رسم بطور دعوت پیش کیا۔ اور

حضور نے منظور فرمایا۔ مورخہ ۲۳ رات کو حضور
 کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی رہی۔ والدہ صاحبہ میاں
 ناصر احمد سلہا کو بہت تکلیف رہی۔ بعد نماز عصر ایک
 شخص نے حضور کے دست مبارک پر بیعت کی۔
 حضور کے دیر تک مختلف موعود چمکتے ہوئے رہے۔
 فرمایا۔ عامیان ترک موالات اور سودیشی کے حرکت
 آجکل بڑے زور شور سے تقریریں کر رہے ہیں کہ
 بدیشی کپڑے جلا ڈالو۔ اس سے کیا فائدہ ہے۔ اگر یہ
 لوگ کپڑے کو جلانے کی بجائے سحرنا بھیجیں۔ تو
 بہت مفید اہد کار آمد ہو
 مورخہ ۲۴ رات کو حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ
 اچھی رہی۔ حضور کے قریب سے ال بیت کو بخار شہر

ایک ہزار کی تحریک

پھر جواب ملا انا فطر روغن کی ماسنہ ایک کلو
 بیان کیا۔ کہ حیدر آباد میں ایک غنیہ پرہیزگار
 کہا۔ کہ کچھلے نان کے فیروں کو تو جانے دیتے تھے۔
 اس زمانہ میں تو میں اس شخص کو نہیں پاؤں گا۔ جو بغیر
 ریل گاڑی اور موٹر کے فٹوں میں ہزاروں ریل
 ملے کر جائے۔ اور بغیر جو وہ ماسنہ کے اکات
 کے کھل کو قابو کرے وغیرہ وغیرہ۔
 پھر حضور نے فرمایا۔ کہ اس ماسنہ کی اصلاح
 بھی ہوئی۔ دیہات کے فدیہ ہوگی۔ پنجاب میں
 عموماً دیکھا جاتا ہے۔ کہ شہروں میں جو تعلیم یافتہ لوگ
 رہتے ہیں انہیں عموماً دیہات کے باشندے کے جو
 ہیں۔ مثلاً لاہور کے کسی فیصدی دکھا دیہات
 کے رہنے والے ہیں۔ اس لئے پنجاب کے تعلیم یافتہ
 لوگ دیہات کی خدمت کی نگاہ سے نہیں دیکھتے۔
 مگر پہلے کشمیر میں فریاد عام تعلیم یافتہ لوگ شہروں
 کے باشندے ہیں۔ اور دیہات کے لوگ تعلیم یافتہ
 نہیں۔ اس لئے ان کو شہروں کے لوگ بہت حقیر سمجھتے
 ہیں۔ حضور نے فرمایا۔ چہلپے آپ کو ارد گرد کے
 شہروں سے برا سمجھتے ہیں۔ وہ صداقت قبول کرنے
 سے محروم رہتے ہیں۔ اس زمانہ میں وہی اور کھنڈ
 کا بھی حال ہے۔ اسی بات کے سلسلہ میں حضور نے
 فرمایا کہ اگر کشمیر کے لوگ سب احمدی ہو جائیں
 تو پھر اس کے ساتھ ملے ہوئے علاقہ لبنان اور
 قسمت وغیرہ بھی نصف تقائے جلد حدیث قبول
 کر لیں گے۔ کیونکہ انہیں تہذیب اور تمدن پایا جاتا ہے
 اور یہ لوگ نرم دل اور ہمان نواز ہیں وحشی نہیں
 اب تک شہر اور انہی کے درمیان احباب حضور
 کے دست مبارک پر سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل
 ہو چکے ہیں۔ اور بفضلہ تعالیٰ داخل ہو رہے ہیں اللہ
 تمام علاقے کو احیاء جو کہ حقیقی اسلام پر قبول کرنے
 کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ حضور کی ذات اقدس
 کی ریت ہو کہ انہی ملی ہوئے احباب کے جلد جواب نہیں دینا
 سکے۔ اب انشاء اللہ تمام سب کو جواب دے جائینگے احباب
 صلح رہیں ۴ فاکس سید محمود ۵

۲۵۔ اگست کو تمام دن حضور کی طبیعت ٹھیک
 رہی۔ مگر سونچے قریب کہ حرارت ہو گئی۔ صبح
 آٹھ بجے حضور دو تین گھنٹہ کے لئے سیر کو تشریف
 لے گئے۔ بعد نماز عصر حضور ایک گھنٹہ نماز تک
 حضور پر گفتگو فرماتے رہے۔ حضور نے فرمایا
 حضرت نبی کریم کے زمانہ میں الگ الگ قبیلے ہوا
 کرتے تھے۔ اگر کسی قبیلہ کے اکابر اسلام لے
 آئے۔ تو تمام کا تمام قبیلہ اسلام قبول کر لیتا۔
 یہی اصل مغربی اریقہ میں ہے۔ وہاں بھی قبائلی کا
 دستور رائج ہے۔ اب بھی وہاں ایسا ہی ہوتا ہے کہ
 ایک قبیلہ نے اپنے چند نمایندے جو کہ تعلیم یافتہ
 تھے۔ بھیج دیئے۔ اور جب انہوں نے خوب سچ
 سچ احادیث قبول کر لی۔ تو پھر باقی سب نے ان کا
 ساتھ دیا۔ ہندوستان میں یہ حال نہیں۔ بعض دفعہ
 دیکھا گیا ہے کہ خاندان احمدی سب سے۔ اور سب ہی نہیں
 حضور نے فرمایا۔ علوم میں جس قدر ترقی
 ہوئی جائے گی۔ اسی قدر مسکینات بھی زیادہ
 معلوم ہونے لگیں گی۔ اور قواعد کلیہ لٹے جلتے ہیں
 مونیوں کے بارہ میں ہر شخص مخالفین میں سے
 الگ الگ اپنا معیار صداقت پیش کر رہا ہے۔

اس تحریک کے متعلق جو خطوط وصول ہوئے ہیں ان میں
 پہلا خط صاحبزادے صاحبزادے افسر ان کی طرف سے
 امر اگست کو وصول ہوا ہے۔ آپ تحریر فرماتے ہیں۔
 ۱۔ آپ کا راز دل نامہ سچہ اور اگست خط کو مل گیا ہے۔
 میں اپنی شکایت کا جواب دیکھ کر انا سب خیال نہیں کرنا۔
 انشاء اللہ تعالیٰ اور شکر حضرت پر گھر جاؤ گے سب سب
 جو آپ نے تحریر فرمایا ہے۔ بحمدہ اللہ الحمد للہ ہر سکا توفیق
 سگ انشاء اللہ تعالیٰ ایک ہزار کو کم ہو گا۔ آپ یہ رقم شیک پر
 نام لکھ دیں۔ بفضلہ تعالیٰ بہت جلد روانہ کر دینگے۔
 اس کے بعد حاجی پور سے حاجی حبیب الرحمن صاحب کو لکھا
 ۲۔ حاجی صاحب آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ سچہ سچہ کلام
 احمدی اسی کے لئے ہیں مادامی کام پر مامور ہیں۔ جو حالات میں
 وہ ہم سے پوشیدہ نہیں ہماری جانیں اور ہمارا مال خدا کا مال
 ہے۔ یہ اسی نے دیا ہے اور سب کچھ اسی کا ہے۔ بیشک قطعاً
 مامور پر زور کیا ہوا ہے۔ لیکن جو کام ہو رہا ہے۔ ہو گا
 نہیں جائیگا۔ بلکہ ایسا خیال کرنا بھی ایمان باللہ کی کمی کا
 باعث ہو گا۔ جلد سالانہ تجویز اس کے بھی چندہ کی فراہمی جاری
 ہے۔ میرا صاحب ایک خاص آدمی فراہمی چندہ کیوں اس کے
 کیونکہ بھجوا رہا ہے۔ اس کے بعد سچہ سچہ کلام
 ہو گا اور نادانوں کے ذہن اسی گار جلد کے مقامی احباب
 چندہ اور غالباً دہندے بھی چندہ وصول کرنا ہو گا۔ یہ اعتراضات
 درمیان میں۔ اللہ اپنی ضروریات کیوں اسے پس۔ جن کے لئے خزانہ
 نے تحریر فرمایا ہے۔ اگر اسوا کے ایک ہزار دیکھا مطالعہ ہو
 تو اس میں ہزار نہیں۔ آپ کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کئی
 کئی خاص آدمیوں کے پاس بھیجا گیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ
 آپ جن کو یہ ایک ہزار روپیہ لیا چاہتے ہیں۔ اسی مالی حالت اور
 اندکی کو مد نظر رکھ کر اس روپیہ کو ان پر تقسیم کر کے ان کا اطلاع دینا
 کہ یہ رقم تمہارے ذمہ ہے۔ فوراً بھجودے۔ یقیناً اسی کی تعمیل ہوگی
 جو تحریر فرماتے ہیں فوراً تعمیل کر دینگے۔
 اس کے بعد خیر بقیہ مالی صاحبزادے کا خط بھی لکھا
 وصول ہوا ہے۔ کچھ مفید مشورہ دل کے ساتھ تحریر فرماتے ہیں
 جلد سالانہ کی تحریک ہو رہی ہے۔۔۔ حیدر آباد کے جلد

۱۔ آپ کا راز دل نامہ سچہ اور اگست خط کو مل گیا ہے۔
 میں اپنی شکایت کا جواب دیکھ کر انا سب خیال نہیں کرنا۔
 انشاء اللہ تعالیٰ اور شکر حضرت پر گھر جاؤ گے سب سب
 جو آپ نے تحریر فرمایا ہے۔ بحمدہ اللہ الحمد للہ ہر سکا توفیق
 سگ انشاء اللہ تعالیٰ ایک ہزار کو کم ہو گا۔ آپ یہ رقم شیک پر
 نام لکھ دیں۔ بفضلہ تعالیٰ بہت جلد روانہ کر دینگے۔
 اس کے بعد حاجی پور سے حاجی حبیب الرحمن صاحب کو لکھا
 ۲۔ حاجی صاحب آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ سچہ سچہ کلام
 احمدی اسی کے لئے ہیں مادامی کام پر مامور ہیں۔ جو حالات میں
 وہ ہم سے پوشیدہ نہیں ہماری جانیں اور ہمارا مال خدا کا مال
 ہے۔ یہ اسی نے دیا ہے اور سب کچھ اسی کا ہے۔ بیشک قطعاً
 مامور پر زور کیا ہوا ہے۔ لیکن جو کام ہو رہا ہے۔ ہو گا
 نہیں جائیگا۔ بلکہ ایسا خیال کرنا بھی ایمان باللہ کی کمی کا
 باعث ہو گا۔ جلد سالانہ تجویز اس کے بھی چندہ کی فراہمی جاری
 ہے۔ میرا صاحب ایک خاص آدمی فراہمی چندہ کیوں اس کے
 کیونکہ بھجوا رہا ہے۔ اس کے بعد سچہ سچہ کلام
 ہو گا اور نادانوں کے ذہن اسی گار جلد کے مقامی احباب
 چندہ اور غالباً دہندے بھی چندہ وصول کرنا ہو گا۔ یہ اعتراضات
 درمیان میں۔ اللہ اپنی ضروریات کیوں اسے پس۔ جن کے لئے خزانہ
 نے تحریر فرمایا ہے۔ اگر اسوا کے ایک ہزار دیکھا مطالعہ ہو
 تو اس میں ہزار نہیں۔ آپ کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کئی
 کئی خاص آدمیوں کے پاس بھیجا گیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ
 آپ جن کو یہ ایک ہزار روپیہ لیا چاہتے ہیں۔ اسی مالی حالت اور
 اندکی کو مد نظر رکھ کر اس روپیہ کو ان پر تقسیم کر کے ان کا اطلاع دینا
 کہ یہ رقم تمہارے ذمہ ہے۔ فوراً بھجودے۔ یقیناً اسی کی تعمیل ہوگی
 جو تحریر فرماتے ہیں فوراً تعمیل کر دینگے۔
 اس کے بعد خیر بقیہ مالی صاحبزادے کا خط بھی لکھا
 وصول ہوا ہے۔ کچھ مفید مشورہ دل کے ساتھ تحریر فرماتے ہیں
 جلد سالانہ کی تحریک ہو رہی ہے۔۔۔ حیدر آباد کے جلد

الفضل

قادریان دارالامان - مورخہ ۸ ستمبر ۱۹۲۱ء

جلسہ سالانہ ۱۹۲۱ء کے متعلق

تمام احمدی احباب کیلئے مفصلہ

ہمیں ایک نہایت ضروری گزارش احباب کی خدمت میں کرتا ہوں۔ امید ہے کہ دور دراز کے سب احمدی بھائی اس پر نہایت توجہ اور ہمدردی سے غور فرما دیں گے۔ اس گزارش کے ذریعہ جلسہ سالانہ ۱۹۲۱ء کے اخراجات کا مکتبہ تصفیہ چاہتا ہوں۔ اور یہ گزارش اگر دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا اقرار کرنا اور جماعت کے دلائل میں اثر کر گئی۔ تو میں سمجھوں گا کہ جماعت نے اپنا فرض پورا کیا۔ لیکن اگر میری نظر میں اس تحریک کا کوئی نمایاں اثر ظاہر نہ ہوا۔ تو اسے اس کے کہیں یہ سمجھوں کہ میرے بیان میں کوئی نقص اور میری نیت و اخلاص میں کوئی خرابی ہے۔ اور کیا تصور کرتے ہوئے اسلئے اسوہ ہے بھی ہر احمدی بھائی کا سپر غور کرنا چاہیئے۔ لیکن ہم اس کے کہیں وہ گزارش پیش کر دوں۔ اس قدر عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ بہت سے لوگ اخبار میں کسی تحریک کو پڑھتے ہیں۔ تو گمان برائے بھی ہوتا ہے۔ اور ان کا دل بھی چاہتا ہے کہ وہ اس کار خیر میں شریک ہوں مگر جو کچھ وہ بالخصوص نام لیکر مخاطب نہیں کرتے جاتے اسلئے وہ یہ سمجھ کر کہ آخر یہ کام تو نہ جانا ہے۔ تو چہ نہیں کہتے۔ کہ ہم نے توجہ نہ کی تو اور کوئی جماعت اس کام کی طرف توجہ کرے گی۔ لیکن ایسے احباب کو یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر ہر جماعت آپ لوگوں کی طرح ہی خیال کر لے اور دوسروں کے بعد وہ ہر ماہ اسے دیکھ کر ہر ماہ اسے توجہ نہ دے تو سبیلِ عالمیہ احمدیہ کی تحریک کس طرح کامیاب ہو سکتی ہے؟ نیز دوسرے

کی امداد میں شریک ہونے سے آپ کو کیا نواب لیکھا؟ آپ کا فائدہ اور نواب تو اسی صورت میں ہے کہ آپ خود امداد میں شریک ہوں۔ اسلئے میں بالخصوص عرض کر دیتا ہوں کہ میری اس گزارش کی مخاطب ہر جماعت اور ہر قافلہ بالغ احمدی ہے۔ وہ گزارش یہ ہے کہ پچھلے سالانہ جلسہ پر سولہ ہزار روپیہ نقد خرچ ہوا تھا جس کے تحفظ کے لئے گرانہ اقدامات کیے گئے تھے۔ اس رقم سے کم سب سے ہزار روپیہ بچا ہوا۔ لیکن ہر واقعہ کار کی نظر میں یہ خرچ بہت زیادہ ہے جس جماعت کا یہ مقصد ہے کہ وہ اپنا زیادہ روپیہ شانت اسلام اور تبلیغ پر لگا دے۔ اس کا روپیہ کس طرح ہم زیادہ مقدار میں ہمارا نوازی پر لگا سکتے ہیں۔ اسلئے ضرورتی ایسی تدبیر کرنی چاہیئے۔ کہ جلسہ میں ہو۔ اور انھیں کے خزانہ پر بھی زیادہ بوجھ نہ ہو۔ اس کے لئے میں نے دو تجویزیں سوچی ہیں :

(۱) ایک یہ کہ بجائے نقد روپیہ لینے کے مختلف احباب دو اشیاؤں کی جادیں۔ جو اشیاؤں کی صورت میں وہ باسانی شے سکتے ہیں۔ مثلاً روغنِ زرد۔ آپ کو اخبار الفضل سے معادوم ہو گیا ہو گا کہ اس دفعہ دس سو سو روپیہ خرچ ہو گا جو ہمارے لئے بھاری بھنگا ہے۔ اس نذر روپیہ کو ہتیا ہو سکتا ہے۔ اب اگر ہم لوگوں کو تحریک کرتے کہ کسی کے لئے روپیہ دو۔ نہایت ہیچ و بچاؤ کے بعد شاید ہی ایک ہزار روپیہ جمع ہوتا۔ اور وہ بھی اس طرح کہ اور چندوں پر اثر پڑتا۔ مگر میں نے اس تحریک کو بالکل عام نہیں کیا بلکہ بہت چند آدمیوں سے جو ہماری زمینوں والے تھے تحریک کی۔ جنھوں نے بڑی خوشی سے لکھا کہ وہ میں میں تار پختہ گئی جلسہ سالانہ کے لئے دینے کی تیاریں۔ چنانچہ اس طرح پر دس سو سو روپیہ خرچ ہو گیا۔ اب جس میں دار بھائی نے ۲۰ روپیہ خرچ کیا۔ اس نے قادیان کے بھاؤ کے حساب سے ۲۰ روپیہ خرچ کیا۔ لیکن اگر وہ ۲۰ روپیہ خرچ کرنا چاہتا۔ تو شاید وہ شخص پانچ روپیہ دے کر بھی ہتیا کر میں نے بہت دیدیا۔ مگر چیز دیکھو اس کو کوئی گرانہ محسوس نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہ چیز اس کے پاس موجود تھی :

(۲) دوسری تجویز یہ ہے کہ ہر شخص یا جماعت ہتیرا سے ایک ایک چیز اپنے ذمہ لے۔ پھر ہر ماہ وہ چیز ہم کو بھیج دے۔ خواہ اس کی رقم۔ تاکہ ہم اس کی طرف سے خریدیں۔ مثلاً جماعت، مجبور خاندان، جلسہ میں جس قدر مٹی کا تیل خرچ ہو گا۔ وہ ہتیرا فرمایا ہے اور ۲۵ پیسہ ان کی طرف سے وصول ہو چکے ہیں۔ اس تجویز کا فائدہ یہ ہے کہ ہر ایک اپنی اور روٹی خوشی ہے۔ کہ خدائے ہمسایہ میں خدائے تمام یا اکثر خرچ ہماری طرف سے ہوتا ہے۔ اور اس کا تمام نواب خدا نے ہم کو لینے کا مودہ دیا ہے۔ جہاں توک کے موقع پر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پُر زور کھڑک فرمائی۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اٹھ کر کہا کہ مطلوبہ سواری کے اونٹوں پر اسے دو ہزار انٹ سح کجاوہ و دیگر سامان میں دو گنا بوجھ مطلوبہ اشرفیوں میں سے اس قدر اشرفیاں یہ حاصل ہوں تو ان کی اشرفیوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دامن بھر لیا اور فرمایا کہ اب عثمانؓ کا اس کی کوئی غلطی نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ یعنی اب اس درجہ کو پہنچ گیا ہے۔ کہ کوئی غلطی اگر سرزد بھی ہو تو نہ حالت فراوانیگا۔ سبحان اللہ۔ اسی طرح ایک شخص لوگوں کے لئے ایک کنوئیں کی اندھ ضرورت تھی تو ابراہیم کنوئیں کو انابیت روپیہ چاہتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ من حفرنا ثلثاً و حصۃ ائمنہ لہ الجنة۔ یعنی جس نے آڑوئے کنوئیں کھدایا میں اس کے لئے جنت کا خاص ہونا چاہتا ہوں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ میں کھداؤں گا۔ چنانچہ خرچ اس پر حضرت عثمانؓ کا ہوا اسی طرح اب بھی ہر ماہ ہر مہینے کی ہمارے لئے راہیں کھلی ہیں اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح اس وقت کوئی مجاہد نہیں کہ وہ کسی قباب کا ذمہ لے :

ان دو تجویزوں کو مکمل کرنے کے لئے ذیل میں دو فہرستیں درج کرتا ہوں۔ ایک قادیان کی جو لوگوں نے بدی پوری یا اکثر حصہ ان کی چیزیں ذمہ لیں۔ دوسری فہرست ان اشیاؤں کی ہے

مولانا محمد کاشف کذب بیانی

مولوی شاد احمد کو پہلے مفتی جھوٹ لٹے اور جھوٹ بیانی کی ایسی غارت ہو گئی ہے کہ آٹھ دن شرم و حیا کو بالائے طاق رکھ کر جھوٹ باتیں شائع کرنا اس نے اپنا مشغل بنالیا ہے۔ حضور اسی پر مہوار اس نے حضرت حفصہؓ سے نکاح کرنا ایسا اللہ بصرہ کے مفتی کا تھا کہ قادیان اور درود نواح کے آزیری دہی بننے کی کوشش کر رہے ہیں جب اس کا پتہ چلا تو باوجود یہ کہ گھنے کے کہ مستور فرم سکا اس پر بات معلوم ہوئی ہے اس کو کئی شہرت نہ دیا اور جب بتا ہی بالکل جھوٹ اور لغو تو ثبوت کہاں سے لانا اور بیش کرنا کہ ایک ایسی ایک اور غلط بیانی کی ہے اور اس کے متعلق بھی لکھا ہے یہ مستور فرم سے خبر لی ہے یہاں تک کہ ۲۶ گیسٹک بچہ میں لکھا ہے۔ قادیانی مرزا ابوں میں بعض نیز مرزا ایسے بھی ہیں جو کچھ مرزا پر درست دمازی لکھتے ہیں۔ چنانچہ قاضی عیاض علیہ السلام ہوا اور اب یہاں مہر دین پر ایک پٹھان نے حوکیا جبر ارکان احمد نے معافی طلب کی ہے

قاضی عیاض علیہ السلام پر کج بھائی نے کیا اور کیا نقصان پہنچا ان کے متعلق جو کچھ لکھا ہے بنا لکھا گئے ہیں ہم نے اس کے لکھنے پر کھینکے کہ نعمت اللہ علیہ السلام کا مہر دین انتشار کے متعلق جو غلط بیانی کی گئی ہے۔ اہل حقیقت بتاتے ہیں۔

ہات صرف اتنی ہوئی کہ مہر دین اپنے انتحاس سے لکھ کر کہتے ہیں ایک دفتر میں چھٹا اور مہر دین کے ہاتھ میں کون سا کچھ دیر کے بعد دین جانے لگا تو ایک شخص نے جس سے انتشار نہ لکھی پہلے ہی مذہبی گفتگو ہوئی رہی تھی اور وہ چھوٹے بچوں کو بڑھاتا ہے اپنی پہلی واقفیت اور تعلقی کی بناء پر اسے بیٹھنے کے لئے کہا اور ساتھ بچہ کو بٹھانا چاہا کہ گفتگو جاری رکھیں لیکن انتشار نے جانے پر امراد کیا اور چلا گیا۔ البتہ ساتھ چلنے پر اس کا گرتہ جو نہایت اونچی درجہ کی ملل کا تھا ایک جاگے بھٹ گیا ماسکی شکایت اس نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سے جا کر کی۔ اور ان کے سامنے اقرار کیا کہ مجھ سے کوئی سختی نہیں کی گئی نہ کسی نے گالی دی ہے۔ اور نہ میں نے کسی کو گالی دی ہے لیکن مجھ سے اچھا سو کر نہیں کیا گیا آپ بھاری داکس میں آپ کی پاس میری شکایت ہے آپ اس شخص کو تنبیہ کریں حضرت صاحبزادہ صاحب فرمایا دفتر انور میں جا کر شکایت کرو اور اپنی طرف سے رکو لکھ دیا

فہرست نمبر ۲

نام شے	مصلحتی تعداد وزن	اندازہ رقم
دھنیا	۷ من	۲۲
نکری	ہزار من	۱۰۰۰
پاتھیاں	۶ گندے	۱۰
دال سور	۳ من	۱۰
ہلدی	۱ من	۱۰
گرم مصالحہ		۱۰
کشت	۱۰ من	۱۰
کیرا کھڑ	۵ گز	۱۰
ور	۲۰ عدد	۱۰
تندروں کے سرپوش آہنی	۲۰ عدد	۱۰
گھوٹے مٹی کے	۲۰۰ عدد	۱۰
لوٹے مٹی کے	۱۰۰۰	۱۰
آبجور مٹی کے	۱۲۰۰	۱۰
دستر خوان	۳۰۰ گز	۱۰
بری کین	۵۰ عدد	۱۰
فیناں	۴ کبس	۱۰
آلو	۵۰ من	۱۰
روٹیاں ڈھانکنے کی چادریں	۲۰ عدد	۱۰
ادرک	۴ من	۱۰
دوف لب	۲۰۰ عدد	۱۰
چمنیاں بری کین	۱۰۰۰ عدد	۱۰
چمنیاں روٹک	۲۰۰۰ عدد	۱۰
چمنیاں دیوار گیر	۲۰۰۰ عدد	۱۰
کافذ سفید	چار دم	۱۰

اجاب کے چاہیے کہ جہاں تک جہاں ہو سکے ان اشیاء کو ہم پہنچانے کی کوشش کریں یہ بہت جلدی اطلاع دیں کہ جو جگہ لکھے ہیں انہیں ضرور دیا جائے اور گام ابھی بہت زیادہ باقی ہے

جن کے متعلق میری خوشامیسی ہے کہ ہمارا اجاب یا جملہ عین ان کو پڑھ کر اپنی انی حیثیت کے مطابق کسی ایک جہز یا زیادہ جہزوں کا انتخاب کر کے باپسی دیکھ لیں۔ یہ فراموش نہ کریں کہ وہ فلاں چیز یا چیزیں جس کے لئے دینے کا تیار ہیں۔ اس صورت میں اگر ایک ہی چیز کو کئی جہازیں منتخب کر لیں تو بذریعہ خط و کتابت میں اللہ تعالیٰ مناسب نصیب کر دے گا۔ اس کا کوئی اندیشہ نہ کریں۔ بلاخر میں امید کرتا ہوں کہ ہر احمدی کو ہماری اس تحریک کے مخاطب ہیں۔ اور یہ سیدہ کی تمام تر فہم داری ہیں۔ تب ہی ہم کامیاب ہو سکتے ہیں۔ ورنہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم کو نیک کاموں کی توفیق عطا فرمائے۔ اور احرار میں حضرت یحییٰ بن محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سزا دینے کے قابل ہوں۔ آمین۔ آمین۔ آمین۔ یہ بھی فرمادی ہو گا کہ اس امداد کا اثر دوسرے چھٹے پر نہ ڈالا جائے۔ والسلام

سید محمد اسحق رافضی جلد سالانہ۔ قادیان

فہرست نمبر ۱

نام شے	مقدار	مستاد القیمہ	ذمہ دار	بانی
دھنیا	۱۲ من	۱۲ من	دکانداران قادیان	کچا
نکری	۲۵ پیسے	۲۵ پیسے	جامعہ کبیر علیہ السلام	کچا
پاتھیاں	۱۰ پیسے	۱۰ پیسے	حضرت ذوالحجہ علیہ السلام	کچا
دال سور	۱۳ من	۱۳ من	پاک بنیاد	کچا
ہلدی	۱۰ من	۱۰ من	مفت زینہ الدین	کچا
گرم مصالحہ	۲ ہزار من	۲ ہزار من	ڈاکٹر محمد شاہ صاحب	کچا
کشت	۱۰ من	۱۰ من	کھارن قادیان	کچا
کیرا کھڑ	۱۰ من	۱۰ من	جامعہ کبیر علیہ السلام	کچا
ور	۲ من	۲ من	کچا	کچا
تندروں کے سرپوش	۱ من	۱ من	کچا	کچا
گھوٹے مٹی کے	۱ من	۱ من	کچا	کچا
لوٹے مٹی کے	۱ من	۱ من	کچا	کچا
آبجور مٹی کے	۱ من	۱ من	کچا	کچا
دستر خوان	۱ من	۱ من	کچا	کچا
بری کین	۱ من	۱ من	کچا	کچا
فیناں	۱ من	۱ من	کچا	کچا
آلو	۱ من	۱ من	کچا	کچا
روٹیاں ڈھانکنے کی چادریں	۱ من	۱ من	کچا	کچا
ادرک	۱ من	۱ من	کچا	کچا
دوف لب	۱ من	۱ من	کچا	کچا
چمنیاں بری کین	۱ من	۱ من	کچا	کچا
چمنیاں روٹک	۱ من	۱ من	کچا	کچا
چمنیاں دیوار گیر	۱ من	۱ من	کچا	کچا
کافذ سفید	۱ من	۱ من	کچا	کچا

اس پر ناظر صاحب امور عام نے مہرین کے یہ کہنے پر کہ آپ جو فیصلہ کرینگے مجھے منظور ہوگا۔ فریقین اور دوسرے صاحب کو جو اس جگہ پر ہو دے۔ جا کر ریاضت کیا۔ اور بالآخر من کر فیصلہ کیا۔ کہ جب یہ شخص جانا پاتا تھا تو اسے روکنا نہیں چاہیے تھا۔ اس بات کو جو کہ اس نے ناپ نہ کیا ہے۔ اسے بٹھانے سے لے کر دے کو اس سے معافی مانگ لینی چاہیے۔ تاکہ کسی سب سے دل میں کوئی رنجش نہ رہے۔ اس پر اس شخص نے کہا کہ اگر میری اس بات سے اس کے دل میں کچھ رنجش ہو گئی ہے۔ تو میں معافی مانگتا ہوں۔

یہ ہے اصل واقعہ جسے متعلقہ شخص نے لکھا ہے۔ لالہ صاحب نے بھی حاکم کو اس معاملہ سے کوئی تعلق نہ تھا۔ اگر یہاں کا شخص کے ساتھ ایسا ہی سلوک ہوتا۔ جیسا کہ احمدیت نے لکھا ہے۔ تو آتش باز مذکور کو ہمارے دفتر میں آئے اور میز پر بیٹھ کر گفتگو کرنے کی جرأت ہی کیونکر ہوتی۔

مردی شاد احمد کو چاہئے کہ ہمارے متعلق کوئی بات لکھ کر بھیجے ہوئے اس کی اہمیت معلوم کر لیا کر۔ اور بصورتِ بد کذب سے کام نہ لیا کرے۔ تاکہ اسے بعد میں شرمندہ نہ ہونا پڑے۔

جمیعتہ العلماء اور خلافتِ وزنی قانون

پروا لٹل خلافت کینی کیئر ہم راگت کو دہلی میں برصاوت مولوی شاد احمد امرتسری ایک جلسہ ہوا جس میں مولوی ابو الکلام صاحب آزاد نے علماء کے فتوے کا مضبوطی کے متعلق تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ قانون کی خلافتِ وزنی کا وقت قریب آ رہا ہے جس کے لئے بالکل تیار رہنا چاہئے۔ اور ایک غیر دیوبند شخص اس مضمون کا پاس کیا گیا۔ کہ حاضرین جلسہ جس میں کوئی ایک طلبہ بھی موجود تھے۔ جمیعتہ العلماء سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ ایسی ہدایت جاری کرے جس کا مطلب یہ ہو کہ اس حکم کی خلافتِ وزنی کی جائے۔

خلافتِ وزنی قانون کا ریزولوشن اگر سیاسی دلوں کی طرف سے پیش ہو۔ تو کوئی عجیب بات نہیں۔ کہ وہ اپنے جذبات اور خواہشات کو ہراکٹنے کے لئے

ہر قسم کے طریق عمل کو جائز سمجھتے ہیں۔ لیکن علماء کی طرف سے اس کی تخریک ہونا تعجب انگیز ہے کیونکہ یہ لوگ نہ صرف خود اسلام کی تعلیم پر چلنے کے دعویدار ہیں۔ بلکہ دوسروں کی مذہبی معاملات میں راہنما بننے کے دعوے بھی کرتے ہیں۔ اور اسلام حکومت کی زمامبرداری کا بڑے زور سے حکم دیتے۔ اور خلافِ وزنی قانون یعنی بغاوت کو سخت ناپسند کرتے ہیں۔ جیسا کہ قرآنِ عظیم میں ایک طائفہ احمدیوں کی اطاعت کے ساتھ دینی الامور کی اطاعت کا بھی حکم دیا گیا ہے۔ اور دوسری طرف انہی سے منع کیا گیا ہے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو یہاں تک مزاحم ہیں۔ کہ اگر ہر ایک بد وضع جنسی حاکم ہو۔ تو اس کے احکام کی بھی اطاعت کر دے۔ اس صورت میں علماء کے خلافِ وزنی قانون کی تباہی کرنے کا سوسہ اس کے اور کیا مطلب ہو سکتا ہے۔ کہ وہ سرگاندھی کی پیروی کے مقابل میں احکامِ اسلام کو پس پشت ڈال دینا معمولی بات سمجھتے ہیں۔

اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ اگر علماء کی طرف سے خلافتِ وزنی قانون کا گورنمنٹ کو ڈرا دی ہے۔ جیسا کہ اس سے قبل گئی ایک ڈرا دے دئے جا چکے ہیں۔ تو اور بات ہے۔ لیکن اگر اس پر عمل کیا گیا۔ تو بچارے عوام پس جائیں گے۔

خلافتِ عالی مسلمانوں کو سمجھ دے۔ تاکہ اس قسم کے افعال سے باز رہیں۔ جو فائدہ کی بجائے نقصان کا موجب ہوں۔

حفاظت گاؤں

آل انڈیا ہندو کانفرنس کا خاص اجلاس جو حال میں دیر صدارت پنڈت مالوی صاحب ہند راجن میں منعقد ہوا۔ اس میں حفاظت گاؤں کے متعلق حسبِ قیاس ریزولوشن پاس ہوا۔ یہ ایک ہندو کا یہ مذہبی فرض ہے۔ کہ وہ ایک ایسی ٹورنمنٹ سے قطع تعلق کرے جس کے ساتھ سے گھڑانا اس طرح تباہ کی جا رہی ہے۔ تاکہ گورنمنٹ مجبور ہوئے (ہندو سے اترم ہر ستمبر)

من الفاظ سے جہاں بہ پیشہ لگا ہے۔ کہ ہندو گائے کے متعلق کیا کچھ کرنے کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔ وہاں یہ بھی خیال پیدا ہوتا ہے کہ جب ہندوستانیوں کو ہوم رول مل گیا اس وقت بھی ہندوؤں کا یہ مذہبی فرض ہوگا یا نہیں۔ اگر ہاں۔ اور موجودہ وقت سے زیادہ اس کا اور اس پر (کیونکہ)۔ ہندوؤں کو وہ اختیارات حاصل نہیں۔ جو اس وقت ہو گئے تو گائے کا گوشت استعمال کرنے کی وجہ سے مسلمان اس سلوک کے سختی ہوں گے۔ کہا نہیں بھی اس کے ترکہ کرنے پہنچو دیکھنا چاہیگا۔

اس وقت جبکہ یہ بات مذہبی فرض کی جاتی جاتی ہے کوئی وجہ نہیں ہوم رول ملنے پر مذہبی فرض غلط ہے۔ اور اس کی بنیاد مسلمانوں کے ایک مذہبی معاملہ میں دست اندازی کی جائے۔

کیا مسلمان اس وقت جبکہ ابھی موقع ہے۔ اس قسم کی باتوں پر توجہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔

آنحضرت کی جعلی تصویر

ہم عصر ہندو ۱۱ اگست ۱۹۲۱ء ایک نامہ نگار (وزیری ہاٹ) کا حسبِ ذیل بیان شائع کرتا ہے۔

”بابو بی شکلا ۹ کوٹن اسٹریٹ کلکتہ نے ایک مجموعہ نوٹوں کا اس قسم کا تیار کیا ہے جس میں ہندو مت کے عقائد اور غیرہ کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور سرورِ عالم رسولِ علی کا بھی نقشہ موجود ہے۔“

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت نوٹ نہ تھا اس لئے آپ کی تصویر بنانا میں موجود نہیں جو شخص اپنے خیال سے طور و سرور کائنات کی تصویر بناتا ہے۔ وہ بہت بڑی جمل سازی کا مرتکب ہوتا ہے۔ اور مسلمانوں کے جذبات کو سخت صدمہ پہنچاتا ہے۔ بہتر ہے کہ اس تصویر کی فروخت اور اخراج خود بند کر دی جائے۔ ورنہ گورنمنٹ کو توجہ کرنی چاہئے۔ تاکہ فرضی تصویر بنانے والے کی شرارت کسی نفاذ کا موجب نہ ہو۔

کتاب

ایڈیٹر صاحب اتحاد اخبار اتحاد مورخہ ۱۸ اگست
 بر حسب ذیل سطور شائع
روشنی ڈالیں ہوئی ہیں کہ
 "سنہ ۱۸۸۱ء کو ایک شخص نے ایک
 ایک - کرہ قادیانی نے ایک مسجد میں
 باں بازار امرتسر میں ایک ناک سے ہر گھر میں نکالیں
 ہر گھر میں ایک لگا ہے۔ ہر گھر میں ایک لگا ہے اور ہر گھر میں
 نہیں بلکہ ایڈیٹر صاحب اتحاد کو سب سے پہلے علم ہوا ہے
 تو ہم بانی کے حسب ذیل اور پھر روشنی ڈالیں۔
اول - قادیانی بڑے بڑے کیوں لکھیں نکالیں۔
دوم - کن لوگوں - ہر گھر میں ایک لگا ہے اور ہر گھر میں
 مسجد میں موجود تھے۔ نام مع مفصل ہے کہ جسے جاننا
 معلوم - کس تصور یا برہمن سے جوہر سے اور کیوں ایسا
 کیا گیا۔ کیا بیرونی کی مسجد میں جانے والوں سے اس قسم
 کی کوئی عبادت کرانی جاتی ہے۔
 ہر گھر میں ایک سے لکھیں نکالیں ایسا فعل ہے
 جو ہماری سمجھ میں نہیں آیا۔ اس لئے دریافت کرنے کی ضرورت
 پیش آتی ہے۔

کیا مسٹر گاندھی ۱۸ اگست ۱۹۰۸ء کو ایک
 بلینکل جلسہ میں تقریر کرنے
خودکشی کرینگے ہوئے مسٹر سٹوئرس نے
 مسٹر گاندھی کا یہ قول بیان کیا کہ
 "اگر سب سے پہلے خودکشی نہ کرتے تو میں زندہ رہتا نہیں چاہتا"
 (پرتاپ ۱۸ اگست)
 فرض کیجئے کہ مسٹر گاندھی اسی طرح گذر گیا۔ جس طرح
 اگر تمام ان لوگوں کو امیدی نہیں بلکہ یقین ہے
 کہ مسٹر گاندھی اپنی زندگی کے رشتہ کو اپنے اپنے
 کاٹ دینگے۔ اگر انہوں نے ایسا کیا۔ تو وہ اپنی کامی اور
 نامرادی پر خود مہر لگا جائیگا۔ اور اپنے پس روؤں کو
 ماتم رہنے کے لئے چھوڑ جائیگا۔ لیکن اگر انہوں
 نے نہایت رائے اسکا یہ مطلب ہے کہ وہ قانون کی خلاف
 ورزی کر کے جیل میں چلے جائیگا۔ اور وہاں بوجھ
 کمزوری کے اپنی زندگی کو ختم کر دیں گے۔ تو یہ بھی ان کی

کوئی قابل تعریف بات نہ ہوگی بلکہ خود قانونی خلاف ورزی
 کے حق میں نہیں ہیں۔
 جان دے دینے کی دھمکیاں لگتی ہیں۔ ان لوگوں
 پر کچھ اثر کرتی ہوں۔ جو اپنی تمام امیدوں کا انحصار
 مسٹر گاندھی پر رکھتے ہیں۔ لیکن ان پر کوئی اثر نہیں
 ہوتا ہے۔ جن کے مذہب میں خودکشی سخت گناہ
 بدنامی کی گنت ہے۔

ایک لیڈر کی حضرت مسیح و محمد علیہ السلام
 والسلام نے جب
پیروی کی ضرورت پیغام صلح میں ہندوؤں کو صلح
 کی دعوت دی۔ تو اپنی جماعت کو ذمہ دار قرار دیتے ہوئے
 مسلمانوں کے متعلق لکھا۔ کہ جو کہ وہ پرانے طبع ہیں۔
 اور کسی واجب الامامت لیڈر کے ماتحت نہیں
 اس لئے وہ کسی قومی ذمہ داری کے کام کو نہیں اٹھا
 سکتے۔ اور ان کی جماعت جو کو ایک تنظیم جماعت اور
 ایک واجب الامامت لیڈر کے ماتحت ہے۔ اس لئے
 اس نے ساتھ قومی معاندہ کیا جا سکتا ہے جس کا
 ذمہ دار انہی جماعت کا پیشرو ہوگا۔ یہ بات اس وقت
 کہی گئی۔ جب کسی ایک شخص کے ماتحت ہونا آزادی
 کے خلاف سمجھا جاتا تھا۔ اور پھر ایسی حالت ہوئی۔ کہ
 اور تو اور خود بعض بدقسمت لوگوں نے حضرت مرزا
 صاحب کی جماعت میں جو کاس بات سے انکار کر دیا تھا
 کہ کوئی ایک شخص جماعت کا قائد ہو سکتا ہے۔
 مگر اب دیکھنے پر یہ کہ بعد دیکھ کر کیا کہ جب تک
 ایک ایسا لیڈر نہ ہو جسکی آواز کو سب آوازوں پر تلقین
 ہو۔ اس وقت تک کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ اس لئے
 مسلمانوں اور ہندوؤں میں یہ ہوا اور اسے چل رہی ہے
 کہ ایک لیڈر بنائے بغیر چارہ نہیں۔

۱۸ اگست کو راجہ میں ایک بلینکل جلسہ میں تقریر
 کرتے ہوئے۔ حامی عدم تعاون مسٹر سٹوئرس نے
 کہا
 "اس وقت بڑی ضرورت اس بات کی ہے کہ ایک ایک
 خیالات کو چھوڑ کر ایک شخص کی پیروی کی جائے۔ یہ بات

ہم کہتے ہیں۔ یہ اصل بالکل درست اور نہایت ہی اہم
 وجہ کا ہے۔ مذہبی دنیا میں آدم سے لیکر اس وقت تک
 کی جس قدر مثالیں ہیں مل سکتی ہیں۔ ان سے ہی معلوم
 ہوتا ہے۔ کہ مذہبی جماعتوں کا لیڈر ہمیشہ ایک ہی شخص رہا
 ہے۔ نہ کہ کوئی انجمن یا جماعت یا کمیٹی مذہبی امور میں کسی
 انجمن کی حکومت کو پسند کرنے والے لوگ دیکھیں کہ کس
 سیاست میں بھی ایک ہی لیڈر کی پیروی کی ضرورت پڑتی
 جاری ہے۔ کیا وہ اپنی غلطی کو محسوس کرینگے۔

مخالفان عدم تعاون یہ ایک ہمارے
 کے لئے خط ہے
 ہمارے اقدار میں آتی ہے۔ جو جو جماعتیں اس وقت
 اپنے آپ کو دیگر اہل تو اسے علیحدہ رکھنے کی کوشش
 کرتی ہیں۔ اور ان کی زندگی کے ہر سانس پر اپنی
 طاقت و انطاقت (اثر) کی لڑائی میں ہیں۔ ان کو
 اس وقت گھٹا مار رہا۔ اور ان کی ہر زنجیر نازک ہو چکی
 (ہندو ہارم ہڈاگست ۱۹۰۸ء)

یہ الفاظ لاوارث جیت رائے صاحب نے
 اپنے اس مضمون میں تحریر فرمائے ہیں۔ جو
 انہوں نے شکوں کے ساتھ خطرات
 اور حقائق بھائیوں سے پس کے عنوان
 سے شائع کیا ہے۔ ابھی جبکہ تاباں سماج
 کو کچھ حاصل ہوا نہیں ہوا۔ قلیل التعداد قوم
 کو ان کی یہ دھمکیاں بتاتی ہیں۔ کہ جب انہیں
 کچھ مل گیا تو وہ کیا کرینگے؟ اس سے خود
 میں ان لوگوں کا خیال بالکل درست معلوم
 ہوتا ہے۔ جو کہتے ہیں کہ سوراج ملا تو مسلمانوں
 کا وجود ہندوستان سے اسی طرح ناپید ہو جائیگا
 جس طرح سپین میں آج غنقا ہے۔ کیا
 مسلمانوں کے لئے یہ خطرہ کی بات نہیں ہے
 جن کی تعداد ہندوؤں کے مقابلہ میں قلیل
 ہے۔ اور جو کیا بھی ظالم اور کیا بھی ظ
 دولت اور ثروت ہندوؤں سے بہت پیچھے ہیں مگر کسی

بیعت کی حقیقت

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ

۱۷۔ اہل بیت بقا میں بیچ بہارِ چند اصحابِ بیت حضرت
خلیفۃ المسیح کی بیعت کی۔ اور بیعت کے بعد حضور نے
حسب ذیل تقریر فرمائی۔

سبب وین کے لیے پوری دنیا میں
بیعت کے معنی پہنچنے کے ہیں۔ جب رسول صلی اللہ علیہ وسلم
کرتا ہے۔ تو ان جان مال کو خدا تعالیٰ کے سپرد کرتا
ہے۔ اسی لئے قرآن مجید میں آتا ہے۔ اذن الذین
یبايعونك انما يبايعون الله ورسوله فان الله فوذاهم
محققین وہ جو حق سے جیت کر رہے ہیں۔ وہ دراصل اللہ
سے بیعت کرتے ہیں۔ اللہ کا اللہ ہے ان کے ہاتھوں
پر۔ اس لئے بیعت کے وقت وہ رسول سے نہیں بلکہ
خدا سے افوار کرتے ہیں کہ اب میں نے اپنی جان کو تجھ پر
ان الفاظوں کے بدلے جو اللہ نے مسلمانوں کے لئے
رکھے ہیں۔ یعنی ہمیشہ کی زندگی اور جنت۔ جب انسان
اپنی چھوٹی سی چیز بیچتا ہے۔ اور اس کے بدلے میں
نیا وہ رام انکل مل جائیں۔ تو ایسے سودے کو کبھی اس
کرنا نہیں چاہتا۔ سو شہابی کی زندگی کے بدلے اگر
ہمیشہ کی زندگی اور جنت مل جائے۔ تو اس سے اچھا
سودا اور کیا ہو سکتا ہے۔ اور کوئی عقل مند شہابی
ایسے سودے کو داپس کرنا پسند نہ کرے گا۔ انسان کی جان
یوں بھی تیرے مدخلات میں ہے۔ بیعت کے وقت
وہ اسکو اپنے مالک حقیقی کے سپرد کر دیتا ہے اور
اس کے بدلے میں ہمیشگی کی زندگی کا اسیدوار ہو جاتا
ہے۔ بہت سے لوگ سستے سودے کے لئے بڑی
بڑی محنتیں برداشت کرتے ہیں۔ اور بعض اوقات
جانیں بھی ضائع کر دیتے ہیں۔ مگر کئی ہیں۔ جو بیعت
جیسے مفید سودے کی پروا نہیں کرتے۔ اور ان کو
پتہ بھی نہیں لگتا کہ یہ سودا ٹوٹ جاتا ہے۔ جو مختصر
بیعت کرتا ہے۔ اور پھر جیسے پروا ہو جاتا ہے
لو اس سودے کے متعلق مہابادت کی پروا نہیں

کرتا۔ گویا وہ اپنے سود کو واپس کرنا ہے۔ اور جو
 بیعت کو واپس کرنا ہے۔ وہ عزت کو واپس کرنا ہے
 بیعت میں انسان کھوتا کیا ہے۔ جان اس کی اس
 کے پاؤں رہتی ہے۔ وہ اپنی روزی کمانا اور اپنے
 بال بچے میں خرچ کرنا ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے۔
 جیسے کوئی شخص کچن دکان سے برتن خریدے۔ اور
 دام نہ دے۔ بلکہ وہ برتن دکان سے ہی سپرد کردے
 کہ تم ہی اپنے پاس رکھو۔ اور استعمال کرو۔ کبھی ضرورت
 کے وقت اس سے مانگ لے۔ اب اگر وہ برتن اپنے سے
 انکار کرے۔ تو کیا وہ دامن کا حق ہو سکتا ہے۔ ایک
 شخص نے اسی کے ہاتھ جان و جگر نہا تھا کچن دکان
 کھا۔ جب وہ لیکر جلا رہا۔ تو اسکو خیال ہوا کہ حق
 میں سوراخ تھا۔ اس کا دل ڈرا۔ اور خریدنے والے
 کے پیچھے بھاگا۔ اور کہا کہ میاں ذرا اٹھ دو جو کچن
 نے خرید کیا ہے۔ اس میں سوراخ ہیں۔ اس نے جواب
 کوئی ہرج نہیں۔ یہ سیکر رہے ہیں سارے۔ کچن
 کھائے ہیں۔ سو جو کھوئی چیز فروخت کرتا ہے۔ اسکو
 کھوٹے دام ملتے ہیں۔ اسی طرح بیعت کرنے والے کا حال
 ہے۔ اگر وہ جان مال۔ سے گریز کرتا ہے۔ تو جو
 مقدار نہیں ہو سکتا۔ وہ بچے دامن کا مستحق نہیں
 کہ اپنے بیعت کے سودے کو کھرا بنائے۔ اگر
 سودا پیش کرے تو دام بھی کھوٹے ملینگے۔ تو دود
 بات کو یاد رکھنا چاہیے کہ بیعت کرنے کے
 بیعت کرنے والے کا سب سے بڑا تعلق اس سے
 جس سے اس نے بیعت کی ہے۔ جان۔ مال۔ بہرہ
 بچے اور دوسرے رشتہ دار کو بھی اس میں حائل
 ہو سکتے۔ یہی ایک بات تھی۔ کہ جس نے صحابہ کو رضی
 کے الفاظ کا مستحق بنا دیا۔ انھوں نے بیعت کی
 انجا ہم تک نہایا۔ ایک صحابی تھے۔ وہ کہتے
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ پر رہیں
 میں کہے بھی لاؤں اہل بیت بھی۔ اور واپس
 بائیں بھی۔ گویا اس کا مل برداشت نہیں۔ کہ
 کوئی کاٹنا بھی جسے۔ اور ایک صحابی کا ذکر ہے

ایک جنگ میں ایک دشمن (جو پہلے کئی ایک صحابہ کو شہید کر چکا تھا) کے مقابلہ پر نکلے۔ اور پھر جلد ہی واپس لوٹ آئے۔ ان سے پوچھا گیا کہ کیا آپ موت ڈرتے ہیں۔ جواب دیا کہ ہمیں موت سے نہیں ڈرنا بلکہ حقیقت یہ ہے کہ آج اتفاقاً میرے بدن پر دو زہریلی تھیں۔ مجھے خیال ہوا کہ دو زہریلی کانیپہ اسیات پر دلالت کرتا ہے کہ گویا میں موت سے ڈرتا ہوں۔ اسلئے میں واپس لوٹ کر دونوں زہریلی آثار کو چلا ہوں۔ چنانچہ آپ مجھے اور کاؤ کو قتل کر ڈالا۔ اب اور صفائی تھی۔ ایک جنگ میں رسول اکرمؐ کے رگھو نگر اور دشمن کی طرف سے تیرہ تیر برس سے تھے۔ وہ صحابہ آپ کے سامنے اڑا کر کے کھڑے ہو گئے۔ اور ان کے بہت سے زہریلے مگر زہرے استقلال کے ساتھ اپنی جگہ پر کھڑے تھے۔ اور یہی تاک نہ کرتے تھے۔ جنگ کے خاتمہ پر ان سے پوچھا گیا کہ آپ کو دھن ہوتا تھا۔ جواب دیا۔ کہ درد نہ ہوتا تھا۔ مگر مجھے خیال یہ تھا۔ کہ اگر میں یہی کروں گا۔ تو ممکن ہے میلاد مل جائے۔ اور اوٹ نہ لے۔ یہ تو مردوں کے واقعات ہیں۔ عورتوں کے واقعات بھی عجیب حیرت انگیز ہیں جنگ احد میں جب لوگ واپس آ رہے تھے۔ ایک عورت آگے بڑھی۔ اور لوگوں سے پوچھا کہ رسول کریمؐ کا کیا حال ہے۔ کسی نے جواب دیا کہ تیرا باپ مارا گیا پھر پوچھا کہ رسولؐ کا کیا حال ہے۔ کسی نے کہا کہ تیرا بھائی مارا گیا۔ پھر پوچھا کہ رسولؐ کا کیا حال ہے۔ کسی نے کہا کہ تیرا خاوند مارا گیا۔ اس نے غصے سے پوچھا کہ میں تو رسولؐ کا حال پوچھتی ہوں۔ اسی شخص نے کہا کہ احمد زہریت سے ہیں۔ عورت نے زور سے اٹھ کر کہا اور کہا کہ میں تو آپؐ کی بی بی خیریت چاہتی تھی پھر اس کا غم نہیں ہے۔ کہ میرے عزیز رشتہ دار مارے گئے۔

جب تک اس طرح کا افراط نہ ہو جتنا
اور ایسے لوگوں کے لئے اس دنیا میں بیکار
اور آخرت میں بھی الہامیہ رضی اللہ عنہ
دیکھو کہ ایک دفعہ اس مجلس میں شیخ

جب تک مد مال نکالا۔ اور شوک صاف کرنے کے بعد
 حج حج ابو ہریرہؓ کی نے پوچھا کیا بات ہے؟
 نے جواب دیا کہ ایک وقت تھا کہ صوم و صائیت کے لئے
 پھر ابھی میرے پاس نہ تھا۔ آج میں اس رو مال
 میں شوک رہا ہوں۔ جو ابران سے بادشاہ کے سامنے
 وہ بادشاہ کے قہر پر رکھا جاتا تھا۔ اکثر وقت فاقے
 گذرنا گئے تھے۔ بعض وقت شوک کی شدت کی وجہ
 میں بیہوش ہو جاتا۔ اور لوگ مرگے کا دورہ سمجھتے۔
 ایک دفعہ میں شوک کی وجہ سے بہت بیتاب تھا۔
 مگر کسی سے سوائے نہ کہ حضرت ابو بکرؓ گذر۔ تو
 میں نے ایک آیت پڑھی جس سے میرا مطلب پُر ہوا۔ کہ وہ
 مطلب نبلا نے اپنے گھر کے جانیں اور کھانا کھائے
 مگر وہ دیکھے۔ اس نے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 مجھے دیکھا۔ اور میری شوک کی حالت کو معلوم کر لیا۔
 آپ کے پاس ایک ہالہ دودھ کا آیا۔ میں نے خیال کیا
 کہ آپ مجھے دیدیجئے۔ مگر آپ نے حکم دیا کہ پہلے دھو
 حاضرین کو بلاؤ۔ میں نے انکو دیدیا۔ رہنے پیا۔ مگر
 پھر غم نہ ہوا۔ پھر میری باری آئی۔ میں نے خوبیر
 چوگیا۔ فرمایا اور پیو۔ میں نے اور پیا۔ ایسا
 خیرین اور لذیذ تھا۔ کہ اس کی نزادت میرے فاقے
 تک پہنچ گئی پھر جب ان لوگوں نے اپنے جان مال
 کو اس میں سپرد کیا۔ تبھی انھوں نے وارث ہوئے حضرت
 ابو بکرؓ کے متعلق ذکر ہے۔ کہ ان کا لڑکا ایک جنگ
 کے بعد ان سے ملا۔ اس جنگ میں وہ کفار کی قوت سے
 لڑا تھا۔ اس نے کہا کہ ایک سو تھوڑا سا تھا کہ میں آپ کو قتل
 کر لیتا تھا۔ مگر پرانہ تعلق نے میرے ہاتھ کو روک دیا
 حضرت ابو بکرؓ نے جواب دیا کہ اگر تو میرے سامنے بیا
 طرح آ جانا۔ تو میں تجھے ضرور قتل کر دیتا۔ اگر فرض جب
 ایک رشتہ دار جان اور مال کو اس طرح دین کے بارے
 میں قرآن میں کیا جائے۔ تب تک اوج نہیں مل سکتا۔
 اور میرے ہاتھ پر ہوتی کیا گناہ۔ وہ میری
 بیعت نہیں ہے۔ بلکہ میرے موقوف کی ہے۔ پھر میری
 کی بھی نہیں۔ بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ اور
 خود کیا جائے۔ تو آنحضرت کی بھی گناہیں۔ بلکہ خدا

کی ہے۔ یہی بیعت قیامت تک چلی۔ سو اسکا ہی
 رنگ میں بننا۔ جس طرح صحابہؓ نے نبیا یا صاحب
 انھوں نے قربانیاں کیں۔ تو انھام اپنے انھوں
 دنیاوی آرام کے مقابلہ پر پیشگی کی زندگی کو ترجیح
 دی۔ بہت لوگ کہتے ہیں۔ کہ مشکلات کے وقت
 بیعت کو چھوڑ بیٹھتے ہیں۔ دراصل ایسے ہی موقع
 ہوتے ہیں۔ جن پر ایمان کی پرکھ ہوتی ہے۔ سو ایسے
 دشمن ہیں ڈرنا نہیں چاہیے۔ بیعت کے بعد ان کی جان
 اپنی نہیں رہتی۔ یہ خدا کا برتن ہے۔ چاہے تھوڑے
 چاہے رکھے۔ پس دیری اور جرات سے کام لیں
 مشکلات کا مقابلہ کرنا چاہیے۔ اور خدمتِ دین
 میں کربتہ رہنا چاہیے۔ بیعت کے مفہوم کو اس
 طرح سمجھئے۔ کہ اس جان کے بدل میں دنیا کا کچھ ڈالو
 اس کی جان۔ مال اور ادا و سب خد کے ہیں۔ اور
 اس کے حکموں کے ماتحت انکو صرف کوئی کچھ اور
 دین کے نام حکموں پر عمل کرنا ہے۔ جب تک کل احکام
 کو بخیر و شاعت دین نہ کرے۔ ایمان کامل نہیں
 ہوتا۔ اور بیعت کا حق ادا نہیں ہوتا

نوشتہ خاکسار حضرت الشہ۔ از ماسنور

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ مولوی محمد علی صاحب کا افترا

معاذ ظہرین افضل کا معلوم ہے کہ مولوی محمد علی
 صاحب نے ایک امام حضرت سید موعودؑ کی طرف خط
 کیا۔ کہ آپ نے کھایا ہے۔ جب حضرت نبی کریمؐ کا نام
 آئندہ میں ہے۔ تو رشتہ سے کہا۔ اس کا نام احمد
 رکھنا۔ میں نے چار بار اس کا حال پوچھا۔ مگر
 مولوی محمد علی صاحب خاموش رہے۔ اور اپنی غلطی کا
 آثار دیکھا۔ غلط ہو جانا تو سبھی باتیں۔ مگر غلطی کا
 آثار نہ کرنا یہ ظاہر کرنا ہے۔ کہ دیدہ دانستہ دین کے
 سادہ میں افترا کیا جاتا ہے۔ اب ایک اور بات

میں نے مولوی محمد علی صاحب کا ایک رسالہ اردو میں تحریر کیا
 پڑھا تھا۔ اور دیکھا کہ اس بات پر کچھ غور ہے۔ نہ میں ہر
 ایک کتاب مولوی محمد علی صاحب کی اول سے آخر تک
 حزن بہ حزن پڑھتا ہوں۔ اور محمدؐ کے خلیفہ
 ہو کر محض حق طبعی کے لئے پڑھتا ہوں آپ (مولوی صاحب)
 صفحہ ۹ پر لکھتے ہیں:-

”حضرت مولوی صاحب مسم (حضرت خلیفۃ المسیح اول
 ماسنور ناقل) نے اپنی وفات کے چار ماہ پیشتر اپنی
 بھتیجی کا جنازہ جو احمدی مذہبی پڑھاؤں کے کچھ
 خود میاں صاحب کے بھی پڑھا۔“

اولیٰ تو میں یہ چھتا ہوں۔ کہ کیا جو عورت بیعت کر
 تھی۔ اس کی اطلاع آپ کو باقاعدہ دی جاتی تھی۔ جواب
 لکھتے ہیں۔ وہ احمدی مذہبی۔ کیا ثبوت ہے آپ کے پاس اس کے
 احمدی نہ ہونے کا۔ اگر میں اس کی ہمجنس عورتوں کی شہادت
 پیش کر دوں۔ کہ وہ حضرت مسیح موعودؑ کی مصدقہ تھی۔ تو
 پھر کیا جواب دیجئے گا؟

دوم یہ محض کذب ہے۔ بہتان ہے۔ افترا ہے۔ کہ
 میرے آقا۔ میرے سردار۔ میرے مقتدا و پیشوا حضرت
 خلیفۃ المسیح حجازی محمد احمد ایدہ اللہ تعالیٰ عنہ حضرت مولوی
 صاحب کی افترا میں اس حدیث کا جو قول آپ نے احمدی
 تھی۔ جنازہ پڑھا۔ جناب مولوی محمد علی صاحب اگر اس حال
 میں ہو کریں۔ تو وہ ثبوت پیش کریں۔ اپنی چشم دید گواہی پیش
 دیں۔ اگر کسی دوسرے نے بیان کیا۔ تو کفہ بالمرور
 کذباً ان عیادت بکل ماسمیح کو مد نظر رکھتے ہوئے ان
 کا حلف یہ بیان شائع کریں۔ میں بڑے وثوق کے ساتھ خلیفہ

کہتا ہوں کہ خلیفۃ المسیح حضرت خلیفۃ المسیح نے اس عورت کا جنازہ
 نہیں پڑھا۔ پس مولوی صاحب یا ثبوت دیں یا اپنی
 اس غلطی کا اعتراف کریں۔ اور پیغام صبح میں اس کی تردید
 شائع کریں۔ ورنہ ایک نیا اس بات کی گواہی جاتی ہے۔ کہ
 مذہبی معاملات میں آپ کا قدم تقویٰ پر نہیں۔ اور آپ اپنے
 حریف کے مقابلہ میں ہر طرف سے کذب و بہتان اور افترا
 سے کام لیتے ہیں۔ درمیان میں کہنے۔ جو ایک احمدی اور بعض نام نہاد
 احمدیوں کی سرداری کے مدعی انسان کے لئے قابلِ شرم
 بلکہ ناقص فہم ہے۔ راقم آپ کا دیرینہ آزاد اکل قاصد

سید علی میرزا
روانکار

محمّد قادیان ضلع گورداسپور

یا الہی فیصل تیرا
تیرا حق چشم

ہاں مایہ جو بے نیاز کردہ نریاں چشم گدردن کو زایل کرتا
سرخ کو آنکھ کے اندھ ہوا بار کاٹ دیتا۔ اور چھپو دس کے
مردم مادہ کو خارج کر کے آنکھوں کو ہلکا اور صاف کر دیتا
ہے۔ خارش اور کھجلی کے واسطے اکیر ہے۔ آنکھیں
دھوپ میں فاسد مادہ کی وجہ سے نہ کھلتی ہوں۔ یا گری
آج سے اب گئی ہوں۔ گل نہیں ہوں۔ یا کثرت سے
پھنپاں (گردن ترکیباں) کھلتی ہوں۔ یا گیلہ اور پانی کثرت
سے جاری رہتا ہوں۔ یا گدردن کی وجہ سے آنکھوں میں
زخم ہو گئے ہوں۔ اور مینائی کم ہوتی جاتی ہو۔ یا دھند
اور غبار (بوجہ گدردن کے) اچھا رہتا ہوں۔ یا خشک پری
ہو۔ تو تھوڑے دنوں کے استعمال سے خدا کے فضل
سے صحت ہو جاتی ہے۔ اور اگر ملکیں گر گئی ہوں تو
از سر نو پیدا ہو جاتی ہیں۔ بیشہ خوار کیجئے سے سیکر بڑھو
تک سب کو یکساں مفید اور بے خطر ہے۔ کیونکہ

[illegible]

نہیں کہ رنگی اور شہیدی اور پشادنی۔ بادامی۔ سیاہ اور سفید
بڑا بلیشی۔ اور دھوتی۔ مشرقی۔ ہمارے سفید اور بادامی اور
لوہیاں برقیتم کی ل سکتی ہیں۔
مرد اور کالی مہاجر سوداگر قادیان پنجاب

۱۔ ارباب محمد عباس خاں صاحب - بی بی ام - سندھ
نائب صاحب پشاور (غیر احمدی)
۲۔ لارڈ رام سرنواس صاحب پلیئر و گرواست

کان انسرے گاؤں میں پیغام بھیجا کہ اس گاؤں کا نصف حصہ جلد بجا بیٹھا۔ مہلتوں میں ہر قابل انتقال شہید کو پہلے کے ایک نصف کی ہلت دی جائیگی چند آدمی اس کو بھروسہ بنال بھی رکھ لیا گیا۔ تاکہ گاؤں واسی کے دھوکا نہ کھاتے ہائیں۔ گاؤں کے چار آدمیوں کے ساتھ اور کسی نے کچھ فراغت نہ کی۔ ان چار آدمیوں نے فرج پر گویاں چھائیں۔ ان میں سے دو کو بیع بندہ قتل کے وقتا کر لیا گیا۔ نصف گاؤں کو پوری طرح سے جلا دیا گیا۔ اور ایک مقام کو اڑا دیا گیا۔

۱۹۲۲ء تک گیارہوں شہید ۲۰ ستمبر گورنمنٹ کی ہمارا مدد بند بریلی شہر نے اعلان کیا ہے کہ گیارہوں آگے اور پیچھے کی برادری کی جو حالت اب ہے۔ وہ کم از کم ۱۹۲۲ء تک پوری تھنی کے ساتھ جاری رہیگی۔

تمام جاہلانہ قوانین جاہلانہ قوانین پر فز کرنے فسخ کئے جائیں گے لئے گورنمنٹ نے بروکشی مقرر کی ہوئی تھی۔ ہر حصے کے رہزاس کے مجبوراً نے رپورٹ پر دستخط کر لئے ہیں معلوم ہوا ہے کہ اتفاق رائے سے انہوں نے سفارش کی ہے کہ چند سرکاری تحفظات کے ساتھ نام جاہلانہ قوانین منسوخ کئے جائیں۔

سرٹاسس الینڈا کا انسٹے کو وزیر ہند کی طرف سے استغفار منظور ہو گیا ہے ایک بار اصول ہوا ہے کہ بادشاہ سلامت نے وزیر ہند کے مشورہ کے مطابق سرٹاسس الینڈا کا استغفار منظور کر لیا ہے۔

شہزادہ ولز میلن کو لیبو۔ یکم ستمبر گورنمنٹ نے آج کا بھی دورہ کئے گئے نظام کو بحال کرنے کے اجلاس میں اعلان کیا کہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ شہزادہ ولز ہندوستان کا دورہ ختم کر کے سیلون شہر پہنچا جائیگا۔

رہنما کریم کی جلی جہاز پر اس علاقہ کے مسافروں پر تصور پر ناراضگی اس کے متعلق بہت منفی پس منظر ہے۔ ایک پبلک جہاز پر وزیر ہند جن باسن لیا گیا کہ یہ جہاز لاکھوں کیفیوں اور خلات کیفیوں اور ملک کی دوسری انجمنوں سے درخواست کرتا ہے۔ کہ جہاز کیفیں یہ اس قسم کی تصویریں دکھیں تاہم کہیں۔ آج بھلا ہونے والے معافی نامہ سلطان نے یہ دونوں سے تھکی جاتی ہے۔ تصویر کو آئندہ منع کرنے سے روکیں۔

حضور امیر اکبری تقریر کونسل میں

موجودہ مشکلات کے حل کے لئے ۲ ستمبر اسے قبل دور اندیشی کی ضرورت دوپہر دونوں اجلاس حکومت کے سامنے لاوارڈ ٹرنگ والٹر اسے ہندو ایک نہایت ضروری تقریر کی۔ گورنمنٹ کے ایک ہائیڈر کے کچھ اچھے بھراؤ تھا۔ تعجب سے پہلے آچھے حالات واقع قوانین کو اس دانشمند کی پرچہ کس نے گذشتہ اجلاس میں ظاہر کی ہے سادک باؤی اور کہا کہ حالات جو حال میں جلد گورنمنٹ جماعت واقع قانون دونوں نہایت سخت مشکلات سے دو دروہیں جن کے حل کرنے کے لئے بروکشیال لیبو کی بڑی طاقت اور دور اندیشی کی ضرورت ہے۔

شہزادہ ولز کی شہزادہ موصوف کی آمد کے لئے آمد کی غرض میں زلیا کہ شہزادہ یہاں بادشاہی بیٹے کی حیثیت سے آ رہا ہے تاکہ یہاں کے باشندوں اور وادیاں ریاست سے ذاتی طور پر ملاقات کر سکیں گورنمنٹ کے قائم مقام کی حیثیت سے کسی ایک بارٹی کی طاقت پر جانے کیلئے۔

سرٹاسس الینڈا اس کی منظوری کے ذکر میں کا استغفار زلیا چہ کو ان کا کاروبار

سے انصاف کی بنیاد بن گئی اسلئے یہ استغفار لا جری تھا افغانستان سے سلسلہ کیا کہ اس وقت وینڈ گفتگو کے متعلق کے بارے میں جو کچھ متوقع طور پر دولت پکڑتی جا رہی ہے۔ ابھی تک کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ لیکن مجھے امید ہے کہ جلد ہی یہاں اور خلاف توقع مشکلات کے باوجود بھی۔ نفاستان کے ساتھ حلد ایک دوستان اور مستحکم صلہ ہے جو جاپان کے صلہ نامہ ترکی یہ امید ہے کہ اس بار میں کے متعلق گورنمنٹ کی کوششیں برابر جاری رہیں گی۔ یہ امید ظاہر کی کہ اس صلہ نامہ پر جو نظر آ رہا تھا اس کا اس کے اتر میں بہت کچھ ہندوستانی اور ترکی مسلمانوں کے حسب نشا ہو جائیگی۔ اور یہ بھی کہا کہ

مسلمانوں کے لئے جس طرح کی فسادات ہوں ہوں کوئی قابل اطمینان کچھ نہ کر سکتے ہیں گورنمنٹ ہند کو کچھ تقویت یا اور نہیں دیتے۔

فساد است کہنے والے ان فسادات کو تمام شہر کے متعلق ملک کی حالت کی ایک علامت قرار دیا سخت غلطی اور غیر دانشمند کی ہو گا۔ کہ یہ علامت اڑا رہا ہے ہمیشہ ہی سخت فسادات کے طوفان کا مرکز رہا ہے۔ اگر میں وہاں مارشل لا کی نہایت ہی سخت ضرورت محسوس نہ کرتا تو ہرگز اس کی اجازت نہ دیتا۔ چرم کو بھڑکا کر اور فساد کیلئے کرہ ہوائی پیدا کر کے اس بغاوت کی زمین بہت ہوشیاری سے نبار کی گئی تھی۔ مگر اب نوبی اور بھری اور ان کی بدولت متوقع قانون آ گیا ہے۔ اور امید کی جاتی ہے کہ جلد ہی سول حکومت قائم کر دی جائیگی جس لوگوں کے دلوں میں قائم شدہ حکومت کی مخالفت کا اصول بھڑکا جا رہا ہو۔ تو فتنہ و فساد کے خواہ اور کن نتائج کی توقع کی جاسکتی ہے۔ اس تحریک کے لیڈر کی طرف سے جن کی صداقت میں مجھ ذرا بھر بھی شبہ نہیں ہے ان کے لئے کی بار بار تاکید کے باوجود اس کی کچھ بدنامیوں کی جاتی۔ مگر گورنمنٹ جماعت واضح قوانین اور قانون سب شہریوں کی امداد ہے امن اور انتظام قائم رکھنے کیلئے سختی اور کوشش جاری رکھے جس وقت کہ مختلف کیفیوں اور پریس کیلئے اور فتنہ دانیہ آئینہ قوانین پر فز کرنے والی کیفیوں کا خاص طور پر تذکرہ کر کے یہ امید ظاہر کی کہ غالباً ان کی تحقیقات کا یہ انجام ہو گا کہ وہ نام تو ان کے جو کہ لوگوں کی آزار دیوں پر لاوٹ گئے ہائیں جس سے روکے جائیں گے۔

مارشل لا کے ان کے متعلق فرمایا کہ مجھے ان سے ہے کہ قیدی میں ان وہ تہذیبوں کے متعلق کوئی اعلان نہیں کر سکتا۔ کیونکہ میں ابھی ان کے کلمات پر غور کر رہا ہوں گرائی غلطی کے متعلق فرمایا کہ گورنمنٹ اس بارے میں اپنے رائے سے پوری طرح آگاہ ہے اور جانتی ہے کہ پولیٹیکل حالات پر اس کا کیا اثر پڑے گا۔

نسل خستہ پور پینڈ اور ہندوستانیوں کے درمیان نسل خستہ نسل خستہ کے متعلق کہا کہ گورنمنٹ اس بارے میں جلد ہی اپنی تجاویز آپ کے سامنے پیش کرنے لگی ہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ
 وَخَلِّ عَلَى سَائِرِ الْخَلَائِقِ

وہاں ایک سنی آیا یونیاں نے اسکو قبول کیا لیکن خدا آقا کے گھر
 آگے سے روہ اور انہوں سے اکی چاہی ظاہر کر دیا۔ (الہام حضرت مولانا)



ایڈیٹر: قلام نبی، سسٹم: جہڑی خان

برسر اور اور تہذیب کو شائع ہوا ہے

تہذیب بہ حال پیش کی سائنس

منبر ۲۲ مورخہ ۹ اکتوبر ۱۹۲۶ء ۱۰ ربیع الثانی ۱۳۴۶ھ مطابق ۶ محرم ۱۳۴۶ھ جلد ۹

المہینہ

جناب چودہری فتح محمد صاحب الہام کے مہینے کی خبر دو تین روز پہلے پہنچ چکی تھی کہ ۱۹ اکتوبر
 اچانک ان کے بالہ پہنچ جانے کی اطلاع ملی۔ بعد نماز عصر
 مولانا مولوی شیر علی صاحب امیر جماعت قادیان اور مولانا
 مولوی سرور شاہ صاحب امام الصلوٰۃ مسجد ایک کافی مجمع
 کے قصبہ سے باہر جناب چودہری صاحب کے
 مقابل کئے گئے وہ اندھ ہوئے۔ اور قریباً دو میل کے
 فاصلہ پر مقامات ہوئی۔ جناب چودہری صاحب کی صحت بے نقصان
 اچانک سے۔ آپ ولایت کو آئے ہوئے حج کعبہ اللہ کے
 آئیں اس سفر میں شریف مکہ کی ملاقات اور گشت گوی ہوئی۔

حضرت خلیفۃ المسیح کا ارشاد غریبا کی امداد کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے غریب قادیان
 کی تکالیف کے متعلق جو خط کی وجہ سے لایا میں چنا۔
 مولانا مولوی شیر علی صاحب کو جو پہلا خط تحریر فرمایا اسکو
 لکھا کہ :-
 قادیان کے خطوط سے غریب کی نازک حالت معلوم
 کیے نہایت افسوس ہوا۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ آئندہ
 تو جو کچھ ہو گا۔ وہ ہو گا۔ سرور تان قادیان زردوں
 کی خبر لینی چاہیئے۔ جو مناسب۔ کئی کئی وقت کا

قادر کر سکتے ہیں۔ میری طرف سے ایک سو روپیہ کا غلہ
 خرید کر آپ قادیان میں تقسیم کر دیں۔ اور یہ بھی
 قبائل رکھیں۔ کہ بعض لوگ سفید پوش غریب تھے اور
 وہ نظر انداز نہ ہو جائیں۔ یہ روپیہ میاں بشیر احمد
 صاحب کے لئے ہیں۔
 اسی طرح سٹور سے ایسا انتظام کیا جائے کہ وہ
 جن غریبوں کو آنا دینے کی پرچی دے دی جائے
 انکو روزانہ نرخ سے آدھ سیرنی روپیہ غلہ زیادہ
 دیدیا کریں۔ مثلاً ساڑھے تین سیر بکھتا ہے۔ تو
 چار سیر اور چار سیر بکھتا ہے تو ساڑھے چار سیر۔
 جو کئی روپیہ میں زیادہ فروخت کی وجہ سے ہوگی
 وہ انشاء اللہ ہم خاص چندہ سے پوری کر دیں گے۔
 اس کے متعلق میں نے بعض اصحاب کو کہیں سے

مضامین شاہی
 قادیان
 مولانا مولوی شیر علی صاحب

کھڑکی کی ہے اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ غریبوں کی ہولناکیوں کو انتظام فرمائے گا۔ انہوں نے کہا کہ یہ حالات سب سے گھمبیر ہیں۔ ان کے بعد پیدا ہونے والے دور میں یہ سختی اختیار نہ کرتا۔ اور اب بھی اگر مجھے گھر سے بہت دُور سفر کے قابل بننے تو میں فوراً واپس آجاتا۔ مگر اب اس وقت تک انتظار کرنا ہو گا۔ بہت تھک رہا ہوں۔

اب صاحب کو حج کے نصیحت کریں تو توئی کو اختیار کریں۔ اور استغفار کثرت سے کریں تا کہ اللہ اس سعادت کو دور کرے۔ اور اس امر سے کہیں کہ سعادت انوکھی اور گناہ پرآلودہ کر کے اور زیادہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی کو بھڑکا دے۔ جس سے چند روزہ ہے۔ اور نشانہ اللہ بڑی گزر جائیگی مگر اس کے اوقات جو دل پر پڑیں گے۔ خواہ نیک خواہ بد۔ وہ جہ میں قائم رہیں گے۔ پس نفس کی شرارت اور اس کے دھوکوں سے کہیں۔ اور اپنی طاقت کی فکر کہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی رحمت کا پورا ہونا میں پیدا کریں۔

ایک اور خط میں حضور نے تحریر فرمایا :-
 یہ خط کی امداد کے لئے میں نے پوسٹ خط لکھا تھا۔ اب اس کے متعلق مزید بات یہ لکھنا چاہتا ہوں کہ غریب کو غلہ ساڑھے چار سیر فی روپیہ سے کم نہیں ملنا چاہیئے۔ اس سے کم جس قدر غلہ بچے وہ پورا کر دیا جائے۔ اور چار سیر سے زیادہ جب بچے ہو جائے۔ تو جس قدر غلہ ملتا ہو۔ اس سے زیادہ آدھ سیر غلہ دیا جائے۔ یہاں تک کہ نوے ساڑھے چار سیر ہو جائے۔ جب ساڑھے چار سیر ہو یا اس سے زیادہ ہو تو پانچ سیر غلہ دیا جائے۔ اگر پانچ سیر یا اس سے زیادہ نرخ ہو جائے تو پھر یہ سیر غلہ مدد کا ہند کر دیا جائے۔

آپ قادیان کے لوگوں میں بھی تحریک کریں کہ یہ انتظام ہر کہلے ہیں۔ وہ بھی غریب بھائیوں کے لئے کی فکر کریں۔ اور اگر ہر ایک گھر کا ایک

روٹی بھی ایسے غریب کو دی جائے۔ جن کا اور کوئی انتظام نہیں تو بہت سے غریب کا انتظام ہو سکتا ہے۔

اگر یہ خطوط قادیان کے ہونے والوں کے متعلق ہیں۔ لیکن یہ روٹی احباب بھی ان سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ امید ہے۔ اس دور اور تکلیف کو محسوس کر کے جو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کو غریب کے متعلق ہے۔ صاحب وسعت اصحاب اپنی غریب بھائیوں کی امداد کی طرف توجہ کریں گے۔

حضرت خلیفۃ المسیح کشمیر میں

سکری جناب ایدہ صاحب علیہ السلام علیہ رحمۃ اللہ حضرت اقدس کی فوری ذمہ داری ارسال ہے۔ سوار سفر کی وجہ سے پہلے نہیں بھیج سکا۔

پھر کچھ دیر کے حضور مدد خدام گھوڑی پر سوار ہو کر بوم کتاب وطن روانہ ہوئے چار بجے کے قریب وہاں پہنچ کر رات کے لئے ڈیرا کیا۔ حضور کو کچھ حرارت ہو گئی۔

مورخہ ۲۴ کو صبح ساڑھے آٹھ کو نیرنگ کی طرف روانہ ہوئے۔ دائری مشورہ کے ماتحت حضور کو ایک ایک پیدل شریف لنگر۔ بارہ بجے کے قریب مقام مرنگ پہنچے۔ اور رات کے قیام کے لئے اسی جگہ انتظام کیا گیا۔ حضور آگے کو نیرنگ روانہ ہو کر اڑھائی بجے کے قریب کو نیرنگ پہنچے۔ اور دال دو گھنٹہ تک ٹھہری۔ کو نیرنگ سے سولہ ستر کے تیرہ ہزار فٹ کی بلندی پر ایک وسیع جھیل صاف اور شفاف پانی کی ہے۔ حضور پانچ بجے واپس چلے گئے واپسی کے وقت جناب میر محمد اخیل صاحب کی طبیعت ماساز ہو گئی۔ دو تین مرتبہ سہ ہوئی۔ اور سخت سوز و شورو شروع ہو گیا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کی طبیعت جو آگے ہی ماساز تھی۔ یہاں زیادہ صاحب ہو گئے۔

روٹی بھی ایسے غریب کو دی جائے۔ جن کا اور کوئی انتظام نہیں تو بہت سے غریب کا انتظام ہو سکتا ہے۔ اگر یہ خطوط قادیان کے ہونے والوں کے متعلق ہیں۔ لیکن یہ روٹی احباب بھی ان سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ امید ہے۔ اس دور اور تکلیف کو محسوس کر کے جو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کو غریب کے متعلق ہے۔ صاحب وسعت اصحاب اپنی غریب بھائیوں کی امداد کی طرف توجہ کریں گے۔ ایک اور خط میں حضور نے تحریر فرمایا :- یہ خط کی امداد کے لئے میں نے پوسٹ خط لکھا تھا۔ اب اس کے متعلق مزید بات یہ لکھنا چاہتا ہوں کہ غریب کو غلہ ساڑھے چار سیر فی روپیہ سے کم نہیں ملنا چاہیئے۔ اس سے کم جس قدر غلہ بچے وہ پورا کر دیا جائے۔ اور چار سیر سے زیادہ جب بچے ہو جائے۔ تو جس قدر غلہ ملتا ہو۔ اس سے زیادہ آدھ سیر غلہ دیا جائے۔ یہاں تک کہ نوے ساڑھے چار سیر ہو جائے۔ جب ساڑھے چار سیر ہو یا اس سے زیادہ ہو تو پانچ سیر غلہ دیا جائے۔ اگر پانچ سیر یا اس سے زیادہ نرخ ہو جائے تو پھر یہ سیر غلہ مدد کا ہند کر دیا جائے۔ آپ قادیان کے لوگوں میں بھی تحریک کریں کہ یہ انتظام ہر کہلے ہیں۔ وہ بھی غریب بھائیوں کے لئے کی فکر کریں۔ اور اگر ہر ایک گھر کا ایک

ایک اور خط میں حضور نے تحریر فرمایا :- یہ خط کی امداد کے لئے میں نے پوسٹ خط لکھا تھا۔ اب اس کے متعلق مزید بات یہ لکھنا چاہتا ہوں کہ غریب کو غلہ ساڑھے چار سیر فی روپیہ سے کم نہیں ملنا چاہیئے۔ اس سے کم جس قدر غلہ بچے وہ پورا کر دیا جائے۔ اور چار سیر سے زیادہ جب بچے ہو جائے۔ تو جس قدر غلہ ملتا ہو۔ اس سے زیادہ آدھ سیر غلہ دیا جائے۔ یہاں تک کہ نوے ساڑھے چار سیر ہو جائے۔ جب ساڑھے چار سیر ہو یا اس سے زیادہ ہو تو پانچ سیر غلہ دیا جائے۔ اگر پانچ سیر یا اس سے زیادہ نرخ ہو جائے تو پھر یہ سیر غلہ مدد کا ہند کر دیا جائے۔ آپ قادیان کے لوگوں میں بھی تحریک کریں کہ یہ انتظام ہر کہلے ہیں۔ وہ بھی غریب بھائیوں کے لئے کی فکر کریں۔ اور اگر ہر ایک گھر کا ایک

ایک اور خط میں حضور نے تحریر فرمایا :- یہ خط کی امداد کے لئے میں نے پوسٹ خط لکھا تھا۔ اب اس کے متعلق مزید بات یہ لکھنا چاہتا ہوں کہ غریب کو غلہ ساڑھے چار سیر فی روپیہ سے کم نہیں ملنا چاہیئے۔ اس سے کم جس قدر غلہ بچے وہ پورا کر دیا جائے۔ اور چار سیر سے زیادہ جب بچے ہو جائے۔ تو جس قدر غلہ ملتا ہو۔ اس سے زیادہ آدھ سیر غلہ دیا جائے۔ یہاں تک کہ نوے ساڑھے چار سیر ہو جائے۔ جب ساڑھے چار سیر ہو یا اس سے زیادہ ہو تو پانچ سیر غلہ دیا جائے۔ اگر پانچ سیر یا اس سے زیادہ نرخ ہو جائے تو پھر یہ سیر غلہ مدد کا ہند کر دیا جائے۔ آپ قادیان کے لوگوں میں بھی تحریک کریں کہ یہ انتظام ہر کہلے ہیں۔ وہ بھی غریب بھائیوں کے لئے کی فکر کریں۔ اور اگر ہر ایک گھر کا ایک

ایک اور خط میں حضور نے تحریر فرمایا :- یہ خط کی امداد کے لئے میں نے پوسٹ خط لکھا تھا۔ اب اس کے متعلق مزید بات یہ لکھنا چاہتا ہوں کہ غریب کو غلہ ساڑھے چار سیر فی روپیہ سے کم نہیں ملنا چاہیئے۔ اس سے کم جس قدر غلہ بچے وہ پورا کر دیا جائے۔ اور چار سیر سے زیادہ جب بچے ہو جائے۔ تو جس قدر غلہ ملتا ہو۔ اس سے زیادہ آدھ سیر غلہ دیا جائے۔ یہاں تک کہ نوے ساڑھے چار سیر ہو جائے۔ جب ساڑھے چار سیر ہو یا اس سے زیادہ ہو تو پانچ سیر غلہ دیا جائے۔ اگر پانچ سیر یا اس سے زیادہ نرخ ہو جائے تو پھر یہ سیر غلہ مدد کا ہند کر دیا جائے۔ آپ قادیان کے لوگوں میں بھی تحریک کریں کہ یہ انتظام ہر کہلے ہیں۔ وہ بھی غریب بھائیوں کے لئے کی فکر کریں۔ اور اگر ہر ایک گھر کا ایک

ایک اور خط میں حضور نے تحریر فرمایا :- یہ خط کی امداد کے لئے میں نے پوسٹ خط لکھا تھا۔ اب اس کے متعلق مزید بات یہ لکھنا چاہتا ہوں کہ غریب کو غلہ ساڑھے چار سیر فی روپیہ سے کم نہیں ملنا چاہیئے۔ اس سے کم جس قدر غلہ بچے وہ پورا کر دیا جائے۔ اور چار سیر سے زیادہ جب بچے ہو جائے۔ تو جس قدر غلہ ملتا ہو۔ اس سے زیادہ آدھ سیر غلہ دیا جائے۔ یہاں تک کہ نوے ساڑھے چار سیر ہو جائے۔ جب ساڑھے چار سیر ہو یا اس سے زیادہ ہو تو پانچ سیر غلہ دیا جائے۔ اگر پانچ سیر یا اس سے زیادہ نرخ ہو جائے تو پھر یہ سیر غلہ مدد کا ہند کر دیا جائے۔ آپ قادیان کے لوگوں میں بھی تحریک کریں کہ یہ انتظام ہر کہلے ہیں۔ وہ بھی غریب بھائیوں کے لئے کی فکر کریں۔ اور اگر ہر ایک گھر کا ایک

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۲۱ء

گجاستنت یوسفی اور گجاستنت سزایابی

اخبار زمیندار کی سرشت میں ہی جبر عالی رکھی گئی ہے۔ اور اس پر اسے اس قدر ناز ہے۔ کہ اپنی شرارتیں اور فتنہ بر رازی کی دہستہ اور سبیلہ احمدیہ کی شہادت امیر سے تیرد فنگاب بشیر و نیزہ سے کام لیا گیا۔ بدوئل سفوف میں خاک و خون میں تڑپتے ہوئے انسانی جسم نظر آئے۔ سگوا یکسہ صفت کے بسلوں کو حق و عدالت کی قربان گئے۔ ہر قربان جو نیوالے اور در سوزی کو بطل پر رسنے والے قرار دیا جاتا ہے۔ ان باتوں میں انداز ہے۔ وہ اردو رست ہے۔ اور یقیناً درست ہے۔ تو اسی طرح یوسف ابن یعقوب بنی اللہ گوہر کے جیل خانہ میں گیا۔ مگر وہ جیل میں رہنے کے باوجود دنیا کی نظروں میں سیدتی ہے۔ اور یہ وہ شخص جو مجرم بن کر جیل میں جاتا ہے۔ اس کا منہ نہیں ہے کہ اپنے آپ کو مذمت یوسفی پر عمل کرنا بھلا سمجھ لے۔

حضرت عمر حضرت عثمان حضرت علی رضوان اللہ علیہم اجمعین بے شک مثل ہوئے ہیں۔ مگر ان کی موت ان کو اس اعلیٰ مقام پر پہنچا رہی ہے۔ جو ان کی زندگی کا مقصد اور مدعا تھا۔ کیوں؟ جو میں نے انہوں نے حق کے مقابل میں باطل کو ہار دینے کا دیا۔ اور ناکہ نازک مقام اور خطا ناک سے بچنے وقت میں رات سے ایک بال بھر بھی اوپر اُدھر نہ جمنے اور جس بات کو انہوں نے حق سمجھ لیا۔ اس پر ان کے جیل خانہ کی طرح ہر ایک سانچے کے مقابل میں ڈلے رہے۔ پھر یہ درست ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے قید

پر عمل کر کے قید ہو جانے والے قرار دیا۔ اگر زمیندار اس واقع پر نہیں مخاطب کرتا۔ تو ہمیں اس کے متعلق اس نئے کتاب الہی پر کچھ کہنے کی ضرورت نہ تھی۔ کیونکہ زمیندار کی خانہ ویرانی ایک سنا کھلا نشان بن چکی ہے۔ کہانا اور فرزانہ اسباب کو اس کے متعلق کچھ بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نے اسے صرف بطور خبر سنا لیا۔ اور اپنی طرف سے ایک لفظ بھی نہ لکھا تھا۔ لیکن چونکہ "زمیندار" نے ہمیں مخاطب کر کے اسے "سنت یوسفی" ثابت

کرنے کی سعی ناکام کی ہے۔ اسلئے ضرورت ہے کہ اس کی حقیقت ظاہر کی جائے۔ اور بنایا جائے کہ گجاستنت یوسفی اور گجاستنت سزایابی اس بات کے سمجھنے کے لئے ناظرین کرام کو حسب ذیل مثال پر توجہ فرمائی جائے۔

عمر فاروق عثمان غنی اسد اللہ علی رضوان اللہ علیہم اجمعین کے انہوں قتل ہو کر جان بھی تسلیم ہوئے۔ ان کو شہید کہا جاسکتا ہے۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ وحشی کے ہاتھوں قتل کئے گئے۔ اسی وحشی نے مسیلہ لکڑی قتل کیا۔ مگر اس کے ہاتھ کا اول الذکر مقتول تو بے لاش چھوڑا ہوا ہے۔ اور خرا لکڑی مقتول۔ سون و مقبور بتا کر بدر۔ احد۔ تبوک اور یرموک اور حنین وغیرہ میدانوں میں دو صفیں مقابل صفت آرا ہوئیں۔ دو دو طرف سے تیرد فنگاب بشیر و نیزہ سے کام لیا گیا۔ بدوئل سفوف میں خاک و خون میں تڑپتے ہوئے انسانی جسم نظر آئے۔ سگوا یکسہ صفت کے بسلوں کو حق و عدالت کی قربان گئے۔ ہر قربان جو نیوالے اور در سوزی کو بطل پر رسنے والے قرار دیا جاتا ہے۔ ان باتوں میں انداز ہے۔ وہ اردو رست ہے۔ اور یقیناً درست ہے۔ تو اسی طرح یوسف ابن یعقوب بنی اللہ گوہر کے جیل خانہ میں گیا۔ مگر وہ جیل میں رہنے کے باوجود دنیا کی نظروں میں سیدتی ہے۔ اور یہ وہ شخص جو مجرم بن کر جیل میں جاتا ہے۔ اس کا منہ نہیں ہے کہ اپنے آپ کو مذمت یوسفی پر عمل کرنا بھلا سمجھ لے۔

حضرت عمر حضرت عثمان حضرت علی رضوان اللہ علیہم اجمعین بے شک مثل ہوئے ہیں۔ مگر ان کی موت ان کو اس اعلیٰ مقام پر پہنچا رہی ہے۔ جو ان کی زندگی کا مقصد اور مدعا تھا۔ کیوں؟ جو میں نے انہوں نے حق کے مقابل میں باطل کو ہار دینے کا دیا۔ اور ناکہ نازک مقام اور خطا ناک سے بچنے وقت میں رات سے ایک بال بھر بھی اوپر اُدھر نہ جمنے اور جس بات کو انہوں نے حق سمجھ لیا۔ اس پر ان کے جیل خانہ کی طرح ہر ایک سانچے کے مقابل میں ڈلے رہے۔ پھر یہ درست ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے قید

کی سختیاں برداشت کیں۔ مگر یہ انہوں نے کوئی قانونی اخلاقی۔ انسانی۔ شرعی جرم کیا تھا۔ نہیں بلکہ ان کا جرم محض یہ تھا کہ وہ مجرم نہ تھے۔ امراۃ العزیز جاسنتی تھی کہ اپنے جن کا شکار یوسف کنعان کو بندھے۔ مگر سادہ دلی سے ان کی دستگیری کی۔ اور وہ انتہا درجہ کے مجبور بن گئے۔ حالات میں ہی بال بال بچ گئے۔ اور جب اس عورت نے ناکامی اور نامرادی کی وقت سے جھنجھاکر اپنے خاوند کے سامنے ان پر اٹا الزام لگایا۔ تو وقت انہوں نے یہ نہ کہا کہ یہ میں جواب دینا نہیں چاہتا۔ بلکہ اصل حقیقت موبہ ظاہر کر دی۔ اور ان کی صفائی میں بھی سی عورت کے اہل میں سے ایک کے گواہی دی۔ اس کے بعد بھی جب اس عورت کی ترغیبات جاری رہیں۔ او اس نے قید کی دہکیاں بھی دیں۔ تو حضرت یوسف نے اس کے چھند سے میں پھٹنے کی بجائے قید کو ترجیح دی۔ اور بے گناہ یوسف زندان سفیدت میں ال لئے گئے۔ یہاں وہ کئی سال ہزایت صبر و شکر کے ساتھ ہے۔ اور ان کے علم و فضل کے شہرے جیل سے نکل کر دربار تک پہنچ گئے۔ آخر بادشاہ نے انہیں جس سے لانے کے لئے آدمی بھیجے۔ اس پر حضرت یوسف نے جو کچھ کہا وہ یہ تھا کہ انہوں نے کہا میں جیل سے اس وقت ناک نہیں نکلوں گا۔ جب تک اس تنازع کا قلعہ بند ہو جائے۔ جس کے باعث میں اتنے سال سے جیل میں ہوں۔ تحقیقات کیجئے اس معاملہ میں میں مجرم ہوں یا وہ عورت۔ جب بادشاہ نے تحقیقات کی۔ تو حق ظاہر ہو گیا۔ اور امراۃ العزیز خود بول اٹھی کہ یوسف سچا ہے قصور اور پاک ہے جو کچھ ہوا میری طرف سے ہی ہوا۔ اس طرح جب حضرت یوسف کی پاکبازی مستغنی کی زبان سے ناکہ ہو گیا۔ اور وہ ہر قسم کے الزام سے بری ثابت ہو گیا۔ جب جس سے باہر آئے۔ اور تمام ملک میں عزت اور توفیق کی نگاہوں سے دیکھتے اور سہ آنکھوں پر بٹھائے گئے۔ یہ بھی قید عزت۔ کہ اس سے حضرت یوسف کی عزت میں کوئی کمی نہیں آئی تھی۔ بلکہ ان کی عزت اور زیادہ بڑھ گئی۔ اور ان کی شرافت نفس اور حرکت کا

خودکشی

محققین خودکشی کے بعد میں سمجھ رہے ہیں کہ خودکشی کی وجہ سے
 نہیں ہوتی جاتی جس معلوم ہوا کہ یہ طبیسی امر ہے۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ خدا
 نے اس وقت اللہ عزوجل نے فرمایا ہے اس فعل کا وہ گناہ ہے جو ہر گناہ سے
 کو بعض مذاہب بھی خودکشی کی اجازت دیتے ہیں۔ یا کہ مذہب خودکشی
 کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ مثلاً ہندوؤں میں
 سنی کی رسم کو بڑا متبرک سمجھا جاتا ہے۔ مگر اسلام ایسا
 مذہب ہے۔ جو خودکشی کے خلاف آواز اٹھاتا ہے۔ اور
 خودکشی کو حرام کے طور پر قرار دیتا ہے۔ اور نہ صرف یہی
 بلکہ متعلقہ موت کرنے کی بھی اجازت نہیں دیتا بلکہ
 زندگی کی تمام نعمتوں کو مردانہ وار برداشت کرنے کی
 تلقین کرتا ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ اسلام
 موجودہ مذاہب کے مقابل میں اس تعلیم کے لحاظ سے کبھی
 فطرت کے مطابق مذہب ہے۔ اور یہ اس بات کا ایک
 اور ثبوت ہے۔ کہ ان الدین عند اللہ الاسلام
 خدا تعالیٰ کے نزدیک صرف اسلام ہی سب سے بہتر ہے۔
 ذیل میں ہم اس تحقیق کو دہرایا کرتے ہیں۔ جو جانور
 میں خودکشی کے شوق کی گئی ہے جسے "انگشٹین"
 لکھتے ہیں ترجمہ کر کے معاصر ہدم نے شائع کیا ہے۔
 یہ تو بہت صحیح ہے۔ کہ جانوروں میں قتل کے
 حائل نہ ہوتے مگر جرم خودکشی بھی مشہور نہیں
 جن ممالک میں سمجھو پائے جاتے ہیں۔ وہاں کے
 لوگوں کا یہ خیال ہے۔ کہ جانور نہ ہر گناہ کیلئے کو کسی
 ایسے گناہ میں گھیر لیا جاتا ہے۔ جہاں سو وہ جانور
 نکل سکتا۔ تو وہ اپنی بیٹھ پر خود ڈانسا کر اپنے گناہ
 کو اٹھاتا ہے۔ اس خیال کو مسٹر جے۔ ایچ۔ لیسنے
 تجربہ کر کے غلط ثابت کیا ہے۔ اب معلوم ہوا ہے کہ
 اور بہت سے جانور اپنے گناہوں کی طرح کسی سمجھو کا
 ڈانسا نہ خود اس کے جسم پر کرتا ہے۔ اور نہ دوسرے
 سمجھو کے جسم پر۔ لیکن اگر سمجھو کسی جانور کو کاٹے
 تو وہ بہت جلد بے حس و حرکت ہو کر مر جاتا ہے یہ
 خیال کہ سمجھو خودکشی کو پسند ہے اس طرح پیدا ہوا کہ
 جب لوگوں نے سمجھو کو گھیر کر اس کے گناہوں

حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعے سے ظاہر ہے
 کہ انہوں نے از خود ایسا سوچ نہیں پیدا کیا تھا کہ جیل
 میں جیل کے جائیں۔ مگر جب ان پر الزام لگایا گیا۔ تو
 بیان دینے سے انکار کیا۔ بلکہ صاف طور پر حقیقت
 ظاہر کر دی۔ اور ایک گناہ بھی ان کی صفائی کے
 مستحق گذرا۔ اس پر بھی جب انھیں جیل میں ڈال دیا
 گیا۔ تو آخر کار اس وقت جیل سے نکلے۔ جب الزام
 لگائے والے نے ان کی بریت کا اقرار کیا۔ اور انہیں
 صادق اور پاک ٹھہرایا۔
 اس کے مقابل میں مسٹر ظفر علی ایڈمن کو دیکھو
 وہ مسٹر گناہ کی ہدایت کے ماتحت موجود
 گورنمنٹ کے خلاف نفرت اور بددلی پھیلا دیتی کہ
 اسے انکسیر پھینکا اپنا فرض بتاتے ہیں۔ اور یہ جانور
 ہے نہ صرف گورنمنٹ کے نزدیک بلکہ اسلام
 کے رشتے بھی یہ سخت جرم ہے۔ اس کا ارتکاب
 کرتے ہیں۔ تاکہ جیل میں جا کر عوام کی خوفزدگی طبع
 کا پروانہ حاصل کریں۔ اور جب ان پر باقاعدہ عدالت
 میں مقدمہ چلایا جاتا۔ اور جرم بتا کر بیان کئے
 کہا جاتا ہے۔ تو فرمانے ہیں۔ میں جواب دینا نہیں
 چاہتا۔ "چھر موقع ملنے کے باوجود اپنی صفائی میں
 کوئی گناہ نہیں پیش نہیں کرتے کیا انہیں سنت یوسفی
 پر عمل کرنے والے کہا جاسکتا ہے
 یاد رہنا چاہیے۔ کہ جس طرح ہر ایک قتل ہو جانے
 شہر نہیں ہوتا۔ اسی طرح ہر ایک جیل میں جانے والا
 جرم نہ ہوتا۔ یعنی جیل پر عمل کرنا نہیں کہلا سکتا۔ در نہ ہر
 ایک اسٹریٹ پر فتنہ اٹھتا۔ اور بددعا جیل میں جاتا
 ہے۔ اسے یوسف اور محصور یوسف قرار دینا بڑا گناہ
 اگر نہ سمجھا جائے ایسا کرنے کے لئے تیار ہے۔ تو
 اس کا حق ہے۔ کہ مسٹر ظفر علی اور ان کے صاحبزادے
 کو یہی سنت یوسفی پر عمل کرنے والے قرار دے۔ لیکن اگر
 وہ ایسا نہیں کر سکتا۔ اور حضرت یوسف کی قید اور
 دوسرے جرموں کی قید میں کوئی اختیار سمجھتا ہے۔ تو
 یہ بھی ان پر چاہیے کہ حقیقت میں اچھا ہے نزدیک یہی
 اختیار مسٹر ظفر علی کے متعلق بھی موجود ہے

سایہ نام مصر میں بھی گیا تھا تو ابتدا سے انتہا تک
 ان کے رہیں کوئی شہ نہیں نہ پایا گیا۔
 اس کے مقابل میں وہ قید جو عزت کے بلند مقام
 کو اگر کوئی نہ کہ میں ملا دیتی ہے۔ ان لوگوں کی جوتی ہے
 جہاں کا اصول صاف و مستقیم ہے۔ بلکہ صحت نفسی
 ہوتا ہے۔ وہ کسی کی مخالفت بڑے زور شور سے کرتے
 ہیں۔ لیکن اپنے آپ میں ان کے نزدیک وہ شخص
 اسی ملک کا مستحق ہوتا ہے۔ بلکہ بعض اسلئے کہ اس پر
 انہیں انسانی فائدہ حاصل ہوتے ہیں با حاصل ہونے کی نوع
 ہوتی ہے۔ اور لوگوں کی ایک بڑی ملامت یہ ہوتی
 ہے کہ وہ اپنے بڑے اور کمزور کیر بکمر کے ہونے
 پر کہہ دے اسی بد مذہب کے پاؤں میں تزلزل پیدا
 کردیتی ہے۔ اور ایک وقت وہ جسے صدائیں سننے
 ہیں۔ وہ مسٹر گناہ کی ہی کا کلمہ پڑھنے لگ جاتے
 ہیں
 ایسے ہی لوگوں میں سے ایک مسٹر ظفر علی ہیں ایک
 دفعہ جیل گورنمنٹ نے شورش انگیزی کی دھمکے انہیں
 نظر بند کر دیا تھا۔ اگر وہ با اصول انسان ہوتا۔ تو کبھی
 اپنی فکر بندی کے مقام سے باہر نہ نکلتے۔ جیل
 گورنمنٹ ان کے لئے تصور ہونے کا اعتراف نہ کرتی
 مگر یہ تو بڑی بات تھی۔ انھوں نے یہاں تک کہہ دی
 دکھائی۔ کہ سزا کی بلند و بالا جوتی پر پہنچ کر اپنی پیشانی
 اسی ماکم کے پاؤں میں رکھ دی۔ جس کے خلاف ان کا
 قلم آتش افشانی کرتا رہا تھا۔ اور اس طرح مشروط آزادی
 مجلس کی۔ جس کی ایک بڑی شرط سیاست سے علیحدگی
 رہنا تھی۔ چنانچہ انھوں نے سیاست کو دور از کا
 مسئلہ قرار دیکر اس سے اپنی علیحدگی کا اعلان کر دیا
 اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ وہی مسٹر ظفر علی جسے عوام میں
 ایک خاص درجہ حاصل تھا۔ لوگوں کی نظروں سے
 بالکل گر گیا۔ کیونکہ انھوں نے اس کی ذلت انگیز گرد
 کو دیکھ لیا
 کیا کوئی عقل مند سمجھ سکتا ہے کہ مسٹر ظفر علی نے
 سنت یوسفی پر عمل کیا ہو۔ مگر نہیں۔ اب یہی موجود
 قید۔ اس کے متعلق بھی سن لیجئے۔

بیوہ کی شادی کرنا ہندوؤں میں سخت معیوب سمجھا جاتا ہے۔
 سماجی و دینا مند صاحب نے بھی اس کی قلماً اجازت نہیں دی
 لیکن آریہ سماجیان اُسے دلیوہ و خورتوں کی شادی کرنے
 کہتے ہیں۔ اور اُس پر بڑا زور دے رہے ہیں۔ کیا یہ دید
 کو چھوڑ کر صریح طور پر قرآن کریم کے اس حکم کی پابندی
 نہیں ہو کہ انکھو الا یا حلی۔ بیوہ عورتوں کی شادی کر دو
 سمجھ میں نہیں آتا۔ شیشے کے مکان میں بیٹھ کر قلعہ
 میں رہنے والوں پر ہتھیار پھینکنے کی کیوں جرات کیا

خطبہ جمعہ

امتحان کا وقت اور تقویٰ اللہ کی ضرورت

از مولانا مولوی سید محمد رفیع شاہ صاحب

مارچ ستمبر ۱۹۲۱ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :-

خدا کا غضب اس سورہ میں جس کو فاتحہ کہتے ہیں اور جو جہاد و فحاشی ہے جس طرح ہر ایک مقصد میں صیح اور آسان راستہ کے متعلق دلائل ملنے کے لئے یہ بتایا گیا ہے۔ اھذا الصراط المستقیم اسی طرح ہر غضب اور قتال کے رشتے سے بھی بچنے کی کئی ناسکائی گئی ہے۔ غضب کون ہوتا ہے۔ وہ جیسر خدا کا غضب ہو۔ اور فحاشی کا غضب دو طرح ہوتا ہے۔ (۱) یہ کہ دکھ دینے والی چیزیں پیش کی جائیں جن سے بیرونی طور پر اسیر کوئی دکھ درد اور مصیبت کا نزول ہو۔ دوسری قسم غضب آپسی کی یہ ہوتی ہے کہ وہ نعمتیں جو انسان کو حاصل ہوتی ہیں جن سے راحت پاتا ہے۔ وہ چھین لی جاتی ہیں۔ مثلاً کسی کا بیٹا ہو وہ فوت ہو جائے۔ یہ مصیبت بیرونی نہیں بلکہ جو کہ پہلے سے تھا۔ وہ گم ہو گیا۔ مگر یہ غدا ابھی بھی وہ قسم کے ہوتے ہیں۔ ادنیٰ اور اعلیٰ۔ خواہ وہ بیرونی یا داخلی ہو یا اندرونی سے۔ مثلاً اپنا بیٹا فوت ہو تو تکلیف زیادہ ہوگی۔ لیکن اگر دوسرا بیٹا فوت ہو۔ تو تکلیف تو ہوگی۔ مگر بیٹے کی نسبت کم۔ پھر دوسری قسم کی تکلیف ہو۔ اس کے آگے دو نتیجہ ہوتے ہیں۔ یا تو اس تکلیف اور غدا اب اور مصیبت سے انسان نصیبت بچ کر رہے۔ اور خدا تعالیٰ کے شکر و حمد کا ثواب ملے۔ اور بگڑ جاتا ہے۔ اور بے کا مرتب ہوتا ہے۔ مثلاً ایک شخص پر رزق نکل آتی ہے۔ اگر خدا کا فضل نہ ہو۔ تو وہ

فضل اور شیطاں کے دھوکے میں آ جاتا ہے۔ اس ابتلا میں وہ چوری وغیرہ کی طرت مائل ہو جاتا اور اپنے نفس کو تسلی دیتا ہے۔ کہ اس حال میں تو مرقار کھانا بھی جائز ہے۔ پھر کون نہ ہمت کر کے اپنا رزق حاصل کر دوں۔ اور آخر میں وہ خدا سے بھی منکر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ہر ایک گناہ دل پر ایک بار چھوٹتا ہے۔

ابتلا سے سبق لیکن اگر وہ پہلی غفلت پر بیدار ہو جائے۔ تو پھر وہ ابتلا آگئی ترقی کا موجب ہوتا ہے۔ اعلیٰ مثال ایسی ہی ہے کہ ایک مانتہ ہر ایک شخص چلا جاتا ہے۔ جہاں ایک خط ناک سانب پوشیدہ ہے۔ اگر وہ شخص اس سانب تک پہنچے۔ تو وہ سانب اسکو ہلاک کر دیتا ہے لیکن ایک شخص اس کو دھکا دے کر پیچھے کر دیتا ہے کہ اس دھکے سے اسکو چوٹ آئے۔ مگر سانب کے لئے سے بچ کر جاتا ہے۔ وہ دھکا اس کے لئے تکلیف دہ نہیں۔ بلکہ اس کے لئے رحمت ہوتا ہے۔ اسی کے مطابق ایک واقعہ ہے۔ امیر عبدالرحمن خان دربار میں بیٹھا تھا۔ پاس ہی اس کا ولیعهد امیر حبیب اللہ خان بھی تھا۔ امیر عبدالرحمن خان کے ایک رشتہ دار نے جس کو میں نے بھی دیکھا ہے اسپر بستیول کا فائر کرنا چاہا۔ مگر حبیب اللہ خان نے اس شخص کے ارادہ کو معلوم کر لیا اور فوراً اس زور سے باپ کو دھکا دیا کہ وہ اپنی جگہ سے پیچھے جا کر اور بستیول کا وار خطا گیا۔ گو بیٹے کی اس حرکت سے باپ کو ضرور تکلیف ہوئی۔ مگر اس کی جان بچ گئی۔

مومن کی صفت قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اذا مسهم طائف من الشیطان تذکروا (پارہ ہفتم رکوع ۱۴) جب مومنوں کو گمراہی سے دلا شیطاں اس کو مانتا ہے۔ تو وہ فوراً ہوشیار ہو جاتے ہیں۔ مثلاً آج کل قحط ہے اگر کوئی شخص ایسی بات کر گزرسے۔ جو جائز نہ ہو۔ تو علاوہ دنیا میں عذاب کے عاقبت بھی خراب کریگا

کیونکہ یہ دن ہمیشہ نہیں ملتا۔ لیکن یہ بدنامی کا خانہ نہیں جائے گا۔ اس لئے مومن کو چاہیے کہ دو دن رنات بپے۔ مومن میں خود داری ہوتی ہے۔ وہ ذلیل نہیں ہوتا وہ کسی حالت میں بھی ہر ذات کے کام سے بچتا ہے۔ چو ایک واقعہ یہ آتا ہے۔ تو میں حضرت خلیفہ اول کے لئے دعا کرتا ہوں۔ ایک زمانہ میں میرا ایک غریب شہرہ دار آیا۔ اب تو غریبار اور سافروں کو ہلکے خرمنے سے کچھ مدد مل جاتی ہے۔ مگر اسوقت یہ انتظام نہ تھا۔ جب وہ جانے لگا۔ تو میں نے حضرت مولوی صاحب عمن کیا۔ کہ یہ جا رہا ہے۔ اور اس کے پاس کچھ نہیں گرا آپ ارشاد فرمایاں۔ تو اس کے لئے چندہ کر دیا جائے آپ نے فرمایا۔ یہ وقت گزر جائیگا۔ مگر تم پر ایک بار لگ جائیگا۔ تم خود جو کچھ دے سکتے ہو۔ دیدو۔ اسوقت میری خواہ حطیٰ رو پیہ تھی۔ میں نے اس کے جانے کا خود بندوبست کیا۔ اب وہ وقت نہ رہا۔ اس کے لئے چندہ ہو سکتا تھا۔ لیکن مجھ پر ضرور داغ لگ جاتا۔ کہ میرے ایک رشتہ دار کے لئے چندہ دیا گیا۔

نیک بڑی کو دور کرتی ہے مومن کو ہر وقت چکس پہنے کی ضرورت ہے۔ اور ایسے مواقع پر توبہ و استغفار اور دعا کی ضرورت ہوتی ہے نا ایسا نہ ہو۔ کہ یہ ابتلا ہم پر ایک بدنامی کا پھوٹ جائیں۔ قرآن کریم میں آتا ہے۔ ان الحسنات یدھبن السیئات۔ جس طرح سیل سیل کھیں کو لیا جاتا ہے۔ ایسی نیکیاں بدوں کو دھو دیتی ہیں۔ اگر انسان ابتلاؤں میں ثابت قدم نہ رہے۔ اور دساوس کو پاس نہ آنے دے تو میرے نزدیک اس کا درجہ بلند کیا جاتا ہے۔

حضرت خلیفہ اربعہ میں نے بتایا ہے۔ تکلیف مختلف قسم کی ہوتی ہیں۔ اور ان کے اثرات کم و بیش ہوتے ہیں۔ مثلاً پہلی بتایا ہے۔ کہ کسی زیادہ عزیز کے گم ہونے کا جو صدمہ ہوتا ہے۔ وہ دوسرے رشتہ دار کے صدمہ سے زیادہ ہوتا ہے۔ جتنا کوئی زیادہ پیارا ہو گا۔ اس کی جدائی سے اتنی ہی تکلیف زیادہ ہوگی۔ ایک زمانہ میں حضرت مسیح موعود پر مہکات کا سلسلہ چلا۔ چونکہ بار بار

گورہ سپور جانا پڑا تھا۔ اسلئے حضرت دارالانوار سپور
ہی میں ایک عرصہ کے لئے مقیم ہو گئے۔ ان دنوں جن
احباب قادیان میں تھے۔ جنہیں مولوی عبدالکیم حبیب
جی تھے۔ آپ نے ایک خط لکھ کر لکھنؤ لکھا۔ اور جس میں لکھا
ہے۔ گویا اسی خطی اصولی نے حضرت مسیح موعود کی
جہاد میں کیا اور کہا کہ مخالفین نے ہماری کسی عزت
چیز کو ہماری نگاہوں سے اوجھل کر دیا ہے۔ یہ خط لکھ
میں بچھا۔ میں گورہ سپور میں تھا۔ میں نے پڑھا۔ تو
میں نے کہا کہ یہ درست نہیں کہ مخالفین نے ہم سے
اوجھل کر دی۔ بلکہ خود ہماری غلطیوں کا یہ نتیجہ ہے
اس وقت مسیح موعود قادیان میں تھے۔ سب آپ کے خلیفہ
میں موجود ہیں۔ کئی سال سے آپ کی محبت میں قسم
کی ہو گئی ہے۔ کہ آپ کو پہاڑ پر جانا پڑا ہے۔ آپ
کے دیکھنے سے ہماری گفتیں دور ہوتی تھیں۔ اور میں
آپ کے دیکھنے سے قتل ہوتی تھی۔ آپ ہمارے
لئے دعا کرتے تھے۔ اگر کسی کو کوئی تکلیف دہی تھی
یا کسی کے عزیز کو تکلیف ہوتی تھی۔ تو وہ آپ کو دعا
کے لئے لکھتا تھا۔ اور اسکو ایک سی ہو جاتی تھی
کہ حضرت صاحب کو دعا کے لئے کھ دیا ہے۔ نیز
تجربہ کیا ہے کہ میرا کوئی کچھ بیمار نہیں ہوا۔ کہ میں نے
حضرت کو دعا کے لئے عرض کیا ہوا۔ اور اسکو سٹھا
نہ ہوئی ہو۔

یہ لوگ اپنے نفس کے لئے کچھ نہیں کہتے۔ بلکہ خدا
ہی ان سے جو کچھ کہا کرتے ہیں۔ ایک دفعہ حضرت
مسیح موعود سے حضرت مولوی عبدالکیم صاحب سے
بار بار عرض کیا کہ کشمیر چلیں۔ مگر حضور خاموش ہے
آخر بہت زور دینے پر فرمایا مولوی صاحب! اگر
خدا کوئی کام نکال دے گا تو ہم چلے جائیں گے۔
یہ لوگ اپنے لئے نہیں جاتے یا تو خدا کوئی کام
پیدا کر دے۔ تب جاتے ہیں یا دوسرے رنگ میں خدا
ہی کی طرف سے مجبور ہو جائیں۔ تب جاتے ہیں لیکن
کچھ بھی ہو۔ یہ ہماری بد قسمتی ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح
ہم سے علیحدہ کئے جاتے ہیں۔ اسلئے ہمیں استغفار
کی ضرورت ہے۔ اور بہت ضرورت ہے کہ

یہ جدائی کا عرصہ لمبا ہوتا جا رہا ہے۔ اپنے کھاتہ
کہ ۲۶ اگست کو کشمیر میں جلسہ ہے۔ اس سے فارغ
ہو کر واپس آجائیں گے۔ ہم منتظر تھے کہ اب چند روز میں
حضرت خلیفۃ المسیح آجائیں گے۔ جلسہ تو ہو چکا۔ مگر آپ
کے گھر میں ایسی تکلیف شروع ہو گئی۔ جس کے باعث
کم از کم دس پندرہ روز اور وہاں ٹھہرنا ناگزیر ہو گیا۔
چنانچہ جتنا آپ سے کہ اجلا۔ دو قسم کے ہوئے ہیں۔
ایک بیرونی ایک اندرونی۔ اس وقت دونوں قسم کے
اجلا رہے۔ آپ پر ہیں۔ لیکن اجلا ایک تو عذاب ہونے
ہے۔ ایک رحمت ہو جاتا ہے۔ اجلا کے وقت
میں لوگ شیطان اور نفس کے دھوکے میں آجاتے
ہیں۔ میرے والدہ کا ایک دوست تھا۔ جو بہت بڑا
تھا۔ اس کی بہت سی اولاد تھی۔ لیکن آخر وقت میں
کہتا تھا کہ میرا جی چاہتا ہے۔ سب بیٹوں کو قتل کر دوں
چنانچہ سب پر چھا۔ تو اس نے بتایا۔ کہ کشمیر میں ایک
وقت میں ٹھہرا۔ اور میرے ان لوگوں کی پرورش
کے لئے جو رہا ہیں۔ یہ تو پرورش ہو گئے۔ مگر میں نے
اپنی عاقبت فراموش کر لی۔

چاہیے کہ خدا تعالیٰ کے حضور توبہ استغفار کی جائے کہ
خدا تعالیٰ حضرت خلیفۃ المسیح کو جابر مع الخیر واپس لائے
کیونکہ انکو دیکھنے سے ہمارے رنگ دور ہو گئے۔
وہ رنگ جو بٹے ہوئے لوگوں کے دلوں پر خلاف مناسبت
محاسن میں بیٹھنے سے لگا کرتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح کا خط
حضرت خلیفۃ المسیح کو جب
تھوڑا دیر کا ایک خط لکھا جس کا اقتباس
معلوم ہوا۔ کہ قادیان کے لوگ جیتا ہیں۔ تو آپ نے
حضرت امیر (مولانا مولوی شیر علی صاحب امیر جماعت احمدیہ
قادیان) کے نام ایک خط لکھا۔ جس کا اقتباس
میں آپ کو سناتا ہوں۔ حضرت صاحب لکھتے ہیں۔
"سب احباب کو جمع کر کے نصیحت کریں کہ تقویٰ
اختیار کریں۔ اور استغفار کثرت سے کریں۔ تاکہ
اللہ تعالیٰ اس مصیبت کو دور کرے۔ اور اس امر
سے بچیں کہ مصیبت ان کو گری اور گناہ پر آوے
کر کے اور زیادہ خدا کی ناراضگی کو بھڑکائے

پر شکل چند روز سے ہے۔ اور انشاء اللہ وہی گذر
جائیں گے۔ مگر اس کے اثرات جو دل پر پڑ چکے۔
خواہ نیک خواہ بد۔ وہ بعد میں قائم رہیں گے پس
نفس کی شرارتوں اور اس کے دھوکوں سے
بچیں۔ اور اپنی عاقبت کی فکر رکھیں۔ اور خدا تعالیٰ
کی محبت کو اپنے دل میں پیدا کریں۔"

یہی وقت ہے۔ جس میں ہم کا سیلاب ہو سکتا ہے یا ناکام
قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ مومنوں کے متعلق فرماتا ہے
وَلَا تُؤْخَذُ زِينَتُهُمْ وَلَا يَشْعُورُ غِيَابَهُمْ
خَصَّاصَةً۔ وہ اگر تنگی میں بھی ہوں تو ہم
اپنی ضرورتوں پر فکر کی ضرورت کو مقدم کرتے
ہیں۔ اگرچہ تنگی کا زمانہ ہے۔ مگر یہی وقت کام لگے
اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہماری دستگیری فرمائے۔ تو
ہم سب کچھ کر سکتے ہیں۔

جماعت احمدیہ لکھنؤ کا شاندار جلسہ

مکرم ہندو بناب ایڈیٹر صاحب اخبار الفضل۔
اسلام علیکم در رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ انجمن احمدیہ لکھنؤ کا
تبلیغی جلسہ رفاد عام گولڈن لکھنؤ کی مشہور موٹ
خمارت میں ۲۰ اگست لغات ۲۲ اگست ۱۹۲۱ء
نہایت کامیابی سے ہوا۔ مختصر حالات جلسہ حسب ذیل
ہیں۔ ۱۸۔ اگست ۱۹۲۱ء کو بارہ بجے دن کے محکم
جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب پیر سٹریٹ لاہور
رواق المروز لکھنؤ ہوئے۔ اور ۱۰۔ اگست ۱۹۲۱ء
کو صبح پنجاب میل سے سید زین العابدین ولی اللہ شاہ
صاحب بہرائی مولانا مولوی غلام رسول صاحب فضل
راجہ کی اور مولانا مولوی محمد ابراہیم صاحب بقا پوری
بریلی سے تشریف لائے۔ منجانب جماعت احمدیہ
لکھنؤ کے پیش امام سید انیس علی صاحب اسٹیشن پر
محروز مہمانوں کی پیشوائی کے لئے موجود تھے۔
وفد کے آنے سے قبل بذریعہ اشتہارات اردو
وانگریزی دعوتی کارڈ پورے طور پر اعلان کیا

نہایت تھا۔ علاوہ مذکورہ بالا حضرات کے اگر وہ شاہجہانپور
میں دور رہتے۔ پھر اس کا پتہ سے معزز احمدی صاحبان
بھی بغیر شرکت میں نہ رہیں گے۔
پہلے روز انکار جلسہ بسمدارت جناب سید
نبی اللہ صاحب پیرسٹراٹ لادہ کے مشورے
پور اور کے ختم ہوا۔ اس دن جناب چودہری
ظفر اللہ خان صاحب پیرسٹراٹ لادہ اور نے بعنوان
"موجودہ عالمگیر بنے جینی اور اس کا علاج" انگریزی
میں لیکچر دیا۔ اور آخر میں صدر صاحب نے اپنی
رائے لیکچر کی بابت ظاہر کی۔ اور حاضرین کو توجہ
دلائی۔ کہ وہ معزز لیکچر کے ناکیزہ خیالات سے
فائدہ اٹھائیں۔ معزز لیکچر کے لیکچر کا خلاصہ یہ
تھا کہ مادیات نے روحانیات پر قبضہ کر لیا ہے۔ اسلئے
تمام فسادات پھیل رہے ہیں۔ اور اب اس کا یہی علاج
ہے۔ کہ روحانیات مادیات پر قابض ہوں۔ لیکچر قابل
تقریب تھا۔ اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ قابل لیکچر کو
زبان انگریزی پر عبور کامل حاصل ہے۔
دوسرے روز ۲۱۔ اگست ۱۹۷۱ء کو صبح ۸ بجے
جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ جلسہ کے صدر تھے
۱۔ حافظ سید مختار احمد صاحب مخدوم شاہجہانپوری کو
اور اس عنوان پر کہ اسلام دوبارہ کبر طبع ترقی کر سکتا ہے
جناب مولانا غلام رسول صاحب فاضل راہبکی نے تجویز فرمائی
تھی یہ فرمائی۔ اور گیارہ بجے سے ۱۲ بجے تک جناب سید
زمین العابدین دلی اللہ شاہ صاحب نے سولہ زبان میں
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سداقت کے
دلائل بیان فرمائے۔ اور جلسہ ختم ہوا۔
دوسرے اجلاس کی کارروائی ۱۰ بجے شروع ہوئی اور
مولانا مولوی محمد ابراہیم صاحب بھاپوری نے قرآن کریم
سے وفات مسیح ناصری کے دلائل اور حضرت اقدس مرزا
غلام احمد صاحب کے مسیح ہونے کا ثبوت اور صادق مہدوی
کی شناخت کے معیار پیش کئے۔ نہایت تقریر پر حضرت
شیخہ میں سے جناب مولوی محمد سجاد صاحب نے اپنے حسب قراءت
جناب مولانا ممدوح کی تقریر پر اعتراض کئے۔
اگرچہ ایسے موقعوں پر معترضین کو کم اور مجیب کو زیادہ

وقت دیا جاتا ہے۔ کیونکہ اعتراض میں جس قدر وقت
خرچ ہوتا ہے۔ جواب میں اس سے بہت زیادہ وقت کی
ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن جناب مولوی صاحب کے اصرار
پر فریقین کو سوال و جواب کے واسطے سادہ وقت یعنی آدھ
آدھ گھنٹہ دیا گیا۔ پہلے جناب مولوی محمد سجاد صاحب
آدھ گھنٹہ تقریر فرمائی۔ جو مولوی محمد ابراہیم صاحب کی
تقریر کے جواب میں تھی۔ لیکن تعجب ہے کہ ان کو مولوی یحیٰ
موسوی نے وفات مسیح علیہ السلام کے ان دلائل
میں سے جو مولوی محمد ابراہیم صاحب نے قرآن کریم
سے پیش کئے تھے۔ کسی دلیل کو رد فرمائے کہ طرف
توجہ فرمائی۔ اور نہ حیات حضرت مسیح ناصری علیہ السلام
کے ثبوت میں کوئی آیت پیش کی۔ اور نہ معیار ملے
صداقت میں سے جو مولوی محمد ابراہیم صاحب نے
حضرت اقدس مرزا صاحب کے صادق ہونے کے ثبوت
میں قرآن شریف سے پیش کئے تھے۔ کسی معیار کو
غلط ثابت کیا۔ بخود یہ بتایا کہ صادق مدعیان نبوت
رسالت کی شناخت کے معیار کیا ہیں۔ اور جو علم
معیوں کے علامات کیا ہوتے ہیں۔ آخر تک یہی فرما
ہے۔ کہ جو دلائل و معیار پیش کئے گئے ہیں۔ وہ
غلط و ناقابل قبول ہیں۔ اور پھر پر عجز نہیں اور اس
کے متعلق صرف اپنے خیالات پیش کرنے سے
قرآن کریم کی کسی آیت سے استدلال نہ کیا۔
نصف گھنٹہ ختم ہو جانے پر مولانا مولوی غلام رسول
صاحب فاضل راہبکی کھڑے ہوئے۔ اور اپنے فرمایا کہ
مولانا محمد ابراہیم صاحب نے جو دلائل ذکر کئے ہیں اور
صداقت قرآن کریم سے پیش کئے تھے۔ معزز معترضین نے
انکی طرف مطلقاً توجہ نہیں دی۔ لہذا ان کا فرض تھا
کہ وہ ان دلائل و ذات مسیح ۲ اور معیار صداقت کا غلط
ہونا قرآن کریم سے ثابت فرمائے۔ کیونکہ صرف غلط کہہ دینے
سے وہ غلط نہیں ہو سکتے۔ اور نہ قرآن کریم کی آیات کے
مقابلہ میں کسی ذاتی خیالات قابل التفات ہیں۔ پھر اپنے
مولوی محمد سجاد صاحب کے تمام خیالات کا جواب دیا اور
وقت ختم ہونے پر بیٹھ گئے۔ امید تھی کہ اب تو مولوی
محمد سجاد صاحب ضرور ہی ان دلائل و معیار صداقت کی

طرف جو ان کے سامنے پیش کی گئی تھیں توجہ فرمائیں گے۔ لیکن تعجب
جناب مولوی محمد سجاد صاحب کے جناب مولوی صاحب نے قرآن کریم
قرآن کریم میں ان کو خطہ نہیں دیا۔ مولوی فاضل راہبکی نے
تعجب اور بھی ترقی کر لیا۔ جو مولوی فاضل صاحب نے قرآن کریم
جواب میں کی طرف توجہ نہ کی۔ اور ایک بار بھی ان کی خیالات کی تائید نہ
پیش نہ کر سکے۔
مولانا غلام رسول صاحب کی نے اپنی وقت میں مولوی فاضل
خیالات کا جواب دیکر پھر ظاہر فرمایا کہ ہماری طرف سے جو دلائل مسیحی
پیش کی گئے۔ وہ بدستور قائم ہیں۔ انیسویں ایک باقی غلط ثابت
نہیں کیا گیا۔ اتنی کارروائی پر اس دن کا جلسہ ختم ہوا۔ اور فریقین
کی درخواست پر اعلان کر دیا گیا کہ کل ہی مولانا غلام رسول صاحب کی
تقریر کے بعد جو ختم ہوئے ہوں گی۔ ان کو تک سوال و جواب کا سلسلہ
منجانب شیخہ صاحبان جاری رہے گا۔ چنانچہ ۲۲ اگست ۱۹۷۱ء
بھی ایسا ہی ہوا۔ یعنی مولانا مولوی غلام رسول صاحب کی تقریر کو
بعد مولوی کفایت حسین صاحب نے پھر عرض شروع کیا اور مولانا
ان کا جواب پڑھ کر جلسہ کا وقت ۸ بجے تک تھا۔ مگر بعض میں بھی
۱۰ بجے تک باقی تھی کہ مولوی غلام رسول صاحب کا وقت ہو گیا۔
فریق ثالثی کی طرف سے درخواست کی گئی کہ آٹھ بجے میں بھی ۱۰ بجے
باقی میں اور بعد کا وقت ۸ بجے تک ہے۔ اس پر ہم کو تقریر
کیلئے ماننا چاہیے۔ ان کو جواب دیا گیا کہ آخری تقریر کرنے کا حق تو
موجب کا ہوتا ہے نہ کہ معترض کا اور آپ معترض میں کہ مجیب ہیں۔ یہ
ہے کہ ۱۰ بجے آٹھ بجے جائیں اور ۱۰ بجے مولانا مولوی غلام رسول
صاحب کو اور اگر ۱۰ بجے آٹھ بجے۔ تو پھر ۱۰ بجے۔ صرف ایک
۱۰ بجے نہیں مل سکتی۔ کچھ گفتگو کے بعد مولوی کفایت حسین صاحب نے
رضامندی ظاہر کی۔ مگر پھر قرآن کریم سے دلائل یا معیار صداقت
کی تردید پیش کرنے کے ایک کتاب ان کا ذکر بھی شروع کر دی۔ معترضین
کہنا صاحب نے چلے ہے کہ "خود صاحب حکیم غلام رسول صاحب نے آسانی
عذاب سے ہلاک ہو جائیگا" مولانا مولوی جلال الدین صاحب بھاپوری
انجن احمدیہ لکھنؤ کھڑے ہوئے۔ اور مولوی صاحب نے درخواست کی کہ ذرا
اس کتاب اور انکو معصفت کا نام بھی بتا دیجئے۔ کہ مولوی صاحب نے نام
نہ بتایا اور مولوی شاد اللہ کا ذکر چھیر دیا۔ پتہ ہے کہ اس وقت اس
تقریر کو نوالے مولوی صاحب نے لکھا۔ لیکن انکو اپنی پشت پر جو
جھوٹے سہرے اور تھوڑے تھے وہ آپ بغیر دیکھ بھلے جلدی میں
پیش نہ کرتے تھے۔ اب ۸ بجے گئے۔ اور مولانا صاحب نے کہا

تخریج بخاری اردو

صحیح بخاری" اصح للکتب بعد کلام اللہ تسلیم کی جاتی ہے۔ سچا امام بخاری رحمہ نے شہرت روایت کے ثبوت میں ہر مضمون کی کئی کئی ناکمل و نامکمل حدیثیں بھی درج کر دی ہیں۔ پھر عن فلاں وعن فلاں کی تخریج کتاب کو اور بھی طویل کر دیا ہے۔ جس سے اختلاف وقت اور پریشانی لازمی ہو جاتی ہے۔ الحمد للہ ۱۹۸۹ء میں علامہ حسین بن مبارک زبیدی نے بحال محدث بخاری رحمہ کی تمام متصل مستند حدیثوں کو یکجا کر کے ان میں سے بھی ہر ایک مضمون کی صرف ایک ایک ایسی جامع اور حاوی حدیث انتخاب فرمائی۔ کہ پھر کسی دوسری کی ضرورت نہ رہی چنانچہ علامہ عرب شام نے اس کی سند عطاء فرمائیں۔ اسی دریا بکوزہ عربی تخرید البخاری (مطبوعہ مصر) کا یہ سلیس اردو ترجمہ اعلیٰ دہلی کا غز پرچھا پانچواں ہے۔ جو عاشقان کلام رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک بے بہا تحفہ ہے۔ کوئی مسلمان گھر اس سے خالی نہ رہنا چاہیے۔ حجم سوا پانسو صفحے۔ کتاب مجلد قیمت پانچ روپے۔ محصول ڈاک ۸ ۛ

درخواستیں بہت جلد مولوی فیروز الدین اینڈ سنز لاہور متصل کمرہ ولی شاہ کے نام آنی چاہئیں۔

آجکل مہینہ بے اور موسمی بخار

اس کے لئے تریاق الامراض کے چند قطرے کافی ہیں۔ جس کی بڑی شیشی صرف ایک روپے میں اور چھوٹی ۸ میں ملے گی۔ یہ دہلی نیر بہت دوائی ہے جس کے مختلف نام رکھ کر جیس خالی کی جاتی ہیں، میں قرینا اصل رنگ پر دیتا ہوں۔ دانتوں کا پودر۔ سوزوں کی سوجن۔ دانت کا درد۔ منہ میں پانی۔ جود امراض کا علاج شیشی کا خود ۴۴۔ محصول ڈاک علاوہ

سردار سراج الدین احمد قادیان پنجاب

ہاں شکر ذی الجوش بھی شیعہ تھا۔

یہ سوکت الاراضی شیعہ کے تشیع میں نکلا ہے۔ غار میں خریدار بنکر ایسے ایسے نادر علمی مضامین دیکھئے مباحثہ بھی ۴۴۔ مباحثہ سرگودھا اور شکر ذی الجوش

تشیع۔ قادیان

اعجازی پریس

یہ نوید کا پریس نہایت عمدہ ہے۔ اس میں بہت سی ایسی خوبیاں ہیں جو دیگر دستی پریسوں میں نہیں۔ گہری سٹری میں یکساں کام دیا جو بڑی آسانی سے ایک نوعمدہ مصلیٰ کا کام کر سکتا ہے۔ ایک کاپی لگا کر پچاس ساٹھ کا نزد بہت تھکتے اور اعلیٰ چھپ جاتے ہیں۔ تمام ایسے حضرات کو جو اشتہارات اور چٹھیاں چھاپنا چاہیں۔ یہ پریس بہت آرام دہ اور مفید ہے۔ مداس میں پرچے چھاپو والوں اور تاجروں اور تبلیغ کرنے کے شکفتوں کو بھی چاہیئے۔ کہ یہ پریس خرید کر اپنے پاس رکھیں اور مہینہ وار جب چاہیں مضمون لکھ کر چھاپ کر شائع کریں یہ ایک اچھا ذریعہ تبلیغ ہو گا۔ مختلف سائزوں کی قیمت حرب ذیل ہے۔ کاغذ سائز تین پچھڑے لیٹر سائز صرف نوٹ سپر سائز معرہ فلس کیپا سائز سبھی کی شیشی ۴۴ محمد عامل مالک کاخانہ اعجازی پریس قادیان

کوڑیوں کے مول جہرات

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے انتہائی کامیاب و حضور نے تمام محبت کے لئے تمام مخالفین اندرونی بیرونی کے نام شائع کر کے اسلام کا علمہ تمام ادیان پر ظاہر کر دیا۔ یہ نایاب اشتہارات جہی محنت سے جمع کر کے اس وقت تک ترتیب وار ۱۸۷۸ء سے لیکر ۱۹۹۷ء تک چار جلدوں میں محفوظ کر دئے ہیں۔ بوجہ گرانی کاغذ سرخ و پیلے پانچ سو فیصد کر دیا ہے ۶۰۴ صفحات پر یہ چار جلدیں ختم ہوئی۔ اور صرف ۶۰۴ نسخے باقی ہیں۔ جو بے تلاش پھر دستیاب نہ ہو گئے۔ شائقین بہت جلد اس کو ہرے ہا اور ڈر نایاب کو منگالیں۔ قیمت چاروں جلدوں کی ۴۴ پانچ سو روپے علاوہ محصول ڈاک ہے ۛ

پیشہ

مینچر ملوکی پک ڈپو۔ قادیان ضلع گورداسپور

اس کے جواب میں سرکاری ممبر سر ولیم دلہنٹ نے بیان کیا۔ کہ اس بارے میں گورنمنٹ کی رائے وہی ہے۔ جو کونسل کے اجلاس دہلی میں ظاہر کی گئی تھی۔ جس میں پوچھا گیا۔ کیا شکر میں سرگزندھی اور گورنمنٹ کے درمیان کسی قسم کی مصالحت کی کوشش کی گئی تھی؟ سر ولیم دلہنٹ حیرت سے کہنے لگے۔ کسی کی طرف سے کہا گیا۔ دونوں طرف سے۔ جواب دہ ہر حال

غیر مالک کی خبریں

قسطنطنیہ میں قسطنطنیہ ۱۷ ستمبر خبر ہے کہ پہلی انقلاب انگیز سازش حکم عکس تشریف نے ایک نظم ساز کا پتہ لگایا ہے جس کو گورنر اسے مدد ملی تھی۔ یہ سازش دیکھ کر ترک افسروں کے درمیان ہمیں خیال تھی کہ قسطنطنیہ میں انقلاب پیدا کیا جائے۔ حالانکہ وہ سالانہ جنگ پر قبضہ کر لیا جائے۔ اور گادی فوجوں کے سرکردہ افسران کو قتل کر دیا جائے۔

سازش کرنے والوں کے پیغام میں یہ بھی لکھا ہے متعلق حوالگی کا مطالبہ کہ جنرل میر گلشن نے ایک فہرست پیش کی ہے جس میں مطالبہ کیا ہے کہ ان لوگوں کو گرفتار کر کے ایک ہفتہ کے اندر اندر اکیلا جائے تاکہ اتحادی عدالت میں ان کے مقدمہ کی سماعت ہو سکے۔ قسطنطنیہ ۱۷ ستمبر۔ اناطولیہ کی ٹرانزٹ مشکلات نے ٹرکی کی تجارت کو برباد کر دیا ہے ترک خزانہ کو سخت مشکل کا سامنا ہے۔ افسران کہتے ہیں کہ وہاں ناہیت وقت طلب ہو گیا ہے۔ وزیر اہلیات اخراجات گھٹانے اور ٹیکسوں میں اضافہ کر کے آمدنی کو بڑھانے کی ہوری کوشش کر رہے ہیں، اس کا نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ قسطنطنیہ میں اس وقت اشیائے خوردنی سب سے زیادہ گراں ہیں۔

لندن میں باد و باران لندن ۱۷ ستمبر۔ لندن کا طوفان اور جنوب مشرقی انگلینڈ میں طوفان باد و باران آیا جس میں رعد و برق بھی تھی بعض مقامات میں بارہ انچ بارش ہوئی اور بڑے لندن میں طوفان آگیا جس سے سخت نقصان ہوا۔ ایک دو درجن کے گرجا تھے ایک ٹوکرا گیا۔ اور دو لاکھ زخمی ہو گئے۔

اھرکیم مینا سان انٹونیو (ٹیکسس) ۱۷ ستمبر کثرت طوفان آب باران کی وجہ سے پانی کاروباری حلقوں میں پھرا ہے۔ کئی بازار تو پندرہ پندرہ فیٹ تک ڈوب گئے۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ کئی سو جاں مالک ہو چکے ہیں۔

دو ہزار گناہاں ہو گئے ہیں نقصان کا اندازہ ایک کروڑ ڈالر کا کیا جاتا ہے۔

آئرش قیدیوں لندن ۱۷ ستمبر۔ کراخ کے کانسرار مقام کیمپ میں ڈیڑھ ہزار آئرش قیدی تھے ان میں سے چالیس ہی ہفتوں سے سرنگ کھودنے کا کام کر رہے تھے۔ چالیس کے چالیس وار ہو گئے۔ پتہ اس وقت پہلا جب کل ان سب کی حاضری لی گئی۔

جنگ یونان و لندن ۱۷ ستمبر۔ سمرنا کا مظہر اگورا کا التوا ہے کہ حال کی شدید جنگ کے باعث شہر اب زمین خشک کر چ رہے ہو گئے ہیں۔ اور اسلئے اب جنگ رک گئی ہے۔

انگور کے خلاف لندن ۱۷ ستمبر۔ قسطنطنیہ کر دوں کی بغاوت کا تار مظہر ہے کہ کر دوں حکومت انگور کے خلاف بغاوت کر رہی ہیں کر دوں نے انگور حکومت سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ اتحادیوں کی قائم کردہ حدود کے مطابق ولایت کوسستان میں ان کو اندونئی آزادی دیا جائے اور کوسستان میں جو ترکی انحراد ترکی جندرماسٹک موجود ہے واپس بلایا جائے تو جی خدمات سے آزادی کا ٹیکس جو وہ ادا کرتے تھے۔ اسکی واپسی اور ترکی فوجوں میں جو کرور رہے ہیں۔ انکی بطور ترکی کا مطالبہ بھی کیا ہے۔

ترکوں 'بلغاریوں' اتھینس ۱۷ ستمبر۔ یونانی اور روسیوں کا اتحاد اخبار کارائیا کا واقعہ قسطنطنیہ سے کہتا ہے کہ ترکی 'بلغاریہ اور روس کے درمیان خفیہ گفتگوئے صلح ہو رہی ہے۔

جس کا مقصد یہ ہے کہ یہ زمینوں حکومتیں اب متحد ہو کر یونان اور اناطولیہ میں کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہیں کہا جاتا ہے کہ بالترتیب فوجیں شمال میں رومانیہ کے خلاف جہلی کارروائیاں شروع کریں گی اور جنوب میں یونان اور مقدونیہ میں بلغاریہ اور ترکی فوجیں سرودیہ اور یونان کے مقابلہ میں فوج کشی کرنے والی ہیں۔

بائسکیل کے دربار دو بار کیلئے ۱۷ ستمبر۔ لندن انگلستان کا عبور۔ ایک شخص بائسکیل پر سواری ہو کر دو بار انگلستان کو عبور کر کے کیلئے پہنچا یہ بائسکیل بالکل عام قسم کی بائسکیل تھی۔ فرق یہ تھا کہ اس میں تیل کے دے آلات کے ہوتے تھے۔

برطانوی جواب لندن ۱۷ ستمبر۔ مجلس وراسے سٹریڈی ولیر کو سٹریڈی ولیر کی جلی کے جواب میں لکھا ہے کہ یہ برطانیہ کی آئینی نشوونما بنیادی اصول ہے کہ حکومت رعایا کی مرضی کے مطابق ہو۔ لیکن ہر آئین کو منظور نہیں کر سکتے۔ کیونکہ اس طرح پر ہم اس امر کے پابند ہو جائیں گے کہ آپ کے تمام مطالبات کو منظور کر لیں۔ آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ اس اصول پر کانفرنس کرنا ناممکن ہے۔ ہم نے آپ کو خطرناک پیش کی تھیں ان سے آئرلینڈ کو سلطنت برطانیہ کے اندر کامل آزادی اور خود مختاری مل سکتی تھی۔ اگر آپ کو یہ شک ہو کہ یہ شرائط آئرلینڈ کو سلطنت کے اندر کامل آزادی اور خود مختاری نہیں دیتیں۔ تو آپ اپنے شکوک ایک کانفرنس کے منع کر سکتے ہیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ خطرناک کتاب کرتے کرتے بہت عرصہ گزر گیا ہے۔ اس لئے اگر آپ اس اصول پر کانفرنس کرنا منظور کریں تو ہم تجویز کرتے ہیں کہ ۱۷ ستمبر کی نو ذیسی میں کانفرنس کی جائے۔

آئرلینڈ نے یہ لندن ۱۷ ستمبر۔ انڈس میں شریط منظوریہ کہیں ذرا کے ایک ممبر نے ایک ملاقات کے دوران میں ایک سوال کے جواب میں کہ اگر آئرلینڈ نے گورنمنٹ برطانیہ کی آخری دعوت کو منظور نہ کیا تو پھر گورنمنٹ برطانیہ کیا کرے گی۔ کہا کہ اس صورت میں گورنمنٹ آئرلینڈ کے مسودہ قانون کو پاس کر کے آئرلینڈ پر حکومت کرے گی۔

سن فائروں کی مجلس لندن ۱۷ ستمبر۔ گورنمنٹس وزیر کا اجلاس برطانیہ نے سٹریڈی ولیر کانفرنس کی جو دعوت دی ہے۔ اس پر غور کرنے کیلئے سن فائروں کی مجلس ذرا کا اجلاس ہوا۔ سٹریڈی ولیر اس اجلاس میں شرکت کی۔

حیدر علی بن ۸۳۵

مفتی محمد رفیع صاحب مددس
فیض انبالیہ

Hand

فَلَا يَكُ الْفَضْلُ بِسَبِيلِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَفَرَدْنَاهُ وَأَنْتَ لِنَفْسٍ لَدُنَّ

دُنیا سا کہنے کی آیا پر دُنیا نے اسکو قول کیا۔ لیکن خدا کے قبول کیجا
 اور اسے نور اور حلال سزا کی چائی ظاہر ہو گیا۔ (ابھامسیج پر روش)

مرضا بین شما را

کتاب و باری امر
تجلی خط و کتب و کتاب

۵

ایڈیٹر : غلام منہی • اسسٹنٹ : محمد مجیب خان

روز ۲۹ جمادی الثانی ۱۲۰۶
مرطابق ۲۴ محرم ۱۳۴۵

اشکِ ندامت کے چند قطرے

نہیں امامی اصول سے
(از جناب تاجی محمد منظور الدین صاحب اکمل)

میرے ستارے! تو نے پردہ پوشی بارہا کی ہے۔
 مگر میں نے گناہوں میں بہت ہی کم حیا کی ہے
 نری بندہ نوازی نے ہمیشہ ہی وفا کی ہے
 تعلق غریب سے جو ڈراما تھا انہما کی ہے
 سنگدہا کی کردار آپس بھروسے پر
 شکایت مجھ کو نفیس دونوں دکا فرما

میں نے جفا کی ہے۔ جفا کی ہو جفا کی ہے تری رحمت کے زندہ ہوں کہ آخر تیرا بندہ ہوں
نہ باز آیا۔ نہ باز آیا۔ یہ نفس ظالم و سرکش مجھے سلاطین ہے جو کچھ سزا اس ناسزگی ہے
اگرچہ میں نے بھی اسکو طاعت بار ناک کی ہے مری بھلائی میں نے والی تری ذات

یہ اکثر کہہ چکا ہوں اب نہیں ایسا میں کرنے کا
تو بالآخر جی سے رحم کی یہ التجا کا

پہلے کبیر شہزاد کے چھوٹے قید و حساب

تھی درگاہ میں یہ تھی دروگر اعلیٰ ہے

بیتان سبب دفا کے سنگ در پر نہ توڑو گنا
جہن مائی کے شاہان جو کہ شہزاد احمد میرزا کی

اپنی شان میں بیکار جو اپنی آن میں ایسا

کہ صورت اور شیر سب محمد مصطفیٰ کی ہے

خیالی عارض پر نوز و گدیوں سے معبر میں

مرے دل سے نماز صبح و شام الہیاد ادا کی

لڑنے بھڑکنے صحت گاہ ناکارہ ہنسے ثابت

جہاں میں دعوں اور الامان اور شفا کہنے

نہیں انصاف سے کہنا کہ محمد سے لڑنا کرنا

پہلے قید و محبت میری جان و تنہا کی ہے

وہ لڑنا ہے عارض عارض میں اٹھ اٹھ کر

کسی دن یہ بھی سن لے کہ اٹھنے نفا کی

خبر احمدیہ

ایکے بابا

ایکے بابا اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ میری یہ روایا

میں شائع فرما میں۔ جس خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جانو حقیقت

بیان کرتا ہوں کہ میں نے ماہ جوانی مسلمان اسلام کو

لڑیا میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

میں تشریف رکھتے ہیں۔ اور بہت سے اپنے جامع

کے آدمی اور مخالفین میں سے بھی موجود ہیں۔ آپ شیخ کے

قریب بیکھر بیٹھے کے لئے کھڑے ہوئے۔ بہتر ازیں کا آپ

بیکھر شروع کرتے۔ آپ نے حضرت مرزا محمود احمد بشیر الدین

خلیفۃ المسیح ثانی کو کھڑا کر کے جامع کو مخاطب ہو کر فرمایا

کہ لاگو کہہ کے وہ تمام دھڑے جو میرے ساتھ تھے وہ

اس کے وقت میں میرے آگے تھے ہیں۔ ہماری جامع کو

خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

خاکسار محمد و از خان میجر جنرل بیونگ شین کمپنی جنرل

انفیکٹر معائنہ حساب

شاہ پور کے درہ کے لئے

تشریف لارہے ہیں۔ چند ہی دنوں میں واپس آکر رہیں گے

احباب صحتی الامان کی تشریف آوری سے پورا پورا فائدہ

اٹھائیں۔ والسلام۔ نیازت عبدالمصطفیٰ بناعزیز

میری لڑکی زینب بی بی کا نکاح لکھنؤ میں

چودھری بابا نظام الدین صاحب قوم

جسٹ مذہب سکون موش کا بون شیع امرستہ حال قادیان

سے العوض ہر وقت مسجد مبارک میں حضرت مولوی شرف

صاحب پڑھا ۲۱ میری دیر لڑکی سہا حسن بی بی کا نکاح

سہی فاضل نور محمد ولد عبد العزیز مرحوم راجپوت سکون بولی

حال قادیان سے العوض ہر پہلے سار پیکر مبارک میں

حضرت مولوی محمد رشاد صاحب پڑھا۔ شیخ عبدالکریم

کسی لڑکشی احمدی کا پتہ مطلوب ہے۔

دش دن ندر از پندہ پوری (دہلی)

چودھری حاجی اللہ و اما صاحب قوم

ولادت دہلی سکون چھانوال کے پوتے کے ان

خدا تعالیٰ سے پتہ خاص فضل و کرم

اور غیب نوازی کے علاوہ زینب عطا فرمایا ہے۔ امبا

مولد کے لئے دہل سے نیادی عرو و سادات دہلی

کی دعا فرادیں۔ خاکسار نظام احمد مولوی فاضل بدلتوی

میرے چھوٹے گھر میں خدا تعالیٰ نے فرزند زینب عطا

فرمایا ہے۔ حضرت نے مبارک اکرام نام رکھا۔ دعا فرادیں کہ

اللہ تعالیٰ اس بچے کو عمر امد سادات عطا فرمائے۔ فرزند

عطا اللہ عنہ۔ از شہر فرہ زور۔ اخویم پیر نظام علی

صاحب دہ گام کے ان فرزند فرزند ہوا۔ اللہ تعالیٰ سدا

سود کو خدام میں جگہ۔ عبد اللہ احمدی و دام

خاکسار بھارت دہلیزم (دع المصل)

طبی اتمداد عروہ یک سال سے بیمار ہے۔ اگر

کوئی بزرگ اس مریض کے علاج میں خاص دسترس کھن

ہوں۔ تو خاکسار کو مفید مشورہ اور علاج سے آگاہ فرما

مناسب اور سہ سے دین د ہو گا۔ خاکسار نے بہت

علاج کئے ہیں۔ مگر کسی سے کچھ فائدہ نہیں ہوا۔

خاکسار عمر الدین سکریٹری انجمن احمدیہ اجالا شیع امرستہ

جہا احمدی احباب میری دینی دنیا کی

درخواست غا شکلات کے حل کے لئے دعا فرما

نیز پیر بابا سکون کے لئے جو اس وقت مجھ سے دعا فرما

محمد ابراہیم احمدی سبب و شفا سر کر جیاں (پڑھا)

سے لڑکے کی صحت کئے احمدی احباب عافیت

فادہ بخشش و نگرانی احمدی۔ شہر ملتان۔ میں

گاؤں میں اکیلا احمدی ہوں۔ اسلئے احمدی احباب کے دعا

درخواست ہے۔ عاجز محمد ابراہیم سکون فرہ پند

بندہ کے بزرگ عبد حکیم محمد فاسم صاحب سکون لکھنؤ

لالہ موسیٰ بھارت بھارت بھارت۔ لہذا احمدی احباب کے

درخواست دعا ہے۔ محمد اشرف احمدی از لالہ موسیٰ

جہا احمدی بھارت ران سے کئے بھارت ران و تون میں

فرادیں۔ کئی ایک شکلات کا سامان ہے۔ مولاکرم

اپنے فضل و کرم سے دیکھ کر فرمائے۔ ایم فضل الرحمن

سکری لکھنؤ حدید ہسپتال۔ شیخ بگوات دہلی۔ بھارت

قریب میں یوم سے بیمار ہے۔ احباب کے درخواست دعا

اللہ و تا احمدی تسلیم درود احمدیہ قادیان دہ نام

احمدی بھائیوں کی خدمت میں عرض ہے کہ ہم بھائی

بن گاہے۔ دعا فرادیں کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم

کا مایاب کرے۔ خاکسار شیخ خلیل الرحمن احکام۔ جہا

مسلمان حسین آتشیت۔ مارشس بروز بدھ بھارت

بھارت مسلمان و لکڑی میں تعلیم پانے کے لئے ولایت

میں پانچ سال کا کورس ہے۔ اب باب دعا کر کے اللہ تعالیٰ

خیر سے پہنچائے۔ اور ان کے ہدایت کے محفوظ رکھو

خاکسار عطا محمد۔ سسٹری۔ بونی لائی بیرون سے لکھنؤ

کہ ان کا بھائی سرنج العادین لائی بھارت سن ایک ماہ

بہت بیمار ہے۔ انکی والدہ اور دیگر رشتہ دار بہت پریشان

ہیں۔ احباب اعلیٰ صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار

شیر علی از قادیان۔ احمدی احباب اللہ و عافیت

سے بچہ حسن محمد خان کو صحت بخشنے۔ خانی فضل محمد خان

بندہ کے حقیقی بھائی پر ایک مقدمہ میں گاہے دعا کی

محمد حسن نائب دس و حول کلاں لکھنؤ چالہ۔ میں

کے تمام دوست بھائیوں بھائیوں کو درود دیکھنے حل

کرتا ہوں کہ یہ بڑے بھائی جو بھارت بھارت درود دینے

انکی شفا پانی کے لئے اللہ کے ساتھ دعا فرما کر اللہ

سید محمد عام الدین احمدی سکون لکھنؤ۔ بندہ

درخواست دعا ہے

الفضل باسم الرحمن الرحيم

قادیان دارالامان - ۲۹ ستمبر ۱۹۷۲ء

عیسائیت کی بنیاد پر ضرب

الوہیتیں مسیح کا اکل

مُعَزِّزِ انْجِیزِ یَا دُرِیوں کی وانہ

موجودہ عیسائی مذہب کی بنیاد جس سنگ پر ہے وہ
الوہیتِ مسیح کا سلسلہ ہے۔ اگرچہ اس کے ثبوت میں
عیسائی باوریوں نے کبھی ایسے دلائل اور براہین پیش
کی ہیں کہ اور نہ کر سکتے ہیں۔ جو کسی کی نسلی اور
اطہتِ تن کا باعث ہو سکیں۔ اور جب سے یہ خیال
سایق ہوا ہے۔ اسی وقت سے اس پرانے کا اعتقاد محض
خوفِ نبی کی وجہ سے رہا ہے۔ لیکن اب جبکہ عیسائی
پادریوں نے اس کے مستحقِ محض و فکر سے کام لینا
شروع کیا ہے وہ علی الاعلان اور سڑے زور کے ساتھ
اعتراف کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ مسیحِ مسیح میں
الوہیت کا کوئی شائبہ نہیں پایا جاتا۔ وہ انسان اور
محض انسان ہی تھا۔ چنانچہ گذشتہ ماہ میں آجکل کے
مذہبی آدھیوں کی ایک کانگریس منعقدہ کیمبرج میں
ہوئے بڑے پادریوں نے الوہیتِ مسیح کے خلاف
ایسی دھواں و بارِ تقریریں کی ہیں کہ جن کی وجہ و سبب
ملک میں ایک ہنگامہ مچ گیا ہے

ان تقریروں کا ذکر کرتے ہوئے لندن کا تصویر
روزانہ اخبار گریٹک جس نے مفرد پادری صاحبان کی
تصویریں بھی شائع کی ہیں۔ ۱۵۔ اگست ۱۹۱۷ء کے
پرچم میں لکھا ہے :-

۱۰ کل لٹریچر کے سلیکٹڈ اوروں گروہوں میں ایک عجیب

ایسا کرتا تھا۔ وجہ یہ کہ دو اعلیٰ درجہ معزز باوریں
 ڈاکٹر رشید ڈین آف کارلائل اور ڈاکٹر مستون بیک
 لیڈی مارگریٹ پر فیسرافٹ ڈیونیشی نے فیسائیٹ
 پر بسبب بگاڑ کر اپنا تھا۔

یہ عجب کا کارہا تھا۔ یہ ذکرہ بالا معزز ترین عیسائی پادریوں نے عیسائیت پر گمراہیاء یہ تھا کہ اول الذکر پادری صاحب نے کہا :-

۱۰۔ یسوع مسیح ایک انسان تھا جس کا جسم انسانی تھا۔
 جس کی نوع انسانی تھی۔ یہ گناہ انسانی تھا اور جس کی خواہش تھی
 تھی۔ مگر اس کا کمزاری کے پیٹ سے پیدا ہونا ناممکن
 طور پر ثابت ہو گیا۔ تو یہ یسوع کی الوہیت کا
 ثبوت نہیں ہو گا۔

موفقہ الذکر پادری صاحب نے کہا کہ :

۱۰ ہمیں اس پر اسے عقیدہ کو کھل ترک کر دینا چاہیے
کہ یسوع مسیح کا وجود انسانی نہیں تھا۔ بلکہ خدا
کا وجود تھا۔

الہیت سے کے خلاف ایسے بے زور الفاظ استعمال کرنا
نیہا واقعہ عیسائی مذہب پر بیگانہ گوارا اور اسکی بنیاد کو
اکثر بھیٹنا ہے۔ پھر ایسے لوگوں کا جو عیسائیت کے
علم بردار ہونے کی وجہ سے بہت بڑا درجہ اور تہذیب و
ہیں۔ ایسا کرنا معاشرہ کی اہمیت کو بہت زیادہ بڑھا دیتا،
مذکورہ بالا پوری صاحبان کس حیثیت اور درجہ کے
ہیں اس کا پتہ بغیر گریفٹ کے حسب ذیل الفاظ سے
ملتا ہے۔

یہ دونوں پادری باغی علوم میں نہایت اعلیٰ رتبہ رکھتے
 ہیں۔ سرورینڈر شڈل - کارڈن کا چار سال مذہب روہ چکا
 ہے۔ وہ ایک "جن انقلاب" اپنے نام کے ساتھ رکھتا ہے
 اور تمام قسم کے یکپہ شپ اور فیو شپ کی عادت ڈال لیا
 ہے۔ نیز ایک درجن کے قریب مذہبی کتابوں کا مصنف ہے۔

ریورٹرز بیٹھوں بیکر کسی عیسائی عقائد کے متعلق
ایک رجن کے لڑپ کتابوں کا مصنف ہے۔ اس کا
دل پسند تفریحی کام باغبانی اور مچھلیاں پکڑنا ہے
اور یہ بھی بہت سے ممتاز انعامات بحیثیت پاورڈی
کے اپنی عزت میں رکھتا ہے۔“

ایسے ممتاز پادریوں کے الوہیت مسیح کے خلاف آواز اٹھانے کا جو اثر ہوا۔ وہ اخبار مذکور کے ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ:-

لا لندن کوئی مذہبی شہر نہیں ہے۔ چند سال گزرے جبکہ
 باعظمت حساب لگانے سے یہ بات ظاہر ہو چکی ہے کہ
 لندن کی عبادت گاہوں میں دسویں سے ایک تہائی
 لوگ کبھی کسی امت دار نہیں گئے۔ لیکن کل بہت سے
 مقامات پر خاص طور سے کثرت سے لوگ دیکھ گئے
 جو یہ سننے کے لئے آئے کہ ان اعلیٰ درجہ کے لوگوں
 کی باتوں کے جواب میں بیچورا کیا کہتے ہیں۔

سُورہ بقرہ کہتے ہیں۔ اُمین آفت کار لائل کے متعلق جو کچھ بیان کیا گیا ہے، وہ اگر صحیح ہے تو یہ یحیٰیؑ کو جوں کے دیان بہت خطرناک سبب کا اگر دیکھا جائیگا۔ اگر اس کی مانند صحیح ان لہائے تو گویا ارحمن اور کثیفوں کے چہرے کا مٹی گھنٹہ بن گیا۔ یسوع مسیح الٰہی واقع خدا نہ تھا۔ تو وہ بہت بڑا ناکامی افزا مرد نہ تھا۔ اور دوسری طرف اگر وہ خدا کا بیٹا نہ تھا تو تمام بائبل کے معنی ٹھہر جاتی ہے۔

وینا ایسا ملین (اس کا کیا آدمی اس شہر میں کل جس
تعلق یہ یقین رکھتے ہوئے کہ وہ دائمی خدا کا بیٹا
ہے عبادت کے لئے گئے۔ اسے دین اُن کا روال
مجھے گرا کر پہنچا دیتے والے پورے کے درجہ میں لانا
یا دیووں کی رائیں حد درجہ کی جہت انگیز ہیں۔

ان سے عیسائیت کی عین بنیاد پر ضرب لگتی رہی۔

ہندو بی۔ جی بورجر کہتے ہیں۔

مخلوط خیال جو دینِ اُف کا دراصل سے پیش کیا ہے
یہ کہ کو محبت انسان ہونے کے در پر گرا تا جیسا
اور پر الہام (ابنِ اِلی کے خلاف ہے کہ اگر اسے مان
نے کو بہتر ہے کہ جس قدر جلدی ہو سکے عیسائی
ہونے دروازہ بند کرے کیونکہ اس حالت میں ہمارا
مذہب ایک دھندلے فیصلے پر مبنی ہے ۶

دوسرے پادریوں کا ادب و ذکر جو چاہے، ان کے علاوہ بعض
 الٹا پیٹ سیک کے مستحق اپنی ماؤ کا ہر گے جتنا کہ
 راجہ جی پرستہ کہتے ہیں اور گھبراہڑ اور الفاظ میں کہہ رہے ہیں

یہ سوال جو ضرورت سے زائد تھے، ان کیوں جمع کیا گیا اور کیوں پہلے ہی لوگوں کو جن کے پاس ضروریات کے پورا کرنے کے لئے کچھ نہیں تھا نہ دیا گیا ؟

(۴) و ما کان المؤمن ان یقتل مؤمناً الا خطاً و من قتل مؤمناً خطاً فخر برقبۃ مؤمنۃ و دینہ مسلمۃ الی اہلہ (نار ۱۲)

اگر ضروریات سے زائد مال رکھنا جائز نہیں تھا تو دیت کا حکم کیوں دیا گیا یہ مال وہ کہاں سے لائیگا۔ جبکہ وہ ضروریات سے زائد مال نہیں رکھتا۔ نہ منکر قرآن مجید میں مطلقاً جمع مال سے کہیں منع نہیں کیا گیا ۔

فما کار جلال الدین (نورانی مصلی) قادیان

مسیح کے متعلق شنائی جوابات

اور ان پر تنقید

الحدیث نمبر ۳۴ مورخہ ۲۲ جولائی میں "سوالات" کے عنوان کے تحت ایک مراسلت شائع کی گئی تھی جس کا ایک مرزائی یہ سوال کر کے بہت رق کرتا ہے۔

پڑھنے ہر بانی ان کے جوابات درج اخبار فرما دیں۔ اگر کے بعد پانچ سوالات لکھے گئے ہیں۔ اور آخر پر "مسائل عثمان از شملہ" مرقوم ہے۔ دوسری سطر سے "الحدیث" کے عنوان سے پہلے جوابات لکھے گئے ہیں۔ کچھ یہاں دلائل کی غامبی دیکھی سے سو کا نہیں ہے۔ بلکہ صرف یہ بتانا ہے کہ جواب دیتے وقت دیانت سے کس قدر کام لیا گیا ہے۔ اس کے لئے سوال اور جواب کو مختصراً لکھ کر مختصر سی تنقید کی جاوے گی۔ وہ بہ التوفیق۔

سوال نمبر ۱۔ حضرت عیسیٰ اگر امت کی حیثیت سے دوبارہ شریعت لائیں گے۔ تو نبوت سے کیوں معزول ہو گئے (۲) اور اگر نبوت کی حیثیت سے آویں گے۔ تو خاتم النبیین کے کیا معنی کر و گئے ؟

جواب نمبر ۱۔ حضرت عیسیٰ کی دوبارہ زندگی مشر حضرت ناردن کے ہوئی۔ یعنی اسلامی احکام کی تبلیغ اور

قرآنی وحدیثی احکام کی دوسری اسی صحیح تفسیر کے اختلاف علماء کو دفر و فرادہ بن گئے۔ نہ نبوت سے معزول ہو گئے نہ جدید نبوت سے ممتاز بلکہ وہی سابقہ نبوت ہو گئی۔ جو قبل نبوت محمدیہ انکوئی ہوئی تھی ؟

تنقید ۱۔ کوئی خدا لگتی ہے کہ سوال کی دوسری شرح کا جواب ہو ؟ ایک طرف آپ سنا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آوے گا۔ اور دوسری طرف آپ بھی اعتقاد رکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ سابقہ نبوت کے ساتھ آویں گے (ب) اور ان والی مثال بھی خوب کبھی حضرت اہل بیت و حضرت موسیٰ کی زندگی میں بھی تھی۔ اور یہاں تو سوال آنحضرت کی وفات کے بعد کا ہے۔ اور ذرا وہ حدیث نکالئے۔ حضرت علی سید المصومین و سلمے ہیں۔

انہ معنی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ و لکن لا بنی بعدہ اپنے معتقدان کے مطابق لافنی جنس کا مانتے ہوئے ذرا لا بنی بعدی کا ترجمہ فرمائے۔ کیا اب بھی حضرت مسیح ہارونی مثال کی آڑ میں آنحضرت کے بعد آ سکتے ہیں ؟

(ج) "نبوت سابقہ" کا سازنامہ آپ جھڑپتے ہیں۔ سوال تو یہ تھا کہ نبی کریم کے بعد کوئی نبی آ سکتا ہے یا نہیں ؟ اور اگر آئے۔ تو لا بنی بعدی اور خاتم النبیین کی لا اور "ال" کے معانی میں کچھ فرق بڑھایا یا نہیں۔ بعد ہوتا ہے قدیم ؟ (د) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت سابقہ جو قبل نبوت محمدیہ علی صاحبہما التحیۃ الصلوۃ والسلام ان کوئی ہوئی تھی ؟ وہ بتایا تو دیت تھی۔ نہ کوئی جدید نبوت۔ لیکن اوہر آپ فرماتے ہیں۔ کہ ان کا کام قرآن وحدیث کی تفسیر اور تبلیغ "حکام اسلامی" تو کیا اب دوبارہ زندگی میں تابع قرآن جوئے۔ بلکہ تابع حدیث تو بنائے "نبوت سابقہ" کہاں رہی۔ نبوت جدید ہوئی جس کا آپ کو انکار ہے۔ اور خاتم النبیین کے خلاف ہونے کا اقرار (د) حضرت علی بھی تبلیغ احکام اسلامی اور تفسیر قرآن وحدیث میں مشغول تھے اور اس عالی پائے سے مشغول تھے کہ شیل موسیٰ نے انہیں بمنزلۃ ہارون کا عظیم الشان خطاب دیا۔ مگر لا کن لا بنی بعدی کا حرف استراک اور لفظ بعد انہیں نبی کہنے سے روکتا ہے حضرت عیسیٰ کے فرائض جب وہی ہوئے۔ جو حضرت

کے تھے۔ تو ان کو نبی کس طرح کہا جاسکتا ہے۔ حضور سابقہ شریعت دوسری منورہ اور حضرت عیسیٰ کی انجیل منورہ۔ (و) آپ نے جو اردن والی مثال دی ہے۔ علماء وائمہ سلف میں کوئی آپ کا ہم آہنگ ہے ؟ حدیث۔ اقوال صحابہ میں اس مثال کا ذکر ہے ؟ یا یہ جناب کا اجتہاد۔

(ز) دوبارہ زندگی" اصلاح فرمائے۔ دوبارہ آمد" در یہ مطلب ہو گا۔ کہ اپنی پہلی زندگی ختم ہو گئی۔ دو وفات پاؤں اور پھر دوبارہ زندگی حاصل کی ؟

سوال نمبر ۲۔ حضرت عیسیٰ بن الفاطم بیان کیا گیا ہے۔ ان کی صداقت میں شک ہے۔ اس لئے اس کے جواب پر تنقید کی ضرورت نہیں۔

سوال نمبر ۳۔ قرآن یحییٰ سے دکھاؤ۔ جہاں نش کا فاعل اللہ اور مفعول ذی روح ہو۔ وہاں اٹھانے کے معنی ہوں ؟

جواب نمبر ۳۔ جہاں رفع کے ساتھ "الی" صلا ہو گا وہاں یہی معنی ہوتے۔ جیسے حضرت عیسیٰ کی شان میں آیا۔ رافعت الی۔ بل رفعہ اللہ الیہ ؟

تنقید ۱۔ حضرت عیسیٰ کا معاملہ تو زیر بحث ہے کوئی اور مثال بتائیے ؟

سوال نمبر ۴۔ حضرت عیسیٰ کی عمر ۱۲۰ سال کی تھی اور ۳۳ برس میں آپ صلیب پر چڑھاے گئے۔ بانی عہد گذاری ؟

جواب نمبر ۴۔ ان معنوں کی کوئی حدیث صحت کا نہیں پہنچی بلکہ مذہبی پیش نہیں ہوئی۔ ہم اس کے متعلق آئندہ مزید بحث کریں گے۔

تنقید ۲۔ یار زندہ صحبت باقی۔

سوال نمبر ۵۔ قرآن مجید میں ہے کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ سے سوال کریگا۔ کہ کیا تو نے تعظیم دی تھی کہ مجھ کو اور میری ماں کو سید بناؤ۔ تو وہ جواب دیں گے۔ کہ جب میں انہیں تھا۔ میں ہی کہتا رہا۔ جو تو نے مجھے عبادت کرنا کہ جب تو نے مجھے وفات دیدی۔ تو وہ انجان تھا۔ تو اس لحاظ سے آیا ان کی قوم کا عقیدہ نہایت کج و بجا لگا یا انکی میات میں۔ اگر ان کی زندگی میں بڑا جیگا تھا۔ تو پھر حضرت عیسیٰ خود باقاعدہ جھڑپ کیوں خدا سے ملتے جلتے

کسی واقعہ کی خبر دینا پسند کرتا ہوں۔ بدلتا ہوا
تقصیر ۱۔ یہود و نصاریٰ پر اٹھی رکے دیتے تھے۔ وہ بتا
اگر باور نہ ہو۔ تو اس جواب کو دیکھ لیجئے۔ آپ کے معنی
اور حضرت عیسیٰ کی جواب دہی دونوں ترتیب وار
مسلحہ رکے کر حاد مت فیہم اور کثرت انت
الرفیق علیہم پر نظر رکھئے۔ آپ کے اعتقادات
یہ ہیں ۱۔ (۱) کچھ شک نہیں کہ حضرت عیسیٰ کے
پہلی مرتبہ تشریف لے جانے کے بعد عیسائی خواب
ہو گئے (۲) عیسائی اب خواب ہو چکے ہیں چنانچہ
ہم آجکل شاہدہ کہہ سکتے ہیں۔ بدایت کا انکار کرنا جہالت
و ضلالت ہے (۳) حضرت عیسیٰ دوسری مرتبہ تشریف
لا دیں گے۔ (۴) ضرور ان خواب شدہ عیسائیوں کا حال
خواب کی انہوں نے اپنی اور اپنی والدہ کو معبود بنالیا
ہے۔ دیکھیں گے (۵) جب حضرت سے سوال ہو گا
تو جواب کی تائید کرنے کو فرمائیں گے کہ جب تک میں نہیں
تھا۔ ان کے عقائد کا انگوٹھا (۶) کسی ایسے
واقعہ کی خبر دینا جس کا وقوع نہ ہوا ہو جھوٹ ہے؟
اب حضرت یس کے جوابات دیکھے جائیں۔ (۱)
میں نے نہیں کہا تھا کہ تم مجھے اور میری ماں کو معبود
پناؤ (۲) میں جب تک انہیں تھا (ماد مت فیہم)
ان کے عقائد کا انگوٹھا (آپ اپنی قوم میں دور
رہ چکے ہیں۔ آسمان پر جانے سے پہلے اور آسمان

خاکسار عبد الحکیم کشی از سمبل پور

جناب ایڈیٹر صاحب الفضل۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ

اسلام ورتنا سنح | سردار صاحب نے بیان کیا کہ اسلام

ابن تیمیہ رحمہ اللہ: "انہما مناسخ" (۱)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ایک ضروری اطلاع

ہم مفقولہ کیشن دیں گے۔ پرنسپل کے سکریٹری صاحب کی ذمہ داری
پر ہونے جسے گذر چاہیں ارسال کئے جائیں گے۔ اسی ذریعہ
بظہر ذوق سامان بھی ارسال کیا جاسکتا ہے۔ امید ہے
کہ سکریٹری صاحبان اس کا ذخیرہ سہی طبع زبانیں گے
آرڈر جو حاصل کئے جارہیں وہ براہ راست منجرا احمدیہ
دارالصناعت مسجد منٹرل سیانکوٹ شہر کے نام
بجیسٹ نمبر ست سامان یا دیگر حالات حاصل کرنے
جوں تو وہ بھی ادب کے پتہ پر خط رکتابت کریں۔ والسلام
ماظم تجارت صندت و حرقت

سلسلہ دعوتِ صدیق

اسرار حق
مؤلفہ

محمد الیاس بنی ایم اے ایل ایل بی (علیگ حمید)
آیات قرآنیہ۔ احادیث نہویہ۔ ارشادات محدثین و
اکابرین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔ ان سب کا نہایت
جامع اور مربوط انتخاب۔ اور ان کے مقابل یورپ کے جدید
سائنس و فلسفہ کی انتہائی تحقیقات کا لب لباب۔ خود بخود
اسلام کی صداقت اظہر من الشمس ہو جاتی ہے۔

جدید سائنس و فلسفہ کا اقرار نامہ مساجد اور احسان کائنات
بالغیب - اسلام میں علم باطن - توحید اور اس کے مقامات
احدیت کی رفعت اور عبدیت کی نزاکت - نبوت اور ولایت
کے مراتب - کشف و کرامات کی ماہیت اور دیگر معارف مشعل
ایک ایک نظر میں اسلام کی روحانی تعلیم کا عجیب نظام و انشراح
ہوتا ہے اور کچھ اندازہ ہوتا ہے کہ والدی جہاں بالصدق
و صدق یہ اولئکم هم المتقون ؕ لہم ما یشاؤن
عند ربہم ؕ ذالک جزاؤ المحسنین ؕ

جن علوم کو اجد جل شانہ صدق اور صحت کے عالموں کو
صادقین و صدیقین سے تعبیر فرماتا ہے۔ اور جو اسلامی اور
میں بالعموم تصوف اور صوفی کہلاتے ہیں۔ ان کی تحقیق اور
تصدیق میں بعض حکام سے یہ اپنے طرز کی پہلی کتاب
قابل دید ہے۔ حجم تقریباً ۱۰۰ صفحہ جلد پاکیزہ قیمت صرف
تین روپیہ ملادہ محصول۔
محمد الیاس بنی پڑیہ معاشیات جامعہ عثمانیہ حیدرآباد

عالمگیر و جہاںشاد سیانہ

جس میں ہر قسم کی جیسی اور کلائی پر باندھنے والی گھڑیاں لگاؤں۔ تاہم ہمیں امریکن مختلف قسم کے سادہ الارم وارچنگ چڑی دھلی تھے۔ رنجیس ہر قسم کی نہایت عمدہ داعلیٰ باکفایت اور لڑاں برائے فزوقت مسعود میں فرائش بھیج کر ہماری راستی کا امتحان کریں۔ احمدی کے ساتھ خاص رعایت ہوگی۔ علاوہ ازیں لڑبیانہ کی ساختہ لنگھیاں۔ تو لٹے دریاں گردن اور جو باہیں سوئی والی ہر قسم کی صرف دور دورہ فیصلہ کیشن بھیجی جاتی ہیں۔ ہماری دکان پر اصلی ہتھکڑی عینکیں اور دوسری ہر قسم کی عینکیں بھی بہت سستی اور لڑاں ملتی ہیں۔ قیمت پر حالت میں پیشگی یا بذریعہ وی بی۔

المش
بشر محمد بن شيخ نور الهی الحسیني راجع اینند
کلاک مر حنیس بی ژا بازار لدیانه

ملفوظات النور

مولانا مولوی سلیم خلیفۃ المسیح اول کے فرمودہ کلمات
نور الدین صاحب لطوفات ہر وقتاوتاً انہار و جلیا
ہوتے رہے ہیں ایک رسالہ کی صورت میں یہ پہے ناظرین میں قیمت ہر
چمچ مسیح مولوی غلامی علی مسیح ابن مریم مل اتے اوسد اجواب
پنجابی لقمہ مصنف مولوی محمد اسمعیل صاحب رڑی قیمت ۱۰۰
دلائل حقہ پر ذرا اٹل حقہ مصنف مولوی محمد اسمعیل صاحب
پنجابی لقمہ حقہ پیچھے کے نقصانات اور محالیت از جانب حضرت
مسیح موعود نہایت دل فرستے بیان کی ہے۔ ہر تینوں
کتابیں مذکور بالا ہر ایک تاجر کتب قادیان سے مل سکتی ہیں
احمدی وغیر احمدی مسخہ سورہ حضرت مسیح موعود نہایت عمدہ
میں کیا فرق ہے سفید کاغذ نکاحی پھیپائی عمدہ قیمت ہر
نفسات القرآن جس میں تمام قرآن مجید کی لغتیں مسند
درج ہیں۔ قیمت ہر المثنیٰ مسند
شیخ حریم بخش احمدی تاجر کتب مغلیہ بازار امرتسر۔

شہید مرحوم

صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کے حالات زندگی

سید احمد نور صاحب مہاجر کابلی نے یہ حالات زندگی نہایت دلچسپ پیرائے میں لکھے ہیں۔ ۱۲۲ صفحے حجم۔ اس رسالہ کے پڑھنے سے احمدیت پر ایمان تازہ ہوتا ہے۔ عجائبات قدرت اپنی نظر آتے ہیں۔ ایسا لادید بیان ہے۔ کہ اول سے آخر تک پڑھنے کے بغیر رسالہ ہاتھ سے نہیں رکھا جائیگا۔ ساڑھے تین آنے کے ٹوٹ بھیج کر منگو الیں۔ دی پی طلب کرنا ہو تو کم از کم تین کتبوں کا۔ درخوستیں ہنام سید احمد نور مہاجر کابلی و دیان پنجاب

اصلی میر اور میر کے کامر میر

اصلی میر اور میر کے سرور کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے۔ میں شاعر میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ میر صاحب خلیفہ المسیح حکیم نور الدین صاحب مظلوم کا بنایا ہوا ہے اپنے اس کے متعلق فرمایا ہے کہ برائے اعراض چشم بیا و مفید است ہر سر حالہ۔ بھولا۔ پڑ بال بیل اور سنی اوستا بدلتا روتیا بند گلوں کیلئے اور موسم گرما میں آنکھیں دکھتی ہوں۔ آنکھوں سے پانی جڑن پتا نظر لانے کیلئے ہے۔ اور دیگر امراض چشم کیلئے بیا مفید ہے۔ قیمت سرر قسم اول فی تولد ملے۔ اصلی میر جسکی قیمت ۱۰ روپیہ فی تولد ہے۔ ترکیب استعمال میر انجمن پر گزرنے یا سرر کی طرح با بیک میکر آنکھوں میں ڈالا جاوے۔ ہر سرر جاکر جسکی آنکھیں لگی کے موسم میں دکھتی ہوں ان کے لئے بہت مفید و خوب پڑ ترکیب استعمال صبح و شام دو وقت سلائی ڈالا کریں۔ آٹھ روٹے کے استعمال کے بعد فائدہ ثابت نہ ہوا تو سرر واپس کر کے قیمت واپس کر دیں۔ انتشار میر احمد نور کابلی۔ بہار جرمود ارقا دیان۔

جنارڈا کٹھنچا اور اس صا

اسٹنٹ سرجن جرمینڈ لیسٹ جک آنکھوں کے علاج میں تمام ہندوستان بھر میں لٹائی ہے جنہیں لٹان زمین لٹائی دوایا کہ جاکے جاکے جن کے ہسپتال میں ہر سال ہندو کے ہر کوٹے سے ہزارا ملین دور دراز کے سفر کے علاج کیلئے آتے ہیں۔ جن کے نام سے کچھ بچہ واقف ہے۔ ان کے ہسپتال میں اس نے سات سال تک کام کیا ہے آنکھوں کے ہزار آدمیوں پر سے ہاتھوں سے نکل چکے ہیں یہاں وسیع تجربہ حاصل کر کے میں نے سرکاری ملازمت سے استعفیٰ دیکر پناہ لگ شفا خانہ کھول رکھا ہے جس میں ہزار آدمیوں نے فائدہ اٹھایا۔ آنکھ نہایت قیمتی چیز ہے اس علاج میں کسی ماہر و تجربہ کار ڈاکٹر حکیم سے نہ ملے گا کریں معمولی ادویات استعمال کر کے مرض کو بڑھا کر آنکھیں نہ خراب کر لیں۔ اس خیال سے کہ میرے اٹھدی بھائی میرے تجربہ سے فائدہ اٹھائیں میں نے انھیں اشتہار دیا ہے۔

دوائی آٹھ کیو جس سے شروع موشیا بند۔ دوسرے یعنی لکڑی پڑ بال سلائی۔ آنکھ دھوئے۔ خاص چشم۔ تربیب۔ دور کی نظر بڑھانے کے لئے۔ بانی اپنا خدمت بعد اس کے پیشتر مریضوں سے فائدہ اٹھایا جس کی تصدیق و توثیق اور مانگ میں ہندوستان کے ہر کوٹے سے شفا خانہ مریضوں کے بھیجے ہوئے بکثرت مخلوق موجود ہیں۔ گوراموگائی شہر کو اس دوائی نے چار ہزار فائدہ پہنچا آپ استعمال کر کے فائدہ اٹھائیں قیمت فی تولد ۱۰ روپیہ نوٹ چار اشے سے کم دوائی یا ہر نہیں بھی جائیگی اپنی ادویوں کی خدمت آنکھوں میں لگائیں نظر کو بڑھائیگی اور آنکھوں کو ہر مرض سے محفوظ رکھیں گی۔ گویا ہادوں اور سندرتوں کیلئے سفید چیز ہے لیو کو دیکھو۔ اسی شفا خانہ کی دوسری خوب دوائی ہے عرب میں بیاد میں جادو کا اثر دکھائی پڑ۔ پرانی۔ سفیدی۔ بھولا۔ ناخونہ کے دور کر کے میں کمال دیکھتی ہو۔ اگر بچہ کمزور یا بیاد میں سے کوئی ہو۔ اس استعمال کر کے تندرست ہو جاوے۔ قیمت بڑی خوشی دور پڑے چھوٹی خوشی ایک روپیہ نوٹ۔ سنا ہے میری شہرت سے ناچار فائدہ لئے کیلئے بہت آدمی اپنے آنکھ میرے ایکٹ ثابت کرتے ہیں جو نکل جوتے ہیں میرا کوئی ایکٹ نہیں ان سے بچیں۔ ڈاکٹر عبدالرحمن مالک شفا خانہ دھانی موگا۔ پنجاب

عرق خضاب

اس کے واسطے عرق خضاب دھانی موگا لگائی ہو گا اس نسخہ کا عرق خضاب جو بالوں کو قدرتی کے انداز میں لگائے گا۔ میں کسی مذہب کے خلاف کوئی جرم نہیں۔ اور نہ ہی تفریق و تفریق عرصہ بیشل سال سے بڑی کامیابی کے ساتھ تمام ہندوستان میں شہور ہے ہزاروں سفات ہونے پر بھی اس پر کار بند ہوں۔ کہ سے مشک آست کہ خود بہ پور نہ کر عطر رنجوید ایک دفعہ منگو اگر خوب کریں۔ دھو کر باڑی کو ہم نہ ہی و اخلاقی دقتانی جرم سمجھتے ہیں۔ بڑے قریب استعمال ہوا خوشی اس میں کیا جاتا ہے۔ قیمت فی خوشی آٹھ آنے۔ ملادہ محصول پیکنگ۔ نوٹ۔ تین خوشی منگو آنے والوں کو محصول میں کفایت خاکار۔ ایکٹ محمد عامل مالک کارخانہ دستی عطار کا بریس قادیان (پنجاب)

کوڑیوں شے مول جوہر

حضرت سیح مولو رغبہ الصلوٰۃ والسلام کے ان ہشتاد گرامچہ جو حضرت نے تمام محبت کے لئے تمام مخالفین کو بڑی برائی کے نام شائع کر کے اسلام کا غلبہ تمام ادیان پر ظاہر کر دیا۔ یہ نایاب اشتہارات بڑی محنت سے جمع کر کے اس وقت تک ترتیب دار شہرہ سے لیکر شہرہ تک چار جلدوں میں محفوظ کر دئے ہیں۔ ہر گرامی کا غلہ صرف پانچ پانچ سو نسخہ طبع کرایا ہے۔ ۹۴ صفحات پر یہ چار جلدیں ختم ہوئی۔ اور صرف ۱۲۰ نسخے باقی ہیں۔ جو بعد تلاش پھر دستیاب نہ ہونگے۔ شائقین بہت جلد اس کو بے بہا اور ڈرنا یا ب کو منگائیں قیمت چاروں جلدوں کی پانچ روپے ملادہ محمد لاکس ہے۔ پی۔ نیچر فاروق بک ڈپو۔ قادیان ضلع گورداسپور

اسلام اور سید و مساوات (منبر)

کہا انہیں اصولِ حریت خواجہ صاحب کچھ نہیں
و مساوات پر قائم ہو سکتی ہیں اگر انہیں ہر ایک سماج
ہر ایک سماج "مساوات اور حریت پر قائم ہونا
چاہیے۔ یعنی "ارکان" انہیں خواہ ان کے لغزش و زلل
کچھ بھی ہوں۔ آزادانہ مساوی سائے کا حق رکھتی ہیں۔
کئی انہیں اصولِ حریت و مساوات کے بغیر قائم نہیں رہ سکتا
اور ان کے لغزش و زلل حاصل نہیں ہو سکتے۔

اگر انہیں ان کے مساوی مساوات اور حریت پر قائم ہو سکیں
مراعات اجازت پر فیڈنٹ (آزاد رائے دینا ہے
تو تسلیم ہے۔ مگر رائے کا مساوی ہونا بھی فائز
کے مسلم نہیں۔ کیونکہ بعض کی آراء اعلیٰ پسے کی ہوتی
ہے جو نانی جاتی ہیں۔ اور بعض کی ایسی ہوتی ہیں۔
چند دیکھتی ہیں۔ اس طرح اراکین انہیں بھی مساوی
نہیں ہوتی۔ کوئی اس میں پریڈنٹ ہوتا ہے
کوئی سکرٹری۔ کوئی فی سب کوئی اینڈنگ
انہیں بھی بعض ایسے درجات ہوتے ہیں۔
جو ایک کو دوسرے سے مت زرتھتے ہیں
پس یہ دعوے کہ ہر ایک بات میں مساوات ہے صحیح نہیں
تقصیب بہت نقصان انسان کو کہاں سے کہاں
برائی بلا ہے پہنچا دیتا ہے۔ اور کس طرح خفا
عقیدہ بائیں منہ سے نکلاتا ہے۔

حضرت صاحب نے اپنے مضمون مندرجہ الفضل
۱۴ درج سلسلہ نظر کی کامیابی کا ذکر کرتے ہوئے
لکھا تھا۔

لوگوں کی کامیابی کو نظر انداز کر کے علی ناکامی کو
اصل کامیابی کا راستہ قرار دینا ایک ایسا فعل
جو جس کی حقیقت کو خواجہ صاحب یا ان کے ہم خیال
ہی سمجھ سکتے ہیں۔

اس کے جواب میں خواجہ صاحب کہتے ہیں۔
"یہ لوگ اس بات پر فخر کرتے ہیں کہ ان کا منہ کامیاب

ہو رہا ہے۔ حالانکہ بطل بھی کامیاب ہوتا ہے۔
بتائیے کیا کوئی مسلمان یہ کہہ سکتا ہے۔ یا اسکا
یہ عقیدہ ہو سکتا ہے۔ کہ باطل بھی حق کے مقابل میں
کامیاب ہو کر رہا ہے۔ خدا تعالیٰ تو فرماتا ہے۔
لنن اظلم من افتری علی اللہ الذکاب او کذاب
بایا قہ انہ لا یفلح الظالمون کہ جو ظالم ہونے میں
اور انہما کے مقابل میں آیات کی تکذیب کرتے ہیں۔ اور
باطل کو اپنا پیشرو دیتے ہیں۔ وہ کبھی کامیاب نہیں ہوتے
بعض بہت سی آیات اسی مضمون پر دل میں جو قرآن کریم میں
موجود ہیں۔ انکو جانتے ہوئے ایک قرآن دل کیسے لکھ سکتا
ہے کہ باطل بھی کامیاب ہو جایا کرتا ہے۔

خواجہ صاحب یہ لکھتے ہیں۔ دو صورتوں سے خالی
نہیں۔ یا خود قرآن مجید سے واقف نہیں یا
بعض تعصب سے لگے ہوئے۔ وہ ان صورتوں
سے کوئی ہو۔ ایک مسلمان ذی علم کے مناسب
حال نہیں ہے۔

دوسرے خواجہ صاحب کا قول "باطل بھی کامیاب ہو جایا کرتا ہے"
صحیح تسلیم کیا جائے۔ تو انہما کی کامیابی صداقت کا معیار
نہیں ہو سکتی حالانکہ قرآن مجید پر انکی کامیابی کو معیار
صداقت قرار دیا گیا ہے۔

صحابہ پر عربی سے ناواقف خواجہ صاحب کہتے
ہوئے کا الزام ہیں۔

"حضرت ابو ذر غفاری نے آیت والذین
یکفر ذن الخ سے جو کچھ استدلال کیا تھا
ہم نے میان صاحب مدوح کی تحقیق و تدقیق کیلئے
پیش کیا تھا۔ میان صاحب بھول گئے۔ کہ یہ استدلال
غریب مزاج صحابی کا ہے۔ اور ہمارا بالیق ہے۔ کہ
یہ استدلال بھولنے کی زبان سے ناواقفیت کے ہے۔
حضرت صاحب نے حضرت ابو ذر غفاری کی
نسبت کہیں نہیں لکھی۔ کہ آپ کا استدلال بھولنے کی زبان
سے ناواقفیت کے تھا۔ بلکہ جس پر یہ فقرہ لکھا گیا تھا۔ وہ
جناب والا کامی استدلال تھا۔ نہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ
کا۔ جیسے آپ نے مضمون مندرجہ دیکھیں ہر غرضی صنف
کالم ۳ میں لکھا ہے۔

"ان آیات میں دو باتیں قابلِ توجہ ہیں ایک تو جمع شدہ
لغز و کمالِ خروج کرنا چاہیئے۔ ذکر اس کا کچھ حصہ
میں کہ میں صاحب مدوح کا استدلال ہے۔ اگر ایسا ہوتا
تو "ہا" نہ ہوتا۔ بلکہ "من" ہوتا۔"

اس استدلال کے جواب میں (جو آپ کا استدلال
ہے۔ کہ بعض صاحب مدوح ہو سکتا ہے جب منہما ہی
حضرت صاحب نے لکھا تھا کہ یہ بوجہ عربی زبان سے
ناواقفیت کے ہے۔ عربی زبان کا قاعدہ ہے۔ کہ کل اور
بعض اور ایسے ہی عام الفاظ کو حذف کر دیا جاتا ہے۔ اور
کبھی عام الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں۔ اور اس سے بعض
حصہ مراد ہوتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں اسکی بہت سی
مثالیں موجود ہیں۔ جیسا کہ بنی اسرائیل کی نسبت
فرماتا ہے۔ "جعلکم ملوکا" اور تم کو بادشاہ
بنا دیا۔ حالانکہ سب بنی اسرائیل بادشاہ نہ تھے۔ بلکہ
انہیں سے بعض بادشاہ تھے۔

خواجہ صاحب زلمتے ہیں۔

کنز کیا چیز "اگر ہا" سے یہ استدلال کرنا کہ سب
تقسیم دینے کا حکم ہے۔ درست نہیں۔ تو آپ کے
عربی قاعدہ کے مطابق یہ استدلال کرنا درست ہو
کہ ان بعضہا تقسیم کرنا چاہیئے۔ اور بعضہا کنز
اول تو یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ آیا ہر مال جمع نفعہ کہ
کنز کہا جاتا ہے۔ یا خاص اموال کو یہ غلط ہے کہ ایک حصہ
سے زائد مال کا جمع کرنا کنز کہتا ہے۔

کنز جس کے معنی ہونے کے ہیں جسے اگر کسی
کوئی حصہ ہو بلکہ کہا جاتا ہے۔ وہ تقسیم ہے۔ لیکن اللہ
ہو نیکی کو عیب نہیں قرار دیتا۔ پس مالدار ہونا۔ اور کار خیر ہونا
دو الگ الگ چیزیں ہیں۔

کنز سے ہر ایک مال مراد ہونے کی صحابہ
دوسری وجہ میں علیل القدر صحابہ کا اقرار ہوتا ہے۔
مثلاً حضرت عثمان اور عبدالرحمن بن عوف جو دونوں عشرہ مبشرہ
سے ہیں۔ حضرت عثمان کا نام طنی اسی لئے مشہور ہے کہ
آپ مالدار تھے۔ اور حضرت عبدالرحمن بن عوف کی نسبت
دکیل ارضی میں جناب خواجہ صاحب نے خود تو فرمایا ہے
کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف صحابہ میں مالدار تھے۔

پہلا نقص کہ دنیا کی ترقی رکبانگی۔ اور لوگ کام کرنے سے رکینگے۔ اور اتنا ہی کام کیجئے۔ جس کے ساتھ اہل ضروریات پوری ہو سکیں۔ کیونکہ انکو معلوم ہوگا۔ کہ ضروریات سے زائد مال اپنے پاس رکھنا حکم نہیں ہے۔ اسلئے بہتر ہے۔ کہ اتنا ہی کام کر لیا۔ جس کے ساتھ ضروریات ہی پوری ہو سکیں۔ پھر

ہندوستان کی خبریں

جمعیتہ العلماء کا جمعہ العلماء ہند کا آئندہ اجلاس
اجلاس لاہور کیا۔ اہ اکتوبر ۱۹۲۱ء کے آخری جمعہ
دہشتہ و اتوار کو لاہور میں منعقد ہوگا۔
سنٹرل خلافت کمیٹی سنٹرل خلافت کمیٹی کے ہرگز
کی سرکاری شبہ کی جگہ پر سر شریک علی
گرفتاری سے خالی ہو گئی تھی۔ سنٹرل خلافت کمیٹی
بہی کی مجلس منتظم کی درخواست پر مولوی ابوالکلام
صاحب آؤمانے منظور کر لی ہے۔

دفتر مرکزی خلافت سٹیٹ جاری محمد صدیق کھٹک
کمیٹی کی سہ بارہ ممالک صاحب کا ۲۱ ستمبر کا تار
مقرر ہے کہ ان کو ڈپٹی کمشنر پریس صیغہ سی۔ ٹی۔ سی
نے بلایا۔ اور مرکزی خلافت کمیٹی کے دفتر میں بعض کاغذات
کی تلاش کا وارنٹ دکھایا۔ چنانچہ ڈپٹی سبج ان انسپروں
نے تماشائی لی۔ انسپرن پریس خلافت شریک کے اسکا
کار جسر اور دروازہ کمیٹی کے دفتر میں سر شریک علی
کے سرکاری منتخب ہونے کی یادداشت ثبت تھی
ہمراہ لے گئے۔ بعد میں پریس نے اس کمرے کی
بھی تماشائی لی جس میں ان دنوں سر شریک علی مقیم تھے

ہندوستان کو ۹ سال کے شد ۲ ستمبر آج
بعد سوراجیہ جیسے کا مطالبہ لیجسلیٹو اسمبلی کے
اجلاس میں اسے پناہ دے سٹروٹ مارنے یہ ریزولوشن
پیش کیا کہ موجودہ کونسلوں کے خاتمہ پر صوبوں کو نو منتخب
بنادیا جائے۔ اور گورنمنٹ ہند میں ذمہ داری کا عنصر
داخل کیا جائے۔ اور ۹ سال یعنی اسمبلی کی تین بیٹیاں
کے بعد ہندوستان کو نو آبادیوں کی طرز کا ہوم رول
پہنچا جائے۔ سٹروٹ مارنے یہ ریزولوشن پیش کرتے ہوئے

کہا کہ اس وقت ملک میں سوراجیہ کا نام مطالبہ ہو رہا ہے
سرولیم وٹمنٹ نے گورنمنٹ کی طرف سے وعدہ کیا کہ
اس ریزولوشن پر اسی سلسلہ اجلاس میں بحث کیا جائیگی۔
ادھر تک کی کہ سر دست بحث کو ۲۹ ستمبر پر ملتوی
کیا جائے۔

سپریم کورٹ میں ۲۱ ستمبر ۱۹۲۱ء
حیرت انگیز تشاؤات کی توقع آباد میں بعض حیرت انگیز
تشاؤات ہونے والے ہیں۔ اسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ ایس
نے کئی گھروں پر چھا پادراجاں سے فوجی عکس مہوسات کا
سامان برآمد ہوا۔ بہت سے یورپین اور ہندوستانی اس
معاملہ میں خود ہوں گے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ کئی گرفتاریاں
عل میں آگئی ہیں۔

زبردستی مسلمان بنانے ناگپور میں ۱۹ ستمبر
والوں کے متعلق ہندوؤں کا جلسہ ہندوؤں کا ایک
چمک جلسہ زیر صدارت آنریبل سرنگا دھورادوچٹ ٹیس
منعقد ہوا۔ جس میں پاس پٹا کو جگت گوندشکر آچاریہ جو
درخواست کیجائے کہ وہ ان ہندوؤں کو ہندو مذہب میں
لانے کی مہذبت دین جسکو موجد نے زبردستی مسلمان
سردار کرتا رہے جبر و غیرہ ۵۸ تا ۱۸ ستمبر کو کالی جتھا
کی رہائی پر نفرت کا اظہار لایا نہ کا ایک دیوان
بمقام چھپار منعقد ہوا۔ ۵ ہزار کالیوں کی بھرتی کیجئے اپیل
کی گئی۔ اور شریک رستہ دیگر سکے قیدیوں کی مشورہ
آزادی پر اظہار نفرت کا ریزولوشن پاس کیا گیا۔

ت اور سکے شد ۲۳ ستمبر گورنمنٹ پنجاب نے
قیدیوں کی رہائی اعلان کیا ہے کہ سات اور سکے قیدیوں
کو اس تحریری معاہدے پر ہار دیا گیا ہے کہ وہ بقیہ معاہد
قید کے دوران میں نیک چلن رہیں گے۔ اور بالخصوص مذہبی
دستی پریشون کے ہتھوں وغیرہ کے جائز قبضوں میں داخل
اندازی نہ کریں گے۔

سات سو سے زیادہ کالی کٹ ۱۱ ستمبر کل تک تیز
مولوں کی سڑیاہی کی خاصہ التوں سے
خفیہ جرائم کے لئے سات سو سے زیادہ روپے فراہم
ہو چکے ہیں۔

سپریم کورٹ میں ۲۱ ستمبر ۱۹۲۱ء
رحمت اللہ کا پروٹسٹ کرانیکل منظر ہے کہ سپریم کورٹ
سیکریٹری اور ایسٹریٹ لٹریچر گورنمنٹ ایس کی ایگزیکٹو کونسل
کی کمری سے اس وجہ سے مستعفی ہونے والے ہیں۔ کہ
گورنمنٹ نے علی برادران کی گرفتاری کے متعلق ان کے
پروٹسٹ کی پروا نہیں کی۔

فوجی عکس مہوسات میں ۲۱ ستمبر ۱۹۲۱ء
حیرت انگیز تشاؤات کی توقع آباد میں بعض حیرت انگیز
تشاؤات ہونے والے ہیں۔ اسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ ایس
نے کئی گھروں پر چھا پادراجاں سے فوجی عکس مہوسات کا
سامان برآمد ہوا۔ بہت سے یورپین اور ہندوستانی اس
معاملہ میں خود ہوں گے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ کئی گرفتاریاں
عل میں آگئی ہیں۔

ہندوستان کے لئے لیجسلیٹو اسمبلی کے اجلاس منعقد
قومی چھٹا ۱ خلد میں لشی انجمنہ افضل
کے سوال کے جواب میں سرولیم وٹمنٹ نے کہا کہ ہندوستان
کے لئے گورنمنٹ کی فوجی علم کا ضرورت نہیں سمجھتی۔
مجموعہ پر کلکتہ شیعہ اخبار ذوالفقار کا بیان ہے کہ
میں فاد محرم پر کلکتہ میں ۱۸ سال اور شیعہ ذوق
آپس میں دست درگیاں ہو گئے۔ چنانچہ پہلے دن پانچ
آدی زخمی ہوئے۔ اور ایک آتشگیر مادہ اسلئے کے
باوث لقمہ اجل ہو گیا۔ ۵۸ گرفتاریاں تادم پور ہو چکی ہیں
مشترک مذہبی نے مدراس ۲۲ ستمبر ۱۹۲۱ء
ٹولی کتا کارو یا سے غریبوں کے لئے نوٹ بننے
کی خاطر اسر اکتوبر تک اپنی ٹولی اور گرفتاریاں سے باب
دہ صحت و صحتی اور ایب جاد میں گزارہ کرینگے۔

سرحد پر حملے پشاور ۲۱ ستمبر ۱۹۲۱ء
حد آوروں کی ایک جواہر سے شہر ضلع پر حملہ کرنے کی کوشش
کی اور اطلاع پہنچ گئی تھی۔ فوج سے جب متعلق ہوا تو
گئے۔ وزیر یوں کا ایک ہلاک اور دو زخمی ہوئے۔ اور سب کو
بھی ایک جھڑپ ہوئی تھی۔ مگر حملہ آور فرار ہو گئے
والوں کا لیڈر موسیٰ خاں جو دو سال سے ان کو ڈرا
رہا تھا۔ آخر افغانستان کو بھاگ گئے۔

ایک اور پیر کراچی ۲۳ ستمبر ۱۹۲۱ء
کی گرفتاری ڈسٹرکٹ کاٹرس کمیٹی ڈاکا۔ کو بھارت
کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔

انگلستان جانیموالے کونسل میں سر کبیر احمد
اسلامی ڈیپوٹیشن پر خرچ کے سوال کا جواب دیتے
ہوئے سرولیم وٹمنٹ نے کہا کہ جو اسلامی ڈیپوٹیشن
انگلستان گیا تھا۔ اس پر دواد تین ہزار روپے کے درجہ
خرچہ آیا ہے۔ اور چونکہ یہ معاملہ تمام ہندوستان کے
مخالف کے متعلق تھا۔ اس لئے اس ڈیپوٹیشن کا خرچ
گورنمنٹ ہند نے دیا ہے۔

مدراس میں کیم بازی مدراس ۲۱ ستمبر ۱۹۲۱ء
رقبہ میں ایس اس نہیں ہوا۔ اور جوگ کام برائے میں ان پر
حلی جاری ہیں جب آدی کام پر جا رہے تھے۔ تو دیاس
کیمپ دوم چھینکے گئے جن سے صرف ایک مسلمان روکا۔ لیجسلیٹو

یونان اور ترکی نے لیگ
اقوام سے داخلہ نہیں دیا
ہی مارشل ہے کہ معتبر
ہے بیان کیا گیا ہے کہ یونان
اور ترکی نے لیگ اقوام
سے داخلہ کے لئے اپیل نہیں کی۔

آئرلینڈ میں حالت بہت لندن بار ستمبر ڈی
تازک ہو گئی ہے ویرن نے اپنے اس
مطالبہ سے دھم بھار ہونے سے قطعاً انکار کر دیا
کہ "جوسن فیئر" مسٹر لائیڈ جارج کی کانفرنس میں
شریک ہوں وہ ایک آزاد سلطنت کے قائم مقام
سمجھے جائیں۔

ہندوستان کے ریشہ دوانیاں ایک ٹوٹ بھیجا ہے جس نے ہندوستان، ایران، ترکستان

ہندوستانی دفتر خارجہ نے اس بارہ میں انقلاب پسند شہادت ہمہ پہنچائی ہے۔ کہ برطانویوں نے پورب کے ہندوستانی انقلاب پسندوں کے ساتھ متہ امتزاس سازش کی ہے۔ اور ظاہر کیا ہے کہ سرسرجیو یا، عیا کے ساتھ ٹنکو کا یہ نتیجہ تھا۔ کہ کچھ اشخاص جو برلن اور دیگر مقامات پر بناء گزریں تھے۔ انھیں برطانویوں نے ۲۵ مئی کو ماسکو میں ایک اجلاس میں یہ غور کرنے کے لئے مدعو کیا۔ ہندوستان میں کس طرح انقلاب کیا جائے۔ اور بولنسویک قائم مقام ایم۔ کوپس نے اس کے لئے وہ ہمہ پہنچایا۔

وفا افغانستان لندن ۲۰ ستمبر رئیس دفاتر
لندن میں۔ نے لارڈ کرزن سے ملاقات کی
اور امیر کے خط و پیش کئے۔ جن میں محمد ولی خان
کو لندن میں سفیر مقرر کیا گیا تھا۔ مگر چونکہ وہ نہ
انڈیا آئیں گے اس کے متعلق گفت و شنید کرنے
سے انکار کر دیا اس لئے ان کی خواہش پوری نہیں
کی گئی۔ لارڈ کرزن نے کہا کہ لندن میں سفیر کا رہنا
موجودہ مجوزہ معاہدے کے انجام پانے پر
مغربی -

آذربائیجان آذربائیجان میں باغیوں کے
میں بغاوت خلافت ترکیک زور پکڑ رہی ہے
کابل اور تخت جہان میں تانہ یوں نے بغاوت کردی
ہے۔ اور زرخور میں امنی تانہ یوں کی مدد پر
یونانیوں کی لندن ۲۲ ستمبر لندن میں جو خبر ہو
خوشتر حالت ہوئی ہے اس سے پایا جاسکے کہ
موسکو گونارس وزیر پیمان غالباً لندن جائیگا۔ اور
مسٹر لائلہ جارج اور لارڈ کرن سے ملاقات کو کے
دہ شرائط پیش کرے گا جن پر پیمان صلح کرنے پر آمادہ
ہوگا میں ہیڈ ٹاک اپڈ (جرنی) کے تصدیق میں
نقصان جاننا شروع جن کے کارخانوں میں
ہمایت خدناک رہا کا ہوا۔ جس کی نظیر تاریخ میں نہیں
ملتی۔ چھپے دھکے سے آٹھ سو آدمی مر گئے۔
لندن ۲۲ ستمبر کی خبر ہے کہ ان دھکوں کا اثر
کے سارے علاقے میں عکسوں کیا گیا۔ اپڈ کا گاڈا
چند یوں میں جھک کر خاک سپاہ ہو گیا۔ اس کا زلزلہ
زیریں گیس کا ایک بالہ چھایا ہو سکے۔ جس کی خبر سے
وہاں جانا ناممکن ہے۔ یہ دھکا دو اہلہ گیس پائوں
پر دھکے زیادہ دباؤ پڑ جانے سے پیدا ہوا۔ اندازہ
لگایا گیا ہے کہ ڈیڑھ ہزار آدمی مارے گئے۔ اپڈ کے
مقام پر جرمینوں نے محاربہ عظیم میں زیریں گیس تیار
کی تھی۔ اب ان کارخانوں میں زمین کو زرخیز بنانے کے بجائے
تار و جن کے مرکبات تیار کئے جاتے تھے۔ جہاں سے
گیس کے پیمانے پھٹے ہیں۔ اب وہاں ایک سو تیس ہزار
جوڑا اور انچاس گر گہرا اشتات ہو گیا ہے۔ ان کارخانوں
کی تباہی سے ڈیڑھ کروڑ ارک کا نقصان ہوا ہے
اس دھکے کا وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ ایک نو ہوا
گیس کی قوت انقباض کی آزمائش ہو رہی تھی کہ گیس پیمانہ
بھٹ گیا۔
ترکوں کی عظیم الشان فتنہ لندن ۱۹ ستمبر یونانیوں کو
ایک غیر معمولی شکست ہوئی ہے۔ اور یونانی فوجیں
برصغیر سے ہمایت تقبیل کے ساتھ بھاگ
رہی ہیں ترک جانشین اور سرگرمی سے ان پر
حکمران ہیں اور ان کو کچل رہے ہیں +

THE ALFAZLQ ADIAN.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَسَيُجَنَّبُكَ رَبُّكَ مَقَامًا مُّحْتَضَرًا

دنیا میں ایک نبی آیا پرو دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ یہاں خدا اس کو قبول کرے گا اور جسے زور دے گا اور کلوں سے اس کی بچائی ظاہر کر دے گا۔ (انعام ص 67)

مضامین بنام

کاروباری امور

شعاع خط و کتابت

پتھر جو



ایڈیٹر: غلام نبی اسسٹنٹ: فخر محمد خان

مبتدا: مورخہ ۳۔ اکتوبر ۱۹۲۱ء مطابق ۳۰ محرم ۱۳۴۰ھ

مغربی فریقہ میں تبلیغ اسلام

ایکسپریس اعلیٰ سلسلہ ہوا

جماعت لیگوس کا چہرہ

قبل چار تقریب انگریزی میں مفسرہ ذیل مضامین پر ہو چکی تھیں۔ (۱) محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا نبی (۲) حضرت ابن مریم صلیبی موت نہیں مرے۔ (۳) مسیح کی آوازانی (۴) حق سے نجات کا طریقہ۔ ان تمام بیچوں میں خاص مغربی ہوتی رہی اور ان اثر اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ ہوا کہ ۱۱۱ کھڑے بلے ان مسیحیت کی طرف متوجہ مسلمان مضبوط ہو گئے۔ اور جیسا کہ ایکسپریس سے کہا۔

that for you we would have become Christians

اگر آپ نہ آتے تو ہم بھی ہو جاتے مسلمان

۲۱ جوائے کے لئے پڑے مہلوں کے طاق میں اضافہ اور سکولوں کے طلباء بائبل کو زیادت پیش کر کے اپنے اپنے طبقہ میں سی لوگوں کو دلہے میں۔ اور ہر ایک نے

تقرروں کے سلسلہ کا مجموعہ احمدیہ ہال کے لیچ اور ان کا اثر۔

نیکو سر جوائے کو احمدیہ ہال میں ہوا۔ روحانی ترقی کے تین درجہ Three stages of development

مضمون تھا۔ اور یہ اس سلسلہ کا پانچواں نمبر تھا۔ اس سے

المستقیم

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ۱۳ ستمبر بروز جمعرات صبح کے وقت نماز پڑھا۔ وقت کے آگے آجایا۔ ان کے سب رسول پر زبردیاد خلافت کا استقبال کیا۔ چاکر حضور کی طبیعت عیسیٰ تھی۔ اس لئے مستقیم استقبال نے تمام احباب کو ایک ہی صف میں کھڑا کر دیا۔ جس کے قریب پہنچ کر خلیفہ ایک درخت کے نیچے کھڑے ہو گئے اور ایک ایک شخص معارف کے آگے بڑھتا اور سب سے کے لئے دعا فرمائی کر آگیا۔ جب معارف ہو چکا تو حضرت خلیفۃ المسیح چند قدم پیدل چلے۔ پھر احباب کے کھڑے ہو کر سوار ہو گئے۔ چاروں کے مکانات اس آکر پیدل ہو گئے۔ کچھ گھڑا کا منی اور جس میں صاحب استقبال کے لئے دوں کھڑے تھے۔ اللہ میں داخل ہونے کے قبل سجدہ مبارک میں

یہ وہاں رکھیں گے۔ ان کو ملے گا۔ ان کو ملے گا۔ ان کو ملے گا۔

لٹ پاک میں ان تقریروں اور دیگر تقریروں کا خلاصہ و
الفاظ تھکے ہوئے ہیں۔
۱۹۲۱ء میں ایک سحر تعلیم یافتہ عیسائی خاتون نے غاجو
سے کہا کہ یہ عیسائی اسلام لانے پر تیار ہیں۔ مرت
کوب کے باقاعدہ نظام کے منتظر ہیں۔ تا سوشل نظام
میں کالیف نہ ہوں۔

قرآن کریم کے مردانہ و زمانہ دور اور
خبریں قرآن کا اثر
نماز و دعاؤں کا ترجمہ سہل کرنے کی
پہل چلا کر سہل کرنے کے فضل سے جاوے میں ایک
جوش اور نئی روح پیدا کر دی ہے۔ اور لوگ اس امر
خواہش مند ہیں کہ میں ان قرآن کریم کا ترجمہ ایک دفعہ تمام
پڑھا دوں۔ اور کہ احمدی و اعلیٰ پر اسے نصیب کیا ہوں
میں پاک ہو جائیں۔ لیگوں میں وہی پر اگر اللہ تعالیٰ
نے چاہا۔ تو اس وقت بہت قریب کرنے کا خیال ہے۔ لوگوں
اللہ کے کام پر تہہ نہ کرنے کی عادت ہو رہی ہے
مستورات خصوصاً بہت متاثر ہیں۔ اور جلدی جلدی

اصلاح کر رہی ہیں۔
اللہ تعالیٰ کے فضل میں مصلحت اور ہر بات میں
کلیج ایک رنگ ہوتا ہے۔ چونکہ نئی جماعت کو یہ
سکھانا منظور تھا کہ شادی و موت پر کیا کیا جائے اسلئے
اپنا اتفاق ہوا کہ میری روایت سے ایک ہفتہ قبل ایک
نواحی کی لڑکیوں کی شادی کا موقع آ گیا۔ اور چونکہ
لڑکیوں کا والد جماعت میں صاحب مہینت اور انگریز
والا ہے۔ جس کا نام بھی دشمن ہے۔ اس لئے اس نے
چیت امام سے درخواست کی کہ لڑکیوں کا نکاح
مسلم *White* ہمارا سفید
مواہی یعنی یہ عاجز پڑے۔ میں نے اس وقت کو خیریت سمجھا
اور محلہ کی شاندار احمدیہ مسجد میں نکاح پڑھا۔ لڑکیوں
کے مہی رشتہ دار انکو کچھ ہاں پر خاندان میں بعض مہی
بعض بت پرست اور بعض مسلمان ہیں۔ ابھی اس وقت تک
اور اس خطبہ کا خدا کے فضل سے یہ افریقا کے حاضرین
نے اسلام لانے کا مصمم ارادہ کر لیا ہے۔ اور انشاء اللہ

بہت جلدی جماعت میں شامل ہو جائیں گے۔
چاند انہیں کہیں سے منتر ہے۔

بالقرآن یعنی وہ بزرگ جو اہل عقائد میں قرآن کریم کا
ترجمہ لوگوں کو ناممکن سمجھتے تھے۔ ان کا انتقال ہو گیا
انشاء اللہ والیہ راہبوں (میں نے بالقرآن اسلئے لکھا
ہے کہ نئی جماعت غور سے یہ جالبین وغیرہ تفسیر
نئے قصوں سے بڑا رہی۔ اور قرآن کریم کے سو کسی
کتاب کو نہ چھوٹی تھی۔ ایسی لئے یہ لوگ اب قرآن پاشا لکھی
کھلتے تھے۔

اجاب ان مرحوم بزرگ الفاضلہ دارالامان کا جنازہ
غائب پڑھیں۔ انہوں نے اخلاص کے ساتھ میرے
اتحاد پر یہ حضرت خلافت آب کی بیعت کی تھی۔ ان کے
جنانہ پر باوجود آسمان کے سوا اور حار آسمان کے
شہر کے مسلمانوں کا حصہ کثیر خصوصاً اعلیٰ طبقہ کے
لوگ موجود تھے۔ اس عاجز نے جنازہ پڑھا۔ اور
لیگوں نے پہلی مرتبہ احمدی سادگی کے ساتھ جنازہ
پڑھا گیا۔

مجھے لیگوں میں چارہ پھرنا
لیگوں میں مصروفیت
پڑا۔ اور اس عرصہ میں سو
دور و نزدیک بھاری کے پوری فرصت کبھی نہیں ملی اور
ادھوری فرصت صرف بارہ روز کل ایام میں ملی۔ باقی
تمام وقت شدید مصروفیت کا وقت تھا جس کے لئے
میں اللہ تعالیٰ کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کیونکہ
میں اس کام میں جس نے

نورے نابھو آرام سے مصلحت نہیں۔ جبکہ تمام ہفتہ کو بچا کر
ایک دن آرام کا تاہم ہے۔ خوب آرام ملے گا۔ انشاء اللہ۔ اب
کام سے کام اور اسلام کا پیغام اور ایک اللہ کا نام۔
ہر وقت ہر گھنٹہ ہر لمحہ میں تین دن کے ساتھ
پہیلے کا وقت ہے۔ میرا اکثر وقت نام مجھے مجھوں
محبب حیاں کرتا اور روز لوگوں کو میٹھ دیکھ کر رکھتا ہوتا۔
غرض مجھ کو دارالامان میں بہت عرصہ زندگی
بسر کر رہی۔ اور اکثر ترجمہ ۸ گھنٹے سے زیادہ تقریریں
میں صرف ہوا۔ جبکہ خدا کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں

میری روایت سے چارہ روز قبل اندرون اقلیہ
ایں ادوٹا کے ایک تقریر سے جو ایچا قوم کی رہا کا

Respectfully
requests your divine assistance
urgently and oblige.
Suraya Iqbal
ahat Ansari

موتو بانہ آپ کے دعا کی درخواست کرنا۔ اور ثابت تاکید
عرض کرتا ہوں۔ سداۃ اگر وہ بھی رہ انصار الدین۔
پیارا چوتھے رئیس حکمران کے حجاز و بھائی کی طرف سے تھا
اور وہ ان انصار الدین نام سے سائنسی کی طرف سے دعوت تھی
اسلام میں نے فوراً اسے منظور کر لیا اور وہ ۳۳ روز معاف ہو کر
ترجمان اور عہدہ مشہور ڈیپلا اس قصبہ کر گیا۔ مخلص اجاب
کئی امتیازات کے ساتھ گئے۔ جزا ہم اللہ اور بعض یہ کوہ پور
مفضل انشاء اللہ سرور خط میں کھنکھار سروسٹ صرف یہ عرض
کرتا ہوں کہ بارہ (۱۱) برس محراب ہزار کی ہنس ایک لے ڈیپلا آئی
اور ہر باتیں آئیے ایڈ پڑھا کہ خوب تبلیغ کی

(۲۱) دیکھو گئے۔ ۱۲۰ پندرہ ہزار مسلمانوں کے چیت پرش ملی
اگر وہ بھی نے میرے ساتھ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح کی
بیعت کر لی۔ الحمد للہ۔

ایک کوٹ کے سفار دیکھو گئے روایتی
تاجگیر کے گڈ کوٹ
کی کیفیت انشاء اللہ کے خطوں
لکھو۔ واک جا رہی ہے۔ سوٹ تنگ ہے۔ سروسٹ صرف یہ عرض
کرتا ہوں کہ (۱۱) مجلس نام جس کے ۲۵ مہرہ ۱۱ مجلس

جس کے ۱۲ مہرہ ۱۳۱ مجلس ۲ ہاں جس کے بارہ مہرہ ہیں
تاکہ نام انتظام ان کے ساتھ میں چھوڑ کر ۳ ہزار قیدیوں کی بری
کے لئے آیا ہوں۔ اور ۸۔ اپریل کے بعد ماہ ناچھو میں قیام
کے کے ٹھیک ۸۔ اگر کہ کوٹ کوٹس میں کام شروع کیا
ہے۔ اور یہ سطور سال باند سے لکھ رہا ہوں۔ اور ناچھو
کے کام سے طبیعت بہت خوش ہو رہا ہوں۔ الحمد للہ الحمد للہ الحمد للہ
اجاب برابر ناچھو کے پتہ پر لکھتے رہیں۔ اور وہ

میرا پتہ
۵۰. ۵۰. 341 de agas
کیونکہ میں نہیں لکھتا۔ بلکہ کب تک یہاں طے نہ ہوگا اور کہاں
کہاں کا سفر کرنا ہے

میں عادی کا نکل رہا ہوں۔ میں کہہ چکا ہوں
میری طرف توجہ
برکاتی کے لئے بہت خائف ہوں

میں نے ان تمام باتوں کو یاد کیا ہے۔ جو ان تمام باتوں میں
میں نے ان تمام باتوں کو یاد کیا ہے۔ جو ان تمام باتوں میں

الفضل

قادیان دار الامان - مورخہ ۲۰ اکتوبر ۱۳۲۷

غیر مبایعین گاندھی کے پیچھے

(۲)

حال میں ایک غیر مبایعین کا ایک محمد امین صاحب ایم اے نے غالباً اپنے امیر مولوی محمد علی صاحب ایم اے کے کاندھلی چال سے متغیر ہو کر بعض موجودہ مسائل سے متعلق مولوی محمد امین صاحب امرتسری سے استفسار کیا ہے۔ اور ان کے جوابات کو "پیغام تبلیغ" کی بجائے "زمیندار" کی دو رشتہ منوں میں شائع کر رہا ہے۔

مولوی محمد امین صاحب کے "ملفوظات" پیغام کی بجائے کسی اور اخبار میں درج ہوں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کے اور کیا ہو سکتی ہے کہ مولوی صاحب کی ناش گفندی پیغام کو پسند نہیں آتی۔ ورنہ اس میں کوئی کلام نہیں۔ کہ مولوی صاحب نے دراصل غیر مبایعین کے خیالات کی صحیح ترجمانی کی ہے۔ اور جو کچھ ان لوگوں کے دلوں میں ہے۔ وہ مولوی صاحب کی تحریر میں لکھا ہے۔

گو مولوی محمد امین صاحب بقول خود اس حالت میں ہیں کہ "مغلراج بھی ہوں، اور عربی قریب دراصل پہنچ گئی ہے۔ خود مجھ سے بڑھا دکھا نہیں جاتا۔" تاہم انہوں نے ضروری سمجھا۔ کہ جس طرح بھی ہو سکے ضروری معاملات پر اپنی رائے ظاہر کر دیں۔ دیکھو غیر مبایعین ان کی اس تکلیف دہائی کی کہاں تک قدر کرتے ہیں۔

مولوی صاحب کے سوا ل کیا گیا ہے کہ مسلمان جو کچھ حفاظت خلافت کے لئے کہتے ہیں۔ اس میں احمدیوں کو شامل ہونا چاہیے یا نہیں۔ مولانا ارشاد فرماتے ہیں:-

"جبکہ خلافت کی حفاظت اور اس کی حفاظت کی

تدبیر بہتر نہ قلب اسلام کے حسب تحریر حضرت امیر سلسلہ احمدیہ سندرجہ رسالہ "خلافت اسلامیہ" قرار پائی۔ تو اندر میں صورت جماعت احمدیہ پر بھی ضروری ہوا۔ کہ وہ بھی اس کی تدبیر حفاظت میں ان لوگوں کے شریک حال ہیں۔" (زمیندار ۲۰ اکتوبر) یہ حقیقت تو آج سے بڑے پردہ ہوئی کہ حضرت امیر یعنی آئین اشاعت اسلام لاہور کے پریذیڈنٹ کی تحریر بھی: "جماعت احمدیہ" پر رجعت ہو سکتی ہے یہ بھی تو جناب مولانا فرماتے ہیں۔ کہ حفاظت خلافت اور ان کی تدبیر بہتر نہ قلب اسلام کے حسب تحریر حضرت امیر قرار پائی۔ تو اندر میں صورت جماعت احمدیہ پر بھی ضروری ہوا۔ کہ وہ بھی اس کی تدبیر حفاظت میں ان لوگوں کے شریک حال رہیں۔" آج تک تو مبایعین اور غیر مبایعین میں جھگڑا اس بات پر تھا کہ ایک غیر مبایعین کے ہاتھ میں تمام جماعت کی باگ دہی جاسکتی ہے۔ اسور کے بعد انہیں ہی جماعت کی سواہ ہو سکتی ہے۔ لیکن اب مولانا نے یہ غیب ڈھایا کہ ایک انہیں کے پریذیڈنٹ کو ماسو کے برابر درج کر دیا۔ علاوہ ازیں آپس اور بات بھی قابل لحاظ ہے۔ اور وہ یہ کہ مانا "حضرت امیر" خلافت ترکیہ کو قلب اسلام قرار دیکر اس کی حفاظت کو لازمی و لابدی ٹھہراتے ہیں مگر ظاہر ہے کہ جماعت احمدیہ "حضرت امیر" کی جگہ نہیں۔ بلکہ مسیح موعود کی جماعت ہے۔ اس لئے دیکھنا یہ ہے کہ کیا مسیح موعود بھی ترکی خلافت کو "قلب اسلام" قرار دیتے ہیں۔ اور ترکی حکومت کو خلافت منصوصہ موعودہ ٹھہرا کر اس کے لئے ہر ممکن کوشش کرنے کا حکم فرماتے ہیں۔ اس بارے میں ہم متعدد مضمون حضرت مسیح موعود کے احکامات کی بنا پر شائع کر چکے ہیں۔ اور ثابت کر چکے ہیں کہ حضرت مسیح موعود ہرگز ترکی حکومت کو خلافت اسلامیہ نہیں ٹھہراتے۔ اس وقت صرف ایک حوالہ پیش کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:- "میں سلطان روم کو اسلامی شرائط سے غلبہ نہیں مانا۔ کچھ خود قریش میں سے نہیں ہے اور ایسے غلبوں کا قریش میں سے ہونا ضروری ہے۔ لیکن

یہ ہر قول اسلامی تعلیم کے مخالف نہیں۔ بلکہ خدا والا من قریش کے سراسر سلطان ہے۔" (کشف الغطا ۲۷۳) پس حضرت مسیح موعود ایسے موعود ارشاد نہ کر سکتے ہیں اس کے خلاف کسی شخص کی بات کہ قابل قبول ہو سکتی ہے۔ خواہ وہ جناب مولوی محمد علی صاحب حضرت امیر ہی کیوں نہ ہوں۔

پھر جناب مولانا کا ارشاد ہے کہ:-

"جو مسیح نزدیک کل اہل اسلام کو خواہ وہ مشرک یا بائسی یا احمدی۔ ان تدابیر میں شریک ہونا چاہئے۔ اور آیات و احادیث باور بند کر رہی ہیں۔ کہ ان کا اعلان نہایت ضعیف ہے۔"

احمدیوں کے متعلق تو ہم بتا چکے ہیں کہ ان پر جناب مولوی صاحب کا خیال محبت ہو سکتا ہے۔ نہ جناب کے امیر کا۔ بلکہ وہ شیخ ہیں۔ حضرت مسیح موعود نبی اللہ کے ایسے جوابات حضرت مسیح موعود کے نزدیک جائز اور درست ہے۔ احمدی بے چون و چرا اس کے آگے اپنی گردن نہیں جھکا دیتے۔ اور جس بات کو حضرت مسیح موعود رد کر لیتے ہیں۔ اسے رد ہی سمجھیں گے۔ باقی یہ ہے شیعہ و سنی۔ وہ مولوی صاحب کی بات کب مانیں گے۔ ہاں حضرات پیام صحیح مخاطب ہو سکتے ہیں۔ لیکن ہے ان میں سے بعض ایسے لوگ جنہیں مولوی صاحب پر کسی بزرگی وجہ سے کوئی حق ظن نہ ہو۔ اور جو ایسے شوخ طبع ہیں کہ اس وقت جبکہ مولوی صاحب "حضرت امیر" مستحق نہ تھے۔ ان کے حق میں یہ آیت پڑھتے تھے کہ من بعد الی اورزل العصر لکلیلا یعام بکلم نشیاء وہ اب بھی ان کے ارشاد کو ٹھکرا دیں۔ لیکن غیر مبایعین کے ذمہ وار اشخاص جو مولوی صاحب کا درجہ اور تہ بیان کرنے میں زمین و آسمان کے فاصلے ماننے میں ان کے لئے مولوی صاحب کا ارشاد ضرور قابل عمل ہے۔ اب ہم تو چھٹے ہیں۔ مولانا انصاف سے فرماتے خود کچھ کہ انصاف و فرسکتے ہوں۔ تو بڑھ چھو بیعت سے بوجھ لیجئے۔ حضرات اہل پیام کہاں تک ان تدابیر پر عمل پیرا ہیں جو حامیان و مدبران مسلمان

سوراج کے حصول کے لئے کوشش کرنے کی سباز
 کے متعلق جناب مولوی صاحب فرماتے ہیں :-
 ”جہاد کی شرائط تو اب یہاں موجود نہیں، لیکن
 تدابیر میں ہم مجاہد ہیں۔ اس لئے جو تدابیر سباز
 مہاتما گاندھی صاحب بشورہ اہل اسلام و
 موافقت الیساں دربارہ تحفظ خلافت جو
 قلوب اسلام ہے۔ کہہ رہے ہیں۔ انہیں سباز
 شریک جو نام بھی ضروری ہے۔ اور وہ بغیر
 حصول آزادی۔ یعنی سوراج کے اس قوم کو
 جس نے تمام اہل اسلام کو اپنا غلام بنا
 رکھا ہے۔ سچات و پائیگے۔ حاصل نہیں ہو
 سکتی۔ اور جو خیال علماء اور سیاست دانوں

۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

114

ترکی
کنند
جیب
کشید
حالت

جنگل
مکرم
بست
بست
بست
بست
بست
بست
بست

اسکے جواب میں خواجہ صاحب لکھتے ہیں۔
 ”راہِ امر کو رجعت کا قائل تھا۔ کیا میاں صاحب“

روغن زرد کے متعلق اعلان

(۱)

اخبار الفضل مورخہ ۲۹ اکتوبر ۱۹۷۱ء کے پرچوں میں روغن زرد کے وعدے کی کڑکچڑکائی ہوئی۔ اب بقیہ وعدے ناظرین کے سامنے ہیں۔ بین الاقوامی کی حد اور احباب کا فائدہ ادا کرنا ہوں کہ بجائے دس من گھی کے زیادہ وعدے جو کچھ ہیں۔ احمد مدظلہ العالی احمد شہزادہ احمد گھگھی کے دندوں کی ضرورت نہیں۔ ان اپنی مرضی سے کوئی صاحب دینا چاہیں تو انکار نہیں۔ لافنی عن لغتہ مرتبہ۔

- نمبر شمار نام مصطفیٰ مع پتہ
- ۱۔ مہاراجہ مصطفیٰ صاحب شہزادہ پیر پور گھگھیہ
 - ۲۔ قاضی محمد عالم صاحب قاضی کوٹ ضلع جونا والا
 - ۳۔ جماعت چاک نمبر ۳۵
 - ۴۔ جماعت چاک نمبر ۷۸ ڈاکٹر صاحب لاک
 - ۵۔ جماعت چاک نمبر ۹۸ شمالی سرگودھا
 - ۶۔ جماعت چاک نمبر ۱۰۴ احمد آباد
 - ۷۔ چودہری مرزا خان صاحب
 - ۸۔ حمایت احمد صاحب سب انکسٹریٹس پورہ
 - ۹۔ جماعت چاک نمبر ۳۷ سرگودھا
- سید سیدان ۲ من اشادہ بکتر
سابقہ مہمان ۸ من ۵ شمار۔ کل میزان ۳۱ من ۲۶
سید محمد بخش انصر جلد سالانہ

احمدی قلعی گرا حباب تہ جہ فرامیں

(۲)

جلد سالانہ کے مقررہ پر لوگوں سے جو دیگھیں اور دیگھیں اور دیگر تانبہ کے برتن بطور مستعار لئے جاتے ہیں مانگو قلعی کر دیا جاتا ہے۔ روغن زرد استعمال کے قابل نہیں ہوتے۔ قلعی پر کافی خرچ ہو جاتا ہے۔ چنانچہ کھپے جلد پر قلعی کرانی پر خرچ ہوا ہے اس

دفعہ پیری تجویز ہے۔ کہ اگر احمدی جماعت کے دست جو قلعی کرنا جانتے ہیں۔ ہم سے قلعی اور زرد اور کو کھپے لیں۔ اور بطور ادا خدمت قلعی کر دیں۔ تو بہت سی قیمت ہو سکتی ہے۔ اس لئے میں ان سطور کے ذریعہ اعلان کرتا ہوں کہ جو درست قلعی کرنا جانتے ہوں اور خدمت قلعی کھپانے کے لئے تیار ہوں۔ وہ مجھ کو روپائی اطلاع دیں۔ تاکہ ان کا نام یا دداشت میں رکھ لیا جائے۔

سید محمد بخش۔ انصر جلد سالانہ

تمام سکری صابن واپسی مطلع فرمائیں

(۳)

پچھلے برسوں پر یہ قاعدہ رہا ہے کہ ہر جماعت کے کسانا کھانے وغیرہ کے لئے ہماری طرف سے طلباء متعین کئے جاتے رہے ہیں۔ لیکن اس دفعہ احباب کے زیادہ آرام نہ پانے کے لئے تجویز سوچی گئی ہے کہ ہر جماعت کا منتظم انہیں کا ایک فرد ہو۔ جسے ہر جماعت خود منتخب کرے جس کے عین روز قس نامہ بھیجے۔ یعنی ۲۱ دسمبر کو اگے پاس بھیج جائے ہم اس کو گھر سے لے لے جائے۔ دسترخوان سڈنی کا سامان اور کمرہ کا فضل و چابی سپرد کریں۔ اور کم ضروری ہدایات اسکو سہا دیں۔ جلسہ کے دنوں میں اسی کی ہر پی پرستی وہ تعداد لکھے۔ اتوں کا کھانا بھیجا جائے۔ اس کی مدد کے لئے ہم بھی والیٹر پیش کریں منتظم اعلیٰ دی ہو گا اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہے۔ یہاں بے تحشی سے اپنی ضروریات کا اس سے اظہار کر سکیں گے۔ کیونکہ وہ ان کا اپنا بے تکلف آدمی ہو گا۔ لیکن ضروری ہے۔ کہ ایسا آدمی جلسہ کے بعد بھی دود و زناک ہے۔ تاکہ سامان کی باقاعدہ واپسی ہو سکے۔ اور آئندہ جلسہ کے لئے حتیٰ اوسع مٹی کے برتن تاکہ بھی محفوظ رہیں۔ میں ان سطور کے ذریعہ تمام جماعتوں کے سکری صابن صاحبان کی خدمت میں گذارش کرنا ہوں کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں سے

مشورہ کر کے مجھے مطلع فرمادیں کہ ان کی جماعت کی فکری سے کونسا آدمی ۲۱ دسمبر سے ۳۱ دسمبر تک قادیان میں جلسہ کے انتظام کے لئے اگے پاس آ سکتا ہے۔ عموماً ایسی تحریکوں کے جواب دہ فیصدی آیا کرتے ہیں مگر براہ مہربانی ایسا کیا جائے کہ سو فیصدی جواب آپس یعنی تمام جماعتوں کی طرف سے جواب آنا چاہیے۔ پھر اس نوٹ میں جماعتوں سے مراد وہ مجموعہ افراد ہے۔ جو عموماً ایک جگہ ٹھہرا کر ہے۔ مثلاً جماعت ہندوستان کچھو کہ وہ باوجود مختلف جگہوں کے ہونے کے بسبب اپنی قلت کے ایک ہی جگہ ٹھہرتے ہیں۔ والسلام
سید محمد بخش۔ انصر جلد سالانہ

زمانہ وارڈ کا چندہ

جناب کرم اور شہ صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
آپ کو شہزی ہو۔ کہ احمد شہزادہ پیر پور احمد غازی بہنوں نے اس ناچیز کی صدا پر لبیک کہی۔ یعنی باہر کی اتحادی خواتین میں سے بہت سی بہنوں نے زمانہ وارڈ کی قادیان میں ضرورت محسوس کی۔ اور امداد کا وعدہ فرمایا اپنی بہنوں اور معذور بہنوں کی بہمدی کے لئے ان کے دل میں ٹرپ پیدا ہوئی۔ انہیں سے کشمیرہ اہلیہ لاک کرم ابھی صاحبہ۔ عزیز بہن سلیمہ سلیم حیدر آباد اور فہیمہ شاہ جہانپور اور عزیزہ صفیہ سلطان اہلیہ سید محمد حسین شاہ صاحب نے کچھ چندہ بھیج دیا۔ اور عزیزہ محمودہ نے نایزادہ سے اور اہلیہ مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے نے لہھیا سے وعدے لکھے کہ غنیمت بھیج دیں گی۔ اور بھی بہت سی بہنوں نے وعدے کئے۔ جن سے ذاب مبارک سلیم صاحبہ بھی قابل ذکر ہیں۔ چونکہ زیادہ تر ہماری مقامی بہنوں نے ہسپتال سے فائدہ اٹھانا ہے۔ اسلئے انکو پر زور اپیل کے طور پر عرض کرتی ہوں کہ وہ سب سے بڑے چرچہ کہ اس کا ذخیرہ حصہ لیں۔ بیشک سالانہ جلسہ بھی فریاد اور اس میں امداد ضروری ہے مگر اپیل صرف بہمدی نسواں کے لئے اپنی ہی محترم بہنوں سے ہے۔ اور اسکی تکمیل ان کا فرض ہونا چاہیے۔ فرخواریہ کی تیار

۱۔ خاں شاہ از خاں صاحب بیڈلک مکہ نہر گجرات، (نہر حبیبیہ)
۲۔ پرنسپل حسین شاہ صاحب سجادہ شین حضرت شاہد
صاحب گجرات (عند حبیبیہ)

۱۔ میاں میرا بخش صاحب پرنسپل ڈیپٹ انجمن احمدیہ
شیخو رگرات (احمدیہ)

۱۔ آشی عنایت حسن خان صاحب سب البکر ولسر علی
محلہ دارالعلوم پورہ علی۔ (احمدی)

۱۰۔ مرزا احمد سعید صاحب سب انسپکٹر پولیس کابل اور
 (دریہ صاحب چہ درہ پولیس) (انٹرمیڈی)

۱۰- با تو غلام محمد صاحب ریاست کپور تھلہ جیف کشتہ آفس
پر اور احمد کھن

۱۲۔ ابو محمد بن صاحب قریب الکریم سیکنہ دہلی
رحمۃ اللہ علیہ (احمدی)

۱۳۔ منشی عبدالرشید خان صاحب دفتر قانون کوئی تحصیل حاصل
ضلع ڈیرہ غازی خان (امٹسٹر)

۱۴۔ مرزا غلام سرور صاحب ہیڈ اسٹرٹ مل سکول چولی
خلیفہ دہرہ فائرنگ (راولپنڈی)

۱۵۔ مستری حاجی محمد صریح صاحب دالستر کے محل کے قریب رہا تھا
۱۶۔ مستری مہر الدین صاحب ریلوے اسٹیشن پر بارہ روڈ ٹھہرے

۱۶۔ بالواسطہ صاحب پیشکش نگرکچھنی دارودنی براستہ
انشر لاکنگ ضلع نواب شاہ ملک سندھ (احمد علی)

بنوں (۱۸۷۸ء)

اس کے علاوہ اور بہت سے ساری ٹیگٹ اور شہادتیں
ہمارے پاس موجود ہیں۔ یس لعنت ہے اس شخص پر جو

جھوٹا استغفار ہے اور پھر اس پر بغیر توبہ کے بڑی کفر ہے
 اس اگر خدا بخواتی کسی کو مفید ثابت نہ ہو۔ تو یہ عہد شرعی

د قانونی کرتے میں کہ حلفیہ تحریر کے پر قیمت (باقی ماندہ تریاق
واپس کرنے پر) فی الفلور واپس کر دیئے۔ اب تریاق بحسب

صرف ۱۰۰ رو رو خواست کیلئے سرہ گئی ہے۔ قیمت فی تولہ
پانچ رو رو محصول ۶ رو رو بہ خریدار۔ (۱۸ شتہر

خاکسار مرزا حاکم بیگ احمد کے موجودہ تریاق

چشم لڑھی شاہد ملہ صاحب بحرات پنجاب

ہلا انجرب تیار کر دھاتی چشم کلوں کو زائل کرنا سہی کو آج کل کے
نظر سیرا با برکات دستہ اور عیبوں کے متروک وہ کو ظن کر کے

انکھوں کو ہلکا اور صاف کر دیتا ہے۔ سفارش اور کھل کے واسطے
 آگے ہے۔ - انکھوں کو صاف کرنے کے واسطے ہاتھ سے نہ لگاتے۔

یا اُنکی کئی وجہ سے بلاتجربہ ہوں یا اُنکی کئی وجہ سے
بہنسیاں لگوں۔ تراکبیاں نکلتی رہوں۔ یا گنبد اور پانی کثرت سے

ہادی رہے ہیں۔ یا گلوں کے جو سے ان گلوں میں رنم ہو گئے
سور اور شہانہ رنم ہو گئے۔ اور خدا اور خدا کے

پھیلا رہا تھا۔ یاغلب کو مری ہو۔ کہ تھوڑے دنوں کے استقامت کے خدا کے فضل سے یہ صحت چھاتی ہے۔ اور اگر آپس لنگوٹ

ہوں تو از سر نو پیدا ہو جاؤں گی۔ شیر خوار بچے سے لیکر بوڑھے
 تک سب کو کھانا ملے اور سب ہرے کے کیمو نباتات کی

مرکب ہے۔ اس کے اجزاء لطیف اور نایاب ہیں۔ اور بیشتر
قدیم سا ہر صفت ایک دفعہ تیار ہوتا ہے۔ اور وہ بھی

تھیل مقدادیں کئی معززین نے منگا کر تجویز کیا اھا کہ یہ دوا
 اور منگوانے سے بیشتر لکھا کہ ہم دیسی حود ڈاکڑی علاج کو کر

بالواس ہو چکے ہیں۔ ہم کو اشتہاری دواؤں سے اسی طرح نفع
سے محروم مسلمان کو بخیرہ سے۔ کثیر الیما صحت کیا۔ کئی کئی

۱۰ ہسپتال میں پڑے رہے اور راولوں (جگہوں) کو گھر بنا کر رکھ گئے۔ یہاں تک چشمہ کی قیمت نہ ملے کہ انہیں راج روڈ چھوڑنا

کے بجائے پچیس روپے فی تولہ ہوتا بھی کم ہے۔ جن کے شغل
ہمارے پاس موجود ہیں۔ اگر کسی کو شک و شبہ ہو۔ تو

مندرجہ ذیل معززین سے دریافت کریں۔

صاحب پشاور (نیر احمد علی)

عبد خان اکرم علی خاں صاحب السیئر پولیس محکمہ انوار
مرکزہ مشت لاسر۔ پنجاب (ضلع احمدی)

۴۔ محمد دہری جلیل خان صاحب نائب تحصیلدار محل سرگودھا

کشف الحجابات (نہایت)

خوشنما جمال روار سروتہ

اس کارخانہ کا ساختہ پتیلی سرو و تاجی مریضوں کی نقش و نگاری اور ان کی وضع قطع کی خاطر خاص شہرت و پسند کی

حاصل کر چکا ہے۔ ہمیں اوصاف کاروانہایت پختہ مضبوط تیز اور تھکارت لگایا۔ ہمارے کے علاوہ غرضتھا جیالو اور نقش و نگار سی

آرامش اور ایسا خوشنما سب نفیس اور چمکدار ہوتا ہے کہ دیکھنے والے فوراً طبیعت خوش ہو جاتا ہے اسکی زندگی گول مضبوط ملکہ

سادہ ہے۔ درست احباب کیلئے کارآمد شخص ہے۔ سروسز
وہ سروسز ہے جو دوسرے محمولہ ڈاک ذریعہ سے ہرگز
مستحضر

شیخ محمد نجفی الدین خوبصورت سروتہ فیکری پانی پت

پیت کی جھاڑو

یہ نسخہ حضرت مسیح موعودؑ کا بتایا ہوا جو احواسِ ستم پر ہے
بے حد مفید ہے آپ نے فرمایا یہ میٹ کی جھاڑ ہے۔ میرے

والدہا... نے ستر برس کی طرف اسکاں لیا ہے۔ جس
ثابت ہوا ہے کہ قریض اور پیٹ کی صفائی کیلئے مفید ہے۔ بلکہ

جیسے مرنے والوں کو زندہ کر دینا، جیسے مریض کو اسقامت رکھنا یا سنبھالنا۔
اس لئے کہ تم سے کہہ بیٹھو گویاں احباب کے گھر ہونی چاہئیں

وقت کھانے سے قبض وغیرہ کی شکایت رفع ہوتی ہے قیمت

افضل احمد عزيز ہونٹل قادیان - پنجاب

تحریر بخاری

”صحیح بخاری“ اصح الکتاب بعد کلام اللہ تسلیم کی جاتی ہے مگر امام بخاریؒ نے شہرت روایت کے ثبوت میں ہر مضمون کی کئی کئی مکمل و نامکمل حدیثیں بھی روایت کر دی ہیں۔ پھر ان غلاموں کی ترتیب نے کتاب کو اور بھی طویل کر دیا ہے جس سے اختلاف وقت اور پریشانی دہائی ہو جاتی ہے۔ الحمد للہ مشتمہ میں علامہ حسین بن مبارک زبیدی نے بحال تحت بخاریؒ کی تمام متصل مستند حدیثوں کو یکجا کر کے ان میں سے بھی ہر ایک مضمون کی صرف ایک ایک ایسی جامع اور حاوی حدیث انتخاب فرمائی کہ پھر کسی دوسری کی ضرورت نہ رہے۔ چنانچہ علامہ عرب و شام نے اس کی سندیں عطا فرمائیں۔ اسی دریا کو زہریؒ نے بحاریؒ (مطبوعہ مصر) کا یہ سلیس اردو ترجمہ اعلیٰ ڈمٹی کاغذ پر چھاپا گیا ہے جو عاشقان کلام رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک بے بہا تحفہ ہے کوئی مسلمان گھر اس سے خالی نہ رہنا چاہیے۔

جمعہ سوا پانسو صفحے کتاب مجلد قیمت پانچ روپے۔ محصول ٹاک ۸/۰

درخواستیں بہت جلد مولوی فیروز الدین اینڈ سنز پبلشرز لاہور متصل کٹرہ ولی شاہ کے نام آتی چاہئیں۔

سابق بادشاہ ہوا کا شہر فیکٹ

آپ کی دوائی نو اچھا وکسیر اور ایک شیشی منگو کر اسمبل کی گئی ہے۔ نہایت ہی کامیاب اور تیریدہ گھنٹہ اولیٰ ہے ایک شیشی اور بواہ مہر والی ذریعہ مٹی کی پائل جس قدر جلد ممکن ہو اسل فرار فکر فرمائیں۔ رات میں سید عبد الجبار شاہ نو اچھا وکسیر اور فیکٹ کی شیشی ایک روپیہ پر خاکسار سے طلب فرمائیں۔

اکسیر پیر خونی وادی

اکسیر خونی وادی کا مکمل علاج میں خون کوئی الغور بند کرتی ہیں اس میں کچھ دیگر تری ہیں۔ اور تین گونہ کھینچ کر کرتی ہیں۔ بار بار تجویز کیا گیا اور نہایت ہی منہ پیا۔ قیمت فی ڈبہ جو کہ ایک روپیہ کیلئے کان کوئی تھوڑے تین روپیہ علاوہ محض ایک روپیہ گئی ہے۔ پہلی قیمت بھیجنے والے صاحب کو تحفہ ان میں رعایت کی گئی ہے۔

حکیم امیر خورشیدی دارالامان پنجاب

اپنے تین مکانوں سے ایک مکان

فروخت کرتا ہوں

۱۔ اندرون شہر متصل مکان شیخ یعقوب علی صاحب دو منزلہ پختہ مع صحن بادری خانہ دو کٹھری والاں۔ پڑ ۲۔ بربل سڑک متصل مانی سکول۔ ۳۔ حد دوکانیں پانچ کمرے نیچے۔ بادری خانہ۔ بیشک مردانہ۔ اوپر کھانا وغیرہ تین کمرے۔ طرف شرق دو کمرے۔ ڈپوڑی پختہ۔ ۵۔ امرہ

۲۔ قریب لب سڑک آٹھ کمرے مع برآمدہ پاسے۔ بادری خانہ پختہ۔ قطعہ زمین ۱۰ کنال

مفصل ذریعہ خط و کتابت ان سورت نجر الفضل قادیان

لائق احمدی انجینئروں کی ضرورت

ہم کو اپنے فزم کے لئے ایسے چار لائق انجینئروں کی ضرورت ہے جو اپنے کام میں خوب ہوشیار ہوں شرط یہ کہ کہ وہ احمدی ہوں۔ تصدیق کیلئے اپنی جماعت کے سکریٹری سے تحریر کرائیں۔ کمیشن وغیرہ ذریعہ خط و کتابت ذیل سے ملے کریں۔

شیخ الہی بخش جم غیش احمدی تاجران کتب محلہ شاہ کھنڈ لاہور

المخطوب

موزن دائیں خاندان کی لڑکی بچہ سادہ تعلیم یافتہ سلیقہ شہا اور خانہ دار سے بکلی واقف ہے لڑکا معزز دائیں خاندان نیک دیندار۔ برسر روزگار ہو کہ از کم انٹرنس پاس ہو صاحب جائداد بھی ہو۔ عمر ۲۰-۲۱ سالی خط و کتابت معرفت

سکریٹری صیفہ تبلیغ فیروز پور شہر

ہندوستان کی خبریں

لاہور ۲۱ ستمبر (پریس) ۲۱ ستمبر کو ۱۹ ستمبر تک

مستندہ خاقان دین الہی سسرالیس سالہ

سسرالیس سالہ سسرالیس سالہ سسرالیس سالہ

سسرالیس سالہ سسرالیس سالہ سسرالیس سالہ

سسرالیس سالہ سسرالیس سالہ سسرالیس سالہ

سسرالیس سالہ سسرالیس سالہ سسرالیس سالہ

سسرالیس سالہ سسرالیس سالہ سسرالیس سالہ

سسرالیس سالہ سسرالیس سالہ سسرالیس سالہ

سسرالیس سالہ سسرالیس سالہ سسرالیس سالہ

سسرالیس سالہ سسرالیس سالہ سسرالیس سالہ

سسرالیس سالہ سسرالیس سالہ سسرالیس سالہ

سسرالیس سالہ سسرالیس سالہ سسرالیس سالہ

سسرالیس سالہ سسرالیس سالہ سسرالیس سالہ

سسرالیس سالہ سسرالیس سالہ سسرالیس سالہ

سسرالیس سالہ سسرالیس سالہ سسرالیس سالہ

سسرالیس سالہ سسرالیس سالہ سسرالیس سالہ

سسرالیس سالہ سسرالیس سالہ سسرالیس سالہ

سسرالیس سالہ سسرالیس سالہ سسرالیس سالہ

سسرالیس سالہ سسرالیس سالہ سسرالیس سالہ

سسرالیس سالہ سسرالیس سالہ سسرالیس سالہ

سسرالیس سالہ سسرالیس سالہ سسرالیس سالہ

سسرالیس سالہ سسرالیس سالہ سسرالیس سالہ

سسرالیس سالہ سسرالیس سالہ سسرالیس سالہ

سسرالیس سالہ سسرالیس سالہ سسرالیس سالہ

سسرالیس سالہ سسرالیس سالہ سسرالیس سالہ

سسرالیس سالہ سسرالیس سالہ سسرالیس سالہ

سسرالیس سالہ سسرالیس سالہ سسرالیس سالہ

سسرالیس سالہ سسرالیس سالہ سسرالیس سالہ

سسرالیس سالہ سسرالیس سالہ سسرالیس سالہ

سسرالیس سالہ سسرالیس سالہ سسرالیس سالہ

سسرالیس سالہ سسرالیس سالہ سسرالیس سالہ

سسرالیس سالہ سسرالیس سالہ سسرالیس سالہ

سسرالیس سالہ سسرالیس سالہ سسرالیس سالہ

سسرالیس سالہ سسرالیس سالہ سسرالیس سالہ

سسرالیس سالہ سسرالیس سالہ سسرالیس سالہ

سسرالیس سالہ سسرالیس سالہ سسرالیس سالہ

آج منقذ تھا جس میں دہلیس چاند سر آشوتوش کوہنے

تجلیاں میں تحریک عام تعاون کی وجہ سے ۱۴ اور ۱۵

کے درمیان طلباء سکولوں کو چھوڑ چکے ہیں۔ اور یونیورسٹی کے

امیڈی کی فیسوں سے جو روپیہ حاصل ہوتا تھا۔ اس میں

اس سال یونیورسٹی کو ۱۲ لاکھ ۷۲ ہزار روپیہ لگایا گیا۔

موتلوں کو خاص کشنوں کالی گٹ۔ ۲۱ ستمبر خاص

کی عدالت میں سسرالیس کشنوں کی عدالت میں

موتلوں کے خلاف مقدمہ چل رہا ہے۔ عدالت نے انھیں

رات سے سب کے سب چھوٹی کو جرم قرار دیا۔ اور ان میں

سات سات سات سات سات سات سات سات سات سات

سات سات سات سات سات سات سات سات سات سات

سات سات سات سات سات سات سات سات سات سات

سات سات سات سات سات سات سات سات سات سات

سات سات سات سات سات سات سات سات سات سات

سات سات سات سات سات سات سات سات سات سات

سات سات سات سات سات سات سات سات سات سات

سات سات سات سات سات سات سات سات سات سات

سات سات سات سات سات سات سات سات سات سات

سات سات سات سات سات سات سات سات سات سات

سات سات سات سات سات سات سات سات سات سات

سات سات سات سات سات سات سات سات سات سات

سات سات سات سات سات سات سات سات سات سات

سات سات سات سات سات سات سات سات سات سات

سات سات سات سات سات سات سات سات سات سات

سات سات سات سات سات سات سات سات سات سات

سات سات سات سات سات سات سات سات سات سات

سات سات سات سات سات سات سات سات سات سات

سات سات سات سات سات سات سات سات سات سات

سات سات سات سات سات سات سات سات سات سات

سات سات سات سات سات سات سات سات سات سات

سات سات سات سات سات سات سات سات سات سات

سات سات سات سات سات سات سات سات سات سات

سات سات سات سات سات سات سات سات سات سات

سات سات سات سات سات سات سات سات سات سات

سات سات سات سات سات سات سات سات سات سات

سات سات سات سات سات سات سات سات سات سات

سات سات سات سات سات سات سات سات سات سات

سات سات سات سات سات سات سات سات سات سات

سات سات سات سات سات سات سات سات سات سات

سات سات سات سات سات سات سات سات سات سات

سات سات سات سات سات سات سات سات سات سات

جے این سین گپتا پر سٹر۔ سکرٹری۔ چٹا گنگ ڈسٹرکٹ کا

کیشی کو الٹا کی دہر کو سٹر ایک کے دنوں میں آسام مقامی

رہنے کو اور لوگوں میں رسوائی کے تعلق میں گرفتار کر لیا۔

ضبطی جائداد کی (شمار ۳۲) تسمیہ تو رات ہند میں تیم

سزا مشورہ کا سودہ قانون مجلس وضع تو زمین

میں منظور ہو گیا۔ اس زمین کے بعد ملک معظم کے خلاف

جنگ کرنے کے جرم میں ضبطی جائداد کی جگہ جرمانہ کی

سزا دی گئی ہے۔

الموڑہ اور گڑھوال کے ۲۲ ستمبر۔ گورنمنٹ صوبہ

قوت ندوں کی امداد۔ تھوڑی درخواست پر تھوڑی

کے آل انڈیا رٹ نے الموڑہ اور گڑھوال کے قوت ندوں

کی امداد کے لئے ۵۰ ہزار روپیہ منظور کیا ہے۔

دراس میں غریب۔ دراس۔ ۲۱ ستمبر۔ خبر ہے کہ

بھارتی ایکم کے حادثہ کی تحقیق و تفتیش کر

ہے۔ جو گذشتہ شب رونما ہوا۔

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ دو بم پولیس کی بارکوں پر پھینکے

گئے مگر نقصان کم نہیں ہوا۔

وکشاہی اخبار کے بمبئی۔ ۲۱ ستمبر۔ وکشاہی اخبار

ایئر پورٹ پر غرور سسرال کے ایئر پورٹ پر جو حادثات

کا مقدمہ چلایا گیا تھا۔ عدالت نے ایئر ٹرانزٹ ایک سال

سختی اور پٹر کو نوہ قید سخت کی سزا دی ہے۔

قابل زور سخت گندم۔ محکمہ زراعت پنجاب لاہور کی

چاول اور چنے۔ ۲۱ ستمبر کی اطلاع منظر ہے

کہ (۱) کارآمد گندم اور (۲) چاول بہت بڑی مقدار میں

تسلی پور (۱)۔ اسے۔ این۔ ڈبلیو۔ آر۔ والی میں ہو گا

۲۲ ستمبر کو گندم کا نرخ بڑھے اور چاول کا نرخ بھی بڑھ

تسلی پور سے لاہور تک۔ بیسے کر ایہ ۱۲ پالی فی من

تسلی پور میں بڑھے تاجر لاہور کی چند بندیشوری پر شادی

اور سری اطلاع منظر ہے کہ یہاں آج بھی بڑی مقدار میں

فی من کے حساب سے دستیاب ہو سکتا ہے۔

علاقہ طرب کیلئے عوام کو جو خطہ جائیں انپر سزا

محصول ڈاک ذیل شرح سے محنت لگائے جائیں۔

لغافہ اور کارڈار کی محاب اس ملک میں تمام محکامات

سول ہو گئے ہیں۔

سال قید سخت کی سزا دی

ہندوستان میں کو سکرٹری کونسل آف سٹیٹ سکرٹری

ڈبلیو کے کپٹن جانی کے ریزرویشن پورٹ

جنگلی یہ خواہش تھی کہ گورنمنٹ ایک پالیسی اختیار کرے جسکی

دوست گورنمنٹ آف انڈیا نے حاکمات کی تھی۔ تعلیم۔ فار

پولیس اور پبلک وکس میں سکرٹری ہائینڈ سکرٹری اور

ڈبلیو سکرٹری کے عہدوں پر ہندوستانیوں کو مقرر کیا گیا

مسٹر کریم نے ایک زمین میں کی کہ ہندوستانیوں کو تھوڑے

ایرے جائیں کہ وہ مندرکہ بالا کسمیوں کے سلیٹ قابل

ہر سکیں۔ تمام ڈاکس عام طور پر اس زمین کے حق میں

منظور ہوئی۔

دراس کی۔ دراس ۲۱ ستمبر اطلاع ہے۔ کہ کارخانہ

پرنٹنگ و پبلیشنگ برائے مزدوروں میں بغاوت واقع ہو گئی ہے

ان میں سے تین تین سو تین سو تین سو تین سو تین سو تین

میں۔ بلکہ یہاں پر تال جاری رکھنے میں کوئی تاخیر نہ

دیتا تھا۔

سورشی لوہاں پہنے پر۔ دراس ۲۱ ستمبر سورشی لوہاں

ڈبلیو سولہا کی مصلیٰ پہنے پر ڈبلیو سولہا سکول

کے تربیڈیو سولہا کے مصلیٰ پہنے پر ڈبلیو سولہا سکول

سکول کے اندر حاکمات کے لئے ڈبلیو سولہا کے لئے

دوستوں کے ساتھ لہار ہمدی کاربنیویشن پاس کیا

ہے۔ اور فیصلہ کیا ہے کہ ہسپتال اور چھوٹی میں آئندہ

دو بھی سولہا کی لہار ہو کر جایا کریں گے۔

جے این سین گپتا کی گرفتاری۔ کلکتہ ۲۱ ستمبر

۲۱ ستمبر ۱۹۶۱ء

۲۱ ستمبر ۱۹۶۱ء

۲۱ ستمبر ۱۹۶۱ء

۲۱ ستمبر ۱۹۶۱ء

۲۱ ستمبر ۱۹۶۱ء

غیر مال کی خبریں

ڈاننگٹن کانفرنس میں لندن ۱۲ ستمبر - سواراوی طویل
برطانوی ٹائینڈ کے بیان کو لگیا ہے کہ جو کر خود
اشتقاق میں بعض ضروری مسائل کو طے کرنا ہے۔ اسلئے
ڈاننگٹن کانفرنس میں نہ تو لائیو جاریج جاسکتے اور نہ
مارکس کرزن مثلاً سٹر پٹر اور بھی برطانوی ٹائینڈ
سے ایک ہو گئے۔ دیگر ٹائینڈ سے جن کا نام آزاد ادبیان
کر دیا گیا ہے۔ سٹر پٹر۔ سٹورڈنگٹن اپائنس مارڈلی
اور سولیم ٹائینڈ ہیں۔

روڈس کے وفائے ہندوستانی لندن ۱۲ ستمبر
طلباء کو ہسپتال کے تحقیقات کو
معلوم ہوئے کہ کونسل آف اسٹیٹ کے اس ہندوستانی
کا ہندوستان کے لئے روڈس کے وفائے سے متعلق
کوئی عملی نتیجہ ہوا غیر ممکن ہے۔ جو وفائے ہندو
جربنی کو دے گئے تھے وہ ٹریسٹوں نے متعلق ہوئے
سلطنت برطانیہ کے مختلف حصص کو تقسیم کرنے کے
فرامسوال نوابی دریا سے اور پنجے شامل میں روڈس
کے جدید وفائے کانہدوستان کے لئے از سر نو قائم کرنا
بھی ناممکن ہے۔

ٹڈی دل نے روسی ریگرا۔ ۱۲ ستمبر - منسلق آرنبرگ
تھو کو اور بھی گراں کر دیا ٹڈی دل کے گھٹا کی طرح
جانے سے قطع سائی۔ روس کی حالت بد سے بدتر ہو گئی
ہے۔ مئی تیزی سے دور رہی ہیں۔ اور کھیتی باڑی کو تلف
کر رہی ہیں۔ لاوارث بچوں کے واسطے آرنبرگ میں جو کھانا
ہیں وہ ایسے بچوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ جنکے والدین
حالت یاروسی میں لگوئے سے جدا کرنے پر مجبور ہوئے
ہیں۔ سارا کے قریب ۱۰ ہزار آدمی اپنے گھر سے زکریا
زوغیر مصلح چھ گئے ہیں۔ جوبنی کا پہلا لادای جہاز اودہ
ادو بلی ہوسی سامان چورڈا پہنچ گیا ہے۔

عراق عرب میں انگریزوں لندن ۱۲ ستمبر - انگریزوں
اور کردوں کی لڑائی نے اعلان کیا ہے۔ کہ روڈس
کے رقبے میں جو نہ ہوا تھا۔ اور جس کی وجہ سے

کہ ترکوں نے عراق عرب کے گوتھائل میں سازشوں کا
جال بچا یا تھا۔ اور ایک چھوٹے سے ترکی لشکر نے عراق
عرب کے علاقے پر چلا گیا تھا۔ وجہ سازشوں کو روکا گیا
دوسرے مقامی سپاہی اور پولیس کے آدمی برطانیہ
کے ماتحت اور ستمبر کو میل سے روادہ ہوئے۔ اور
جہازوں کی مدد سے ہر ستمبر کو نکال اور دو ہسپتال
پر قبضہ کر لیا۔ ایک مقام پر گوبوں کی ذہن پرست جہاز
ہوئی۔ ہمارے تین آدمی اور چار گھوڑے مر گئے۔ غنیمت
نقصان جان چندہ سے میں تک تھا۔ ہماری ایک بلی
مشیمن کو اترناڑا۔ اور وہ بہت ٹوٹ پھوٹ تھی۔ نالذا
اور ہمتانے جہاز زخمی ہوئے۔ گرد باغیوں کا سر نہ
عبید اللہ قبول اطلعت کیلئے ارسل میں آگیا ہے۔

مسٹر آئرلینڈ میں مسٹر جرجل لندن ۱۲ ستمبر
کے پاس انگریز خیالات مسٹر جرجل وزیر آباد
میں ڈٹلی میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ عجیب سٹوڈی دیرانے
انکار ہے جو انہوں نے نوآبادیوں کی طرف کی سیلٹ ٹوٹنے
لینے سے کیا ہے۔ سخت ابوسمی ہوئی ہے۔ آئرلینڈ
رعایت پیش کی گئی ہے وہ نیا ضامن۔ صاف دانہ اور اٹھ
راکھ رہی ہے اور اسکو نوراً علی جامہ پہنا یا جائیگا۔
لیکن تاج برطانیہ کے ساتھ آئرلینڈ کی وفاداری نہایت
خداوی ہے۔

برطانیہ میں لندن ۱۲ ستمبر - معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ
بیکاری کا سوال کو زوری امداد دینے کے علاوہ گورنٹ
بیکاری کے سوال کے متعلق ایک زیادہ وسیع اثر سکیم
علا کر رہی ہے اگر تجارت بحال نہ ہو تو بیکاریوں کو مدد دینے
میں قومی خزانہ پر زیادہ بوجھ پڑے۔ اس سکیم کا مقصد
ہے کہ صنعت و حرفت اور تجارت کو مالی امداد و دیگر بحال
کیا جائے۔ مسٹر جرجل نے ڈٹلی میں ایک ملاقات کے دوران
میں بیان کیا کہ گورنٹ اتوارے جنگ کے بعد سے بیکاری
کی امداد کیلئے ۱۰ کروڑ ۵۰ لاکھ پونڈ خرچ کر چکی ہے۔
برطانیہ کے کان کنوں لندن ۱۲ ستمبر - برطانیہ
میں پھر بے چینی صنعتی دنیا میں جس قسم کے
آئنا انداز ہو رہی ہیں جس سے پایا جاتا ہے کھات
غیر قیمتی ہے۔ سب سے زیادہ بے چینی کو ٹوکی کانیں ٹوکی

نہرو میں ہے۔ کوکشیلیش ہے۔ کہ ان کی اجرتوں میں
فلسفین میں یہودی مشرڈ لڈر سکری ڈاڈا دات سے
ملا وطنوں کی تعداد مشرڈ برٹگوئے کے جواب میں
بیان کیا کہ ستمبر ۱۹۲۱ء اور اخیر جون ۱۹۲۱ء کے درمیان فلسطین
میں یہودی جلاوطنوں کی تعداد اندازاً ۵ ہزار تھی۔

صدر جمہوریہ پوائینڈ یورپس۔ ۱۲ ستمبر - پوائینڈ
کے قتل کی کوشش کا دہرے کے مارشل یسٹر کی وجہ
جمہوریہ پوائینڈ پر کسی شخص نے آج پوائینڈ سے تین فائٹ
جو بعد میں خود کشی نہ ہوا پڑ گیا۔ مارشل کو تو کوئی گولہ نہیں
پہنچا۔ مگر اس کا ساتھی زخمی ہوا۔ مارشل پوائینڈ اور یسٹ
درمیان دونوں کے بعد کے متعلق جھگڑا برپا ہے۔
یونانیوں کی یونان میں سے انکو رسے والیسی میں
بربادکن والیسی گاؤں تباہ کر دئے ہیں۔ اور یسٹ
کے درمیان ایک وسیع برباد شدہ رقبہ بنا دیا ہے۔

امیر فیصل کے قسطنطنیہ کی ایک خبر ملے ہے کہ ان
خلاف تیار ہیں نہال پاخانے قوت تک فوج رقیب
دے رہے ہیں۔ جس سے ان کی ایک فوج یہ ہے کہ ان کی
کو اٹھا کیا جائے۔ اور دوسرا امیر فیصل کے خلاف شمال
میں شورش پیدا کی گئی۔ اور اسکی جگہ سینوسی سردار کو قتل
الشوکیوں کا برطانیہ الزامات لندن ۱۲ ستمبر - انگریزوں
سے قطع انکار ہے۔ بالشوکیوں کو یہ وارث
بھی تھی۔ بالشوکیوں نے اسکا جواب دیا ہے اور ان تمام الزامات
سے انکار کیا ہے جو ان پر لگائے گئے تھے۔

کمال یا شا کا قسطنطنیہ ۱۲ ستمبر - انگریزوں نے
عزم باخزم کمال یا شا کو مارشل کا درجہ عطا کیا ہے۔ مادر
غازی کا خطاب دیا ہے۔ کمال یا شا نے اعلان کیا ہے کہ
جب تک ایک ایک یونانی ترکی علاقے نہ نکال دیا جائیگا۔
اس وقت تک وہ تلوار میان میں نہیں کریں گے۔

شاہ یونان ۱۲ ستمبر - شاہ یونان اور ولیمین
کی واپسی ۱۲ ستمبر کو اناطولیہ سے واپس آجائیں گے
ان کے خیر مقدم کیلئے عظیم الشان تیاریاں کی جارہی ہیں۔
پروگریس میں (رنگا۔ ۱۲ ستمبر) امریکیوں نے پروگریس
بادرچی خاتے ۱۲۰۰ بادی خاتوں کا انتظام کیا ہے جو فائش
بچوں کے لئے روزانہ ۴ ہزار روپے تیار کرتے ہیں۔

(اہتمام شیخ عبدالرحمن قادری پرنٹر و پبلشر ضیاء اسلام پریسی ٹاؤن میں چھپرہ لکان کے لئے شائع ہوا)

دین کی نصرت کے لئے کہ ایمان پر شوق ہے
 خَشِيَ أَنْ يَبْذُرَكَ مِنْكَ مَعًا مُحَمَّدًا
 اب گیا وقت

فوتیسا ایک نئی آیا پڑسیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اقبال کریگا اور بڑے نفع اور صلہوں سے اکی سبکی ظاہر کر دیگا۔ (ابا مہر معون)

مضامین شام الیم

کارواری اور

متعلق خط و کتابت میں
میں نے جو

ایڈیٹر۔ غلام نبی ۔ اسٹیٹ۔ مہر محمد خان

مجله مورخه ۶ - اکتوبر ۱۹۲۱ء بمطابق ۳ صفر المظفر ۱۳۴۰ھ

الشيخ

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ
نولانا مولوی صاحب در شاہ صاحب نے روز
حصہ کے بعد مسجد اقصیٰ میں درس قرآن کریم دینا
شروع کر دیا ہے ۔
جناب قاضی امیر حسین صاحب روزانہ بخاری شریف
کا درس دیتے ہیں ۔ اور مولوی محمد انیسمل صاحب آجکل
مکتوبات مسیح موعود سناتے ہیں ۔
دو دن مکملوں کے طلباء پہنچ گئے ہیں ۔ اور
پڑھائی شروع ہو گئی ہے ۔

نظ
افکار گوهر

(از جناب ذوالفقار علی خان صاحب شہرام کوہری)
شہید حسن احوال تیرے یارب ہر طرف دیکھے
جدہر دیکھے تیرے اخلاص اے سر بکھ دیکھے
منگوا لطف سے ساقی اگر تو اس طرف دیکھے
تو اپنے رنگ میں رنگین پاری صف کی صف دیکھے
بنے ہیں نفس حیرت تیری صورت دیکھنے والے
نہلی دیکھ کہ تیری کوئی پھر کس طرف دیکھے
تیرے عشاق کئے انسو بنے ہیں عرش کے تارے
یہ وہ مونی نہیں جن کو کبھی چشم صدف دیکھے
کوئی ایسا نہ دیکھا از دل ہم جس سے کہہ دیتے

تہا ری چاہئے والے ہی دیکھے سب مٹ دیکھے
 بدل لے اپنی قسمت اس سے تولے انگلی نہ
 کہ جو قطرہ فلک کے گھر کے آغوشِ مدد سے
 پتہ کیا یا سکیں افراط اور تفریط کی آنکھیں
 بصیرت ہو جسے وہ رہبر شاہِ نجف دیکھے
 میرا تیرا تاثیر نظر تیرا نہیں ساتی
 نصیب اس کے کہاں ایسے کہیر کے دن دیکھے
 نکاح میں پاک کرے اپنی پہلے آب کوثر سے
 کسی کا دیدہ پُر شوق پھر تیری طرف دیکھے
 تقابل سے کھیلے انقلاب قوم کی حالت
 سلف دیکھے ہوں جس نے اب وہ احوال خلف دیکھے
 مدینہ دیکھنا جس کو ہوائے گوہرِ بہاں آئے
 ہمارا قادیان دارالامان دارالشفاعت دیکھے

حضرت خلیفہ المسیح کی ڈواری

۲۰ اکتوبر بعد نماز عصر مبارک میں حضرت خلیفہ المسیح کے حضور بروہی سید احمدی صاحب حیدر آبادی نے اپنی نظم مبارک کراہی پڑھی۔ اور اس کی ذمہ داری کیا۔ میاں نظام الدین صاحب ٹیلہ نے اپنی نظم پڑھ کر سناچی۔

جناب میر تقی علی صاحب نے "ہدایات لبرین" پیش کی۔ جس کو ملاحظہ فرماتے ہوئے اس کے ناصح کے متعلق فرمایا کہ اس کا نام "ہدایات بلفین" ہوتا تو اچھا تھا۔ اور پھر ارشاد فرمایا کہ بیچوں کا اصول ہے۔ کہ کیا تو کتاب بھیجے گی نہ بکے۔ اگر بھیجے گی تو خوبصورت۔

یکم اکتوبر کو عصر کی نماز کے بعد مولوی محمد علی صاحب لاہور کے نئے دو ورقہ ٹریڈنگ کاغذ پر لکھا اور کہا کہ کتنی بڑی غلطی ہے۔ کہ ان اصحاب کی تحریروں سے یہ نتیجہ نکالا جائے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود کی نبوت کے مستحق ہیں۔ اگرچہ ان لوگوں نے یہ کہا کہ یہ ہے مجددین میں سے ہے اور پھر کہا وہ نبی نہیں۔ کیونکہ کثرت امور غیبیہ پر اطلاع بجز مسیح موعود کے اور کسی میں نہیں پائی جاتی۔ تو اس سے یہ کیسے لازم آیا۔ کہ ان کے نزدیک مسیح موعود بھی نبی نہیں۔ پھر فرمایا کہ اس بات کو حقیقتہً اوجی کے اس حوالہ سے واضح کیا ہے۔ کہ پہلے اوپر اقطاب نبوت کے نام کے مستحق نہیں۔ کیونکہ ان کو کثرت امور غیبیہ نہیں ملی۔

۲۰ اکتوبر کو بعد نماز عصر جناب شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نے اپنی نئی کتاب "استاد اپنی" بجاواب "مختار فیادانی" مصنفہ ایڈیٹر صاحب لائن گزٹ پیش کی۔

اخبار احمدیہ

چودھری الہ بخش صاحب احمدی صوبہ پنجاب میں پندرہ روزہ منبر پر بیٹھ کر پانچ ماہ رمضان سے باہر پیش پڑھیں۔ ثناء اور کچھ سفیدی رعبوت میں شریعت پر مبنی ہے۔ چودھری صاحب مذکورہ بڑے فاضل ہیں۔ بلکہ ان کے تبلیغی امور میں بہت دلچسپی لیتے ہیں۔ اس لئے در خواست ہے کہ احباب ان کی خدمت کے لئے دعا کریں۔ نیز اگر کوئی صاحب محبوب بخند بنا سکے ہوتا تو براہ مہربانی اطلاع دیں۔ زیادہ تر شکایت یہ ہے کہ محدہ اپنا کام بخوبی نہیں کرتا۔

خانہ رواد بخان احمدی تب اخبار دیکھل افسر ماسٹر محبوب عالم صاحب شمس آباد (انگ) کے ولادت اس اللہ تعالیٰ نے فرزند پرہیزگار پیدا کیا۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے۔ آپ نے ایک روپیہ خریدا جس میں چلے۔

باور عورت اللہ صاحب اسسٹنٹ مینسٹر برکٹ ہاؤس ۱۰ اکتوبر کو فرزند زینہ ہوا۔ حضرت صاحب کے نام نصرت اللہ رکھا۔ عمر خوب فائدہ میں داخل کیا جواہ اللہ میرے ماں محمد سعید صاحب سعدی در خواست نما (لاہور) کا کار کا۔ بارک احمد کئی دنوں سے سخت بیمار ہے۔ اور نیز خاکسار کی چھوٹی ہمشیرہ چند یوم سے بارضہ بیمار ہے۔ التماس ہے کہ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ والسلام خاکسار محمد انور اکویم احمدی۔ لاہور

میری اہلیہ عرصہ دو ہفتہ سے سخت علیل ہے۔ طاقت نے جواب دے دیا ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرما کر ثواب حاصل کریں۔ محمد علی علیخان احمدی۔ گڑھ خاکسار کی والدہ صاحبہ اور میاں فاسم علی صاحبہ احمدی محمود پوری بہت سخت بیمار ہیں۔ صحت کے لئے دعا فرمادیں۔ فضل الرحمن۔ سکریٹری انجمن احمدیہ اہل حقہ چھوٹے والوں کی خدمت تارکان حقہ کے اسماؤں کے لئے ناموں کے بعد کی

حب ذیل ہے۔ (۱۶۰) محمد عبد اللہ خان مسکن موضع بی باور خان علی ہوشیار پور (۱۶۱) میاں طالب دین صاحب احمدی گھنٹہ گھر (۱۶۲) میاں روشن دین صاحب گھنٹہ گھر (۱۶۳) محمد افضل شاہ صاحب مہاراج میکر۔ لاہور (۱۶۴) منشی عبد العزیز صاحب احمد صاحب بہادر افسر مل گجرات۔ (۱۶۵) چودھری غلام رسول صاحب گھنٹہ گھر (۱۶۶) مسعود کرم علی صاحب گھنٹہ گھر (۱۶۷) دی گھنٹہ مالابار (۱۶۸) میاں محمود مالابار (۱۶۹) میاں محمد زین العابدین۔ لاہور (۱۷۰) میاں محمد شریف صاحب سیلونی (۱۷۱) میاں الیم علی محمد شریف صاحب سیلونی (۱۷۲) میاں کے۔ سید محمد اوسٹین۔ سیلونی۔ (نامم تربیت۔ دیوان) موضع قتال پور ضلع عثمان میں میاں نماز جنازہ اصل دین باغبان مخلص اور نیک احمدی تھے۔ حاشیہ کہ رات فوت ہو گئے ہیں۔ خدا مغفرت کرے۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں۔

الراحمہ محمد خیانت خان احمدی سلام اللہ علیہ فتح دین محمد عبد اللہ زین الدار شاہ والی غور دین گجرات فوت ہو گیا ہے۔ جنازہ غائب پڑھا جائے محمد دین امام مسجد احمدیہ شاہ والی۔ ضلع گجرات میرا داد کا بھٹکے آہی فوت ہو گیا ہے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ جنازہ غائب کے لئے احباب در خواست دعا کرتا ہوں۔ ماسٹر محمد عثمان آئین بنو پور اس جگہ ایک احمدی عورت اور ایک میری ہمشیرہ مدد اپنی دو دختروں کے جوا احمدی تھیں۔ فوت ہو گئی ہیں۔ نماز جنازہ غائب کے لئے تبلیغ فرما کر مشکور کریں۔ فضل دین سکھ اتھال۔ ڈاکٹر سلیم الدین صاحب بھاگلپوری جو عرصہ سے بیمار تھے۔ ۲۰ اکتوبر کو انتقال ہو گیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں۔

خاکسار محمد عاقل بھاگلپوری۔ قادیان مسعود دولت بی بی علیہ چودھری محمد شریف صاحب احمدی سکھ گھنٹہ گھر کہ دیندار و مخلص تھے۔ ۲۰ اکتوبر

نیکو مولوی احمدی دس گھنٹہ میں فوت ہوئے۔

اپنی مسئلہ کو بھیرہ آزدو میں طوفان سے ایک ہزار آدمی ہلاک ہوا ۛ

یہود نے مسیح کو صلیب پر چڑھا
اور دہریہ سے جھاکر اس کا

گناہ ہم پر ہماری اولاد پر۔ پھر شہر مدینہ میں رہ کر حضرت
محمودیم کے ساتھ معاہدہ کر کے دغا کیا اور نتیجہ یہ ہے کہ
آج تک یہود قوم دربدہ پھر رہی ہے۔ اور یہودی
ایسی اعلیٰ تہذیب کے دھوؤں کے باوجود یہودی
آئے دن قتل گئے جاتے ہیں۔ اور ہزاروں کی تعداد
میں۔ انبیاء کی مخالفت اور انکار ایک خرفناک لعنت
ہے۔ اور افسوس اور غم کا مقام ہے۔ کہ یہودی قوم
نے بھی اس زمانہ میں خدا کے ایک نبی کا انکار کیا ہے
دیکھئے یہ انکار انہیں کہاں تک پہنچا نا ہے۔ پھر
لئے یہ خوشی نہیں۔ بلکہ رنج کا مقام ہے۔ کہ قوم
نے ایسی حرکت کی۔ اللہ انکو ہدایت دے۔ اور
برکات احمد سے مالا مال کرے۔

غرض انبیاء کی مخالفت میں بڑا بھاری نقصان ہے
اور معلوم نہیں کہ افریقہ کے باشندوں نے کس نبی
کی مخالفت میں یہ سزا پائی ہے۔ کہ جب سے تاریخ
نامہ ملتی ہے، وہ ہمیشہ غلامی اور ماتحتی اور ذلت
س دکھائی دیتے ہیں۔ اس ملک میں لاکھوں افریقی
لوگوں سے کہتے ہیں۔ اور ملک کے قانون کے

سطابق آبادی کے اکثر معزق ان کو حاصل میں۔
 پھر بھی آئے دن گوروں کے ہاتھوں بہت ظلم اٹھاتے
 اور قتل کئے جاتے ہیں۔ تاہم جبرئیم جون سن ۱۹۲۱ء
 کانار ریاست اوکلاہاما سے اخباروں میں چھپ رہے
 کہ ایک گوری لڑکی کے سبب نیگرو اور گری آبادی
 میں لڑائی ہو گئی۔ ایک دن میں ۷۵۰ کسٹرونس

آزاد اور دولت مند ملکوں میں صدیوں کی کوششوں کے بعد جو حقوق سیاسی اور تمدنی بہودیں کو حاصل ہو چکے ہیں۔ ان کو چھوڑ کر فلسفہ کی داری میں جا آباد ہونا ہماری قوم کے واسطے ایک بڑی بھاری حماقت ہوگی۔ جس کی نظیر یہودی تاریخ میں پہلے نہیں۔ مگر مارگن نٹھا کا خیال ہے کہ یورپ کے عیسائیوں نے مذہبوں کو نقصان پہنچانے کے واسطے یہ نئی تحریک ایجاد کی ہے۔ اور یہودیہ و قوتی سے ایک اندازہ مذہبی جو شش کے ماتحت اس پر ختم ہو رہے ہیں۔

طوفان اور فوج

بادجوہر اور تجارت اور احتیاطوں اور سائنسٹک کوششوں کے۔

انسانی جان کے بچانے کے واسطے مغربی ممالک میں کی جاتی ہیں۔ خدائی ہاتھ کو جب وہ انسان کی اسکی بدیوں کی سبزا دینا چاہتا ہے۔ کوئی روک نہیں سکتا یہاں ایک شہر جو بلو میں ہرجون مسلمانہ عرک طوفان سے پانچ سو آدمی غرق ہو گئے۔ اور اندازہ کیا گیا کہ چار کروڑ روپیہ کا مالی نقصان ہوا ہے۔ ایک اخبار نویس نے فمشہور طوفانوں کا نقشہ دیا ہے۔ جو برج ذیل ہے۔ یہ سب ۱۹۰۸ء سے ۱۹۱۲ء تک سات سال کے اندر واقع ہوئے۔ کیا اسقدر طوفانوں کے لحاظ سے یہ زمانہ ایام طوفان نہیں کہلا سکتا۔ اور اگر کہلا سکتا ہے۔ تو پھر اس طوفان کا نوح کون ہے جو جو اور غور کر دو۔ کہ اللہ تعالیٰ کے کام حکمتوں سے

مالی نہیں

اپریل ۱۹۷۹ء اور شہر باغ - ملک چین میں طوفان آیا
دو ہزار آدمی غرق ہوئے ۔

ستمبر ۱۹۸۸ء - گلوسٹن - ملک یونائیٹڈ ایٹس میں
طوفان سے چھ ہزار آدمی غرق ہوا :

اکتوبر سنہ ۱۹۵۷ء - حیدرآباد دکن ہند میں طوفان سے
دس ہزار آدمی غرق ہوا :ۛ

سفرِ اعراس، منٹری ری۔ ملک میکسیکو میں طوفان کے
بڑے سواؤں غرق ہوئے۔

۱۲۱۳ ع. - کیو، ناچیو، در خاک میکویس طوفان
یک هزار آدمی هلاک ہوا +

القض بسم الله الرحمن الرحيم

قادیان دارالامان - 4 - اکتوبر ۱۹۳۱ء

مسلمانوں کے لئے دُنیا کے قابلِ عداقت

(از جناب محترم مفتی محمد صادق صاحب اسلامیت)

بدقسمت بیٹا | ایک عیسائی اپنی سرکشی اور بغاوت کی سزا پاتے ہوئے قس اسلامی ملک میں قتل ہو جانے۔ تو سارا یورپ امریکا صبح بیکار کرتا ہوا آسمان پر رٹا دیتا ہے۔ لیکن اگر لاکھوں یہودی عیسائی یورپ کے وسط میں عیسائیوں کے ساتھ قتل ہو جائیں تو کوئی جو نہیں کرتا۔ ۷ جولائی کے لندن کی مار میں خبر آئی ہے کہ اگر انیا علاقہ دس میں ایک لاکھ یہودی عیسائی نے قتل کر دیا۔ مرن اس واسطے کہ وہ عیسائی نہیں تھے۔ یونان کس بے رحمی سے ایشیائے کوچک میں مسلمانوں کے گھاؤں کے گاؤں جلارہے اور بچوں اور بزرگ اور بوڑھوں کو تہ تیغ کر رہے۔ مگر یورپ امریکا میں کوئی آواز یونان کے خلاف نہیں اٹھتی۔ یہودیوں اور مسلمانوں کی قسمت برابر ہوتی چلی جاتی ہیں۔ ہر دو مظلوم اور انہی کوئی داورسی کر نیوالا نہیں۔ یہودیوں پر تو یہ مذہب بے رحمی کے انکار اور ارادہ قتل سے شروع ہوا تھا۔ کہیں مسلمانوں نے بھی بھولے سے کسی بڑے مسیح کا گھرانہ کر دیا ہو۔ سوچنا چاہیے۔ اور مصائب کے روحانی باب کو تلاش کر کے ان کا ازالہ کرنا چاہیے۔

یہودی نقصان میں
یہود ہزار نامیت المقدس
کو جا رہے ہیں۔ کہ وہاں اپنا

یہودی کھربانیں۔ اور لاکھوں روپیہ اسپر جمع کیا جا رہا ہے۔ لیکن بعض بڑے مدبر یہودی اس تحریک کے سخت مخالف ہیں۔ مثلاً ہنری مارگن تھا جو ایک بڑے معروف یہودی بزرگ تھے ہیں۔ انہوں نے ایک مضمون شائع کیا ہے۔ کہ یورپ اریک کے

قتل ہو چکے ہیں۔ مگر یہی گورے بہت بخوشی سے
 گئے ہیں۔ اور کالے بہت۔ ذرا بھی نہیں ہے۔ اس
 شہر میں مارشل لا جاری ہو گیا ہے۔ کاش یہ لوگ
 دین اسلام کی پیروی کریں تاکہ کالے گورے کا
 سوال ہی برسان سے اٹھ جائے۔
 مظلوم شیکرو | یہی ہی ایک اور خبر ہے۔ کہ
 شہر سیالکوٹ کا ایک ایک شیکرو
 یہ الزام تھا کہ اس نے کسی گوری کو بھیڑا ہے جس پر
 وہ حوالہ پولیس تھا۔ تاکہ اسپر معذور چلایا جائے گورو
 لوگ اسے پولیس سے چھین کر ایک میدان میں لے
 گئے۔ اور جبراً ایک درخت پر چڑھا کر درخت کو
 آگ لگا دی۔ اس کے مرنے کا نشانہ خداوند سبحان
 کی ہزار ہا عظیم بھیڑیں اس خوشی سے دیکھ رہی تھیں
 جس خوشی سے سنا گیا ہے۔ کہ کسی زمانہ میں وحشی لوگ
 اجنبی آدمی کو مارا کرتے تھے۔ کیا یہی اناجیل کی حد
 سال کی تعلیم کا اثر ہے۔ ترکوں کے مظالم کے
 افسانوں پر شور مچانے والے اسپر خور کریں؟
 اس سے بھی بڑھ کر کہ ایک نیاں سیزٹ میں بیٹھی
 ہوا ہے۔ کہ آئندہ کوئی شیکرو بھری یا بیری فوج
 میں بھرتی نہ کیا جائے۔

ہم کب تک دین کی "ہندوستان میں اس وقت
 پولیس کلکٹر کی
 اشاعت کے لئے لکھتے؟" جانتیں ہیں۔ ایک بار
 کونسلوں کے ممبر اور گورنمنٹ کے وزیر ہیں۔ دوم
 وہ جو انڈین نیشنل کانگریس کا کام کرتے ہیں۔
 اول والا کہ خود بخود اور طرح طرح سے
 لٹا ہے۔ وہ درجہ اول میں سفر کرتے ہیں۔ شہر
 میں جاکر عالی شان ہونٹوں یا کوٹھڑیوں میں رہتے
 ہیں۔ ہزاروں روپیہ کی تنخواہ سرکار سے لیتے
 ہیں۔ اور خوب موبیل اڑاتے ہیں۔ دوسری
 طرف وہ لوگ ہیں۔ جو اپنے آرام کی پرواہ نہ
 کرتے۔ تیسرے اور درجہ اول اور درجہ

دوم میں سفر کرتے ہیں۔ ہر روز قریباً ادھر
 ادھر ٹپے پھرتے ہیں۔ سٹی۔ جون۔ جولائی۔
 اگست کے مہینوں میں بجائے کسی پٹری پر
 آرام کرنے کے پرچار کرتے ہیں۔ اس تمام
 محنت کے محض میں انکو بے کار سے ضرور
 ملے ہیں۔ بعض جگہ عقیدت مند ان کی گاڑیاں
 کھینچنے پر آمادہ کرتے ہیں۔ گویا ہر مرض قریباً
 وہ ہو گیا ہے۔ اور ان کو انکو سونے نہیں پڑتا۔
 یہ لوگ گاڑی کے کپڑے پہنتے ہیں۔ اور کئی دنوں کو
 کھانا بھی وقت پر نہیں ملتا۔ اگر ملتا ہے۔
 تو سٹری ہوئی پوریاں۔ انہیں سے
 بعض زوجہ و اولاد کو کانگریس فنڈ سے قلیل
 تنخواہیں بھی ملتی ہیں۔ گو بڑے بڑے لیڈر
 عموماً سب سے تنخواہ ہوتے ہیں۔ جن کو
 ہزاروں و لاکھوں روپیہ کی آمدنی پر لات
 مار کر فقیروں اختیار کی ہے۔

(الاجبت لے۔ بندہ نامہ۔ ستمبر)
 دو دن قسم کے لیڈر "جن کا لالہ صاحب نے ذکر
 کیلئے۔ ان کا منتہی نظر اور نصب العین۔
 حیاۃ الدنیا" اور زمینہا کا جلب کرنا ہے۔ پہلی
 قسم کے لوگوں کو ان کے نقطہ نگاہ سے پیچھے
 حاصل ہیں۔ اور موخر الذکر کے نزدیک مقدم
 کو جو حاصل ہوا ہے۔ وہ کافی نہیں۔ اس لئے
 وہ زیادہ حاصل کرنے کے لئے جو کچھ ملتا ہے
 اسکو چھوڑ کر سرگرم عمل ہیں۔ ہم اس وقت دونوں
 میں سے کسی کے فضل پر بحث نہیں چینی یا کسی کے رویہ
 کے جواز یا عدم جواز یا نصب العین کی درستی
 یا غلطی پر بحث کرنا نہیں چاہتے البتہ ہم کو موخر الذکر
 لوگوں کے عمل سے ایک نتیجہ نکالنا ہے۔ اور وہ یہ کہ
 ہم مانتے ہیں۔ کہ ان کا مقصد ہمارے نزدیک
 بہت اونٹ ہے۔ مگر آپ دیکھ رہے ہیں کہ وہ اپنا
 ادنیٰ مقصد کے لئے کیا کچھ کہتے ہیں انکو مقابلاً
 یقین کرتے ہیں کہ ہمارا مقصد بہت اعلیٰ اور بہت
 ہی ارفع ہے۔ جس کا نام "دین" ہے۔ اور ہم

بارگاہ نایت بلند انشائی سے اعلان کرتے ہیں کہ ہم
 خدا تعالیٰ کے صبح اور اس کے خلفائے اقصیٰ پر اقرار کیا
 ہے۔ کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم کر چکے ہیں۔ پس کیا ہیں
 نظر نہیں آتا کہ۔
 ہر طرف کفر است جوشاں بچو افواج یزید
 دین حق بیمار و بے کس بہر زین العابدین
 کیا ہم نہیں دیکھ سکتے کہ۔
 پیش چشمان شما اسلام در خاک افتاد
 اس وقت کیا ہم سے یہ سوال بر محل انہیں کہ
 حیرت غصہ پیش حق اور حق متعین
 یہ سوال ہے۔ جو ہم میں سے ہر ایک کو اپنے نفس کو
 پرچھنا چاہیئے۔ کہ وہ کیا کر رہا ہے۔ اس نے کیا
 قربانی کی۔ اس نے کہاں تک وقفیں اور کلفتیں
 اور سختیاں برداشت کیں۔ کہاں ہم نے کفن سر کو
 لپیٹا۔ اور میدان عمل میں نکلے۔

پہلوں کا نیند ہمارے سامنے ہے اور ضرورت یہ ہے۔ کہ ان
 کے طریق عمل کو کام میں لائیں۔ جب تک ہم میدان عمل
 میں نکلنے کے لئے نذرانے کی طرف دیکھتے رہیں گے
 اس وقت تک ہم کچھ نہ کریں گے۔ ہم نے دین حق کی
 اشاعت کرنی ہے۔ ہم پہلے مجاہدوں کے جانشین ہیں
 ہم پر لازم ہے۔ کہ ان کے نقش قدم پر چلیں۔ ہم
 دیکھ رہے ہیں کہ یہ چھوٹے مقصد والے اپنے مقصد کے
 حصول کے لئے کیا کیا مشقتیں برداشت کر رہے
 ہیں۔ کیا ہم اپنے بڑے مقصد کے لئے بڑی سے
 بڑی قربانیاں نہیں کریں گے؟
 دنیا ہماری طرف تکی ہو۔ فرزند ان آدمی کے آدمی
 پیغام سننے کے لئے تیار ہیں۔ ہم کیا پیغام حق ان لوگوں
 تک پہنچائیں گے۔ اور وہ انت جو ہیں سپرد کی گئی ہو۔ انکے
 ان کے سپرد کیجے۔ جس موعودے میں دوسروں پر ہر دیکھ
 نہیں سکھایا۔ بلکہ ہم میں سے ہر ایک کو ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔
 ہم جانتے ہیں کہ خطرناک جنگل اور پڑ خار دادے ہمارے درپیش
 ہیں۔ مگر ہم اس ہم کو سر کرنا ہے۔ خواہ کچھ بھی ہو۔ ورنہ ہمیں
 اس صفت کے بٹ جانا پڑے گا۔ اور ہمارا مقام وہ مقام ہوگا
 جہاں رہنا اور دانت پینا ہی سو حضرت سچ موعود کیا زمانہ ہوگا

دین حق بیمار و بے کس بہر زین العابدین
 کیا ہم نہیں دیکھ سکتے کہ۔
 پیش چشمان شما اسلام در خاک افتاد
 اس وقت کیا ہم سے یہ سوال بر محل انہیں کہ
 حیرت غصہ پیش حق اور حق متعین
 یہ سوال ہے۔ جو ہم میں سے ہر ایک کو اپنے نفس کو
 پرچھنا چاہیئے۔ کہ وہ کیا کر رہا ہے۔ اس نے کیا
 قربانی کی۔ اس نے کہاں تک وقفیں اور کلفتیں
 اور سختیاں برداشت کیں۔ کہاں ہم نے کفن سر کو
 لپیٹا۔ اور میدان عمل میں نکلے۔

ایک ضروری اطلاع

نظارت تالیف و اشاعت کو ان کے ذریعہ دارالصناعت
حضرت خلیفۃ المسیحؑ کی اجازت سے سیالکوٹ میں کھولا ہے
اور کسی خاص شخص کی ملکیت نہیں۔ اور جس کے نفع پر
تبلیغی مشنوں کو اعلیٰ درجہ سے ترجیح دینی۔ یہاں ہونا ہوال
یعنی فٹ بال کرکٹ ال اور اکی باں وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ
مضبوط اور خوبصورت ہوتا ہے اسکے مصالحوں میں
چھ رنگ ہیں دیانت داری کو شرط رکھا جاتا ہے۔ بہرہ و ہوا
جسکو کسی رنگ میں بھی کیسے کہ سامان سے اعلیٰ ہو۔ مثلاً بیگ
پیر کا نڈا ہوا ہے۔ یہ سامان لک سکتا ہے۔ نہایت عمدہ ہے۔ کہ وہ
فحش کرکے بھی ہاتھ لارہا ہے۔ مال ملگوا نہیں۔ تمام اشیاء کی کمر
دارانہ طور سے تبلیغی سرگرمیوں میں بہت بڑی ضرورت

س کے جتنے ہوئے سامان کو اپنے ہاں کے سکوکوں۔
یسی و انگریزی کلیوں۔ کالجوں و فوجی انستروں کے
سے بھاڑ کو کھاٹیں۔ پور آرڈر حاصل کریں۔ ایسے فوجیوں
ہم معقول کمیشن دیں گے۔ ہر انجن کے سکریٹر
حسب کارڈ و اس پر لکھنے جس قدر چاہیں
مال کئے جائیں گے۔ اسی ذمہ پر بطور ترغیب
نہی ارسال کیا جاسکتا ہے۔ نیو انجمن وارڈن صاحب
سینٹرل سٹاکس شہر کے نام بھیجیں

لوس 21/A234

جسمیں ہمال۔۔۔ بیج اور آٹا کے کرایہ ریل از یکم و ستمبر ۱۹۲۷ء کے متعلق اضافہ کیا گیا تھا۔ وہ (کنکینس) منسوخ کیا جاتا ہے۔ فی الحال ان اشیاء خود دنی کے نرخوں میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں کی گئی۔ جو کہ راتہ و سیرت ریلوے پر حسب معمول جاری ہوتے ہیں۔

یہ بیرونی اشتراکیتیں ان سے عجیب۔
 ڈاکٹر عبد الرحمن - ۱۶/۱۲/۱۹۶۷ء

شیخ

سید احمد نور صاحب مہاجر کالی نے یہ حالات زندگی بہت
دلچسپ ہیرائے میں لکھے ہیں۔ ۱۲ صفحے حجم۔ اس
رسالہ کے پڑھنے سے احمدیت پر ایمان تازہ
ہوتا ہے۔ عجائبات قدرت الہی نظر آتے ہیں۔
ایسا دل آویز بیان ہے۔ کہ ا دل سے آخر تک
پڑھنے کے بغیر رسالہ ماتم سے نہیں رکھا
جاسکتا۔ سائے تین آنے کے ٹکٹ بھیج کر منگو ایس
ی پی طلب کرنا ہو تو کم از کم تین کتابوں کا۔ درختیں

سید احمد نور مہاجر کا بی۔ قادیان
پنجاب

مت سلا حیت

محبہ عظیم سے نقل کیا گیا ہے۔ جس کی عبارت یہ ہے
مقدی جیسے اعضا و اناعہ ہر شے طعم نافع بلغم و درجہ و دفع
پواسیر و جذام و استسقا و زوی رنگ و تنگی نفس و دقہ و کونجیت
نسا و بلغم و قائل کہ گرم شکم و مفت سنگ گردہ و مغلطہ و سلسلہ اول
و سیلان منی و زبونت و دور و مفاصل وغیرہ و غیرہ کیلئے بہت
مفید ہے بقدر دانہ خود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ
استعمال کریں۔ قیمت انجم اول ہر قسم دودھ ۸۰ روپیہ تولہ۔

لنگیاں اور کلاہ

ہنرمند کی نگاہیں مشہدی اور پشادری - بادامی - سیاہ اور سفید ماسی ریشمی اور موتی ٹسری - صاف سفید اور بادامی اور پشادری لڑکیاں ہر قیمت کی مل سکتی ہیں۔

انگرنو کا بی مہاجر سوداگر قادیان۔

مولوی محمد علی صاحب دہلوی خطا

مولوی صاحب آپ کے رفقا و بعض اوقات آپ کی پہلی حالت کو یاد رکھ کے براہِ انسوس ظاہر کرتے ہیں۔ کہ مولوی صاحب ہمیں تیس برس پہلے ہمارے ہر صدمہ و کھن کے حریف قادیان کا کام کرتے رہے۔ گردن اُن کی کوئی تعداد نہ ہوئی۔ آج یہاں مولوی صاحب کی حالت ہے۔ اور کئی کتب بھی تصنیف کیں اور ردِ پیہ بھی جمع کیا ہے۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ زمین ہزار، ردِ پیہ جس سالانہ پرانی گرسے چند بھی انجمن لاہوریہ کو دیا۔

مولوی صاحب اگر آپ بلند کام کرتے رہتے تو آپ کو بالفرد قادیان میں بہت بہتر اجر ملتا۔ مگر آپ نفس کے تابع ہو گئے۔ اور نفس میں چیز کو حاصل کرنا چاہتا ہے وہ آپ کو حاصل ہو گئی جو ہندو یا ہندو۔ چشم اور دشمن دل با شاد۔ مولوی صاحب آپ کے رفقا و غیرہ پر پوچھا کہ میں سے بعض کو غیر احمدی سمیت لاجنہ زدہ غنیمت احمدی امام کی اقتداء میں نہ رہتے دیکھا جاتا ہے۔ تاہم سنا جاتا ہے کہ آپ کی انجمن سال ۱۹۱۲ء میں تیرہ ہزار کی مفروضہ رہی ہے۔ کچھ مزید خیالات کو دست دیں تاکہ آپ کی انجمن مفروضہ نہ رہے۔

فخر سیف الدین احمدی حکیم ازلیہ روزنامہ شہر کپور تھل میں احمدی مبلغ تبلیغی وفد ۸۰ رشتہ کو گنبد رختہ پہنچا۔ ۱۸ و ۱۹ کو ہنارہ یوں وزیراعظم ریاست کی کوٹھی پر آمد ایک جیسے شام ۷ بجے شیک مولانا غلام رسول جٹ راجپوتی اور مولوی خواجہ امد کے درمیان مسئلہ خلافت اور مسئلہ وفات مسیح پر مناظرہ ہوتا رہا۔ دو ہزار کے قریب مجمع تھا۔ اور کچھ احمدی حقیقہ اسلام پر مولانا غلام رسول صاحب ایک بے نظیر غارت خانہ تقریر زانی۔ خاک راجہ احمد سکریٹری تبلیغ

خطبات محمود شاد

چھپر دیا ہے صاحب جلد نکالیں۔ اگر اس کی بات جلد کے مستقل اخبار بنتی ہے تو نکلیں۔ تاکہ دیہی خطبات میں پیشگی ایک ردِ پیہ وصول کر لیا جاوے۔ جو آخری جلد میں واپس دیا جائیگا۔

ترک موالات واحکام اسلام

مؤلفہ حضرت فضل مریضہ مسیح ثانی امیہ اللہ بفرہ و دارہ ذیہ کج اکو رب کے پہلے ہفتہ میں لکھا خط چھپر جائیگی۔ قیمت ۵۰۰ تقسیم میں سے زبیر کے خریدار کو مکمل فیصدی بھی دیا جائیگا۔

کتاب گھقادیان

پیشگوئیوں کے اصول و معنی

مفہوم مندرجہ معنی میں پیشگوئیوں کے متعلق ایسی اصول انہی جو احکامات سنت و حدیث کی ہیں۔ کہ ان کے مدد پر آپ جلالت کی پیشگوئیوں پر تمام اعتراضات کا مذاں شکن و شکستہ جواب دے سکتے ہیں۔ ہرناظر ایک والی پیشگوئی کے الفاظ و الفاظ کے معنی پیشگوئی پر فیوض و کتب اس میں آگیا۔

دوسرا مفہوم ایک عیسائی کے جواب میں جو مسیح قرآن مجید کی آیات و تثلیث و کلام و غیرت مسیح و غیرہ کا بیان ہے۔ یہ ایک مذہب کی طرف سے نفرت میں لکھا گیا ہے کہ کلام ان کی کلامی ہی رہے کہ ان کے عقائد کے بعد کلام ان کے بیان کیا گیا ہے کہ ان کے بعد مسیح کا نام نہ لیا جائے۔ فرض یہ تشہد یک نہایت عجیبہ و غریب ہے کہ آپ اکثر ہر مسئلہ میں حاکم تو حرمین ہر سال لکھتے۔ ورنہ اس کے کتب چھپر نکالیں۔ ذی استعداد صاحب اسکی کاپیاں تقسیم کریں۔

نیو تشہد قادیان ضلع گورداسپور

خلافت محمود مصلح موعود

مولوی محمد علی صاحب امیر پیام کے مائے ناز رسالہ المصلح موعود کا خاکہ لایہ فیروز قریب کتب سے جواب و جواب جس میں حضرت فضل مریضہ مسیح ثانی امیہ اللہ بفرہ و دارہ ذیہ کج مصلح موعود ہو گیا قابلِ تردید نہایت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات سے راجح اور امیر پیام کے جبر کا مذکور کردہ اور دلائل کا رد ایسے عام فہم طریق سے کیا گیا ہے کہ امیر پیام اور اسکے حامیوں میں سے کسی کو آج تک اسکے جواب کا حوصلہ نہیں ہوا۔ ایک سال کے پرنسپل کی کتاب جو چند نسخے باقی ہیں۔ قیمت صرف ۸ روپہ و محصور لاگ۔

پتہ ۱۹۳۲

میر فائق بک انجمنی قادیان ضلع گورداسپور

نوٹ:- سند کی تمام کتابیں فاروق انجمنی سے مل سکتی ہیں۔

ملفوظات انور

مولانا مولوی حکیم خلیفۃ المسیح اول کے زمرہ کلمات و خطبات انور الدین صاحب جو وقتاً فوقتاً ظہار میں جھپتے رہے ہیں۔ ایک رسالہ کی صورت میں دیے نظر میں ہیں۔ قیمت ہر جھپتی مسیح ۱۔ مولانا دلی بٹھی مسیح ابن مریم اول اسے توسل ہوتا۔ نبوی نظم مصنفہ مولوی محمد اسماعیل صاحب ترکش قیمت ۱۰۰ دلائل حق پر زوال کتبہ۔ مصنفہ مولوی محمد اسماعیل صاحب نبوی نظم مصنفہ کے نقصانات اور مباحثات انجمن حضرت مسیح نبیائت دلائل طور سے بیان کی ہے۔ ہر تینوں کتابیں تہ کرہ بالا ہر ایک نام کتب قادیان سے مل سکتی ہیں۔

احمدیہ و غیر احمدی: جو حضرت مسیح موعود نہایت غلو میں کیا فرق ہے سخیانہ لکھا گیا چھاپی شدہ قیمت ۱۰ لغات القرآن: جس میں تمام قرآن مجید کی لغتیں منسلک ہیں۔ قیمت ہر (۱۰۰) مستند

شیخ رحیم بخش احمدی اہلبیت مغربان نامت

۱۔ حضرت یحییٰ موعودؑ کی ذاتیات کی نسبت ناقابل جواب اعتراض منتخب کیا۔
۲۔ ہم **حضرت یحییٰ موعودؑ** کو اس وقت ان معتبر منوکی ذہنیت میں دکھا دیگا جو خدا تعالیٰ کے برگزیدہ باعزم نبیوں کی ذاتیات پر کھڑے ہیں۔
سوال پیدا ہوتا ہے کہوں؟ فرماتے ہیں کہ **ہماری امام حضرت یحییٰ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام** اسی برگزیدہ جماعت کے کامل فرد ہیں۔ وہ برگزیدہ جماعت کو منی ہے؟ سناں ظاہر ہے باعزم نبیوں کی جماعت۔ کیونکہ اسی کا پہلے نکتہ ہے۔ سوا اس کے متعلق حضرت مولانا عبدالکرم رحمہ فرماتے ہیں:۔ کہ حضرت یحییٰ موعود اسی برگزیدہ جماعت باعزم انبیاء کے ایک کامل فرد ہیں۔ پھر یہ فرما کر کہ ”کوئی بھی ایسا اعتراض ہمارے امام کی ذات پر نہیں جو کسی ہی پر نہ کیا گیا ہو۔“ اے یہ بھی امر کھول دیا کہ آپ ویسے ہی نبی ہیں جیسے انبیاء سابقین۔ پھر یہ فرما کر کہ ہمارے اس دعویٰ کو توڑ دینا ہمارے سلسلہ کی بنیادیں پانی بھر دینا ہے۔ خوب متنبہ کیا کہ ہمارے سلسلہ کی بنیاد ہی نبوت یحییٰ موعود پر ہے۔ پس اگر حال غیر اس پر جو نبوت یحییٰ موعود کو خراج کن اسلام قرار دیں۔ کیا؟ حجاب

—

خطبہ جمعہ

ہمارا نصب العین

از مولانا سید محمد رفیع شاہ صاحب

۱۰ ستمبر ۱۹۲۱ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :-

دُنیا میں جتنے مقاصد بھی انسانوں کے لئے مقرر ہوئے ہیں۔ ان کے حصول کے لئے قدرت نے ذرائع رکھے ہیں۔ جو لوگ ان ذرائع کو استعمال کرتے ہیں۔ کامیاب ہوتے ہیں۔ جو نہیں کرتے وہ ناکام۔ خواہ ان کو کتنا ہی مشوق اور لگاؤ ہو۔ ہمارا دینی مقصد ایک اور بڑا یہ ہے۔ جو ہم اپنی وقت و توفیق سے ہر زمانہ میں ظاہر کرتے ہیں کہ اھل اللہ والہ الصراط المستقیم۔ کدے مولانا ہیں اپنی رضا کی راہ پر چلنے والے۔ ان کی راہ پر جن پر فیضانِ انعام ہوا۔ وہ کون لوگ ہیں۔ جن پر اللہ تعالیٰ کے انعامات برسے۔ وہ انبیاء۔ صدیق۔ شہداء اللہ علیہم السلام۔ جیسا کہ میں نے بتایا۔ مقصد حاصل نہیں ہوتا۔ جب تک اس کی لگن نہ لگ جائے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی صفت ہے کہ جو کرنا ہے۔ اسی کو ملتا ہے۔ مقصد میں کامیابی کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ پختہ عزم اور ستم ارادہ ہو۔ نہ کوئی مقصد حاصل نہیں ہو سکتا۔

مجھے یاد ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے اسی مہر پر کھڑے ہو کر توجہ دلائی تھی۔ کہ ہمارا کوئی نصب العین ہونا چاہیے۔ جب تک نصب العین نہ ہو۔ تمام صفت اکارت جاتی ہے۔ اپنے اس وقت نہیں بتایا تھا کہ ہمارا کیا نصب العین ہے۔ حضرت خلیفہ اول بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ کہ ایک بات کی طرف توجہ دلاتے اور پھر چھوڑ دیتے۔ اور اسی سے فرض یہ ہوتی تھی کہ معلوم کریں۔ کہ لوگوں میں اس بات کے معلوم کرنے کا کہاں تک شوق ہے۔ اسی طرح آپ نے

بھی سوال کر کے چھوڑ دیا۔ نہیں اگر پر یقینی طور پر تو نہیں کہہ سکتا۔ کہ آپ کیا نصب العین بناتے۔ مگر یہی نزدیک جو نصب العین ہمارا ہے۔ وہ یہ بتانا ہوں۔ فائدہ ہے کہ لوگ غور کرتے ہیں۔ اور کچھ باتوں کی توصیف اور کچھ کی مذمت کرتے ہیں۔ مگر یہی باتوں سے بچنا۔ اور انہی باتوں کو اس وقت حاصل کیا جائے جب یہی توجہ اور عزم ہو۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ نصب العین معلوم ہو کیونکہ جب نصب العین معلوم ہو تو اس کے معلوم ہونے سے بھی اور توجہ ہو جائیگا۔ پھر انبیاء کے چارچرخین قرآن کریم سے ہیں معلوم ہوا کہ غلطی سے نہیں۔ ایک شخصی خلیفہ ہوتا ہے۔ جو منظم ہوتا ہے۔ دوسرے انبیاء کی چارچرخین ان کی جانت ہوتی ہے۔ جس کو وہ تیار کرتے ہیں۔ انبیاء خود سارے زمانہ کی اصلاح نہیں کر سکتے۔ اس لئے خدا تعالیٰ انبیاء کے ذریعہ ایک جماعت تیار کرتا ہے۔ اور اس جماعت کے مقصد کو نبی کی وفات کے بعد وہ جماعت پورا کرتی ہے۔

حضرت مسیح موعود کی غرضیں حضرت مسیح موعود کی غرضیں ہیں کہ تمام جہان کی سعید رعوں کو کالہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا حلقہ بخش بنایا جائے حضرت مسیح موعود اپنی تمام زندگی میں اس مقصد کے حصول میں کوشاں اور اس نصب العین کی طرف بڑھتے ہیں اور اب انکی جماعت کا بھی یہی کام ہونا چاہیے۔ انھیں صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین تھے۔ آپ کے ذریعہ جو جماعت قائم ہوئی۔ اس کے متعلق کہا گیا کہ کنتم خیر امتیۃ اخرجت للناس ماعودون بالمعروف و تنہون عن المنکر۔ لفظ امتہ کے ساتھ ہیں جن میں سے ایک سنے مسلم الخیر کے بھی ہیں جیسا کہ حضرت ابراہیم کے جن میں ابراہیم ہے۔ کان ابراہیم امت۔ لوگ اس کے معنی میں بہت الجھتے ہیں۔ مگر لغت کے رُوسے سننے صاف ہیں کہ ابراہیم ایک مسلم خیر بزرگ تھے۔ پس اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ تم بہترین مسلم الخیر ہو۔ جو لوگوں کے فائدہ کے لئے

کھڑے گئے ہو۔ کہ لوگوں کو نیکی کا حکم کرو۔ بدی سے منع کرو۔ یہی مقصد مسیح موعود کا تھا۔ کیونکہ آپ حضرت نبی کریم کے روز تھے۔ اور یہی مقصد آپ کی جماعت کا ہے کہ ہر ایک قوم میں جو سعید موعود ہے۔ وہ اس طرف آجائے۔ اور حق کو قبول کرے۔

ایک ذاتی واقف

میرے والد صاحب کا مجھے بڑھاپے کا فائدہ ملتا تھا۔ بلکہ میرے دوسرے بھائی تھے۔ انکو بڑھاپا چلنے پھرنے کے کام میں لگائیں۔ تاکہ فائدہ ملے۔ انھوں نے بڑھاپے میں ایک بزرگ تھے۔ جو شاہ محمد غوث لاہوری کے بڑے بھائی تھے۔ ان کا نام تھا شاہ زمین العابدین ان کی ایک کتاب قلمی لکھی ہوئی ہمارے ان مٹی پر لکھی تھی۔ کہ جو شخص اس کتاب کو پڑھیں گے۔ وہ لوگوں کا مقتدا بنیں گے۔ میں نے جب اس کو پڑھا۔ تو میرے دل میں خواہش ہوئی۔ کہ میں بھی مقتدا بنوں میں تمام شکار کھتا ہوں۔ کہ جب میں کسی شخص میں لگا تھا۔ باؤی اور کام کرنے لگتا تھا۔ تو مجھے یہ خیال ہر ایک غرض سے روک دیتا تھا کہ وہ جو بزرگ مقتدا بنے تھے۔ وہ ایسے کام نہ کرتے تھے۔ اس سے پہلے یہ فائدہ ہوا۔ کہ میں کسی قسم کے گناہوں سے بچتا تھا خیال کی وجہ سے بڑھ گیا۔ جس کے لوگوں کو یہ خیال تھا کہ وہ دنیا میں تہذیب پھیلا رہے تھے۔ یہ ان کا خیال تھی یا غلط۔ مگر فائدہ ہوا۔ اسی کے مطابق ایک دستک بنا۔ کہ جو میں کے لوگ جب کسی مجلس میں بیٹھتے تھے تو اس طرح جس طرح کوئی استاد بیٹھتا ہے۔ پس جب مقصد اور نصب العین معلوم ہو۔ تو انسان بہت سی کمزوریوں سے بچ جاتا ہے۔ یہ باتیں سننے اسلو بیان کی ہیں۔ کہ اگر ہم اپنا مقصد معلوم ہو۔ تو جیسا ہیں حضرت صاحب بنانا چاہتے ہیں۔ ماہر جس قسم کے انسان قرآن و حدیث میں بنانا چاہتے ہیں۔ ضرور میں جائیں اور جو غلطیاں اور کمزوریاں ہم میں ہیں۔ ہم ان سے باز آجائیں۔ اگر ہم اپنے مقصد اور نصب العین

اسلام میں حیرت اور مساوات

نمبر ۹

خواجہ صاحب آیت ان اللہ
حریت و مساوات یا مریکھ بالعدل والاحسان
وایتاخذی القربی نقل کر کے لکھتے ہیں۔
"حریت و مساوات کی تعریف ان آیات میں ہمارے
میلنی ہے۔"

گرامس نیت سے خواجہ صاحب کا مطلب تو کسی طرح
حل نہیں ہو سکتا۔ کہ ہر ایک چیز میں حریت و مساوات ہو
کیونکہ اس آیت میں تو خدا تعالیٰ انسان کو تین باتوں کا حکم دیتا
ہے۔ اول عدل کا اگر نہ ہو تو کون سا آدمی کو دوسرے کا برابر
بدل دے اور اس کا حق نہ مار دے اگر ایک نوکر ہے۔ تو اس کو
چاہئے کہ وہ نوکری کے بدل میں کام بھی ویسا ہی کرے دکھاؤ۔
مطلب ہر ایک وہ فائدہ جو کسی کو پہنچتا ہے اس کا بھی
کہ دوسرے کو بھی ویسا ہی فائدہ پہنچائے۔ اس سے اوپر
وہ جو احسان ہے کہ تم بدل لینے کی خواہش نہ کرو تیسرا
درجہ ایسا بذی القربى ہے۔ اور یہ سب سے اعلیٰ درجہ
ہے۔ کیونکہ احسان کرتے وقت بھی بعض دفعہ انسان
اپنے دل میں یہ خواہش رکھتا ہے۔ کہ دوسرا بھی مجھ سے
ایسا ہی کرے۔ لیکن ایسا بذی القربى میں اس بات کی
طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ کہ تم ایسا احسان کرو۔ جیسے
ماں بچے پر کرتی ہے۔ وہ کسی خواہش کیلئے نہیں کرتی۔
خدا نے اسکی طبیعت ہی میں محبت رکھی ہے۔ دل میں
تو کہہ سکتے ہیں۔ کہ مساوات ہو گئی ہے۔ کہ دونوں نے
ایک دوسرے سے یکساں معاملہ کیا۔ اور یہ صرف معاملہ
کرنے میں مساوات ہوئی۔ لیکن احسان اور ایسا بذی القربى
میں کیسے مساوات ہو سکتی ہے۔ کیونکہ ایک احسان
کرنا اور دوسرے والا ہے۔ اور دوسرا لینے والا اور دین
اسان ہے۔ وہ دونوں کیسے برابر ہو سکتے ہیں۔

گورنمنٹ کی بیجا حمایت خواجہ صاحب لکھتے ہیں۔

کرنے کا الزام "آخر میں ہم میاں صاحب
مروج کو ایک نیک مشورہ دیتے ہیں۔ کہ ہماری رائے
میں یہ مناسب نہیں کہ دفاتر اور بیجا خوشامدی کے کچھ بچے جا"

یہ بھی خواجہ صاحب نے الزام لگایا ہے۔ کہ ہم گورنمنٹ کی خوشامدی
کرنے میں۔ خدا تعالیٰ کو خوب جانتا ہے۔ کہ ہم نے گورنمنٹ کی کسی
بیجا خوشامدی نہیں کی۔ بلکہ ہم جو کچھ کرتے ہیں۔ بعض خدا تعالیٰ
اور اس کے رسول کی رضا کیلئے کرتے ہیں۔ اور لوگوں کو اس کے
رنی کا حکم دیتے رہتے ہیں۔ لوگوں نے بغاوتیں برپا کیں
شوخییں مچائیں۔ اور قانون کی خلاف ورزی کی اور گورنمنٹ
کے خلاف عداوتیں بنائیں۔ لیکن ہم نے بطور ہمدردی
انہیں روکا۔ اور بتایا کہ قرآن مجید کے خلاف ہے۔ پھر فرما
کہ اس حد تک کہ جس سے اسلام کا کوئی حکم نہ ٹوٹے گا
کی اطاعت کرنی کا حکم دینا ہے۔ بہتر تھا۔ کہ خواجہ صاحب کو
اگر یہ دہم ہے۔ کہ ہم بے جا خوشامدی کرتے ہیں۔ تو وہ ایک
مشائیں پیش کر دیتے۔ تاکہ ہمیں بھی اور دوسرے لوگوں کو
بھی صدمہ نہ ہو جائے کہ ہم بیجا خوشامدی کرنے والے ہیں۔ ورنہ اگر
ہی الزام دینے سے کیا فائدہ ؟

خواجہ صاحب شراب کی نشان
حریت و مساوات کا ہجوم دیکر لکھتے ہیں کہ شراب کا پینا
گورنمنٹ نے جرم قرار نہیں دیا۔ لیکن شراب کشید کرنا جرم
قرار دیا ہے۔ اور خود شراب کشید کرتی ہے۔ تاکہ مباح کثیر ہو
تو حریت و مساوات کا مفہوم یہ ہے۔ کہ جو فعل ایک شخص سے
سرزد ہونا جرم ہے۔ تو وہی فعل دوسرے کیلئے بھی جرم ہے
اگر شراب کشید کرنا جرم ہے۔ تو دھامی اور رشیت دونوں
کیلئے یکساں جرم ہونا چاہئے۔ مگر جو ٹیٹ صاحب کا یہ
دعا ہے۔ کہ کیا آج باب کی خلافت کا یہ نشانہ نہیں۔ کہ
گورنمنٹ کو راہ راست پر لانی کی کوشش فرمائیں۔"

اس اصول سے ہم متفق ہیں۔ کہ جو فعل ایک شخص سے
سرزد ہونا جرم ہے۔ تو وہی فعل اپنی حالات میں دوسرے کیلئے
بھی جرم ہے۔ اور جو مثال شراب نوشی و کشیدگی کی پیش کی گئی ہے
اس میں مسلمان سوائے اسکے کیا کہہ سکتے ہیں کہ گورنمنٹ شراب
نوشی و کشیدگی دونوں کو جرم قرار دے۔ کیونکہ اسلام میں شراب
نوشی و کشیدگی دونوں منع ہیں۔ لیکن گورنمنٹ کے نزدیک
جو مسلمان نہیں۔ دونوں جائز ہیں۔ پس اگر ہم گورنمنٹ کو بند
کرنے کے لئے کہیں۔ تو وہ جائز سمجھتی ہوئی اسے بند نہیں کر سکتی
اور اگر کہیں کہ عام اجازت ہو۔ اور شراب کشیدگی بھی جرم نہ ہو۔
تو اس سے اور شراب نوشی بھلتی ہے۔ ان حالات میں جتنی

ممانعت ہے۔ وہ بھی قابل شکر ہے۔ یہی یہ بات کہ ایک خفا
کار نشانہ نہیں۔ کہ گورنمنٹ کو راہ راست پر لانے کی کوشش
فرمائیں۔ اس کا جواب حضرت صاحب الفضل ۳۰ درجہ میں
دیکھ لیں۔

میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس بات کو خوب اچھی
طرح سمجھتا ہوں۔ کہ اسلام نے کس حد تک اور کتنے معنی
میں حریت و مساوات کی تعلیم دی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ
کے فضل سے اسکے احکام کے مطابق اسلامی حریت کو
میں صدمہ کو مسلمان میری ذات سے متعلق ہے قائم
کرنی کی کوشش کرتا رہتا ہوں۔"

خواجہ صاحب کے خواجہ صاحب آیات یسٹونک
ایک سوال کا جواب عن ابنتی اور وابتلاؤ الی الخ
اموال المسرا الخ اور وابتلاؤ الی الخ لکھ کر سوال کرتی ہیں
"ان آیات میں جس دستور العمل کی تشریح کی گئی ہے
کیا اس پر روپ کار بند ہے ؟"

اس کا جواب یہ ہے۔ کہ اگر روپ کا روپ وہاں آپسے چمٹا
ہوں کیا ہندوستان پورے طور سے اس پر کار بند ہے۔ ؟
اگر روپ اس پر کار بند ہے۔ تو پھر کوئی سوال نہیں۔ اگر وہ
کار بند نہیں ہے۔ تو اس پر کار بند کر سکی ہی صورت ہے۔
کان بر اسلام کی سہائی ثابت کی ہے۔ اور قرآن مجید کی ضمانت
کا اظہار کیا جائے۔ اور وہ اسے انہیں اور ان احکام پر کار بند
ہوں۔ اسکے لئے ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر وقت کوشش
کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ ہزار بار و پیرا ت امت اسلام پر
ہمارا خرچ ہوتا ہے۔ اور روپ کے مالک میں اسی لئے مشن
قائم کئے ہوئے ہیں۔ تاکہ قرآن مجید کی تعلیم پر نہیں چلا جائے۔
ہر ایک بات میں۔ اب میں خواجہ صاحب کو جواب دلا ہوا
مساوات نہیں ہے۔ کہ وہ اصل مضمون پر آئیں۔ اور مادہ
اور حرکی باتوں میں شامل نہیں۔ سنئے ! اور جو مضمون میں سنئے۔
ہم مطلق مساوات اور حریت کے منکر نہیں ہیں۔ بلکہ جس جگہ
اسلام نے مساوات قرار دی ہے۔ وہاں مساوات
مانتے ہیں۔ اور جس جگہ نہیں۔ اس جگہ نہیں لیکن آج
دعوت یہ ہے۔ کہ اسلام میں ہر جگہ ہر ایک بات میں مساوات
ہے۔ اسکی تردید میں آج کے سامنے ایک مثال کسی قوم کا
کسی وجہ سے دوسری قوموں پر ممتاز ہونا بھی بیان کی گئی تھی

اولی الامر اور رعایا میں
بعض باتوں میں مساوات نہیں ہر ایک بات میں مساوات نہیں تھی۔ حدائق زمانہ ص ۳۰
الْأَمْرُ بِالْإِخْوَانِ إِذَا عَوَّاهُ وَلَوْ رَدَّكَ إِلَى الْمَرْبِ
وَالِیْ اُولِی الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلَّ الْبَیِّنَ یَسْتَنْطَوْنَ مِنْهُمْ زُلُمًا

اس آیت میں خدا تعالیٰ نے مقتول مومن کے قتل کی سزا مختلف فرمائی ہے۔ فرمایا ہے۔

کہ کسی مومن کا حق نہیں کہ وہ کسی مومن کو قتل کرے یا اگر کوئی خطاؤ مومن کو قتل کر بھی دے تو اسکو ایک مومن کی گردن آزاد کرنی چاہیئے۔ اور مقتول کے اہل کو دیت بھی دینی ہوگی۔ اور اگر مقتول مومن ایسی قوم سے ہو جو تمہارا دشمن ہے۔ تو اسکی دیت صرف مومن کی گردن آزاد کرنا ہے۔ اور اگر وہ ایسی قوم سے ہے جن سے تمہارا معاہدہ ہے۔ تو اسکی دیت بھی دینی پڑے گی۔ اور ایک مومن کی گردن بھی آزاد کرنا ہوگی۔ مقتول سب میں مومن ہے لیکن صرف مکان کی تبدیلی سے انکی سزائیں مساوات نہیں ملتی گئی۔ اس لئے خواجہ صاحب کا یہ لکھنا کہ ہر ایک جگہ حریت و مساوات ہے۔ غلط ہے۔

کہ اس آیت میں بھی حریت و مساوات کے اصول اپنانا لازم کر رہے ہیں مگر تحقیق مطلوب ہو۔ توضیح منظور کر سکتے ہیں خواجہ صاحب کو چاہئے تھا کہ وہ اس کے متعلق اپنی تحقیق لکھ دیجئے جبکہ الفضل ۳۱ راجع میں لکھا گیا تھا کہ حریت اور مرد کے درمیان تعدد ازدواج میں بھی مساوات نہیں رکھی گئی۔ جو کو خواجہ صاحب نے جواب دینے کی بجائے پھر حیل چلایا ہے۔ سو میں ان کے حیلے کو منظور کرتا ہوں اور خواجہ صاحب سے تحقیق کیلئے ایک بات پیش کرتا ہوں کہ اگر وہ اس بحث کو چلانا چاہتے ہیں۔ تو باقاعدہ یہ پابندی اصول مناظرہ چلا کر پہلے اپنا دعوے لکھیں۔ پھر اسکے دلائل تحریر کریں۔ اور ہم اگر جواب طلب کریں۔ ہم جو مناسب ہوگا۔ اسکا جواب دینے کے آخر میں خواجہ صاحب سے یہ پوچھ گزارش ہے۔ کہ وہ اگر ہر ادھر کی بحثوں میں نہ الجھیں اور اصل مسئلہ کے متعلق لکھیں اگر اسی طرح دوسری بحثوں میں الجھیں گے اور اصل مسئلہ پر نہیں آئیں گے۔ تو اصل مقصد فوت ہو جائیگا۔

والسلام علی من اتبع الهدی

حکیم

جلال الدین مولوی فاضل شمس
مطابق

کونسل کا روبرو ہے استغفر اللہ۔ ۲۴ ستمبر ۱۹۸۱ء

اور نقد نقد و برایا محلی می در دست فروش بخیلا برات

کیسی دلی کو زیرِ دھات ۴۰۰۰۰ ایم کتہ پریم جو خام گزٹ رک گیا۔

غیر مالک کی خیریت

قسط طینین، انطولیہ لندن ۲۸ ستمبر ۱۹۱۴ء کا ارنلڈ پر سے رخصت کرنا قسطنطینین سے وسیعہ کے ۲۵ ستمبر کو طوسیہ سے واپس جاسا ہے۔

پیرس میں طاقت پیرس کے ایک جماعتی حاکم آفرس آگ کی ہوتی ہے۔ پیرس کا سامبر ٹیکس اس کے جھانے میں مصروف ہے آگ اور پیرس سے شروع ہوئی۔ جو عمارت کے سب سے دور کی منزل میں تھی۔ بنا محلہ جو حل ہی میں رہا تھا۔ جس کی تین ایکڑ زمین پر ایک بڑی منزل مگال تھی۔ سارے کا ساما محل گیا ہے دو فائرس زخمی ہوئے۔ نقصان مال کا اندازہ لگائی تاکہ فرامک کیا جاتا ہے۔ بے شمار قیمت کا لاشم اور ریشم تیار جو من فوج میں تخفیف برلن ۲۸ ستمبر کو لائی کے کرنے کی تجویز بین الاقوامی لشن کی ایک یادداشت مقرر ہے کہ جرمن پولیس فوج میں اتحادیوں کی مرضی کے مطابق فی الفور تخفیف کی جائے۔ سیرس نے البانیہ کو لندن ۲۸ ستمبر بشری الٹی میٹم دیدیا قریب سرسیرہ البانیہ کے سرحدی تنازع سلسلہ میں ایک نئی جنگ بمقام غروب ہو گئی۔ مارٹر کے نام نگار کا بیان ہے کہ دریائے ڈریکھر صر فوجوں کے کمانڈر نے اہل البانیہ کو نوش دیدیا کہ وہ ۲۷ گھنٹے کے اندر اندر سرحد کے ان مقامات کو جو فوجی اہمیت رکھتے ہیں خالی کر دیں۔ البانیوں نے اس لوش پر عمل نہیں کیا۔ جس پر سری فوجوں نے ۲۷ گھنٹے تک سخت گورباری کر کے علاقہ مذکور پر قبضہ کر لیا ہے۔

البانیوں کو البانیوں نے سرسیروں پر جوابی حملہ کیا شکست اور شدید جنگ ہوئی۔ طرفین کا بہت نقصان ہوا۔ اور آخر کو البانی پسپا ہو گئے۔

سٹریٹ ویلیر کو لندن ۲۹ ستمبر سٹریٹ ویلیر وزیر اعظم وزیر اعظم کا جواب برطانیہ نے سٹریٹ ویلیر کو لکھا ہے کہ ہمارے درمیان جو خط و کتابت انورس میں کانفرنس

کرنے کی تجویز کے بعد ہوئی ہے۔ گورنمنٹ نے اسکا فورسے مطالبہ کیا ہے۔ اگرچہ گورنمنٹ مسلح کی تہذیبی خواہش مند ہے۔ اور آپ کا لہجہ بھی مصافحہ ہے۔ تاہم وہ اس خط و کتابت کی بنا پر آپ کے ساتھ کانفرنس کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اگرچہ آپ نے ذاتی طور پر اطمینان دلایا ہے۔ اور گورنمنٹ اس کی تکرار کرتی ہے تاہم یہ کہا جاسکتا ہے کہ اس اصول پر کانفرنس کرنے کے یہ معنی ہیں کہ ٹریڈنگ کی خود مختاری اور عیسوی ہستی کو تسلیم کر لیا گیا۔ برطانیہ کی گورنمنٹ ایسا نہیں کر سکتی۔ اس لئے میرے واسطے ہر ایک قسم کے خلیات اختیار کرنا ہی ہے۔ ملک عظیم کی گورنمنٹ نے جو پالیسی اختیار کی ہے۔ اس میں کوئی تبدیلی نہیں کی جاسکتی۔ تاہم میرے ہم جنس ہیں آپ کے اہل گیریوں کے ساتھ ذاتی بحث سے ذریعہ تصفیہ کی صورت نکلنے کے خواہشمند ہیں ہم نے جو شرائط پیش کی ہیں۔ وہ تصفیہ کے لئے ہیں ذکر خالی قول باتوں کے لئے ہم تمہیں کہتے ہیں کہ کوئی تصفیہ خط و کتابت سے نہیں ہو سکتا۔ بلکہ کانفرنس میں بیٹھ کر ہی ہو سکتا۔ اس لئے ہم آپ کے سامنے جو تجویز پیش کرتے ہیں۔ کہ ۱۲ اکتوبر کو لندن میں کانفرنس کجائے۔ آپ اس کانفرنس میں اپنے نمائندے بھیجیں۔

فوجوں کی تخفیف کا جنوا ۲۸ ستمبر فوجوں کی لیگ ریزولیوشن اور کی سولہویں کمیٹی نے ایک قوموں کی لیگ ریزولیوشن اور ڈارڈر ابرٹ سیل کی فریک پر برطانیہ کے قائم مقام میں اس مطلب کا پاس کیا کہ فوجی کمیشن فوجوں کی تخفیف کے معنی کسی مہد نامہ یا تخفیف کا مسودہ کونسل کے سامنے پیش کرے ترکوں اور یونانیوں سر ۲۸ ستمبر اگست میں کی جنگ اٹالیوں میں جوڑا ہوا ہوں ان پر نظر ثانی کرتا ہوں اور پھر لاٹا مار لکھتا ہے۔

یہ بات ظاہر ہے کہ یونانیوں کو اپنے حملہ میں جوناگالی ہوئی اس سے ان کو بہت نقصان پہنچا ہے۔ یونانیوں کا دایاں بازو دریائے ساریہ کو عبور کرنے وقت حد سے زیادہ پھیلا ہوا تھا۔ اور ترکوں نے جوابی حملہ میں یونانی فوج کے ڈویژنوں کو جن میں یونانیوں کا زیادہ تر قبضہ

بھی شامل تھا۔ جہات انتشار پسپا کر دیا۔ ترکوں کی دوسری لائن پر یونانی بالکل رک گئے۔ اس لائن پر ترکوں کا جوابی حملہ غیر معمولی طور پر فزیمو گیا۔ ان کو شکستے مارے۔ یونانیوں کے خلاف بے شمار محفوظ فوج کی کمک حاصل ہو گئی۔ پہلے یونانیوں کے جنگی ملے کو کونسل کے دربار و سارا جہت سے پیچھے کا فیصلہ کرنا پڑا۔ یونانیوں کے نقصان جان کا اندازہ ۲۵۰ ہوا ہے۔ ترکوں کا نقصان جان بھی بہت تھا۔ امریکی میں شراب کے متعلق نیو یارک ۱۹ ستمبر گرائڈ پولیس کی عجیب چالیں چوری کے سلسلے جگا لگی پولیس کے خلاف عجیب طریقہ ادرات لگائے گئے ہیں۔ شہادت میں بیان کیا گیا ہے کہ پولیس دوسرے خلاف ضبط کرتے ہیں۔ اور پھر اسکو اپنے طور پر کم قیمت پر فروخت کر دیتے ہیں۔ جگا گو پولیس نے برلن کہ اندک مقرر کیا ہے۔ ایرانی وزیر اعظم کو پارسیہ کے نام طہران کا ۲۸ ستمبر کا قتل کرنیکی سازش ایک ارنلڈ ہے کہ وزیر اعظم اور سوار سپاہ کو قتل کرنیکی ایک قیاسی سازش معلوم کرنے پر کل طہران میں کئی اشخاص گرفتار کر لئے گئے بشیر الملک نے شاہ کے پاس اس کے گرائی محل میں جا کر بتائی۔ گرفتار شدہ اشخاص میں شبیر الملک سابق منتظم مشہد مقدس بھی شامل ہے۔

واشنگٹن کی واشنگٹن ۲۸ ستمبر واشنگٹن میں جرمانی کانفرنس ۱۸ فوجوں کی تخفیف کے سوال پر غور کرنے کے لئے جو کانفرنس ہوئے والی ہے۔ اسکے لئے جاپان نے سندھ مذیل ایلیمینٹ مقرر کئے ہیں۔ ایم شیدا سفیر جاپان مقیم واشنگٹن پر اس کا گواہ اور زیر لفظ ایچ جوس برن کا ڈونر ہوئی۔

ترکوں کی شہ قسطنطنیہ کو ایک اطلاع منظر ہے۔ ترکی جاری ہے سہ ماہی صحافتی (صحافتی صحافت) میں یونانیوں کو سخت شکست دی ہے۔ ترک کے طرح سے ہیں اور تباہی کا پیر قبضہ کر کے پیش قدمی کو برابر جاری رکھنے کا ارادہ کر چکے ہیں۔


بالشویک امداد روس کے ایستادی معلوم ہے کہ مسطح کا شکر یہ کہل پائے بالشویک غیر عیسوی گروہ کے مسطح بالشویک گورنمنٹ کی اس عداوت کو لکھا ہے جو اس نے سوشل جگ

خبر

57

53

٢٤



10

1

10



1

1

100

نام ساز میری -

ماہنامہ ایک دور

ابن حنفیہ کی کتاب

طرف سے۔

سات کو جواب دے

قرآن کریم الہام

مفصل روڈ

— 1 —

داخل ہو چکا ہے۔ یہ سب سے زیادہ حسین مسلمانوں کے لئے
کئی سو سال تک رہ چکا ہے۔ اہل اسلام نے اس کا نام کے
مسلمان ہو چکے ہیں۔ یہی آپ کی تائید و توثیق ہے۔ یہ وہ
اللہ صفت مسلمانوں کا اثر و رسوخ پر بلا جو انہی کے
کلمہ ہوں پر بھی تھا۔ خود اگر یہ وہی ہے انصاف اسلام کا
اس حدیث کی ایک حد تک یہ کہنی ہے۔ جس کا اصل لفظ
میسوے خیال میں امریکہ پر ہی ہے۔ جو مسیحی مسلمانوں میں فرج
بھلا میں انکسرت سے اللہ علیہ السلام کی صداقت کا ثبوت
مطلوبہ ہے کہ حضور علیہ السلام نے عرب کا ذکر سے وقت
میں کیا۔ جبکہ عام خود پر لوگوں کو معلوم ہے کہ خدا کا قرب میں
کوئی آبادی ہے۔ بلکہ ایک بار سال اس نے مراکش کے غریب
کنا سے پر اپنا گھر بنا دیا۔ انکو کہا کہ اسے خدا کا اثر اس کے
آگے کوئی آبادی ہوتی۔ تو میں میری زندگی کا تمام کسب و کار
دوسرے لاد آگے چلنا۔ سمجھتے ہیں اس کے جذبہ شوق و شہ
گوہوں محمد و کردیا۔ مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مفہوم
کس غریب میں حضرت مسیح موعود کے در ہی نہیں۔ اور
دعویٰ پاک سرور محمد صان فلورسل کہ پیشگوئی کو پورا کریں۔
فالحمد للہ تم اھم شد

نوسلمین
اسی بفضل و پورٹ چند روز میں علیحدہ اشتار

در سال کی جائیں

اہل میں اجاب کی طرف آئے ہیں غلط
اقتباساً خطوط

مست اور انصاف کے ساتھ پڑھ کر جب ایک سو سن اپنے بھائی
کڑھ کھتا ہے۔ فیکہ اید ہے کہ اس بعض الفاظ الفاظ
سے کچھ جلتے ہیں۔ جو ظہن کے روحانی تعلقات کا مندرجہ
ہیں۔ ان کا انداز اجاب کے واسطے فتا، اللہ فاکہ سے خلل
نہ ہو گا۔ مگر منشی فرید علی صاحب کا لکھنا کہ اس خط کھنے
میں مست ہوں۔ مگر ماشاء اللہ وہاں مست نہیں۔ یہ فقرہ
چیت پر بار معلوم ہوا۔ اصل شے تو عاوی ہے۔ جو جاب بھی
کے حضور میں سادش کا خط ہے۔ اور اسی کی بجائے سب زیادہ
مرد و شہساج میں موسیٰ خان صاحب آسٹریا۔ پر صاحب
جھنڈا الہ منہ کا اشارہ بالکل درست تھا کہ ملک امریکہ
حضرت مرزا صاحب کے روحانی تصرفات کی وجہ سے شاعت

ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے کہ یہ کام آپ کے
پیرہ ہوا + ڈاکٹر میر محمد کسب صاحب۔ آپ اس جہاد
میں ذرا (اللہ اعلم) فوت بھی ہو جائیں۔ قاپ کا مقام
بدن میں فی قیصری ہو گا + چودہری سردار علی صاحب
بھٹی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بیش کا سبیل عطا فرمائے۔ جس کی
نظیر پہلی تہا میں اس میں عمل ہو جائے + عزیز محمد ہاریم
بٹاوی۔ میں نے جو جو لطف و کرم اور جو جو انصاف آپ کے
ساتھ ہے میں نہیں۔ وہ انشا اللہ تاقیامت دلی سے ہو
دہر سیکلی + تبارک مل صاحب سرگودہ۔ دہر ہوتی۔ جس نے
غریب دیکھا تھا۔ آپ ایک لاکھ پانچ ہزار پانچ سو چوبیس
میل کھل کے چلے گئے۔ وہ وہ آپ کا ورد علی نور نظر آنا
ہے۔ وہ بلا غلط پست بنہ ہو گیا ہے پر دیا اب پورا
ہو رہا ہے + باوجود علی خلیفہ صاحب شاہراہ پر جس میں
کلبہ کا نام ہے۔ اسی طرح صفوہ تاریخ پر آپ کا نام دیکھا
ضیاء الحق خان صاحب۔ آپ کی ذہانت میں امتحان میں
کا مایاب ہوا تھا۔ اس واسطے پھر آپ کی دوا چاہتا ہوں۔
سبب انشاء صاحب۔ مبارک صادق کے صادق کلمہ
دادہ پرستوں کو صادق بناویں تا صداقت قبول
کے صادق بن کر مثل صادق و دروازہ ملکوں میں
صداقت کا جھنڈا گاڑیں + سید غلام احمد صاحب
سرگودہ۔ کون ایسا احمدی ہے۔ جس کے دل میں صادق
محنت اور صادق کا دادہ اور صادق کی یاد نہ ہو + محمد شفیع
صاحب قریشی۔ بدھ کو جابجا جھوٹ فرحت نامہ دیکھا
تو بفضل خدا ایسی خوشی ہوئی جیسے کہ عاشق کو معشوق کے
چمن سے ہوتی ہے + حکیم محمد حسین صاحب قریشی۔ چونکہ
ہر وقت آپ کو اپنے ذہن میں اور دل دماغ میں دیکھتا ہوں
تو یہ محسوس ہی نہیں ہوتا کہ آپ نہیں دیکھ گئے تھے ہیں
اور آپ کو خطوط کی ضرورت ہو + شیخ غلام احمد صاحب
نظاہر فی اللہ صاحب اخضر عافاہ اللہ العفو و ایدہ مرزا
کبیر الدین صاحب۔ آپ کے غلو میں زندگی پاتا ہوں +
عابد حسین خان صاحب۔ اللہ تعالیٰ شاہد ہے کہ آپ کے
لئے راتوں کی آٹھ گھنٹہ کے دعات میں ہیں +

نوسلمہ زیست
قریبا سات ماہ کا وعدہ ہوا جبکہ عاجز
تیلین کے واسطے شہر دیو شراست گیا

مناجرت کر شہر دیو کے لئے کی جانے لگا۔ اور
ایک لکڑی بنام سریشی عابد کے اللہ سالانہ میں
اس کا نام نہ چھوٹا گیا جس سے سوز و گداز آج کل شہر دیو
میں ہے۔ اس نے اپنے شہر میں عابد کے بیچوں کا انتقام
کے لئے اہل طلب کیا۔ لہذا ان اور ایک گہے میں پھر
اور بندہ پادریوں کے مذہبی باطل +

دکتر راجس کی رائے ہے کہ سلطان
علاج سرطان استعمال کر کے پیدا ہو گئے۔ مریض

کی خوراک میں سے نمک کم کر دینا چاہیے۔ اور ڈاکٹر ایم
کے استعمال سے سلیم کورائٹ کے اثر کا مفاد کرنا چاہیے
اللہ بہتر جانتا ہے۔ کہ یہ کہاں تک صحیح ہے مگر عادی
جماعت کا ایک عہد وجود مغیرہ یعنی کا پہلا ممبر حضرت مولانا
جدا اکرم صاحب مرحوم بھی اول مرض سرطان میں ہی گرفتار
ہوا تھا۔ جس کا زہر پلا اثر سائے بدن میں پھیل گیا۔ پھر
مرحوم لیکن چیزوں سے بیت رغبت رکھتے تھے۔ اور میٹھا
بہت کم کھاتے تھے۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام
انہی سے کچھ حوا یا ایسی ہی میٹھی چیز بولا کہ انہی نے ماہر چنے
فدام میں جو حاضر تھے۔ بے تکلفی سے میٹھا فرمایا۔ کھا دیا
ان دنوں کا ذکر ہے۔ جب گل کرہ جہان فاد ہوتا تھا۔ اور
مہمان کی تعداد تین مار۔ مولوی عبد اکرم صاحب مرحوم نے
فرمایا۔ مجھ میٹھے سے رغبت نہیں۔ میں نہیں کھانا۔ حضرت نے
تبسم گئے ہوئے فرمایا۔ مولوی صاحب۔ آپ نے بعض گایہ قول
نہیں سنا۔ المؤمن حلو۔ عجب الحلو اور۔ موسیٰ میٹھا ہوا
ہے اور میٹھے سے بیا کر کہے۔ مولوی صاحب مرحوم آزاد گلی
آوی تھے۔ عرض کی۔ حضرت موسیٰ کی یہی علامت ہے۔ تو پھر
میں موسیٰ نہیں۔ حضرت اللہ حاضرین نے اس بات فہم ہوئی +

پہلا امریکہ مسلم مشنری
میری تصویر دیکھتے ہائے انکو پورا

میں دکھائی شروع کی ہے کہ یہ اس ملک میں پہلے مسلم مشنری
ہیں۔ اس کی لیکن نظم باورم باورماز حسین صاحب پہلے
بھجوائی گئی ہے تاکہ وہ اپنے ہائے انکو میں دکھائیں بین
لوگوں کو دینی جانے کا اتفاق ہو۔ وہ دیکھتے ہیں
اور کھتے ہیں کہ فرق شریعت ہوتے ہیں + دیکھتے ہیں
وہ نظم تصویر سلامت ان کے پاس پہنچ جائے۔ سر صادق

میں

نام و دره گفته



اس کا خاندان کا ساختہ پتیلی سوئم انبی مضبوطی نقش و نگار
اور ان کی وضع قطع کا خاطر خاص شہرت و پسندیدگی حاصل
کر چکا ہے۔ ہمیں دعاء کا اور انہایت مختصہ مضبوط تیز اور
چکدار لکایا جانے کے علاوہ خوشنما بھی (اد نقش و نگار) سے
آراستہ اور ایب خوشنما ایک نفیس اور چکدار اور ہوتا ہے کہ دیکھنے
نوراً طبیعت خوش ہو جاتی ہے اس کی ڈنڈی گول مضبوط اور
سارے ہے۔ دوست اصحاب کچھٹے کار آمد مختلف ہے سرخ و
دیگر سردی میں وہ حصول ثواب و غریب و المسکین
شیخ محمدی امین خواجہ صاحب سرور و نیکو پالی پت

۱۔ سحر و جادو سے بچ کر صرف کمالیہ اور اعلیٰ علم کی روشنی سے اپنے دل کو روشن کرنا۔
 ۲۔ غیبیہ باتوں کے زبانیہ پیٹ کی جھڑک دینا۔ میرے دوا و علاج
 نے سترہ برس کی عمر کی استعمال کیا ہے۔ جس سے ثابت ہوا ہے
 کہ غیبیہ باتوں کی صفائی کے لئے غیبیہ ہے۔ بلکہ میرے دوا و علاج
 جس میں بریوں کو استعمال کرنا شفا یاب ہوا ایک حکم کو کم نہیں کرنا
 بلکہ اس کے گھر میں چاہئیں جو ایسے موقعوں پر کام آویں۔ صرف ایک
 صاحب کو سترہ وقت کھانے سے قبض و لیوی کی شکایت نہ رہتی
 ہے۔ قیمت گولیاں فی سیکڑہ سو روپے۔ دکان محمد رضا شہر

افضل محمد نزيه مٹل قوانین - پنجاب

[illegible]

۲۲۹۰
میزان ۸۴ حصص یعنی دو برابر دلا سوزے روپیہ



صحیح بخاری صحیح الکتاب بعد کلام اللہ شریف بخاری ہے۔ مگر امام بخاری نے شہرت روایت کے ثبوت میں ہر مضمون کی کمی نہ کی تاں مکمل و نامہ حدیثیں بھی درج کر دی ہیں۔ پھر عن فلان عن فلان کی ترتیب کتاب کو نور بھی طویل کر دیا جس اختلاف وقت اور پیشانی لازمی وہاں ہے۔ لکن اللہ کہ نوں صدی ہجری میں علامہ حسین بن مبارک تبندی نے بکمال محنت پہلے تو بخاری کی تمام مستند متصل حدیثوں کو یکجا کیا۔ اور پھر ان میں سے بھی ہر ایک مضمون کی صرف ایک ایک ایسی جامع اور حاوی حدیث انتخاب فرمائی کہ ہر کسی دوسری کی ضرورت نہ رہے۔ چنانچہ ملک عرب شام و مصنف کو اسلی سندیں عطا فرمائیں اسی دیا بکوزہ عربی تجرید البخاری (مطبوعہ مصر) کا یہ سلیس اور ترجمہ اعلیٰ ذہنی کاغذ پر چھاپا گیا ہے جس کی ہر بیرونی کا حیرت ہو جاتی ہے۔ کہ اتنی بڑی کتاب کا اتنا مختصر انتخاب؟ عاشقان کلام رسول مقبول صلعم کیلئے ایک بے بہا تحفہ ہے۔

تجم و اپان سو صفحہ مولوی فیروز الدین اینڈ سنز پبلشرز لاہور متصل ڈولپٹا کے نام آنی چاہئیں قیمت صمدہ محصول ۸۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے

اعلان

یکم جنوری ۱۹۲۲ء سے اول درمیانہ درجوں کے مسافروں سے نارتھ ویسٹرن ریلوے پر مندرجہ ذیل شرح کے حساب سے کرایہ لیا جاتا رہا۔

درجہ اول	پہلے ۳۰۰ میل کے واسطے	۲۴ پائی فی میل کے حساب سے
درجہ اول	ہر زائد فاصلہ کے واسطے	۱۸ پائی فی میل کے حساب سے
درجہ دوم	پہلے ۳۰۰ میل کے واسطے	۱۲ پائی فی میل کے حساب سے
درجہ دوم	ہر زائد فاصلہ کے واسطے	۹ پائی فی میل کے حساب سے

(ڈاک گاڑیوں میں لاہور اور دہلی کے مابین)

درمیانہ درجہ	پہلے ۳۰۰ میل کے واسطے	۶ پائی فی میل کے حساب سے
درمیانہ درجہ	ہر زائد فاصلہ کے واسطے	۴ پائی فی میل کے حساب سے

باقی تمام دوسری سب سے گھڑیوں میں جیسا کہ آجکل کرایہ لیا جاتا ہے۔

دفعہ ٹریفک نیچر ۱
دی۔ لیج بولتھ صاحب بہادر
ٹریفک نیچر

لائق احمدی ایجنسی کی ضرورت

ہم کو اپنے ذمہ کے لئے ایسے چار لائق ایجنٹوں کی ضرورت ہے جو اپنے کام میں خوب ہوشیار ہوں۔ شرط یہ ہے کہ وہ اعلیٰ ہوں۔ تصدیق کیلئے اپنی حادیت کے سکریٹری سے تحریر کریں۔ کیمنشن وغیرہ بذریعہ خط و کتابت پتہ ذیل پر ملے کریں۔

سچائی بخش رحیم بخش احمدی تاجران کتب محلہ شاہ نشینہ لاہور

المخطوب

موزارائیں خاندان کی لڑکی بندرہ سادہ تعلیم یافتہ سلیقہ شاعلا و خاندانی سے لگاؤ و اتفس ہے راکھ موزارائیں خاندان نیک و دیندار۔ برسر روزگار ہو کم از کم انٹرنس پاس ہو۔ صاحب جائداد بھی ہو۔ عمر ۲۰-۲۵ سال خاندانیت ہو۔

سکرٹری صیفہ بن فیروز شہر

الفضل

قاریان دارالامان - ۱۰ اکتوبر ۱۹۲۱ء

ویدنا مکمل و ناقص ہیں

آریہ انجیلا میں کچھ عرصہ سے یہ بحث ہو رہی ہے۔ ایک ہندو ایک مسلمان کے ساتھ بیٹھ کر ہندو کو کھانا کھانا کھا سکتا ہے یا نہیں۔ بعض کا خیال ہے کہ کھا سکتا ہے۔ اور بعض اس بنا پر اسے ناجائز اور نجس کہتے ہیں کہ مسلمان جو گوشت خور قوم ہے۔ ایسے کوئی ہندو اس کے ساتھ مل کر کھانا نہیں کھا سکتا۔

یہ بحث اس قدر طویل ہو گئی ہے۔ اور ابھی بہت اختیار کر رہی ہے۔ کہ لندن میں بیٹھے ہوئے ایک آریہ پروفیسر بالکرون صاحب ایم ایس اے کبھی اس مسئلہ لینا پڑا ہے اور ۲۵ نمبر کے پرکاش میں ان کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں پروفیسر صاحب نے اول تو بڑے ذوق کے ساتھ یہ بتایا ہے کہ لا کلن پارٹی کے بہت سے آریہ ہنس کھاتے ہیں اور پھر لکھتے ہیں۔

”میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ کلن پارٹی والے کسی آریہ کے ذہنوں بنایا ہو اس کے ساتھ بیٹھ کر کسی نے جو جن کھانے سے انکار کیا ہو۔“

اس طرح پروفیسر صاحب نے یہ دکھایا ہے کہ مسلمانوں کے ساتھ مل کر کھانے میں یہ عذر نہیں کیا جاتا ہے کہ مسلمان گوشت خور ہیں۔ یہ بے حدودہ عذر ہے۔ کیونکہ آریوں میں جو لوگ گوشت کھاتے ہیں۔ ان کے ساتھ کھانے میں کوئی پرہیز نہیں کیا جاتا۔

اب یہی بات کہ گوشت کھانا کھیا ہے۔ اور وید مقدس کا اس باب میں کیا ارشاد ہے۔ اس کے متعلق پروفیسر صاحب لکھتے ہیں۔

”وید ہنگام میں ہنس کھانے کی اجازت دیتا ہے۔ اس بات کا پورا تشوہ (فیصلہ) نہیں ہو سکا۔ بالکل بالکل قابض اور بڑی ہوئی ہے۔ جو وہ کل پانی میں بھی کھتی پھرتی ہیں۔ جن کے نام لینے کی ضرورت نہیں۔ جو تشوہ سے نہیں رہ سکتے۔“

جب وید مقدس نے گوشت خوری کے باب میں کئی خاص فیصلہ نہیں کیا۔ بلکہ وید کے پیر و اس کے جائز اور ناجائز ہونے کے بھی تاہد پاسے ہیں۔ تو کوئی دہر نہیں کہ گوشت خوری کی بنا پر مسلمانوں سے اس قدر نفرت کا اظہار کیا جائے۔ کہ ان کے سلسلے سے بھی پرہیز کیا جائے۔

تجربہ کی بات ہے۔ کہ گوشت خوری کا مسئلہ جس پر بڑے بڑے آریہ اپدیشک ساجے کرتے تھے ہیں اور جسے ناجائز ثابت کرنے کے لئے آریہ سے نیکر چلی تک کا زور لگاتے رہتے ہیں۔ وہ ایسا لاپرواہی کہ وید بھی اس کے متعلق کوئی تصدیق کرنے سے عاجز ہو

اور اگر بالفرض یہ مان بھی لیا جائے۔ کہ وید میں گوشت خوری کی اجازت نہیں۔ تو بھی جو لوگ ویدوں کے پیر و لکھنا کہ گوشت کھاتے ہیں۔ وہ کسی الزام کے نیچے نہیں آتے۔ کیوں؟ اسلئے کہ بڑے بڑے ریشیوں بشیوں نے نئے حالات اور ضروریات زمانہ سے مجبور ہو کر کوئی ایک ایسی بات کو جائز اور داکر دیا ہے۔ جن کے

مستقل وید کوئی نافی تصدیق نہیں کر سکتے تھے۔ باوجود اس کا فیصلہ ناقابل تسلیم اور ناقابل عمل تھا۔

یہ بات پروفیسر صاحب نے صرف کے نزدیک ایسی مثال اور شکاٹ شبہ سے بالا ہے کہ وہ کہتے ہیں۔

”اس بات سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ ہمارے مختلف دھرم ٹاسٹر یعنی عمری گرنٹ مختلف قوتوں پر لکھے گئے ہیں۔ اور اپنی اپنی وقت اور خاک کے حصے کے لئے حالات کو سامنے رکھ کر قانون بنوا کی گئی ہے۔ انہیں بہت سی باتیں ویدوں کے برخلاف ہیں۔ لیکن وہ اسلئے قانون ہیں کہ وہ دھرم و رواج پر مبنی ہیں۔ مطلب یہ کہ حسب ضرورت ان کے ریشیوں نے وید گ دھرم کے برخلاف

تعمیر جانا دے اصول بنائے۔“

بھی دھرم و رواج کو ترجیح دے دی ہے۔ مثلاً کوئی آریہ سماجی نہیں مانے گا۔ کہ وید میں ایکسے زیادہ استروں سے شادی کرنا دیا ہے۔ مگر سترہوں میں انکی پوری اجازت ہے۔ اور اسی اصول پر جائز کے بانٹنے کے اصول بنائے گئے ہیں۔ اسی طرح آریہ دھرم و ریشیوں میں یہ اصول بھی ہے کہ اگرچہ وید میں برہمن لوگ اپنے اسوں کی راکوں کو شادی کر لیتے ہیں۔ مگر وید میں کچھ لوگ گونا گور بھگت۔ اور سب آدمی اس بھگت میں راور۔ سترہوں دیکھ جاتی ہیں۔ آخر میں خود میں شریہ میں رگس ویش میں لوگ اپنی دھرم و رواج سے شادی کر لیتے ہیں۔ ان باتوں کے لئے ان کے لوگوں کو کوئی سزا اور نہ ہی کوئی پراشوت کرنا چاہیے۔ یہ رواج دھرم پر مبنی ہے۔ اسلئے ان دھرم و رواج کے لئے ان لوگوں کو برا بھلا نہیں کہنا چاہیے۔“

ذکورہ بالا عبارت کے ظاہر ہے کہ۔

(۱) ہندوؤں کی عمریاں یعنی مذہبی کتابیں مختلف اوقات میں حالات زمانہ کے مطابق بنی گئی ہیں۔

(۲) مذہب کو زمانہ کے مطابق بنانے کے لئے ان کتابوں کے مصنفوں کو وید کی صرف تعلیمات کی خلاف ورزی کرنی پڑی ہے۔

(۳) ان کتابوں کی تعلیمات ضرورت کے خلاف ہیں۔ بلکہ ملک کے دھرم و رواج کے ماتحت ہیں۔ اس کا مطلب پھر صاحب کے الفاظ میں یہ ہے۔ کہ حسب ضرورت ہندو ریشیوں نے وید دھرم کے برخلاف دھرم و رواج کو ترجیح دی ہے۔

(۴) تعداد از و رواج کا مسئلہ چہرہ پر صاحبان بڑے بڑے اعتراض کیا کرتے ہیں۔ اور سماجی دبانڈ صاحب بھی بڑی بڑی مذمت کی ہے۔ ایسا سلیک ہے۔ کہ وید ریشیوں کو وید کی کوئی پروانہ کہتے ہوئے وانات نہ تھے۔ مجبور ہو کر اس کی اجازت دینی ہی پڑی۔ اور ریشیوں نے تعلیم جانا دے اصول بنائے۔

(۵) ریشی داروں کے اس شادی کرنے کو ناجائز قرار دینے کے لئے بھی سماجی دبانڈ صاحب نے طر ازور مارا ہے۔

لیکن برقیہ صاحبہ کے بیان سے ظاہر ہے کہ وہیں سے اس کی ہی اجازت لے لی ہے۔ اور وہیں ہی کسی معمولی دولت کے لوگ ہیں۔ بلکہ برقیہ اپنے اسرار کی لڑائیوں سے شادی کر چکے ہیں۔

۱۷) اس بیان سے یہ بھی ظاہر ہے کہ ہندوؤں میں ایسے لوگ بھی ہیں۔ جو کسی اور بزرگ کا گوشت کھانا تو الگ رہا۔ لیکن گوشت بھی کھاتے ہیں۔ اور اس کے لئے انہیں ریشیوں کی طرف سے اجازت حاصل ہے۔ (۱) جو بھالی سے شادی کرنا بھی جائز قرار دیا گیا ہے یہ بات کسی مزید تشریح کی ضرورت نہیں۔ بلکہ نہایت وضاحت سے اس امر کو واضح کر دی ہے کہ اگر یہ سچ کا یہ دعویٰ کہ وہ ہمیشہ سے ہمیشہ تک سائے جہان کے لئے ہیں۔ اور برقیہ نے دنیا کی تمام ضروریات اور حالات کے لئے ابتداء از فیض میں تمام صحیح تعلیمات ان میں بیان کر دی ہیں۔ کہاں آپ قابل تسلیم ہے۔

برقیہ صاحبہ کے بیان سے ظاہر ہے کہ ہندوؤں نے دیر کو حالات زمانہ کے خلاف پاکر اور پریشوکی کا ہوئی تعلیمات کو غلط یا ناقابل عمل سمجھ کر اپنی قوم کے لئے خود نئی کتابیں اور نئی تعلیمیں پیش کیں۔ اور اس میں وید کو زائل کرنا قابل تسلیم قرار دیا۔

بس جب موجودہ زمانہ سے بہت قبل وید ناقابل ثابت ہو گئے۔ اور خود ویدوں کے پیروں کو ان کے خلاف چلنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ اور انہوں نے کئی ایسی باتیں روا قرار دیں۔ جو وید کی رو سے منع تھیں۔ تو اب جبکہ زمانہ بہت ترقی کر گیا ہے۔ حالات بدل گئے ہیں۔ واقعات نئی صورت اور تیار ہوئے ہیں۔ اور یہاں تک کہ وید کیس طرح قابل عمل ٹھہر سکتے ہیں۔ اور ان کی نقد کیا جائے قابل تسلیم ہو سکتی ہے۔ اور کس طرح معقول سمجھی جا سکتی ہے۔

جو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر یہ صاحبان وید کے تعلیم کے لئے دنیا کی نئی باتیں لگائے ہیں۔ اور باوجود مالدار اور ترقی یافتہ قوم کے ویدوں کا ترجمہ پیش کرنے کی برأت نہیں دیکھتے۔ اور اگر ویدوں میں کوئی ایسی بات ہوئی۔ جو موجودہ ترقی یافتہ زمانہ میں قابل تسلیم

ہوئی۔ تو انہیں جیسی قوم جو ان کا پیارا بنا کر رکھنے کی عادی ہے۔ کبھی کی کبھی زبانوں میں ویدوں کے ترجمے شائع کر دیتی۔

۱۸) مسٹر گاندھی اپنے پیروں مسلمان لیڈروں پر جس سے کیوں تلخی رکھے گئے الامم میں مقدمہ چل رہا ہے۔ وہ یہ ہے کہ انہوں نے فوجی ملازموں کو ملازمت ترک کرنے اور دوسروں کو یہ ملازمت اختیار نہ کرنے کی ناک ایک ریزولوشن کے ذریعہ کی ہے۔ اس بناء پر اگر گورنمنٹ کو مقدمہ چلانے کی ضرورت محسوس ہوئی ہے تو مجھ میں نہیں آتا۔ مسٹر گاندھی کو ان کے ساتھیوں سے کیوں الگ رکھا گیا ہے۔ جبکہ وہ بھی اسی فعل کا ارتکاب کر چکے ہیں۔ اور علی الاعلان اس کا اقرار بھی کر رہے ہیں۔ حال میں ترجمانی میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ:-

۱۹) اگر اس قسم کے الفاظ عوام کے دہر دیا فوج کے سپاہیوں کے دہر دیا جرم ہے۔ تو میں اس جلسہ کے حاضرین کو اس جلسہ کی وساطت سے وید کو مٹانے کہنے میں نے اس جرم کا بار ڈالا۔ اور داد مرتبہ ارتکاب کیا ہے۔ میں یہ بھی کہتا ہوں کہ یہ کوئی نیا جرم نہیں ہے۔ میں نے ستمبر ۱۹۲۰ء میں اس کا اعلان کیا تھا۔ اور میرا تو کیا فکر ہے۔ انڈین کانگریس اس کا کلکتہ اور ناگپور کے اجلاسوں میں ارتکاب کر چکی ہے۔ اگر کانگریس کے کارکن یا خود میں اب تک فوج کے سپاہیوں کے پاس یہ کہنے کے لئے نہیں گیا۔ تو اس کی وجہ یہ نہ سمجھئے۔ کہ میں یا کارکنان کانگریس اس کا ارادہ نہیں رکھتے۔ بلکہ اسے ہماری مصروفیت یا ناقابلیت کی دلیل سمجھنا چاہئے۔ (دیکھیں ۲۲ اکتوبر)

ایسا صاف اور واضح بیان جس نے واسے کے متعلق گورنمنٹ کا خاموش رہنا اور علی برادران و قیود پر مقدمہ چلانا ایسا طرز عمل ہے۔ کہ جب تک

گورنمنٹ خود ہی اس کی وضاحت نہ کرے۔ تب تک نہیں رہا رکھا گیا۔

۲۰) بات یہ ہے کہ جب کسی قوم کے لئے دن آئے ہیں تو وہی باتیں جو دوسروں کے لئے کسی خطرہ و نقصان کا باعث نہیں ہوئیں۔ اس کے لئے بناء کن بن جاتی ہیں۔ کاش! مسلمان سوچیں۔ کہ کیوں وہی وقت وادارہ مشکلات اور مصائب کا ہرث بن رہے ہیں۔

۲۱) اخبارات کے ذریعہ معلوم ہوا ہے کہ امریکہ میں اپنی ناک کھانا بعض دیگر مقامات میں سپر جنس نکالے گئے ہیں۔ جنہیں کوٹ پتلون یعنی انگریزی لباس کہہ سکتے ہیں۔ کہ یہ لباس گھروں کے بھی پہنے کے قابل ہے۔ لیکن ہندوؤں میں جلوس نکالنے والوں نے انگریزوں کا نسخہ اڑایا ہے۔ اور ان کو گدھے سے قیدی دیکھ کر ان کے خلاف عقارت کا جذبہ پیدا کیا ہے۔ یہ حرکت اگر ہندوؤں یا سکھوں سے سرزد ہوتی۔ تو اس قدر قابل گرفت نہ تھی۔ مگر دوائے بر حال مسلمانان کہ پرانے شگون میں اپنی ناک کھائی۔ جو جس میں اندھے ہو کر انگریزوں کو گدھا بننے کی کوشش کی۔ مگر یہ سوچا کہ "حضرت امیر المومنین علیہ السلام وارف تخت محمدی عافیا مرین رضی اللہ عنہ" کی لباس پہنتے ہیں۔ اور آپ کے ذرا درمیان بارہ سینے اور عساکر سلطانہ کیا لباس زیب تن کرتے ہیں۔ بلکہ یہ بھی سوچا کہ مصطفیٰ اکمال پاشا اور ان کے غازیوں کے کیا لباس ہیں؟ پس مسلمان سوچیں کہ اگر انگریزی لباس پہنتے ہیں گدھے میں تو یہ جہاں تک پہنچتی ہے۔ کیونکہ ساری دنیا جانتی ہے۔ کہ سلطنت ترکی میں بادشاہ سے لیکر ادنیٰ مزدور تک سب کوٹ پتلون پہنتی ہیں۔ لیکن ان کے لئے یہ کہنا چاہئے کہ انگریزوں پر چھڑا گئے سے تامل کیا جاتا ہے۔ اس لئے کہ آئندہ یہ حرکت نہ صرف فلسطین کے

۲۲) انگریزوں سے سزا دینا

خطبہ جمعہ مومن کا سفر

حضرت خلیفۃ المسیح ثالثیؑ ایدہ اللہ

زمرہ ۱۰ ستمبر ۱۹۲۱ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

وہ آدمی جب آپس میں ملتے ہیں تو انہیں بہت کچھ آپس میں سننا سنا ہوتا ہے۔ اسی قانون کے تحت مجھے آپ لوگوں سے بہت کچھ سننا ملتا ہے۔ مگر جو لوگ ہی میں یہاں پہنچا ہوں اور باقی دو تہ کے متواتر سفر کے بعد کانت پر اس لئے میں زیادہ نہیں بول سکتا۔ مگر مختصر ایک بات بیان کرتا ہوں۔ جو سفر سے تعلق رکھتی ہے۔

انسان جن حالات سے گزر رہا ہے اس کے مطابق مصروفیت میں بھی مشغول رہتا ہے۔ میں سفر سے آیا ہوں۔ اور سفر کے متعلق حالات سناتا ہوں۔ لیکن وہ سفر دنیاوی نہیں اور نہ یہاں کا سفر ہے۔ اس سفر کا ذکر سورہ فاتحہ میں ہے۔ گو بہت میں جنہوں نے غور نہیں کیا مگر وہ روزانہ باخوش متعین بارہ مرتبہ پڑھتے ہیں۔ کم از کم ۳۳ دفعہ اور زیادہ سے زیادہ چالیس چالیس بار دفعہ۔ مگر کم یہی ہے اس سفر کی طرف توجہ کرنے میں جس کی طرف اس میں توجہ دلائی گئی ہے۔

کیا یہ عجیب بات نہیں کہ سب کام کو چھوڑ کر تہجد کو مصلح صفت کو خرد و ہر دوسری کو طالب علم سبق اور استاد پڑھانے کو چھوڑتا ہے اور وضو کرتا ہے۔ گویا سب کاموں سے قطع تعلق کرتا ہے۔ اور ایک خاص جگہ جاتا ہے۔ اور اپنے کانوں کی طرف اپنے ہاتھ لگا کر اپنی توجہ کو ایک خاص طرف لگاتا ہے۔ یعنی اپنے خدا سے اپنا معاملہ درست کرتا ہے۔ اور اٹھتا رہتا ہے کہ میں اس سفر میں جا رہا ہوں۔ اور یہ میرا مقام نہیں۔ بلکہ میں مسافر ہوں۔ کیا ایک سورہ فاتحہ کے پڑھنے والا یہ نہیں کہتا کہ

اصدا الصراط المستقیم میں مسافروں۔ اور اپنے گھر کی طرف جارہا ہوں۔ مجھے سیدارستہ بتایا جائے۔ میرا گھر یہیں۔ بلکہ اور جگہ ہے۔ ایسا نہ ہو کہ میں غلطی سے لیجے رستہ پر چل پڑوں کہ گھر کی بجائے۔ ریکیوں کے پلاخوں میں پڑ جاؤں۔ پھر کہتا ہے صراط الذین انعمت علیہم ایک شخص آرام سے سفر کرتا ہے۔ مگر جس غرض کے لئے سفر کرتا ہے اس میں وہ کامیاب نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ ان سفر کے آرام کو کوئی نہیں دیکھتا بلکہ سفر کے تھک کو پہنچتا۔

سفر مختلف افراط کے تحت گئے جاتے ہیں کوئی صحت کے لئے کوئی تجارت کے لئے کوئی ملازمت یا تعلیم کے لئے کوئی تبلیغ کیلئے وغیرہ وغیرہ اگر ان افراط میں سے کسی غرض کے لئے بھی سفر کیا گیا ہو اور وہ پوری ہوئی ہو۔ تو گھر میں کھٹ مہیبت ہو جاتا ہے۔ خالی ہاتھ سا زخود کہتا ہے کہ جب گھر جاؤ گا تو گھر والوں کو کیا نہ دکھاؤ گا۔ یہ کھتہ چلان کوٹ کے سٹیشن پر معلوم ہوا۔ وہاں ایک ہندو سٹیشن ماسٹر تھے۔ میں وہاں حضرت خلیفۃ الاولیاء کے وقت میں صحت کی ہی غرض سے گیا تھا۔ اس سٹیشن ماسٹر کو شکار کا شوق تھا۔ ہندو بیکرو بھی ہمارے ساتھ چل پڑا اسنے ایک فاختہ ماری۔ میں نے کہا کہ یہ فانی ضائع جائیگی۔ اسنے کہا کہ نہیں میں اس کی حکمت سے کئی دفعہ انسان شکار کے لئے لگتا ہے اور کوئی جو یا بڑا شکار نہیں ملتا۔ چونکہ مجھے گھر میں منتظر ہوتے ہیں۔ کہ ہم شکار لائینگے اس لئے جب واپس جاتے ہیں تو وہ پوچھتے ہیں کہ کیا لائے تو کچھ بھی پاس ہونے کی صورت میں ان کے دل کو صدمہ پہنچتا ہے۔ اس لئے میرا قاعدہ ہے کہ پہلے کچھ نہ کچھ ضرر شکار کر لیتا ہوں تاکہ جب گھر جاؤں اور مجھے پوچھیں تو ان کو کہہ دوں کہ وہ شکار جو کہ اس کو محض اپنے بچوں کی خوشی مد نظر تھی۔ اس لئے یہ کہا مگر اس سے پہلے ایک نکتہ معلوم ہو گیا کہ ہم جو دنیا میں ایک حالت سفر میں ہیں۔ اگر ہم اپنے گھر میں خالی ہاتھ جائیں تو ان لوگوں کو جو ہمارے منتظر ہیں ان کو کیسی ایسی ہوگی۔ نثران کریم میں آتا ہے الحقتنا بھم ذہر بیتہم جو لوگ نیک کام کرینگے اس کی جزا ان کی اولاد کو بھی ملے گی۔

جس طرح سفر سے واپس آنے پر مجھے کہے پوچھتے ہیں کیا لاؤ جو وہاں ہی سوال ہو گا کہ ہم نے تو بچہ کرنا تھا کچھ لائے تھے۔ اب ہمیں امید تھی کہ ہمارا بیٹا بھائی ہیں۔ خداوند ہمارے لئے کچھ لائینگے۔ جس سے ہمارے روحانی مارج میں ترقی ہوگی۔ اسلئے صرف مومن ہی نہیں کہ تاکہ اصدا الصراط المستقیم۔ کہ راستہ صاف اور سیدائے اور امن سے ختم ہو۔ کیونکہ گھر میں جلتے ہیں یہ نہیں پوچھا جاتا کہ آپ کا سفر کیا ختم ہوا بلکہ سوال ہوتا ہے کیا لائے۔ اس لئے ساتھی یہ بھی کہتا ہے صراط الذین انعمت علیہم ان لوگوں کی راہ پر چلا جو کچھ کہا لائے۔ اور خلیفۃ اللہ اپنی منزل مقصود پر نہیں پہنچتے۔ پھر بہت ٹوٹ کاتے ہیں مگر باتو راستہ گم کر دیتے ہیں۔ یا نعمت کو کھو دیتے ہیں۔ اس لئے سکھایا کہ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہ نہ تو ہم راستہ میں ہی محکف جائیں نہ ان الغات کو ضائع کریں۔ لیکن بہت لوگ ہیں جو طے کی طرح پڑھتے ہیں اور بار بار اقرار کرنے کے باوجود کہ ہم مسافر ہیں۔ اپنے آپ کو مسافر نہیں سمجھتے حالانکہ یہاں کا آرام کوئی چیز نہیں۔ دراصل آرام اور راحت وہ ہے جو انجام کار تھا ہے۔ جو شخص ایسا نہیں کرتا۔ بلکہ اس دنیا کو مسافر خانہ کی بجائے اپنا گھر ہی سمجھتا ہے۔ اور اصل گھر کی فکر نہیں کرتا یہ سوچتا ہے کہ وہاں کیا ہو گیا۔ وہ خسران اور حواں کے سوا کچھ نہیں پائے گا۔ راستہ کا آرام اچھی چیز ہے مگر اصل چیز نہیں۔ مومن کو چاہئے کہ سورہ فاتحہ کو مد نظر رکھے۔ وہ سید باراستہ ہی مانگے اور انعم یافتوں و لایہ ایسا نہ کہ وہ مغضوب علیہم اور ضل میں مشال ہو جائے۔ وہ نہ گم کردہ راہ ہونہ انعام کو ضائع کرے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے تھے کہ آپ کے والد صاحب کا قاعدہ تھا کہ ایک موسم میں خاص مقدار میں خراباں غلہ اور نقدی تقسیم کرتے ایک شخص ہٹائے گا بھی آیا نہ پائے گا۔ اپنے ایک دفعہ چنے اور کچھ پیسے دئے۔ وہ جنوں کا بڑا حصہ راستہ ہی میں ختم کر گیا۔ حالانکہ جو کچھ اس کو ملا تھا۔ وہ گھر کے لئے تھا۔

یہ مسرت خیال کرد کہ چھو جس طرح یہاں غریبی سکینی میں

ایک احمدی بزرگ صحابی مسیح موعود کا انتقال

ان کی بہت تعریف کی اور ان کی موت میں شام ہوئی۔
تمنی جماعت | یہ خیال میں مسجودت
کے اسباب | کے ممبروں کی تعداد اس وقت
 بڑھ رہی ہے کہ انہیں داخل

ہونے کی بجائے کوئی پابندی اور قید عمل میں لائی جائے
 اور باقی برادرانہ ہمدردی کا بہت اظہار کیا جاتا ہے
 اس وقت جو لوگ کہ پورے کی تنگ خیالی سے تنگ
 آچکے ہیں۔ اور مسیحی مذہب سے اندرونی طور پر ہلک چکے
 آزادانہ خیال کے لوگ ہیں۔ وہ ایک ہمدردانہ مروت
 سمجھ کر انہیں داخل ہو جاتے ہیں۔ اور رفتہ رفتہ تعلقات
 کی زنجیریں انکو مسیحی ماسخ اور عقیدہ کرتی ہیں۔ ایک
 کو کہا جاتا ہے کہ یہاں ہونے کی سلسلے میں تبت
 چھوڑنا ضروری نہیں۔ آپ بیشک گرجے جایا کریں۔ نام
 تبدیل کرنے کی ضرورت نہیں۔ یہاں کی گھر میں
 کہیں شائع نہیں کیا جاتا۔ صرف ایک ہفتہ وار جلسہ ہے
 جو ایت وار یا کسی اور دن کیا جاسکتا ہے۔ دنیا کے
 سیاسی اور تمدنی خیالات میں جو خیال عام مقبول ہو
 اسی کو یہاں جماعت کی رائے کے شائع کیا جاتا ہے
 چنانچہ آگے ایک سرکل میں شائع ہوا ہے۔
 زبردستی کے اصول یہ ہیں۔
 کہ مرد و عورت کے حقوق مساوی ہیں۔

تعداد ازواج نامہ تہ ہے۔ ایک عورت چاہے
 جنگ بالکل نہیں ہونی چاہیے۔ فیصد کے لئے
 میں الاقسام کی کوڑا ہونی چاہئے۔
 ایک مرکزی زبان ہونی چاہئے۔ جو سروسٹ اسپر
 انبیاء خدا کے مظہر ہوتے ہیں۔ عیسائی بھی مظہر تھا۔
 سب سے بڑا مظہر ہمارا خدا ہے۔
 یہ ایسی باتیں ہیں۔ جو دنیا پر لوگوں کو اچھی لگتی ہیں اور جو کو
 داند کے واسطے کوئی پابندی ضروری نہیں اس واسطے
 لوگ آسانی سے داخل ہو جاتے ہیں۔
تعداد | اور کہیں میں چار پہاڑی رہائیں۔ سب اہل میں قریب
 ایک تو پہاڑی مری لکھیں اور دوسرے خائف ہو چکے ہیں تو یہاں
 خدا کے میں جن میں ہفتہ وار جلسہ ہوتے ہیں کل تعداد کوئی نو
 سہاں جاتی ہے باقی کئی تنگ پتہ نہیں۔ ان تمام عقائد

مذہب جو جاتا ہے وہاں بھی ایسی کریمگی رنگ ترقی میں
 گذر کر لپٹے۔ خدا تعالیٰ کے پاس کوئی ایسی جگہ نہیں
 وہاں یا تو اللہ باختر میں رہتا ہے یا شیطان کے ساتھ
 بہنم میں داخل ہوتا ہے۔ لوگوں نے اعوان بنا رکھا
 تھا لیکن حضرت مسیح موعود نے وہ بھی نہ رہنے دیا بلکہ
 بتا دیا کہ وہ درمیانی درجے کے لوگوں کیلئے نہیں بلکہ
 بہت ہی اعلیٰ درجہ کے لوگوں کا مقام ہے اور جنت ہی
 اعلیٰ حصہ ہے۔ پس وہاں رو فی سو فی دانوں کا نذرہ
 نہیں۔ ایک انسان وہاں یا تو خدا کا سہارا ہوگا۔ یا اسکو
 جیل میں رہنا ہوگا۔ حیرت کا مقام ہے کہ ایک شخص
 بچاؤں دفعہ کہتا ہے کہ میں مسلمان ہوں۔ ایک دفعہ بھی
 اسے فراموش کرتا۔ کیا اسکی ہی مثال ہیں کہ وہ اپنے آپکو
 جھوٹ موش کہتا ہے کہ میں نوکر ہوں اور وہ کوئی نوکر
 نہیں کیا اسکا انجام اچھا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس پر نور کرنے اور عمل کرنے کی
 توفیق دے ہم اپنے آپ کو سازجیوں اور آخرت کے
 لئے کوشش کریں کہ اگر ایمان خدا کے غضب سے بچیں۔

بہائی مذہب امریکہ میں

ابتدا | اس ملک میں بہائی مذہب کے خیالات
 ابتداً ایک تاجر نے پھیلوائے۔ جو اصلاً ایرانی تھا
 اور خیر شاگرم اسکی تجارتی دکان تھی۔ اُس نے
 چند لکچر دیئے اور کتابیں شائع کیں اور جن لوگوں کو
 اس کے خیالات پسندیدہ معلوم ہوئے انہوں نے
 دوسرے شہروں میں سکے لیکچر کرائے۔ اور اس طرح
 رفتہ رفتہ ترقی ہوتی گئی۔ پھر سفیر ایرانی جو اس ملک میں
 آیا۔ اور اب تک ہے۔ اس کے ذریعہ سے بہائی جماعت
 کا بہت سی تقویت ملی اور کئی ایک ذی اثر متور لوگ
 اس جماعت میں داخل ہوئے۔ بہائی جماعت کے موجودہ
 ایڈر عبدالبہاء خود بھی اس ملک میں آئے۔ اور متفرق
 شہروں میں گئے وہاں ہونے والوں نے انکو وسیع الاطلاق
 ملنا۔ اور سب کا خیر خواہ اور مصلحتی حال زمانہ سمجھ کر

مولوی رئیس الدین صاحب مکان نگر گاؤں ضلع میں سکھ
 رحلت فرمائے۔ اٹالہ باغالیہ صاحبہ سون
 نام احمدی جماعتوں سے اور مسیحی مذہب کا روم اجڑا کر انکی
 قوم احمدی سلسلہ کے دیوانہ میں سے تھے۔ حضرت
 مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ رہا کر پچھلے دنوں میں
 شامل تھے۔ اپنے احمدی ہونے کا واقعہ جو مردم نے سچے سچ
 تھا۔ ختمہ انوں ہے کہ آپ رہا کر کے ایک گاؤں میں چوتھ
 تھے اور اس گاؤں کی مسجد کے متولی بھی۔
 اتفاقاً دو پنجابی سپاہی احمدی اس مسجد میں آکر کھینچے
 گئے۔ بعد ازاں ان احمدی سپاہیوں نے امام مسجد اور متولی بھی
 مرحوم مولوی رئیس الدین صاحب کو تبلیغ شروع کی۔ متولی
 صاحب کو قطعہ آیا اور احمدی سپاہیوں کو دھکے دیکر مسجد
 نکال دیا۔ دوسرے روز دونوں احمدی سپاہی متولی صاحب کو
 پاس پہنچے اور گروے ادب سے لڑی کیا کہ جہان سے کل ہم کو بغیر
 ہاتھ سے مسجد سے نکال دیا۔ زور پر جھڑپ سے تو خداوند
 متولی صاحب اور امام مسجد چار ایک دہائی موری تھے۔ دونوں
 جب وہ ریلوے کے کچھ توڑاکی سے بہت شائستہ ہوئے متولی
 مولوی صاحب کو دوسرے قافل اور حواالت کے متعلق پوچھتے
 جاتے تھے اور مولوی صاحب ان کی محنت کا ثمرہ کرتے
 جاتے تھے۔ اس پر غور فرما چاہر اور کتابیں منگائیں
 اور مولوی صاحب کی مدد سے ملاحظہ کرتے رہے۔ آخر مولوی
 صاحب تو کہیں بھاگ گئے مگر متولی صاحب یعنی مرحوم مولوی
 رئیس الدین بیگ کنال اور مسیح موعود میں تقابل حاضر ہوئے
 اور پندرہ دن تمام کر کے وہ حضور مسیح موعود کے دست مبارک پر
 شرف بیعت حاصل کر کے واپس وطن پہنچے اور ایک دن چار
 اور خاموش رہے۔ کہ اچانک سولنا سید عبدالواحد صاحب نے
 برہمن بڑے میں کلر سہر کر بیعت مسیح موعود کی صدا بلند کی۔ کلنگ
 ایک خورہ لڑ گیا۔ مرحوم مولوی رئیس الدین نے ہی تبلیغ شروع کی
 اور خدا کے فضل سے اپنے گاؤں اسکے نواح میں ایک اچھی
 جماعت قائم کر لی۔
 ان ولعالت میں خدا کی قدرت کا ایک عجیب نظارہ ہے کہ
 کلچر دورہ راز ملک کے ایک گاؤں میں خدا تعالیٰ نے ایک

جواز سود کے لئے مسعی نام

(۱)

اس سے پہلے کہ مسلمانوں کی اور کیا بد قسمتی ہو سکتی ہے کہ ان کے ذلت و محبت کے نگھنے کے جو طریقہ بتائے اور نہیں کئے جاتے ہیں۔ وہ اسلام کے قطعاً خلاف ہونے کی وجہ سے دراصل اور زیادہ قرینہ است میں گرائے اور تباہ و برباد کرنے والے ہیں۔ اسی قسم کی ایک کوشش حال میں ایک صاحب سید فضل محمد سترطن سنگھ رشتی سہارنپور اس کے ایک کتاب "مسئلہ سود اور مسلمانوں کا مستقبل" کے نام سے لکھی گئی ہے۔ مصنف نے علامہ قرآن کریم و احادیث و فقہاء کے احوال کے موجودہ زمانہ کے بعض ایسے لوگوں کے احوال سے بھی جان کے زعم میں غدار ہیں۔ یہ ثابت کرنے کی کوشش کہہ کر اسلام میں سود جائز ہے۔ مگر کتاب کو تھوڑی سی بری نظر سے دیکھنے والا بھی معلوم کر سکتا ہے کہ کس طرح انہوں نے قرآن کریم کی آیات کے سمجھنے بدلے اور احادیث کو ان کے معنوں سے پھیر کر مسئلہ سود کو جائز ٹھہرانے کی ناکام کوشش کی ہے۔

چونکہ یہ ایک نہایت خطرناک جرات اور مسلمانوں کے لئے جو پہلے ہی بربادی کے گنڈے پہنچ چکے ہیں۔ تباہ کن ٹھہرا ہے۔ اسے تفصیل کے ساتھ اس کا رد کیا جاتا ہے۔ اگرچہ معنوں کی قدر میں ہو گیا ہے۔ جو کئی غیروں میں ختم ہو گا۔ لیکن اس کی اہمیت متقاضی ہے کہ ناظرین غور سے پڑھیں۔

کیا اہل اسلام سے مسئلہ سود غیر منسلک

مصنف اپنی کتاب کو حضرت عمر کے قتل خسر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الدنیا وما سألناک عن الربا سے شروع کرتے ہوئے اس کے متعلق لکھتے ہیں کہ مسلمانوں میں اہل اسلام سے مسئلہ سود غیر منسلک رہا۔ اور حضرت عمر جیسے جلیل القدر صحابی بھی اسکو دیکھ سکے۔ اور باقی صحابہ

پر بھی یہ مسئلہ مشتبہ رہا۔ جس کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آیات و روایات کے نزول کے نزول بعد موت ہو گئے۔ اس میں انکو صحت دہو کا لگتا ہے۔ کہ حضرت عمر صلی اللہ علیہ وسلم اس مسئلہ میں متردد رہا۔ اور باقی صحابہ پر بھی یہ مسئلہ واضح نہ ہوا۔ اس کے متعلق مندرجہ ذیل امور قابلِ غور ہیں۔

اول یہ بات کہ کسود سے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں بڑی سختی سے روکے۔ اور یہاں تک اس کے متعلق فرمایا کہ فاما اذا حوٰب من اللہ انکم اس سے نہ ٹھکے۔ تو خدا اور اس کے رسول سے اٹھنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ مگر پھر بھی صحابہ پر یہ مسئلہ مشتبہ ہی رہا۔ اور حضرت عمر جلیل القدر انصاری بھی اس مسئلہ میں شک کرتے ہوئے رہے۔ دوم۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان آیات کے نزول کے بعد حجۃ الوداع کیا۔ اور دال ایک خطبہ فرمایا جس میں فرمایا۔ اکل کل دبا من دبا الجاہلیۃ مرفوض لکم رؤس اموالکم ولا تظلمون ولا تظلمون الا فان کل دم من دم الجاہلیۃ مرفوض واول دم اضیع عناد دم العارث بن عبد المطلب۔ قال اللهم صل بلفظ قاتل انفس ثلاث مرات قال اللهم اشہد ثلاث مرات۔ کہ فرما رہا ایک با باہریت کے رہا میں سے موقوف ہے۔ تیسرے لئے صرف تمہارے اصلی مال میں۔ نہ تم غلو کرو۔ اور نہ ہی تم پر ظلم کیا جائے۔ خبردار ہر خون جاہلیت کے خون میں سے موقوف ہے۔ اور پہلے خون جس کو میں موقوف کرتا ہوں وہ عارث بن عبد المطلب کا خون ہے پھر اپنے فرمایا کیا یہ پیغام پہنچا دیا ہے۔ تمام حاضرین نے کہا۔ ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے تین دفعہ فرمایا اور تین دفعہ صحابہ اقرار کیا پھر آپ نے فرمایا اے خدا تو اس امر پر شاکر رہ کہ مجھے یہ پیغام پہنچا دیا۔ یہی تین دفعہ کہا۔ اب دیکھو تیسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم صاف اور کھلے نظروں میں اعلان فرماتے ہیں اور صرف اعلان فرماتے ہیں۔ بلکہ حاضرین سے اس تین دفعہ اقرار بھی کراتے ہیں۔ مگر باوجود اس کے

سید فضل احمد صاحب کہتے ہیں۔ صحابہ میں یہ مسئلہ مشتبہ ہی رہا۔ میں کہتا ہوں۔ اگر صحابہ میں یہ مسئلہ مشتبہ تھا۔ تو کیوں انہوں نے تین دفعہ اقرار کرنے کی بجائے یہ نہ کہجدا۔ کہ یا رسول یہ مسئلہ بھی مشتبہ ہے طرہ یہ کہ مصنف صاحب یہ بھی کہتے ہیں۔ کوئی کریم کو درست ہی نہ ملا کہ آپ مسئلہ سود کو صحابہ میں واضح کر چلتے۔ حالانکہ اس کے حل کرنے میں برسوں کی ضرورت نہ تھی۔ یہ تو فوراً سمجھایا جاسکتا تھا۔ سو ہزار ہا کے صحابہ کو مخاطب کے رسول کریم کا فرمانا اور صحابہ کا تین دفعہ اقرار کرنا صاف طور پر جتلا رہے کہ صحابہ اس مسئلہ کو خوب سمجھ گئے تھے۔ سوم۔ یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مسئلہ کے متعلق استفادہ کی ہے۔ کہ حدیث میں آتا ہے لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکل الطر و مرکبہ و مشاہدۃ و کتابۃ۔ لعنت کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کے کھانے والے اور کھانا کھانے والے اور اس کے گواہ اور اس کے کھانے والے پر کیا اتنا زور ایک ایسی بات پر کیا۔ جس کے جائز ناجائز ہونے کا فیصلہ یہی نہیں ہوا تھا۔ چہارم۔ یہ کہ ابتداء اسلام سے صحابہ کا طرز عمل ترک سود رہا ہے۔ اگر اشتباہ ہوتا۔ تو کبھی سود لینے کی صورت اختیار کرتے اور کبھی دوسری۔ مگر صحابہ کا اور نام صحابہ کا علی الدوام ترک سود پر عمل اس بات کی دلیل ہے۔ کہ صحابہ کو اصل میں کسی قسم کا اشتباہ نہ تھا۔ پنجم۔ یہ کہ صحیح بخاری کی حدیث ہے کہ عن ابن جندبہ رضی اللہ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم رائت الملیۃ رجلیں اتیانی فاحرجانی الی ارض مقدسۃ فانطلقنا حتی اتینا علی فہو من دم فیہ رجل قائم و علی وسط النہر و رجل بین یدیه حجارة فاقبل الرجل الذی فی النہر فاذا اراد ان یمرح یرمی الرجل فمجد فی فیہ فیرجع کما کان فقلت

ارشاد متعلق اعلان

ما هذا فقال الذي دأبه في الشرا الكا اليا
ششم به که فلان شرمید می مان لیر پرا یسه یل یل یل
انصارا کلا الیها انصارا فاسطیا حله مله شرم
تم شود باده کرد کھاؤ

انصار الفضل مورخہ ۱۲۹۶ ھ کے ہر
یہا آئے کے دوسرے روز کو چکا ہوں۔ اپنی
دوسرے روزہ ۲۰ بجے معلوم ہو چکے
ہیں۔ صبر کرتا ہوں۔ اور ساتھ ہی تمام احباب
کی مدد میں یہ گذارش کرتا ہوں۔ کہ جس وقت
آئے کے متعلق پہلا اعلان ہوا تھا۔ اس وقت
آئے کا جھاد ہمارے لیے تھا۔ اس کے ایک ہی
کی قیمت آٹھ روپیہ ہزارہ کی گئی۔ اور ہر صاحب
جنہوں نے آٹھ روپیہ ارسال کئے۔ ان کی طرف سے
ایک حصہ کا اعلان کیا گیا۔ مگر اس وقت جھاد
پہلے چاروں فی روپیہ ہے۔ یعنی پہلے گیارہ
روپیہ فی سن جھاد ہے۔ اس کے ۶۰ روپیہ
ہر کم سے کم چھ ہزار سو روپیہ خرچ آویگا
اس وجہ سے آٹھ کی طرف سے دوسرے ہزار
بھی آئے کے لئے ایک ہزار روپیہ کے
اور دوسرے ہزار روپیہ۔ میں امید کرتا ہوں کہ
احباب ہدی تو پر فرما کر آئے کی رقم ہدی
فرادیتے۔ اور دواہ اجرو ذاب کے حضور
خیرہ میں علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سعادت کی برکت
سے بھی مستفید ہونگے۔ میں احباب کے خطوط کا
منتظر ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ابا کے
دلوں میں وسعت اور مالوں میں برکت عطا فرمائے
آمین ثم آمین
سید محمد الحق۔ افسر ملہ سالانہ

میں نہیں کہ سکتا فلان بن مال کے لئے ہے کہ
کوئی کہہ سکتا ہے کہ سید صاحب میں خیرہ قطبانی
حضرت عمرؓ قول۔ دیکھئے وہ میں کہ سود کا سود
ایسا واضح اور روشن تھا کہ ہم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے اس کے متعلق مزید پوچھنے کی حاجت نہ رہی۔ چنانچہ
ابن ابی جریس آپ کا قول اس میں مدبر ہے۔ ان انصار
نزالت آیۃ الریاء وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علیہ وسلم قبضہ لہ فی یومئذ فاعلموا الریاء والیومئذ
سفی حذرہ کہتے ہیں کہ آخری نیت جہاد ہی خود رہا کی تھی
اور رسول اللہ وفات پاگئے۔ مگر ہمارے لئے نہیں کی۔
تم رہا اور شک کو چھوڑ دو۔ ہمارے لئے یہ ہے کہ ہم کو رہا
کا بھی طرح معلوم نہیں ہے تو کس طرح وہ کہہ سکتے تھے کہ تم کو چھوڑ دو
بلکہ ان کا یہ کہنا صاف بتا دیتا ہے کہ یہ حکم ایسا وضع ہو گئے
تھے کہ اور کسی کی حاجت ہی نہیں تھی۔ چنانچہ انہی حضرات کی
تصدیق صاف بھیج کر ملا (ارسی) کو تیار پکھلتے ہیں۔ ان
انصار نزالت آیۃ الریاء فاعلموا الریاء والیومئذ فاعلموا
یا کون الریاء فی یومئذ الیوم اللہی یحفظہ
الشیطان آیۃ فیہ منسوخۃ ولا مشجۃ
فلما لہ فی یومئذ الیوم اللہی فاعلموا الریاء
فی الریاء والیومئذ الیوم اللہی فاعلموا الریاء
سود کی آیت تھی۔ ہم چھوڑ دو سود کو اور شک کو اور وہ آیت
یہ ہے۔ کہ جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ نہیں کھاتے تھے۔
اس شخص کے کھاتے تھے کہ جس کو شیطان غیوہ لگاواں
کر دیتا ہے۔ یہ آیت منسوخ نہیں ہے۔ اور نہ ہی اس میں کسی قسم کا
تبدیل ہے۔ میں سوچ رہا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی ہمارے لئے
نہیں کی۔ میں تم سود کے حال کے میں علیہ بازی کو چھوڑ دو (ایسا)
یہی شک کے مراد ہے۔

نام و مدد کنندہ	چ	ک	کی	کی
منشی محمد امین صاحب تبریز	۱	۱	۱	۱
مذا سلطان احمد	۲	۲	۲	۲
منشی اکبر علی صاحب	۳	۳	۳	۳
منشی اکبر علی صاحب	۴	۴	۴	۴

مصنف کتاب مذکور نے اس بات کی تائید میں کہ سود کا سود
مشتبہ ہے۔ آیات و روایہ کے وزن کے بعد رسول کریمؐ
فوت ہو گئے۔ میں پوچھتا ہوں کہ وزن و تقریر آیا آپ صابر ہیں

منشی دین محمد صاحب	۱	۱	۱	۱
منشی دین محمد صاحب	۲	۲	۲	۲
منشی دین محمد صاحب	۳	۳	۳	۳
منشی دین محمد صاحب	۴	۴	۴	۴
منشی دین محمد صاحب	۵	۵	۵	۵
منشی دین محمد صاحب	۶	۶	۶	۶
منشی دین محمد صاحب	۷	۷	۷	۷
منشی دین محمد صاحب	۸	۸	۸	۸
منشی دین محمد صاحب	۹	۹	۹	۹
منشی دین محمد صاحب	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
منشی دین محمد صاحب	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
منشی دین محمد صاحب	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
منشی دین محمد صاحب	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
منشی دین محمد صاحب	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴
منشی دین محمد صاحب	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵
منشی دین محمد صاحب	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶
منشی دین محمد صاحب	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷
منشی دین محمد صاحب	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸
منشی دین محمد صاحب	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹
منشی دین محمد صاحب	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
منشی دین محمد صاحب	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱
منشی دین محمد صاحب	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲
منشی دین محمد صاحب	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
منشی دین محمد صاحب	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴
منشی دین محمد صاحب	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵
منشی دین محمد صاحب	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶
منشی دین محمد صاحب	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷
منشی دین محمد صاحب	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸
منشی دین محمد صاحب	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹
منشی دین محمد صاحب	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰
منشی دین محمد صاحب	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱
منشی دین محمد صاحب	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲
منشی دین محمد صاحب	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳
منشی دین محمد صاحب	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴
منشی دین محمد صاحب	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵
منشی دین محمد صاحب	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶
منشی دین محمد صاحب	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷
منشی دین محمد صاحب	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸
منشی دین محمد صاحب	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹
منشی دین محمد صاحب	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰

فی سے اقتصادی لندن ۲۶ ستمبر جرمنی کے
یوں کی فسطحی خلافت کئی ماہ ہوئے جو
مادی پابندیاں لگائی گئی تھیں۔ اور جن کے سہ سے
یوں نے جرمنی کے حکمہ حصول پر قبضہ کر لیا تھا
بے مسورہ کردی گئی ہیں۔

ان سول سروس کاسٹر نائل حکومت سودا
ن اربع کراڈاں اور تین سول ملازم مارے گئے
مقامی ہے اور کوئی سیاسی اہمیت نہیں رکھتی
نندین شہر سمجھو - اخبار فلسطین -
ن کی ترقی ہفتہ وار قسط از ہے کہ لندن

مہاجر تہائی کا مقدمہ بمبئی
 ۱۳۴۳ھ (۱۹۲۵ء) کی عدالت میں پیش ہوا
 ۲۷ برس تک کسی گواہ پر حلف کی نہ صفائی پیش کی
 ۲۷ برس تک کسی گواہ پر حلف کی نہ صفائی پیش کی
 ۲۷ برس تک کسی گواہ پر حلف کی نہ صفائی پیش کی

یہاں تاہم ہے کہ وہ دین کی طرف توجہ نہیں دیتے اور دین کو
میں سے شواہد نہیں کہتے۔ عمل پر ارجحیت دے کر تو وہ کھارے احکام دین
کی غافل اور بے خبر رہتے ہیں۔

کے بیان کرنے کا ایسا طریق اختیار کیا جاتا ہے کہ
 وہ عجیب پیدا ہو جاتا ہے۔ دیکھو ایک ہی مفہوم کو
 سے ادا کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً کسی کو کھانا دے دیا
 ہی فقیر ہو سکتے ہیں۔ مثلاً کھانا تناؤ دیا

نہی ہوگی ہے۔ اور جھوٹ کا رداع بہت عام ہو گیا ہے
بے وقتہ لوگ بھی جھوٹ بول لیتے ہیں اور تعلیم یافتہ لوگ بھی
کلمہ میں ان سے نیچے نہیں ہیں۔ بلکہ مرفوعہ الذکر
جھوٹ بولنے کا طریق مقدم الذکر سے زیادہ

کسی سے علم کیلئے
میں بہت کچھ سیکھتا ہوں

تیسری بات ہے کہ علم کے
سے اس نے علم سیکھنے میں ہماری شک ہے۔ علم کی
ترقی اس نے بہت ترقی رکھ کر ہو جاتی ہے۔ ہر
بچہ کے کالج کے طالب علم بہت پایا جاتا ہے وہ اگر کسی
بات کو قبول کرتے ہیں تو صرف اس بات کو جو ان کے گورنر
میں ہے۔ اس کے سوا اور کسی دوسرے سے اس علم کے
متعلق جو وہ پڑھ رہے ہیں کوئی بات نہیں لیتا تو اس کی
طرف توجہ ہی نہیں کرتے اس خیال سے کہ بھلا جب ہم
اس علم کا گورنر بن جائیں تو ہم سے زیادہ دوسرے
کس طرح جان سکتا ہے اس کی بات کہیں اور لکھ کر پڑھو
اور پھر اگر کسی دوسرے سے کوئی بات سیکھیں تو پھر
اس سے پہلے وہ بات ان کے دہم میں بھی نہ آتی ہوگی
کہیں گے کہ ہم کو تو اس بات کا پتہ ہے علم ہے۔ سچے علم
کو ہر ایک سے زیادہ خیال کریں گے۔ اور سمجھیں کہ ہم سے زیادہ
کسی کا علم اگر ہو سکتا ہے تو ایک گورنر کا ہی ہو سکتا ہے
اس بات کا نتیجہ ہوتا ہے کہ وہ کسی اور کی بات پر فخر کرتے
ہیں۔ اور نہ ان کا علم ترقی کرتا ہے ان کا علم گورنر تک ہی
محدود رہتا ہے۔

یہ اگر اپنے ہی استادوں کی طرف دیکھیں جن سے وہ علم
سیکھتے ہیں۔ یعنی یورپ کے اہل علم کی طرف دیکھیں
جن کی تصانیف میں سے چند کتابیں ان کے گورنر میں داخل
ہیں تو ان کو معلوم ہو کہ وہ لوگ جو علوم کی تک پہنچ میں وہ
اسی طرح علوم کے مالک ہوئے ہیں۔ کہ جیسے چھوٹی
سے چھوٹی چیز سے ہی علم اور سبق حاصل کرنا پڑے تب
بھی وہ علم سیکھتے تھے۔ اور سبق حاصل کرتے تھے۔ اور
اس نے اسے ایسے ہیرو تھے اسے ہی وہ علم سیکھتے ہیں چنانچہ
ابھل رہے کہ سیکھتے ہیں کہ ہمیں چوتھوں سے تمدن
میں علم کے اصول سیکھنے چاہئیں
نئی تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ چوتھوں میں تمدن کو
پہلے پختہ اصول پائے جاتے ہیں۔ چوتھوں میں ہر کام ایک
انتظام کے تحت ہوتا ہے۔ ان میں سے بعض اس کام
کے لئے مقرر ہوتے ہیں کہ فلاں جمع کریں۔ بعض غلے کے سکھانے
کا کام کرتے ہیں۔ بعض انھیں سے ڈاکٹروں کے فرائض بھرتا

ہے۔ بقاعدہ ہسپتال ہوتے ہیں۔ اور اگر کام کرتے وقت
کسی چیز کی کا پڑو یا ٹانگ ٹوٹ جائے تو بعض اور چیزیں
اس کام کے لئے مقرر ہوتی ہیں کہ ان کو ٹھاکر یا کام گاہ پر
سے اس شخص کو ان میں تمدن کے بہت اچھے اصول پائے
جاتے ہیں۔ اور ہر باب کے لوگ اب کہتے ہیں کہ ان سے
تمدن کے اصول سیکھنے چاہئیں۔ ایسا ہی بعض دوسرے
یوروں کے متعلق بھی تحقیقات ہو رہی ہے۔ کہ اگر ان سے
بھی علم سیکھا جاسکتا ہے تو سیکھا جائے۔ تو جوان علم
کے اہل علم وہ دونی انسان چھوڑ دوئی سے ادنی حیوان
بھی علم کے سیکھنے میں ہار نہیں کھتے۔ اور علم سیکھنے میں
کئی سی باتیں ہیں۔ اور اسی طرح سے انسان علم میں ترقی
کرتا ہے۔ اور اسی طرح سے علم موجودہ وسعت تک پہنچے
ہیں۔ دیکھو سیکھو کہ اور خدشہ جس ملک میں پایا جاتا ہے۔
وہاں بھی لوگ آباد تھے۔ وہ لوگ موسمی بنجار میں اس وقت
کا چھٹا استعمال کرتے تھے۔ یورپ کے ڈاکٹروں نے
ان جھگڑوں سے بھی علم سیکھنے میں ہار نہ کی۔ اور ان کے
چھٹا استعمال کرنے کو نسخوں میں نہ لایا۔ بلکہ تجربے
کئے۔ اور معلوم ہوا کہ واقعی اس سے فائدہ ہوتا ہے۔ اور
اس چھٹے سے انہوں نے کوئین نکالی جو اتنی مفید چیز ہے
کہ اب بچے اس کے نرائند سے واقف ہے۔ اگر لوگ
خیال کریں کہ ہم تو علم پڑھ رہے ہیں ہم کو کچھ جنگی لوگ
کیا سیکھا سکتے ہیں۔ تو کوئین جیسی مفید چیز کا علم دنیا میں نہ
پہلے۔ اسی طرح ایک بادشاہ کا ذکر ہے کہ اس کو کوئی
بیماری ہو گئی۔ طبیب نے کئی دواؤں سے علاج کیا۔ مگر
افانہ نہ ہوا۔ اتفاقاً ایک بوڑھی عورت آئی۔ اس نے کہا کہ اس
علاج بتاتی ہوں۔ چھٹوں کو بال کرانی پلایا جائے۔
طبیب نے اس پر صبر کی بات کو حقارت سے نہ دیکھا۔
بلکہ اس کی بات پر غور کر کے کہا کہ اس بڑھیک چھٹوں میں ایسے
اجزاء پائے جاتے ہیں جو معدہ کے لئے بھی مفید ہیں۔
اور دماغ اور اعصاب پر بھی ان کا اچھا اثر ہے۔ امید
ہے کہ ان سے بیماری کو افانہ ہوگا چنانچہ اس کو چھٹوں کا
پانی پلایا گیا اور واقعی بیماری دور ہو گئی۔ دیکھو ایک لڑکے
بڑھیک کی بات پر غور کیا تو طبیب کے اپنے علم میں اضافہ
ہو گیا۔ اور اگر وہ سمجھتا کہ میں تو طب کا عالم ہوں۔ اور

یہ بڑھیک اہل ان پڑھ ہے۔ اس کی کیا حقیقت ہو
کہ کسی بات میں مجھے سبق پڑ جائے۔ تو تو بادشاہ کی
بیاماری دور ہوتی اور نہ ہی طبیب کے علم میں اضافہ ہوتا
پس یاد رکھو کہ کبھی دل میں غرور پیدا نہ کرو۔ کہ ہم جسے عالم
ہیں ہیں کو ان سبق سے سیکھ سکتے ہیں۔
حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر ہے کہ
کسی نے دریافت کیا کہ آپ نے سب سے بڑا
سبق کس سے سیکھا ہے۔ انہوں نے فرمایا اس وقت
میں بہت گزرے ہیں۔ مگر سب سے بڑا سبق میں نے
ایک بارہ برس کے بچے سے سیکھا ہے۔ فرماتے تھے۔
ایک دن بادشاہ کے موسم میں میں باہر جا رہا تھا۔ میں نے
ایک بارہ برس کے بچے کو دیکھا کہ شرب پر بھلا ہوا تھا
زمین چھلنی تھی۔ میں نے اسے کہا بھئی ذرا سنبھل کے
چلنا کہیں گرنہ پڑو۔ اس نے اس کے سے جواب دیا کہ
اے امام میں گراؤں کیا گرد لگا۔ اور اگر آپ گرتے تو کیلے
نہیں بلکہ ایک دنیا آپ کے ساتھ گر گئی۔ کیونکہ آپ
امام دہشوا ہیں۔ پس آپ بہت ہی سنبھلے گئے۔
اب دیکھو حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ جیسے عالم کا
ایک بارہ برس کے بچے سے سبق سیکھنے میں۔
فرض یہ کہ اگر انسان کو جہالت میں رکھتا ہے۔ اپنے
علم کو الگ سمجھنا ہی جہالت ہے۔ کہ لوہے کے واقعہ کا لالہ
ذکر ہے کہ اس نے مسلمانوں سے یہ بات سنی تھی کہ سپین
کے مغرب میں جو ایک ملک اوشن ہے۔ اس سے پہلے
بھی زمین ہے اور وہ ملک یورپ سے بھی بڑا ہے۔
لوہے کے زمانے سے ۳۰۰ سال قبل حضرت
محمد اللہ بن علی کو کشف کے ذریعہ اس بات کا علم ہوا
تھا کہ اس سمندر کے پہلے بھی زمین ہے۔ اور وہ
ملک یورپ سے بھی بڑا ہے اور اس کشف کا ذکر انہوں
نے اپنی کتاب میں کیا ہے۔ وہ کتاب اب بھی موجود ہے
اور اس میں یہ بات لکھی ہوئی ہے۔ اس سے مسلمانوں
میں یہ خیال پھیل گیا۔ اور مسلمانوں نے لوہے کے ساتھ
اس بات کو سکر کہ لوہے کو فقیہ کا حق پیدا ہوا۔ لیکن
وہ غریب تھا۔ اس نے حکومت سے مدد حاصل کرنے
کے لئے درخواست کی۔ اسے سپین کے بادشاہ نے

کہا۔ آخری تہذیب انہوں نے اپنی دینی، ان کی ہمت پر مسلط کرنا
 بھلائیات پرانے کے گمان پر مارا ہو۔ ہم نے جو دیکھا کہ وہ گمان
 نہایت بڑا تھا۔ مگر خدا اور اس کے رسول نے ہمیں اس سے منظر کر لیا
 چنانچہ اس طرح پر ہمارے شرع پر ہوا۔ یہی منظر پر یہ رہا۔
 کیا جاتی ہے اس سبب کا نتیجہ ہوا کہ دوسری ہی تہذیب پرانے
 صاحب کے اوسان خطا ہو گئے۔ ہر شے خفا سے نہ لے کر تمام غیباں
 بھل گئے۔ علم و فضیلت کے نام پر دوسری دھڑلے ہو گئے۔ جو کہتے
 تھے۔ وہ ہر قدر بے خلق اور اوت پناہ ہوتا تھا کہ خود بھی
 پتہ نہیں تھا کہ کیا کہہ رہے ہیں۔ قرآن شریف کے حوالے تو
 ہی تھے۔ دیکھ کے حوالہ لیں۔ یہی سبب ان کا بانی ہر گز نہ تھا کہ
 اچھی حالت ہوئی وہ انکو ہر جہاد میں لے آیا۔ اب ہم دیکھ رہے ہیں وہ دنا
 گئے ہیں۔ (ایڈیٹر)

شیخ صاحب کی تقریر -
 جناب شیخ عبد الرحمن صاحب فاضل مصری
 قرآن مجید کے اہل ہونے کے متعلق فرما رہے
 کئے جیسے کہا۔

اول۔ ایک ایسی ہی جگہ متعلق دیکھنا ضروری ہے کہ ہرگز نازل ہوئی
 ہو۔ ان کی پہلی زندگی پاک اور پورے ہوتے ہیں۔ اگر ان کی زندگی پورے نہیں
 تو اس کتاب کی طرف تو ہر نہیں کہیں گے کہ وہ پورے ہوتے ہیں۔
 انسان سے ہی خلق رکھتا اور ہر اہم نازل کر کے ہے۔
 پھر دیکھنا ضروری ہے کہ اس کتاب کی تعلیم نے اس انسان پر کیا اثر
 پہنچا دیا جس پر کہہ آئی۔ اگر اچھے نتائج پیدا کئے ہیں تو اس کی طاق
 تہر کی جائیگی۔ ورنہ نہیں۔

اس سبب کے مطابق جب ہر رسول کو یہ مسئلہ ملے علیہ السلام کی زندگی
 کو دیکھتے ہیں تو اس کے متعلق مخالفت و موافق رب کی شہادت پاتے
 ہیں کہ آپ کی پہلی زندگی مخلوق پاک تھی اور قرآن کریم نے اس کے متعلق
 اس طرح پہنچ دیا ہے۔ فقہاء و مفتیوں نے اس پر قبضہ افلا
 تصور کیا۔ کہ میں ایک عرصہ میں انہیں میری اس زندگی پر غور کرو
 اور دیکھو کہ اس کی حقیت نہیں۔ پھر اوسمیان پر قل کے سامنے
 ہوا کہ کفر و کفایت مخالفت کے زمانہ میں رسول کو ہم کی پہلی زندگی
 پاک پہنچنے کے متعلق شہادت دی۔ اور دعویٰ کے بعد اپنے لوگوں کو
 جن کے کہے کہا کہ میں اگر نہیں کہوں کہ اس پرانے کے پیچھے ایک
 خطا کی شے نہ رہے جو ہمیں شاہد کر دے کہ وہ ان بات کو اٹھائے نہیں
 لوگوں کہا ہم نے انکو کہیں جہاں نہیں پایا۔ اسے جو کہا آپ کہیں گے
 چلیں گے۔ آپ نے فرمایا میں تمہیں اطلاع دیتا ہوں کہ خدا کا منصب

بڑھانے والا ہے۔ تم خدا کا ماضی کرو اور اوسان جو جاوے۔
 اس امر کے بھی ظاہر ہے کہ مخالفین کی کج مادیان کہتے تھے
 پھر حضرت ابو جہل کو جب بتایا گیا کہ اس کی شہادت کا دعویٰ کیا
 تو انہوں نے ہرگز نہ مان لیا کہ ہرگز نہیں جانتے تھے اس پرانے کو
 کہتے ہیں سچ ہے۔ یہ تو رسول کریم کی دعویٰ سے پہلے کی
 زندگی کے بارے میں کہنے کے متعلق شہادتیں ہیں دعویٰ کے بعد آپ کے
 متعلق یہ دعویٰ کیا گیا۔ انکے حق خلق عظیم آپ کے اطلاق ہے
 ان تھے۔ ہر آیت و آیت انکے حکم فی رسول اللہ اسوۂ حسنہ۔ یہ
 رسول کریم کے لئے نہایت اعلیٰ مرتبہ ہے۔ پھر لایا۔ عدلان صلاقی
 دیکھئے صحابی ممالی اللہ دیکھ لیں۔ اگر آپ میں ثابت نہ پائی جاتی تو
 کیا ان کی قدر و تہذیب نہ ہوتے۔ ہر گز حضور گرامات کا انکو ضرورت تھی
 کے لئے کہتے رہنا ہرگز کہ آپ کے پاؤں نہ ہوتے تھے اس امر کی
 دلیل نہیں کہ آپ کے اندر قرآن شریف نے سماج میں انہیں بہار کر دیا تھا
 بیان تاکہ آپ کا اس خود کو دیکھ کر ان کی جگہ کے عشق محمد
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کہنے کے حق ہے۔

دوسرے کا اہل انسانی تھا جس کے لئے ضروری ہے کہ وہ خود دعویٰ کیے کہ
 انہیں بھی یہ کمال ملے۔ دعویٰ اس لئے ضروری ہے کہ بعض اوقات
 خود خاموشی ہوئی ہو۔ اگر اس لئے اس پرانے کو اس کے لئے
 بنائے ہیں جس کا یہ سبب ہے اس کے ساتھ کیا قرآن کریم نے
 دعوے کرتے۔ انہیں نے کہنے کے متعلق انہیں ہے۔ تفریط الکتاب
 من اللہ العزیز الحکیم۔ یہ کتاب عزیز اور حکیم خدا کی طرف سے نازل
 ہوئی ہے۔ اور کمال ہونے کے متعلق قرآن نے اسے مذکور کیا ہے کہ
 یہی ان کا کمال تھا جس کی نفس نہیں ہو۔ پھر فرمایا یہ ہم
 لکھ دینا کہ ہر امت علیہم نفعی و دھنیت حکم الاسلام
 دینا۔ کہ ان میں کو ہم نے نکل کر دیا۔ پھر فرمایا من دینہ خیر الاسلام
 دینا فلان بقابل منہ کہ جو کچھ دین اسلام کے سوا کسی اور
 مذہب کی پیروی کرے گا۔ اس سے کچھ قبل نہیں کیا جائیگا۔
 سو ہم۔ کمال کتاب کو یہ ہیث کیلئے رہا ہے۔ اسے اس کے ساتھ
 خدا کی اعلیٰ شہادت بھی ہوئی چاہیے جو ان کی پہلی کوئی ہر گز اس کو
 پہلی بات جو ضروری ہے۔ وہ یہ ہے کہ ایسے ممالن پیدا ہوں کہ وہ کتاب باری
 دنیا میں چل سکے۔ اور جس قوم کو کہ ان کے لئے ایسے ممالن نہ ہوں
 ہوں کہ وہ تمام دنیا میں اسے پہنچا سکے۔

اس کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کھلا دیا
 دیکھئے۔ انہیں قرآن کریم کو پہنچایا۔

پھر قرآن کریم کی تعلیم کی گئی تھی کہ وہ انہوں نے منہ انہوں کی جگہ نہ لے
 تو ان کی تعلیم نہ لے سکیں۔ انہیں انہوں کی جگہ نہ لے سکیں۔
 جیسے کہ انہوں نے ہر زمانہ میں یہ کہتے تھے کہ ان کی جگہ نہ لے سکتے
 ہیں۔ انہیں انہوں کی جگہ نہ لے سکتے۔

پھر قرآن کریم میں انہوں نے انہوں کی جگہ نہ لے سکتے۔
 نہایت زیادہ چھوٹی ہے۔

چنانچہ انہوں نے انہوں کی جگہ نہ لے سکتے۔
 انہوں نے انہوں کی جگہ نہ لے سکتے۔

اس کے متعلق انہوں نے انہوں کی جگہ نہ لے سکتے۔
 انہوں نے انہوں کی جگہ نہ لے سکتے۔

انہوں نے انہوں کی جگہ نہ لے سکتے۔
 انہوں نے انہوں کی جگہ نہ لے سکتے۔

انہوں نے انہوں کی جگہ نہ لے سکتے۔
 انہوں نے انہوں کی جگہ نہ لے سکتے۔

انہوں نے انہوں کی جگہ نہ لے سکتے۔
 انہوں نے انہوں کی جگہ نہ لے سکتے۔

انہوں نے انہوں کی جگہ نہ لے سکتے۔
 انہوں نے انہوں کی جگہ نہ لے سکتے۔

شیخ صاحب جو ترکی میں لکھا ہے یہ ہے کہ

شیخ صاحب کی دوسری تقریر۔ پہلی بات جو میں دیر تک
حضور کو چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ وہ جن زمین پر نازل ہوئے
انہی کے حلقہ امتداد ہے۔ کیا چیز ہے ایک قوم کو اتنی بے لاد
چاہتا ہوں ایک تو کہتی ہے۔ وہاں ہے حاکمیت و کثرت۔
بسی رقی بہر نازل ہوئے + ۲۔ ان زمین کی زندگی کو رقی پتہ
نہیں ملے گا۔ وہاں ہونے سے قبل کثرت۔ دوسرے کے کہتی

۴۔ میں کوئی خیر نہیں چاہتا کہ دیکھنے کی توجہ کا زیادہ سے زیادہ حصہ وہاں جاننے والی خیر سے توجہ کی دیکھوں کا خیر سے ملے۔

چنانچہ جو پڑھنے کا انہوں نے ارادہ کیا وہ اس بنیاد پر ۱۹۵۵ء سے لگا رہے ہیں۔
اس عرصہ میں ان کی قلمی خدمت ۱۹۵۳ء تا ۱۹۵۸ء تک ایک دور پر ختم کر کے اب ۱۹۵۸ء

پھر جو دین میں عزت لگے۔ پھر سام کا ذکر ہے۔ پھر حقے کا ذکر نام

یہ تحریریں ہائی جاتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ وہ ابتدائے دین میں نازل

بتدریج جب قیمت میں اضافہ پیدا کی گئی تو صورت ایک انتہائی بدیہی

یہ ایک ایسا عجیب و غریب واقعہ ہے کہ اس کے بارے میں کوئی شخص بھی نہیں جانتا تھا۔
اس کی وجہ سے یہ ایک ایسا عجیب و غریب واقعہ بن گیا۔

کہے دو نام سچا اور آسے پڑے۔ یہ رنگیں کا قول ہے۔ اب یا تو یہ مانو کہ دیر
بتدائی میں داخل نہیں ہوئے۔ یا یہ مانو کہ فتنہ بعد میں داخل کی گئی اور

یہ کہ نزل کے بعد کا تھوڑا سا کھینچا دیا ہوگا۔

نہیں یہی طرح دودھ منسوبی جو بعض میں پائے جاتے ہیں
بعض میں نہیں پائے جاتے (یہ منسوب حرکت دے گئے)

۴۔ پھر بھی درست نہیں کہ وہ ابتدائے آخرِ عمر میں نائل ہو کر۔

اول سے ظم حاصل کر۔ مگر وہ استاد کے آؤٹیش میں نابل ہو جاتے
ہے کہنے کا ایک مطلب (اس کی بات میں) اور دوسرے بہت سے تفریق رکھتے ہیں

سورہ میں پریشہ رکنا ایسی صفات بیان کی گئی ہیں جو اس کی طمان کے
مکمل خلاف ہیں مثلاً آتے ہے کہ مریض کے علم کا ارتداد ہو۔

دشمن فریب ترقی حاصل کو۔ چھ آب پھریاں اور پھر

ہندوؤں کو نہ چھاؤ۔ اور نہ احمدی کو چھو۔ پر مغیرہ کے عالم کے متعلق

یہ مختصر پر میں نے چند باتیں بیان کی ہیں۔ اور ان کو
تقریب کر کے پیش کر کے بتایا ہے۔ کہ الہامی کتاب کیسے
برآوردی ہے۔

(۱۱) اسٹیج انٹرنیٹ نمبر ۲۰ جس کے ذریعہ کتاب کے

[illegible]

وہ کے خون کے سبب شہر حرام گھریں۔ ۱۰۰۔ جہاں سے تو نہیں

ایک بات ہے کہ ہم ایشرم کا کام دیکھ کر نہیں سمجھتے ایشرم کا کیا

کہنے لاق تہا رمانہ مہا خد کہ فوج صاحب کی تقریر پر ہر ایک مخاطب

عرق خضاب

اس کے واسطے صرف اسی قدر لکھنا کافی ہوگا کہ اس نسخہ کا عرق خضاب جو بالوں کو دھنی کے مانند سیاہ کرتا ہے۔ اس کا کسی مذہب کے خلاف کوئی جزد نہیں۔ اور نہ ہی زرد و غیرہ کرتا ہے۔
 عرصہ بیش سال سے
 بڑی کامیابی کے ساتھ تمام ہندوستان میں مشہور ہے۔ ہر لکھا سداوت ہونے پر بھی اس پر کار بند ہوں۔ کہ سے
 مشک آنت کہ خود بہ بود نہ کہ عطار کجہ
 ایک دفعہ سگو اگر تیرہ کریں۔ دہو کہ بازی کو ہم ذہبی و اخلاقی و
 قانونی جرم سمجھتے ہیں۔ بڑھ کر تک استعمال ہر اہ شیشی ارسال کیا
 جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی آٹھ آنہ علاوہ محصول چکنگ۔
 نوٹ:- تین شیشی سگو دینے والوں کو محصول میں کٹاوت
 ایجنٹ محمد عادل مالک کارخانہ دستی الجڈی پریس
 قادیان پنجاب

ضرورت نکاح

ذات راجت زیندار احمدی مرغھیاہ سال وصیت
 کچھ زمین کا مالک بھی ہے۔ ٹھہری زمین دھانہ اوس کے بغیر
 مبلغ ۲۰ روپے اپور لی آمدن راشن مفت آئینہ تلی
 بھی ہے۔ رشتہ کے معاملہ میں تو قیمت کا کوئی کٹا نہیں ہے
 مگر احمدی خلیص ہو۔ صرف اکیلا آدمی ہے۔ بہن بھائی
 والدین کوئی نہیں نہ کوئی اور سگھارا ہے۔ فقہ
 ن۔ (مرقت خیر الفضل نادین طبع کوہ ایپور)

ایک باموقعہ زمین کی فروخت

انی سکوں کی عمارت کے مشرق کی طرف شکر کے متصل
 ایک قطعہ چھڑوکر ۲۰ مرلہ زمین قابل فروخت ہے۔ ۲۲۵
 روپے میں الگ کیا جاسکتا ہے۔ جو صاحب چاہیں
 درخواست بھیجیں۔

ف موفت الفضل قادیان۔ ضلع گورداسپور۔

شہید مرموم

صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کے حالات زندگی
 پتھپ کے
 سید احمد نور صاحب مہاجر کالی نے یہ حالات زندگی بتایا
 دیکھتے ہیں کہ یہ ۳۲ صوفیہ مہاجر اس رسالہ
 کے پڑھنے سے اعتراف پر ایمان تازہ ہوتا ہے۔
 عجائبات قاتل الہی نظر آتے ہیں۔ اسناد اور
 بیان ہے کہ دل سے آخر تک یوستے کے بغیر سلا
 باقیہ سے نہیں رکھا جائیگا۔ ساڑھے تین
 کے محبت بھیج کر سگو الیں۔ دی پی طلب کرنا ہو
 تو کم از کم تین کتابوں کا۔ درخواستیں

سید احمد نور صاحب کالی قادیان پنجاب

خلافت محمود مصلح موعود

مردی موعود کے اسیر غلام کے لئے تار سارا مصلح موعود
 کاشک رائیہ ترقیاتی کے نام سے صاحب صاحب جبریل
 فضل عرفیہ السیاق الیہ دیکھ کر خلافت اور موعود کے
 مصلح موعود کا قابل تردید ثبوت حضرت اندس سراج موعود
 علیہ السلام کے کلمات سے دیکھ کر اسیر غلام کے جلد سا کاشک
 توجہ اور دلائل کار و دلیہ عامہ ملتی ہے کیا گیا ہے کہ میر
 پیغام اور اس کے حامیوں میں سے کسی کو اس جگہ سے جوتا
 کہ موعود نہیں ہوا۔ بلکہ سہائے کے پڑھنے کی کتاب ہے
 جتنے بانی ہیں۔ قیمت صرف ۲۰ روپے علاوہ محصول لک۔

نیوفاؤنڈیشن کی تحفہ قادیان مصلح موعود
 سید کی تمام کتابیں فادق انجینی سے
 لوٹ ل سکتی ہیں۔

لوٹ ل سکتی ہیں۔

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے۔ جس کی عبارت یہ ہے
 مقوی جمیع اعضا و دانی صریح۔ شیشی طعام قاطع طعم و
 ریاح۔ دافع بواسیر و جذام و استسقا زردی رنگ نکلی
 نفس و دق و شجاعت قضا و طعم و قاتل کرم شکم مفت
 سنگ گردہ و مثانہ و سلس البول و سیلان منی و برست
 دور و مفاصل و غیرہ و فیو کے لئے بہت مفید ہے بقدر
 دانہ خود صبح کے وقت دو دو کے ساتھ استعمال کریں
 قیمت قسم اول میر قسم دوم ۸ روپے تولد۔

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں شیشی اور پشادری۔ بادامی سیاہ
 اور سفید ماشی ریشی اور سوتلی شیری۔ صانے سفید
 اور بادامی اور پشادری لنگیاں ہر قیمت کی مل سکتی ہیں
 المشر
 احمد نور کالی مہاجر سودا قادیان۔ پنجاب

لفوظات نور

سائنس امولوی حکیم خلیفہ السیاق اول کے موعودہ کلمات
 نور الدین صاحب لفظات جو دقتاوت انجا برید میں
 سہجہ میں ایک رسالہ کی صورت میں ہے ناظرین میں قیمت
 چھٹی شیشی اور بادی شیشی میں ۱۰ روپے دل اتنے اور صاحب
 ہر ایک علم موعود کی کتب و تحفیل صاحب کتب و تحفیل
 دلائل خیر بر دلائل خیر۔ موعود موعود موعود
 صاحب کتب و تحفیل صاحب کتب و تحفیل اور کلمات اور کلمات
 خیر و موعود کلمات موعود موعود موعود موعود۔ ہر تینوں
 کہیں شکر و الامور ایک تار کتب قادیان سے مل سکتی ہیں۔
 احمدی و غیر احمدی میں کیا فرق ہے۔ موعود موعود
 سچ موعود موعود موعود موعود موعود موعود موعود
 لغات القرآن۔ جس میں تمام قرآن مجید کی لغتیں
 درج ہیں قیمت
 طبع تحفیل شیشی اور کتب ملل بازار موعود
 موعود

کافروں کی گرفتاری

قاضی صاحب نے فرمایا کہ حضرت اقدس
میں اس اعجاز کا مطلب نہیں
کھلتا تھا کہ کافروں کے ہتھ بندہ گرفتار ہو گئے۔
یہ کس طرح ظہور پذیر ہو گا۔ ہم تو مزدور ہیں۔ گرفتار
نہیں کر سکے۔ پھر ان کو کون گرفتار کرے گا۔ مگر حقیقت
معلوم ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ جو دہریہ
فرقہ منہ صاحب کے والد نے بھی کیا تھا کہ ہم اس الہام
کا مطلب نہیں سمجھ سکتے۔ مگر اب معلوم ہوا کہ اس

(۱) حماد الشهبان صاحب - خورست - کابل (۳۱) محمد
صاحب نوسل - ساکن کرویپ - ضلع سیانکوٹ (۳۲)
عبد الرحمن صاحب ساکن اردپ - گوجرانوالہ (۳۳)
محمد مصعب صاحب ساکن ککاحیمہ - ضلع گوجرانوالہ (۳۴)
غلام محمد صاحب ساکن بستی سندھالی - ضلع
ٹوبہ خاور پختون

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

100

بجاری اردو

صحیح بخاری صبح الکتب بعد کلام اللہ سلیم بخاری ہے
مگر امام بخاری نے شہرت روایت کے ثبوت میں ہر مضمون کی کئی کئی بار
و اتام حدیثیں بھی وجہ کر دی ہیں۔ پھر عن فلاں وعن فلاں کی ترتیب نے
حق کو اونچی طرف رکھ دیا ہے جس کے اختلاف وقت اور پریشانی لازمی ہو جاتی ہے
اللہ کہ نویں صدی ہجری میں علامہ حسین بن مبارک بیدی نے
بکمال محنت پہلے تو بخاری کی تمام مستند متصل حدیثوں کو لکھا۔ اور پھر ان میں سے بھی ہر ایک مضمون کی صرف ایک ایک ایسی جگہ اور
صداوی حدیث انتخاب فرمائی۔ کہ کچھ کسی دوسری کی ضرورت نہ رہے۔ چنانچہ علامہ عرب شام نے مصنف کو اسکی سندیں فرمائیں اسی دیر پا کو
عربی تجرید بخاری (مطبوعہ مصر) کا یہ سلیس اردو ترجمہ اعلیٰ ذوقی کا نذر چھاپا گیا ہے جسے دیکھ کر غلام ہونیوں کو حیرت ہو جاتی ہے۔ کہ اتنی بڑی
کتاب کا اتنا مختصر انتخاب، عاشقان کلام رسول مقبول صلعم کے لئے ایک بے بہا تحفہ ہے۔ تمام فرمائشیں بنام

حجم سوا سو صفحہ مولوی فیروز الدین اینڈ سنز پبلشرز لاہور متصل ٹرہ ولیشاہ کے نام آتی چاہئیں قیمت صفحہ وصول ۸۰

دو احمدی بزرگوں کی

مسلمانوں کا کام دینی نہیں ظنوا انہو منین خبر اُفد کے فضل
کرم سے نو سال سے اس کام پر کام کرتا ہوں اور ہندوستان کے ہر حصہ
میں میرے شاگرد ہیں مگر میری دو احمدی بزرگوں کی صلی شہادت
پیش کرتا ہوں جسے حضرت علامہ مولوی غلام رسول صاحب صاحب
مولوی محمد ابراہیم صاحب بقا پوری احمدی مبلغین سلسلہ عالیہ احمدیہ
ارشاد فرماتے ہیں کہ
مجھے پنجور سالہ دستکاری سے صاحب بنانا سیکھا دینی صاحب
سنا اور تائب کے اشتہارات کو پڑھا اس کے مطابق پایا ڈالائی پاؤ
تیل میں ساڑھ سے چار سیر صابون تیار ہوا چہرہ ساڑھ سے چھوڑا
لاگت آئی جس سے نیچے صاحب رسالہ دستکاری کے مطابق دہلی
دستکاری کی گامی صلی تصدیق ظاہر ہے پس نیچے صاحب رسالہ
دستکاری کے علامات و اشتہارات کو عام جھوٹے ہفتہ وار دینی
طرح سمجھنا قیاس مع الفارق اور بدظنی محض اور خود مصلحت میں ہر
ایک نہایت مفید صنعت اور فائدہ بخش دستکاری مصلحت و
آسان روزگار سے بچ کر دینی میں رہنا ہے (دستخط ہر دو بزرگ)

لاق احمدی لکھنؤ کی ضرورت

ہم کو اپنے فرم کے لئے ایسے خدایانہ ایجنٹوں کی ضرورت ہے
جو اپنے کام میں خوب ہوشیار ہوں۔ شرط یہ ہے کہ وہ احمدی ہوں
تصدیق کیلئے اپنی مہمت کے سکرٹری سے تحریر کرائیں۔ کمیشن دینے
ذریعہ فدا و کتابت پتہ ذیل سے طے کریں۔
شیخ الی بخش رحیم بخش احمدی تاجران کتب محلہ شاہ کلاں
لاہور

تبلیغ کیلئے مختلف مقامات میں دورہ فرماتے
ہے۔ آپ ان سے تصدیق فرمائیے۔ اور اگر آپ خود
لازم ہوں یا دیکھ کر دبا کر رہے ہوں تو اپنی جہوں کو
سکھا دو اگر وہ اس وقت فائدہ نہ اٹھاؤں تو آئندہ کسی اور
قول سے وقت میں ان کے کام میں لگا۔ جلد ادائیگی ہو سکتی
ہے۔ مگر یہ دولت کبھی ضائع نہیں ہو سکتی۔ لہذا
انچے صاحب اگر کا ناچار ہو تو ہم سے صاحب بنانا
چاہئے سو پھر پھر سیکھ لو فیصلہ ساتھ روپے کے بجائے
ہندو مدد پیسہ بن ہو پ کے مانند صاحب کی لکھی بنانے
کی مشین ہوا مفت مگر نام پھولتی کنہ کرانے کا جوت
تین روپیہ علیحدہ ہوگی صاحب کی تکریب اور مشین کے ہوا ہم
اترانا بھی روانہ کرینگے۔ جس پر لکھا ہوگا۔ اگر ہم ذریعہ تحریر
اگر نری دینی تعمیر چلی دستم کا صاحب اور منزل دینی کے
سوڈا کرشل بنانا نہ سکھا سکے ہا میں دکن منافع نہ ہوا
مشین میں ایک لائسنس سے ہوا لائسنس تک وزن کی لکھی بن سکھا
پانچ روپیہ چر جائے ذریعہ دولت ہم سے وصول کریں۔ پانچ روپیہ
وصول ہو کر تعمیر ہوگی۔ نیچے رسالہ دستکاری دہلی۔

الخطبہ

موزارائیں خاندان کی لڑکی ہندوہ سالہ تعلیم یافتہ سلیقہ
شعرا اور خانداری سے بکلی واقف ہے لڑکا موزارائیں
خاندان نیک و نیکار۔ برسر روزگار ہو کر کم انٹرنس پاس
ہو۔ صاحب جائے ادھی ہو۔ عمر ۲۰ سال خط و کتابت معرفت

سکرٹری صیفہ تبلیغ
فیروز پور شہر

کہ اس مرنے کے لئے جتنے نمبر دیا گئی ضرورت ہو، اُسے
مئے یا مَس نہ یہ کہ کسی قبل ہوئے دوائے سے یا نہ آدھ نمبر
میں بڑھ کر اپنی نہ مرے یا اپنی توقع رکھی جائے۔

گو، بیار رفیق بنا، یا عینی آخری فیصلہ کہ اگر اپنی صداقت
سے مولانا کا وجود مسخ ہو چھوڑ کر چلتے ہیں۔ اور دنیا
میں سونا، ماس، سب معدود کا زکوہ، ہر تہہ بہ تہہ کا موز
کا نشان بن گیا۔ بقل مرزا صاحب شاہد ابالی سے خدا کا
تیری جناب میں تیری رحمت کا دار میں پکڑ کر بھیجی ہو گی کہ
مجھ میں وہ نثار اللہ میں سچا فیصلہ فرما۔ صداقت کی خاطر
میں کا وہ لوس وٹیس سے اٹھائے۔ اسے خدا ایسا ہی
کر۔ آمین

حضرت سید ابو عبدی ایک ناسکھ کٹر برکت مند تاج ہیں
 راجہ میں اور جس مطالبے کے لئے پیش کیا ہے وہ ظاہر ہے
 ابھی محمد شریف خادم الامور بیت الفضل وارگت طلبہ
 نمبر ۱۵ میں ایک مسنون بمنوان کیا مولوی ثناء اللہ
 شری جو بڑے سنگے بنائے گئے کہ جس میں اس نے
 ثناء اللہ کو مخاطب کر کے لکھا تھا کہ ا۔

میں ایک غراہدی ہوں۔ لیکن منعقدانہ پہلو میں اس طرحی
 فیصلہ دینا دشمنی ڈالنا ہوتا ہوں۔ ... مرزا صاحب چاہتے
 تھے کہ وہاں تعصب اور گال گلچہ کو نہ نظر رکھ کر پختہ
 ہو کر مولوی شہار اللہ کے ساتھ آفریدی فیصلہ "بیتل
 اور آپ اسکو قبول کریں تو فیصلہ ہو جائے لیکن آپ نے
 اپنے اس پر ہر میں مجاہد پابندی سے کام لیا اور کچھ
 یہ سب کچھ سبک دینا چاہیں اور کوئی دامن منظور نہ رکھنا
 "۔ ... مولانا صاحب! جب تک اس مقدمہ کے نتیجہ
 کے پیش نہ کر دوں گے۔ لوگ صحیح نتیجہ تک نہیں پہنچ سکتے
 پوچھنا ہوں مرزا صاحب! پیش کردہ طریق تو اپنے منظر
 کیا۔ پھر کج حق کے منہ سے بعد آپ غلط یا صادق
 طرح ہو گئے۔ کیوں آپ کے مذہب سے کسی دینی و مذہبی
 غلطی سے مرزا صاحب کے عقائد میں آئیں الفاظ پیش
 کیا کہ خدا تعالیٰ جھوٹے دغا باز مفسد اور نافرمان کو
 عرین بل کر رہے تاکہ وہ اس مدت میں اور بھی بے گام
 "۔ یہ آپ کے قلم سے لکھے ہوئے الفاظ ہیں۔ کیا آپ
 کہتے ہیں؟ کہ انکی موجودگی میں خدا تعالیٰ کے ایک لمبی
 سے آپ کے حق پر ہونے کا کیونکر ثبوت ملتا ہے؟
 مفسدین کی پابندی اور شرارت نہیں ہے کہ ایک وقت
 ہمارا کو پیش کرنے ہوئے اس نے مولوی شہار اللہ کو جھوٹا

کیا حاصل ہوا؟ تم نجات کے دروازے سے ابھی
ت دور ہو۔ تمہارے اچھے بھگوار جو بہت اچھا باپ کر رہے
ہیں۔ اور خوب دلائل دے سکتے ہیں۔ ان کی حالت
میں کیا ہے۔ کہ وہ اس پیاسے کی مانند ہیں جس نے
دو وق بیان میں پانی کا چشمہ پایا۔ اور اسپر پیس کر
لئے پانی پینے کے ناجائز لاک گیا۔ تم اپنی تقریر
میں قاضی اسلام کے دلائل دیتے ہو جس کے سامنے
کہ تم نے چشمہ پایا۔ لیکن اپنی تشنہ لبی تم نے
ن کھائی مسیح کی وفات کی دلیل دنیا مسیح موعود کی
افتد کے دلائل بیان کرنا ہی بتا ہے کہ حق کیلئے
یہ پانی کا چشمہ کہاں ہے۔ مگر اس سے کیا جیک
پیاسے کمر پیسے ہی ہے۔ تمہارے دلائل سے
معلوم ہوا۔ کہ تمہیں صحیح بات معلوم ہو گیا۔ مگر
تم اسپر چلے نہیں تو کیا حاصل؟

کے لئے بہت برا ہو گا۔ شاید تم موازنہ کرنے لگو۔
 کہ غیر احمدیوں۔ عیسائیوں
 اور یہودیوں کی نسبت ہم
 ہیں۔ مگر یہ قطعی سچ ہے۔ کبیر کچھ غوی یہ نہیں کہ
 ملے۔ ظالم اندھا ہے۔ ہم کائنات میں یہاں
 دونوں ناتھ نہیں۔ ہمارا ایک ناتھ ہے۔ خوب صورتی
 کہ دونوں انھیں یاد دونوں ناتھ ہوں۔ ضرورت یہ ہے

الہمدیہ مورخہ ۱۹۲۱ء میں ایک صحفین نے لکھا کہ
 یہ کیا یہ قادیانی اہل سنت کی سلسلہ شکست نہیں؟ محمد شریف
 خادام جماعت الہمدیہ کی طرف سے تیلج ہو رہے ہیں۔
 جس میں اس نے اپنی تلج شریف کو نہایت لمبی سے ظاہر کیا
 ہے۔ گائیاں دینے میں اپنے استاد مولوی شاد احمد
 سے شیخ محمد بنیاس کے متعلق مختصر ا میں چند سطور
 لکھا ہوں۔

یہ خادم جماعت اہلحدیث اپنے مصنفوں میں محفل ہے۔
 ”خود کرو مرزا صاحب نے آخری دم تک سرفراز ہو کر“

موصوفی۔ "نامہ سے بھلا آپ کی کیا مطلب۔ شہر جو صبح کے دریا تھکتے ہیں۔ تیرا جتنی بھی تیری نالیں ڈال رہا ہے۔" کبھی ایسا انداز ہی ہے۔ کبھی تو شیخوں اپنے آپ کو حنفی کہتا ہے کبھی ہے کبھی تا دم ابد حنفی۔ ایسے شخص کا اہمیت کے صفات

جواز سود کے لئے سنی کام

مختلف باتوں میں سودی لین دین

مصنف سود اور مسلمانوں کا مستقبل نے اٹھلے کھلے ان شہر مفتی انی ٹرگس نے ۸۸۴ سال قبل حضرت عیسیٰ کے سود کی ممانعت کر دی تھی تاہم وہ پھر جاری ہو گیا پھر حضرت عیسیٰ کے ۱۰ سال پہلے سود خواروں کے خلاف سخت جہاد کے بعد ڈریکونے سود کے خلاف باتوں کا یہاں جو خونی کافن کئے تھے شہور ہو گیا پھر ایک مہینے میں جواب ملی کے نام سے دو مہینے قادیان شہر سے گھسائے گئے تھے اور گوہر کر دیا تھا مگر جب سود کے بغیر کام نہ چل سکا تو پھر کٹھن نام سے شروع ہو گیا۔

پھر عیسائی آدم کے متعلق لکھتے ہیں کہ عیسائیوں کو بھی سود کھانے کی ممانعت تھی جیسا کہ قرآنی آیت میں لکھا ہے دشمنوں سے محبت کرو۔ اور احسان کرو۔ اور عرض کرو کسی قسم کی زائد امید نہ رکھو ہر ہمارا اجر ہے جو کچھ اور تم خدا کے بیٹے ہو جاؤ گے مگر کچھ مدت کے بعد اس قسم میں بھی پادروں کی جانب سے اجازت دی گئی اور یہ جو وہ کے متعلق بھی قرآن شریف سے ثابت ہے کہ سود کی انہیں ممانعت تھی جیسا کہ آیہ ہے والکلہم الربا وقد نوحوا عنه۔ میں کہتا ہوں کہ اس سے قدامت معلوم ہوتا ہے کہ سود جس کو مصنف قوم کی ترقی اور اعلیٰ حیات اور رفعت کا باعث قرار دیا ہے نہیں ہے۔ کیونکہ یہ اگر ایسا ہوتا تو ہرگز ان کے مصطفین ربانی اس کو بھیوں قندوس کے ساتھ بند کر دے۔ ان کا سود جاری ہونے کے بعد اس کے قندوس سے بند کر دینا صاف طور پر بتلا رہا ہے کہ ہرگز ان کے مصطفین نے اس کو برا جاننا ہے۔ اور نہ ہی ہرگز ان سے دیکھا ہے۔ مگر مصنف کا یہ بھی ساتھ تو یہ کہنا کہ جب تک مہ نہ چل سکا تو پھر سود جاری ہو گیا۔ سمجھ میں نہیں آتا کیونکہ مصنف نے خود کئی جگہ اپنی کتاب میں تسلیم کیا ہے کہ پہلے زمانہ میں سود لینے کی وجہ سے غرباء محتاج لوگ جب سود کی گدائی میں دب جاتے تھے تو پھر اس کے ان کے لئے

کوئی چارہ نہ ہوتا تھا کہ وہ خدائی اختیار کر کے ساری چیزیں کر دیتے۔ پھر ایسا ہی یہ بھی لکھا ہے کہ اور بھی طرح طرح کی تقلبیں انہیں سود کے باعث برداشت کرنا پڑتی تھیں۔ پس میں سود کے جاری ہونے کی وجہ یہ بھی کہ جب سود کی تحفیں دیکھ کر ہر زمانہ میں سود بند کیا جاتا تھا تو دوسری طرف اس امر کی چوری طرح پر کوشش نہ کی جاتی تھی۔ کہ میں خود پھر محتاجوں کو جو سودی قرض لینا پڑتا ہے۔ ان کے لئے کوئی بھی نہ دے۔ بعد ازاں عام طور پر بلکہ گزشتہ زمانہ میں کی ضرورت اسی قسم کے لوگوں کو ہوتی تھی۔ اس کو جب انکو سود کے بند ہونے کے بعد کوئی ذمہ بلا سود نہ ملتا تھا اور نہ ہی ذمہ کی وجہ سے کوئی کہ سود خدائی کی وجہ سے لوگوں کے دل پتھر سے بھی زیادہ سخت ہوتے تھے اس وجہ سے بائنی اور خدائے کمال میں پھیلنا تھا۔ ان تجلیف کو دیکھ کر مجبوراً سود دینے کی اجازت دینی پڑتی تھی۔ مگر اسلام جو کچھ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامل مذہب ہے اس کے جہاں اس نے سود سے منع کیا۔ اور سختی کے ساتھ کہا۔ وہاں محتاجوں اور ضرورت مندوں کے لئے نہ نہ اور زکوٰۃ کا حکم دیا۔ اور اس طرح ان کی ضرورتوں کو پورا کر دیا۔ ہر صاحب نصاب پر زکوٰۃ واجب کر دی۔ اور اس کو اسلام کا بڑا رکن قرار دیکر قرآن شریف میں بار بار اس کی تاکید کی۔ تاکہ مسلمان اس سے غافل نہ ہو جائیں۔ اور حیات المال مقرر کر دیا کہ اس میں وہ سود جو زکوٰۃ اور صدقات کلند۔ اسے راد بیت المال کے ذریعہ غرباء خدایا کر دیا جائے۔ تاکہ اس سے انکو ذیل اور بے حرج بھی نہ ہونا پڑے۔ اور ان کا کام بھی چل جائے چنانچہ انھوں نے صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت ادا کیا بعد خلفائے کے وقت اور اس کے بعد بھی اسی پر عمل ہوتا رہا۔ سہرہ آج بھی خدا تعالیٰ کے فضل اور محض اسی کے رحم سے جماعت احمدیہ میں جو کہ خدا ایک برگزیدہ کے لئے تیار ہوئی ہے۔ یہ طریق عمل موجود ہے۔

سود کے لئے بنکوں میں روپیہ جمع کرانا مصنف لکھتا ہے کہ مسلمانوں کو سود خوری کی ترکیب بتانے کوئی لکھتے ہیں کہ۔ قوم کے افراد اپنی طاعت

کے مطابق بنکوں میں روپیہ جمع کر لیں۔ تو وہ روپیہ لاکھوں کروڑوں بلکہ بدلوں کی تعداد میں مختلف تاجروں کو خفیہ شرح سود پر دیا جاسکتا ہے۔ جیسا کہ انکے بنکوں پر ہے۔ اور اس سے وہ تاجر بڑا روپیہ کما سکتے ہیں۔ اور اگر خفیہ سود کا ان کو ادا کرنا مشکل بھی نہیں معلوم ہوتا۔ مگر یہ صورت بظاہر عمدہ اور خوبصورت ہی کیونکہ معلوم ہو۔ مگر فور سے دیکھنے سے معلوم ہو گا۔ کہ اس میں کتنا نقصان ہے۔ روپیہ تو وہی ان بنکوں کے لئے تجارت کے لئے بیٹھے۔ جو کہ محتاج ہونے۔ اور ان کے پاس نہ ہو گا۔ اور پھر یہاں وقت ان کی تجارت سودی پڑ جائیگی۔ اور انھیں نقصان اٹھانا پڑیگا جیسا کہ مشاہدہ میں آتا ہے۔ اس صورت میں وہ جو دولت مند ہیں۔ ان کو تو پھر یہ صورت سود ملتا رہیگا۔ مگر وہ عاجز مند جنہوں نے سود پر روپیہ بیا ہو گا۔ وہ نقصان بھی اٹھائیں گے۔ اور کبھی فائدہ بھی اس حالت میں ایک کو ہمیشہ فائدہ اور دوسرے کو کبھی فائدہ ہو گا۔ اور کبھی نقصان۔ سو یہ کوئی عقل مند کہہ سکتا ہے کہ اس بے انصافی کو رد کر دیا جائے۔ انسانیت کا تو یہ نفاذ ہونا چاہیے تھا۔ کہ سود کی بجائے اس طرح پر روپیہ دیا جائے۔ کہ تجارت میں جو منافع ہو۔ اس کو تقسیم کر دیا جائے۔ اور جو حصہ مقرر ہو۔ اس کے مطابق دیا جائے۔ تاکہ ایک کو کسی ہمیشہ نقصان نہ پہنچے۔ بلکہ جہاں فائدہ میں دونوں شریک ہوں۔ وہیں نقصان میں بھی دونوں شریک ہوں۔ اس کا ایک بڑا فائدہ۔ جو یہ کہ کو ہو گا۔ وہ یہ کہ ان کو اشتیاسی مسیحی تحریک کیونکہ تاجر اگر سود کے بغیر سے تجارت کرے گا۔ تو وہ سود کو بھی اپنی تجارت میں سے پورا کرے گا۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہو گا۔ کہ یہاں گراں نرخ پر چیزیں خریدنی پڑیگی۔ پھر سود لینے والوں کے اخلاق پر جو بد اثر پڑیگا۔ اور جس کو میں انشاء اللہ خالص آگے بیان کر دے گا وہ بھی نہ ہو گا۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

(مولوی) ظہور حسین (مولوی خاں)

قادیان دارالامان

الْفَضْلُ

قانون دارالامان - ۱۷ - اکتوبر ۱۹۷۷ء

مسلمانوں کی غارتگری میں احمدیوں کا حصہ نہیں

ایک صاحب نے ۵ اکتوبر کے دیکل میں مسلمانوں کی غارتگری پر افسوس ظاہر کیا ہے۔ اور اردو دل سے مبرور ہو کہیت کچھ لکھا ہے۔ چونکہ اس مضمون میں احمدیوں کا بھی ذکر ہے اسلئے میں چاہتا ہوں کہ اس بابے میں احمدیوں کی جو پوزیشن ہے۔ وہ مضمون نویس صاحب اور عام مسلمان پر واضح رکھوں +

احمدیت کی بنیاد پر اس بات پر ہے کہ نہ صرف مسلمانوں کے نام نہاد فرقوں کو بلکہ دنیا کی تمام قوموں کو لکھو واحد پر جمع کیا جائے۔ اور انہیں توحید و اتحاد کے ایک جہت سے لایا جائے۔ پس جو جماعت اس مقصد کے لئے کوشش ہو اس کے لئے یہ کہنا کیونکر جائز ہو سکتا ہے۔ کہ وہ بھی درحقیقت ایمان اسلام فرقوں کی مانند غارت جگہ میں مبتلا ہے۔ وسیع انبیالی اور فتنہ دلی کے لئے کوئی نون قرار سے لیا جائے تو جس قدر مختصر ہوگی۔ کیونکہ ہر شخص کے لئے غارت خیال کے مطابق اس اصل پر کار بند ہونا مشکل ہے۔ ہم بھی مذکورک وسیع انبیالی سے کام لے سکتے ہیں۔ جس حد تک شریعت اسلام اجازت دیتی ہے۔ مثلاً خدا کو موصوف نے ایک مثال دی ہے کہ کسی غیلاحدی کی غیر احمدی مال فوت ہو گئی۔ ایک احمدی نے اس کے لئے کہہ دیا کہ خدا مسخرت فرمائے بخش دے۔ تو وہ مسخر احمدی اس کے گرد ہو گئے یا غیر احمدی باب فوت ہوتا ہے۔ اور احمدی بچے رونے لگے۔ مگر جناب میں

شرک نہیں ہو سکتے۔ اس کے سوا سیری گذارش یہ کہ یہ طرز عمل جس قانون پر مبنی ہے۔ وہ نہ تو کسی احمدی نے بنایا۔ نہ احمدیوں کے مقتدا اور حضرت مرنا فلاما مسیح موعود علیہ السلام نے اس قانون کا انبیا الادی خاتم النبیین ہے۔ جس کی وسعت قلبی اور فاعل موسیٰ کا ایک زمانہ قائل ہے۔ اور مضمون نگار صاحب بھی اسی کا اصرار پڑھتے اور اس کا تاجہ ہم پہنچتے ہیں قانون یہ ہے کہ -

۱۔ کہ انبیا علیہم السلام میں سے ایک نبی کا بھی انکار کیا جائے۔ تو انسان دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ ۲۔ جو شخص دائرہ اسلام سے خارج ہو۔ بعد از موت اس کے لئے دعا استغفار جائز نہیں۔

احمدیوں کی پوزیشن یہ ہے کہ - ۱۔ کہ وہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو ایسا ہی نبی (نبی صلیقت نبوت) مانتے ہیں۔ جیسے حضرت محمد مصطفیٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) مانتے تھے +

۲۔ اس لئے جو شخص حضرت مرزا صاحب کا انکار کر لے گا دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اس کے لئے دعا استغفار جائز نہیں۔ اب اس طرز عمل سے جو شخص احمدیوں پر غارت خیال کا الزام لگاتا ہے۔ وہ بہرانی فرما کر یہ دیکھ کر احمدی اس قانون الہی کے پیرو ہیں۔ جو مصلحت کے خاتم محمد رسول اللہ پر نازل ہوا۔ اسلئے یہ رنگ خیالی کا الزام درحقیقت احمدیوں پر نہیں۔ بلکہ مفسد اعظم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑتا ہے۔ بلکہ بگھڑیوں کہنا چاہیئے کہ معترض کے نقطہ خیال سے خدا مخالف پر پڑتا ہے۔ پس اس شخص کی دعوت کلی ہے کہ کہنا جو خدا اور اس کے رسول پہنچی کتاب دلی کا الزام لگائے +

میں نے اسی صاحب کی کلامی پہلے بھی پڑھی ہے کہ کچھ اور لوگ بھی ایسے ہیں۔ جو اس قسم کے مضمون لکھ کر اپنی وسیع انبیالی کا ثبوت دینے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ مگر اس سے کہ وہ اعتراض کرتے ہوئے احمدیوں کی پوزیشن بالکل بھول جاتے ہیں۔ وہ احمدیوں کو یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ آپ مفا فلام احمد کو نبی نہیں مانتے ہیں! مگر یہ نہیں کہہ سکتے کہ مرزا صاحب کو نبی مان کر نہ مانتے

دلائل کو کارکنوں سمجھتے ہو۔ کیونکہ قانون احمدیوں بالان امام نے نہیں بنایا۔ کہ ایک نبی کے انکار سے انسان دائرہ اسلام کے اندر نہیں رہتا۔ باہر ہو جاتا ہے۔ بلکہ اس قانون کا بنیوالا خداوند زمین و آسمان ہے۔ اور اس قانون کا انبیا الادی وہ مقدس انسان ہے۔ جس کی وسعت قلبی کو مضمون نویس صاحب بھی تسلیم کرتے ہیں۔ اسی طرح کسی غیلاحدی کا جنازہ نہ پڑھنا یا اس کے لئے استغفار نہ کرنا یہ قانون بھی احمدیوں کا خود ساختہ نہیں۔ وہ قرآن مجید میں صاف پڑھتے ہیں۔ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولَىٰ قُرْبَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا اتَّبَعَ لِمَا نَحْنُم بِهِ وَهُمْ حَبِيبٌ لَّكُمْ۔ پس وہ اس کی طاعت و رزق کیونکر کر سکتے ہیں۔ اگر کسی کو اسپر امد اس سے۔ تو وہ بڑی صحیح پوزیشن پر غور کرنا چاہیں تو محنت فرمائے۔ اور اسلام پر اعتراض کرے۔ اور اپنی یہ منطق کہ اس قدر تگ و دو کہ مفسریت سے بھی مانتے۔ وہاں چلائے۔ شاید انکی صاحب کہیں کہ یہ تو مشرکین کے لئے ہے۔ مگر میں قرآن مجید سے دکھا سکتا ہوں۔ کہ کلمہ پڑھنے والوں کے لئے بھی یہ مسخرت و جنازہ کی حاجت فرادہ کی گئی ہے۔ پس یہ مسخرت کے لئے کہ لا تقصل علی احد منهم مات ابدًا ولا تقم علی قبرہ۔ آپ زبان سے کلمہ پڑھ لیجئے اور قبلہ کی طرف منہ کر دینے سے پکا مسلمان بنائیتے ہیں۔ مگر قرآن فتویٰ باوجود اس کے یہ ہے۔ اَنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَمَا تَوَّاهُمْ فَاَسْفُور +

الغرض صاحب موصوف ہیں قائل کریں۔ مگر غریب اسلامیہ کے حدود کے اندر۔ وہ نبی کریم سے اللہ علیہ وسلم کا اسم حنہ پیش کریں۔ ہم اس کے اتنا جگہ کے لئے تیار ہیں۔ یہ مثالیں تو ملتی ہیں۔ کہ رسول کریم نے اپنی سید میں عیسائیوں کو گر جا کرنے کی اجازت دے دی تھی۔ مگر آپ یہ کہیں نہیں سہیئے جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو گئے۔ مگر آپ یہ کہیں نہیں سہیئے کہ رسول کریم ایمان کے صحابہ نے عیسائیوں کے گرجاؤں ان کے ساتھ نماز پڑھ لی باپودوں کے صوم میں نماز پڑھا کیوں ثبوت دیا کہ جلدی بھی اسی خدا کے واحد کاشتم میں آج ان کے ساتھ نماز پڑھ لیجئے یہی راہ نہ نول کیا کہ

[illegible]

عزت و احترام کی غرض سے یہ کام جو دوسرے نہیں ہو سکتا تمہارے

وہ نہیں مٹا خود قافلے بناتے ہیں۔ اور قدرتی اور

مقامی اعلیٰ عدالتوں کی طرف سے جرم ثابت ہونے پر ان کے خلاف کارروائی کی جائے۔

مردوں میں نہیں، بلکہ بہت کم ہی جہول نے کچھ حاصل کیا ہے۔ اور بہت ہی کم ہی جگہ جہول نے کچھ لایا نظر آتا ہے۔ اس کے دل یقین سے خالی ہیں۔ وہ جتنی جس سے خدا کا نام لیتے ہیں، وہی حالت میں رہتے ہیں۔ تو کبھی تو کچھ لکھ لکھ کر کسی قسم کی ذمہ داری نہ دیتی۔ جس وقت بھی لکھ لکھ کر کہتا ہے، تو ذمہ داری نہ دیتی۔ یہ تو کئی۔ لیکن میں نے نہیں دوڑوں زمانوں میں لکھا یا۔

مسح موعود کیا اور اس بات کو منہ پر کیا ہو مسح موعود فرماتے ہیں **نہجہا سے متعلق نکل گئی** کہ میں نے نہیں لکھا تھا جانتا ہوں یہی تو منہ پر نہ ہی نہیں کیا۔ بعض نادان کہہ سکتے ہیں کہ میں نے کچھ لکھ لکھ کر دیا ہے۔ کہتا ہوں کہ مومن کے حق میں جو بڑی پیشگوئی ہو مومن کا حق نہیں ہو تا کہ اس کو پورا کرے مومن کا یہ تو حق ہو تا ہے کہ اگر اس کے متعلق یہ پیشگوئی ہو کہ وہ خدا کی راہ میں رو پیہ دیگا۔ چاند کو خدا کی رضا کے لئے لگا دیگا۔ تو وہ اس کے دینے میں سستی نہ کرے اور اس وقت کا منتظر نہ رہے کہ آسمان سے زلزلہ آئے۔ اور اس سے چاند اور چھوٹے چاند کے خرد چھوڑ دے تاکہ اس کو آفتاب میں ادلیک کر اس نے خدا کے دین کی خدمت کی اور وہ یہ کہ اس نے

اچھی پیشگوئی کر لی۔ لیکن ایسی پیشگوئی اگر کے متعلق ہو کہ یہ نہیں کرنی کرے گا۔ یا اس سے اور کوئی بدی یا گناہ کا کام سرزد ہوگا۔ تو اس کا فرض ہے کہ اس کو گناہ کے لئے خدا کے حضور میں سر ہٹ کر دعا مانگی تاکہ اس قدر گناہ کے خواہ وہ کمال جا پہنچیں جاسے مگر اس وقت تک سر نہ اٹھائے۔ جب تک کہ خدا تعالیٰ کا یہ وعید اس سے مٹل چلے۔ پس اگر کوئی شخص کہے کہ ہم اس پیشگوئی کو پورا کرینگے۔ تو کیا کہنا اس کی جہالت اور نادانی چھوٹی۔ نیز میں یہ کہتا ہوں کہ مسیح موعود کا یہ ایمان کہ جہول میں جاتا ہوں یا لکھا جاتا ہوں، تو میں سے بہتوں نے اور منہ پر بھی نہیں کیا۔ یہ تو پیشگوئی نہیں ہے۔ بلکہ اپنے بچپن کا وعدہ بیان فرمایا ہے۔ کہ تم نے ابھی اس پر بھی بیٹہ کر۔ یہ تمہارا سرب کی حالت کا اظہار ہے۔ اس کو منہ پر مسیح موعود کا نام نہ لگے گا۔ اور جس کے وعید میں لکھا ہے کہ وہ بھی لکھ لکھ کر دے گا۔

زمانہ میں سے گزرا ہے جو تم نے اب بھی اور منہ پر نہیں کیا۔ ہر قسم کی بندہ اگر تم نے اب تک اور منہ پر نہیں کیا تو وہ کوئی وقت آئیگا۔ جب تم اور منہ پر گرونگے تب کبھی تم نے منہ پر اور منہ پر کیا تو نہیں معلوم وہ کوئی زمانہ ہوگا کہ تم اس راستہ پر جس کے کیا تم لوگوں نے نہ منگی کا فیصلہ کیا ہے۔ کہ تم نہیں مرو گے جب تک کہ تم اپنی مقصد کو نہ پاؤ۔ اس لئے تم سستی کو نہ ہو کہ موت کے وقت اپنے کام نہ لگے۔ تمہاری غفلتیں کہہ دو رہیں گی۔ تم کب اپنے مقصد کو پاؤ گے وہ کیا تبدیلی آئیگی۔ اور کب آئیگی تب تم مسیح موعود کے بتائے ہوئے راستے پر چلو گے۔

کیا ہم مومن مومن اور مسلم کے الفاظ سے ہی تمہارا اور مسلم میں **فرافض** کا پتہ لگتا ہے مگر تم اس پر غور نہیں کرتے۔ مسلم کہتے ہیں فرامبر دار کو ایسا زمانہ دار جو اپنے آپ کو خدا کے سیر کو دے۔ مومن اس کو کہتے ہیں جس کو خدا پر کامل یقین ہو۔ مومن میں جو اور دنیا کو امن دینے والا ہو لیکن تم میں سے ہر ایک اپنی حالت پر غور کرے کہ کیا تم میں یہ حالت ہے تم ان صفات کو اپنے اندر پاتے ہو۔ چھوٹی چھوٹی بات کو بہت تھکا آتا ہے۔ ترقی نہ ملے تو تھکا رہا یا یاں خطر نہیں تھا تا کہ۔ مومن ہاتھوں پر دوں کہتے ہیں کہ ان کے ہاتھ آگیا وہ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ وہ انتظارداشت نہیں کر سکتے اگر کہیں کہ بڑی بڑی شہر کریں انھوں نے کھائیں۔ اور سلامت رہے تو میں کہوں گا کہ وہ شہر کریں ان کے لئے انتظار نہیں ان کے لئے ہی انتظار تھا جس کو برداشت نہ کر سکے۔ کیا ترقی کا یہ ہونا کسی اور معاملہ میں ان کی خواہش کا پورا نہ ہونا ایسا ہے جس سے ان کا ایمان متزلزل ہو جائے۔ میں دیکھتا ہوں کہ چھوٹی چھوٹی باتوں کو جتنا مسیح موعود کی آدیا صداقت سے کوئی تعلق نہیں تم میں سے کسے بڑوں کو یعنی ان کو جو دوسروں کو بڑے اور اہل الرائے قرار دیتے ہیں۔ مسیح موعود پر شک پیدا ہو جاتا ہے۔

صحابہ میں ثابت بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر ایسی کڑوریاں قدم بہت تھیں ایمان کی کڑوری پر حالت کرتی ہیں تو اس قسم کی کڑوریاں تو صحابہ میں بھی تھیں۔ مگر میں کہتا ہوں کہ بعض صحابہ نے بھی کڑوریاں دکھائیں لیکن کڑوریاں

دکھانے والوں کے مقابلہ میں نبیات اور انبیاء کی دکھانے والوں کی تعداد بہت اور بہت زیادہ ہے۔ میں سے تو کڑوریاں دکھانے والوں کی تعداد زیادہ ہے۔ اور صحابہ میں جرات الائی دکھانے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ تم میں نبیات دکھانے والے ایک دو ہیں اور وہ بھی ہندوستان سے باہر ہیں۔ تم میں کم ہیں جن کے متعلق میرا دل گویا رہتا کہ وہ خواہ کچھ ہی حالات میں سے گذریں۔ ان پر کوئی شک نہیں آسکتا۔

تم میں بہت اب تک مولا القلوب تم میں بھی ایسے لوگ کے مسلوک کے متعلق ہیں۔ میں جانتی رہتی ہوں کہ ان سے مولا القلوب والا معاملہ کیا جاسے۔ حضرت خلیفہ اول کے زمانہ میں ایک شخص جو ترقی برس سے مسلمان ہو چکا تھا مجھے کہتے تھے کہ مولا القلوب سے مدد دو۔ حالانکہ مولا القلوب وہ لوگ ہوتے ہیں جو بعض زیادتی کا دھوکہ سے اسلام کا اظہار نہ کر سکتے ہوں ان کو کھانے دو کرکے میں ان کی مدد کیجئے۔ تاکہ وہ جرات سے اسلام لکھ لکھ کر سکیں۔ اگر تم باوجود زمان سے اقرار اسلام دیا مان کرکے کے بھر بھی مولا القلوب کے مسلوک کے متعلق ہو۔ تو مومنوں میں کب غافل ہو گے۔ چلو لوگوں سے مولا القلوب کے متعلق مجھے یہی کہنا کہ انکی ایسا ہے مگر اقرار کیا وجود بھر مجھے ہٹ رہے ہیں۔ یہ ایمان پر مضبوط نہیں اور ان کی ترقی پر خطر ہے۔ ابھی تو تمہارا وہ حالت بھی نہیں جو تم بھولے کر دے تم مومن ہو۔ تو خدا کہہ کر تم مومن نہیں بلکہ مسلم ہو۔ گو ابھی خدا سے مسلم کا خطاب نہ ملنے کے لئے ایک اور زمانہ آنے کے امید دار ہو۔

پس انتظار دو ہی ہے جس کو انسان محسوس کرے اور قدم لڑ کر اٹھائے لگیں۔ اور پھر ایمان پر ثابت قدمی جسے یہ شخص کا دھوکہ ہے کہ کہا جائے تم نے فلاں فلاں ہو کر ہوا شہد کیا اصل بات یہ ہے کہ جس کو برداشت کر لیا وہ جلد رہنما بنے نہ تھا۔ بلکہ اوروں کے لئے تھا۔

خدا کے طالب ہو تو اگر تم خدا سے ملنا چاہتے ہو تو میں **مسح موعود کے چچو چلو** مسیح کہتا ہوں کہ تم ان کو خدا پر عمل کرو جن سے خدا ملتا ہے ورنہ تمہارا مقام وہاں کے سراب کی طرح رہا ہوں گے۔ جن سے کچھ حاصل نہ ہوگا۔

کایا ہے۔ کہ گورنمنٹ کسی حالت میں اپنے مزارعوں کو غصب نہ کرے۔

غیر ملکی خبریں

انور پاشا کو قاتل کا خطاب - لندن کا خبری مرکز نے انور پاشا کو قاتل کا خطاب دیا ہے۔ انور پاشا کو قاتل کا خطاب دینا ایک نیا ریکارڈ ہے۔ انور پاشا کو قاتل کا خطاب دینا ایک نیا ریکارڈ ہے۔ انور پاشا کو قاتل کا خطاب دینا ایک نیا ریکارڈ ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ یونانی سفارتیہ کے مغرب میں ۳ میل روزانہ کی معمولی رفتار سے پسپا ہوئے ہیں۔ ایک قسطنطنیہ خبر منظر ہے کہ ایشیا مینوچک میں جنگ کے فیصلے سرور ہوئے۔ یونانیوں نے اپنی پسپائی دوران میں انگریزوں کے شہر تک سہ میل تک پہنچ لائن تباہ کر ڈالی۔ ترکوں کو اپنی فوجی ضروریات کے لئے سکو مرمت کرنا پڑا۔

خراسان کا لیڈر - لندن اور انگریز حکومت ایران کا مارا گیا سرکاری بیان منظر ہے کہ خراسانی نے جس کی سادات میں صوفیہ خراسان نے دو ماہ ہوئے خود مختاری کا اعلان کیا تھا شکست کھائی اور میدان میں مارا گیا اس کے نفاذ۔ حکومت کی انویسٹ کے سبب ہتھیار ڈال دیئے۔

روس کی طرف سے برطانیہ لندن اور انگریز کے الزامات کا جواب ایم لونیات کی طرف سے برطانیہ کو اپنے مراسلہ ۲۰ ستمبر کا جواب موصول ہو گیا ہے جس میں لکھا ہے کہ اس بارے میں برطانیہ کے فکرمند خاصہ کہ اگر امیکالیا ہے۔ عہد نامہ پاکستان

دروس کے بعد سے روس ایک حکومت نے ہندوستان انڈیا پسندوں سے کوئی تعلق نہیں رکھا۔ ایٹلی روس ایک لائسنس کو تائید کر دی گئی ہے۔ کہ وہ برطانیہ کے خلاف کسی فوجی محکمہ لینے سے محترم ہیں۔

سٹرٹسٹیک کی - لندن اور انگریز اخبارات نے اس سے وہ پریسٹن کی خط و کتابت شائع کی۔ یہ جو سٹرٹسٹیک اور لارڈ لٹن کے۔ روسیوں اس کے بعد ہوائی جہاز ہندوستان کی ایچ بی سی ہوائی لارڈ لٹن کی کمیٹی کے انویسٹ کے لئے دو لاکھ روپیہ دینا منظور کر دیا۔ جسے سٹرٹسٹیک نے دلاہت میں تعمیر پانے دے ہندوستان طلباء کے معاشات پر غور کرنے کے لئے مقرر کیا تھا۔

سٹرٹسٹیک - لندن اور انگریز اخبارات نے اس کے ساتھیوں کے تکلیف اٹھانے کے بارے میں معذرت کو کتنے ہوئے لکھا ہے کہ میں اسمبلی کے اس فیصلے سے اختلاف کے باوجود اس امر کی شکایت نہیں کر دے گا۔ کہ اسمبلی نے ان اختیار کا استعمال کیا ہے۔ جو میرے مشورے سے پارلیمنٹ نے اسے دے دیا۔ اس لئے آپ اس کا

کہانا ملتی کو اس سب نے جو تحقیقات ہندوستانی طلباء کے لئے کی ہے وہ مجھے مہیا کر دیں مگر اس کے آپ کی رپورٹ سے اسمبلی کو معلوم ہو گا کہ اس کمیٹی کا ہندوستان چائنا اسٹیشن ٹھکانا یونان کا ترکوں۔ انگریز اور انگریز ایک نیم سرکاری بیان سے لڑنے کا مقصد منظر ہے کہ یونان کا مقصد علاقہ فتح کرنا نہیں۔ بلکہ یہ کہ کمال پاشا واقعات کی پوزیشن کو تسلیم کریں برطانیہ نے اعتدال کا مشورہ دیا تھا۔ اس کے جواب میں یونانی گورنمنٹ کا اعلان کہ ہم علاقہ فتح کرنے کے لئے جنگ نہیں کر رہے۔ ہم اپنے مخالفوں کے ساتھ اعتدال کا سلوک کریں گے۔

پیروں گراؤ میں - رپورٹ اور انگریز رپورٹ کے سبب حالات جنگ کا اعلان نے کیم انگریز سے پیر گراؤ میں حالت جنگ کا اعلان کیا ہے تو یہ کی وجہ سے بہت سے کمیونسٹ علیحدہ ہو گئے ہیں۔ کس نوز کی طرف سے جو زمینوں کی پراپرٹی ملکیت کے حق میں ہیں۔ بہت غارت ہو رہی ہے۔

ٹراک - لندن اور انگریز اخبارات نے اس کے ساتھیوں کے تکلیف اٹھانے کے بارے میں معذرت کو کتنے ہوئے لکھا ہے کہ میں اسمبلی کے اس فیصلے سے اختلاف کے باوجود اس امر کی شکایت نہیں کر دے گا۔ کہ اسمبلی نے ان اختیار کا استعمال کیا ہے۔ جو میرے مشورے سے پارلیمنٹ نے اسے دے دیا۔ اس لئے آپ اس کا

ریگا ایک تار منظر ہے کہ اسٹامبیٹ کے کارٹوس گاڑی کو تباہ کرنے کی غرض سے ریوس پر کھڑے ہوئے۔ لیکن ایک مال گاڑی ٹراک کی گاڑی کی بجائے جو پیچھے تھی تھی۔ اڑ گئی۔ مال گاڑی کی چابیس گاڑیاں بالکل تباہ ہو گئیں متعدد جانوں کا بھی نقصان ہوا ہے۔

فرانس اور جرمنی کا معاہدہ - لندن اور انگریز اخبارات نے اس کے ساتھیوں کے تکلیف اٹھانے کے بارے میں معذرت کو کتنے ہوئے لکھا ہے کہ میں اسمبلی کے اس فیصلے سے اختلاف کے باوجود اس امر کی شکایت نہیں کر دے گا۔ کہ اسمبلی نے ان اختیار کا استعمال کیا ہے۔ جو میرے مشورے سے پارلیمنٹ نے اسے دے دیا۔ اس لئے آپ اس کا

انیون فرانسیسی - لندن اور انگریز اخبارات نے اس کے ساتھیوں کے تکلیف اٹھانے کے بارے میں معذرت کو کتنے ہوئے لکھا ہے کہ میں اسمبلی کے اس فیصلے سے اختلاف کے باوجود اس امر کی شکایت نہیں کر دے گا۔ کہ اسمبلی نے ان اختیار کا استعمال کیا ہے۔ جو میرے مشورے سے پارلیمنٹ نے اسے دے دیا۔ اس لئے آپ اس کا

ہارٹھ ویسٹن رپورٹ

بجاء اس دفتر کے نوٹس مورخہ ۱۹ اگست ۱۹۲۱ء ہنگ کو اطلاع دی گئی تھی۔ کہ اب کھانے کی گاڑی ۵۸ اپ اور ۸۶ ڈون بھی میل کے ساتھ لاہور اور امرتسر کے درمیان ۵۸ اگست تک چلیگی۔ یہ کھانے کی گاڑی دوسری اطلاع تک اسی طرح چلتی رہے گی۔

دفتر ٹریفک منیجر - دی۔ لیج بلو لٹھ ٹریفک منیجر لاہور ۱۹۲۱ء

THE ALFAZ L QADIAN

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 دین کی نصرت کے لئے اس سائبر نور سے
 ہو گا اللہ تعالیٰ بڑا نیک و بخشنده
 اب گواہی دے

دنیائے پاک بنی آیا پر نیلے انگوٹوں کیا دین خدا قبول کرے گا
 اور نیلے در اور جلوں سے انکی سپی ڈی ظاہر کرے گا (اللہم نصرتی دے)



ایڈیٹر: نذیر مہدی

برصغور اور اوروں کی خدمت میں

پیشکش بہر حال پیشکش کی سادگی و سادگی

منبر ۲۰ مورخہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۲۱ء مطابق ۱۳ صفر ۱۳۴۰ء

المنشی

حضرت غنیۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو ۱۵ تاریخ ۱۰۰ کے
 قریب عمارت ہو گئی۔ اور اس کے ساتھ تمام جسم میں درد بھی
 ملا۔ ۱۶ تاریخ کو نسبتاً آرام رہا۔ ۱۲ بجے تک بکارت نہ ہوا
 اور اس کے بعد کم ہوا۔ ۱۷ تاریخ سے بفضل خدا حضور
 کو کام ہے۔
 ۱۸ تاریخ حضرت اب محمد علی خان صاحب باہر کوٹہ سے
 مودعا سے فائدہ ان شریف لے آئے۔
 ۱۹ دن کے بجائے کے بعد ۱۶ کی رات کو خوب دوسرے
 دانش ہوئی۔ جس سے موسم میں نمایاں تغیر ہو گیا۔
 ۲۰ تاریخ کو انگریز آف سکول نے مدر احدیہ کا سائنس کیا

نظم

(از جناب قاضی محمد زکریا الدین صاحب اہل)
 بتان ہند کو اک روز رام کر لینگے
 خدا کے فضل سے ہم اپنا کام کر لینگے
 بچاؤ لطف جو ساقی کی اٹھ گئی ناگاہ
 تو بیٹھے بیٹھے ہمیں سے سلام کر لینگے
 ڈرا ہے ہیں کہ یوں ہو گا نئے دن کا
 دواؤں شوق سے ہم انتظام کر لینگے
 کرے گا کون جہاں میں اشاعتِ اسلام
 مے نبی کے صحابہ کرام کر لینگے
 یہ جی میں مٹانی ہے اے حسن پاکباز کہ ہم
 تمہارے عشق میں گھر اپنا نام کر لینگے

تری تلاش میں جو پھر ہے ہر فائدہ
 وہی توجہ نہ تو ہی مقام کر لینگے
 نصیب ہو نہیں سکتی ہے منزل مقصود
 ہمارے دوست اگر نہشت کام کر لینگے
 سفر ہے دور کا آرام کیا کریں پیارو
 بٹھے چلو ابھی۔ آگے تیار کر لینگے
 رہینگے ہم در جاناں پر ناصیہ فرما
 اسی عبادت حق کا دوام کر لینگے
 نہ جھوٹی ہیں نہ جھوٹیں نہ گئی انھیں
 ہم ان کی یاد میں سونا حرام کر لینگے
 مری محبت صادق کا کیا صلہ تھا ابھی
 کہ میل جول رقیبوں سے عام کر لینگے
 نہ وہ لینگے نہ کیسی حال دل ہی کھولینگے
 بس آج رات سے یہ الزام کر لینگے

منزل کے چھوڑ دینے کے بعد اور دھنک دے
 ہندوئی کا ہم ہی اپنا تمام کر بیٹھے
 "ہم کہہ سکتے ہیں کہ کل گیارہ تھا ایک گیارہ
 "خدا خدا ہے یہی راحہ راحہ کہ لیتے گئے
 ابھی تو اس ثبت و ثبوت کی خوشی ہے
 جناب شیخ کا بھی یہ تمام کر بیٹھے
 وہ اپنے چاند سے لکھنے سے پہلے لکھ گئے
 ابھی جو چاہیں تو صبح ریشام کر لیتے
 کسی کی یاد میں اکل نے جان دی ہے
 یہ ایک کتبہ سنگ پر خام کر لیتے

اخبار احمادیہ

کلکتہ میں جنسے انور کی شام کو سہتہ داری جسم میں جناب
 محمد رفیق صاحب نے اتحاد و اتفاق
 پر اپنا مفید مضمون شایا۔ اس کے بعد مولوی محفوظ احمد شام
 علمی نے "احمد قادیان اور سلطنت عثمانیہ" پر اپنا مضمون
 تقریری۔ انجن احمدیہ کے مال میں جناب سید حسین احمد
 ولی اللہ شاہ صاحب نے بہت مفید نفاذ کو توں کر دیا
 بیان دیا۔ جو مقرر ایک جلسہ تھیں۔ جن کے لئے یہ وہ کا
 خاص انتظام کیا گیا تھا۔
 ایک سبک جلسہ ۲۵ ستمبر ۱۹۲۱ء کو کلکتہ میں سبک جلسہ
 مال میں منعقد ہوا۔ اور جناب سید زین العابدین ولی شاہ
 نے عالم اسلامی کی حالت پر دعوت کے ساتھ دعوت
 دلائے ہوئے حضرت سید محمد طہر علیہ السلام کے دعوتی
 کو پیش کیا۔ اور جناب کا تمام مقصدیتوں سے نجات دہانی
 میں ہے کہ لوگ خدا کے فرستادہ کو قبول کر لیں۔ آپ کی تقریر
 دو گھنٹہ تک سنی ہوئی۔

فاکار محمد بی (بی سے ایل۔ ایل۔ بی) از کلکتہ۔

انجن احمدیہ کا ۱۵ اکتوبر ۱۹۲۱ء کو بھٹی بندر کی مقامی
 انجن احمدیہ پر منعقد ہوا۔ انجن احمدیہ کا ایک جلسہ
 ایک جلسہ منعقد ہوا۔ انجن احمدیہ کا ایک جلسہ
 منعقد ہوا۔ انجن احمدیہ کا ایک جلسہ

کی از روئے معیار نبوت سند بہ کلام اللہ نقدی کی
 اور پینگوئوں کو جاننے کے اصول پر از روئے کلام اللہ
 خاص طور پر روشنی ڈالی گئی۔ اختتام تقریر پر مامعین انگوٹوں
 پیش کر کے کامرتو دیا گیا اور لڑکچہ کثرت سے تقسیم
 کیا گیا۔ فاکار محمد انور احمدی۔ بھٹی بندر۔
 حضرت مفتی محمد صادق
 مفتی محمد حبیب اللہ صاحب
 حضرت قلعہ کی نقبہ صابن کی خدمت سے۔ اگر کسی
 صاحب کے پاس جو کتب قدس کے ہیں تو یہ نام
 بذریعہ دی لی بھجو دیں۔ معری نہ ہو۔ تو پھر پیسہ مجھے
 خط و کتابت کر لی جائے۔ اکل قادیان۔

جلد سالانہ کے لئے جن
 لکھی کا وعدہ کرنا والوں کو اطلاع
 دوستوں یا جانوں نے
 گئی تھیں کہ وعدہ کیا ہے۔ ان سب کو اس نوٹ کے ذریعہ
 اطلاع دی گئی کہ وہ ابھی سے بالکل غافل نہ رہیں۔
 صرف برتن میں جمع کرنا شروع کر دیں۔ جو اس مقدار سے
 مرگن خدا بھی کم نہ ہو۔ پیر کا انھوں نے وعدہ کیا ہے۔
 اس میں ذرا بھی کسی چیز کی تاخیر نہ ہو۔ اور زندہ بازاری
 لگی ہو۔ بلکہ گھر کا جو۔ جس میں کسی وغیرہ نہ ہو۔ ہم انتظار
 ۵ مارچ ۱۹۲۱ء کو وہ لکھی ان سے لے کر لے کر
 بذریعہ پارسل فرما دیں۔ یہ بھی کہ ان کو ہر طرح تیار ہو کہ پورا لکھی
 ۵ مارچ ۱۹۲۱ء کو اپنی جگہ تیار رکھنا چاہیے۔ اور پیر
 خطا باؤ کی کا منتظر رہنا چاہیے۔ جس امید کہ ہوں کہ
 کسی جگہ سے بھی ہم کو شکایت نہ ہوگی کہ انھوں نے
 لکھی وعدہ نہ دیا یا کم دیا۔ یا یہ کہ ۵ مارچ کو وعدہ دیا
 نہ کیا۔ ہوسناہ ظاہر۔ سے وعدہ سے پورے کئے جاویں گے
 والسلام۔ سید محمد انور احمدی۔ اخبار جلد سالانہ۔ قادیان۔
 میں دہلی سے تبدیل ہو کر
کرناں کے احمدی بھائی کو فرمائیں کرناں آگیا ہوں غلط
 کرناں کے جو بھائی یہاں نہیں۔ مجھے ملیں۔
 فاکار گلاب خان احمدی۔ پوسٹ ماٹر کرناں۔

میرے گھر میں ۱۵ ستمبر ۱۹۲۱ء کو بروز
 ۱۵ ستمبر ۱۹۲۱ء کو منعقد ہوا۔ سید محمد احمدی
 کی خدمت میں دعا کے لئے انہیں سب کا تعین ہوا
 ۱۵ ستمبر ۱۹۲۱ء کو منعقد ہوا۔ سید محمد احمدی

نشی محمد حبیب احمد صاحب بریلوی (شاہجہانپور) کے
 ان ۱۰ اکتوبر کو بولکا سولہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔
 مجھے اللہ نے ۶ ستمبر ۱۹۲۱ء کو فرزند عطا فرمایا ہے
 احباب درازی عمر اور دینداری کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد عبد
 سوری رکیو نڈر۔ قادیان۔

فاکار کے ال لکھی متولد ہوئی ہے۔ جن میں کو اس کے
 لئے دھنکے خریدائی جائے۔ کل الرحمن۔ نیگالی۔ قادیان
 بندہ کو بخدا سند آئے ہوئے قریب دو ماہ
درخواست دعا کا ممبر ہو گیا۔ اسی وقت سے بیمار ہوا
 احباب بند کی صحت کے واسطے دعا فرمائیں۔ جراح الدین
 احمدی۔ موٹ کوٹلی ٹوٹاں۔ اس جگہ فراخ دلوں میں
 ہماری حاجت کے ساتھ مخالف کا ہزار نہایت گرم ہے
 یہاں کے لوگوں نے ایک عودی کے پرکھنے سے ہم سے قطع تعلقی
 کر لیا ہے۔ احباب مخالفین کے شر سے بچنے کے لئے دعا
 فرمائیں۔ فاکار غیر محمد۔ سکندر اللہ اللہ۔ عاجز کی دعا
 بعارضہ مخار بیمار ہیں۔ احباب ہماری صحت کے لئے دعا
 فرمائیں۔ فاکار عبد المجید احمدی رہبر بالمشاء عالم جہم
 سید محمود اللہ شاہ صاحب بیمار ہیں۔ احباب دین کی صحت
 کے لئے دعا فرمائیں۔ عیات محمد۔ محصل قادیان
 میرے والد صاحب تباہ جناب مولوی بیان محمد صاحب احمدی
 بہت بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے
 فاکار عبد الرحیم احمدی۔ گوہر گنج ریدت جونی
 بندہ بعارضہ بخار قریب ایک ماہ سے بیمار ہے۔ احباب عاجز
 کی صحت دینی اور دنیوی مشکلات کے لئے دعا فرمائیں۔

افتخار۔ سرائ الدین سہاسی۔ خرگئی۔ میرے دوست
 چودہری محمد ابراہیم جو بہت مخلص احمدی ہیں۔ ان کی صحت
 اور تکلیف میں ہیں۔ اور طبی میں کہ بزرگ کی جماعت احمدیہ
 اس کے حق میں دعا فرمائیں۔ والسلام۔
 فاکار سید نذیر حسین۔ منیر احمد۔ بڈل سکول گھٹیاں۔
 جناب سید جعفر صاحب احمدی سوداگر حیدر آباد کن سے
 بنگال سبیلہ عالیہ سے دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ وہ جن
 مشکلات و مصائب میں گرفتار ہیں انہیں خداوند کریم اپنے خاص
 فضل و کرم سے ہی نجات دے۔ آمین۔ امین۔ صاحب موٹ
 دو دو چار غریب انداز میں دعا کرتے۔ جراح الدین احمدی
 عبد الحمید۔ حیدر آبادی

الفہم

قادیان دارالامان - ۲۰ - اکتوبر ۱۹۲۱ء

افریقہ میں احمدیت کی لمباں

پندرہ ہزار نفوس احمدیت کے لئے تیار

ایک سچی بادشاہ کو تبلیغ

مسیح موعود کے پکڑوں سے پیش سراقہ اگرتی کی تار سے
بادشاہ برکت ڈھونڈتا ہوں گیا۔ یہ قصہ بیسیکوس سے
ہوا اداس کی آبادی ۴۹۰۵۱۵ نفوس ہے۔ بجلی
کی روشنی اور عمدہ سرکاری میں۔ ریاست ایو کوڑ کا جس
کے فرمانروا قوم اگبا (Agba) کے نام سے
موسوم ہیں۔ دارالریاست ہے۔ مسلمانوں کی آبادی
پندرہ ہزار سے زیادہ ہے۔ جہاں میں نے عام دوپٹہ
ڈٹے۔ اور مسیحی والے ریاست کو جو اپنے شاہی لباس
اور تاج کے ساتھ دربار میں تشریف فرما ہوئے۔ تبلیغ اسلام
کی۔ اور مسیح کی آمد ثانی سے آگاہ کیا۔ رسول اللہ صلی
علیہ وسلم کی پیشگوئیاں بیل سے سنائیں۔ اور مسلمانوں
کی طرف زیادہ توجہ کرنے کی درخواست کی۔ رئیس مذکور
روشن خیال ہے۔ لہذا ہوا آپ ہے۔ انگریزی خوب دیتا
ہے۔ اور الحمد للہ
His Royal Highness
King alake ademala II
ہزاروں ہاتھ شاہ ایسے اڈیا لائے پیری تبلیغ سے متاثر
ہوئے۔ مجھے ایک شاندار Tawhida بطور نذر
بھیجی صاحب ریز بڈنٹ کو بلا کر اپنے اس ملاقات کرائی
جس اور میرے ساتھ ٹوٹو کھوایا۔ اور سب سے زیادہ خوشی
کی بات ہے کہ اس رئیس نے حضرت مسیح موعود کا

الہام پکڑوں سے برکت ڈھونڈنے کے متعلق
مسیحی فوراً درخواست کی کہ

Isak Mesangha Mpom

Isak Mesangha Mpom میں ان کے پکڑوں سے
برکت ڈھونڈتا ہوں۔ مجھے کوئی پکڑا سگوا دو۔

تمام قصبہ احمدیت کے
میں بڑا زمین نے مختلف افواہیں
لئے تیار ہے

بدخل کرنے کی کوشش کی تھی۔ مگر وہ تقریریں سننے اور
حضرت مسیح موعود کی بعثت کے پیغام سے اطلاع پانے
پر شہر میں ایک محبت آمیز جوش پیدا گیا۔ اور بعض حاجی
لوگ آئے۔ اور اپنی روایا سنائیں۔ حاجی جن نے فرمایا
چار روز ہوئے۔ میں نے آپ کو یہاں دعا کرتے دیکھا تھا۔

حاجی محمد داو اس "حج بیت اللہ سے واپسی پر جس
ایک جامعہ کو درس قرآن میں مصروف دیکھا۔ اور مجھے
کہا تھا۔ کہ یہ مہدی کی جامعہ ہے۔"

مذاہن ریاست کے مسلمان ممبر نے کہا کہ "میں نے
رات آپ کو ہیں پڑھتے دیکھا۔"

ایک معزز الغال سووی نے روایا سنائی کہ میں نے دیکھا
کہ ایک وائٹ میں (White man) آبلے اور
کہتے ہیں۔ کہ میں مہدی ہوں۔"

ان تمام روایا کی بناء پر لوگوں کی ایک بڑی جماعت بلکہ
کل قصبہ تیار ہے۔ کہ حق قبول کرے۔ اور وہ سیدنا مسیح موعود
کا بیٹا مقرر کرنے پہلکا دے۔ میں نے صرف رئیس مسلمانان
شہزادہ الفا علی اگر نگی (Alfa Ali Akince) کی

کی جو فرما کر اور رئیس کے چچا اور سابق
فرمانروا کے بھائی ہیں۔ بیعت قبول کی۔ اور ان کو حق پر تیار
اور پیری تبلیغ کے بعد احمدیت قبول کرنے پر آمادہ ہوا اور
ان کی ضعیف معمر حالت کو دیکھ کر ان کی بیعت کے لے لے لے
مجھے کھائی ہے کہ یہ دراصل تمام شہر کی بیعت ہے۔ یعنی
پندرہ ہزار نفوس احمدیت میں داخل ہو گیا ہے۔ لیکن
میں ابھی تک اسے صرف ایک حمایت اہم شخص کی بیعت تصور
کرنا۔ اور کل شہر کے باقاعدہ داخل ہونے کے لئے تک
ان کے فضلوں کا اعجاز کرنا چاہتا ہوں۔ احتیاطاً ہی کرتا ہوں

کہ پندرہ ہزار آدمی انشا اللہ تیار ہے

نابھیر مای کام

اداس کے بروز احمد قلی میرا بلایم پر صلوة و سلام ہیں
کہ مجھ ناواں کی ادنیٰ خدمات کو قبول کر لیا۔ اور جس شخص کو میری
لئے وقت حالت بے عیبی بھی ہے۔ اور نام و حکوم کے
تعلقات کو اغوش گوار دیکھا۔ اسے ۴۴ ام کے بعد ملے وقت
حالت اس میں ملاحظہ کرتا ہوں۔ اور جس جگہ پہلے فرمایا
۱۰۰۔ احمدی تھے۔ مگر میری آمد کے وقت صرف ۲۰ آدمی
باقاعدہ ممبر رہ گئے تھے۔ وہ ۳ ماہ کی ناچیز کوشش
کے بعد محض فضل الہی سے دس ہزار کی مجلس جماعت ہو کر
چھوڑنا ہوں۔ جہاں صرف ایک اور وہ بھی کما کر کی جگہ پر
مسجد نماز گاہ احمدی تھی۔ وہاں اب ۱۰ عمدہ شاندار
خوب آراستہ مساجد احمدیہ ہیں۔ جہاں محمدن نام ایک
گلی تھا۔ اب "احمدی مسلم" معزز نام ہے۔ اور جہاں
لوگ احمدیت سے متفرق تھے۔ اب صرف قریب بلکہ عجیب
نہیں کہ ۲۹ ہزار کی اور جماعت داخل سیدنا احمدیہ ہو جائے
یہ تبلیغ کی کیفیت ہے۔ مگر اللہ کے فضل سے اب کو
احمدیہ رشاد کو رشاد میں بھی باقاعدہ جماعتیں قائم ہو
گئی ہیں

ریاست ڈہوئی علاقہ فرانس میں
ڈہوئی میں مشن

مشن قائم کر دیا جا چکا ہے۔ عورتی
اوپر اسٹیل شیشا دانی پر تجارت کے ساتھ تبلیغ کا کام
کہتے ہیں۔ ان کی پہلی رپورٹ دربار خلافت میں ارسال
کے ہے۔ باقاعدہ درس قرآن اور پیکر ہوتے ہیں۔ وحشی
سنانوں کو جذب بناتے اور وحشی بت پرستوں کو مسلمان
کرنے کی کوشش جاری ہے۔ جو کچھ زبان دانی بھی یاد رہے
اسے تبلیغ کا کام آسان ہے۔ اوپر اسٹیل لکھتے ہیں
کہ تعلیم یافتہ نوجوانان کی ایک جماعت صرف اس امر کی نظر
ہے کہ اکابر کی جماعت کوئی فیصلہ کرے یا مخالفت کے
سببان جہاں تک ہو سکے۔ کہ ہم "احمد اسع الودود"
عربی اور انگریزی رسالہات فریختہ پنجاب آف اسلام کی
متحدہ کاپیاں دیاں سمجھی جا چکی ہیں۔ اللہ کے فضل سے
جوشائید ہے۔ ایک دوسرے سے جنگ کرنوالے

مقدور نہیں۔ کہ ابھی تاک رہ مرکز کی طرف توجہ کرے۔

ہے۔ وہ بہ خوشخبری لائی ہے۔ کہ کام عمدہ بن گیا اور

الملائیہ کا۔ عبد الرحیم کچر از اسلام آباد۔ ۲۹۔ اگست ۱۹۲۱ء

پکاش فی الفضل کا مطالبہ سمجھا

ہندوؤں کو مسلمان بنایا۔ یہ پکاشی خاں تھیں جن کو دین اور جبر و تشدد کے متعلق طرز پر مولوں کی اس جہالت کا دورانی کو خلاف اسلام بتایا اور تہذیب کے الفضل پر جبراً مسلمان بنانا کے عنوان سے ایک مضمون لکھ کر ان میں دفعتاً لکھا گیا تھا۔ کہ اسلام تو واقعی کسی پر مذہبی معاملہ میں جبر کر رہا نہیں رکھتا مگر آج کل کے مسلمان اور بالخصوص علماء اس اسید پر جی رہے ہیں کہ حضرت امام مہدی اور جناب عیسیٰ علیہ السلام اگر سب غیر مذہب کے لوگوں کو تھوڑے ذریعہ مسلمان بنا لیتے۔ جب مولوں کا یہ فعل اپنی عداوت کے نزدیک خلاف شریعت تھا تو اسلامیہ ہے اور واقعی بات یہی درست ہے تو امام مہدی اور جناب سچ کا فعل کس طرح درست اور شریعت کے مطابق ہو گا۔

۲۔ اکثر ہر کے پکاش تھے الفضل کے اس مضمون میں ہے یہ حصہ نقل کیا ہے۔ کہ ”سب کچھ صحیح ہے کہ اسلام کسی کو جبراً مسلمان بنانے کی اجازت نہیں دیتا۔ اور صاف طور پر بتاتا ہے کہ مسلمان میں جبر نہیں ہونا چاہیے۔ لیکن کیا موجود اس کے ہمارے مسلمان بھائیوں کا یہ عقیدہ نہیں ہے کہ امام مہدی جب ظاہر ہوں گے اور حضرت عیسیٰ آسمان سے اتریں گے۔ تو تھوڑے ذریعہ تمام دنیا کو مسلمان بنائیں گے اور ان کے زمانے میں غیر مذہب کا کوئی انسان روکڑ میں پر نہیں رہ سکیگا۔“

پکاشی اس کے متعلق لکھتا ہے۔

”اس کا جواب مسلمان ہی دے سکتے ہیں۔ ہزار احقر کوئی تعلق نہیں۔ احمدی ہمدرد کی ہزار آسانی سے بھیجی جاسکتی ہے وہ کہتا ہے کہ اگر مرزا غلام احمد کا دینی کو امام مہدی یا ان کو نبی تو اعتراض دور نہیں ہوتا۔ اور اسلام کے مطابق جو جب امام مہدی ظاہر ہوں گے تو تھوڑے ذریعہ تمام دنیا کو مسلمان بنا لیں گے۔“

نوٹ ۱۔ معلوم ہوتا ہے ”نہیں“ غلطی سے لکھا گیا کہ پکاش کا مطلب ہے وہ اس نہیں سے نہیں نکلتا۔ (الفضل) ۲۔ جو جو زائد ہے۔

یہ تو صحیح ہے کہ اس کا جواب دینا مسلمانوں کا فرض ہو گا۔ الفضل کی رزم کو سمجھتے ہوئے اسے معاشرے میں پھیلے ہوئے دیا ہے وہ اصل تو مذہبی اور نہ سخت و درجہ کی تاویل پر مبنی ہے اور تعجب یہ ہے کہ ایسے معاشرہ باوجود الفضل کی عبارت نقل کرنے کے غلط تفسیر لگاتا ہے۔ الفضل کے مضمون کا جتنا حصہ پکاش نے نقل کیا ہے وہی اس کے اعتراض کا خود جواب ہے۔ مگر نہیں معلوم کیوں پھر اسلام پر اعتراض کرنے کی ضرورت پیش آئی۔

الفضل نے غلوہ بالا مضمون میں صاف طور پر یہ بتایا ہے کہ اسلام تو زبردستی کسی کو مسلمان بنانا نہیں رکھتا۔ مگر ہر دور کے موجودہ مسلمان غلام اور غلامانہ اسلام میں مصروف ہونے لگے مصلحت کی یہ ڈھیل بناتے ہیں کہ وہ لوگوں کو زبردستی مسلمان بنائیں لیکن ان کی غلطی ہے اور ان کا عقیدہ اسلام کے خلاف ہے۔ جب اسلام مذہب میں سختی کے خلاف ہو تو امام مہدی اور سچ کیوں سختی کریں گے۔ اور اگر کریں گے تو وہ اسلام کے خلاف ہوئے معلوم ہوا کہ عقیدہ علماء کا غلط ہے اس کو چھوڑ کر کچھ مہدی تو تسلیم کرنا چاہیے۔ جو کہتا ہے اب چھوڑ دو جہاد کا اسے دوستو خیال دیں کہ اسے حرام ہے اب جگہ ”قتال“

پس الفضل کا پیریزہ نشا نہیں جیسا کہ اس کا خود مضمون نذر سے بتاتا ہے۔ کہ اسلام سختی کا موید ہے۔ الفضل تو یہی کہتا ہے۔ اور یہی اس نے کہا کہ اسلام سختی کا مخالف ہے۔ سختی کے قابل مسلمان علماء میں جنہیں اپنی عقیدے کی اصلاح کرنا چاہیے

حق الہی کا دروازہ بند نہیں۔۔۔ سر محمد علی نے اپنے مقدمے میں جو بیان دیا ہے۔ اس میں ایک جگہ با ضرورت اور بلاوجہ الہام الہی کو ہمیشہ کے لئے بند قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ ”حضرت (رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنے دھماکے تین ماہ پہلے جبکہ حق الہی کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند ہو چکا تھا کہ انہوں نے تشریف لے گئے۔“ (زمیندار، راکٹر پبلشرز) انیسویں کے ساتھ کہتا ہے کہ سر محمد علی نے یہی بات بیان کی ہے کہ اگر سے درست مان لیا جائے تو اسلام بھی ایسا ہی مر۔ مذہب مانا پڑتا ہے۔ جیسا کہ دوسرے مذاہب میں کیونکہ مذہب جو دنیا میں خدا تعالیٰ سے

تعلق نہیں پیدا کر سکتا۔ جو خدا تعالیٰ کے کلام سے مشرت نہیں کر سکتا۔ جو خدا تعالیٰ سے مشرت نہیں کر سکتا وہ زہر تو مذہب نہیں کہلا سکتا۔ اور دہاں کا خدا زندہ خدا ہو سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں مسخر کوں کے معاد میں متعدد مقامات پر اللہ کے معبودوں کے باطل ہونے کی یہ دلیل دی ہے۔ کہ وہ بولتے نہیں۔ وہ اپنے منہ والوں کی بھار کا کوئی جواب نہیں دے سکتے۔ اب اگر وہی الہی کے دروازہ کو بند مانا جائے۔ تو خدا تعالیٰ پر بھی وہی اعتراض وارد ہو گا۔ جو معبودان باطلہ پر خود خدا تعالیٰ نے کیا۔

پھر میں نہیں آتا خدا تعالیٰ کو کلام کرنے کی صفت سے کیوں محروم کیا جاتا ہے۔ اور اس میں کیا فائدہ مد نظر ہے۔ اگر خدا ہمیشہ سے اپنے بندوں کے ساتھ کلام کرتا آیا ہے۔ تو ہیئت تک کرتا رہیگا۔ اور اس کی یہ صفت کہی معطل نہ ہوگی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو رحمت اللعالمین تھے۔ آپ اس لئے نہیں آئے تھے۔ کہ انہوں نے اپنے کے بعد خدا تعالیٰ میں کلام کرنے کی صفت نہ رہے۔ اور نہ آپ اس لئے آئے تھے۔ کہ خدا تعالیٰ آئندہ اپنے بندوں کو شرف مکالمہ سے محروم کر دے۔ اور کسی کو اپنے قرب اور رضامندی کی گود میں نہ لے۔ بلکہ آپ تو لوگوں کو خدا کے محبوب بنانے آئے تھے۔ اور آپ کے ذریعہ انسان خالق کے پیار سے بنے اور بنتے رہیں گے۔ پھر کیا یہ ممکن ہے کہ خدا اپنے محبوب اور پیاروں سے کلام نہ کرے۔

کاش مسلمان سمجھیں۔ کہ وہ کیسے غلط اور خلاف اسلام عقائد کو اپنے دل میں جگہ دے رہے ہیں۔ اور کس طرح اسلام کی مقدس تعلیم کے خلاف چل رہے ہیں۔ ایسی صورت میں کیونکر امید کی جاسکتی ہے۔ کہ مسلمان بھی کامیابی اور کاموئی کا منہ دیکھ سکیں گے۔ اور جن مصائب و آلام میں مبتلا ہیں۔ ان سے رہائی پالیں گے۔

مغزوت حضرت محمد مصطفیٰ

کہاں ایک وجہ غیور ہاٹ قابل اعتماد ہے۔ اور
ساتھ ہی اس کے یہ کہ مستند قرانی الٰہیک خاص بخار
سودی کی شان رکھتا ہے۔ یا نہ وہ یہ کہ اس کی بجا آوری
کمال پائیدی اس کتاب میں ضروری ہے یا نہ ؟
۱۔ مکتوب ہاشم دار بیگ

۴۔ نازد القعد و یا کرم حقیقتہ الاسلام۔ عرض غنیۃ ایک حدیث
سے اسلام پر اس قسم کی طریت جاری ہے کہ کافر و ک
مسلمانوں کے شہروں میں ہر شے کفر کے احکام جاری
کرنے پر راضی نہیں ہوتے۔ بلکہ جانتے ہیں۔ کہ اسلامیہ
احکام بالکل نافذ ہو جائیں اور اسلام اور اہل اسلام کا
یکہ اثر نہ رہے۔ اور اس حد تک نوبت پہنچ چکی ہے۔
کہ اگر کوئی مسلمان شہر اسلامی کو ظاہر کرتا ہے۔ تو قتل
کیا جاتا ہے۔ گائے کا ذبح کرنا ہندوستان میں اسلام
کا بڑا اشخاص ہے۔ کفار جو۔ دینے پر شاید راضی ہر جگہ
مگر گائے ذبح کرنے پر ہرگز راضی نہ ہوں گے۔ سلطنت
کے ابتدائی میں اگر مسلمان نے مداح پایا۔ اور مسلمانوں
نے اذیتا رہی یا کر یا تو بہتر ورنہ خود زائد اگر توفیق ہو گیا
تو مسلمانوں پر کام بہت مشکل ہو جائے گا الغیث
الغیثات الغیث۔ دیکھئے کون صاحب دولت
اس سعادت کو حاصل کرتا ہے اور کون بہادر اس
دولت کو چھین لیتا ہے۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ
من یشاء واللہ ذو فضل العظیم غنمنا اللہ وایاکم
علی مقاتلہ سید المرسلین وعلی المر من الصلوٰۃ
انفلھا ومن التسلیات اکملھا مکتوب نمبر ۸
مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ
مطبعہ لاہور ۱۶۹

فرض سے درگزر کریں۔ انسان کی عزت و کرامتیں حق تعالیٰ کے
 سے اہل کفر کو اچھا نہ رہنے میں کافر کا دشمن بننا چاہیے۔ پس
 ان خدا اور رسول کے دشمنوں کے ساتھ ملنا جھلنا اور
 محبت کرنا بڑا بھاری گناہ ہے کہ ہم سے کہ ضرر رکھنا چاہتے
 اور ملنے جھلنے میں یہ ہے کہ حکام شرعی کے ہمارے کہنے
 اور کفر کی وجہوں کو مٹانے کی طاقت مغلوب ہو جاتی ہے۔
 اور دوستی کا یہ اس کا مانع ہو جاتا ہے۔ اور یہ ضرر و نقص
 میں بڑا ضرر ہے۔

خواجہ چندارد کو مرد واصل است
حاصل خواجہ بجز چندار نیست

۱۔ ہندوستان میں اہل لکڑی کے جزیرہ دور ہوئے کا باعث
یہ ہے کہ اہل لکڑی اس ملک کے بادشاہوں کے ساتھ دشمن ہیں
۲۔ بادشاہوں کو کیا ملن ہے کہ جزیرے سے منع کریں ۹۰۰
ان سے کچھ راجا اور اس کے موافق عمل کرنے میں ان دشمنوں کی
کمال عورت ہے۔ بجلا جو کوئی ان سے بہت طلب کرے اور
ان کے ذریعہ دمانگے۔ دکھیا فائدہ دیگی۔ عیساک حق تعالیٰ کا
کلام پاک میں فرماتا ہے "وما ادعوا الکافرین الا فی ظلال" کو
قبولیت کہا یہاں کیا احتمال ہے؟ اں استدعا اور درخواست
زبان کی عزت برسرِ سماں ہے۔ اگر دعا بھی کہ چنگے تو اپنے جوں کو
درمیان مبادیہ نہیں گئے۔ تو خیال کرتا بھی کہ یہ معاملہ کہاں سے
کہاں تک پہنچ جائے۔ اور سلامتی کی توقعی رہنے نہیں دیتا۔

ایک بزرگ نے فرمایا ہے کہ جب تک تم میں سے کوئی دیوانہ نہ ہو جائے
مسلمانی تک نہیں پہنچتا۔ اس دیوانہ پن سے مراد یہ ہے کہ اگر اسلام
کے بلند کرنے کیلئے اسے نفع و ضرر سے دو گداز کیا جائے۔ مسلمانی
کے ساتھ جو کچھ ہو جائے ہوئے دور اگر اس کے ساتھ کچھ نہ ہو تو کوئی
نہیں کیونکہ مسلمان خدا ہے تعالیٰ اور اس کے پیغمبر علیہ السلام
کی رضا مندی ہے اور رضا (رضائے) سے بڑھ کر کوئی دولت نہیں
رضنا اللہ تعالیٰ ربنا بالاسلام دینا و محمد علیہ الصلوٰۃ

نبیاء و رسولاً و دیگر مکتوب نمبر ۱۶ ص ۲۵۹
۳۔ داخل سترجم قاضی عالم دین لکھتے ہیں کہ جب شیخ بادشاہ تخت پر
بازگیا تھا۔ زندگانی کی کچھ امید باقی نہ رہی تھی۔ آخر حضرت مجدد
ہی کی دعا سے خدا نے بادشاہ کو شفا عطا فرمائی۔ توبہ افزا شکر
قد عملیہ پر اگر سلسلہ طریقت میں داخل ہوا۔ یہ اسلام شریعی ہماری نظر
۱۔ سچہ دربار علی اکبر صوفیہ کی یادگار ۲۔ گلشنی میں آرزوی

1000

آفتاب

لات راجپوت زمیندار احمدی اتر تھینا ۲۷ سال وصیت شد کہ
زمین کا مالک ہی ہے۔ مگر کی جا کا دو زمین کے بغیر مبلغ ۱۵۰ روپے
ماہواری آمدن راجن مفت آئندہ ترقی بھی ہے۔ رشتہ کے ساتھ
میں قومیت کا کوئی لحاظ نہیں ہے۔ مگر احمدی مخلص ہو صرف اکیس
ادی ہے۔ جن بھائی والدین کوئی نہیں نہ کوئی اور مستعد ہو بقا
فت۔ معرفت شیخ الفضل قادیان ضلع گورداسپور

ابن سکون کی عمارت کے مشرق کی طرف سڑک سے متصل
ایک قطعہ چھوڑ کر ۲۰ مرلہ زمین قابلِ فروخت ہے۔ ۱۳۲۵ء
میں لگ گیا جاسکتا ہے۔ جو صاحب چاہیں درخواست
میں۔

ملفوظات انور

تالیف جہانگیر علی محمد قیامت ۱۰۸۰
تالیف القرآن حسین نامہ قرآن مجید کا تفسیر سلسلہ دوم ج ۱ قیامت
تالیف محمد بخش علی تاج کتب محل بازار امر قیامت

اس مناظرہ میں دُور یہ مناظر کے ہر ایک اعتراض کا نہایت
مصلح جواب دیکر اس سے پُر زور مطالبات کئے گئے۔ لیکن
اکوٹی بواب نہ دے سکا۔ دو دواں مباحثہ میں قرآن کریم سے
منازع ثابت کرنے کے لیے سچائی دی گئی۔ لیکن اسے انہوں
نے منظور نہ کیا۔ حالانکہ پچھلے دن غلط سلسلہ آیات پر حُکرا نہی
نے وقتوں سے متنازع نکالنے کے لیے بڑا زور دیا تھا۔

وہاں تک پہنچ کر وہاں کے قدیم یحیادوں سے ملنے کے متعلق منظر
- پہلی طرف سے چند پتھر کا قوس منحنی اور آریوں کی طرف سے
شہر و حرم بیکسر صاحب نے یہاں شہر کے منہ سے بڑی
پتھر کی ایک جھڑی کی تعمیر کی اور ایک کے کچھ نہیں
کھتا۔ اسی طرح خدا بھی روح و مادہ کے ساتھ نہیں بنا سکتا۔
متعلق انہیں بتایا گیا۔ کھانا کھا، کی طرح نہیں ہے۔ بلکہ
بلنے پر قادر ہے۔ اور آریوں کی اس سرب کھانہ کہتے ہیں۔

بابیرو حبسہ بنی تقریریں صبح لڑائی قدرت کے منتظر
ت کا تا بندہ دیا۔ آریہ مناظر سے اپنی پیشین گوئی جو کہ جو کہ
میں کے جوہر سے۔ دیروں کے حال کی تباہی کو پہلے کچھ
میں خدا کی قدرت تھی۔ پھر خدا نے اپنی قدرت میں کچھ کیا
بی نے القواضات کی کھڑکڑان کریم کی بات کو خطہ طریق سے دیا
میں کے منتظر پیش کرنا شروع کیا اور پہلے دیا کہ نذران شروع
یونیکا ثروت رکھا۔ اور اپنی آخری تقریر میں ہی اس پہلے کو دیا
ہماری طرف سے اس پہلے کو منظور کیا گیا۔ اور کہا گیا کہ اس
بیمبخت شروع ہو جائے۔ ہم تیار ہیں۔ تو ہمشہی نے کہا کہ
نہیں ٹھہر سکتا۔ میں اپنا پروگرام بنا چکا ہوں۔ وہ کیسے
ہم کیلئے پہلے پہلے کوں دیا تھا۔ اور یہ کہیں کہا تھا کہ ایک سال
میں ہمشہی نے اس کو برباد دیکھنا چاہتے تھے کہ کیسے ہو گا
تھا۔ بلکہ جو تہی تھی اس میں ثروت دینے کو دیا تھا۔ اور اس
رکھنا اگرچہ ہمشہی نے پہلے اپنی آخری تقریر میں دیا تھا جس
رہ سے کوئی تقریر نہ تھی اس لئے یہ قدر بالکل ہی بدو تھا کہ
اس میں ہی ثروت دینے کے لئے دیا تھا۔ لیکن ہمشہی
میں ہی لنگھ کر نے کیلئے تیار نہ ہوئے۔ اس لئے
م کو کہنا کہ ہمشہی نے زیادہ مجبور نہ کیا گیا۔ اور اس میں ہمارے
آریہ صاحبان انتظام حضور کا شکر ادا کر کے اور خدا

تو ان یانیں کھائی گئی ہیں۔ تو اس میں کیا ہے؟ اس پر جواب
 ہے۔ رویش کیا جاسے۔ طاقت۔ اللہ کے یہ معنی کرنا خدا اور خدیو پر
 ہوتا ہے۔ مہاشہ بھی کرتا ہے۔ مصلحت و شہرت ہے۔ یہی بات کہ خدا کی خوشی
 اس پر کیا اعتراض ہے۔ اور خدیو کیا سہ خدایہ خدائی ہے؟ مہملی ہے
 سے بھی نسبت دی جاتی ہے۔ مثلاً کہا جاتا ہے گھوڑے کا زمین دامن کا
 کڑا زمین گھوڑے کی نہیں ہوتی۔ ایک کی ہوتی ہے۔ اسی طرح دنیا کا
 جو گرواشی کو خدا نے اپنا نشان بنایا ہے۔ اس سے خدا کی خوشی کہا
 گی۔ اس سے یہ کس طرح لگا کر خدا اور خدیو پر موار ہوتا ہے۔

مکار کا فتنہ عوامی ہے۔ اور اس کے مٹنے قیصر کے دلالتی ہے۔ اور اس کے مٹنے
اس سے نہیں ہوتا ہے۔ اور اگر دوسری زبان کے فتنہ کو اس طرح اور زبان
میں استعمال کر کے مٹا دیا گیا ہے تو کیا یہاں بھی جتنی تک وہ
وہ ضد میں اور مٹا دیا جاتا ہے۔ تو اس کا یہ مطلب ہے کہ وہ مٹا
سرا یہی ہے کہ نہ ملے میں کہ نہ ملے میں کہ نہ ملے میں کہ نہ ملے میں۔

آدم میں روح پھر نئے پیکر میں نظر میں ہے۔ ہر ایک روح خدا تعالیٰ کے
روح میں جسم میں داخل ہے۔ اور نور ہے آسمان اور زمین کا اس کے
لحاظ کے لئے میں مشعل دیتا ہوں۔ اس وقت کہا جا سکتا ہے کہ منظر
میں جس کی صورت میں کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ مناظرین کو ان کے
کھمبے ہوئے ہیں۔ سنیں۔ اسی طرح خدا کے نور کا ذریعہ قائم ہے۔ اگر
بظاہر ہٹائے تو کچھ بھی نہ ہے۔ ہوا شہمی نے کہا کہ قرآن میں کسی
کے اندر سے خدا کی آواز آئی۔ بہر حال اس کے وہ یہ الفاظ قرآن سے کھینچے
کی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مٹی سے پھینکے کو خدا تعالیٰ نے اپنی طرف
لئے منسوب کیا ہے۔ کہ اس کا جو تیر ہوا۔ جو کسی انسان کی مٹی سے پھینکے
ہو سکتا۔ اس کو خدا نے ہی مرتب کیا۔ اور اس مٹی میں خدا نے
ساختہ ڈالا۔

میں نے اپنی تقریریں جایا تھا۔ اور اب پھر کہہ رہا ہوں کہ سوائے
اس کے کوئی مذہب ایسا نہیں ہے۔ جو دنیا میں خالص تعلق
و اسے انسان کا نمونہ پیش کر سکے۔ صرف اسلام کو ہی یہ
امت حاصل ہے۔ اور اسی نے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود
لیا اور اب حضرت خلیفۃ المسیح موجود ہیں۔ اگر دیکھ دو
ان ایسے۔ جیل کا خدا سے تعلق ہے۔ تو اسے مل جائے
بدیکھ لو کہ خدا کی عورت ہے۔ اور کس کے ساتھ اپنے
شعوت دیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے جیسا فرمایا تھا۔ کہ
کے ذریعہ مقابلہ کرو۔ کس کی دعا خدا منکر کرتا ہے۔ اگر
نہ نہ آیا۔ یہی جیل اب حضرت خلیفۃ المسیح کی طرف سے دیا

نور محمد

عجبت و غرت حمایل شریف

چشمہ کی جلد ۲۴ انج نمبر ۱۲۸ انج چوڑی - صبیح خط
مثل مصحف عثمان - صاف پڑھی جاتی ہے - اسطری
حجمہ - منصف قیمت یہاں انجازی حائل سے بڑھ چڑھ کر
جلد کشی حائل میں حائل سے بڑھ چڑھ کر

شہید سوم صاحب زود عبد اللطیف صاحب کے حالات
(زندہ اور خجیہ کے)

سید محمد رفیع صاحب بہادر کا بلی نمبر یہ حالات زندگی
 نہایت دلچسپ پیرائے میں لکھے ہیں۔ ۳۲
 صفحہ حجم۔ اس رسالہ کے پڑھنے سے احمدیت
 پر ایمان تازہ ہوتا ہے۔ عجائبات قدرت الہی
 نظر آتے ہیں۔ ایسا دل آویز بیان ہے کہ اداں
 سے آخر تک پڑھنے کے بغیر سالہ انداز سے
 نہیں رکھا جائیگا۔ ساڑھے تین آنے کے ٹکٹ
 بھیج کر منگو الیں۔ وی بی طلب کرنا ہو تو کم از کم
 تین کتابوں کا۔ نمبر ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵

چند ضروری اور نایاب کتابیں

سیرت شریفہ کریمہ ۱۲۰ جلد جنگ مقدسہ میں شہید مقتول و دیوبند
نور الدی ۱۲۰ جلد کلام محمد ۱۲۰ جلد شہید مرحوم کے حالات ۱۲۰ جلد کتاب
احمدیہ پر پنج حصہ فی ۱۲۰ جلد کشتی نوحہ ۱۲۰ جلد کشفات الہیات ۱۲۰ جلد
عبد اسلامی اصول کی فلاسفی۔ الوصیت لاریحیات لولڈیہ
حکم پر چشمہ معرفت ۱۲۰ جلد سرت یحیٰ۔ ازالہ اہام پر دو حصہ
تجوید بخاری مترجم پر دو حصہ مفصل اشتہار علیہ الفضل گوید
اسکے علاوہ تمام کتب خواہ کسی دفتر یا مکان کی ہو۔
(نصر شاہ قادیان سے منگوائی)

قوان میں جرم کے

شہر و مورت میکروں کی کڑے سینے
 شین مثلاً بن۔ ڈر کوپ۔ غر زلف قیمت پر
 رزاں طے کا پتہ دریافت طلب امور کے لئے
 ویسے کلف یا جوالی کارڈ۔

والدین شہیر محمد تاجران قادیان دارالامان

حمایہ شریف اعجاز حضرت

یہ قابل دید حال دلائی کاغذ پر بھی مہرٹی عمرہ خواصورت مجیدہ
صفحات - گیارہ سطر - سائز ۵ - ۳
فی جا علاوہ محصول ڈاک -

المشهور - فتر العجاز صنعت قاديان پنجاب

ہنگاموں کا کوئی علم

اگر آپ کو سلیک-سٹیم-بارڈ کوک-ریبل کوکسٹ
کی ضرورت ہے تو فوراً مفصلہ ذیل پتہ پر خط لکنا

بنگال کول ایجنسی قوانین

آپ مباحثہ بمبئی مباحثہ سرورودہ استیجراج
لکھتے نزل المسیح بجائے ہر کے حرف بھی نہیں پڑھو گئے ہیں کے
اصول پر جامع مضمون جس سے سب اعتراف مل جو دعائیں صرف
میں منگوائیں۔ علامہ محمد لٹاک۔ فیض اللہ : کاویان

ایک ضروری اطلاع

ظہار سے تالیف و اشاعت کا وہاں نے جو دارالصناعات
حضرت خلیفۃ المسیح کی اجازت سے سیالکوٹ میں کھولا
اور جو کسی خاص شخص کی ملکیت نہیں۔ اور جس کے نفع
تبیلیغی مشنوں کو امداد اور وسعت دیا جائیگی۔ یہاں کا بنا
مال اپنی ڈٹے ہال کرکٹ ہال اور اکی ہال وغیرہ وغیرہ بنا ہوا
عمدہ مضبوط اور خوبصورت ہوتا ہے۔ اسکے مصالحو جابجا
میں ہر رنگ میں دیانت داری کو ملحوظ رکھا جاتا ہے۔ پس
بجائی جسکو کسی رنگ میں بھی کھیلنے کے سامان سے تعلق
مثلاً فوجی سکول۔ کالج یا کاندرا جہاں کہ یہ سامان لگ سکا
نہایت ضروری ہے۔ کہ وہ کوشش کرے کہ بھی ہمارے کام
سے الگ نہ کرے تمام انجمنوں کے سرکاری اور بالخصوص سر
سرکاری صاحبان کی خدمت میں نہایت پر زور درخواست
کی جاتی ہے کہ وہ اس کام میں مدد دیں یہ ایک خاص کام
کام ہے۔ ہمارے ہاں کے بچے ہوسٹے سامان کو

اصلى ميمبر اور ميمبر خاں کا نام

اصلی امیر اور میرے کے سرور کا اعلان عرصے سے شائع ہو رہا ہے
اس ابتداء میں بہت سی لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ یہ سرور غرض
السیج حکیم نواسہ الدین صاحب مدظلہ کا بتایا ہوا ہے آپ نے
اس سرور کے متعلق فرمایا ہے۔ کہ برے امراض چشم بسیار
ہست یہ سرور دمنہد حالاً پھولا۔ پربال سہل اور سرفی
اور ابتدائی موتی بند لکڑوں کیلئے اور موسم گرمیں نکلیں (بہت) ہول
آکھوں سے پانی بروقت بہتا ہوا نظر ڈرانے کے لئے دمنہد
دار دیگر امراض چشم کیلئے بسیار مفید ہے۔ قیمت سرور ہشتم
اونڈروا۔ اصلی میر جسکی قیمت ۱۵ روپے فی ٹولہ سے متکرر
استعمال میں تھیں ان کے پاس سرور کی طرح بارہ کیسے لکھوں اور
جاوے یہ سرور خاص کر حساس آنکھیں لڑکی کے موسم میں نکلتی ہوں اور
بہت مفید وجہ ہر تکرر یہ استعمال صبح و شام دو وقت سے ان ٹولہ
آٹھ روپے استعمال کے بعد نامہ ثابت ہو اور سرور واپس کے قیمت علیک
۱۵ روپے اور کارڈ ۱۵ روپے اور سرور واپس کے قیمت علیک

حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈائری

(سلسلہ ۸ - اکتوبر ۱۹۲۱ء بعد نماز ظہر)

ملکی معاملات ملکی معاملات کے ذکر پر فرمایا۔ جو لوگ گورنمنٹ کی طرف سے ڈائری کا دم بھرتے ہیں۔ اگر وہ

امت کریں۔ اور گایوں اور پھول وغیرہ کے ذریعہ توہ بھی کامیاب ہو سکتے ہیں۔ یہ جو منشی کے طرفدار بالعموم وہ لوگ ہیں۔ جو ذاتی فائدہ کے لئے اصول کے طور پر گورنمنٹ کے غیر خواہ ہیں۔ فرمایا۔ ڈائریٹ لیڈر

میں صحت کوٹوں نے یہ جرات دکھائی۔ مثلاً سر شامی کی باوجود یہی کے نان کو پریسوں کی بدسلوکی کے اپنی منہ جی رہے۔ فرمایا۔ میں سر شامی کو زیادہ دیا تیار

ادریا اصول سمجھتا ہوں۔ دیکھو باوجود عورت افزائی کے جہاں ان کو نہ ملے۔ انھوں نے آزادانہ اپنی خیالات کا اظہار کیا ہے۔ یہ نہیں کہ اپنی عزت افزائی کی خاطر ملک کی بہتری کے خیال کو چھوڑ دیا ہو۔

فرمایا۔ اگر گورنمنٹ کے طرفدار دیکھ لیں تو غیر لوگوں کے کام کریں۔ تو کامیاب ہو جائیں گی۔ پھر انہیں کو لوگ کیا کہتے ہیں۔ وہ جرات سے کام

لیں۔ ان کو ضرور کامیابی ہوگی۔ فرمایا یہ انبیاء کی شان ہوتی ہے۔ کہ ایسے ہوتے ہیں۔ لوگ خواہ کچھ بھی کریں۔ وہ اپنے اصول کو نہیں چھوڑتے۔ آخر دنیا ان کی بات مانتی ہے

فرمایا۔ لوگ پہلے مخالفت ہیں۔ مگر بہت دیر ہماری بات سونہر ہوتی ہے۔ کیونکہ ہم صاف صاف بات کہہ رہے ہیں۔

فرمایا۔ جو طریق نان کو پریسوں نے اختیار کیا ہے وہ درست نہیں۔ اس طرح اگر سوامی بھی مل جائے۔ تو یہ لوگ مطمئن نہیں ہو سکتے۔ اصل بات یہ ہے کہ اس

خواہ وہ ہندو کہیں یا مسلمان اسکو دونوں قومیں نفرت کی نگاہ سے دیکھیں۔ یہ نہیں ہونا چاہیے کہ مسلمان کہیں تو ہندو کہیں۔ چھوڑ دو یا ہندو کریں۔

تو مسلمان کہیں انہیں معاف کر دو۔ اس طرح جرم کی سزا کا خوف کم ہو رہا ہے۔ اور لوگ جرم کو معمولی بات سمجھنے لگے ہیں۔ دوسرے لوگوں میں اطمینان اور عرفان پیدا کیا جائے۔ جو اس زمانہ میں کم ہے۔ اس کی بحالی

کے لئے جو طریق اختیار کئے جاتے ہیں۔ وہ خطا میں دوش کا انتہا زور ہے کہ ہمارے ہاں بھی ایثار کی کمی ہے۔ یا تو ایک وقت وہ تھا کہ لوگ یہاں اگر صفت کام کرتے تھے۔ اور خوش تھے اور فخر کرتے تھے یا اب جو

تغذہ بھی دی جاتے۔ اسکو کم کیا جاتا ہے۔ جو وہ طریق جو ہے مہری کا ہے۔ یہ سب جینی کا باعث ہے۔ یہ خواہ

کسی کی حکومت ہو۔ وہ نہیں ہو سکتا۔ جب ناکامی ثابت نہ پیدا ہو۔ (۸ - اکتوبر ۱۹۲۱ء - بعد نماز عصر)

بیعت مندرجہ ذیل تین شخصوں نے بیعت کی۔ (۱) عبدالرحیم خان ساکن کینٹھال۔ ضلع ہوشیار پور (۲) اکبر علی صاحب ساکن سجان پور۔ ضلع گورداسپور (۳) شیخ احمد صاحب۔

فرمایا۔ یورپین اقوام میں اسوقت تک علی اسلام داخل نہیں ہو سکتا۔ جب تک وہ موجودہ حالت سے مکمل جائیں

خان صاحب منشی ذریعہ علی صاحب نے جو حضرت خلیفۃ المسیح کی ملاقات کے لئے قریب لائے تھے۔ کہا کہ غیر مسلمین کی طرف سے اعراض ہوا ہے۔ کہ افریقہ میں کوئی احمدی نہیں ہوئے۔ فرمایا۔ انکی

تو در سول اور نمازوں اور بالخصوص عید پڑھنے کی تصویریں آئی ہیں۔ عید کی تصویر میں ہمارے جلسے کے برابر ان کا مجمع ہے۔ ماسٹر عبد الرحیم صاحب۔ مقتدی ہیں۔ اگر وہ

نام ہوتے۔ تب بھی اعتراض ہو سکتا تھا کہ یونہی امام بن گئے۔ اور ظاہر کیا کہ یہ لوگ ان کے ساتھ پر سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں۔ اور احمدی ہو گئے ہیں۔ مگر امام انہی

لوگوں کا الفا (صالحہ) ہے۔ اور ماسٹر صاحب مقتدی ہیں۔

فرمایا۔ دنیا میں وہ فوٹو ہوتے ہیں۔ دکھائی جائیں تو اچھا ذریعہ تبلیغ ہو سکتا ہے۔

مستر فضل کریم لالے لاکھنؤ علی گڑھ نے کہا۔ پچھلے سال میں نے بھی میں سینما دیکھا تھا اس میں دو لوگوں کی نماز کی تصویر دکھائی گئی تھی۔ اور لوگ تو سجدے میں تھے مگر لاؤ ہیڈ لے جیبوں میں بوتلیں ڈالے ہوئے اور اصرار دیکھ رہے تھے۔

(بعد نماز ظہر) ملک مول بخش صاحب کوٹ انیکر گورداسپور نے ملاقات کی۔ فرمایا کہ آپ کا سورہ کہف کے متعلق خط پہنچا تھا۔ میرے پچھلے سال کے درس کے نوٹ ریویو میں چھپے ہیں۔ کیا آپ نے وہ پڑھ نہیں پڑھا۔

ملک صاحب انہیں میں نے نہیں پڑھا۔ کیا تحقیق ہو گئی؟ فرمایا۔ اہل میرے نزدیک تحقیق مکمل ہو گئی ہے۔ "یکتہ مدہم" میں جو اندھی اندر تین سو سال کے رتبہ کو گھیرے ہوئے ہیں۔ انکو

کینکرو مر جھکتے ہیں۔ دوحہ میں ذیابٹ شہر کی طرح۔ لیکن اگر انکو پھیلا یا جائے۔ تو کہ انہیں کمین سر میل کا اندازہ کیا گیا ہے اور زیادہ سے زیادہ نو سو میل کا۔ ان کے متعلق بہت سی

کتب تیار ہو چکی ہیں۔ اور محققوں نے جو کچھ شیعہ کیا ہے اور جو تصویریں وغیرہ دی ہیں۔ ان سے ظاہر ہوئے کہ پہلے عیسائیوں کا مذہب موجودہ عیسائیوں کے بالکل خلاف تھا۔ وہ توحید کے قائل اور تثلیث کے منکر تھے۔

فرمایا۔ عیسائی جہاں بھی گئے ہیں۔ وہاں انھوں نے اس قسم کی کاریں بنائی ہیں۔ دوحہ کے علاوہ انکو ٹڈر یا اور سسلی وغیرہ بھی یہی طریق دکھائے۔ شاید یہ غلری بنانے کی رسم حضرت

یسوع کے قبر میں رکھے جانے کی یادگار ہیں ہو۔ فرمایا۔ وہ بہت مخفی رکھتے تھے۔ مادہ سوراخوں پر خاص خاص نشانات ہوتے تھے۔ جن کو شخص نہیں سمجھ سکتا تھا۔ بلکہ وہاں کا رہنے والا ہی سمجھ سکتا تھا۔ پولیس کے چلے

ہو جاتے تھے۔ کیونکہ اگر وہ سخت جدوجہد کے بعد ایک سولے سال کے بچے میں کیا عجیبے آثار تھے تو اسے بہت سے نشان نظر آتے تھے۔ اور ان کے لئے فیصلہ کرنا مشکل ہوتا تھا کہ ان نشانات

میں کونسا نشان صحیح راستہ بتانے کے لئے ہے؟ فرمایا۔ ہمارے ہاں جو قصے کہانیاں مشہور ہیں وہی

میں گہرے صاحب تارکینی طور پر ثابت ہوئے۔ ہمارے

اس میں کے ساتھ مباحثہ فی ذہنیت غلط طریقہ تو ان کہیں کہیں
کیات پڑے کہ جن میں بتایا جو ہے کہ انسان کو اس کے اعمال کا بدلہ دیا جائیگا
لکھا کہ قرآن سے بھی نسخ ثابت ہے۔

ہمارے ہی یہ تعلیم کیا ہے کہ کدوغذ غیر جسم کو ہی مل نہیں کر سکتی بلکہ اس کو
تاسخ کے کدو سے خردی ہوا کدوغذ خود بخود جسم سے مل ہی ہو گا اور ہم
خدا نے اس پتھر کی پہون درجہ جیکہ کدوغذ خود بخود بنے ہیں تو پھر ان
نہر کا تھون عمل کے خلاف ہے۔

نہیں بتاتا۔ تاکہ ان اطفال سے لوگ نہ پکس رہے کیسا افسوسناک ہے۔ جو ان کو
پکڑ کر جیل میں ڈال دیتے ہیں اور جو ہم نہیں بتاتا۔
پھر اگر یہ بات غائب نہ ہوتا تو اس چیز کی جس وقت ضرورت ہوتی ہے
مسلمانانِ اطفال کہ اس کے وہ مزید اگلی جاتی۔

یاد فرمیں کہ کچھ عوامانہات کے ہاشمی آفرنگ کی نئی جواب دہی کے
اصلی پندشین کو چھوڑ کر لائے اور اس نے لکھ اداقرآن کی کتابات
نقطہ ہر مشرق کے ہے عطا فیض میں ان دار پر آیات سے تبادیا گیا تھا کہ اگر
قیامت کا ذکر ہو تو قیامت کا اصل کلام لکھا اور کوئی حصہ نہ تاسع نہیں
کہ کچھ تاسع اور اس میں تاسع مری جون پر تاسع کا نام ہر ملکین ہاشمی
جو کہ کوئی حصہ نہ تاسع مری جون پر تاسع مری جون پر تاسع مری جون پر تاسع
اپنا وقت ختم کئے ہے۔

کما وید کامل الہامی کتاب ہے

وہ سون چیلے وہ کے کال لہا لیا تھا بہت نے پر گفتگو ہوتی آریو گو
 طرت بہ چا لیا بعد دیہ صاحب نے پہلی تقریر کی صاحبہاں کیا کلاہا کی نہ
 مخلوق سے پہلے ہوتی چاہیے (۳۱) وہ ہماری دلیل کے لئے ہے اندر سیر
 جوادوں بھی رحم کرنے کی تعلیم دیتی ہے (۳۲) اس میں ہے کہ جہاں گئی ہے
 (۳۳) اس میں برہمچریہ کا اپدیش کیا گیا ہے (۵) انیس سال کرنے کا طریق بتا دیا
 گیا ہے (۱۱) گرم کا مسکد یہ میں ہے اس پر خدائے شیخ عبد الرحمن صاحبہ
 تنقید کرتے ہوئے کہا۔ برہمچاری صاحبہ دیہ ان تعلیم کے متعلق جو جو بھی
 پیش کئے ہیں وہ کچھ اتھرو کے ہیں جو کہ زیر بحث ہو کہ وہ دیکھ بھی
 نہیں اسلئے ناقابل توجہ ہیں۔ پہلے یہ ثابت کیا جائے کہ وہ جو خادیت
 اور اس سے علے لئے عاقلین۔

ہر بیات کو امانی کتابا بتائے اور خوش میں ہو۔ ہر سرکل کو دیکھ کر
چاندناؤں کو کہیں دیکھئے۔ دوسرے لوگ کہیں اس کے ستم نہ تھے
پھر ایسے حوالے دید میں موجود ہیں۔ جن کو پایا جائے کہ وہ بداندانہ
نہیں بنائے گئے۔ کیونکہ وہ ہے۔ چنانچہ بزرگ قوم کے ماہر گزشتہ کے ہیں
پھر سوامی یا ندی کہتے ہیں۔ مگر شری میں سب لوگ چون کی گئی
ہے۔ کہتی قانون نہیں تھا۔ یہ حالت پانچ سال تک ہی پھر
نازل ہوئے۔ اس کو دیکھ کے ابند اور میں نازل ہونے کا خیال باطل ہو گیا
کہا جیسے کہ وہ میں محبت کی تعلیم ہے کیا جس میں ہمیں بہت
تعلیم ہو۔ اس کو آری نظامی ان بیٹے کے پھر کی تعلیم پر مقرر کیا گیا
لیکن ہم کو ہر کام پر یہ بلکل خلاف قانون قدر تھے۔ اگر پھر مل
دیا کا کاغذ ہو جائے۔ اور مقررہ وقت تک ہی انہیں تعلیم ہے کیونکہ
میں اس کو دیکھتا ہوں۔

اور وہ جہاں پر مبتلا ہو جائیگے ۔
 وہی بات کہ کس دادہ پیشور کو وہ میرا نام لیا گیا ہے ۔ اگر وہ اس سے روکے گا
 تو میرے پیشور کی ضرورت ہو کہ اس کام کے لئے ہے ۔ اگر کہہ سکے وہ دادہ کو
 کے لئے تو بتائیے نوع دادہ کا اتصال قائم ہے یا حادث ۔ اگر قائم ہے تو
 پیشور کی ضرورت کیا یاد اگر حادث ہو تو ضرور ہو ۔ ایک وقت اتصال نہیں
 تھا پھر اتصال نے اتصال کیا یا اس لئے جب تک کہ جو وقت اتصال تھا
 تھا اس وقت پر مشورہ کیا کرتا تھا ۔

اسکے بعد وہیں پریشور کا جو عزیز غریب نے کھینچا تھا ہے وہ دکھایا گیا اور
ہر ایک بات کو دیدار مستند کتب کے حوالے سے پیش کیا گیا۔
یہیے زبردست اعتراض تھا کہ برہمنوں کی صاحبانیت اگر آج بھی
عہدہ برآئے ہو سکے۔ انہیں بعض والوں کی اپنی طرف سے تشویش متداول
کرنے کی کوشش کی لیکن اس طرح وہ اور زیادہ کہیں میں پسلی گئے اور آخر کار
انکے کہ آپ تو اعتراض پر اعتراض کئے جاتے ہیں میں کیا کر دوں +

قرآن کریم کامل الہامی کتاب ہے

اس بحث کے بعد قرآن کریم کے اعلیٰ سہ فہرہ جہاں پر مباحثہ صحیح ہو گا۔ صحت تحریر
کی مادی بنایا۔ صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جسے جو نہایت کمال صحیح ثابت بنا۔
اور اس دنیا میں سچا تہذیبیہ کا یقین کرنا یہ ہے۔ اسلام میں سچا تہذیبیہ ہے۔
ہے جس میں وہ افعال سے تعین پیدا کرتے ہیں۔ اور اس کا اثر میں حضرت محمد
سے نہیں۔ انہیں سخت اثر اور عاقل سے ثابت کرنا ایسا ہی سچا تہذیبیہ
سے تعین پیدا کرنا ہے۔ یہ قرآن کریم کی تعلیم کا نتیجہ ہے اس کے مقابل میں
کئی باخبر جو نو ریش کر کے عقلی کمال میں غلط اور راستہ کی گنجائش
ہوئی ہے کہ شہدہ کا انکار کوئی عقیدہ نہیں کر سکتا۔ اسلام جو نہاد
کرنا ہے۔ یہ بہت بڑا نشان ہے اس کے بعد قرآن کریم کی مذکور گناہوں کے
موت کی حقیقت بتائی گئی اور ساتھ ہی نتائج کو ذکر کے دکھایا گیا۔
اس پر تنقید کرنے کے لئے ہمارے جتنی کھڑے ہوئے اور انہوں نے اعلیٰ ہی
اسلام کا خدا تو ایسا ہی جو انہوں پر سارا نہایت اور الہی شہیدی کیا کہ خدا
یہ خدا کی اونٹنی جو مذکور ہے۔ انہوں نے انہوں کی سادہ کے اندر جو
آگے تو انہوں کی اس بار بار ہوں۔ قرآن میں جس گناہ کی گئی ہے۔
کو مٹا دیا گیا ہے۔ جو ان کی گناہ کی کوئی دلیل نہیں ہے۔

ہینوکس فریق کو بتایا تھا کہ خدا دوسری زندگی کا جامع اس شخص کو کہا جائے گا کہ دوبارہ اس دنیا میں گھسی کو زندہ نہیں کرے گا۔ یہ تو حتمی بات ہو گئی۔ اس کے چار پہلو پر مشتمل ہے کہ بتایا گیا کہ حضرت عزرا صاحب کمال کی زندگی کے مشعل آپ کے دشمنوں اور مخالفوں تک کی شرافت و سعادت میں جو باہر کے اور بیگانہوں کی طرف سے ہو رہا ہے۔

ہندوستان کی خبریں

کوہ ایرومنٹ ہیک جو پرنسلی کوہ ہائیک ایرومنٹ ہول
پہنچنے کا راستہ پر چڑھنے کی کوشش کر رہی ہے
اس کے سرگرم کزن مل ہونڈو بری خبر دیتے ہیں کہ کوہ ایرومنٹ
پر چڑھنے کا ایک دشوار گزار راستہ معلوم ہو گیا ہے۔
سرولیم ڈنٹ کا شغل ۱۳ اکتوبر سرولیم ڈنٹ
دورہ کا لا بار ہوم نمبر آج شام کو کالا بار کے
ایک مختصر دورے کے لئے شغل سے روانہ ہو گئے آپ قریباً
۱۲ اکتوبر کو واپس آئیں گے۔

علی برادر کے کراچی ۱۲ اکتوبر سرولیم ڈنٹ علی اور جسٹس
مختصر دورے کی مسافت جو انڈین کمشنری عدالت سے اطلاع
دی ہے کہ ان کا مقدمہ ۲۴ مارچ حال کو شروع ہو گا۔ گورنمنٹ
مختصر مسٹر اس ڈنٹ اور اسلامی قوانین کے ایک بار کو
استغاثہ کی پیروی کرتے کے لئے بلایا ہے اور علی برادر نے
مولوی عبدالباقی اور مولوی ابوالکلام صاحب کو
ذہبی مشورے کے۔ طلب کیا ہے۔

وائس چائے پہاڑ شغل ۱۳ اکتوبر ہڈی ٹنگ وائس
سرینگر میں ہندو پارٹی آج سرینگر پہنچ
گئے ہیں۔

بھٹی کی ایک یاسٹ پونا ۱۲ اکتوبر چار شنبہ اور
میں سیٹہ اگر ہ پنجشنبہ کے روز۔ این سی

کیکر۔ ایڈیٹر گیسری۔ "دن اڈ تھوار دھن ایڈیٹر
ویان پرکاش۔ "ناچند کوٹھری ایڈیٹر "جگ راکھ"
اور خروکار ایڈیٹر "شری شری" وغیرہ دن کی دہی ریاست
کی ہیک کی طرف سے۔ شرلو ال اور بھور ریاستوں میں لیکچر
دینے گئے۔ اول الذکر مقام پر تو انہیں نہیں روکا گیا۔
موجب ریاست بھور میں لیکچر دینے گئے۔ توجہ بند کر دیا
لیکن انہوں نے سنیہ آگرہ کی ٹھان لی اور لیکچر دے
کے خلاف راجہ کی طرف سے مقدمہ دائر کیا گیا
جسے جیمز ۲۸ اکتوبر کو ہوگی۔

طمانیہ گلوچر میٹ بند شہر کے مجسٹریٹ
کا اظہار میں پرنسپل ملازم مہاراجا کی

کو تھوڑے گھنٹے کے متعلق برسر اجلاس کہا ملازم کو کافی طلب کیا
مقدمہ کی ابتدائی کارروائی میں صبر سے سنتا رہا۔ لیکن تھوڑے
روایت خانہ تھا۔ میں نے تھوڑے سا ٹھکانے میں غلطی
کی میں انیسویں کو تھوڑے سا میں نے ایسا کیوں کیا۔
نواب دیر اور حاکم سوات پٹار۔ ۱۳ اکتوبر نواب
میں جنگ کا اندیشہ دیکھ کے لشکر اور سوات
کے کاسپانی گل کی کی فوج کے درمیان ایک اور جنگ ہونے
والی ہے۔ تھوڑے عرصہ کی جدوجہد چک دار یہ کے نشان میں واقع
اڈین زئی کا علاقہ ہے۔ جو پہلے نواب کا تھا۔ گورنمنٹ
سے ۱۱ لاکھ روپے کی رقم اس پر قبضہ کر لیا تھا۔

اس سال پہر ہی زمین پر جنگ ہونے والی ہے۔ اور
محافظ لشکر اڈین زئی میں جمع ہو رہے ہیں۔ البتہ اس مرتبہ
یہ ایک خاص بات ہے کہ وہاں کے باشندے میاں گل
کی حکومت سے نیرا ہو گئے ہیں۔ اور انہوں نے نواب
کی اطاعت کا حلف لیا ہے۔ اور اب کے نواب کا لشکر بھی
بھی سواتیوں سے زیادہ ہے۔ اس لئے اغلب معلوم ہوتا
ہے۔ کہ نواب حجت جائے۔

مسٹر گاندھی بمبئی ۱۲ اکتوبر۔ بمبئی کرائیکل کا
اور ان کی گرفتاری نامہ لگا رکھ کر نظر آنے کے اگر
شغل میں مسٹر گاندھی کی گرفتاری کی افواہ بہت گرم ہے
لیکن ذمہ دار حلقوں میں یہ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ مسٹر گاندھی
کی گرفتاری یا بدشہزادہ دیز کے ہندوستان میں آنے سے
بہت پہلے ہو جائیگی یا بالکل ہوگی ہی نہیں۔

بجلی کوئل کا کنور ویلنگٹن پریسٹریٹ لاجپاب
غیر سرکاری سرکاری بجلی کوئل کے غیر سرکاری سرکاری
مقرر ہوئے ہیں۔ آپ اجلاس کے دنوں میں تمام دن کام کیا
کرینگے۔ اور باقی ایام میں کچھ چڑی وقت صرف کیا کرینگے۔
وفا کابل کے مالکین شغل ۱۳ اکتوبر برسر اگنی سن کے
کی انفرادی واپسی علاقہ جوزہر باد سے پیار میں۔
اور کابل سے ہندوستان واپس آ رہے ہیں۔ وفاق کابل
کے دنوں اور ممبروں کی صحت بھی کچھ بہتر ہے۔ سرینگر
بخش رہی ہے۔ وہ بھی ہندوستان میں آنے والے ہیں
زندہ کچھ کے کاگوشت کلکتہ میں سیالہ کے مجسٹریٹ
پہنچنے کا مقدمہ کے اجلاس میں ایک عجیب

پیش ہوا ہے۔ جس میں ایک زندہ کچھ پر برہمی کرنے
کے جرم میں ایک اڈیہ کو گرفتار کیا گیا ہے۔ شہر کے
شمالی حصہ کے بازاروں میں یہ عام دستور ہے کہ زندہ
کچھ کے کاگوشت کھا کر بازاروں میں فروخت کیا جاتا ہے
کیونکہ خریدار اس وقت تک اس کاگوشت نہیں لیتے۔
جب تک وہ کچھ کے زندہ نہ دیکھ لیں۔
دو فوجیں توڑ دی گئیں۔ شغل ۱۳ اکتوبر۔ ۲۰ مارچ
لائٹ انفنٹری اور ۱۲۔ ۲۰ یونیورسٹی رتیب ۲۰ اور ۲۰ یونیورسٹی
توڑ دی گئی ہیں۔

بھٹی میں بدگشتی کپڑے افشن ملز کے قریب اسی
دو بارہ کنگ میں۔ مقام پر جہاں پہلے فیرنگی کپڑے
کراگ لگائی تھی۔ ہا اکتوبر کو دوبارہ آگ لگائی گئی۔ اس
موقع پر حاضرین کی تعداد ہزاروں تھی۔ سرسرو جی نیڈو
جسٹس مسٹر گاندھی اور ملا راجپوت ماسے اور مولوی
آزاد کمالی وغیرہ نے تقریریں کیں اور کراچی کے مشہور
روز نویسوں کو دہرایا اور بعد میں مسٹر گاندھی نے فیرنگی
کپڑے کے ڈھیر میں آگ لگائی۔

بمبئی کا اعلان جاندھ ۱۳ اکتوبر کراچی کیس کے
جاندھ میں زیر اہتمام ۱۳ اکتوبر کو ایک جلسہ منعقد
ہوا۔ سوامی شرمدھانڈ نے تقریر کی باغی ہزار کا جمع تھا
رائزہ نمبر ۱۱ جے پی اس ایڈیٹوں کا کبھی والا اعلان اور
مولوی عطاء اللہ نے جمعیت العلماء کا فتوے پڑھ کر
سنایا۔ اور حاضرین نے اسے دہرایا۔

مقدمہ کراچی کے متعلق ٹڈٹ شغل ۱۳ اکتوبر سوامی
رام بھڈت کے خیالات رانا مندا سوامی چرل
سکریٹری ڈسٹرکٹ کراچی کیس شغل ۱۳ اکتوبر رام بھڈت چوہدری
کی پیار پرسی کے لئے گئے۔ اشنا ونگٹن صاحب نے فرمایا
کہ مجھے اس بات کا سخت انیسویں ہے کہ میں کراچی کی کانفرنس
میں شرکت ہو سکا۔ اور میں اس راہ میں کسی کی ڈک یا نائب کرتا
اب میری خواہش ہے کہ اس مقدمہ کا نتیجہ کسی کسی طرح سے نکلے گا
اسی میں سو دو باتیں کو پچانسی کی منزل اور جن اصحاب کو کچھ لکھی
کی منزلے ملیں سے ایک علی برادر ہو۔ قید نہیں ہوا
سے صحت معاملات کابل نہیں ہوگا۔ ہم میں سے چند کے
سر قلم ہونے چاہئیں۔ ہمیں گولی سے اڑا دیا جانا

غیر الہی فی غیر

شاہ جہان اور لندن میں انگریز سفیر (مکہ) نے
حکومت برطانیہ انگلستان سے یہ دعویٰ کیا کہ شاہ جہان
تھے۔ اور اس کے بعد ڈی سے بھی کچھ چیزیں منگائے۔
اس پر برطانیہ کے وزیر امور خارجہ نے بہت زور دیا
شکایت کی ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ روزِ داد جو شریف ملکِ برطانیہ کی طرف سے دیا جاتا ہے۔ غالباً سہ کر دیا جائے گا۔
آئر لینڈ کی حکومت لندن اور کتھمر روک میں تقریر خود اختیاری کرتے ہوئے۔ ایک نوٹ لکھنے فرمایا کہ آئر لینڈ کا اصل یہ ہے کہ آئر لینڈ کو خود مختار حکومت کی طرح شریک نمود بنایا جائے۔ البتہ یہ شرط ضرور عائد کی جائے کہ دو دروازے کے حصص ملنے والے عظمیٰ کی محافظت کے لئے علیحدہ جہازوں کی رکھیں لیکن آئر لینڈ اور برطانیہ عظمیٰ کے لئے ایک ہی بحری فوج اپنی حکومت کا ایک بانٹنی ٹکڑ کا خاتمہ۔ لندن اور کتھمر روک کا ایک پیغام مقرر ہے کہ ملکہ لینا۔ فی ایک مسکن نامہ۔ یہ خط ثبت کر کے وزارت کو منسخر کروا ہے۔ اس نے آئر لینڈ کی حکومت بانٹنی ٹکڑ حوالی میں قائم رہنے کے لئے اپنا دیا۔
بلجیم میں جرمن فوجی برسرِ سوار کتھمر بلجیم کی فوجی افسروں کا خفیہ جلسہ پولیس نے کیفٹ کے مقام پر آج جرمن فوج کے کچھ سابق افسرانے گرفتار کئے ہیں جو اس وقت ایک خفیہ جلسہ کرنے والے تھے۔ کچھ کاغذ بھی پکڑے گئے ہیں جن کی دیکھ بھال ہو رہی ہے۔
دانشا میں خوف و ہراس ہے۔ دانشا اور کتھمر یہودی ایک مسجد میں شہرہ دل ہوا۔ اس کے بعد اسی محل میں ایک گالی میں جس میں ہم کے گے بھرے تھے۔ آگ لگ گئی عبادت گزاروں نے ایک تزیین کی پولیس کی چوکی پر مارا گیا۔

۱۰ میں کا عرصہ جرمن کے ایک اخبار میں ایک مضمون
 بمسک شائع ہوا ہے جسکو سرکاری ایجنسی
 نے منہ سے لیا ہے کہ ۔۔۔ اقبال مجبور

خبر نیکو نہا کہ نے میں زانہ کی کو غشور میں شریکیت ہے
 اور گورنمنٹ استغفار دینے پر مجبور نہیں تو غشور کے تاجداران
 پر غور آج نہا ممکن ہو جائیگا۔

مشہد مقدس میں امام افغان کا بیان ہے کہ عبداللہ فی
افغانی تو فصل صاحب کو شاد کا بنی سے مشہد
مقدس میں افغانی تو فصل مقرر کیا ہے۔

کالفرنس میں ٹرین ٹکین رول لندن اور کٹر برٹون ٹنڈ
کاشا انداز خیر مقدم اطریش پر پہنچنے کے
وقت ہمدردان آئرلینڈ نے آئریش ٹکین رول کا پر جوش
خیر مقدم کہا۔ انگریز ٹکین رول خاموشی کے ساتھ
لئے گئے۔ جس وقت سن فینوں کی موٹریں آئیں۔ تو
جیہڑ کی بوجھاڑ ہو گئی۔ سن فینوں کے جھنڈے لہار پے
تھے۔ اور آئرلینڈ کے مشہور ٹکین رول کا نام زور
زور سے لیا جاتا تھا۔ اور پھر پھر زور سے جانے لگے
تھا۔ آئرلینڈ کو محفوظ رکھنے کے لئے باندھتے۔

سائنس آؤ اینڈ ٹیکنالوجی کے شعبہ کے سربراہان نے کہا کہ اس کی وجہ سے
 تعلق کا انفرنس کا انفرنس کی شرائط کا
 زیادہ خیال رکھنے کے متعلق وہی اس میں گورنمنٹ برطانیہ
 کے قائم مقام سر میرٹرین ڈیویس سکرٹری آؤ اینڈ ٹیکنالوجی اور
 برائیل ڈاؤنگٹن ایڈمنسٹریٹر ڈیزیز جنگ تھے۔ جنرل میکڈونلڈ
 ڈائریکٹ انوارج آؤ اینڈ ٹیکنالوجی موجود تھے۔ سن فیئروں
 کے قائم مقام مسٹر ہائیکل اسٹرومر بارٹن اور مسٹر ڈونلڈ
 تھے۔ اس کا انفرنس کے نتائج کل بڑی کا انفرنس کے
 سامنے پیش کئے جائیں گے۔

شرایط صلح کی لندن ۱۳ مارچ ۱۹۰۲ء کا کنفرس نے
جو صلح کیٹی مقرر کی ہے اس نے
کام شروع کر دیا۔ شرائط کی خلاف ورزی کی شکایتیں
بڑھ رہی ہیں۔ اس خلاف ورزی نے زیادہ تر اٹلی
اور ہنگری کے ممبروں کو رنج و غصہ کر دیا ہے۔
میں نے اسے اور کسان لوگ ہونے میں بہت سی
اہمیت دی ہے۔ ان لوگوں کو جرمن آرمیڈ کی جھوٹی فوج میں بھرتی
جاتا ہے۔

وجود وزارت
ستان کی مخالفت

موجودہ وزارت پر جو اعتراضات کئے گئے ہیں ان میں ایک مسئلہ
نے بھی اتفاق رائے کیا ہے۔ دارو سیسٹم سے علاج پہنچانے
کا ہے۔ کہ میں ایسی وزارت چاہتا ہوں۔ جس کا ایک خاص
ادھتہا پروگرام ہو۔ ڈائیکونفٹ گروپ اس قسم کی ذمہ داری
کے سرگزر ہوئے۔ میں اس بارے میں ڈائیکونفٹ گروپ کے
ساتھ شرکت عمل کرنے کو تیار ہوں۔ تمام اصحاب جو میرے
ہم خیال ہیں ان کو اس کو شمش میں ہمارے ساتھ مل جانا
چاہیئے۔ کہ برطانیہ میں لیکن ایسی وزارت قائم کی جائے۔
جس سے ملک میں امن و امان ہو جائے۔ اور بیرونی دنیا کا
اس پر اعتماد ہونے لگے۔

شہزادہ دلیز کا لندن ۱۲ اراکتہ آج ملک معظم نے
دورہ ہندوستان شہزادہ میلز کے دورہ ہندوستان
کے سلسلہ میں سرزمین شہسے کو باورانی کا شرف بخشا۔
ملک معظم اور ملک معظم سینڈز و گھام کو حار ہے ہیں۔
دہ اپنے فرزند کو الوداع کہنے کے لئے لندن میں رہائش
لندن ۱۲ اراکتہ میں لارڈ کیمپنڈر کے زیر ہدایت

سنگہ عراق پر ایک لیکچر ہوا۔ صدر نے کہا۔
 اس وقت دو گروہ ہیں۔ ایک یہ کہتا ہے کہ ہم نے عرب کی
 برمنٹ کو جیسی کردہ جی مٹا کر اس کی حکیم بردار مینڈو کی
 ہے۔ دوسرا یہ کہتا ہے کہ اخراجات میں تخفیف کی جائے۔
 اس قسم کی بغیر مکی مہوں کو اخذ کیا جائے۔ لیکچر
 دن ریلوے نے کہا کہ اگر عربوں کی صلف گورنمنٹ تاہم
 اس صورت میں چار طرف ہی ہو گا۔ کہ کوئی بری حالت
 صورت کا کام اپنے ہاتھ میں لے لے۔ اور بات چال میں
 نہیں آسکتی ہے کہ انگلستان اس کام کو اپنے ہاتھ میں لے لے
 جوں میں دانشمن ۴۴ راکٹر بریڈیٹنٹ ہارڈنگ
 یف کا سوال نے اعلان کیا ہے۔ کہ فوجوں میں عام تخفیف
 بل مل ہے۔ عرب ہی ہو سکتا ہے کہ فوجوں کی تعداد کو محدود
 یا جائے۔ بنگال نے دانشمن کی کانفرنس میں غریب ہو
 کر رہا ہے۔

یہ کی خواہش اسٹریلیا میں ۱۲ اراکتہ پارلیمانی کمیٹی
 دوپہر لگانے کیلئے میں دوپہر لگائے کیلئے فرج بڑھ کر
 دس بجے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ امریکی کے ایک شخص نے چپے ڈالنے
 امریکی غیر حوثہ دیکر کہ جو اسٹریلیا کا ایک صوبہ ہے جس میں ایک کثیر نسلی

450

کے لئے اکیسواں سورہ

دنیا میں ایک سنی آیا۔ برونیاس نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسکو قبول کرے گا اور بڑے زور اور جھلوس سے اسکی سچائی ظاہر کروے گا۔ (امام حضرت سید محمد)

کاروباری امور کے

مرضیابین نیام ایط

مشعل خط و کتابت بنام

15

ایڈیٹر: علامہ مہربانی

منبع: مؤرخ ۲۰۱۵۲۱ - کتابخانه ۱۵۲۱ - مطابق ۲۰۱۵۲۱ - جلد ۹

المسبح

حضرت خلیفہ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٗ العزیز بکرمہ ۲۳ مارچ حضرت
بجائے نہ ہوا۔ لیکن اسکے بعد ۹۹ درجہ کی حرارت ہو
گئی۔ جو ۲۳ کی رات تک رہی۔ ۲۵ کو ۱۰۰ درجہ کی حرارت ہو
نورانیہ کے لئے ۱۱۲ درجہ کی حرارت ہوئی۔ اور حضرت عموماً ناز میں خود پرکھتے
اور بعض اوقات دیر تک سبھیں نشست کرتے تھے۔
صیغہ تالیف و اشاعت حضرت مسیح موعودؑ کی قلم شدہ
تصانیف اور دیگر کتب کی چھپائی اور اشاعت
کا خاص انتظام کہہ سکتے ہیں۔ حضرت خلیفہ المسیح کی
گزشتہ جلسہ کی تقریروں کا مضمون لکھوایا جا رہا ہے۔

قطر

ہر دن ایک حکام

انجویم کو مہم چاہا۔ ایڈیٹر صاحب الفضل سلیم اللہ تعالیٰ
 السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مدت سے خبر دہشتی سنیہ پر
 لگی ہوئی تھی۔ خدا خدا کہ کے توفیق ملی ہے کہ ایک تعلقہ دار
 ناموس الفضل کہ دل۔ وہ لکچر جو حضرت علیہ السلام نے علم لایا
 میں اسلام میں اختلاف کی ابتدا بردیا تھا۔ ایسے سے ایک
 جو یہ مکالمہ نظر سے گذرا۔ کچھ ایسا مؤثر اور دل نشیں بیان
 تھا کہ دل میں گھر کر گیا۔ اور نظم کا لباس پہنانے کی دلی میں
 گہر گئی پیدا ہوئی۔

فخار محمد نواب خان ثاقب۔ حیدرآباد علی مالیر کوٹہ

آئے معاویہ درِ عثمانؓ پہ ایک روز
بھٹتے لگے کہ فتنہ زمین میں ہے بڑھ چلا

کھڑکا ہے سازشوں کا ہے اندیشہ خفا
دل میں غلط ہے یہ نہ ہو فتنہ کوئی بیا
سازشِ خلافت ذاتِ مقدس ہے لہرِ ر
منصوبے پر رہے ہیں خلافت کو دوا کھا
حاضر ہوا ہے بندہ درگاہِ اسی لئے
ترکِ ادب نہ ہو تو کروں عرضِ مدعا
حضرتِ سیدنا کے اپنے بزرگایہ بیان
فرمایا شوق سے کرد نقشِ یر بر ملا
کہنے لگے معاویہ ہیں مین ہی اُمید
جس سے دے گا فتنہ و جال بن سلا

شام کو کھانا کھا کر بیٹے
 میں ہر کام باندھ بیٹے پہ اتنا
 ہے شام تک اس دامن صلح شد
 مگر نہیں کہ جائے دان کوئی فتنہ را
 فرمایا عاشق مدح احمد نے سن کیوں
 کھانا نہیں کھائے مجھ سے مگر زب بھٹکا
 کہتے سے بار کے مجھے جانا و بال ہے
 یاں سے قدم اٹھانا مصیبت بد بلا
 عثمان کا جان و تن نہیں کے لئے ہیں
 کھانا کھا کر اس بات کے سوا
 بلکہ دے تھے بھی ہی بہت درد دل تھا
 یہ درد و عشق شے کے خاموش روکا
 اچھا تو ایک عرض ہے منظور کیجئے
 میں دیکھتا ہوں یاں یہ حفاظت نہیں آرا
 اک شایہ کی فرج کا دیکھ کس روں
 پانی کی جا پہ آپ کے دیں اپنے ہا
 صبح و شام آپ کے خدام میں ہیں
 کھانا میں قریب کوئی فتنہ دلا
 فرمایا فرج اک تن عثمان کے واسطے
 یہ بار بہت مال پہ بھل ہے ناروا
 شکر کریگا نیک مدینہ کو ہر طرح
 عثمان کی جان کے لئے ہو گا یہ مختصا
 کھانا کھائے بات جو ہو ممکنات سے
 دو باتیں آپ کی دل سے ہیں چکا
 کہنے کے معاویہ تدبیر تیسری
 منظور کیجئے کہ ہے مجرزیہ ہوا
 اقلع ملک میں اسے پھیلے تمام
 ہے ارد گرد جتنا صحابہ کا جگہا
 ایسا نہ ہو کہ آپ سے واضح ہو کے دیں
 میں سے اک کو دیں خلیفہ نہا کھوا
 فرمایا قویا جن کو اکھا کئے رسول
 میں ان کو ایک ایک کر کے لے لیتے ہیں
 کہنے کے معاویہ شکر جواب مان
 کہ کیا یہ عرض جو ہے میں نہ جلا سکا

اچھا تو ایک بات مری مائے مرود
 آفریوں میں ہی آپ کا اک جہد وفا
 اتنا تو کہئے کہ یہ اعلان عام ہو
 کھانا کھائے یہ علم جہاں بھر میں برتا
 پہونچنے لگے جان کو میری جونا گول
 ہے حق معاویہ کو کہ لے میرا خون بہا
 اس خوف سے شہر پرشہر تارکین
 باز آئیں سازشوں سے شہر پران فتنہ را
 فرمایا ہر سہیگا جو نہا ہے لے اتنی
 مجھ سے نہ ہو سکے گا جو ہے تیرا دعا
 ڈرتا ہوں میں کہ آپ میں سختی کراں ہے
 سختی سے جل نہ جائے کہیں فخر بنا
 سکر جواب رد پڑے فوراً معاویہ
 با چشم تر بھل پڑے گھر سے بعد بکا
 یہ آخری سلام ہے یہ آخری کلام
 یہ آخری ہے دید یہ ہے آخری صدا
 بلکہ معاویہ سے کہا بادل میں
 عثمان کی جان و تن کے محافظ ہو سدا
 ناقب شال سے لگے مگر جہاں میں
 عثمان غلام دل ہے با علم و با صفا

اخبار احمدیہ

برہمن بڑے بنگال میں انجنیئر
 برہمن بڑے جلیہ سالانہ
 کا سالانہ جلسہ نہایت خوبی
 کے ساتھ ۸-۹-۱۰ کو منعقد ہوا۔ وہاں بنگال کے
 اضلاع مثلاً بکروہ۔ چنہ۔ ستین سنگھ۔ تیرہ۔ چانگام
 ڈھاکہ وغیرہ سے تشریف آکر شریک جلسہ ہوئے۔ محوالات
 مصری چچا کی جلالین گئی
 حضرت مفتی صاحب کے لئے
 سکریٹری صاحب نے
 نے جلالین دی ہے۔ اسلئے اب کوئی صاحب انیسویں
 دھیرا محمد۔ اکل
 شہر مرحوم کا فوٹو جو حضرت خلیفہ المسیح نے

وہاں شہید مرحوم کا کوئی ایسا سلسلہ ہوا
 کہ اس کا انگریزی میں ترجمہ کرانے پر وہی ملک میں بھیجا
 جائے۔ اس کے لئے مرود تھا۔ کہ شہید مرحوم کا دینی
 ساتھ لگایا جائے۔ حضرت اقدس جب جملہ شہر وں
 تو آپ بھی ساتھ تھے۔ اگر وہاں آپ کا کوئی ڈوٹ لیا گیا ہو
 یا لاہور وغیرہ میں لیا گیا ہو۔ تو احباب ایک فوٹو مہیا کر دیں
 سید احمد نور قادریان دارالافتاء
 لاہور۔ اکتوبر ۱۹۰۸ء کو اللہ تعالیٰ نے حاجی کے
 ولادت گھر کا دیا ہے۔ احباب مرود مسود کے لئے
 دعا فرمائیں۔ فاکار لہر اللہ خان سببا دیر مرود
 میں جاریہ درد سر و آفتاب چشم سوز
 در خواست دعا تکلیف میں ہوں۔ احباب دعا فرمائیں کہ
 اللہ تعالیٰ صحت دے۔ محمد اسماعیل مسند بھی سچ۔ رنجوی
 بندہ تقریباً ڈیڑھ ماہ سے بدم کردی و غلامی سدا
 جاریہ اسماں بار ہے۔ احباب دعا فرماست ہے۔ کہ
 صحت کے لئے دعا فرما دیں۔ عبد الرحمن۔ دارالافتاء
 ڈاکٹر محمد شفیع صاحب دبیر ذری استیثا تحصیل بھائی
 مخالفین کی وجہ سے شکات میں ہیں۔ احباب سے درخواست
 دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب کی شکات دور فرما
 خاکسار فضل الرحمن۔ سیال (گجرات)
 پیر برکت علی صاحب ساکن رنیل کا اکلوتا کاسخت
 علیل ہے۔ پیر صاحب کی درخواست ہے کہ احباب کے
 کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

ایک ہفتہ سے میں بیمار ہوں۔ تمام بھائی دعا فرمائیں کہ
 اللہ تعالیٰ مجھے کال صحت عطا فرمائے۔ عبد الغفور لاہور
 میرے والد بزرگوار جو کچھ عرصہ سے بیمار ہیں سانی صحت
 کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ جلالہ شیر محمد خان خول
 بابو محمد یوسف صاحب ٹھیکیدار انبال چھاونی کے لئے
 اور ان کے اہل و عیال کی صحت کے لئے خاص دعا فرمائی
 جائے۔ خاکسار محمد ابراہیم از قادیان
 عاجز کی اہلیہ اور بچہ عرصہ تقریباً ڈیڑھ ماہ سے علیل
 ہیں۔ احباب کے التجا ہے کہ ان کی صحت اور ہدایت کے لئے
 دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد رونق من خان۔ نقہ نیر و نور
 نماز جنازہ سیال محمد سید صاحب محمدی لاہور کا فرزند سی

خاکسار خیر حسین۔ قادیان
 احباب جلالہ صاحب پڑھیں۔ خاکسار خیر حسین۔ قادیان
 ناٹھ عاتقہ راہون۔ ناٹھ عاتقہ راہون۔ ناٹھ عاتقہ راہون

جس میں اتحاد و یکجاگی ہے۔" (الفصل ۱۲ درمیں سیرت)

یہ ہے اصل اور مستقل اتحاد کی صورت۔ لادراہمت رائے کی

نے یہ کہتے ہوئے کہ شخصی اور جماعتی اور مذہبی آزادی کو برقرار

رکھ کر دنیاوی پولیٹیکل ایکٹوٹاک میں ایک دوسرے کے ساتھ

برادرانہ سلوک کرنا چاہیئے۔ اسی اصل کی تقلید کی ہے، جو

حضرت خلیفۃ المسیح نے بیان فرمایا۔ لیکن بالکل طور پر بھی

ایسا ہو رہا ہے۔ ہرگز نہیں۔ چھوٹی چھوٹی باتوں کو جانے بوجھ کر

گلے کے ذریعہ کہنے کے سوال پر ہی طور کیجئے جس کو

ہندو مسلمانوں کے اتحاد کے سہیل کی بہت بڑی کردی سمجھا

جاتا ہے۔ کیا اس کے متعلق ہندو مساجد کا یہ مطالبہ کہ

مسلمان اس سے دست بردار ہو جائیں۔ نہ صرف شخصی بلکہ

جماعتی مذہبی آزادی میں دست اندازی نہیں ہو۔ جب مسلمانوں

کو ان کا مذہب گلے کا گوت استعمال کرنے کی اجازت

دیتا ہے۔ اور وہ آج تک اس اجازت سے مستفیض ہوئے

ہیں تو اس سے انہیں باز رکھنا اور اسلئے باز رکھنا کہ یہ

ہندوؤں کے مذہبی احساسات کے خلاف ہے، صریح طور پر

مسلمانوں کے مذہبی امور میں مداخلت ہے۔ جو ہند مذہب

میرے نزدیک وہ لوگ جو پروفیسر صاحب کے اس پتھر پر اس رنگ میں معترض ہیں۔ انہوں نے انسانی قریض کی بناوٹ پر غور ہی نہیں کیا۔ اور دوسروں کو تو انہوں نے کیا سمجھانا تھا۔ خود اپنے نفس کو بھی انہوں نے نہیں سمجھا۔ وہ خیال کہ نے ہیں کہ جس طرح ہم نے اپنے ہنڈ بھانڈوں کو ساتھ ملا لئے کے لئے کائے کی قربانی

لالہ لاجپت رائے صاحب نے حال میں ہندو مسلم اتحاد کے متعلق جو مضمون لکھا ہے۔ وہ ان مسلمانوں کو انگلیں کھوکھو پڑھنا چاہیے۔ جو ہندوؤں کی رفاقت کی خاطر نہ صرف اپنے مذہبی امور کو ترک کر رہے ہیں۔ بلکہ تبلیغ اسلام کو بروکنے کی بھی کوشش کرتے ہیں جیسا کہ ان کے محبوب ترین لیڈر گجپتھکے ہیں کہ ہندو ہندو رہیں۔ اور مسلمان مسلمان کیوں؟ اس سے کہ اگر مسلمانوں نے ہندوؤں کو مسلمان بنانے کی کوشش کی۔ اور انہیں اسلام جیسی نعمت سے آشنا کیا گیا۔ تو اتحاد نہیں ہوگا۔ لالہ جی کوخیر فرماتے ہیں۔ ”میں دل سے اس مسلمان کو زیادہ قدر کرتا ہوں۔ جو اپنے مذہب کے عقیدہ پر پختہ ہونے کی وجہ سے ہندوؤں کو مسلمان بنانے کی کوشش کرتا ہے“ (ہندو ماہنامہ۔ ۱۳۔ اکتوبر) کیا مسلمان لیڈروں اور علماء میں سے کوئی ایک بھی ہے۔ جو لالہ صاحب موصوف سے ان کے مذکورہ الفاظ کے مطابق دل سے قدر کر سکے۔ یہیں تو انہیں سے کوئی بھی اس شرف کو حاصل کرنا لا نظر نہیں آتا۔ اشاعت اسلام کی طرف مسلمانوں کو پیسے ہی کوئی توجہ نہ تھی۔ لیکن اب تو انہوں نے ہندو مسلمانوں کے اتحاد کی خاطر اس کے خیال کو بھی دل سے نکال دیا ہے۔ حالانکہ اعلیٰ ہندو بھائی اس اتحاد کی خاطر نہ صرف اپنے کسی معمولی سے معمولی مذہبی امر کو نظر انداز کرنے کے لئے تیار نہیں۔ بلکہ بالفاظ لالہ صاحب یہ

حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈائری

(بعد نماز صبح)

طہارت کی خصوصیت مولانا سید سرور شاہ صاحب کے اس نوکر پر ایک شخص ایک ایسے وقت کا نام سن کر جس کے دو دروازے باجیوں کے گھنے سے کھل جاتے تھے۔ اور کب بچہ جاتے ہیں۔ اپنے جسم کو کھلاتے لگ جاتا اور اسے تھپے پڑ جاتے تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا۔ وہ بھی تبھی میں بھی پانی ہاتی ہیں۔ ایک بڑا پاک کا نام سن کر برسے چھوٹوں میں شیخ شروع ہو جاتا ہے۔ اور جسم پر کپڑی سی ہونے لگتی ہے۔ آج ہی کھانے میں سال تھا۔ جب میں نے اس کے متعلق پوچھا وہ بتایا کیا۔ کہ پاک کا ساگ ہے۔ تو یہی حالت ہوئی۔ میں نے اس کے اٹھا لینے کے لئے کہا۔ اور پھر پندرہ بیس منٹ کے بعد میری حالت برقرار ہوئی۔ دوسری بات یہ ہے۔ کہ جب میں کسی بیمار کے پاس جاؤں۔ خود بیمار ہو جانا ہوں۔ اور بخار ہو جاتا ہے۔

(۱۵ اکتوبر ۱۹۲۱ء ظہر)

گم شدہ اشیاء کی بازیابی ایک حامل شریف اور جو شیخ شریف جو کشمیر سے واپسی کے وقت گم ہو گئی تھیں۔ پیش کی گئیں فرمایا میرا بستر بھی مل گیا ہے عام طور پر تو اگر ریوے والوں کو کھیا جائے تو جلد جواب بھی نہیں گنتا میں ان کو کھنے ہی کو تھا کہ ان کیلوت کو خود اطلاع آگئی کہ آپ کا بستر مل گیا۔ جس کی باتوں لگا کہ بستر کو الٹا میں چند خط میرے نام کے تھے۔

(بعد نماز عصر)

خود مبلغ خبر ایک صاحب نے مبلغ کے لئے درخواست کی فرمایا خود تبلیغ کرو اور اپنی اصلاح کرو اتنی حاجت عالموں کے ذریعہ نہیں ہوتی۔ بلکہ تاجروں۔ زمینداروں و کارکنان و کیوں طبیبوں کے ذریعہ ہونی ہے۔

(۱۶ اکتوبر بعد نماز ظہر)

یورپ کیلئے مسیح موعود مولوی محمد اسماعیل صاحب سے کے مضامین

صاحب کی کتابیں پڑھاتے ہیں۔ اس قسم کے مضامین انتخاب کریں جن میں حضرت صاحب نے بتایا ہو کہ میں کس کام کے لئے آیا ہوں اور میں دنیا کو کیا سکھانا چاہتا ہوں۔ یا میں میں مدد حالی تسلیم پر زور دیا گیا ہو۔ فرمایا خطبہ الہامیہ کے ترجمہ کی ضرورت ہے یہ امر کیے لوگوں کے مناسب حال ہے۔

فرمایا اب یورپ میں زیادہ تحقیقات کا اثر نہیں ہوتا بلکہ ان کو بنایا جائے کہ تم نہیں کہہ سکتے ہیں۔

حضرت مہدی موعود مولوی غلام رسول صاحب راجسکی کی ایک بے نظیر تفسیر سے عرض کیا کہ آئینہ کائنات کے حصہ تبلیغ میں حضرت اقدس نے الطارق کی نہایت لطیف اور پر معارف تفسیر فرمائی ہے اور اس کے متعلق دعویٰ کیا ہے کہ اس تفسیر میں ۱۳ سو برس میں مفرد ہوں۔

جو کبھی ہوا ہے جناب جو دہری نواز خاندان صاحب ضرور ناامد اٹھایا جائے وکیل نے اپنے صاحبزادے عبداللہ صاحب کا خط پیش کیا جو ایلٹ اے میں پڑھتے ہیں کہ ان کے اگر منظور دیتے ہیں وہ تعلیم جوڑیں کوٹوال کی صحت کے خطے میں پڑ جائیگا اندیشہ ہے حضور سے چوڑی صحت ہو صورت نے مشورہ طلب کیا۔

حضور نے فرمایا آپ ان کو فوراً دھرم پور میں بھیجیں۔ کیونکہ وہاں ان لعراض کے اکسپٹ رہتے ہیں۔ اور فرمایا جو پزیر ملک کو میسر ہو کیوں نہ اس سے فائدہ اٹھایا جائے۔

اپنے مرضی کے متعلق فرمایا کہ کئی ڈاکٹروں نے دیکھا ہے اور کہا کہ ہمیں مرض کا پتہ نہیں لگتا۔ البتہ اعصاب پر اثر (۱۶ اکتوبر بعد نماز عصر)

حضرت نواب محمد علی خاں صاحب کی ملاقات حضرت نواب محمد علی خاں صاحب اور آپ کے صاحبزادے خان محمد عبداللہ خاں صاحب نے ملاقات کی حضرت نواب صاحب نے بیٹھتے ہی عرض کیا کہ حضور کی صحت کا کیا حال ہے فرمایا کشمیر میں ابتداء ابھی رہی آخر میں صلاب ہو گئی۔ یہاں واپس آئے پر ابھی رہی مگر برسوں سے بخار شروع ہو گیا۔ کل کم ہو گیا تھا۔ اور آج دوبارے تک نہیں ٹھہرا۔

دینا فرمایا کہ اگر کوئی میں تبلیغ لایا جائے ہے۔ نواب صاحب سے عرض کیا کہ یہ کچھ سلسلہ جاری ہے۔ یہی اس سلسلہ

کے بعد شروع ہوئی ہے۔

ایک شیعہ کا قصہ ایک شیعہ صاحب کے متعلق ذکر فرمایا

شیعیت کی اصلاح مشکل ہے حضرت صاحب (مسیح موعود) نے ایک قصہ بیان فرمایا تھا کہ ایک شیعہ مرنے لگا۔ اس کے بیٹے نے کہا کہ آپ مجھے کچھ وصیت کریں اور کوئی نیک کام بتائیں۔ جس پر میں آپ کے بعد عمل کروں۔ اس نے کہا میں تمہیں پہلے جو کچھ بتا چکا ہوں وہی مل کے لئے کافی ہے۔ پھر وہ اس نے اس انداز سے کہا کہ جس سے بیٹے کے دل میں خواہش پیدا ہو کہ کچھ اور بھی بتا دیتے۔ اس لئے اس نے اصرار کیا کہ کچھ اور بھی بتا دیتے۔ باپ نے کہا کہ میں نہیں بلکہ رانگی بات بتاتا ہوں جو کسی کو نہ بتانا۔ اور بیٹے سے کہا کہ تو اس شخص نام سن سے بھی رکھنا۔ بیٹے نے حیران ہو کر کہا یہ کیوں۔ اس نے کہا اگر امام حسن اتنی کڑوی مذکھاتے جو انہوں نے خلافت سے وصیت بردار ہو کر نکالی تو ہمیں یہ دن مذکھنا پڑتا۔ بیٹے نے کہا ہاں یہ تو ہوا۔ کچھ اور بھی بتائیے۔ اس نے کہا بس اور کیا کر دے یہ کافی ہے۔ بیٹے نے کہا نہیں کچھ اور بھی بتائیے۔ باپ نے کہا اور بات بہت سخت ہے تم اس کو برداشت نہ کر سکو گے بیٹے نے اصرار کیا تو باپ نے کہا۔ کچھ نفی حضرت علی سے بھی رکھنا چاہیے۔ بیٹے نے کہا۔

میں ان سے کیوں۔ باپ نے کہا امام حسن سے بڑھ کر حضور حضرت علی کا ہے۔ وہ شیر خدا تھے۔ کیوں دیکھ کر بیٹے پر اور ابو بکر۔ عمر۔ عثمان تینوں منافقوں کو خلیفہ بننے دیا جاتے تھے تھا کہ تم اور لیکر کھڑے ہو جاتے۔ اور تینوں کو پرکھا دیتے۔ کہ با کے پاسوں کے خون لگنا تو حضرت علی ہی کی گان پر ہے۔ بیٹے نے کہا یہ ہی ہے۔ کچھ اور۔ باپ نے کہا وہ اس سے بھی بڑی بات ہے۔ بیٹے نے کہا آپ بتائیں۔ میں اس کو برداشت کروں گا۔ کہنے لگا کچھ کچھ نفی آنحضرت سے بھی رکھنا۔ بیٹے نے کہا یہ کیوں۔ ان کا کیا قصہ اس نے کہا قصہ امام حسن کا ہے حضرت علی کا قصہ تو اصل میں آنحضرت کا ہی ہے جب وہ جانتے تھے۔ کہ ابو بکر عمر۔ عثمان و فہو منافق ہیں اور میرے بچے ہائیں حضرت علی ہیں تو کیوں نہ انہوں نے سب صحابہ کو امان منافقوں کو مجبور کیا کہ حضرت علی کی بیعت کریں۔ پھر طریق تو یہ تھا۔ کہ اپنے سامنے سب سے حضرت علی کے آہٹ پر بیعت کرنا چاہیے۔

کیوں اشدوں اشدوں میں آپس کرتے رہے۔ بیٹے نے کہا خیر ان سے بھی بعض کو کچھ اور بھی دھیان سے فراموش نہ کیا کہ یہ بعض جہانگیر سے بھی رکھنا۔ بیٹے نے پوچھا اس سے کہیں آپ نے کہا موجب فساد تو ہے خدا نے کسی کو کدنی اور رسول بنایا اور اس کے نام پیغام دیا اگر اس نے جہانگیر اس شخص کے (مرا حضرت علی) کے نام پیغام تھا آنحضرتؐ تو دیکھا اس سے اتنا نہ ہو سکا کہ ایسا اہم پیغام ہے میں دیکھ لوں۔ گوئیں کہ نام ہے۔ لیکن نہیں جانتے علی کے آنحضرتؐ کو نبی بنا لیا۔ نہ وہ ایسی خطرناک غلطی کرتا۔ نہ یہ تمام آفت آتی۔ اسنے میں اسکا دم آخر ہو گیا۔ پھر کسی نے لکھ لکھ کر یہ اور یاد کیا کہ اسکو بہت ہی درندہ پور اسنے یہ کہنا تھا اصل نقص تو خدا تعالیٰ کا ہے جس کے لیے یہاں اپنی موت پیغام بھیجا جس نے اپنی خوفناک غلطی کا انکار کیا حضرت نواب صاحب نے عرض کیا کہ ہمارے ہاں ایک شیعہ لازم تھا استغنا یک دفعہ کہا کہ اگر امام مہدی بھی اگر نہیں تو زور داری وغیرہ سے رد کیوں تو ہم ان کا بھی انکار کر دیتے۔

شیعہ کی واقفیت خلیفۃ المسیح نے فرمایا۔ ذہبوزی میں ایک عالم سے تو انہیں ایک خلیفہ سے گفتگو ہوئی۔ لوگ جو اس کے کہ وہ بہت باتوں تھا اسکو مولوی صاحب مولوی صاحب کہتے تھے۔ اس نے دریافت کیا کہ الائنہ من الغریش کی حدیث کو آپ جانتے ہیں میں نے کہا ہاں۔ اس نے پوچھا کیا کہ یہ خلفاء کو تو ملنے نہیں پھر اس حدیث کو پیش کر کے شاید حضرت صاحب پر اعتراض کو نامقصود ہو۔ یا خلافت اور امامت پر کوئی بحث کرے۔ مگر میری حیرت کی کوئی حد نہ رہی جب اس نے کہا کہ اچھا اب جب جانتے ہیں تو پھر بتائیں کہ ابو بکر و عمر و عثمان کیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ ہونگے کہ نہ وہ تو قریش میں سے نہ تھے۔

پھر اسی نے کہا کہ بخاری کا کیا اعتبار ہے اس میں کوئی حدیث نہیں مذکور ہے میں نے کہا کہ اگر کوئی دیکھ کر کہہ دے تو اس میں حدیثیں ہیں۔ اس بڑا جھوٹی اور کہاں سے آگئیں۔ حضرت نواب صاحب نے عرض کیا کہ ہمارے ہاں ایک فاضل ایک بڑے عالم شیعہ آئے تھے میں نے ان سے پوچھا کہ مولانا کب سے کہتے علوم پڑھتے ہیں۔ انہوں نے کہا جو وہ علوم میں نے کہا انہیں تفسیر دینی ہے۔ کہا وہ تو اہل حق ہیں۔

دیکھ لیجئے۔ حدیث اور قرآن دونوں سب دینیات کے متعلق انہوں نے یہی کہا کہ مولانا میں یہی جہانگیر آئی ہے تو ان کا جانا کیا مشکل ہے۔

خلیفۃ المسیح نے فرمایا۔ شیعہ اور عوام دوسرے فرقوں کے مولوی تو ان کے کیم کے ترجمہ کے نزدیک جانا تو گوارا کرتے ہیں۔ بیعت اس کے بعد ان دو اصحاب نے بیعت کی۔

۱۱) مولوی عبداللہ صاحب۔ قادریہ۔ ضلع مظفر گڑھ

۱۲) مستری نواب الدین صاحب۔ قادیان

غیر احمدیوں کی قرآن دہلی بیعت کے بعد یہودی مسلک کا مشہور ہوا۔ حضرت نے فرمایا انہیں لے ایک اردو کے رسالے میں ایک مضمون پڑھا تھا جس میں کل یوم حونی مثلاً کی آیت کو مضمون نگار نے قیپ کا بند بنایا تھا اور اس کے صفحے پر لکھے تھے کہ ہر ایک دن کے اثرات جہاں ہوتے ہیں اور اس آیت کو اس نے بہت بار دہرایا تھا۔ اسی طرح مولوی ابوالکلام صاحب کے ایک مضمون مندرجہ بالا کے متعلق فرمایا کہ انکلا یفلح الظالمون کے معنی انہوں نے یہ کٹر کفر کی تحقیق اللہ تعالیٰ ظالموں کو کامیاب نہیں کرتا۔ حال یہ معنی ہر کفر غلط ہیں۔

قرآن اور وفات مسیح اسی ذکر کے دوران میں کہ مولوی صاحبان قرآن کریم سے کس طرح بچتے ہیں۔ فرمایا میں نظام الدین صاحب لہ پانیوی جنہوں نے بہت سے جگہ لکھے تھے۔ اور جن کو ہم حالی جی حالی جی کہا کرتے تھے۔ ان کا واقعہ ہے کہ وہ ہمہاں حضرت مسیحؑ کے پاس آئے اور کہا کہ آپ نے یہ کیا فساد مچا رکھا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا میں نے تو کوئی فساد نہیں مچایا۔ البتہ اختلاف ضرور ہے۔ انہوں نے کہا کہ کیا آپ قرآن سے روگرداں ہیں آپ نے فرمایا انہیں انہوں نے کہا اچھا بھوکا ہی تو کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو گئے اگر قرآن کریم کی سو اہمیت حیات مسیح کے نبوت میں آپ کو دکھائی جائے۔ تو آپ ان لیجئے۔ حضرت صاحب نے فرمایا سنو کیا اگر ایک آیت سے بھی حضرت مسیح کی زندگی ثابت ہو جائے تو ہم ان لیجئے۔ انہوں نے کہا انہیں ایک میں تو شاید انکار کی گنجائش ملے۔ مگر سب کے بعد تو آپ کو کوئی غور نہیں رہا۔ آپ نے فرمایا میں تو کہتا ہوں کہ اگر ایک آیت

بھی حضرت مسیح کی حیات ثابت کرے تو میں اپنے عقیدے کو چھوڑ دوں گا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے آپ کے متعلق مولویوں جی کہا تھا کہ وہ ایسے آدمی نہیں جو قرآن کو نہ مانتے ہوں۔

میں ابھی لاتا ہوں۔ چنانچہ وہ بڑی خوشی سے مولانا محمد حسین کے پاس گئے۔ اور کہا کہ وہ اب میں مرزا صاحب سے تو کرا آیا ہوں۔ اس تم مرزا اسکا کام کر دیں میں نے ان کو کہا تھا کہ مرزا نے حضرت مسیحؑ کی نبوت کے متعلق لاتا ہوں مگر وہ کہتے تھے ایک ہی ہوتا میں مان لیتا۔ اس نے تم کو ان کی باتیں نکال دو۔ وہ مان لیتے۔ مولوی محمد حسین یہ ستر بہت غلط ہوئے اور کہا کہ تم نے تو کام ہی خراب کر دیا۔ میں تو اسنے عرصہ سے اسکو حدیث کی طرف لارہا ہوں اور وہ قرآن کی طرف ہار رہا ہے۔ انہوں نے کہا کیا قرآن سے کوئی ثبوت نہیں ملتا مولوی محمد حسین اسکا تو کوئی جواب نہ دیں۔ اور یہ کہتے جانش تو بیوقوف ہے یہ نہیں تو حدیث ہی میں جیتی ہیں۔ تو نے بہت غلطی کی کہ مرزا سے دھوکہ کرایا۔ کہ میں قرآن کی آیت لاتا ہوں وہ وہاں سے ایسے ہو کہ حضرت صاحب کے پاس آئے اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔

(۱۹ اکتوبر ۱۹۲۳ء بمقام مولانا محمد حسین)

ایسے لوگ جنہوں نے خلافت اول میں بیعت نہیں کی صاحب نے بیعت خلافت کا خط لکھا تھا۔ اس کی بنا پر فرمایا کہ ایسے ہی اشخاص ہیں جنہوں نے حضرت صاحب کی وفات کے بعد حضرت خلیفۃ اول کی بیعت نہیں کی تھی۔ ان صاحب نے لکھا ہے کہ وہ پہلے قادیان نہ تھے۔ مگر اب دلی محسوس کرتے ہیں کہ بیعت ضرور کرنی چاہیے

کھدر دوشی نائب ایڈیٹر کوئی صاحب کر کے فرمایا کہ لوگوں کی طرف سے سوال کرتے ہیں کہ بعض یونسلٹیاں اپنے ملازمین کو بھروسہ کر رہی ہیں کہ وہ کھدر پہنیں اس کے متعلق اعلان کر دیا جائے۔ کہ جو کھدر نمٹ کا ایک کوئی ایسا قانون نہیں ہے جس میں کھدر پہننے سے منع کیا گیا ہو۔ اس نے اگر کسی ملازم کو اسکا حکم حکم دیا ہے۔ کہ وہ کھدر پہنے تو اسکو پھینک لینا چاہیے۔ کیونکہ کھدر پہننے میں نہ کوئی شرعی روک ہے نہ یہ حرام ہے نہ منع ہے۔ اپنی ملازمت کے وقت میں بیشک کھدر پہنیں۔ اور اس کے بعد جرحا میں ہیں۔

تباکو نوشی

(از جناب حکیم ماسٹر عبدالرحمن صاحب خاکی (کوہ مری)

جنوبی امریکہ کے اصل باشندوں میں تو زمانہ قدیم سے تباکو کا استعمال چلا آتا تھا۔ مگر چند ہویں صدی عیسوی کے آخری ماہ وصال پسندے وقت کی اس امر باریک یاد گاری وجہ سے بدنام ہیں۔ جنہیں کہ تباکو پر پیرایا گیا۔ اور انھوں نے اس سے پہلے اول سرورالہ ریلے نے بائپ ایجا کے برائی بنائیں اس سبب اور سکودہ جنت کی بنیاد ڈالی۔ تباکو آہستہ آہستہ اپنے قدم و پرپ میں جا رہا تھا۔ جس کی وہ وقت پہنچا۔ جبکہ سترہویں صدی عیسوی کے آغاز میں پہلی سو گروں نے عہد اکبری کی شہرت میں کہ ہندوستان کا بیخ کیا۔ اور اپنی اشیائے تجارت میں دوسری چیزوں کے علاوہ اس زہریلی بوٹی کو بھی لائے جسے تباکو کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

ابتداءً بعض ممالک میں تباکو کی سکاری طور پر مخالفت کی گئی۔ چنانچہ انگلستان میں ملکہ الیزبتہ شاہی میں اور شاہ جارجس نے تباکو نوشی کی مخالفت میں تحریری احکام نافذ کئے۔ اور خلافت دہلی کی نوادوں کو جرمانہ کی سزا دی گئی۔ جہانگیر نے اپنے چودھویں سن میں تباکو نوشی کی مخالفت کا حکم نافذ کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ جو شخص تباکو پیوگا۔ اس کے ہونٹ کاٹ دئے جائینگے۔ چنانچہ کئی ایک خلافت ورزی کرنے والوں کا منہ کالا کر کے اور گروہ پر سوار کر کے ان کی تشہیر بھی کی گئی۔ (دیکھو خلاصۃ التواریخ)

غرض ایک طرف یہ تمام مخالفتیں تھیں۔ اور دوسری طرف تباکو نوشی کی ایک بہر تھی۔ جو تمام مخالفتوں کے غرض خاتم کو بہلے لئے جاتی تھی۔ اور ہنوز سترہویں صدی عیسوی انتہا کو نہیں پہنچی تھی۔ کہ تباکو ایشیا دیورپ کے تمام ممالک میں ایک عام استعمال کی چیز سمجھا جانے لگا۔

تباکو نوشی کا رواج نہ صرف عوام میں تھا۔ بلکہ مولوی اور فقیر کہلاتو اسے بھی اس کی دست برد سے نہ بچ سکے اور ایک ایسا وقت آیا کہ حق کے وہ دھند پر تصوف کے علم کلام اور عقائد کی مشق ہونے لگی۔

نام رکھنے کی رسم اڈنگ کے پیغام اب طلب خطوط کے بعد ایسے خطوط پیش ہوئے جن میں اصحاب نے اپنے بچوں کے نام رکھنے کی درخواست کی تھی۔ چند نام بتلانے کے بعد ابھی جبکہ اور بہت سے خطوط باقی تھے فرمایا کہ انوں کے اس قدر خط لکھو۔ کہ سے طبیعت پر بہت بوجھ پڑتا رہے اور برا معلوم ہوتا ہے۔ کیا ہمارا کام نام رکھنا ہی رہ گیا ہے اور فرمایا کہ ایک رسم ہی ہے۔

کشمیریوں کی جو پرستی اس ذکر میں کہ نعمت اللہ صاحب کی اور محبت کے آثار کہاں ہونے لگے کشمیر کا بھی ذکر آگیا۔ جس میں ذکر فرمایا وہ گولٹا نئی یا دلی یا بڑنگ ہے جو کشمیر میں نہیں ہوتا۔

ایک مقام پر کشمیر میں ۲۰۰ کے حافظ روشن علی صاحب نے وہ علم دیکھا جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام کے ساتھ جنگ میں تھا۔ حافظ صاحب نے اس علم کے ذکر میں بیان کیا کہ اس کے کشمیر کے کاتبہ اس طرح سنا جاتا ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ پر ایک حبشی ایمان لایا تھا۔ جب آپ نے آنحضرت کی آمد کی پیشگوئی کی تواس حبشی نے حضرت عیسیٰ سے درخواست کی کہ دعا کریں۔ میں اس نبی کا زمانہ پاؤں حضرت عیسیٰ نے دعا کی جو مستجاب ہوئی۔ اور اس حبشی نے آنحضرت کا زمانہ پایا۔ پھر آنحضرت نے علی ہمدانی کی پیشگوئی فرمائی تواس پر حبشی نے عرض کیا کہ حضور حضرت عیسیٰ نے آپ کے زمانہ تک پہنچا یا تھا۔ کیا آپ علی ہمدانی تک نہیں پہنچا سکتے۔ آنحضرت نے دعا کی اس حبشی نے علی ہمدانی کا زمانہ پایا۔ اس طرح یہ علم یہاں پہنچا۔ حافظ صاحب نے کہا کہ میں جب وہاں گیا تو ان کھڑوں پر کھڑا ہوا تھا۔ میں پاس جانے لگا تو مجاہدوں نے روکا مگر میں نے کہا بھائی دیکھئے تو دو نفوس اس پر اتر کر وہ کہا تو معلوم ہوا کہ دو دیار کی کڑیاں تھیں۔ میں نے ایک شخص سے پوچھا کہ یہ وہ کیوں ہیں اس نے کہا یہ لوٹ گیا تھا دوسرا آیا تو اس نے بتایا کہ ایک علم ہے اور دوسری آنحضرت کے خیمہ کی چوب۔ یہ کڑیاں بہت موٹی موٹی ہیں۔

بیعت اس کے بعد ایک شخص علی خاں نے بیعت کی۔

رباعی

دعا صحت کا کہ ہم کیا ہم نہ کیا ہیں | نام دلت کی تعلیم کہ ہمیں پہنچیں
جو حق اللہ قدر کا خطاب حق ہے کہ | رضوان کی ہر دم میں سدا لگائیں

دفع ہو کر تباکو بھی انہیں دھجنگ۔ اور ان خراسانی کی طرح ایک بناتانی دوسرے۔ مواس کا استعمال سب مزدور بطور دوسرے ہونا چاہتے تھے کہ بطور دل لگی کے۔ ابتدا میں جب کوئی شخص تباکو نوشی شروع کرتا ہے۔ تو اس کا سر چکرنا ہے۔ سہل دینے ہوتی ہے۔ دل ڈوبتا ہے۔ اور جسم پر سیدہ آتا ہے۔ ان تمام باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ تباکو کوئی ایسی چیز نہیں۔ جسے قدرت نے عام استعمال کے لئے پیدا کیا ہو۔ کیونکہ اگر ایسا ہوتا۔ تو مذکورہ بالا طبی موانع و عوارض ہرگز پیدا نہ ہوتے۔ مومن چونکہ قدرت کا عاشق ہوتا ہے۔ لہذا یہ بات اس کی شان مومنانہ کے خلاف ہے۔ کہ وہ قدرت کا ایجاد کا استعمال نہ کرے کہ قانون کے خلاف نہ نکلا دے اس اگر ہم خودوش کی اس بہت کڑائی کا تصور کریں۔ جبکہ حق سامنے ہو۔ تو ایک فقہ انسان کی کشتی لگا رہا ہو۔ دھواں فراتے بھرا ہوا اور بیخ و تاب کھانا ہوا اس کے منہ اور نچھوں سے نکل رہا ہو۔ تو ایک بھلا چنگا معقول آدمی کسی اخبار کا کارڈن نظر آتا ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ اس قسم کی حرکتیں مومنانہ و قادی کے خلاف ہیں۔

سرکاری طور پر اور اہل باکی طرف سے بھی تباکو نوشی کے معنارہ نقصانات بار بار ظاہر کئے جا چکے ہیں۔ مگر انوں کے کہ جس قدر تباکو نوشی کے معنارہ کی اشاعت زیادہ ہوئی۔ اسی قدر طابع کا میدان تباکو نوشی کی طرف زیادہ ہوتا گیا اور گفتہ گفتہ سن شدم بسیار گو از شما یک تن نہ شد اسرار جو

کا نظارہ دیکھنے میں آیا۔ خاکسار راقم تباکو نوشی کے ان نقصانات کا خلاصہ ذیل کرتا ہوں جن پر کہ مغربی و مشرقی اہل باکی اتفاق ہے۔ امید کرتا ہوں کہ خاکسار کی معروضات کو (جو گذشتہ تحریکات کے لئے بطور تائید دیکے ہیں) اختیار دے دیے بروائی کے کاؤں سے نہیں سنا جائیگا۔ بلکہ ان سے واقفیت حاصل کرنے کے بعد صرف اپنے دل کے ساتھ ترک عادت کا ایک قطعی فیصلہ کرنا ہوگا۔ بلکہ اس آواز کو اپنی تمام بھائیوں تک بھی پہنچانے کی کوشش کی جائیگی۔

مواثر تجارت کے بعد یہ بات پائیدار ثبوت تک پہنچ گئی ہو کہ اعتدال قلب (دل دھڑکنا) کے سبب بادل میں سے ۹۰ جیٹا ہر دو گھنٹہ کے میں۔ جو خودوش ہوتے ہیں۔ واضح ہے

کہ دشمن تباہی کے قین تین ہندوں سے بنی دھنکے پاک ہو جائے
ہیں۔ خفیہ کی نئے کی یہ ہتھیاری اسلحہ میں سامان کے نہ
ہم دیکھتے ہیں۔ تباہی کے ہتھیاری سامان کے ڈیڑھ ہزار
کے جو خزانہ سے سے جو ضرورتاً بعض زیادوں کو دوا۔ وہ بارہ
دیکھا گیا۔ کئی دفعہ تک ہو گئے۔ اب خود فرما کے کا تمام
کاس قسم کی مہمات چیر تباہی کو دشمنوں کے وجود میں کیا گیا
فرمایا اب آپ اگر تباہی ہوگی۔ عموماً تباہی کے نقصانات
بیان کئے جاتے ہیں۔ تو بعض درستی کے لئے کہی کے ساتھ میں
نالی لیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ تباہی کو کوئی ضرر نہیں۔ اگر
یہ صحیح ہے۔ کہ خال خال اشخاص میں تباہی کو کئے نقصانات
عموماً نہیں آتے۔ مگر نہ رفتہ رفتہ اس کا مضر اثر نہیں ضرور
محسوس ہوتا ہے۔ بات فی الحقیقت یہ ہے۔ کہ جس چیز کی عادت
ہو جاتی ہے۔ اس کے نقصانات ظاہری طور پر محسوس نہیں ہوتے
اور اس عدم احساس کو اس وقت ہم نقصان کی دلیل قرار
دیتے ہیں جو کسی طرح محسوس نہیں ہوتا۔
تباہی کا استعمال عسکرات کو دھماکا دینا ہے۔ اور بڑوں
کا گزور ہو جانا اور دشمنی منبر کا پیدا ہونا اس کے فوری نتائج
ہیں۔ بعض گناہیال ہے۔ کہ تباہی کو مخرق بطم و طعم خارج
کرنا ہے۔ حالانکہ یہ غلط ہے۔ بلکہ برعکس اس کے تباہی کو
(بطم پیدا کرنا والا) ہے۔ تباہی کو فطری سے صنعت تجارت کی شکایت
بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ بھینچ پھڑوں پر تباہی کو فطری کا براہ راست اثر
پڑتا ہے جس سے عموماً انسانی کمائی پیدا ہو جاتی ہے۔ جس کو
آگ بھڑکی مرض ہے۔ لہذا اس حقہ کے استعمال سے جسے
سلول سے استعمال کیا ہو۔ عموماً اس کی بیماری پیدا ہو جاتی
ہے۔ اس قسم کا دار دوا میں عموماً ہوتی رہتی ہیں۔ مگر مصیبت
کہ ان بات کی طرف کسی کا خیال نہیں جاتا۔
تباہی کو جیسا کہ قبل ان میں بیان کیا جا چکا ہے۔ سنوٹے
(عسکرات کو دھماکا دینے والا) ہے۔ لہذا آلات تباہی
پر اس کا بہت برا اثر پڑتا ہے۔ علاوہ ازیں دل و ذہن
کو گزور کر کے بالواسطہ طور پر ضعف باہ پیدا کرتا ہے۔
تباہی کو قوائے دماغی کا بھی دشمن ہے۔ چنانچہ حافظ پر
اس کا بہت بُرا اثر پڑتا ہے۔ اور بخوابی۔ سرچکرا نا
بعض اوقات نازک مزاجوں کی دیوانگی جیسے دماغی غارتگی
تباہی کو فطری کے اثرات ہیں۔

غرض تباہی کو فطری نہ صرف صحت کی بنیاد کی غارتگر
ہے۔ بلکہ اخلاقی اور اقتصادی طور پر بھی ایک راہزن
ثابت ہوئی ہے۔ تباہی کو فطری کی وجہ سے جس قدر لوگوں
و قیاس و قیاس میں ہمارے دور میں قدر بہت کم انسان
کے طور پر اس پر خرچ کیا جاتا ہے۔ اگر ہم ان واقعات
اور دہلوانوں کو جبریت کی آنکھوں سے دیکھیں۔ اور خود
کاروں سے ہیں۔ تو ہم ہی انہوں کا کسی قدر تصور کر سکتے
جو تباہی کو فطری کی وجہ سے ہی فروع انسان کو برباد
کرتی پڑتی ہیں۔ مگر حیرانی حیرت میں ڈوب جاتی ہے جب
ہم دیکھتے ہیں۔ کہ تباہی کو فطری سے پیدا ہونے والی تباہی
کو صرف خوشی سے برباد کیا جاتا ہے۔ بلکہ مزید یہاں
نہر کو تباہی کا کیا جاتا ہے۔ اور ہم عقل کو شہد فانی کا
دور دیا جاتا ہے۔
ہم بصیرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں کہ وقت زیب
آگیا ہے۔ کہ دنیا سے تباہی کو فطری کی عادت نافرجام کی
نہر کئی کر دی جائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ
بنصرہ العزیز نے جلد ۱۱ ص ۱۱۲ پر میں اپنی تقریر
کے دوران میں تباہی کو فطری کی تردید میں چند فقرات بیان
فرمائے۔ اور اس عادت کے ترک کر دینے کی خواہش
ظاہر فرمائی۔ جس کا نتیجہ میں نے اسی روز یہ دیکھا۔ کہ
بیسویں لوگ کہ تباہی کو فطری جن کی طبیعت ثانی ہو گئی
تھی۔ حق سے رُگردان ہو گئے۔ اور جیسے بعد
الفضل کے کالوں میں حقہ جو نوجوانوں کی فہمیں
شلیح ہوتی شروع ہو گئیں۔ جن کا سلسلہ راج تک چلا آتا
ہے۔
بعد ازاں ان احمدی بھائیوں کی خدمت میں عرض ہے
جواب تک حقہ نہ ترک کر سکتے کی جھڑپی میں ہیں (دیکھو
کوئی احمدی ایسا نہ ہو گا۔ جس کے دل میں تباہی کو فطری
کے ترک کرنے کی خواہش نہ ہو) کہ وہ جس قدر جملہ
ہو سکے۔ تباہی کو فطری سے آزاد ہونے کی کوشش
کریں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ان
بائے میں اپنی خواہش کا اظہار فرمایا ہے۔ بعد ازاں افضل
میں متعدد دفعہ تحریر ہو چکی ہے۔ پھر آپ کے کثیر التعداد
بھائیوں کا عمل نمونہ آپ کے سامنے ہے۔ پس ہر

رنگ میں آپ پر محبت ہوتی ہو چکی ہے۔ اور کوئی گلا اند
بھی پالتی نہیں۔ جو اپنی پردہ پوشی کرنے کے لئے جس کی چٹائی
پس وقت ہے۔ کہ تباہی کو فطری کی عادت ترک کر کے اپنے نو
غیر اقوام نے درمیان ایک امداد لیزید اگلیں۔ کیا یہ بات
افسوس آفریں نہ ہوگی۔ کہ جو جامعہ کل دنیا کو فتح کرنے کا
لہادہ رکھتی ہو۔ اس کے بعض افراد تباہی کے مقابلے
میں شکست کھا جائیں۔
انہیں چند باتیں ایسی ستر کی جاتی ہیں۔ جو تباہی کو فطری
ترک کر کے اس کے اشخاص کو مد نظر رکھنی چاہئیں۔
(ا) جو کچھ ایک سکودہ دیکھو اور دیکھو ہے۔ اور ہر لطیف
چیز سکودہ چیز سے نفرت کرتی ہے۔ ابتدا عبادت کے
ذریعہ روح جس قدر زیادہ لطیف ہوگی۔ اسی قدر طبیعت
کو تباہی کو فطری سے نفرت ہوگی۔ پس بالخصوص جن آیات میں
کشف کی عادت کے خلاف جہاں ہو۔ خشوع۔ خضوع۔
کے ساتھ ذہنی توازن کے علاوہ نفل پڑھے چاہئیں اور
اللہ تعالیٰ سے اس عادت کے ترک کرنے کے لئے
دعا کرنی چاہیے۔
(ب) حقہ وغیرہ جو نوجوانوں کے اشخاص کو چاہیے۔ کہ وہ
اسے یک دم چھوڑ دیں۔ وہ لوگ جو اس سے بہت تنگ ہوئے
کی کوشش کرتے ہیں۔ عموماً کامیاب نہیں ہوا کرتے۔
(ج) ترک عادت کے بعد اگر طبیعت حقہ وغیرہ کی خواہش
کے۔ تو اس وقت لاپرواہی خود ایک عدد اور صحت پایا
ایک عدد میں ڈال کر عرق چوبیس۔
(د) عزم بالجوہم کیا جائے۔ کہ غلہ طبیعت کر حقہ
میل کیوں نہ کرے۔ اور خواہ کس قدر تکلیف کیوں نہ ہو
حقہ وغیرہ ہرگز نہ پئیں گے۔ خوراک چاہیے۔ کہ یہ ایک
ضمیر صالی اور نفس آبادہ کے درمیان جہاں ہے مانگاں
نام کشکس کے بد نفس اللہ پھر غالب آ گیا۔ تو یہ انتہا
دیر کی مذمت ہوگی۔
(د) تباہی کو پینے کی خواہش بھینچوں میں محسوس ہو کر
ہے۔ پس بھینچوں میں مصفا ہوا کالڈز جس قدر زیادہ
ہوگا۔ اسی قدر تباہی کو تباہی کے بدودار دھوئیں کے
نفرت ہوگی۔ چنانچہ اس بات کا تجربہ کیا گیا ہے کہ روز
کے بعد تباہی کو فطری کے مانع عادیوں کو بھی کچھ دیر تک

حقہ ہا معلوم ہوتا ہے۔ پس اگر ممکن ہو سکے۔ تو نساکو قوتی کی عادت کو ترک کرنے کے کام میں۔ سب دعوہ کر لی گئی اور نہ ہی شروع کر دیں۔

۱۔ ترک عادت کے بعد اگر تبا کو نوشی کی عادت کسی وقت ظہر کرے تو انفال تسبیح و تہلیل۔ تلاوت مذکور شریف یا کسی اور مذہبی و مجتہد کتاب میں غیبت کو مہر دے کر دینا چاہیے۔

۲۔ اگر تبا کو نوشی یک دم ترک کر دی جائے۔ اور اس وجہ سے بعض اعضا میں کوئی نفع یا نفع کی شکایت پیدا ہو جائے۔ تو وقتی طور پر کسی خوش ذائقہ اور طیب جو اثر یا چوبان کو استعمال کر لیا جائیے۔ اور دفع نفع کے لئے کسی مقامی طبیب یا ڈاکٹر سے مشورہ لے لینا چاہیے۔ یہ تکلیف ایک ہفتہ یا زیادہ سے زیادہ مدت تک پہنچی۔ بعد ازاں طبیعت خود و طور بحال ہو جائیگی۔ طریقیہ بہت کے لئے ایک ایک نسخہ قبض و نفع کا درجہ کر دیا جاتا ہے۔ اصحاب ضرورت فائدہ اٹھالیں۔

نسخہ قبض صبر ستوری۔ شمع منخل۔ ریونڈینی ہر ایک ۱۰ ماشہ سب کو داریک پیکر کے اختیار کے لحاظ میں ۱۲ گولیاں بنائیں۔ ایک یا دو گولیاں رات کو سوتے وقت استعمال کریں۔

نسخہ رافع نفع زنجبیل ایک تولہ۔ ساغہ ہندی ۱۰ ماشہ و اضم طعم دار چینی ۱۰ ماشہ۔ ترطل ایک تولہ۔ ترلجان ۱۰ ماشہ۔ سنبل الطیب ۱۰ ماشہ۔ جوڑوا ۱۰ ماشہ۔

دو بیج عقری ۲ تولہ۔ شند خالص ۱۰ تولہ۔ اور یہ مذکورہ کو خوب با ریک پس کر شہدیں ملائیں۔

مقدار ذرا کم ۱۰ ماشہ سے ۱۰ ماشہ تک ۱۰ اضم طعم ہونے کے علاوہ مقوی عمدہ اور شفیق اور طیب بھی ہے۔

دیکھ لی الفضل کے جن دوستوں کی قیمت الفضل ۱۰ اکتوبر میں ختم ہوتی ہے ان کے نام فہم کے چھ مہینے میں دی لی گئے جائیں گے وکیل زکریا کا مرقوم دین دی لی انکساری کرنے سے انہار ناد صولی قیمت بندر میگا۔ بعض اصحاب کسی مجبوری سے دی لی دی ہیں کہ جس اور قیمت بھیجے ہیں کہ وہ پتے میں جن کی وجہ سے خیر و ان الفضل کی قدر کو کم نہ جاتی ہے۔ مہربانی کر کے ایسا نہ ہونے دے۔

ہر ایک مہتمم کے مضمون کا زمرہ و درجہ مشتمل ہے ذکر الفضل و اشہار زیر آرڈر ۵۰ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیلی

باجلاس شیخ محمد حسین صاحب

منصف درجہ اول عیہ مقام ناروال

پیشہ اس بالغ ذات مستحق جو اہر دہ عمر نوم گیارہ خاص دینی و دنیاوی خاص و صل و ثلثہ و محروم و حیدر قوم حبش صن من ساکنان میا نوالی تحصیل رعیہ

دعوت بہت روپیہ بہت تک بنام جو اہر دہ عمر قوم گیارہ ساکنان میا نوالی تحصیل رعیہ عالمیہ

مقدمہ بالا میں نتیجہ تحصیل من سے پایا جاتا ہے کہ تم دانستہ قبیل من سے گزرتے ہو۔ اسلئے تمہارے نام اشہار جاری کیا جاتا ہے کہ تم کو حاضر عدالت ہونا کہ پوری مقدمہ کرو۔ ورنہ تمہارے بر خلاف کارروائی کیلئے کی جاوے گی۔ آج بتایا ۱۰ ماہ اکتوبر ۱۳۹۲ء سے دھتھا اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

ایک ضروری اطلاع

نظارت تالیف و اشاعت قادیان نے جو دارالاصلاح حضرت خلیفۃ المسیح کی اجازت سے سیالکوٹ میں کھولا ہے اور کسی شخص کی ملکیت نہیں۔ اور جس کے نفع سے تبلیغی مشن کو ادوار و وسعت و بجا آئی۔ یہاں کا سا ہوا مال یعنی زر مال کرکٹ بال و ساکی بال وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ مضبوط اور خوبصورت ہوتا ہے۔ اس کے مصالحت جات میں ہر رنگ میں دیانت داری کو کوٹھا رکھا جاتا ہے۔ پس ہر وہ بھائی جس کو کسی رنگ میں بھی کھینے کے سامان سے تعلق ہو۔ مثلاً فوج۔ سکول۔ کالج یا دکاندار جہاں کہ یہ سامان مل سکے نہایت ضروری ہے۔ بلکہ خوش

کر کے بھی ہمارے کارخانہ سے مل سکتا ہے۔ تمام انجنوں کے سکریٹری اور با خصوصی تبلیغی سکریٹری صاحبان کی خدمت میں نہایت بزرگ و در خواستہ کجائی ہے۔ کہ وہ اس کام میں مدد دیں یہ ایک خاص دینی کام ہے۔ ہمارے ہاں کے بے ہمتے مسلمان کو اپنے اس کے سکولوں۔ دیسی و انگریزی کھیلوں۔ کاجوں و فنی انسرں کے پاس بھی کر دکھائیں۔ اور آرڈر حاصل کریں ایسے نوجوانوں کو ہم معقول کمیشن دیں گے۔ ہر انجن جس کے سکریٹری صاحب کی مدد داری پر نمونے جس قدر چاہیں۔ ارسال کئے جائیں گے۔ یہی ذمہ پر بطور فرض سامان بھی ارسال کیا جاسکتا ہے۔ فیچر احمدیہ دارالاصلاحیت سید منزل سیالکوٹ شہر کے نام بھیجیں۔

قادیان میں جرمن کے

مشہور و معروف میکروں کی کپڑے سینے کی مشین مثلاً پلٹ۔ ڈر کوپ۔ گزرنہ نقد قیمت پر ارزاں ملنے کا پتہ دریافت طلب امور کے لئے روپیہ کا بجٹ یا جوالی کارڈ۔

نور الدین شہیر محمد تاجران قادیان دارالان پنجاب

حمائل شریف اعجاز صنعت

یہ قابل دید حایل دہانی کا غز پر چھپی ہوئی عمدہ خوبصورت مجلہ ۱۰ صفحات۔ گیارہ صفحہ۔ سائز ۱۰-۵-۳ فی پچر علاوہ محصول ڈاک۔

المشہور فتنہ اعجاز صنعت قادیان پنجاب

بنگال کا کوئلہ

اگر آپ کو سلیک۔ سلیم۔ اور ڈاکوٹ۔ ریل کوک کا ٹھوس ہے تو فوراً منصف ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

بنگال کوئلہ انجمنی قادیان

شہید مرحوم کے حالات چھپ گئے

سید احمد نور صاحب مہاجر کا بی بی نے یہ حالات زندگی نہایت دلچسپ پیرائے میں لکھے ہیں۔ ۳۲ صفحہ حجم۔ اس رسالہ کے چھپنے سے احمدیت پر ایمان آنا زور ہوتا ہے۔ صحابیات قدرت اپنی نظر آتے ہیں۔ ایسا دل آویز بیان ہے کہ اہل سے آخر تک چھپنے کے بغیر رسالہ ہاتھ سے نہیں رکھا جائیگا۔

سالہ تین آنہ کے محنت بھیج کر منگو الیں۔ دی بی طلب کرنا ہو تو کم از کم تین گنا ہوں گا نہیں ۳۰۔ ۱۰ اگر کتب کے پرچہ الفضل میں حضرت خلیفۃ المسیح فرماتے ہیں یہ احمد نور صاحب حضرت مولوی عبد اللہ علیہ السلام کے حالات لکھے ہیں جن سے احمدیت پر ایمان میں ترقی ہوتی ہے اور یہ ایسی کتاب ہے کہ چاہے اسکو ہر شخص پڑھے اور اپنے ایمان میں ترقی کرے۔

سید احمد نور صاحب کا بی قادیان۔ پنجاب

ست سلا حیرت

عبد اعظم سے نقل کیا گیا ہے جس کی عبارت یہ ہے

معدی جمیع اعضا و نافع صراح مشقی طعام قاطع بلغم و براغ دافع ہا سیر و حذام و استقامت و رنگ و تلی نفس و دوق و غیر خیت و دافع و قاتل کرم شکم و مفتت سنگ گردہ و ششاد و سلسل البول و سیلان نمی و پوست دور و مفاصل و غیرہ وغیرہ کے لئے بہت مفید ہے بقدر دانہ خود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ قیمت تسم اول پر تسم دوم ہر تلی

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں شہیدی اور پشادری۔ بادامی سیاہ اور سفید ماشی ریشمی اور سوتی شیری۔ صاف سفید اور بادامی اور پشادری لڑکیاں ہر قیمت کی لے سکتی ہیں۔

احمد نور صاحب کا بی قادیان۔ پنجاب

وقت آ رہا ہے

جبکہ ان میں سے اکثر کتابیں ڈھونڈی نہ مل سکیں۔

کچھ ان کی کوئی بڑی تعداد موجود نہیں راہروں پر اباب نصرت انھیں بغور دیکھ پڑھتے ہیں انکی قدر بعض خدایوں پر روز بڑھتی جاتی ہے۔ موجودہ ذخیرہ کم ہونے پر خدا جانتے ہے کہ کب جیسے یا نہ جیسے اسلئے شائقین ان کا ایک ایک نسخہ ایجاں سگالیں۔ تو اچھا ہو۔

۱۰ فصلوں میں ایک سے ایک تک

معین السلفین مفید معلومات اور ضروری

حوالہات بہ تاہید سلسلہ حقہ۔ قیمت ۸

عزیزوں کو اپنی کی آسان و سلیس زبان میں

صبر کا اجر تبلیغ احمدیت۔ دلچسپ قصہ کی صورت میں پڑھنے

استورات میں دینی بیداری اور روح

انکھی آستانی پیدا کرنے کا نو ذریعہ۔ پاک مذاق

کا ناول۔ دل آویز پیار بیان۔ شریف خواتین کو ان کی اپنی زبان میں مل نہیں تھیں دین۔ ۴

حوریت کی زوردار پر مغز اور نہایت

صفیہ کا خطبہ مفید نتیجہ خیز تقریریں جن کی

تائید میں۔ ۲

ایک مختصر مگر معنی خیز و عبرت

پنجاب کی سوغات داستان درد۔ شریف عورتوں

کی شستہ و سلیس زبان میں ۱

بچوں کے لئے ایک سے ایک بڑھ کر مفید

آمالیق ضروری اور دلچسپ مضامین۔ عقل و ذہانت

بڑھانے والے سوال و جواب۔ دین۔ اخلاق۔ تمدنی

تعلیم و تفریح وغیرہ پر اچھوتے خیالات اور قابل فائدہ

معلومات آٹھ نمبروں کے پانچ رسالے۔ ۵

حصہ اول۔ دینا ان ملک و ملت

اسباق الاخلاق کے لئے اخلاقی تعلیم و تربیت کا

آسان و سلیس کد جس کے مضامین کی قدر قیمت بھر

پیسے معلوم نہیں ہو سکتی۔ ہر مذہب ہر قوم کے لئے ایک

بیکل فائدہ آٹھ سکتے ہیں۔ ۲

کتب بینی۔ احمدی نقطہ نظر سے اور سہل و سادہ

پیت پائیکس وغیرہ میں ضروری مضامین سے تبلیغ

مسکالہ مسلمان و کافر اور اربعہ الصلاۃ نماز کی فاضل و

تذکرۃ الاسلاف۔ مدو جز اسلام پاک مخلص اور قدیم

خادم سید احمدیہ کا پڑ زور دل آویز ترکیب بند ۳

نور القرآن۔ از حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام ۴

ساتن دہرم ۴ ۴ ۴ ۴ ۴ ۴

در شہین فارسی مارو و حضرت کے وقت کی نہایت عمدہ چھپی ہوئی

خیالات و بارہ ستورات سے تبلیغ احمدیت ۴

انشاء فیض مشاعرہ خطوط نویسی مضمون نگاری بہ طور جدید

حامل شریف مکی چھاپہ لندن پڑھیں اعجاز صنعت

علامہ ان کے سلسلہ اثر کی جلد کتب موجود ہیں اس کے ملکتی ہیں

پتہ۔ کتب خانہ فرید آبادی قادیان

ضرورت نکاح

ایک امیر سداگر کی آمدنی باغیچہ سو روپیہ اور ہر نیچے

علامہ نہایت لائق اور نیک اعلیٰ خاندان کے سید ہیں۔ بڑی

دائیم الریاض اور ایک بچہ ۲ سال کا موجود ہے۔ خراج لائی کرنا

چاہتے ہیں۔ لڑکی خواہ کسی خاندان کی ہو۔ احمدی ہو۔ اور جن

صورت اور خوبی سیرت کے لحاظ سے موجب اطمینان ہو سگے

حالات و ریازت کرنا مطلوب ہوں تو اس پتہ پر بھیجئے۔

مولوی غلام رسول صاحب راجسی احاطہ میاں

چراغ دین صاحب مرحوم بیرون بی دروازہ لاہور

ضرورت ہے

ایسے خیر واردوں کی جو سیرت کی مشہور نیچیاں دلو پیاں دھان

دلوٹ و غور اعلیٰ قسم کے مثل دانی کے ہم سے فرید کریں۔

ہر ایک مال جزو مالکی پسند نہ ہو گا واپس لے لیا جائیگا

نیچو احمدی کرشل ہوس خیرنگ میرٹھ۔

ہندوستان کی خبریں

کانگریس ٹوپی کی تیاری - پیشی کرے کے باجگات کی نمائندگی ولایت کو کے سلسلہ میں معلوم ہوا تھا کہ پاکستان اور جاپان سے دسی کھد کی نقی بنوانے کا حکام کہہ رہے ہیں ولایت کے اخبار اپنی کراہیل سے معلوم ہوا ہے کہ کانگریس ٹوپی کا ایک نمونہ انگلستان میں اس طرف سے بھیج دیا گیا ہے کہ اس ٹوپی کی نقی اور نکال قیمت پر تیار کرانی جائے۔

پیر اخبار ٹھہری - کلکتہ ۲۰ راکٹر برکل شام ۵ بجے ٹھہری کی گرفتاری کو جلا ملک میں گرفتار کر لیا گیا۔ دہلی میں زوالہ داری - صدر اکٹر برکوار بجو باجی ملک پر بارش شروع ہوئی رات کے دس بجے تک آوے سے ہریک اور چھوٹے اخیٹ کے برابر تھا۔ بازاروں اور شروں پر برت جم گئی۔

گورنر مین - ۱۹ راکٹر بمبھر سٹیشن کانامہ راکٹر لاکھ کی چوٹی نیلگری سے قطر اڑے کہ جنگ میں غلبہ لاکھ ایک لاکھ کی مایت لاسا ان چرایا گیا ہے۔ **مصدقہ لوں کے دو** - پشاور ۲۰ راکٹر ہریک ہریک جان گاؤں کی تباہی میں شائع کیا گیا ہے کہ وزیر بری ہریان کے محاذ پر تھے قانون شکن لوگ ہیں جنکے ہاٹے ہائی ریا کو بہت تکلیف پہنچی ہے اس لئے ان کو دہلے کے لئے ۱۲ ماراکٹر ہریک شخب کوان کے دو گاؤں کو حملہ کے بالکل شاہ کر دیا گیا۔ اور ثابت کو یا کہ گورنمنٹ کے اس کافی ذریعہ ہیں جنکے استعمال کرنے کو بار ہے۔

شہزادہ ولیز کو اچھوت - بمبئی ۱۹ راکٹر براجموت اقوام اقوام کا ایڈریس کانیشی نے شہزادہ ولیز کو دیا ہے کہ آپ ہمارے جلسہ میں بنفس نفیس شریک ہونا ایڈریس قبول فرمائے۔

پارسیوں کا محمولہ - ۲۰ راکٹر ہندوستان کے پارسلوں کا محمولہ جو جبراشکی راہ سے ہندوستان کے پارسل ۲۰ پونڈ سے زیادہ وزنی ہونا چاہیے ہر ایک ہندوستان کے پارسل ۲۰ پونڈ سے زیادہ

وزنی نہ ہو اس پر دو روپیہ ہر آنے اور پونڈ سے زیادہ ہوا اس پر تین روپیہ ہر آنے۔

لارنس بت کی بے ہوشی - میرنل کیٹی لاہور کے کاخ پر دستخرا لاہور کو فیصلہ دربارہ بت لارنس کشن لاہور سٹریٹنگ نے اعلان کیا ہے کہ میرنل لارنس کا عزت کے لحاظ سے اس فوج پر چنی ہوں کہ یہ بت حکومت پنجاب کی اجازت کے بغیر موجودہ مقام سے نہیں اٹھا دیا سکتا۔ علاوہ ان کے بارے میں میرنل کیٹی نے جو بحث ہوئی ہے اس کے بجائے میرنل کیٹی ہے کہ میرنل کیٹی میں بت کو گرا دینے سے اسکا کافی اور مناسبا ختم کر دی جائے جس سے لاہور کا منصفہ غائب ہوگا۔ اس لئے اس معاملہ میں گورنمنٹ کے حقوق کے فیصلہ انتظار کرتے ہوئے ہیں اس قرار کو جو بت کے اٹھا دے جانے کے متعلق ہے۔ مومن التوا میں ڈالتا ہوں۔

پیر تراب علی شاہ سندھی - نیوٹا نگر راج کی اسات سے معافی مانگنے کی مورخہ ۲۰ راکٹر برکل شام ۵ بجے شائع ہوئی ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ پیر تراب علی شاہ نے جن پر زبردستی ۱۲ ماراکٹر ۱۵۲ لائف ۱۵۲ لائف تقریرات ہندو مت پر چلا گیا تھا۔ اپنی تقریروں پر شاہ پر دظہار تاسف کے معافی طلب کی ہے۔ اور آئندہ کے لئے وعدہ کیا ہے کہ میں ہمیشہ ملک معظما کا دفاع رہوں گا۔ اور کبھی ان کے خلاف کچھ نہ کہوں گا۔ سپر حکومت نے مندرجہ واپس لے لیا۔

جاٹ انفری نہیں - شملہ ۲۰ راکٹر برکل شام ۵ بجے توڑی جائیگی ششم راکٹر جاٹ لائٹ انفری کے توڑ جانے کا حکم منسوخ ہو گیا ہے۔ کلکتہ کی انفری نو کلکتہ ۲۰ راکٹر برکل شام ۵ بجے مردم شماری میرنل عمارتوں کو گلاشتہ مردم شماری میں شمار کنندوں نے چھوڑ دیا تھا۔ اس لئے کلکتہ کارپوریشن کی جنرل کمیٹی نے آئندہ مارچ میں انہر مردم شماری کرنے کی سفارش کی ہے۔

پنجاب ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن - ۲۰ راکٹر ہندوستان کے کیپٹن سے شہزادہ ولیز چار ہائی کورٹ کے استقبال کی خاطر ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن کا

ایک جلسہ میں غرض منعقد ہوا کہیف سکرٹری گورنمنٹ پنجاب کے اس خط پر غور کیا جائے جس میں مذکور ہمارا لیرکیش کو یہ دعوت دی گئی تھی کہ وہ اپنے مائنٹے "منیر منیر" کے لئے بھیجیں جو شہزادہ ولیز کے استقبال کیلئے مقرر کی گئی ہے۔ اس دعوتی خط پر کوئی بحث نہیں کی گئی بلکہ صرف رائس کی رائس دو سو ساٹھ ووٹ مائنڈ سے بھیجنے کے برخلاف اور عا حق میں تھے۔ جن میں ۲۰ پونڈ میں فیصلہ ہوا کہ اس کیٹی پر بار کی طرف سے طلبہ کے بھیجنے کی ضرورت نہیں۔

سید یعقوب حسن - مدراس ۱۹ راکٹر برکل شام ۵ بجے کی گرفتاری کو کج شام کے ۱۰ بجے زیر دفعہ ۱۲۲ لائف تقریرات ہندو مت پر چلا گیا تھا۔ اپنی تقریروں پر اسٹنٹ کشن پولیس مدراس کی مدرسے گزرا کر لیا۔ **سنٹرل خلافت کمیٹی** - بمبئی ۲۳ راکٹر ہریک سے کے دفتر کی تلاشی جاری شدہ دارنٹ کی بنا پر کل شام ۵ بجے خلافت کمیٹی کے دفتر کی تلاشی کی گئی۔ جوہ گھنٹہ تک جاری رہی۔ تلاشی میں کشن پولیس کی زیر نگرانی ہوئی۔ اور سی۔ آئی۔ ڈی کے ہاتھ سے انفر بھی تھے۔ ان سرکاری افسروں نے کمیٹی کے جلسہ منعقدہ - اور جلالی کی کارروائی کی رپورٹ کی جس میں ڈاکٹر کچلو کو سکرٹری منتخب کیا گیا تھا۔ نیز ۲۰ ماراکٹر گذشتہ کے جلسہ منعقدہ علی گڑھ کی کارروائی کی رپورٹ لی جس میں سسر محمد علی کو ممبر منتخب کیا گیا تھا۔

سودیشی گتیا - کلکتہ ۲۰ راکٹر برکل شام ۵ بجے انجلی کی مضبوطی علی گڑھ ضبط کر لی گئی ہے۔ **آل انڈیا کانگریس کمیٹی** - سٹریٹجک راگھو جاری کا نا جائز انتخاب صدر انڈین نیشنل کانگریس نے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے موجودہ انتخاب کو خلاف ضابطہ اور نا جائز قرار دیکر تمام صوبوں کی کانگریس کمیٹیوں کو ہدایت کی ہے۔ کہ پبلک کی بہتری کا ہمہ تن اظہار ہے۔ کہ موجودہ پولیٹیکل حالت پر ایک ایسی کمیٹی بحث کرے۔ جس کا نئے سرے سے انتخاب ہو۔

مجلد ۱۲۶

IE ALFA ZI OADIA

بسم الله الرحمن الرحيم
 عسى أن تبعثك ربك مقاماً محموداً
 اب گیارہویں

Reg.
 Mark per
 ۱۲۶

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا۔ لیکن خدا سے قبول ہو گیا اور جسے زور آور حملوں سے بچا کر دیا۔ (الہام حضرت خلیفۃ المسیح)



مضامین بنام ایدیلر

کاروباری امور

مستقل خط و کتابت بنام

منجربو

- ۱۔ مذمت مسیحیت
- ۲۔ مذمت مسیحیت کی آمد
- ۳۔ برافیسرام دوسرا حبیب
- ۴۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ذمہ داری
- ۵۔ جواز ہمارے لئے مسیحیت کا کام
- ۶۔ سلام ابراہیم پر
- ۷۔ مذمت مسیحیت اور مسیحیت کی آمد
- ۸۔ مولوی محمد علی صاحب کے متعلق
- ۹۔ آئے کے متعلق اعلان
- ۱۰۔ اشتہارات
- ۱۱۔ ۱۲۔
- ۱۳۔

ایڈیٹر: غلام نبی • اسسٹنٹ: محمد محمد خان

جلد ۹ • ۱۳۲۰ھ • مطابق ۲۸ ستمبر ۱۹۲۱ء

المستیع

ایام زہرہ روت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنا ابدہ اللہ کو دے کر وہاں قریب عمارت دی۔ اور پھر اس سے بھی کم ہو گئی۔ خطبہ جو حضور نے خود فرمایا۔ جس میں مرکزی جگہ کو اصلہ کی طرف زہرہ ملائی۔
 خاندان صاحب شفیقہ قدس سرہ صاحب فیروز پور سے۔
 مددگار شرف صاحب و خاندان صاحب شفیقہ عبد العزیز صاحب لاہور سے۔
 فتح محمد افضل صاحب وزیرستان سے اور لکھنؤ اور بھی کئی اجاب لکھ لائے۔
 شفیقہ صاحب شفیقہ صاحب کو قیام شام کے موقع پر بہت کلام پہنچا یا کرتے ہیں۔ ان کو بہت شکر ہے کہ ان کی اجاب

نامہ مستر

گولڈ کوسٹ میں تبلیغی دور
 خدا کے فضلوں کی بارش
 تبلیغی مشکلات

میں اجاب کرام کی خدمت میں اطلاع دی جا رہی ہے۔ کہ میں جہاز ایام (R. M. S. apnam) میں درحکومت انگریز ہائیکو (accna) درحکومت گولڈ کوسٹ میں پہنچا ہوں۔ میں نے یہ نہیں بتایا کہ ہر خط کے سینہ پر سوار ہو کر

اور غلطی سے تری پر آر دو دن میں کیا۔ تاہم میں بفضل ہائے میں۔ کہ میں جہاز پر بھی خدا کے فضل سے فارغ نہیں رہا کرتا۔ مگر میری حالت اس قدر کمزور ہے کہ خفیہ سی حرکت جہاز مجھے یاد کر دیتی ہے۔ جہاں ان دو روز میں بیشتر حصہ وقت بستر پر لیٹے لیٹے گزارا۔ جہاں وقت ملا۔ اس میں ایک دو جن ماہ قام سا فران درجاول کو جو میرا تھوڑا سا کھانا کھانے کے وقت موجود ہوتے تھے تبلیغ کی۔ انہیں سے ایک ایسی عیسائی لڑکی ڈاکٹر رضی جس نے مجھے حیرت سے کہا۔
 "Do you think you will be able to convert Christians to Mohammadanism."
 کیا آپ خیال کرتے ہیں کہ آپ عیسائیوں کو مسلمان کر سکیں گے؟

Yes Madam, I will.

I am sure, convert all
The hindu population.

ہاں! مکمل طور پر۔ مجھے یقین ہے کہ میں تمام ہندوؤں کو
مسلمان کر دوں گا۔

یہ حدوتہ دینک میسنر نے جرت میں فرقہ دہی اور پھر
انگریزوں کے ہاں "The Hindoo Mahatma" کے نام سے
پیش کی تھی جو با حضرت مسیح موعود کا پیغام نکلنے کے
بعد انگریزوں کے ہاں ایک دفعہ پوری گہرائی کے ساتھ پڑھائی
گئی۔ تو پھر ان کے ذہن پر ایسا بوجھ ڈال دیا کہ وہ ایمان
انگریزوں کے گناہوں کا جواب نہیں دے سکتے۔

یہ دینک میسنر نے اپنے قابل ذکر مکتوب میں
L. K. M. (L. K. M. Mahatma) کے نام سے
لکھا ہے کہ: "یہ صاحب ہندوستان پر چلے ہیں۔ ہندو
میں تبدیلی باتیں کرتے ہیں۔ اسلام سے دلچسپی لیتے
ہیں۔ وہ اور ان کی ہوتی ہر روز سے خوب مفصل گفتگو
اور ان لوگوں کے خیالات نہایت شہتہ اور قریب بہ کام
ہوتے ہیں۔ ان کے علاوہ خدا تعالیٰ جہاد اور دیگر کارکنان
کو بھی دقت و فرصت کے مطابق پیغام حق پہنچایا۔"

حکام سے ملاقات | چوتھی ایکری جات مسجد سالوں
کی جہالت اور باہمی جنگ
جہالت کے باعث اس سال سے متفصل ہے۔ اس نے
میں سے کوٹھل کی ہے کہ اس مسجد کو عبادت الہی کے
لئے پھر کھولا جائے۔ اور مسلمانوں کے جھگڑے کا خاتمہ
کیا جائے۔ اس غرض سے حکام کے ساتھ ملاقات کی
اور بدلتہ حالیہ کے مخصوص مسائل سے آگاہ کیا۔ ہر کوشش
گندہ کی خدمت میں قرآن کریم کی ایک کاپی پیش کی۔ جسے
جناب مہاراجہ نے گورنمنٹ ہوسپتال بریلی میں رکھ دیا
تھا۔ اور مجھے یقین دلایا ہے کہ مسجد کا معاملہ جلد فیصل
کروا جائیگا۔

ایکا میں ہند | شاعر نے کہا ہے کہ
جب وہ ہندو ملک سے ہٹ جائیں
خار وطن از سنبل و ریحاں خوشتر

مگر اس ہندو ملک کی حقیقت دہلی سے ہندو ملک کی
انہی کشتی۔ اور یہ ای وہ کیفیت نہان ملک کی طاقت
ہے کہ بیان کرے۔ جو کشتی اہل دہلی کو فرب الوطنی میں
ملکہ حاصل ہوتی ہے۔ میں نے بیگم سجادہ وفاقہ
میں آکر اس کو اور محکم دارالافتاء دارالتجارت اہل
اور دارالتجارت اہل بیگم سجادہ وفاقہ سولہ سال
موجود تھے۔ میں نے اس معاملہ پر انتظار کرتے رہے۔ خدا
جنت ہے۔ نہایت خوشی سے مسلمان دہلی داس بندہ
پر لاکر جو ہے آرام کے ساتھ آتا رہا۔ اور ہر
پری ناک و مہارت کی۔ پوری کر دیا۔ دہلی رجعت
اور ہر ممکن ہندوستان کو جو وہ خود بنا سکتے تھے۔ بنا کر
کھلایا۔ میرے ساتھ گورنمنٹ ہوسپتال بریلی میں
پر۔ جو ۲۲ میل کے فاصلہ پر ایک پیدائی کی چوٹی
پر واقع ہے۔ اور ساحل مغربی افریقہ پر صرف ایک
ہی صحت افزا جگہ مقام ہے۔ تشریف لیگئے۔ اور
رضعت کرنے وقت دہلی بنکر دس (دس) گھنٹے میں
زیریں کا تین تھپے)

غرض ہر دو صاحبان اور ان کے مددگاروں
نہایت ہی محبت کا برتاؤ کیا۔ اور مشرقی مہمان نوازی
کا نمونہ دکھایا۔ جدا ہم انبیا حسن الجراء۔ تمام
میں گجراتی۔ سندھی۔ پنجابی۔ اردو میں ہمیں پڑھنے اور
سنت عطرنگ کی زبانوں گانے کا نظارہ مجھے ہندو
پنجاب میں لیگیا۔ اور تفریق کی خالصہ گاندھ کی انہوں
کے سامنے کھینچ گیا۔ جس میں شامل ہوا تھا۔ ان احباب
شرعی کرشن چندر اور مشری ملک دیو کے مذہب پر دوستانہ
خیالات بتواریا۔ دارالتجارت اہل دہلی کا جہان طبع ویران کی
طرف اور دارالتجارت اہل دہلی کا سکھ مذہب کی طرف ہے۔ دو
مذہب کی دافنی آخر اذیقہ میں ہی محفل احباب کے اندر اپنے
معزز میزبانوں کی خدمت کے لئے کام آئی۔

گورنمنٹ کے کام کا پروگرام
میرا پروگرام | ۱۱ سالہ باندہ میں متفصل
کا قیام ۲۱ سالہ باندہ میں ایک مرکزی احمدیہ مڈل سکول
(۳) مختلف احمدی مرکزوں میں برائری مدارس (۴) نظام
(۵) ہندی شریٹنگ سکول کا اجراء۔ (۶) کل احمدی مرکزوں
کا دورہ

قبول پروگرام کے بعد | دارالتجارت اہل دہلی

پوری ہندو ہندوستان کی ہوتی ہے۔ اور ہندوستان کے ہندو
مشکلات کام اہل دہلی پر آئے ہیں۔ ہندوستان کے ہندو
ہوئے ہیں۔

(۱) سالک قصبہ کے عین وسط میں کرشن چندر اور
مسکان جی دہلی اور ۲۴ مکرہ میں۔ اور اہل دہلی کے
اور دہلی کا جہاد ہے۔ جو کہ مسکان ایک احمدی ہے۔

صرف ۲۵ روپیہ ہوا کہ اگر یہ ہندو ہوتا ہے۔
(۳۲) قیام مدارس کے لئے ہر جگہ جامعیت کے
نہایت کرنے کی کوشش میں ہیں۔ اور علاوہ مرکزی مڈل اسکول

کے دس برائری مدارس قائم کرنے کی تجویز ہے۔
(۴) کل جامعیت کو دوسرے کلوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ جن کے
نام الکافول سرکل و سرگام سرکل ہیں ابنا ہر دو سرکل کو

اختیار دیا ہے کہ وہ اپنے شاکت اضلاع بنالیں۔ تاہم جو گرد
کے دوست انسانی سے جمع ہو سکیں (ج) کل جامعیت کی ایک
مجلس اکابر سالک پانڈ میں دو دفعہ ہر سال لاوا اور وقت ضرورت

اس سے زیادہ دفعہ ہوا کرے گی۔
(۵) ہر مرکز سے ایک ہندو طالب علم جو انگریزی یا عربی

جاننے ہوں۔ سالک پانڈ سرگام ایکہ کی ٹریننگ کے لئے
آئیگئے۔ انشاء اللہ۔

(۶) تمام ہندو ہندو ۵ سالہ سکولوں میں جس کا اکثر حصہ موثر پروڈ
بعض حصہ بیدل کے قیام ہے۔ اور اس میں ۲۲ مقامات پر ۲۲
کے ہیں۔ اور ہر ایک میں تبلیغ اسلام اور اصلاح مسلمان کے ہندو

دفعہ کے کنوینشن ہیں۔ اب صرف ۸۰ میل کا ایک دورہ
بیدل سکول کا سخت حصہ لازمی ہے۔ کیونکہ اس مقام پر ہندو
جا سکتی (باتی ہے)

اس دورہ نے جامعیت کو ترقی دی۔ ہندو ہندو
دورہ کے نتائج | نے پیغام حق منہ سے سیکھ کر اسلام لے کر آئے

ہیں۔ انشاء اللہ وہ درجن سے زیادہ مرد و عورت اہل اسلام
الحمد للہ بعض دہلی کے متفکرین وہ ہندوستان کے
میں بھی جگہ جگہ ہیں۔ اور ان سیکھ کر

اسلام قبول کرنا مشکل ہو | لوگوں کو اسلام کا مزاج پانا
دہ صرف اس لئے کہے گئے ہیں کہ وہ شراب نہیں چھو سکتے ہیں

اسلام قبول کرنا مشکل ہو | لوگوں کو اسلام کا مزاج پانا
دہ صرف اس لئے کہے گئے ہیں کہ وہ شراب نہیں چھو سکتے ہیں

اسلام قبول کرنا مشکل ہو | لوگوں کو اسلام کا مزاج پانا
دہ صرف اس لئے کہے گئے ہیں کہ وہ شراب نہیں چھو سکتے ہیں

اسلام قبول کرنا مشکل ہو | لوگوں کو اسلام کا مزاج پانا
دہ صرف اس لئے کہے گئے ہیں کہ وہ شراب نہیں چھو سکتے ہیں

حضرت خلیفہ المسیح کی فائری

(۲۰ اکتوبر بعد نماز ظہر)

حضرت موسیٰ کا خدا سے کلام
 رسول کریمؐ کو حضرت موسیٰؑ کی رویت میں ترقی
 میں آتا ہے۔ رب ارنی النظر الیک اور ادھر سے جواب
 ملا کہ تیری اور میری آگے آگے فلما تجلی وہ بجلی
 جھلکا۔ دکاؤں میں موسیٰ صدقہ کیس حالت میں دیکھ رہا
 فرمایا میرے نزدیک تھپ تھپ بجلی ہوئی اسی وقت
 رویت حاصل ہوئی اور یہ صدقہ ہو رہے وہ رویت
 کے بعد ہوئے۔ اسکی تائید رسول کریمؐ کے اس اشارہ
 سے بھی ہوتی ہے۔ جہاں آپ فرماتے ہیں کہ قیامت کے
 دن سب بیہوش ہوں گے ان میں سے سب سے پہلے
 اٹھو نگا۔ اور اس وقت حضرت موسیٰؑ کھڑے ہوں گے۔
 اور ان کا اس وقت کھڑے ہونا ثبوت اس وجہ سے ہو۔
 کہ وہ جبل پر بیٹھ ہو چکے تھے۔ سووی جتنے موصیٰ کیا کہ
 حضرت صاحب کا بھی ابہام فلما تجلی وہ بجلی جھلکا
 دکا ہے۔ اور اس سے مراد بھگسو وغیرہ کے نازل
 لئے گئے ہیں۔

فرمایا یہ بھی درست ہے مسیح موعودؑ پر اس کے بائٹ
 جو تجلی ہوئی وہ آپؐ کو روان میں اور علم میں ترقی کرنا توبہ
 تھی اور دشمنوں کے لئے بھی تجلی بھاگسوس زلزلہ بن گئی
 درنا اس سے یہ نہیں سمجھا جاسکتا کہ موسیٰؑ جو بے ہوش
 ہوئے وہ ان کے لئے بظور عذاب کے تھا۔

فرمایا اگرچہ ابہام ایک ہو مگر یہ شرط نہیں کہ بعینہ وہی
 حالت دوسرے علم کے متعلق بھی پیدا ہو۔ مثلاً
 آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم پر سب میں مگر آپؐ کیلئے
 کسان میں ہونا اور ہر جا حاضر درستی نہ تھا ان حالات ہی
 قسم کے پیش آئے ماسی طرح موسیٰؑ علیہ السلام پر جو تجلی
 ہوئی وہ پہاڑ پر ہوئی اور سچ موعود کے لئے جبل سورات
 پر تجلی ہوئی جس سے آپؐ کے علوم اور عقائد میں بہت
 ترقی ہوئی۔

رسول کریمؐ اور حضرت موسیٰؑ کی رویت میں ترقی

سوال کیا کہ حضرت پر بھی تجلی ہوئی۔ اور حضرت موسیٰؑ پر بھی
 گرا حضرت کے متعلق رویت کے بعد کہ یا گیا کہ مازاغ
 البصر وما لطفی اور حضرت موسیٰؑ کے متعلق کہا کہ خر
 موسیٰ صدقہ یعنی حضرت موسیٰؑ کے حواس پر یہ تجلی طاری
 ہوئی اور حضرت کے ہوش بکا ہے۔

دیانہ درون کی حالت میں وقت تھا۔ نبی کریمؐ نے کوئی
 رویت کی درخواست نہیں کی تھی۔ مگر حضرت موسیٰؑ علیہ السلام
 نے درخواست کی تھی۔ نبی کریمؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبر کی
 کام لیا۔ اور جس مقام پر آپؐ کو کھڑا کیا گیا اس پر قائم
 رہے۔ مگر حضرت موسیٰؑ علیہ السلام نے بے صبری سے
 کام لیا۔ اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ آنحضرتؐ کو جب رویت حاصل
 ہوئی۔ تو آپؐ اسی طرح قائم رہے جس طرح آپؐ تجلی
 سے پہلے اپنے مقام پر کھڑے تھے مگر موسیٰؑ
 علیہ السلام نے جس طرح بے صبری سے درخواست کی تھی۔

اسی طرح جب درخواست پوری ہوئی تو برداشت نہ کر کے
 آنحضرتؐ نے غیبت کو جس استقامت سے برداشت
 کیا وہی استقامت شہود میں رہی لیکن موسیٰؑ جس طرح غیبت
 میں استقامت نہ کھاسکے۔ اسی طرح شہود میں برداشت نہ کر کے
 فرمایا رویت کے لئے صدقہ ہونا ضروری ہے۔

حضرت موسیٰؑ کو اسوقت زیادہ ہوا آنحضرتؐ کو بھی ایسا
 ہی ہوا تھا۔ جیسا کہ ایک صحابی فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ
 آنحضرتؐ میرے زانو پر سر رکھ کر لیٹے ہوئے تھے
 کہ وہی کی حالت ہوئی آپؐ پر ٹونوگی کی حالت طاری ہوئی
 وہ صحابی کہتے ہیں کہ اسوقت اس قدر بوجھ میری دان پر پڑ گیا

کہ مجھے اندیشہ ہوا کہ میری ٹہری ٹوٹنے لگی ہے۔ لیکن یہ
 حالت آپؐ کی ہمیشہ نہیں ہوتی تھی۔ کئی دفعہ آپؐ بیٹھ بھی
 رہتے تھے۔ کہ آپؐ پر وہی آتی تھی بعض کمزور و ناتواں میں
 آتا ہے کہ آپؐ گر پڑتے تھے۔ مگر میرے نزدیک یہ روایتیں
 معتبر نہیں ان سے مخالفوں نے فائدہ بھی اٹھایا ہے۔

اور کہہ دیا کہ خود بالحد آنحضرتؐ کو مری کا دورہ پڑتا تھا۔
 لیکن وہی کی وجہ سے آپؐ پر یہ حالت کبھی نہیں آئی۔
 فرمایا ہر حالت کشف یا ابہام میں ظاہری حواس
 میں ایک قحط آ جاتا ہے۔ اور ہر روح جسم سے ایک حد
 تک الگ ہو جاتی ہے۔ اور جسم کے تمام اعضاء ڈھیلے

ہو جاتے ہیں اور تمام حواس وحی الہی کے استقبال کیلئے
 تیار ہو جاتے ہیں۔ یہی قحط اعضاء تجلی کے وقت حضرت
 موسیٰؑ پر بھی وارد ہوا۔

کیا خطبہ ابہامیہ وحی الہی ہے۔ مولوی صاحب نے عرض
 کیا کہ خطبہ ابہامیہ کیا وحی الہی ہے۔

فرمایا۔ نہیں کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو حضرت صاحب اس
 میں بعض مطالبات پر تغیر نہ فرماتے۔ اور نہ اس کے ساتھ
 اور ابواب ظاہر کرتے۔ بلکہ یہ کلام دھبہ جو مودیؑ
 وحی الہی سے اس کے مضامین ابہام سے بتائے گئے
 ہاں اس میں اور دوسری ان کتابوں میں جو تھدی کیساتھ
 لکھی گئیں ایک فرق ہے۔ اس کے مضامین میں اجتہادی
 غلطی بھی نہیں۔ اور ان کتب میں اجتہادی غلطی ہو سکتی
 ہے۔ وہ اگرچہ تھدی سے لکھی گئی ہیں۔ مگر ان کی شان وہ نہیں
 جو خطبہ ابہامیہ کی ہے۔

فرمایا ابہام وہی ہے جسکو حضرت صاحب نے ابہام
 فرمایا ہے۔ ابہام بھی کئی اقسام کے ہوتے ہیں۔ بہت دفعہ
 نقطہ صبر کی آواز بھی ابہام کہلا سکتی ہے۔ اور وہ پاک
 قلب کے اندامیک خاص کیفیت کیساتھ آتی ہے۔ اور پاک
 ظہر قلب ہی ہوتا ہے۔ ابہام دو قسم کے ہوتے ہیں۔
 لہم کے عرفان کی لڑائی اور اس کے قلب کی صفائی اور ظہر
 کے لئے اور دوسرے ابہام کو توڑنے کے متعلق ہے۔ پہلی قسم کے
 ابہام جانا ضروری نہیں ہوتے۔ بلکہ بہت دفعہ لکھ چھانے
 لاکھ ہوتا ہے۔ اور دوسری قسم کے ابہامات خواہ کسی ہی
 حالت میں ہوں ظاہر کئے جاتے ہیں۔

ارشاد کی طرح وحی کا مطلب مولوی صاحب نے عرض کیا کہ
 مجھ پر بھیغائی نے اعتراض کیا تھا کہ حضرت صاحب جو لکھتے ہیں کہ
 مجھ پر وحی کی گئی ہوئی وہ دکھا دکھاں ہے جس سے اسکو ایک مبارک
 دکائی محسوس میں حضرت صاحب نے لکھا کہ ایک ہی ابہام بکثرت ہوا
 ہی سنے بادش کی طرح وحی ہونے کے ہیں۔ فرمایا یہی مطلب ہے
 حضرت صاحب سے سنا کہ فرمایا کہ کان مع الرسول اقم اور ان سے
 جمع اٹھ کر یہ دونوں ابہام ایک کثرت میں ہزار بار دہرائے گئے ہیں اور فرمایا
 ان کو ایک ہونے کی گویا ہر بار دکھا اور ان ابہامات کا سلسلہ شروع ہو گیا
 اور صحیح کو ناکہ کیلئے اگلے تو سلسلہ جاری تھا۔ اس سے مطلب یہ ہے
 کہ یقین دایا جاسکے کہ واقعی تو یہ ہے چنانچہ جب وہ ابہام ہوا ہے

حضرت صاحب نے فرمایا کہ ابہام دو قسم کے ہیں۔ ایک وہ جس سے علم حاصل ہوتا ہے اور دوسری وہ جس سے علم نہیں ہوتا۔

جواز سود کے لئے معنی ناکام قرآن کریم میں سود کا ذکر

مصنف صاحب رسالہ مسند احمد اور مسند ابی داؤد کا مستحق کی ہجرات قابل حیرت ہے کہ انہوں نے سود کا جواز ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور وہ آیت جنہیں وہ بالکل صحیح طور پر تائید ہے ان کے متعلق کہتے ہیں کہ آیت الذین یاکفون الربوا لا یموتون الا کما یشیر الذی یحبیط النشیمۃ من المس الخ اور آیت ذروا ما بقی من الربویہ اور قلن لعلکم تلحقوا فذوا جرب من اللہ ورسولہ اور آیت یا ایہ الذین آمنوا لا تأکلوا الربوا مضاعفاً مضاعفہ۔ ان سے مراد صرف وہی رہا ہے جو سود کے ٹک لیا کرتے تھے۔ ورنہ وہ بالانسیمہ سے یعنی یہ کہ ایک آدمی مثلاً ایک سال کے لئے قرض لے لیا اور پھر سود مقرر کر لیا جو ہر ماہ اس سے وصول کیا جاتا۔ اور سال ختم ہونے پر اس سے قرضہ طلب کیا تاکہ اگر کسی کا قرض نہ ہوتا تو وہ اجل زیادہ کھدیتا اور اسے سود بھی لے لیتا۔

نچمال، نصف صاحب مذکور اس قسم کے رویے جو سود میں رواج پھیل چکا تھا اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے بانی اور قسم کے سود کی اس سے ممانعت نہیں بانی جاتی لیکن یہ بات بالکل غلط ہے کیونکہ قرآن شریف صحت انہی لوگوں کیلئے ہوتا تو ایک صورت ان کے خیال کے مطابق ہونی ممکن تھی مگر جب قرآن تمام دنیا کے لئے آیا اور ہمیشہ قیامت تک رہیگا اور ضروری ہے کہ جو حکم اس میں ہو اسکو جب تک شریعت خود متبدل نہ کر دے۔ عام سمجھا جاتے۔ اب اگر سود کی وہ طرز نہیں رہی جو اس وقت اب میں تھی۔ بلکہ وہ طرز ہے تو ان کے ہاں ہر ماہ سود لیا جاتا ہے۔ اور جب سود ہی سے فائدہ نہیں ہوتا۔ دنا جو سود لیا گیا ہے اسے سود نہ کھاؤ۔ اور اگر سود کھاؤ گے تو خدا اور اس کے رسول سے جنگ کے لئے تکرار ملانے دیا جاتا ہے۔ اس قسم کے سود پر نہ چسپاں کی جائیں۔ در نہ مصنف نے یہ بات ثابت کریں کہ نفعت میں وہ صورت کہتے ہیں

قسم کو بھی جو سود میں مانع تھی۔ اور کسی دوسری قسم کو نہ مانع تھی پھر میں پوچھتا ہوں جب قرآن کریم قیامت تک کیلئے نازل ہوا ہے تو اس کے لئے زمانہ کے لوگ اس کے مخالف تھے تو بتلاؤ کہ اس وجہ سے طریق بالکل نہیں رہا۔ جو سود میں مانع تھا تو کیا بات بھلا ہو گئی ہے۔

پھر جب وہ لکھتے ہیں کہ علم تھا کہ ایک وقت میں تجارت کے طور پر سود لیا جاتا تھا۔ تو اسے اپنی جامع اور کامل کتاب میں پہلی شان کے متعلق فرمایا ایوم الکملت لکم دینکم وانتم صبیحہ علیکم نعمتی ورضیت لکمہ الاسلام کیا اس میں اس قسم کی تجارت کے متعلق کہاں حکم ہے کہ تم سود اختیار کرو خصوصاً جب بعض مسلمان اپنی قوم کی ترقی اور اس کے عروج پالنے کا قصد ہی اس پر سمجھتے ہوں

اس میں کوئی شک نہیں کہ ایک آیت سے مصنف صاحب نے یہ بات ثابت کرینی کی کوشش کی ہے مگر تھوڑی سی جلی ہانسنے اسے کو بھی معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ کس طرح انکو دھوکہ لگا ہے۔

پھر صحابہ میں سے بڑے بڑے جلیل القدر صحابہ تجارت کا پیشہ کرتے تھے کوئی ان کے متعلق کہیں بھی بات تو کرے کہ ان میں سے کسی نے ایسے سود کو جائز سمجھا ہو اور یہ ہو پس جب صحابہ میں سے اس طرح پر کسی نے بھی تجارت نہیں کی یعنی شرع سود لیکر۔ تو کون کس طرح یہ معلوم ہو جائے کہ یہ سود جائز ہے۔

پھر میں کہتا ہوں اگر سود میں سے اسکی خاص قسم ہی حرام تھی۔ جو عرب میں تھی اور بانی دوسری صورت جائز تھی تو اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں اس قدر تشدد کے ساتھ نہ کہتا کہ ان لعلکم تلحقوا فذوا جرب من اللہ پس اللہ تعالیٰ کا سود کے متعلق اس طرح پر تشدد کرنا بتاتا ہے۔ کہ وہ سود کو بالکل دنیا سے مٹا دیا جاتا ہے۔ اور اس کے باقی رہنے کی کوئی صورت جائز قرار نہیں دیتا۔

مصنف صاحب لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اصل اللہ البیع وحریم الربوا میں جس طرح ربا کو عام رکھا ہے اسی طرح بیع کو عام رکھا ہے مگر وہ دھوکہ عام کے خراب اور سود کی بیع کا جائز ہے جس طرح بیع پر صورت میں حلال نہیں ہاں ہی طرح سود بھی ہر صورت میں حرام نہیں بلکہ

ان کو بھی معلوم ہونا چاہیے تھا۔ کہ ہم اگر حرام خراب کی بیع کو حلال نہیں سمجھتے تو اس لئے کہ خدا اور رسول نے اسکو حرام کر دیا ہے اور بیع بیع میں اچھا ہے اگر سود کے جواز کیلئے بھی نفس آجاتی۔ تو ہم مان لیتے ہیں ہم ہی نے اصل اللہ البیع وحریم الربوا کے کہتے ہوئے ہر قسم کے ربا کو تو حرام سمجھتے ہیں مگر ہر قسم کی بیع کو جائز سمجھتے۔ کہ خدا اور اس کے رسول نے بعض بیعوں سے ملو کر کیا ہے۔ مگر کسی قسم کے سود کو جائز قرار نہیں دیا کیا (باقی) شہر حسین سورہی فاضل

اسلام اپنا دین اس پر نہیں لے لا فرقہ کے میدان کا زار سے

سارن پانڈ کے ریتے ساحل پر ایک کشتی میں بیٹھے ہمارے مولوی بکری سفید دمنبر لہروں کو اچھلتے بھانڈے ایک دوڑ سے نکل کر گھر گئے۔ چھپتے۔ چھپتے۔ چھپتے۔ ناچتے کودتے دیکھ کر اور کالے کالے دیروں جسم تو منڈھٹے مارا دار اور تھوڑے گھبراہٹوں کو ان سفید دمنبر پر یوں کے غل میں گاہ گاہ غائب ہوتے اور واپس آتے ملاحظہ کر کے اندر ہنسا کا نقشہ ہنکھوں کے سامنے آگیا۔ اور تخرہ کشتی کے تخت سے میں نے اپنے چپائے گلہام اسلام کو یاد کیا اور ایک عاشق زار کا سا دل دیکر اپنے پادشاہ کو خوش کرنے کیلئے ذیل کے اشعار سونڈ کئے۔

عبدالرحیم فیض

اسلام اپنا دین ہے اس پر نہیں لے سر پر ساجے جنگ پاؤں توڑیں گے اسلام پر نہا میں اسلام کے میں پیدا محبوب بیٹا ہے اپنا ہر جہیں ہے اندھیر ہے جہاں میں تاریک سارا عالم روض سماں روشن اپنا میں ہے شہید کی اپنے خاتم کو کن بزمیلا دشت جہل سے خطرہ صاف نہیں ہے

جنون نہیں بنگر لیلی کو تو منڈھٹے میں ہے یہ خدا ہمارا لیلی میں ہے اٹھ کے میں ساری خطا کے میں ہی لای خائن ہر سال ہم کو وہ صاحب میں ہے ہمارے دلیں دیکھ کر دلیں درد عشق میں ہر دل وہ اچھا ہے لیلی

اس کا بھی وہ سہی دی میں تھا نظر بھی ہے میں کاجا نہیں ہے نڈھٹا ہی کو بخشن وہ زور ہے سر اس کو نہ کھوڑ دیا اسلام اس کا لیلی

پاکستان

یہ مانا کہ آپ استہاری اور بات سے بدگمان
ہونے لگے۔ مگر پھر بھی عیال کی رحمت سے یوں نہ ہوا چاہو
صرف ایک ہفتہ ہمارا اجام صحت استعمال کیجئے اس وقت اور آسانی
آپ کا اس کو پروردگار بخاتہ آئے گا یہ نہیں کہ
موت جڑھاتا ہے جسم میں خون اور اعضاء ٹھیک رہتے
پیدا کرتا ہے۔ ہر ایک اعضاء اور بانی ہوا میر کیسے لٹائی ہے
وہ رسم حال و تعلیل کرتا ہے پڑا یا یوں کے بعد کی پروردگار
ختمہ ظاہر چیز ہے۔ اس کے ایک قطرہ تہ نامہ اور ایک نور

دن صبح سید ابو تکلیب سارچہ چمکے ہو تو آج اپنا وزن
 چھٹے چم ایک ہفتہ دو ایپنے کے بعد حالات موجودہ سے
 تالا بد کر کے دیکھئے زمین آسمان کا فرق ہو جائیگا۔ ایک ہفتہ میں
 ایک سو فٹ اور بلن نوا لگا کر چم نہ ہو جائے تو ہمارا ذرا ایسی
 دلیل قیامت میں مستند نہ دلاؤ آخر تقویٰ دو آب کو کہیں

مسلمون

سب سے پہلے لکھو جلد چھ فصل ثانی مثالوں کی برائی یا باری ہو کر
ایک دیکر دیکر میں بڑا آدمی نہ ہو جاؤ گا۔ اور آپ خدا نخواستہ
بے نہ ہو جائیگے۔ کاشحہ کی بازاری بس ایک ہی مرتبہ
ہوتی ہے درجہ کو نہیں لکھ لکھیں آئی اگر اس سے آپ کے
ہو چکا تو آپ اپنے احباب سے اس کی خریداری کی
برصغیر میں کرینگے۔ در نہ دغا بار کی زندگی

وہیں پہنچا ہمارا جامِ صحت تو یہیں اسقدر فروخت ہوا
یہ اشتہار کی مطلق ضرورت نہ تھی مگر بعض احباب
اصرار سے یہ اشتہار دیا جاتا ہے تاکہ دیگر بندگان
جو اس کے فوائد سے واقف نہیں ہیں مطلع ہو جائیں

رسالہ خفایہ کے خیال سے قیمت بھی ایسی رکھی ہو

حضرت ایک روپیہ ہر مضمحلہ ڈاک پر مسخر فرما کر
 نوٹ اتین شیشی کے خریدار کو پینگ معاف
 اور چھ کے خریدار کو پینگ اور مضمحلہ ڈاک و نوٹ معاف

مفتی محمد امجد علی شاہ صاحب

یہ شخص حضرت مسیح مصلوہ کا چہرہ یا چہرہ امراض شکرہ کو پہننے پر مفید ہے
 اسے پہنایا یہ میری کی بھانڈ ہے۔ میرا دل صاحب نے ستر برس
 تک استعمال کیا ہے جس سے ثابت ہوا ہے کہ قبضہ مریمہ
 صفا کی کچھ شہید ہے۔ بلکہ میں نے مرض الفلوائڈ میں جس میں
 استعمال کیا یہ ثابت ہے اس لئے کہ حکم طبیہ کیوں اسباب کے طور پر
 چاہیے۔ جو ایسے تو کول پر کام آدین حریف، یہاں کی شہید سونے وقت
 کھانسی قبضہ وغیرہ شکریت رنج ہوتی ہے قیمت کو اپنی سکہ۔ یہ
 اعلیٰ شکرہ افضال امراض شکرہ کو پہننے پر مفید ہے۔

جو کوئی ایسا دیکھتا ہے خواہاں ہوتا ہے

جناب کا اعلان صاحب مدرسہ سکول لکھنؤ نے بوجھان لکھتے ہیں
 مستند و افتخار کیلئے متین سیویاں منگوائیں گیں مضبوط میں
 کوئی ایک بار دیکھتا ہے غلام ہونا ہے ادا قی آپ کی بے نظیر
 جادو پر جس قدر مبارکبادوں اور احسان انوں کو کبھی قیمت نہیں
 دے ایسے پرزہ کچھان مرضی ہو گا لیں چھ روپے بغیر پرزہ ہے
 بچہ فضل کریم عبدالکرم قادیان

سزا کا بدلہ لیں یہ نہایت عمدہ فنی آسانی سے ایک نو عمر
میں چھاپ لیتا ہے ایک کاپی لگا کر پچاس ساٹھ کا نقد چھپ
تے ہیں عموماً تمام ایسے حضرات کے لئے جو چھپائیاں
تہنات چھاپنا چاہیں خصوصاً مسٹرڈن تاجروں اور تبلیغ
نے کے لئے انھوں کے لئے نہایت کفایت اداکار آراء و اقلام
مفید ہے کارڈ سائز سے۔ لیٹر سائز ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶

عبداللہ ملک کا شہزادی پریس قادیان پنجاب

تجربہ نگار اردو

صحیح بخاری صرح اللقب علیہ السلام اللہ تسلیم ہو
 مگر امام بخاری نے شہرت روایت کے ثبوت میں ہر مضمون کی
 کئی تا سیکھل و تا تمام حدیثیں بھی جو مذکور ہیں پچھن فلان و فلان
 نے کتاب کو اور بھی طویل کر دیا ہے جس سے اختلاف وقت اور پیشانی
 ہو جاتی ہے الاحمد للہ کہ نویں صدی ہجری میں علامہ حسین بن
 مبارک زبیدی نے کمال محنت پہلے تو بخاری کی مستند حدیثوں کو یکجا کیا۔ اور پھر ان میں سے
 ہر ایک مضمون کی صرف ایک ایک ایسی جامع اور حاوی حدیث انتخاب فرمائی۔ کہ پھر کسی دوسری کی ضرورت
 رہے چنانچہ علامہ نے عرب و شام کے اصحاب و اساتذہ میں عطا فرمائیں اسی دریا بکھر ہوئی بخاری بخاری
 کا یہ سلیس اردو ترجمہ اعلیٰ ذہنی کاغذ پر چھاپا گیا ہے جسے دیکھ کر ظاہر ہوں کہ حیرت ہو جاتی ہے کہ اتنی بڑی کتاب
 کا اتنا مختصر انتخاب۔ عاشقانِ رسول و رسولِ خدا کے ایک بے ہمت شاگرد ہے۔ تمام فضائش بنام
 محمد سید محمد فیروز الدین اینڈ سنز بلاشرز لاہور متصل کٹرہ ولی شاہ کے نام لکھی جائیں قیمت ہر

نرخ نامہ اشہارات

دست	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰
ایک سال	۲۰۰	۱۰۲	۷۰	۴۰	۲۰	۱۰	۵	۳	۲	۱
چھ ماہ	۱۰۵	۵۲	۳۸	۲۲	۱۲	۶	۳	۲	۱	۰.۵
تین ماہ	۵۵	۳۰	۲۰	۱۲	۸	۴	۲	۱	۰.۵	۰.۲
ایک ماہ	۲۲	۱۲	۸	۵	۳	۲	۱	۰.۵	۰.۲	۰.۱
دو بار	۱۲	۵	۳	۲	۱	۰.۵	۰.۲	۰.۱	۰.۰۵	۰.۰۲
ایک بار	۵	۲	۱	۰.۵	۰.۲	۰.۱	۰.۰۵	۰.۰۲	۰.۰۱	۰.۰۰۵

ضمیمہ جو دو صفحہ پر ہو اس کی اجرت بالکل
 دس روپے اور اس سے آگے کی دو صفحہ اور سیکڑہ
 فی سطر ۴۴ اجرت ایک بار کے لئے۔

نیچر الفضل قادیان گور و اسپور

یہ ہر بزرگ تبلیغ کیلئے مختلف مقامات میں دورہ فرماتے
 رہتے ہیں۔ آپ ان سے تصدیق فرمائیجئے اور آپ خود
 لازم ہوں یا اور کچھ کاروبار کر رہے ہوں تو اپنی پوری کچھوں کو
 سکھاد کر گھر اس وقت فائدہ نہ اٹھا دیں تو آئندہ کسی اور سے
 تھکرے وقت میں ان کے کام آئیگا۔ جائدا تلف ہو سکتی
 ہے۔ مگر یہ دولت کبھی ضائع نہیں ہو سکتی۔ لہذا
 اگر کما ناچا ہو تو ہم سے صاحبوں بنانا
 چاہئے جو پچھلے ہمارے سیکھ لو نہیں ساتھ دینے کے بجائے
 ہندو روپیہ گیسٹ پر سوپ کے مانند صاحبوں کی محبت جلتے
 کی مشین ہر ماہ مفت مگر نام بھولتی کدہ کرانے کی اجرت
 تین روپیہ علیحدہ ہوگی۔ صاحبوں کی ترکیب اور مشین کے ہر ماہ
 انوار نامہ بھی روانہ کریں جس پر لکھا ہو گا اگر ہم بذریعہ تحریر
 انگریزی و دیسی بغیر تحریر دستم کا صاحبوں اور مشین دلائی کے
 سوا اگر مشین بنانا نہ سکے یا اس میں دگنا مانع نہ ہو یا
 مشین میں ایک اور سے چار دس تک وزن کی لکیر نہ بن سکے
 یا پچھلے ہر ماہ بذریعہ حالت ہم سے وصول کریں یا پچھلے ہر ماہ
 وصول ہونے بغیر تعمیل ہوگی۔ نیچر الفضل و دستکاری دہلی

دوا احمدی بزرگوں کی شہادت

مسلمانوں کا کام بدظنی نہیں ظنوا المؤمنین خیر اعدائے فضل
 کرم سے نوسال سے میں یہ کام کرتا ہوں اور ہندوستان کے ہر حصہ
 میں میرے شاگرد ہیں مگر جو بھی دوا احمدی بزرگوں کی عافی شہادت
 پیش کرتا ہوں سنئے حضرت علامہ مولوی غلام رسول صاحب دیکھی
 دمولوی محمد ابراہیم صاحب بقا بوی احمدی مبلغین سلسلہ علیہ
 ارشاد فرماتے ہیں کہ
 مجھے خود رسالہ دستکاری سے صاحبوں پر ناسکھ دانی جیسا
 صاحب آپ کے اشہارات کو پڑھ اس کے مطابق پایا دانی پاؤں
 تیل میں ساڑھے چار سیر صاحبوں نیار ہوا جس پر ساڑھے چودہ آنہ
 لاگت یعنی میں سے نیچر صاحب رسالہ دستکاری کے مصالح دیکھے
 دستکاری کی کمی یعنی تصدیق ظاہر ہے پس نیچر صاحب رسالہ
 دستکاری کے اخلاص و اشہارات کو کام چھوٹے اشہارہ دیکھی
 طرح سمجھنا قیاس مع الفارق اور بدظنی محض اور خود مخالف دیکھی کہ
 ایک نہایت مفید صنعت اور فائدہ بخش دستکاری اور اصل و
 آسان روزگار سے ہر شخص کو دی میں رہنا ہے (دیکھا ہر روزگار)

کی شہادت

احمدی خواتین میں غفلت اور سستی نہیں ہونی چاہیے

کچھ عرصہ پہلے مکرم ایڈیٹر "الفضل" نے ایک مختصر مقررہ ایک سوزہ جن کے سوال کے متعلق بھی تھی۔ اور اس خاص طور سے اپنی احمدی بہنوں سے کہا تھا کہ اس سوال کا جواب دیں۔ سو اپنی ناقص سمجھ کے موافق بھیجی تھی۔ خواہ احمدی خواتین کے ناچار بھی اپنے لیالات ظاہر کرتی ہے۔

ہماری بہن بہن بہن پرانی احمدی صاحبہ تھیں۔ کہ دینی خدمات میں کچھ سورتاں برجوش حصہ نہیں لے سکتیں۔ اور ہمارے راستے میں کیا روئیں ہیں۔ اس کے متعلق ہم احمدی سورتاں کو اپنے نفس کا صاحبہ کرنا چاہیے بات یہ ہے کہ ہم میں وہ برجوش نہیں جو صحابہ خواتین میں ملتا ہے۔ وہ اپنے باؤں سونچو میں زیادہ وقت خرچ ہوتا ہے۔ اور شاید بال دہگے خانہ داری کا بوجھ وغیرہ بھی اس کے مانع ہوں۔ مگر میں کہتی ہوں۔ یہ غلط ہے۔ اگلی میں جی برجوش ہے۔ اگر طبیعت خدمت اسلام پر مائل ہے تو کوئی مشکل نہیں کہ حل نہ ہو سکے۔ ہم نئی تعلیم کے سرچھی الزام سے بچ سکتے ہیں۔ کہ اس میں دین کی خدمات کی ضرورت جیان ہی نہیں کی گئی۔ انگریز طیرہ تک خواہ لڑکی بڑھ جائے۔ مگر اس کے خانہ داری کا بوجھ ہو سکیگا۔ نہ خدمات دینی کا طریقہ اسکا ہے۔ ہم لوگ میں تعلیم اول قوس ہے کہ نہیں۔ اگر کسی بہن کو ترقی کا شوق ہی ہوا۔ تو وہ ایسی تعلیم چننے کے درپے ہوتی۔ جو دین کو کھسنے والی ہے۔ میں تو چاہتی ہوں۔ خدا نے لایزال ایسا زمانہ ڈالے۔ کہ ہمارے گھر صحابہ خواتین کی زندگی کا نمونہ ہوں۔ ہمارے کاروبار معاملات وغیرہ ہر ایک حرکت سکون قرآن کریم کے احکام کے موافق ہو۔ سلام علیک درمہ اللہ۔ مرحبا و جزاک اللہ کاروبار ہماری بھانجیوں تک پڑا جائے۔ جتنی انگریزی طرز و طریقہ گفتگو و فیشن سے ہماری

بہنیں ہماری بھیاں متاثر ہوتی ہیں۔ اس کے زیادہ۔ عربی و اسلامی طریقے سے متاثر ہوں۔ ہمارے مہربان فرخوہ حضرت علیہ السلام نے ہمیشہ مجلسوں پر خواتین کو سمجھایا۔ قرآن مجید کے درسوں اور تقریروں میں فرمایا کہ عورتوں میں بھی دینی تہذیب اور جوش بڑھانا چاہیے وہ بھی بہت کچھ ذمہ دار ہیں۔ مگر میں کیا کہوں اپنی بہنوں کو کہ ان کے کان پر جوں نہیں سنیں۔ اور ہر شے انہیں کان سے گنا اور دیا۔ خدا نے ہم عورتوں کی یہ ناقص عقلی اور کہ نہیں کہا کہ ہم میں بھی پیشگی۔ مگر میں قوم مردوں کو بہت زیادہ ذمہ دار بناتی ہوں کہ وہ بہت کچھ عورتوں کے اس نیکی میں حصہ نہ لینے کا باعث ہیں۔ بیشک وہ روکا تو نہیں۔ مگر ایک حد تک ذمہ دار ضرور ہیں۔ انہوں نے اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی پاک کلام میں مردوں کو کھانا کر کے فرمایا ہے۔ الرجال قوامون علی النساء یعنی مرد عورتوں کے موٹہ ہیں حاکم ہیں۔ مالک ہیں۔ مگر وہ بھانے اس کے کہ ادب سکھاتے۔ دین سکھانے کا حکم دیتے دوسروں کو دین سکھانے کا فرمان دیتے۔ ہر ایک نیکی میں حصہ لینے کی امداد فرماتے۔ فرب عورتوں کو دنیاوی احکام اور امور میں ہی محکوم سمجھا۔ کسی عورت نے اگر دین سکھانے کا شوق ہے تو کوشش بھی کی۔ تو مردوں نے روکا یا کہ ہم جو حصہ لینے والے ہیں۔ عورتوں سے یہ نہیں ہو سکتا۔ پھر یہ بھی ایک بھاری اور سب سے زیادہ مصیبت ہے کہ ہم عورتوں میں جہالت اور تجربہ کی مرض بہت زیادہ ہے۔ دوسروں کو نیکی تو انھاری اور ناجہزی سے سکھاتی جاسکتی ہے۔ مگر جن طبیعتوں میں تجربہ اور خودی کا مرض ہے۔ وہ سخت ڈنٹ لیتی ہیں۔

میں نے شاید بہت سی باتیں غصے سے بھی کہیں مگر ایک طرح سے یہ باتیں بھی عورتوں کو دینی معاملات میں حصہ نہ لینے میں ایک حد تک ماری ضرور تھی۔ ایک اور سبب شاید عربی اور مسلمانی بھی ہو۔ عورتیں خود کو کوئی کام کرنا جانتی نہیں ہیں۔ آپ مردوں کی مالی محتاج ہیں۔ تو دوسروں کو کیا امداد دے سکتی ہیں۔ خصوصاً نئی لڑکی تو بالکل کام کرنا نہیں جانتی۔ ہماری بھیاں خود تعلیم کھانے کی کوشش کریں۔ اور اپنی بہت سی بیگس بہنوں کی مدد کریں۔

ان کو دین سکھادیں۔ ان کو بھی اس چیز فیض سے بہا کریں۔ جو دنیا میں ان کے لئے بہتری کا موجب ہے۔ یہ بناؤ سنگار یہ دنیاوی تلوہ حشر یہ ہند روزہ میں نیکی تاقیامت کام آئے وال چیز ہے۔ حضرت امام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ کی نسبت عالی قدر مرد و عورتوں کا ساری تعلیمات موجود ہے کہ نصیحت دین اپنا عائشہ کے مگر عائشہ رضی اللہ عنہ نے دین سکھانے کسی جو بہتر کی کی ڈگری یافتہ تھیں۔

دعا ہے کہ خدائے کبریم ہم لوگوں کو خدمت دین کا جوش و رغبت فرمائے۔ ہم سے غفلت و جہالت کے پورے دور کٹے۔ قرآن حمید عابدات اور تعلیم حضرت یسوع موعود پر کامل ایمان و عمل عنایت کرے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی تربیت و تلقا زیر پروردگار سے حاصل کرے۔ مردوں کو بھی ہمارے حال راز پر رحم و کرم کرنے کی توفیق عطا فرمادے۔ والسلام خواہ ناچیز سکینۃ النساء از نادیاں

مولوی محمد علی صاحب کے متعلق ٹپکلی نصیحتیں

گذشتہ پرچم میں مولوی محمد علی صاحب کے متعلق ٹپکلی نصیحتیں کے کتبائع کردہ الفاظ کی بنا پر لکھا گیا تھا۔ ان پر مودود خواہ کرنے سے ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ کہ غالباً مولوی محمد علی صاحب کسی بکھرے سے مولوی محمد علی صاحب نے یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ اس میں گورنمنٹ کے خلاف تلوار اٹھانے کی تحریک کی گئی ہے۔ اور اس بات کو وہ مولوی محمد علی صاحب کے ٹپکلی نصیحتیں میں لائے ہیں۔ جس کے جواب میں انہوں نے اس منہوم سے انکار کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ ہندوستان میں تلوار اٹھانے کے لئے میں تو کبھی کبھار ہکتا ہوں۔ ہمارا گاندھی اور علی برادران وغیرہ بھی اس کی اجازت نہیں دیتے۔

اگنی موافق ہی بات ہے۔ تو ہم اپنے پیسے الفاظ میں لیتے ہیں۔

[illegible]

ردیف	نام و درجہ کنندہ	مقام	نمبر	نام و درجہ کنندہ	مقام	نمبر
۲۱	مید محمد افضل صاحب	مالاکنڈ	۱	منشی نفع محمد صاحب	مالاکنڈ	۵۳
۲۲	بابو نصر اللہ خان صاحب	مردان	۲	سیاں بی بی کنش صاحب	"	۵۵
۲۳	" " " "	"	۱	نذیری احمد صاحب	"	۵۶
۲۴	گھائی الدین صاحب ٹیکسیدار	"	۲	سید رحمت علی صاحب	"	۵۷
۲۵	سیاں محمد حسن صاحب	"	۱	سیاں محمد رمضان صاحب	"	۵۸
۲۶	حمزہ اختر خان صاحب	"	۳	منشی حبیبہ سخاں صاحب	بجے الی	۵۹
۲۷	میر اکبر صاحب	"	۱	جامعت شہر گجرات	گجرات	۶۰
۲۸	منشی فضل دین صاحب	"	۱	الہداد خان صاحب تیروار	کھلاڑا	۶۱
۲۹	مستری آبی کنش صاحب	"	۱	بابو شاہ سوار صاحب	فیروزپور	۶۲
۳۰	آبی کنش صاحب نیر احمدی	"	۱	بابو شریف احمد صاحب	"	۶۳
۳۱	سیاں محمد یوسف صاحب	"	۱	جامعت انٹلٹ آپے	مانڈل	۶۴
۳۲	عبد الحکیم صاحب	"	۱	علی احمد صاحب سوداگر	بنوں	۶۵
۳۳	چوہدری غلام احمد صاحب ٹیکسیدار	پاکپتن	۲	ابوبکر صاحب جدہ (عرب)	جدہ	۹۶
۳۴	جامعت گھنڈے	گھنڈے	۱			
۳۵	جامعت نغمہ و باسنگ	سہبانگ	۲			
۳۶	چوہدری سردار علی صاحب	بجی	۱			
۳۷	مید اعجاز حسین صاحب	دہلی	۵			
۳۸	مرزا محمد شفیع صاحب	"	۲			
۳۹	جامعت احمدیہ دھلی	"	۲			
۴۰	ڈاکٹر عبد اللہ صاحب	کوئٹہ	۱			
۴۱	ماسٹر غلام محمد صاحب	"	۱			
۴۲	احمد اللہ خان صاحب	"	۱			
۴۳	محمد اسلمیل صاحب	"	۱			
۴۴	مستری عبدالغنی صاحب	"	۱			
۴۵	سیاں کریم کنش صاحب	"	۱			
۴۶	محمد اسماعیل صاحب ٹانگہ والا	"	۱			
۴۷	فیروز الدین صاحب درزی	"	۱			
۴۸	میر نذیر حسین صاحب	"	۱			
۴۹	منشی ظفر احمد صاحب	مالاکنڈ	۱			
۵۰	منشی شبیر حسین صاحب	"	۱			
۵۱	منشی رحمت علی صاحب	"	۱			
۵۲	منشی ذلی محمد صاحب	"	۱			

میزان حصص ۱۲۶۔ رقم ایکڑ اڑھائی ۱۰۸

تشہید الافغان وی پتی ہیں

جن خریداران تشہید کے ذمے سالانے مابقی
 خصوصاً ۱۹۲۱ء کا بقایا ہے یا جنہوں نے تاحال
 ۱۹۲۱ء کی قیمت نہیں دی یا انکی قیمت اکتوبر ۱۹۲۱ء
 تک ختم ہو گئی ہے، ماہ نومبر کا تشہید دی پی بھیجا
 جائیگا۔ میں امید کرتا ہوں کہ اسے وصول فرما کر مشکور
 فرمائینگے۔ نومبر کے تشہیدیاں حضرت صدر اللہ علیہ السلام
 کے مقابلہ میں یک نامری ایک نہایت شاندار
 مضمون چھپا ہے

(میں تشہید قادیان)

میزان حصص ۱۲۶ - رقم ۱۰۰۸ - بخش ۱۰۰۸

تشیخ الافغان وی پی ہیں کے آتے

جن خدیوارانِ تشہید کے فمے سالانے ماسبق
 خصوصاً سن ۱۹۲۰ء کا بقایا ہے یا جنہوں نے تاحال
 سن ۱۹۲۱ء کی قیمت نہیں دی یا انکی قیمت اکتوبر ۱۹۲۱ء
 تک ختم ہو گئی ہے، ماہ نومبر کا تشہید دی پی بھیجا
 جائیگا۔ میں امید کرتا ہوں کہ اسے وصول فرما کر مشکور
 فرمائیں گے۔ نومبر کے تشہیدین حضرت علیؑ علیہ السلام
 کے مقابلہ میں یحیٰ ناصرؑ ایک نہایت شاندار
 مضمون چھپا ہے ۔

(مینجر تشیڈر قادیان)

الفضل

قادیان دارالامان - ۳۱ اکتوبر ۱۹۲۱ء

۱۳۲ھ سے مسلمانوں کی امیدیں

مسلمانوں میں حضرت امام مہدی کی آمد کا انتظار جس لذت کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ اس کو مد نظر رکھ کر حجاب طرابلس کے بعد خواجہ حسن نظامی صاحب نے اپنے مخصوص طرز تشریح میں چند رسائل تالیف کئے۔ اور انہیں مسلمانوں کے اس دیرینہ خواب کی تعبیر ان کے حسب مشائخ تبتائی۔ کتاب مہدی آئے۔ اب سچ مازلی ہوئے۔ اب انگریز بادشاہ مسلمان ہو۔ اب پارلیمنٹ نے اعلان اسلام کیا۔ اب امیر کابل نے ہندو کا دھوا بول دیا۔ اب حبیب اللہ خان کے ظلموں کی حرکت کی۔ اب نصر اللہ خان نے سیاحان و رنیا۔ اب تہ کوٹ اپنے دشمنوں کو ہال کیا۔ اب مسلمانوں کی کھڑی ہوئی سہوٹ واپس آئی۔

ان تمام واقعات کے ظہور کے لئے خواجہ صاحب نے بہت تھوڑی مدت مقرر کی۔ تاکہ زیادہ عرصہ کے غم سے لوگوں کا حقوق بنی مدہم ہو جائے۔ پہلے ۱۳۲ھ مقرر کیا۔ پھر جب اس میں بھی امید نہ برائی۔ تو ۱۳۳ھ اور شدہ شدہ ۱۳۳ھ قرار دیا۔

اب معلوم ہوتا ہے کہ انتظار کی زحمت اٹھانوالا کا پہلہ صبر بربز ہو چکا ہے۔ اور وہ ۱۳۲ھ کو اپنی امیدوں کے پرانے کا آخری دتہ سمجھ کر فیصلہ کر چکے ہیں کہ اس آگے اور انتظار نہیں کرنا پڑیگا۔ کیونکہ اس سال امام مہدی ظاہر ہو جائینگے۔ اور اب مسلمانوں کی قسمت کا ستارہ چمک اٹھیاگا۔ یہ بات میں زبانی سننے کا بھی موقع ملتا ہے۔ احوال میں اخبار گنہری لاہور نے، ۲۰ اکتوبر کی اشاعت میں ایک فوٹ بعنوان ۱۳۳ھ کے ساتھ مسلمانوں کی کچھ امیدیں شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔

”مسلمانوں کی ان کتابوں میں پیشگوئیاں تھیں

مشہور ہیں ۱۳۲ھ کے متعلق بہت زیادہ پیشگوئیاں موجود ہیں۔ گو میں برصغیر اسلام اور مطابق شریعت کی پیشگوئی پر یقین کرنے کی ضرورت نہیں۔ تاہم دیکھو کہ اس سب سے پہلے جو پیشگوئیاں پوچھی ہیں۔ وہ سب پوری اتنی ہیں۔ بلا لحاظ یقین کرنا ہی پڑتا ہے حضرت شاہ نعمت اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا آیت اللہ نقیہ فارسی ہندوستان کے اکثر مقامات پر ایک محفوظ ہے۔ ان کے فرماں کے مطابق ۱۳۲ھ سے مسلمانوں کے لئے ایک مبارک سال ہے۔ اور اسی سال تمام ایشیاء میں مسلمان ہرجہ و مرجہ خجاب اور کامیاب ہینگے۔ اب کتاب میں لکھا ہے کہ مہدی ۳۲۱ھ اسلام اسی سال میں پیدا ہونگے۔ ایک کتاب میں لکھا ہے کہ اس سال میں ترک اپنے حریفوں پر غالب آئینگے۔ اور مسلمانوں کی سلطنت وسیع قوی ہوتی ملی جائیگی۔ شہان صدور سے بہتر و ذلیل ہوتے چلے آئے ہیں۔ اب اگر خدا انیرا فضل و کرم کرے۔ تو اس کے رحم و لطف سے کچھ بعید نہیں۔“

یہ تحریر تبتائی ہے کہ ایڈیٹر صاحب کشمیری مسگرین کو ”اسلام اور شریعت“ لکھتے ہیں کہ وہ کبھی پیشگوئی یا اظہار طیب کر تسلیم کریں۔ مگر باوجود اس کے حالات نے یہاں تک میسر کر دیا ہے کہ وہ پیشگوئوں کی بنا پر خوش آئند تو حقائق کے سمجھ سہت رکھیں۔ یہاں ہیں اس بحث میں پڑنے کی ضرورت نہیں کہ اسلام کی نمایاں صفات ہی یہ ہے۔ کہ اس کا خدا قریب عالم اور غیب پر اطلاع بخشنے والا ہے۔ تاہم اس سے بڑھتا ہے کہ باوجود اس کے ہمارے مسلمان بھائیوں کی حالت یہاں تک پہنچا دی ہے۔ کہ وہ جن باتوں کو شریعت اسلام کے خلاف سمجھتے ہیں۔ ان کو بھی باور کئے ہیں۔

جہر مسلمانوں کا ایک لہہ اٹھا۔ جو اگر سے شیع ہوتا ہے۔ ”ظہور امام الزمان“ کے عنوان سے ایک معنون اپنے ۲۱ اکتوبر کے پرچم میں لکھا ہوا رقم طراز ہے کہ۔

”ظہور امام الزمان علیہ السلام بھی اسی قیامت کے آثار قریبہ میں سے ایک نمونہ اور نشان ہے۔ جو مختار اور غالباً اسی سال ظہور فرمائیگا۔“

اخبار مذکور کے نزدیک سب علامات پوری ہو چکی ہیں اور

اب امام مہدی کی آمد ضروری اور لازمی ہے۔ کیوں؟ اسلئے کہ۔

”مسلمانوں کا یہ دور ادب اور اسلام کا یہ عہد منزل رسی موجود حالتوں میں ایک انقلاب پانچواں ہے۔ اور وہ انقلاب اس وقت تک پیدا نہیں ہو سکتا جب تک کوئی ہادی اور خدا کا بھیجا ہوا پیشوا اس ملت کی گرتی ہوئی دیواروں کو نہ سنبھالے۔“

یہ بالکل درست اور صحیح ہے۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ ۱۳۲ھ کے متعلق مسلمان جو امیدیں رکھتے ہیں۔ کیا وہ پوری بھی ہوگی؟ ان کے تجویز کردہ امام مہدی ظاہر ہونگے؟ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اترینگے۔ اور امام مہدی کے ساتھ بلکہ تمام کفار کو توار کے گھاٹ آ کر دینگے۔ مسلمانوں کی کھڑی ہوئی سلطنتیں انہیں واپس بھیجیگی؟ اس کا فیصلہ بہت جلد ہو جائے گا۔ کیونکہ ۱۳۲ھ

سرمایہ ہے۔ اور اب اس کا دور سراپہینہ جا رہا ہے۔ دس یا ساڑھے دس مہینے باقی رہ گئے ہیں۔ جو انرا بھ جلد ہی ختم ہو جائینگے۔ اور ہمارے مسلمان بھائی خود کو دیکھ لینگے۔ کہ ان کی امیدوں اور تھوڑوں کا کیا انجام ہوا۔ لیکن ہم ابھی سے کہتے دیتے ہیں۔ اور پورے ذوق اور اقبال کے ساتھ کہتے ہیں کہ یہ سال بھی یونہی ہوگا۔ کی طرح گذر جائیگا۔ اور انتظار کرنے والوں کو دست ملنے اور اپنی امیدوں کی آہیں کھینچنے کے لئے جھوڑ جائیگا۔

کیونکہ سنت اللہ سے ظاہر ہے۔ کہ جن امور میں اور مصائب کی آمد کی خبر پہلے مخالف میں دیتی۔ اور جن کی آمد کے خیال سے خوش ہو کر قوم خوشی میں جھومتی رہی ہیں۔ ان کی آمد کبھی اس نقشے کے مطابق نہیں ہوتی جو لوگوں کے ذہن تجویز کیا کرتے ہیں۔ اس لئے

اس صادق امور و مصلح کے ظہور تک وہ لوگ جو بڑے نفون سے انتظار کر رہے ہوتے ہیں۔ اپنے خیالی اور معصوم نقشے کے خلاف پاکر مخالفت کے لئے اٹھ کھڑے ہکتے ہیں۔ یہی غلطی اور ٹھوکر تھی۔ جس نے ہمارے یک نامری کا انکار کر اور ذہن انکار کرایا۔ بلکہ اس پاک انسان کو سولی پر چڑھا دیا۔ یہود خیال کرتے تھے کہ انور اللہ آتے ہی داؤد کی سلطنت کو قائم کرے گا۔ اور یہود غلامی کی حیثیت سے بخلگت و

تجربہ ساری کے ملک ہر جاہل ہے۔ مگر انہوں نے کہا کہ یہ تو بڑا عجیب ہے کہ
مذہب کی باتوں کے ایک فیصلہ کی بنیاد پر انہوں نے انہوں نے اس کے لئے
تحت و تاب اور حکومت و سلطنت میں کی انہوں نے اس طرح کی حرکت و
سلطنت کے بلکہ یہ تو کبھی نہیں ہونے کے لئے انہوں نے کبھی نہیں
کئے تھے۔ نیز یہ کہ انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے
اور ہمیشہ کی نصرت کے لئے حق ٹھہر گئے۔ پھر یہی مذہبی
جس کے باعث یہود اور مسلمان سرور و عالم حضرت محمد
رحیم اللہ علیہ وسلم کا انکار کر رہے تھے۔ وہ یہ کہتے تھے کہ انہوں نے
اسرائیل کے فرزندوں میں سے یہ گائے گائے گائے گائے گائے گائے
کہ وہ اجروہ کے فرزند حضرت خلیل علیہ السلام کی نسل میں سے ہو گا۔
مگر یہ تو کبھی نہیں ہونے کے لئے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے
ہمیشہ اب وہ کہتے تھے کہ یہود کے لئے آج تک وہ دہانگ
چینوں سے گونج رہے ہیں۔ لیکن ان کے نام نہ آئے۔
سے الیاس کو لے کر تھے۔ ان کا یہ سچا موعود ظاہر ہو گیا
نہ وہ نبی (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) ہی ان کے لئے ظاہر ہوا
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی خدا سے علم پاکر
فرمایا تھا کہ میری امت کی اصلاح کے لئے یہ سچا
مہدی کا نام پاکر ایک شخص ظاہر ہو گا۔ اس موعود کا انتظار
کئے گئے تھے سینکڑوں نہیں ہزاروں اور لاکھوں انسان
دنہا سے گزر گئے۔ اور اس کے دیکھنے اور اس سے
فیض پانے کی تمنا کو سینہ میں ہی لے گئے۔ لیکن جب یہ
ظاہر ہوا۔ اور خدا تعالیٰ کی سنت: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کے بیان فرمودہ فتاومات کے مطابق ظاہر ہوا۔ تو وہ لوگ
جس کے منتظر تھے۔ انہیں سے بہتوں نے اس لئے اس کا
انکار کر دیا کہ وہ ان کے خیالی نقشہ پر اور نہ انہوں نے اور نہ انہوں نے
انتظار کر رہے تھے۔ اور انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے
کو آسمان پر اور وہ جس کے نام مہدی (مہدی) کو انہوں نے انہوں نے انہوں نے
نہ رہی ہیں۔ یہ انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے
تھا۔ کہیں آسمان پر بیٹھا ہوا تھا۔ بلکہ وہ زمین سے اسی
ظاہر ہوا۔ ظاہر پرست لوگوں نے بظرف سبکی اس کا بھی انکار
کر دیا۔ اور وہ سنہی سے مسخر ہو کر انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے
گذشتہ مجرب شاہد ہے کہ جب طرح پہلوں کی امیدوں پر بانی
پھر گیا۔ اور ایک فرما دیا کہ انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے
دوسرا فرما دیا کہ انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے

فرستادہ خدا بجز اس مہدی موعود اور سچ موعود کو
قادیاں میں ظاہر ہوا۔ کوئی نہیں کہنے گا۔ جو لوگ
اس قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔ بلکہ کسی اور کے
منتظر ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ ان کے لئے اب کوئی سچا
سچ مہدی کوئی گامہ ہی نہیں ہے۔
ایسے میں ہرمان لوگوں سے جو امام مہدی کے لئے
انتہائی دستک لگا رہے ہیں۔ وہ خواست کر رہے ہیں۔ کہ
اگر اس سالی بھی ان کی امید پوری نہ ہوئی۔ اور یقیناً
پوری نہ ہوگی۔ تو وہ خدا اور تعصب میں آکر پھر انتظار
کی گھردیاں دگھتا شروع کر دیں۔ بلکہ نہایت ٹھنڈے دل
اور غور و فکر سے کام لیکر فیصلہ کریں۔ کہ جس سچ اور
مہدی نے آنا تھا۔ وہ آچکا ہے۔ اور اسی کو قبول کرنے پر
انہیں اپنی اور دینی کامیابی حاصل ہو سکتی ہے۔
جب یہ احترام کر رہے ہیں۔ کہ مسلمانوں کی اصلاح
مسرور تک نہیں ہو سکتی۔ جب تک خدا کا کوئی فرستادہ
نہ آئے۔ تو پھر انہیں اس انسان کے دعادی پر غور و
فکر کرنے میں کیا عذر ہو سکتا ہے۔ جس کی صداقت کی
گوہی زمین و آسمان دے رہے ہیں۔
کیا ہم اسہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہمارے مسلمان بھائی
ہمارے اس مشورہ کو صرف قبولیت بخشیں گے۔ ہماری
فاطر نہیں۔ بلکہ اپنی جانوں کی خاطر۔ کیونکہ یہ سچ موعود کو
قبول کرنے میں ان کا اپنا ہی فائدہ ہے۔

پروفیسر ام دیو صاحب
سے خطاب
پروفیسر صاحب! آپ نے
اسلامی مسائل کے منتظر
حضرت خلیفۃ المسیح ثانی
ایہ وہ اللہ تعالیٰ سے تفریق
تبادول فیلات کر لئے۔ کہ لئے بڑے جوش و خروش
سے آباد کی ظاہر کی تھی۔ اور اس بارے میں جو طریق
گفتگو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی علیہ السلام نے پیش فرمایا تھا
اسے آپ نے بھی اور ایڈیٹر صاحب پرکاش نے بھی مفید اور نتیجہ خیز
ہو گیا تھا۔ لیکن انہوں نے کہ آپ نے طرز گفتگو کے متعلق
سے شرمیلے تھے۔ انتہائی ظاہر کر۔ اور جنہیں آپ کو
انتہائی حق تھا۔ انہیں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے

آپ کے مشااد کے مطابق واضح کرنے کے بعد آپ
نے بالکل خاموشی اختیار کر لی۔ اور یہی سچا ہے کہ
مفضل میں حضرت خلیفۃ المسیح نے شرف لکھی وضاحت اور
تشریح کرنے کے بعد بھلا تھا کہ۔
یہ جو سوئے جذباتوں کے جن پر پروفیسر صاحب
اعراض تھا۔ بانی سب ٹھہرے شہر ہیں۔ اور پھر
ان کے متعلق بھی اب میں وضاحت کر چکا ہوں۔ اس لئے
اگر پروفیسر صاحب کو میری اور ہلکی ٹھہریوں سے اتفاق
ہو۔ تو وہ ان میں اعتراضات کو شاید کوادیں۔ چکی بنا
پر دکان کریم کے الہامی ہونے میں انکو کلام ہے
اور ان اعتراضات کو وضاحت بیان کریں جو
تفسیر سب سے پہلے کرنا وہ پسند کرتے ہوں۔ ان
کے مضمون کے خلیع ہونے پر میں ان کا مضمون
مفضل شائع کرادوں گا۔ اور اپنا جواب بھی خلیع کرادوں
اور اسی طرح یہ سلسلہ مطابق شرائط چلا جائیگا۔
پروفیسر صاحب! اس مضمون کے جواب میں آج تک تو آپ کوئی
مضمون شائع کیا اور نہ اپنے اعتراضات شائع کرائے۔ حالانکہ جو
کے مفضل میں بھی آپ کو جو دلائل جا چکی ہے۔
چونکہ اس مرحلہ پر سچ کر آپ کا اس طرح خاص ہو جانا نہایت
افروناک ہے۔ یا سب سے خاص طور پر آپ کو جو دلائل جانی ہے کہ
مجوزہ گفتگو کو انجام تک پہنچائیں۔ اور جن اعتراضات پر
آپ کو بہت ڈرانا ہے۔ پیش کریں۔ تاکہ نہ صرف آپ کو
بلکہ آپ کے ہم خیال اور بہت سے لوگوں پر ان کی حقینیت
واضح ہو جائے۔ اور حق پسند لوگوں کو اسلام کے متعلق فیصلہ
کرنے میں آسانی ہو سکے۔ لیکن اگر آپ اس موقع پر سامنے
نہ آئے۔ تو پھر آپ کو کوئی حق نہ ہو گا کہ کسی تحریر و تقریر
میں اسلام کے خلاف کبھی اعتراض کریں۔ اب اس بات
کا فیصلہ آپ خود کریں۔ کہ یا تو اعتراض کر کے جواب
حاصل کریں۔ یا خاموش ہو کر ہمیشہ کے لئے اپنی مسرت
پوزیشن چھوڑ دیں۔
کیا ہم آپ کی شہر خوشی کے نونے کی توقع رکھیں۔ اور
منتظر رہیں۔ کہ آپ مجوزہ گفتگو جلد سے جلد شروع کر
دیجئے۔ یا ہمیشہ کے لئے آپ کی طرف سے ناامید ہو
جائیں۔

ہندوستان کی خبریں

سرکاری خلافت کمیٹی کالی کٹ۔ ۱۹۳۷ء کو برصغیر
 کو دس سال قید کے متعلق مولوی عبدالحق سرکاری
 عدالت کی کڑی سزا کی مذکور ہے۔

لوہاؤں کو ششیں سے جوڑ دھانے پیراؤں کو کے مقدار
 پانی کی اسٹریٹیں جو ان کی سہولت کے بعد تین غلات
 میں حسب ذیل مقداروں میں ہیں۔

ایک جرم میں سات سال قید تھی۔ دوسرے جرم میں
ایک سال کی قید جرم میں بھانسی کی سزا۔

اللہ کو پسند
چیف جسٹس
پرسنل ایجنج اور ریت عمول اور کستیر کے
میں جسٹس خورشید نے گئے ہیں۔

انگلستان کے لئے ایک لکھنؤ ۱۲ اکتوبر ۱۸۵۷ء
 مسلم وفد کی تیاری ہوا ہے کہ ہزار غنیمتیں
 کا خیال کرتے تازہ خط کے جواب میں آل انڈیا مسلم لیگ
 کا ایک جلد طلب کیا گیا ہے جس میں علامہ و دیگر اہم محافل
 کے مسلم نوایہ کی نیابت کی غرض سے انگلستان ایک اور وفد
 منتخب کے مسکو نوایہ جائیگا۔

میں نے فریاد کیا تو پھر یوں نہ روئی کہ میں لاہور ہو کہ مجھے پریشان ہوئے
 لاہور میں۔ تھے پھر واپس آئے ہیں۔ اور اب وہیں اپنے
 مسٹر اور گلی سے جوان کی بجائے کام کر رہے تھے۔ چاہے
 لئے لیا ہے۔

انہیں ریوے کانفرنس کے فیصلے ٹیبلہ ۲۲ کے مطابق
انہیں ریوے کانفرنس کے فیصلے کا نامہ اجلاس میں ختم ہوا۔ فیصلہ کیا
گیا کہ پارسلوں پر کرپہ بڑھا دیا جائے۔ فوجی آمد و رفت
درگاہ منتقل کے لئے انہوں کے لئے سپیشل ٹرینیں
کرنے پر انہوں نے کانفیڈمنس کیا گیا۔ یہی فیصلہ کیا گیا کہ
سازگاریوں کی تعداد کو آٹھ اضافہ کیا جائے۔ کرپہ

۲۲ راکتہ برآمد ہوئے۔ رات کے سولہ گھنٹہ کے بعد

ہندوستان میں ہم عصر سراج رتن ہزار ہے کہ گنتوں
 فوجی ہل چل کے فوجی کو انڈس میں خا بد کچھ لڑی
 ہوئے ہیں۔ اور تقریباً ۲۵ فوجی بغیر اسفادے بھائی
 امرتسر کی طرف سے شہزادہ امرت سر مویشی نے
 دلیز کا تسمیر مقدم بہ قرار دلا منظور کی ہے۔
 کہ شہزادہ دلیز کو ظفر محمد کا ایلیس دیا جائے۔ مگر اس
 جذبات جہور کی ترغابی ضرور کی جائے۔

علی برادران کا مقدمہ سن میں :- علی برادران اور دیگر بچے لڑکھنوں کا مقدمہ سنبھالنے والی جڈیشنل کمشنر کی عدالت میں ایک جوری کی موجودگی شروع ہوا۔ عدالت میں داخلہ ہوا یہ گھٹ تھا۔ مگر عدالت چوتھائی بھرا ہوا تھا جس میں بہت سی یورپین لیڈیاں بھی تھیں۔ مسٹر اس ایٹن مسٹر انڈسٹری سرکاری دیکھنے والی دیکھنے والی موجود تھیں۔ مولوی عنایت اللہ صاحب فرنگی محل لڑکھنوں

جانب سے مسائل کی نثرانی کرنے کی غرض سے موجود تھے۔ میر کا
کیا ہے عدالت سے درخواست کی کہ وہ فرجیہ میں کس قدر ترقی ہو کر آ
دو ہجہ کی صورت ہو کہ ساتوں زمین فروسی سے اور تمبر سے کے دیا
یہاں ایسی سازش میں شریک تھے۔ جس کا مقصد یہ تھا کہ مسلمان افسروں اور
کئے نوائے مذہبی مسکا نام دینے کو کہہ کر کیا جائے۔ شہر علی نے ان

کے خلاف اعتراض کیا کہ اس کے تحت عدالت کی تمام کارروائی کا اعدام ہو گئی
تحت میں اس الزام کی تائیدیں کوئی شہادت میں پیش کی گئی اور یہ کہ
بشریہ خرمین کا پورا بیان نہیں لکھا، مسٹر جج علی نے کہا کہ مجسٹریٹ کا طرز
روایتی اصول پر پیشی نہ تھا۔ لیکن عدالت نے مسٹر جج علی کو اس اعتراض کو رد کیا
اور دیا اسکے بعد مزاجرم کو کھینا لگی یزین نے غیبت تارکین مولا کوئی بحث

لی۔ ہر کو بھی کارروائی امن سے چلی اور اکتہ پر کومن دان
ساتھ مقدمہ کارروائی کا کارروا میں عدالت میں گذر کر چلے گئے
کچھ ہی عرصہ میں سید کو کچھ کر گذر کر چلے گئے۔ دوسرے دن کو کچھ

سوئٹزر لینڈ سے معزول ہون - ۲۴ اکتوبر ۱۹۷۱ء
 شہنشاہ آسٹریا کی فراہمی شہنشاہ کاہل کے دربار
 بھاگ جانے کا سوئٹزر لینڈ میں بہت بڑا اثر پایا ہے۔ تحقیق
 ہے کہ فیڈرل کونسل اب اس کا سوئٹزر لینڈ میں آنے کی دہائی
 اس کے ساتھیوں کو ملک بدر کر دے گی۔

کارل (مغزول شاہ) انواہ ہے کہ کارل بوڈ اپسٹ
 بوڈ اپسٹ میں میں داخل ہو گیا ہے۔ کہا جاتا
 ہے۔ کہ بعض حالتوں میں گورنمنٹ کی فوٹیس خامہ کر ڈو برگ
 کی تمام فوج اور کچھ حصہ بوڈ اپسٹ کی فوج کا کارل سے جامل
 کارل کی فوج کا یہ تخمینہ کیا گیا ہے کہ تین ڈویژنوں کے قریب
 ہے اور امیر التوا رہتی کی جمعیت بھی اسی قدر ہے۔

دارالحکومت ہنگری بوڈاپسٹ ۲۴ اکتوبر شہر
میں مارشل لا میں مارشل لا کا اعلان کیا گیا
ہے۔ فورمنٹ کاہل کے ارادہ کو شکست دینے کی غرض سے
سرگرمی سے کام کر رہی ہے۔ حکومت کے قانون نمبر کی رو سے
کارل کو ہنگری میں بادشاہی کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے۔
بوڈاپسٹ کے وائٹا ۲۴ اکتوبر۔ بوڈاپسٹ کا ایک
قریب جنگ تلہ راہی ہے کہ کارل کی حامی فوج
دارالحکومت سے ۴ میل روگئی ہے اور گورنمنٹ کی فوج
سے اس کا مقابلہ ہوا۔ کارل کی فوج کا کمانڈر میرالچو تھچی
ہے۔ جنگ جاری ہے۔

اٹلی پر شک :- پیرس کا ایک تار راوی ہے کہ اس ملک کے حلقے کہ کارل نے یہ چڑھائی اٹلی کی پالیسی سے جوصلہ پا کر کیا ہے۔ اٹلی کے سفیر نے بڑے زور سے انکار کیا جو کہ سنگری اور اٹلی کے درمیان کوئی عہد نامہ کارل کو پادشاہ بنانے کی سبب موجود نہیں ہے۔

لندن کا ۲۶ اکتوبر - ہڈا پلٹ سے
 کی فراہمی تازہ ترین خبر آئی ہے اگرچہ سرکاری طور
 پر اس کی تصدیق نہیں ہوئی - لیکن ذرائع سے پایا جاتا ہے۔

درست ہے۔ شاہی فرج کو دن پر جنگ کے بعد ڈرامہ ہو گئی اور وہ کامل اور زبانی کو سرکاری فرج کے رحم پر چھوڑ گئی۔

سابق شاہ آسٹریا لندن ۱۸ اکتوبر معلوم ہوا ہے کی ناکام سازش کو سابق شاہ کارل کو اس کی اپریل کی کارروائی سے بھی زیادہ اس حق پر ناکامی ہوئی ہے جن دہروں نے اس کے ساتھ سازش کی تھی۔ انہوں نے دفاع کی ادھر فرج اس کے ساتھ لگتی تھی۔ اسے ہتھیار ڈالنے۔

سابق شاہ کی کارل کو ہنگری میں نظر بند کیا اور نظری بندی اتحادیوں کے فیصلے کا امتداد ہے۔ جن کا ارادہ ہے کہ اس کو یورپ کے باہر نظر بند کیا جائے سابق شاہ بالکل مخلص ہے ہنگری میں اس کی جائز اوصاف کی گئی۔ اور اس کی نصف فرج کام آئی۔ اور نصف ٹائٹل کی طرف پسپا ہو گئی۔ عارضی گورنمنٹ کے رد و زراعت کو قومی فرج نے گرفتار کر لیا ہے۔

کارل کس طرح مقدم کو دن جہاں کارل اور زبانی گرفتار ہوا۔ پکڑے گئے زچو سلاوک سرحد سے ۱۰ میل کے فاصلہ پر ہے بات حجت شروع ہوئی۔ کارل نے گورنمنٹ کی شرائط ماننے سے انکار کیا۔ جب اس کی فرج بھاگی۔ تو کارل ایک ٹرین پر سوار ہو کر چلے یا۔ لیکن ریل کی ٹریاں اکھاڑ کر ٹرین کو روک لیا گیا۔ اور اسے قید کر لیا گیا۔ وہ مقام جس میں وہ بٹ سے پہلے گرفتار ہوا۔

شہزادہ ویز لندن ۱۸ اکتوبر۔ شہزادہ ویز ہار کی روانگی ۲۱ اکتوبر کو روانہ ہوتے۔ اور ۱۸ اکتوبر کو پہنچیں گے۔

انگورہ اور فرانس کا معاہدہ انگورہ کی ایک اطلاع منظر ہے کہ فرانس اور انگورہ کے باہمی معاہدے پر تھوڑے ہیں فرانس نے سرحد میں ترمیم منظور کر لی ہے اب یہ سرحد بعد از دیر کے ساتھ ساتھ یقین تک پہنچی ہے۔ فرانسیسیوں کو ریل کے انتظام کے لئے مراعات دی گئی ہیں یونانیوں کی سفارتی لندن ۱۸ اکتوبر۔ تھوڑے کا تار منظر ہے کہ ایک کیونک میں بیان کیا گیا ہے۔

کو مسکی شہر اور اتریم قزاقوں کے بہت سے موضع میں پرانی آگ لگا رہی ہے۔ جسکے سنے ہیں کہ وہ مذکورہ بلا خیر دل کو خالی کر کے دالے ہیں۔

ایران کی برطانیہ سے لندن ۲۰ اکتوبر۔ ایرانی اسلحہ کے لئے درخواست دلائی گئی ہے۔ اسلحہ کیلئے کہ ہے کہ گورنمنٹ طہران جنوبی ایران والی انگریزی سپاہ کی جگہ نئی فرج ترتیب دے رہی ہے نیز ایرانی گورنمنٹ نے برطانیہ عظمیٰ کو دعوت دی ہے۔ کہ وہ مطلوبہ فرج کے واسطے ضروری اسلحہ و گولہ بارود ایران کو قیام شہر کرے اس اعلان میں بھی کہا گیا ہے کہ اگر یہ درخواست منظور کر لیتی تو پھر قہاں کی بدامنی کا اندیشہ نہیں جسکے خیال سے برطانوی قونصل نے انگریزی باشندوں کو اس علاقے سے واپس ہونیکا حکم دیا تھا۔

برطانیہ کا انکار ۱ لندن ۲۱ اکتوبر اسلحہ و گولہ بارود کی خریداری کے تعلق ایرانی گورنمنٹ نے برطانیہ کو جو دعوت دی تھی اسکی نسبت برطانوی گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ چونکہ اسی امر کی کوئی ضمانت نہیں کہ یہ سامان کس مقصد کے لئے استعمال ہوگا۔ اس لئے گورنمنٹ برطانیہ اسکو مسترد نہیں کر سکتی۔ جرمنی کا دیوالہ لندن ۱۸ اکتوبر لائڈزنگ کی ماہر اور پٹل میں جرمنی کی اقتصادی حالت کا تنقید کی گئی ہے کہ اگر بعض شعبوں میں خوشحالی ظاہر کرنے کی غلط بیانی سے کام لیا گیا ہے۔ لیکن جرمنی کا دیوالہ مدت سے دیوالہ لنگل کا ہے جس کے ہاتھ میں کہ جلدی یا دیر وہ معاوضہ نقصان ادا کر سکیگا۔

طہیم کی وزارت میں انقلاب ۱ برسلز ۱۹ اکتوبر۔ بودیو میں سوشلسٹوں کا ایک مظاہرہ ہوا۔ طہیم کی وزارت میں اختلاف ہو گیا سب سے پہلے وزیر جنگ مستعفی ہوا اور آج باقی چار سوشلسٹ وزرا نے بھی استعفا پیش کر دیے۔

بے تار سلسلہ پیام لندن ۱۹ اکتوبر اخبار نیوک رسانی کا کرشمہ ورلڈ میں سیم ہارٹاؤڈز برائمر فالس کا ایک دھڑکی پیام اصلی خدایں شائع ہے۔ جو ذریعہ ہے تار سلسلہ پیام رسانی جزلی پر شک نے

بوسٹر سے امریکہ کو بھیجا ہے خیال کیا جاتا ہے کہ مستقبل قریب میں بے تار پیام رسانی کے ذریعہ بڑی بڑی خدمت بھی جو کلاں موجود ہوئی کاروں کے ذریعہ بھی جاتی ہیں۔ بحیرہ اولیا دس کے آر پار بے تار سلسلہ پیام رسانی کے ذریعہ بھی ماسکیں گی۔

امریکن سپاہیوں کے ساتھ ہلکے بھاری ہتھیاروں کی حکومت کی گفت و شنید حکومت ٹیپون سے ایم کو پہنچ گئے ہیں معلوم ہوا ہے کہ ان کا ارادہ ہے کہ حکومت کی طرف سے امریکہ کے سرمایہ داروں کے ساتھ گفت و شنید کرنے کا ہے۔

امریکہ کے یوم خیر بارک ۱۹ اکتوبر جس روز انگریز آزاد کی سالگرہ ہے پارک ہاؤس میں ہتھیار ڈالے تھے اس کی سالگرہ کی تقریب پر تقریر کرتے ہوئے مسٹر ہارڈنگ پرزیدنٹ امریکہ نے کہا کہ مجھے امید ہے کہ کالمینٹان اور امریکہ کے درمیان اتحاد ہمیشہ قائم رہیگا۔ یہ بات قابل خیال ہونی چاہئے کہ آئندہ ان میں سے کوئی ایک دوسرے کے خلاف تھوار نہ اٹھائیگا۔

چاند کی حرکت میں لندن ۱۸ اکتوبر حال ہی میں جو چاند پر اسرار غیب گہن واقع ہوا ہے اسکا شاہ کرتے ہوئے اکثر گریس نے رسد گاہ گرینچ میں یہ حیرت انگیز اکتشاف کیلئے۔ کہ اس مرتبہ چاند اپنے مقررہ مقام سے بقدر ۱۲ میل آگے تھا انھوں نے اعلان کیا ہے کہ یہ تغیر آہستہ آہستہ گذشتہ ۳۰ سال سے پیدا ہوا ہے اس بخاف سے تمام تقریب غلط ہو گئی ہیں چنانچہ ستاروں کی تقدیم پر لفظ رانی کی گئی ہے۔

چیرس میں ڈاکو پچھلے دنوں چیرس میں ڈاکو دن بھر عورتوں کے جتے کی کئی جہتیں جو عورتوں کی دوکانوں پر ڈاکو ڈالنے کی پاداش میں گرفتار ہو کر کیڑو کردار کو پہنچ چکی ہیں۔ یہ کام جہتیں مرڈر پر سوار ہو کر بڑی سرعت کے ساتھ شہر کے ایک حصے دوسرے حصے کی طرف جاتی تھیں۔ یونانیوں کا ڈبلی میل رستہ انڈس کے جنگ نقصان جان سقاریا میں یونانیوں کی بیس ہزار سے زیادہ سپاہ کام آئی مرض سے جو سپاہی مرے وہ ان کے علاوہ ہیں۔

THE ALFAZ QADIAN

جلد ۱ نمبر ۳۵

وَلَا تَقْرَأُ الْقُرْآنَ حَتَّىٰ تَغْتَسِلَ مِنْ مَاءٍ بَارِدٍ وَكُلْ وَشَرِبْ مِمَّا بَارَدَ وَمَا يَنْسَلِجُ فِي لُبِّكَ

وہاں میں ایک نبی آیا پوچھنے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا کے رسول کریمؐ
اور بڑے زور اور جلوں سے اسکی سبائی ظاہر کرو گے (الہام تعذیبیؐ)

فہرست مضامین

مضامین نامہ ایڈیٹر کا دوبارہ نامور کے



ایڈیٹر: شام نبی • اسسٹنٹ: ذہن محمد خان •

جلد ۱ نمبر ۳۵ | موعودہ سوم نمبر ۱۹۲۱ | مطابق ۲ ربیع الاول ۱۴۴۲ھ | ۹

مذہبیت

ایام زیر پرورش میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ
خفیف حرارت رہی۔ تاہم حضور خود نمازیں پڑھاتے رہے
اور دیگر عینی اشغال میں مصروف تھے۔
۳۱۔ اکتوبر جناب مولوی محمد حسن صاحب امر وی
اپنی بعض خواہشوں کی بناء پر قادیان نشریت لائے ہوئے
صاحب موصوف کے ساتھ ان کی اجنبی صاحبہ اور بچے
بھی ہیں۔ بیماری اور بے تعلقانے عمر مولوی صاحب بیت
مضعیف اور کمزور ہو گئے ہیں۔
جناب سید زین العابدین علی اللہ شاد صاحب دورہ واپس
ہیں۔ جن کے ساتھ دارجلیل کے ایک پوریشین لڑکا بھی ہے۔

نامہ

(گذشتہ نمبر پرست)

آپ فضل
جب انسان اپنے لگے ہوئے پست کو بارود دیکھے اور
اپنی نظروں سے اس کے مضیعہ پھل ملاحظہ کرے۔ تو
یقیناً اس کا قلب سرست بھر جاتا۔ اور وہ دوبارہ کے ترانے گاتا ہے
میرے قلب کی جی کیفیت ہے۔ سات ماہ سے کہیں ایک فرد اور
مناوی حیثیت سے سالٹ پانڈ کے غیر مہمان و از ساحل پر گشت
امواج مجھ سے پیڑھے کھاتی ہوئی کشتی میں سے اترتا تھا۔ اسوت
صوت ایک شخص ساحل پر محبت کے دل کے ساتھ موجود تھا۔ اور دوسرے
آوازیں دردی میں احکام حکومت کی تعمیل کے لئے حاضر تھا۔ ملک
میں مسلمان تھے۔ شہوت پرستوں سے تھوڑے بہتر لیکن یہ

فصل آہی ہے کہ اب جو اصلاحات میں نے نافذ کی تھیں ان میں
جایا عمل ہو رہا ہے (۱) عربوں لباس پہنتی اور چھانٹا ڈھانکتی
میں (۲) نئے بچوں کے منہ پر صلیب کا نشان نہیں لگایا جاتا (۳)
ختم شروع ہو گیا ہے (۴) پام کے دس کی شراب کوئی مسلمان
اب نہیں پیتا (۵) گھٹنوں کے بل سلام کرنا موقوف ہو گیا ہے
اور نہ صرف ان اصلاحات پر عمل شروع ہے۔ بلکہ جامعہ کے اخلاقی
کی کیفیت ہے کہ بری بات ان کے لئے حکم الہی کی معصیت
ہے۔ اور پر جا مجھ سے کہی کہا جاتا ہے۔ ہم وہ کریں گے۔ جواب
سکھاتے ہیں۔ نمازیں پڑھ جی طے خود بخود بندھنے لگے ہیں۔
اور ان سادہ ذہنیوں کے اخلاقی قلب کی کیفیت ہے۔ کہ
میں نے مسجد میں مینٹیں پڑھیں۔ اور نام جماعت میرے ساتھ
کھڑی ہو گئی۔ اور گویں نے تجربہ نہیں کبھی مگر میری مرکات کو
دیکھتے تھے۔ اور برابر جماعت کی طعن کو رع وجود کیا۔ شاہ

جلد ۱ نمبر ۳۵

مذہبیت

مہضت نماظوں کو اسی لفظ ہی کے استعمال کا جواب دیتے
ہوئے ہو گئے ہیں کہ اس سے مراد محدثیت ہے۔ (مصرعہ)
اسی لفظ کے استعمال پر یہ تشریح کیوں دوام ہو گئی ؟

میرے دوستوں کی شخصوں نے بھی حضرت اقدس کو محدث بتایا
 ہے۔ اہل تشیع ہوا کہ اہل تصوفین جلیلہ اور نامہ جانت احمدیہ کا
 متفقہ فیہ المذہب سے قریبی ہی مذہب تھا کہ حضرت اقدس کی
 باتوں پر، بلکہ مشہور ہیں۔ اور جس کسی احمدی نے کسی جگہ اپنی کوئی
 بات یہی حضرت اقدس کو قبی بتایا۔ اہل اعراد اس سے شرم
 کھینچا لی۔ اور اب غلام علیا کا یہ مذہب اور یہ کام نہایت
 حقانہ اور بات کا بدعتی شرم ہے کہ جس جس جگہ نے
 اپنی سالانہ تقریرات میں حضرت اقدس کو قبی بتایا ہے۔ اگر
 میری طرف "مروت" نہ "ایضاً" یہ ہے خلاصہ مولوی صاحب
 کے ٹکڑے کا۔ اور یہ ہے انکی مغلطی۔ جس پر آپ کی اس قسم
 کا حذر دیا گیا ہے۔

ہو گیا ہے۔ یہ اندھا لکڑا بڑا کہ چونکہ فلاں فلاں شخص نے کسی جگہ پر نبوت سچ موعود کا انکار کیا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ میں نے جو جا بجا اپنی سابقہ تحریرات میں صاف اقدس کو نبی و رسول بتایا ہے۔ اس سے میری مراد محض تھی۔ کہوں نہ آپ نے اس ندا کو ثابت کرنے کے لئے خود اپنی ہی سابقہ تحریروں میں سے کوئی حوالہ پیش کر دیا۔ جس سے یہی مدعا ثابت ہو جاتا ۛ

سوا کی وجہ یہ ہے کہ خود ان کی اپنی کسی سابقہ تحریر سے یہ مدعا کئے باطل ثابت ہوا نہ ممکن تھا۔ اسلئے مجبور ہو کر انہیں یہ راہ اختیار کرنی پڑی۔ جس کا ایک سبب یہ ہوتا ہے کہ جب رسالہ ”مولوی محمد علی صاحب کی تبدیلی عقائد“ شائع ہوا۔ تو پھر انہوں نے ایک ٹریکٹ میں اعلان کیا کہ میرے پاس نہ تو یہاں یا دیو آف بلیںجھڑ ہے اور نہ حقیقت مجھے ابھی اس قدر فرصت کہ میں فصل ان مضامین پر قلم اٹھا سکوں۔ نمبر

قادیان دار الامان - قادیان

محکمہ

مولوی محمد علی صاحب دو گنہ غیر متعین بہ

مولوی محمد علی صاحب کے یہ ہیں
 اقسامِ نبوت کا مدعا
 مولوی محمد علی صاحب نے ان
 اقسامِ نبوت کے مدعا پر جو نبوت
 کی ہے وہ ان کا اپنا اختراع ہے۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام
 یا جبرائیل علیہ السلام اس مذہب پر قائم نہیں تھے۔
 اس مذہب کے پہلے نمبر میں انہوں نے جماعت کے
 اعضاء کی تحریروں میں سے چند ایسے فقرے لیکر جن میں
 بقول ان کے مفسرین کے بعد حضرت یحییٰ علیہ السلام
 کا منصب مرنے پر ثابت بنا یا گیا ہے۔ یہ دعویٰ کیا ہے
 کہ معصومین پہلے احمدیہ کا اصل مذہب تھا۔ میانصاحب کی
 کتاب حقیقۃ النبوة کے شارح ہونے سے پہلے یہی تھا
 کہ حضرت صاحب کی نبوت سے مراد محمد ثبوت ہے۔
 خانم الجلیس کے یہی معنی سب احمدی کرتے تھے کہ نبوت
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم ہے۔ اور نبوت میں جو
 کچھ باقی ہے۔ وہ صرف محمد ثبوت ہے۔

پہلے ہی ہے۔ وہ مرد و عورت دونوں کے لیے ہے۔
 اور پھر اس سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ
 ”پس اگر انہوں نے بھی لفظ بی
 استعمال کیا۔ تو وہ مرین ہیمنے
 حدیث۔ اور ایسا ہی اگر وہ کسی نے بھی لفظ بی استعمال
 کیا۔ تو وہ بھی ہمیں مجاہد ہی تھا۔ اور پھر پہلے اس فقہ کے
 پہلے حصہ (اگر وہ کسی نے بھی لفظ بی استعمال کیا)
 کی ان تفسیر کی ہے کہ ”جب ایک دو نہیں نصف درم
 ہے۔“

من الفتوة فی الاسلام کا کھٹنا شریعت پر کر دینا۔ افسوس بالخصوص ساری
دولت کا جواب۔ اور ان جوابوں کے مفصل جواب۔ دیکھا۔

اگرچہ مولوی محمد علی صاحب کا یہی جواب اصل معیت کو آشکارا کر دیا
تھا۔ اور بتا دیا تھا کہ مولوی صاحب نے جس ان جوابوں کو دی جو انہیں
ہے۔ اور یہ غلط جواب ہیں۔ جیسا کہ انتہائی سید سعید علی صاحب
بذلت کو دیکھ سکتے ہیں کہ کسی قسم کے غلط برائیاں کیا گئیں۔ تم سب
میں سے ہر ایک میں دوست نہیں دیکھو یاں موجود نہیں۔ بھلا یہ کیا جواب
اس جواب تم جو کہنے لگے ہو "مکتوبات" جو یہ جلد دوم کے
مکتوب میں بھی مولوی صاحب کے مکتوب "مفصل جواب" کے منظر میں
لیکن انہوں نے کہ جب الفتوة فی الاسلام شائع ہوئی۔ تو اس میں ان جوابوں
میں جواب "اور الفتوة فی الاسلام" کے جواب "تو کیا ایک سطر بھی
ان جواب کے جواب میں تھی۔" انہوں نے اس کے اندر کے صفحہ پر ایک ٹکڑے
صفحہ میں یہ لکھا ہے کہ اس کے جواب میں میری تحریر میں پہلے حضرت
سید سعید علی صاحب کے مشفقانہ خط کی نقل لکھا گیا ہے۔ میں نے فارغ ہونے
پہلے نہیں دیا کہ میری کون سی اصل ہے۔ اصولی کتب میں میری یادداشت
میں لکھا کہ کوئی محبت شرعی نہیں ہے۔ یہ جہز کہ رسول کو جھوٹا دیکھنا
مستطی باتوں میں کوئی نہیں کی گئی۔ نتیجہ یہ نہیں ہو سکتی۔ پہلی
سابقہ تحریروں کا جواب دینے کا یہ غلط جواب۔ مگر اس مقابل میں جواب
میں سنہ ۱۲۹۶ھ/۱۸۷۹ء پر لکھا ہے کہ "جواب مولوی احمد علی صاحب
جواب مولوی سید محمد درویش صاحب (غیرہ) کی قبل از غزوہ اقصاف کی
بعض تحریرات کے نام سے خلافت حجت کے طرہ پر پیش کر دیں۔ جس کو
ساتھ طور پر بات دیکھنے کے اپنی سابقہ تحریروں کا جواب دینے کی بجائے
جو انہوں نے یہ غلط پیش کیا۔ کہ میری یادداشت کی تحریروں کی
محبت شرعی نہیں ہے۔ یہ سراسر جھوٹا غلط جواب۔ اور اصل یہ جواب
دینے کی بجائے کہ ان تحریروں کا جواب کوئی ہماری نہیں سمجھا تاؤں
ان کے خلاف کوئی بات ان کی ساتھ تحریروں میں پائی جاتی ہے۔
اسکا یہ امر بھی قابل توجہ ہے کہ مولوی محمد علی صاحب نے اپنی سابقہ
تحریروں کا جواب دینے کی وجہ تو یہ بتائی تھی کہ "میری یادداشت کی
کی تحریروں کی محبت شرعی نہیں ہے۔ لیکن اب مولوی صاحب نے یہ بات
کی تحریروں کو نہ صرف ان کے لکھنے والوں پر بلکہ عام جماعت پر
نہ صرف "کوئی جھوٹ" بلکہ حجت نامہ کاملہ قرار دیکر انہیں
"اتمام حجت" کے نام سے شائع کئے ہیں۔ کیا صاحب!!

اس کے بعد میں مولوی صاحب
مولوی محمد علی صاحب کے پیش کردہ
کے پیش کردہ حوالوں کی
حوالوں پر نظر

اور محل کیا تھا۔ خاتم النبیین سے بالافاق اعزاز متعلق ہے۔ مگر کیا آپ نے انھیں سوچا ہے کہ اسی سلسلہ انعامات کے محض اخیر پر آئے ہیں کوئی اعزاز ہے؟

ابن سے ظاہر ہے کہ جس مضمون سے مولوی محمد علی صاحب نے بات ثابت کرنی چاہی ہے۔ کہ یہ صاحب موجودہ اختلافات قبل حضرت مسیح موعود کو صرف محدث اور مجددِ موعود ہی سمجھتے تھے اور نبوت کا دروازہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمدت پر بند نہ دیتے تھے۔ اسی مضمون میں خود صاحب موعود سے بڑی شدت سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کا اثبات کیا ہے اور ختم نبوت کے یہ صبی نظریہ ثابت کئے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دروازہ بند ہے۔

یہ عجیب بات ہے کہ یہ صاحب کے جس مضمون کا حوالہ دیکر مولوی صاحب نے یہ ثابت کرنا چاہا ہے۔ کہ اس میں حضرت مسیح موعود کی نبوت کا انکار کیا گیا ہے۔ اسی مضمون کی نسبت مولوی ثناء اللہ نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ اس میں حضرت امنا صاحب کو بھی ثابت کیا گیا ہے۔ اور بالفاظ جناب مفتی محمد ادریس صاحب پر اس نے یہ الزام لگائے ہیں کہ انھوں نے مولوی شبلی صاحب کے سامنے یہ ظاہر کیا کہ امنا صاحب نبی اور رسول نہیں ہیں۔ لکھا ہے کہ ان دونوں بیاذوں میں اختلاف ہے جس کے جواب میں مفتی صاحب نے ۱۰ مارچ ۱۹۰۷ء کو کچھ بوجہ اخبار بدر میں لکھا ہے کہ خاتم النبیین پر ابن خلدون جو مولوی سرور شاہ صاحب کے ایک مضمون کا حوالہ دیکر اس اہتمام پر اعتراض کرتا ہے۔ جو مولوی شبلی کے سامنے ان الفاظ میں کیا گیا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ آپ کے بعد دوسری آنے والا کوئی نہیں دنیا نہ پُرانا۔ حالانکہ دونوں میں کوئی اختلاف نہیں۔ واقع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نہ تو کچھ نبیوں میں سے کوئی نبی آئیگا ہے۔ جیسا کہ دو مسلمانوں کا عقیدہ ہے۔ کہ مسیح ابن مریم علیہ السلام پھر سجدہ العنصری آئیں گے۔ اور دوسری ایسا نبی پیدا ہوئیگا ہے۔ جو مستقل نبوت رکھتا ہو۔ بلکہ جو آئیںگا ہے۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فیض یافتہ اور ان کے لئے بمنزلِ ظل کے ثانی الرسول کے مقام پر ہو گا۔

ای کی سرورعت صرف ایک کریم پر مشتمل کرنا ہوں جس سے ثابت ہے کہ حقیقت اللہ کا تو کیا ہے وہ خود اپنے ہی رُکبہ سے یہ ہے عطاء ہے یہ ہے عطا ہے اور یہی سچ موعود کو میری ہند ہے بلکہ حقیقتاً نبی بھیجتے تھے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں روایت ربیع میں لکھتے ہیں کہ آپ دنیا میں سخت کافی منفعہ چھا جاتا ہے۔ تو انوقت نہ انسانی کی فیض حاصل ہونے سے کسی نبی کو مبعوث کرنا ہے کہ جس کے مقدم خیر ہے مذہب حق میں نئی زندگی کی روح نفوذ پاتی ہے۔ اسی قانون کے مطابق اہل حق کے مختلف زمانوں کے اندر مختلف ممالک میں انبیاء و ائمان فرماتے ہیں۔ پھر جب سچ سے سچ سو برس بعد عیسائی دین پر اسی قسم کی مبعوثی دار ہوئی جس کو تیرہ سو برس کا زمانہ گزر چکا ہے۔ تو اسوقت خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کا نجات عطا فرمایا۔ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ پھر اسی قانون اور ان تمام پیشانیوں کے مطابق جو فرمایا ہے مذہب میں بانی جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں اپنے سچ موعود کو قادیان میں نازل فرمایا ہے (جلد ششم صفحہ ۱۵۰)

یعنی جس طرح حضرت عیسیٰ سے چھ سو برس بعد آنحضرتؐ منصب نبوت پر مبعوث ہوئے۔ اور اس زمانہ میں جو مبعوث ہوئے سال میں کوئی نبی مبعوث نہیں ہوا۔ شکیاں اسی طرح آنحضرتؐ سے تیرہ سو برس بعد حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے نبی بنا کر بھیجا۔ اور آپ سے قبل تیرہ سو برس کوئی نبی نہیں ہوا جس کا حاصل یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود زمرہ انبیاء میں داخل ہیں۔ نہ زمرہ محدثین میں۔ پس آپ حقیقتاً نبی ہیں۔

مولوی محمد علی صاحب کے مطالبہ کو خود انہی کی تحریر سے پورا کرنے کے بعد اب میں موعودہ چھ حوالے بالمقابل پیش کرتا ہوں۔

۱۔ پہلا حوالہ جس پہلے مولوی محمد علی صاحب کے استاد جناب مولوی سید سرور شاہ صاحب کا حوالہ پیش کیا جاتا ہے۔ سید صاحب ۲۵۔ ص ۱۵۰ کے احبار بد میں لکھتے ہیں کہ یہ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس زمانہ سے پہلے اس امت محمدیہ میں بادشاہ تو حضور ہوئے ہیں۔ پر نبوت کا دعویٰ کسی نے نہیں کیا ہے۔ اور اس زمانہ میں ایک مدعی نے نبوت

کا دعویٰ تو کیا، اسلامی بادشاہت ثابت نہایت ضعف میں ہے اور اب ہمیں بھی زمانہ میں یہ دونوں امر جمع نہیں ہائے گئے۔ چونکہ پہلے زمانہ میں سلطنت کی سخت ضرورت تھی۔ لہذا وہ اعلیٰ درجہ کی بادشاہت کی اندر ضرورت تھی۔ تو اگر یہ الزام سے بعض ہندوؤں کو بھی کم دشمن ثابت کیا۔ پر نبوت کا الزام نہ کیا۔ اور اس زمانہ میں چونکہ نبوت کی آمد ضرورت تھی۔ لہذا وہ انعام فرمائی۔ لیکن سلطنت کی کوئی آمد ضرورت نہ تھی۔ لہذا وہ اسلئے درجہ کی غائب ہو گئی۔ اس حوالے میں جناب سید صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کے قبل کے تمام اولیاء و قطاب و محدثین و مجددین امت محمدیہؑ کو خیر نبی اور امثال حضرت مسیح موعودؑ کو نبی بنا کر ظاہر کر دیا ہے۔ کہیں نبوت کو وہ حضرت مسیح موعودؑ میں ملتے ہیں۔ وہ حقیقتاً نبوت ہے۔ محدثیت نہیں۔

دوسرا حوالہ جناب مفتی محمد صادق صاحب نے فرمایا ہے کہ اس کا ہے صاحب لکھتے ہیں کہ "اور موعود کے لئے قومن یہ بات سننے کی ہوتی تھی کہ میں ہی ہوں۔ موعود تیرے لئے دو مشکلات تھیں۔ اول تو یہ کہ کوئی نبی آسکتا ہے۔ وہ کسی پر کہ میں نبی ہوں۔ آخر تو نے بارگاہ انسان کے جو اربابان میں یہ بات داخل کر دئی (بدلیلہ نمبر ۳۰ صفحہ ۱۰) اس حوالہ میں جناب مفتی صاحب نے کچھ بنا دیا ہے کہ حضرت مسیح موعود زمرہ محدثین میں سے نہیں ہیں۔ بلکہ زمرہ انبیاء علیہم السلام میں سے ہیں۔ اسلئے آپ کی نبوت حقیقتاً ثابت ہے۔ محدثیت نہیں۔

تیسرا حوالہ رسالہ تہذیب الاذیان میں سے جناب قاضی اکل صاحب موجودہ ایڈیٹر تہذیب الاذیان کی ایک تحریر سے نقل کرتا ہوں (الجواب سوال) "ایک مسلمان پابند صوم و صلوٰۃ مرزا صاحب کے زمانے سے کس دلیل سے کا ہے؟

الجواب۔ جناب اسی دلیل سے جس دلیل سے حضرت موسیٰ کے تابع قرات پر غافل۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام موسیٰ کا انکار کرنے سے انسان کا فرہو جاتا ہے۔ صوم و صلوٰۃ منہل بن شرط ایان ہے۔ اور ایان تو صوم و وحی کی دشمنی سے بھی سلب ہو جاتا ہے۔ چہ جائیکہ ایک نبی کی تکذیب کی جگہ برخلاف آیت امن الرسول بما انزل الیہ من قبلہ المومنون

کل امن بانلہ و ملتکنہ و کتبہ و رسالہ۔ یہ سچ موعود بھی اس میں داخل ہے۔ "تہذیب جلد دوم صفحہ ۱۰۰ حضرت مولوی شری علی صاحب سابق اسماعیلیہ جو تھا حوالہ و حال ایڈیٹر روایت ربیع کی تحریر میں پیش کرتا ہوں۔ یہ حوالہ موجودہ اختلافات سے بہت پہلے کا اور اس زمانہ کا ہے۔ بلکہ مولوی محمد علی صاحب۔ روایت ربیع کے ایڈیٹر تھے۔ آپ لکھتے ہیں۔ "اگر انبیاء کی ایک الگ جماعت ہے۔ جو دنیائے دوسرے لوگوں سے ممتاز ہے تو یقیناً ہمارا احاطہ صلوٰۃ و السلام ہی جماعت کا ایک ممتاز فرد ہے۔ اگر زنتشت الیٰ نبی تھا۔ اگر نبوت اور کرن نبی تھے۔ اگر حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ خدا کی طرف سے کسی جگہ دنیا میں آئے۔ تو یقیناً یقیناً احادیثی انبیا نبی ہے۔ کیونکہ میں علامات کے ذریعہ سے زنتشت احادیثی انبیاء علیہم السلام کا نبی ہونا ہی معلوم ہوتا ہے۔ وہ صاحب امتیں حضرت خدا کا نام احمد وادانہ خدا الیٰ ورمی الخیالہ موعود و سلام میں موعود ہیں۔" (جلد ۱ صفحہ ۲۴۹۔ مکتوبات انبیاء و انعام)

حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب نے فرمایا ہے کہ "موجم کی تحریر سے پیش کرتا ہوں۔ حضرت محدث تحریر فرماتے ہیں۔

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذاتیات کی نسبت سب سے بڑا اور اہم اور ان کے نزدیک نا قابل جواب اور اضعاف انتخاب کریں۔ اور اسے مستہر کریں۔ ہم خدا کے فضل سے دعویٰ کرتے ہیں۔ کہ وہی اضعاف بلا کر کاست ان معترضوں کی فہرست میں دکھا دیئے جہوں نے خدا تعالیٰ کے برگزیدہ باغ و موعود نبیوں کی ذاتیات پر شکوکہ جینی کی ہے۔ اسلئے کہ علی وجہ البصیرۃ ہم دعویٰ کرتے ہیں۔ کہ ہم سے امام حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی برگزیدہ جماعت کے ایک فرد کامل ہیں؟ (رکبہ حشری الہی بخش صاحب اور رفیق میں اور ہم میں ایک قلیل فیصلہ کی راہ نکل آتی ہے۔" از حضرت مولوی عبد الکریم صاحب)

یہاں حضرت فضل عمر خلیفہ مسیح ایدہ اللہ تعالیٰ چشتا حوالہ کی اس تحریر سے جو حضور نے ۲۶ دسمبر ۱۹۱۱ کے جلسہ پر کی تھی نقل کرتا ہوں۔ جو زمانہ اختلافات سے

بہت پسند کی ہے۔ حضور فرماتے ہیں:-

”مَنْ رَوَى رِوَايَةً مِنْ رِوَايَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كُنْتُ فِيهَا أَوْ تَمَّهَا مِنْ بَعْدِي أَوْ كُنْتُ فِيهَا مِنْ بَعْدِي أَوْ تَمَّهَا مِنْ بَعْدِي أَوْ كُنْتُ فِيهَا مِنْ بَعْدِي أَوْ تَمَّهَا مِنْ بَعْدِي“

اس حدیث میں بیاد امامنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ وہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت سے لے کر حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کے زمانہ تک تمام مابین سے نفی نبوت کر کے اور بالتمام حضرت اقدس کو نبی بنا کر ظاہر کر دیا ہے۔ کہ آپ حقیقتاً ہی نبی نہ تھے۔

آخر میں مولوی عبید اللہ صاحب کمالی اور مولانا ایک حوالہ پیش کرتا ہوں۔ جیسا حضرت اقدس کی تہ تصدیق ثبت ہے۔ اور وہ جناب مولوی صاحب کا وہ حاشیہ ہے۔ جو تذکرۃ الشہادتین فارسی کے حاشیہ صفحہ ۷۷ پر درج ہے۔ اور جو اب کتاب میں درج ہو کر

حضرت اقدس کی طرف سے خالی ہوا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ ”وَدَوَّجِي نَا اَمْتَشْنَا بَان حَقِيقَتِ بِنْتِ مَحْمُودِ نَارِ سِدْرَةِ بَقِيعِ رَسُوْلٍ وَرَسَالَتِ وَفِي وَتَبُوْتِ اَعْرَافِ مَنِّي سَيِّدِ كُنْهٍ“

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء است وبعثوا مدینہ کا نبی بعدی اھلک بعد ازالہ حضرت نبی قذافی وادبہ البشران حتی ختم نبوت را مصداق نبی و اند

چہ پر وجود۔ ذی جود سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کمال درجہ نبوت ختم شدہ است۔ نبوت۔ آئیں تار و زاریت غیر از ائمتہ دائرتہ بدون آنحضرت پر جس نبی صاحب شریعت جدیدہ بخوار رسید۔ چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ راضیہ میں اعتقاد است۔ کما نقل محمد طاهر فی تکمیلہ مجمع البحار عن عائشہ رحمہم عنہا۔

لھولہ اخاتہ النبیین ولا تقولوا لابی بعدی (صفحہ ۷۷-۷۸ حاشیہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کے آنے سے مانع ہیں۔ ان لوگوں نے ختم نبوت کے معنی قطعاً نہیں سمجھے۔ کیونکہ کمال درجہ نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہے۔ نہ کفایت نبوت۔ اس میں شک نہیں کہ قیامت تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے سوا اور آپ کا اتنی ہی بے بغیر یا صاحب نبروت و بیہ کوئی نبی نہیں آئے گا۔

چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بھی یہی اعتقاد تھا۔ ہمیں کہ محدث ہر اپنی کتاب تکمیل مجمع البحار میں حضرت عائشہ سے روایت لے کر کہ قولوا خاتم الانبیاء ولا تقولوا لابی بعدی یعنی یہ تو کہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں مگر یہ مت کہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی کوئی نہیں ہو گا۔

اب خدا انصافاً بتلے گا آپ کا یہ مطالبہ پیدا ہوا یا نہیں کہ وہ کاش حقیقت النبوة کی بات سے پہلے ایک کھرب دکھا دیں۔ جس میں اس لفظ کی تشریح یہ کی گئی ہو۔ کہ اس سے مراد حقیقت نبوت ہے۔ محدثیت نہیں۔ اور ابھی ہماری طرف سے ہی پر میں نہیں ہم بتولیتہ تعالیٰ ہی شرط کے ساتھ ایک دو نہیں ہیں

حوائے دکھا سکتے ہیں۔ اور ہدایت دینا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔

خاکسار
محمد اسلمیل (مولوی و منشی فاضل) قادیان

رسید چندہ زمانہ وارڈ

ہزار ہزار فکر میں پاک رحمن رحیم کا جس نے ہماری دروند بہنوں کے دل میں ہمدردی اور غمگساری کے ساتھ اپنی بید بہنوں کیلئے رحم ڈالا۔ انہوں نے اسنا چیز خادمہ کی تو یک چندہ پر لیک کر لی اور ہزاروں دعائیں پڑھی۔ ان محترم بیویوں کے لئے جنہوں نے قابل رحم بیاروں کے لئے بندہ زرا ہاں ڈالی۔ امید کہ دوسری چندہ بھی ایسی ہی ہوتی ہوگی۔

فرما کر بہت جلد اس کو قادیان میں بھیج دیں۔ اللہ تعالیٰ ان چندہ میں کو چر لے عظیم حفاظت ہے۔ اللہ تعالیٰ ان میں دلی شکر کیلئے مفصلہ میں بہنوں کو ان کی امداد کی رسید بھیج دیں۔ یہ وہ چندہ جو اس عاجز کو ملا رکھی اور جگہ یا کاسب صاحب کے نام بھی چند بہنوں نے وعدہ کیا تھا کہ چندہ بھیجیں گی۔ عجب بے سرا چرمن چاہیے۔ یعنی بندہ کو کار و بار میں بکھے صرف اطلاع ہی کھ دی گئی تو جانی ہوگی۔ مقامی بہنوں سے میں نے ابھی چندہ وصول نہیں کیا۔ غریب انشاء اللہ ارادہ ہے کہ ان سے ہو سکیگا۔

زیادہ تر وہ ان ہی کو فائدہ پہنچے گا۔ سنگ باہر کی بہنوں کی یہ نیکی ہے کہ ان کے مقاصد کا میں۔ اور اللہ تعالیٰ سے جو عظیم حاصل کریں۔ اپنی بہنوں کی دلی خیر خواہ۔ ناچیز سیدۃ النساء قادیان

(۱) معرفت عزیزہ بین سبطہ فاطمہ بنت سیدہ محمود صاحبہ کا بدکن مشہور (۲) حضرت محترمہ فزب مبارکہ کیلئے صاحبہ از مالیر کوثر (۳) صاحبہ فزادی مکرمہ امۃ الصغیرہ کیلئے صاحبہ (۴) خاتین مالیر کوثر معرفت عزیزہ محمودہ فاطمہ مالیر کوثر (۵) بنت جاب سیدہ محمد حسین صاحبہ فاطمہ مالیر کوثر (۶) خاتین امیرہ معرفت امیرہ مرزی مالیر کوثر (۷) بنت شیخ سراج الحق صاحبہ چٹالہ (۸) طالبات گولی سکول قادیان معرفت سیدہ مستعدہ

بیت بھل مالیر کوثر

نظارہ
دیوانہ احمد کو ضرورت نہیں گھر کی

کہ تم سے ہمیں کیسے شہر جو برسر کی بس لے بیٹے بیٹے کیلئے کہہ کے سو کر مجاہدی اللہ سے جنت سر عشر اگر چہ عہدے الفت کی نظر لے شاہ لے سمجھوں میں ٹاپی کر دوں دیکھئے اگر چہ کو گدا کی تھے ذری فور جاہ لڑی کے لئے بیٹے بیٹے دیکھ کوئی تاثیر سے مدد ہوگی جانا ہوں گے خیر سے خیر تقویٰ لوگوں کے حاجت نہیں کہ زاد سو کر کافی سے سایہ دیوار سجا دیوانہ احمد کو ضرورت نہیں گھر کی

کجا فائدہ بیوت سے خلق آپ کو ہوگی غفلت میں پڑی آپ نے گھر برسر کی عبدالحی۔ عتیق۔ خیر آبادی

منظومات تالیف و اشاعت کا دیان نے جو دار البصانت
حفصہ خلیفہ المسیح کی اجازت سے سیالکوٹ میں لہو لای اور جو
ای شخص شخص کی ملکیت نہیں۔ اور مسیح کے نفع سے متعلقہ شخصوں کو
داد اور رخصت دیا جیسی۔ چنانچہ خاصہ مال یعنی فٹ بان کرکٹ بال
اور بال دیگر وغیرہ نہایت عمدہ نمبرہ اور خوبصورت ہوتا ہے۔
ات میں ہر گھم میں دیات دارن کو کھانا رکھا جاتا ہے۔ پس
روہ جہاں ہر کسی رنگ میں بھی کھیلنے کے سامان سے متعلق
فریضہ کھیلوں کا چرچا دکانا، ار جہاں کو یہ سامان لگ سکتا ہے۔

پس ایک ایسے مضمون کے متعلق جوابی حدیث اور ہند کے درمیان زیر بحث آچکا ہے اور اس کی نسبت دشمن و دوست نے تسلیم کیا ہے کہ اس میں مسیح مہدی کی نبوت بظاہر ثابت کیا گیا ہے کوئی سہولوی فہمی صاحب کا یہ کہنا کہ مہین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کی نفی کی گئی ہے۔ کس قدر خطرناک منہاطہ دہی ہے۔ علامہ اسکے سید صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جو کلام میں مضمون کے سامنے جو مضامین لکھ کر شائع کئے ان میں صحیح طور پر حضور کی نبوت کا اثبات موجود ہے۔ مضمون کے طور پر دیکھئے۔ ایک مخالف کے اعتراض کے جواب میں ہی سید صاحب انبارہ جلد دوم نمبر پنجم مضمون پر لکھتے ہیں "اتراض۔ آپ کا حضرت مسیح موعود کا دعویٰ نبوت یہ آپکا حال ہے۔ اور حال بمقام قرآن مجید اور مسلم رسالہ دلیل نہیں ہے۔ میری تحقیقات کا نتیجہ یہ ہے کہ آپ نبی نہیں ہیں۔ آپ سب کام چھوڑ کر ملادین سے نبوت کا فتوہ حاصل فرمیں۔" حضرت مرزا صاحب نے ہرگز نہیں سمجھا۔ اور نہ فرمایا کہ میرے دعویٰ نبوت کی بنا حال پر ہے بلکہ صاف طور پر لکھا ہے کہ میرے دعوے کی بنا ان امور پر ہے کہ جن پر سب انبیاء کے دعوے کی بنا تھی۔ پھر قرآن مجید میں ہرگز نہیں آیا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہ آئیگا۔ بلکہ اسکے خلاف ہے۔ کہ ضرور آئیگا۔ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو علم ہوا کہ لوگوں نے لافنی بھدی کے سنے غلط فہمی سے یہ خیال کر لئے ہیں کہ آپ کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہ ہوگا۔ تو آپ نے لوگوں کو فرمایا "قولوا لآخر النبیین ولا تقولوا لا نبی بعدی" باقی یہی بات کہ کبھی مولوی سید سرور شاہ صاحب کا یہ خیال بھی رہا ہو کہ حضرت مسیح موعود سے قبل ہی امت محمدیہ میں دنیا و گزرے ہیں۔ سو کچھ بعید نہیں کہ وہ اس بارہ میں حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد پر اٹھ اٹھ پانے سے قبل کبھی ایسا خیالی کرتے رہے ہوں۔ مگر وہ بھی اس کے پرچہ بدعلا تھا مضمون ایسے خیال کا بالکل ازالہ کر دیا۔ اور اس کے بعد اس کے خلاف حقیقت میں کسی زحمت کی تحریر جماعت پر کون جہت بھی نہیں

منفی المومنین صا

اور نبوت مسیح موعود

جناب منتی محمد صادق صاحب

پہ جو الزام مولوی محمد علی صاحب

نے بولی غلی والی گفتگو کی مدت اشارہ کر کے لگایا ہے۔
اگرچی ارام اس سے قبل مولوی ثناء اللہ مفتی صاحب پر
نکلا چکا ہوتا اور مفتی صاحب اسکا جواب خود اپنے قلم
سے اسی اخبار پر درمیں متعدد مرتبہ شائع کر چکے ہوتے
اور آج یہ سوال اٹھتا تو شاید مولوی محمد علی صاحب کو
اب تو یہی کیجئے کہ کیا کام دے سکتا۔ مگر جب خود مفتی صاحب
مولوی ثناء اللہ کے بار بار کے اعتراضوں پر متعدد مرتبہ
اسکی حقیقت کھول چکے اور اسکی اصلیت ظاہر کر چکے
ہیں جیسا کہ دربارِ حج سلطنت والے حوالہ مذکور بالا سے
ظاہر ہے اور جیسا کہ اسکے بعد دربارِ پریل سلطنت کے پرچہ
میں اسپر بالتفصیل روشنی ڈال چکے ہیں۔ نواب اس حد
ثنا بات کو دہراتے چلے جانا اور مفتی صاحب کے جوابات
کا ذکر تک بھی نہ کرنا کونسی ایذا دہی ہے۔ دربارِ پریل سلطنت
میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکتوب اخبارِ قیام کے
الفاظ میں صرف اسوجہ سے نبی کہلاتا ہوں۔ کہ علی اور
عمرانی زبان میں نبی کے معنی یہ ہیں کہ خدا سے اہام یا گرفتار
ہو گیا کی گئی ہو والا اور بغیر کثرت کے یہ معنی متحقق نہیں ہو سکتے
لا حوالہ دیگر جناب مفتی صاحب کہتے ہیں یہی بات نبی
کے معنوں کے متعلق جو علی اور عمرانی زبان میں ہے غلی صاحب
کو سمجھائی تھی۔ جو حق بات ہے اسکے اظہار سے ہم رک
نہیں سکتے۔ یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ جس کی نبوت کو خدا تعالیٰ
نے زبردست ثنائوں سے ثابت کر دیا ہے۔ ہم اسکو کہیں
کہ وہ نبی نہیں؟

پس جب ظہور احکامات سے ایک مدت دواڑ چلے جاتا
منشی صاحب نے مولوی فیصل والی غفرلہ سے پیدا ہونے والی
دہم کا ازالہ کر کے مسیحہ دعا کو آپ واضح کر دیا تو اب مولوی
محمد علی صاحب کا اس تشریح کو نظر انداز کرنے کا قائل کے
فتاویٰ کے خلاف اس گفتگو کو انکار نبوت کے ثبوت میں
بیش کرنا اگر علم اصفیٰ تو وہی نہیں تو اور کیا ہے ۹

میر تقاسم علی صاحب جناب میر تقاسم علی صاحب کے

اور نبوت مسیح موعودؑ

۱۔ یہ مغالطہ دہی ہے کہ حقیقتہ البرہ کے تابع ہوئے

پہلے وہ حضرت اقدس کی نبوت کے منکوحے۔ کیا ان کی کتاب۔ النبوة فی اخیر امت۔ حقیقۃ النبوة سے بعد کی ہے؟
یا کیا اس میں حضرت اقدس کی نبوت کو بڑے زبردست دلائل سے ثابت نہیں کیا گیا۔ دینِ احمیٰ میں بھی کہیں انہوں نے نبوة حضرت مسیح موعود کا انکار نہیں کیا۔ صرف مستقل فی ہونیکِ نفی کی ہے اور تمام حالات کا منقید ہے اور جو حقیقت میں بھی موجود ہے) چنانچہ وہ اسکے شروع میں لکھتے ہیں
وہ ہے جہاں شک زبانی اور تحریری اعتراضوں کے سننے کا اتفاق ہوا ہے۔ حسب ذیل ہیں۔

۱۔ مرزا صاحب نبوت اور رسالت مستند کے مدعی ہیں۔

۲۔ مرزا صاحب ختم نبوت کے منکر ہیں۔

۴۔ مرزا صاحب بجائے کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

کے نیا کر سکتے ہیں۔ ان اعترافات کا مہل گر مکمل جہاد

توہن یہ ہے کہ لعنت اللہ علی الکاذبین :-

(دیباچہ دین الحق صفحہ ۴-۵-۶)

یہی رہی یہ بات کہ اوس میں از الہ اوہام و غیر ملے خواجہ

مسئلہ برائے کار از مدنی جو بھی موجود ہیں۔ صوبہ بانسہ کو

حقیقۃ النہجۃ میں بھی موجود ہے۔ جس کے متعلق مولوی محمد علی صاحب

ہے اس کتاب طیفۃ البیوت کے صاحبزادے

چھ لیا ہے رہے ہیں اور وہ اس لیے کہ وہ ہیں

۱۱۔ نہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (اتحاد سنیوں)

جو کہ وہ اس کے واسطے کہ لغو کوئی منصب بانٹا حضرت

آقیدر کا دھڑکاؤ، گرگڑنا، زور زور سے ہنسنے کا حال، حضور نے بہت اسی

انج. ہزاری اور بریت ظاہر (دکھو حقیقۃ النبوة صفحہ ۸۹ لکھا)

مولوی غلام نبی صاحب | اسی طرح جناب مولوی غلام نبی

اور نبوتِ مسیح موعود صاحب کی ایک ایسی تحریر کا

حوالہ دیتے ہیں جو انہوں نے قیامِ مصر کے زمانہ میں لکھی تھی

مولوی محمد علی صاحب نے خطرناک مفادِ لدہ دہی سے کام

یا ہے۔

حاصل نہیں ہوتی تھی۔ مولوی صاحب بتاتے ہیں کہ وہاں بچے ایک دفعہ کسی ذریعہ سے صرف اٹھ معلوم ہوا تھا کہ حضرت مسیح موعودؑ کے اپنی جماعت کے لوگوں کو درپردہ کے چھے گارڈ پھرنے سے حتی طور پر منع فرمایا ہے۔ اس سے زیادہ کبھی کسی بات کی مجھے وہاں اطلاع نہیں ملی تھی۔ غرض اس مہر کی رٹاش کے حصہ میں جب کبھی کہ مولوی صاحب وہاں رہے۔ ان کیلئے ابھی سلسلہ کی عمر کا سنہ بھی نہیں آیا تھا۔ اور دراصل آپ اس تمام عرصہ میں سلسلہ احمدیہ کی عمر کے سنہ ہی میں تھے پس مولوی محمد علی صاحب کا مولوی غلام نبی صاحب کی اس درمیانی عرصہ کی کسی خبر کو اس بات کے ثبوت میں پیش کرنا کہ سنہ ۱۲۸۵ھ کے بعد انہوں نے نبی موعودؑ کا انکار کیا ہے۔ صحیح ملاحظہ نہیں تو اور کیا ہے۔

مولوی محمد بن صاحب | اسی طرح جناب محمد بن صاحب اور نبوت مسیح موعودؑ کی کتاب حقیقت ختم نبوت کو جو مولوی محمد علی صاحب نے ہمارے خلاف ادراپی جانچ میں پیش کیا ہے۔ یہ بھی اس سے کچھ کم ملاحظہ نہیں ہے۔ مولوی محمد علی صاحب خود اپنے اسی فریاد میں تسلیم کرتے ہیں کہ سنہ ۱۲۹۱ھ میں خلافت حضرت خلیفۃ المسیحؑ ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ادائے میں مسئلہ کو اسلام کے متعلق مولوی محمد بن صاحب کا عقیدہ ایسی جماعت کے عقیدہ کے خلاف یہ تھا کہ منکرین حضرت مسیح موعودؑ ان مصلوں میں کافر نہیں جنہیں انبیاء کے منکرین کو کافر کہا جاتا ہے۔ اور اس وقت خلافت احمدیہ کے بھی وہ منکر تھے۔ اور غیر مبایعین کے ہم خیال تھے اور یہ رسالہ حقیقت ختم نبوت اسی زمانہ بعد از ظہور نشانہ یعنی ۱۲۹۳ھ میں ان کی سلسلہ کا لکھا ہوا ہے۔ پس جب یہ رسالہ ظہور اختلاف کے زمانہ میں لکھا گیا اور ایسے وقت میں لکھا گیا جبکہ اسکے لکھنے والے مولوی صاحب آپ لوگوں کے ہم خیال تھے۔ جسکا کچھ بھی اعتراض ہے تو پھر ان کا کوئی حوالہ ہمارے خلاف کیونکر جھٹ ہو سکتا ہے۔ ہاں اگر یہ رسالہ کسی ذریعہ کے خلاف حجت کے طور پر پیش ہو سکتا ہے تو آپ لوگوں کے خلاف اسے پیش کیا جاسکتا ہے۔ کیونکہ یہ رسالہ مولوی محمد بن صاحب نے آپ لوگوں کے ساتھ ہونے کے وقت میں لکھا تھا۔ اور اس میں آپ کے موجودہ خیالات کے

خلاف بہت کچھ لکھا ہے۔ ملاحظہ کے طور پر دیکھو ملاحظہ ۱۱-۱۲-۱۳۳۵ھ میں سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ لوگ دہم عقد احمدیہ سے دور چلے جاسکے ہیں۔ اور جو آج آپ کی حالت ہے سلسلہ میں نہیں ہوئی تھی۔ مولوی محمد سعید صاحب | باقی رہے جناب مولوی اور نبوت مسیح موعودؑ میر محمد سعید صاحب کا اہل سر اس میں شک نہیں کہ وہ ایک برسے باخدا اور زندگ انسان اور عالم و فاضل ہیں۔ مگر سوال یہ ہے کہ وہ کتنا عرصہ حضرت مسیح موعودؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت میں رہے۔ انھیں ہے کہ مصنفین سلسلہ احمدیہ کے آثار کے دفعہ فیلے مصنفین جو سالہا سال حضرت مسیح موعودؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر رہے تھے۔ وہ تو مولوی محمد علی صاحب کو جھوٹے اور بالمقابل جو لوگ بہت ہی کم عرصہ حضورؑ کی خدمت میں رہے۔ اور کبھی کم نہیں اس زمانہ میں یہاں اُن کے کا مرقع ملا۔ یا اس زمانہ میں وہ کسی اور ہی حیثیت میں تھے۔ وہ آپ کو یاد آگئے۔

حیرت کا مقام ہے کہ مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک مولوی میر محمد سعید صاحب و مولوی غلام نبی صاحب جنہوں نے غالباً عمر بھر میں سلسلہ احمدیہ کے متعلق رسالے ان تحریروں کے جملے حوالے مولوی محمد علی صاحب نے دئے ہیں کبھی کوئی کتاب یا رسالہ تصنیف نہیں کیا۔ اور میر قاسم علی صاحب و مولوی محمد الدین صاحب جن کی سلسلہ احمدیہ کے متعلق غالباً سب سے پہلی تصنیفیں وہی ہیں۔ جنکا مولوی محمد علی صاحب نے حوالہ دیا ہے یہ تو مصنفین سلسلہ احمدیہ ہیں۔ مگر حضرت مولوی عبدالکریم صاحب حضرت مولوی شیر علی صاحب جناب مولوی عبید اللہ صاحب بسمل۔ جناب قاضی اکیمل صاحب جناب شیخ یعقوب علی صاحب اور جناب مولانا مولانا غلام رسول صاحب راجیکی مصنف ہیں۔ اور نہ ہی سید نواز امین حضرت خلیفۃ المسیحؑ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ سہ کو جانتے ہیں۔ اور نہ کو جانتے ہیں۔ کیا خود آپ کبھی کسی زمانہ میں سلسلہ احمدیہ کے خاص مصنفین میں سے نہیں تھے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ آپ نے ان لوگوں کو جھوٹے بالمقابل ایسے لوگوں کی تحریریں میں جن میں ان

بعض تو مصنفین سلسلہ احمدیہ نہیں سکتے۔ ان بعض اس زمانہ میں جس کی اکیلہ تحریریں ہیں۔ مصنفین سلسلہ احمدیہ نہیں تھے۔ کیا اسکی ہی وجہ نہیں کہ اصل مصنفین کی تحریریں ان کے اپنے ہاتھ کے خلاف نظر آئیں۔ اس لئے آپ نے انہیں نظر انداز کر کے ان کی بجائے دوسرے لوگوں کا نام مصنفین سلسلہ احمدیہ لکھ دیا ان کی تحریریں پیش کر دیں۔ کیا یہ طریقہ حق جوتی ہے۔ کیا ان دہوں پر پھر کبھی کوئی شخص صحیح نسخہ پہنچ سکا ہے۔ اگر نہیں تو آپ اس کا ردائی کے کیوں کر کیا۔ لیکن اب میں آپ کے حوالے کے مقابل پر سرورست صرف محمد احمدیہ دیتا ہوں۔ (اور اگر ضرورت ہوئی تو اللہ اللہ مہدیو نہیں سیکڑوں حوالے اور پیش کئے جائینگے۔) اور چونکہ آسب کا ملاحظہ یہ ہے کہ حقیقتہً النبوۃ کی تاریخ سے پہلے ایک تحریر دکھائیں۔ جس میں اس لفظ نبوت کی نشانی یہ لکھی ہو کہ اس سے مراد حقیقتہً نبوت ہے۔ حقیقتہً نبوت اس لئے اسی اقرار کے ساتھ میں یہ حوالے پیش کرنا چاہتا ہوں کہ ہر ایک مراد حسب تشریح مولوی محمد علی صاحب اندر اس بات کا ثبوت رکھتا ہے کہ اس میں نبوت سے مراد نبوت ہے نہ کہ حدیث اور وہ تشریح یہ ہے کہ مولوی محمد صاحب اپنے رسالہ القول الفصل کی ایک جگہ لکھتے ہیں کہ صفحہ ۱۹ پر لکھتے ہیں کہ محمدوں کے الگ کر دینے اور حضرت مسیح موعودؑ کو نبیوں اور رسولوں میں شامل کرنا صاف طور پر یہاں صاحب کا یہ عقیدہ پایا جاسکتا ہے کہ وہ حضرت مسیح موعودؑ کو حقیقی نبی اور رسول مانتے ہیں۔ ثابت ہوا کہ جن جن حضرات مسیح موعودؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام علیہما السلام اس امت کے محدث مجددین سے الگ کر کے آپ کو زمرہ انبیاء میں داخل جاتے وہ آپ کی نبوت کو حق ثبوت قرار دیتے ہیں۔ اور آپ کے حق ثبوت ہونے کی نفی اس اصل کے قائم ہے کہ مولوی محمد علی صاحب کا حوالہ | بعد مولوی محمد علی صاحب اس مطالبہ کو دہرا کر نیکی لئے کہ کائنات حقیقتہً النبوۃ کی ان سے پہلے کی ایک تحریر دکھائیں۔ جس میں اس لفظ نبوت تشریح کی گئی ہو کہ اس سے مراد حقیقتہً نبوت ہے نہ کہ حدیث نہیں موجود ہے حوالے پیش کرنے سے پہلے خود مولوی

ہندوستان کی خبریں

سکرٹری خلافت کبھی مشرعیہ العزیز انصاری ایم۔
دہلی کو ایک سال قید رہے۔ اہل اہل دہلی سکرٹری
خلافت کبھی دہلی کو چند روزہ فحاشیت و فحشیت
چل رہا تھا دہلی سکرٹری خلافت کو ایک سال قید مشقت کی
مزداری گئی۔
اسلامی عہد کی شکستہ میں فیری پلیس (محل) کے قریب
ایک بندوبست ایک نئی عمارت بن رہی ہے۔ جس کے
سلسلہ میں بعض قریبی حجاب افشاں و تہجیر کو کھدو کر لیا جا رہا ہے۔
تھے۔ تو انہوں نے ایک ایسی غریب لکائی جو غیر معمولی
طور پر سخت تھی۔ حجاب افشاں کو کھدو کر لیا تو اسلامی عہد کی
ایک بندوبست لکھی۔ جو ہر وقت میں تھی اور وہ ڈنٹ کے

قریب بیسٹھ تھے۔
 اراکین پنجاب کونسل پنجاب کونسل کے ۲۲ رکنوں پر
 مشتمل تھے۔ ان کے اجلاس میں مسٹر سراج رام
 کاشیپور نے قرارداد پیش کی کہ اراکین کونسل کو دو سال کا عرصہ
 کونسل پر ریورنڈ لارڈ لانس ملارک سے لالہ سیدک رام
 نے تیس کی بجائے پندرہ روپیہ تحویہ کیا اور یہ قرارداد منظور ہوئی۔
 پنجاب کونسل میں حکومت پنجاب نے حکومت ہند کی
 اردو زبان منظور کی اور صاحب وزیر ہند کی اجازت
 سے منظور کیا ہے۔ کہ کونسل کے جوائنٹین اردو یا کسی دوسری
 زبان میں تقریر کرنے کیلئے صدر کی اجازت لینا پڑے گی۔
 مالابار میں اسلحہ گالی کٹ کی خبر ہے کہ ڈسٹرکٹ جج
 واپس لینے کا حکم سننے حکم دیا ہے کہ جس کسی کے پاس
 اسلحہ کالائسنس ہے وہ واپس کر دے کیونکہ کہا جاتا ہے
 کہ لائسنس دار باغیوں کو امداد دے رہے ہیں۔

اسلام لیگ کے سالانہ آل انڈیا مسلم لیگ کی
جلسہ کی صدارت کنسل لٹریچر صدارت
مستشرقین کالج میں فیصلہ کیا ہے۔ کوئیگ کا آئندہ سالانہ
جلسہ آباد میں ۳۰-۳۱ دسمبر کو ہوگا۔ جبکہ صدر مولوی
مولوی ابوالکلام آزاد ہوں گے۔

آل انڈیا سارو کا نفرین اور شہسوارانہ انداز

کانفرنس کا اجلاس ختم ہو گیا۔ اس کے بعد امرتسر میں بمقام جلیانوالہ
باغ منعقد ہوا۔ صدر کا شاندار استقبال کیا اور جلوس
نکالا گیا۔ دوسرے دن کانفرنس نے نریندر پوریشن پاس کیا
جس میں گرفتار شدہ سادھوؤں کو مبارکباد دی گئی اور
گورنمنٹ کے فعلیہ پارانملی کا اظہار کیا گیا۔

نہڑل جیل لاہور بندے انترم راوی ہے کہ سڑکوں
میں جنگا مسٹر جیل لاہور میں ایک سخت ہنگامے
کی پرزور، انواہ شہر میں اور ہی ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ
اس ہنگامے میں کئی آدمی مارے بھی گئے ہیں۔
لالہ امیر حیدر اور لالہ امیر محمد سکریٹری سٹی کانگریس
اجو دھیا ناٹھہ کو سڑا کیسی لاہور کو ایک جہتے کی اور
لالہ اجو دھیا ناٹھہ کانگریس والیئر کو چند روزہ کی سڑا
قید معن دی گئی ہے۔

سیٹھ یعقوب حسن کا مقدمہ: ۱۸۶۲ء کو رکنہ جج سیٹھ یعقوب حسن کے مقدمہ میں گورنمنٹ عدالت کا حکم دوبارہ منظور کیا گیا اور مقدمہ زیر دند ۱۹۶۱ء ضابطہ فوجداری (جان بوجھ کر جعلی سندوات پیش کرنا) و سفارشات زیر دفعات ۱۲۴، ۱۲۵ اور ۱۵۳ آف پیس کیا۔ مقدمات اس کی تفریق پر عدالت برائش کالفرنس منعقدہ تجربہ کی بنا پر چلائے گئے ہیں۔ جن میں کہا جاتا ہے کہ سیٹھ صاحب نے کہا کہ اب تک کھانا آدمی بند دستان کے حوالہ دیا میں اس گورنمنٹ کے خلاف تہیاء کے کرکٹس ہو گئے ہیں“ وغیرہ

پہلی ہندوستانی اولیاد ۲۹ راکٹ برہائی گورٹ
 وکیل عورت نے مس کار نیلا سہراب جی کو بطور
 وکیل پکٹس کرنے کی اجازت دیدی ہے اور ان کا نام
 وکلا کے رجسٹر میں درج کر دیا ہے۔ یہ ہندوستان بھری
 پہلی عاتون ہیں۔ جن کو دکالت کرنے کی اجازت دی گئی ہے
 مسٹر سی فٹ جانشن مداس ۲۹ راکٹ برہائی
 مدراس میں جانشن آجکل مداس میں
 ان کو داں کی کئی ٹیمپس ایسوسی ایٹس نے ایڈریس پیش
 کئے ہیں۔

غلام کی در آمد - شملہ - ۲۸ راتوں پر یکم سے ۵ راتوں پر
 ہر آٹھ - غلام - واپس - ۱۲ - ہندوستان سے
 باسٹھ گئے بہت کم ۱۳۲۹۷۴ اٹن ! ہر گیا اور ۵

... ..

چیزیں ۳۰۔ سن دن باہر سے آئیں۔
 اگر میونسپلٹی پر آگرہ ۲۸ مارچ کو بندہ راج جا
 دس ہزار کا دھونی دیکھیں نے اپنے موکل جو بے چارے
 کی طرف سے آگرہ میں بسلی گئی تو دس ہزار روپیہ جانے کا نوٹس
 دیا ہے۔ کہہ چکا ایک نڈا دم گڑھے میں جاوے پر سے کھاتا ہوا
 تھا۔ گر گئے اور انھیں روٹیں لگیں۔

تصویری لالہ گوردھن ۲۹ اکتوبر کو لالہ گوردھن صاحب
 داس کی زبان ہندی تصویریں گئے۔ وہاں سٹر
 اور گوی سب ڈویژنل انسپکٹریس نے آپ کو دوا
 تک سب ڈویژن تصویریں کوئی تقریر نہ کرنے کا حکم زیر
 دفعہ ۴۴ ضابطہ ذبح جاری دیا ہے۔ جس کے جواب
 میں انھوں نے لکھا ہے کہ میں پنجاب پرائفلکس کا ٹولیس
 کمیٹی سے اس حکم کی نافرمانی کی اجازت طلب کر رہا ہوں
 اگر اجازت مل گئی تو یہاں تقریر کرونگا۔

رواں سرائے سری نگر۔ ۲۷ اکتوبر ۱۸۸۷ء
کشمیر میں بہادر نے ریاست کے کارخانہ زمین
اور ٹینیکل انجینئر کا معائنہ کیا۔ جہاں کشمیر کی
صنعتیں اور کاریگروں کی تلاش کی گئی تھی۔ کل مقام
کو ریاست کی طرف سے رواں سرائے کے اوزار میں جلیقہ
مہاراجہ کے محل میں ہوا۔ جہاں دونوں طرف سے جام
صحت پر تقریریں ہوئیں۔ اس کے خانہ پر انشائیہ
چھوڑی گئی۔

تعلقہ داران اور صحت فتح ۱۔ مزارعان کے خیر خواہ
ممبروں اور سرکاری ممبران کی تحت مخالفت کے باوجود آج
اجلاس کونسل میں زمینداروں کے قائم مقام ممبروں کی
۱۵ ادوں کی کثرت سے یہ ترمیم منظور ہو گئی ہے۔ کہ آئینہ
سے زمیندار جب چاہیں خود مخالفت کرنے کیلئے اراضی سے
مزارعہ کو بیدخل کر دیں مسٹر کنزرو نے کہا کہ اگر لوکل گورنمنٹ
نہیں تو گورنمنٹ ہند کو اسے مسترد کرنا پڑے گا۔

میرٹھ ڈسٹرکٹ کانفرنس - ۱۔ میرٹھ - ۲۹ ماکتہ برہنہ
 مرنی ہال میں لگے گڑھ کثیر کانفرنس کی صدارت منظر دکلا
 ہے۔ بشریکہ حاضرین کھد رہیں گراٹھیں۔ یہ کانفرنس
 ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴ نومبر کو ہوئی۔ پنڈت جی کے علم کی تعمیل کیلئے
 سخت کوشش کجا رہی ہے۔

—

غیر مالک کی خبریں

امریکن نازک کی لندن اور نیو یارک اور دیگر امریکی جرمنی سے روانگی جرمنی سے ذہنی حادہ صلح کی تصدیق دی ہے اسلئے امید کی جاتی ہے کہ امریکی فوجیں جلد ہی جرمنی سے روانہ ہونی شروع ہو جائیں گی۔

سن فین ملک منظم کی لندن ۱۲ اکتوبر - جرمن فوجیں رعایا نہیں رہنا چاہتی جماعت کے قاتل تھا تو ان کی اب صاف صورت ہو رہی ہے کہ وہ ملک منظم کی رعایا بنکر رہنا نہیں چاہتے۔ اس لئے اب انہیں کیا جاتا ہے کہ پارلیمنٹ کا انتخاب از سر نو ہو گا۔

مباراجہ پیشاوار لندن ۱۲ اکتوبر - مباراجہ پیشاوار شہر کے باشندے کہ شاہ ابراہیم نے مباراجہ کو بار بار کہا مباراجہ جو موت کی شاہد بنیم سے ضیافت بھی کی عراق کے قتل لندن ۱۲ اکتوبر - دارالعوام میں کے چھپنے سرسبز ہو کر جواب دیتے ہوئے یہ جوڑے بیان کیا کہ عراق عرب کے تیل کے چشموں کا چارہ اینٹو پر چین کی کوئیں دیا گیا۔ معاہدہ بیروت کے تحت عراق میں ترکی جہاد اور ملت عراق مفت لے سکتی ہے۔ اس لئے جب ہندوستان کی تصدیق ہو جائے اس وقت حکومت عراق تمام حقوق حاصل کر لے گی۔ جو ترکوں کو حاصل تھے۔

دارالعوام میں لندن ۱۲ اکتوبر - بیاروں کے لافان انگلینڈ کی امنڈری کے خلاف بربروں نے صدر اسے احتجاج لندن کی سرحدیں جو مرنے کہا تم سمجھتے ہو کہ شریف آدمی ہو سر ولیم تھارن نے جواب دیا تم سیاسی چال بازوں کا ایک جھٹکا ہو بدلوں نے اپنے الفاظ واپس لینے سے انکار کیا جس لئے انہیں ایران سے نکل جانے کا حکم دیا گیا چنانچہ دونوں نکل گئے۔ ایران کے ساتھ نوکیلی اور بھی چلے گئے۔ معاملات ہند پر لندن ۱۲ اکتوبر - آٹھ مارٹس پارلیمنٹ میں بحث میں لارڈ سڈنہم نے کہا کہ جب سے

سٹرٹنگلر وزیر نہیں ہیں۔ بے شمار تباہ کن غلطیاں ظہور میں آ رہی ہیں جن کی وجہ سے حکومت کمزور ہو گئی ہے۔ ہندوستان سر اسرار صلاحت کے ناچار ہے اور اس بلوں کی بنیاد سے ظاہر ہے کہ گورنمنٹ کا اثر اور رد و کار لکل مٹا جا رہا ہے۔ اور اس پر فوج میں بغاوت مچ چکی ہے۔

ارڈر کے لئے کہا کہ وائسرائے کو قیام امن کیلئے کوئی احتیاجات حاصل ہیں۔ اور شہزادہ ویزو ہندوستان میں ہیں۔ ان کی موجودگی ہندوستان میں پریشانی کو ڈھونڈ رہی ہے۔

لاڈلہ - نوری نے کہا کہ جو کچھ ہندوستان میں ہوا ہے وہ خالصتہً ایک کے سلسلہ میں ہے۔ جو کالونی میں خوردی کے خلاف کر رہی ہیں۔ قطعاً اقلیت کی تحریک کی وجہ سے کسی طرح کی ذمہ داری سٹرٹنگلر پر عائد نہیں ہوتی کیونکہ پالیسی میری قائم کردہ ہے کہ قطعاً اقلیت کی حالت سب سے پہلے ہندوستانیوں کو کرنی چاہیے۔ سوچوں کی بنیاد سے سٹرٹنگلر کو ہر وقت انحصار دینا چاہیے۔

کیا ہر طرح کا غیہ لندن ۱۲ اکتوبر - وزیر اعظم یونان کو مدد دینگا یونان جو لندن میں اس امر کی کوشش کر رہا ہے کہ ایشیائے کوچک کی مہمات میں مالی امداد دیا جائے۔ اور اس کا دل بڑھا دیا جائے اس کے متعلق جام طور پر یہ خیال ہے کہ برطانیہ غلطی مسلمانوں کے جذبات کو صدمہ پہنچنے کے خیال سے یونان کو مدد نہیں دے سکتا۔

یونانیوں کی امداد کے متعدد وزراء باخوش بارے میں ذرا کی مٹھی سٹرٹنگلر اور سٹرٹنگلر کی رائے ہے کہ یونانیوں کو ٹکی پہلے کرنے پر اصرار کیا جائے۔ اور اسکو اس امر کی ضرورت بتائی جائے۔ کہ وہ ترکی قوم کے استحکام و مضبوطی کا حافا کرے۔ یونانی ایشیائے کوچک میں اپنی طاقت کمزور کر رہے ہیں۔ اور ساتھ ہی اسکے ہمارے دنا دار مسلمانوں کو ہم سے بگاڑ کر ہمیں بھی مشکلات میں ڈال رہی ہیں سٹرٹنگلر کا نظریہ - لندن ۱۲ اکتوبر - کیو کا نظریہ

کہ چاہائی گورنمنٹ نے سابقہ یا چاہائی گورنمنٹ ارادہ کر لیا ہے اور وہ اس میں جینی گورنمنٹ کے ساتھ گورنمنٹ کے مصالحت ہو رہی ہے۔ اس کا بھی بھاننا کرنا چاہیے۔ ہندوستان کا غیہ سابقہ کی خارجی گورنمنٹ پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ تمام اسلئے اور گورنمنٹ واپس کر دیا گیا شاہ کارل کو مٹا دینی لندن ۱۲ اکتوبر - ڈیوٹ حکام کے حوالہ کیا جاتی کا ناظر ہے کہ گورنمنٹ نے سٹاپ کیا ہے کہ اول کارل کو تخت سے دست بردار کر دے۔ اور اسکے بعد اسکو برطانوی حکام کے حوالہ کر دیا جائے۔ جرمنی کی ادائیگی تاوان لندن ۱۲ اکتوبر - جرمنی کے مارٹنگر نے کہ آج برلن سے دو ریل گاڑیوں میں ۱۲ اکتوبر رات کو پھرتے ہوئے جو جرمنی کے ہندوستان بھیج دیا جائے۔

فرانسیسی شہزادوں لندن ۱۲ اکتوبر - معلوم ہوا ہے کہ کھینے کی کوشش کو سٹرٹنگلر کی اور سویڈن براہیڈ کی نام لگنا قسطنطین کی مغربی کے متعلق تھی۔

سویڈن کو ناروی نے فرانس سے کہا قسطنطین کو بادشاہ تسلیم کر لیکن معلوم ہوتا ہے کہ ان کے دلائل بے سود ثابت ہوئے ہیں۔

یونانیوں اور اوار ترک کے درمیان مصالحت کرنے کے متعلق برطانیہ کا خیال یہ ہے کہ اب یونانی اتحاد پر صلح پیش کر لیا گیا ہے کہ برطانیہ غلطی قسطنطین کو بادشاہ تسلیم کرنے میں مخالفت نہ کرے گی۔ بشرطیکہ یونانیوں اور ترکوں کا باہمی فیصلہ ختم ہو جائے اور اعلیٰ اور فرانس رضامند ہوں۔

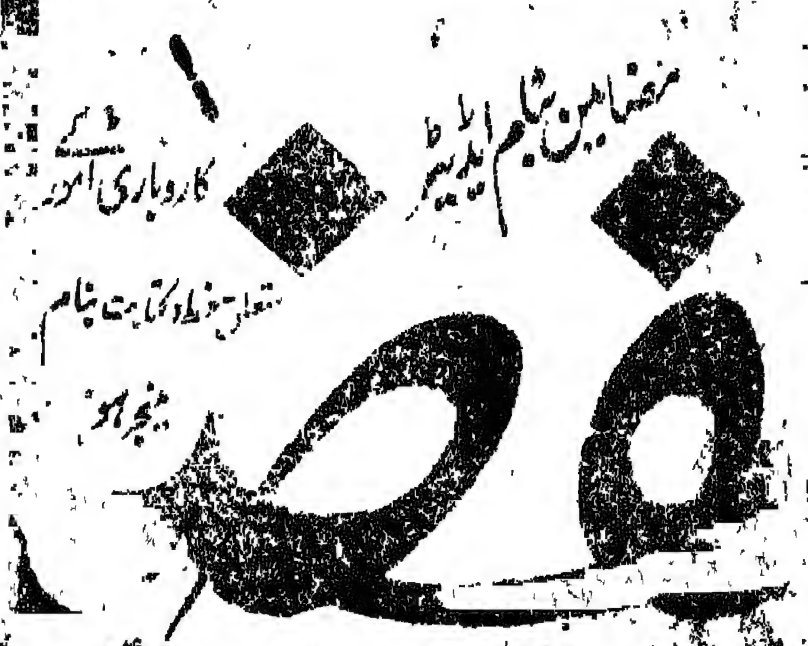
قربان کیا ہے کہ ترکوں اور یونانیوں کے فیصلے کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے اتحادیوں کا اتحاد عمل اشد ضروری ہے۔

(باقی مصلحتی صاحب قادیان پر شہر ہندوستان اسلام شہین پریس قادیان میں چھپکر مالکان کے لئے شائع ہوا)

THE ALFAZL QADIAN

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 عَمَّا یَنْتَظِرُ اَنْ یَّجْعَلَ لَکُمْ رُکُتًا مِّنْکُمْ مَا تَخْتَارُ

وہاں ایسے ایک ہی آیا ہے جس نے ہر چیز قبول کیا لیکن خدا اسے قبول کیا
 اور جس کے زور اور حملوں سے اُن کی سچائی ظاہر ہو چکا۔ (الہامیچ ہود)



ایڈیٹر: غلام نبی اسٹنٹ - ریزر محمد خان

مکتبہ اہل بیت علیہ السلام
 لاہور
 ۱۳۴۰ھ
 ۱۹۲۰ء

مکتبہ اہل بیت علیہ السلام
 لاہور
 ۱۳۴۰ھ
 ۱۹۲۰ء

نمبر ۳۶ مورخہ ۱ نومبر ۱۹۱۷ء مطابقت ۱۲ ربیع الاول ۱۳۳۷ء جلد ۹

المنشیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کو ایامِ زہر پہنچا
 میں ۱۹۰۵ء کے قریب قریب حادثہ ہی۔ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء
 کو خطیبِ حضور نے خود بڑھا
 یکم ذی الحجہ صدر اکھن احدیہ اور صیفہ کے نظارت
 میں تحفیت کے علاوہ بعض اہم تبدیلیاں بھی ہوئی ہیں
 انیس سے جن کے متعلق ہمیں فی الحال علم نہ ہے۔ وہ
 ہیں۔ جناب مولوی شیر علی صاحب آئندہ منبرِ انبی سکول
 ہونگے۔ اور جناب مولوی محمد دین صاحب بی اے اکی بجائے
 بحیثیت ایڈیٹر روڈ آف ریجنل کام کریں گے۔ اسٹریٹ لایو
 صاحب بی اے افسر ڈاک کام کریں گے اور اسٹریٹ علی محمد صاحب بی اے
 مولانا صاحب

نامہ شہر

(گذشتہ سے پیش سہ)

بھٹے میں بہت ہی سلا کو ستر میں
 آرام نہیں ہے کہی دم آٹھ پہر میں
 خوشی اور مسرت کی گھڑیوں کے ساتھ تحفیت اور شکلات
 کے وقت بھی آتے ہیں اعلان کا نامق ہے انسان
 کی نوع سے تمام گرد و درہر جلتے ہیں صرف ایک ن کی
 کیفیت سنا ہوں۔
 ان دونوں میں کی اپنی سڑ ہے۔ کیونکہ ہمارے ۵۰ روپیہ
 کے مکان سے باہر تھا۔ اسنے ۱۰۰ روپیہ پر ایک موٹر
 گدی رکھ لی ہے۔ ۵۰ روپیہ ہمارے پر ڈرا لے گیا
 روپیہ ہمارے پر سٹ رکھا ہے۔ ان کے علاوہ باورچی

اور خادم ۵۰ روپیہ ہمارے پر رکھے ہیں۔ یہ تمام شانِ موٹر
 میں بیسے ساتھ دورہ پر جا رہا تھا کہ موٹر بگڑ گئی۔ اب یہ تمام
 شانِ چھوڑنا پڑا۔ اور تنہا سدا پاک خادم کے کرایہ کی لاری
 پر عدم سفر کیا۔ رات میں دوبارہ پڑا تھا۔ اور کشتیوں کے پل
 پر سے لہری جانی تھی۔ بل کار سوڈا گیا تھا۔ طرح اٹھائی
 تھے۔ کہ وہ بل کو درست کریں۔ انکو دھکا کیا۔ اور وہ نرم
 ہوئے۔ اور گاؤں سے رستے لاکر پاراوتار مارا۔ مگر
 لاری پھر کچھ نہیں بچس گئی۔ جس طرح پنجاب میں زمیندار
 گدڑوں کو کچھ سے نکالتے ہیں۔ اسی طرح ہاری کو کھینچ کر
 نکالتے ہیں۔ اسی طرح حصہ لینا پڑا۔ ایک نالہ آیا۔ اس میں
 پانی کی داریں ہاری کے پیچھے ایک گئے۔ یہ خطرناک
 موقع تھا۔ کیونکہ ہر وقت زیادہ پانی گرنے کا خطرہ تھا۔
 سافروں کی ایک جاعت تھی اگر اس شکل کا حل کیا۔

تاجپور کی خبریں کے خلاصہ

وقت پہنچا ہوا کہ وہ گھر پہنچا اور یہاں تک پہنچا کہ وہ

الفضل

قادیان دارالامان - ۷ - نومبر ۱۹۲۱ء

حضرت مولوی عبداللطیف صاحب شہید کا ذکر ایک انگریز کے قلم سے

دال میں ایک انگریزی کتاب کا اقتباس حضرت مولوی
ثانی ایہ اندر کے پاس پہنچا ہے۔ میں حضرت مولوی
عبداللطیف صاحب شہید مرحوم کے واقعہ شہادت کا
ذکر ایک ایسے انگریز نے کیا ہے۔ جو ان ایام میں
جبکہ شہید مرحوم کا حادثہ پیش آیا۔ کابل میں چیف انگریز
تھا۔ اس نے اپنے چشم دید حالات کی بنا پر "مسلطی" لکھی
امیر کے ماتحت "کے نام سے" مذکورہ بالا کتاب لکھی
ہے۔ جس کے بارہویں باب بعنوان "یہودیوں کی
کی رہائش کابل میں" میں یہ ذکر ہے کہ ہمیں اس سے
کئی ایک باتیں ایسی معلوم ہوئی ہیں۔ جن کا اس وقت قلم
نہ تھا۔ اور بعض اہل علم سے بیان کی ایسی سندیں ہیں۔ جن کا
ہمارے پاس بجز اپنے آدمیوں سے بیان کے کوئی
بیرونی ثبوت نہ تھا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ
والسلام نے خود اور آپ کے بعد اور تحریروں میں
یہ بات بڑے پیش کی گئی ہے۔ کہ شہید مرحوم کی شہادت
کا باعث اس مفہوم چارہ کے خلاف غلط فہمی
مگر نہ تھا۔ جو مسلمانوں نے غلطی سے سمجھ لیا
ہے۔ مگر اس بات کی چونکہ ہم کوئی ایسی سند پیش کر
تھے۔ جو دوسروں پر حجت ہو سکے۔ اسلئے یہ بات ذوق
ہمارے مخالف لوگ مانتے تھے۔ اور نہ گورنمنٹ امپیر
یقین رکھتی تھی۔ لیکن اس کتاب میں ہی وجہ ان کے
قتل کی قرار دی گئی ہے۔ اور یہ اہل علم سے بیان کی حدت
کی ایک دیر سے بد ہے۔ جو ہمارے ہاتھ آئی ہے۔

کیونکہ اس کتاب کا مصنف انگریز وہیلنگٹون کا واقعہ
ہے۔ جیسا کہ ان غلطیوں سے پتہ چلتا ہے۔ جو اس
کتاب میں نادانیت کی وجہ سے سرزد ہوئی ہیں اور
ذرا سوچ کر اسے کوئی واقفیت بھی۔ بالقابل اسکے وہ قابل
کے گھر کا بھیدی تھا۔ اسلئے اسے اس کی بات
خاص اہمیت رکھتی ہے۔
اس اقتباس میں جو باتیں ہیں۔ انہیں سے
ایک برس پہلے کہ لکھا گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود کا یہ حنا
نہی ہونے کا دعویٰ تھا۔ اس کے متعلق ہی کہا جاسکتا ہے
وہ مصنف مذکور نے کسی سے نہایت اسی طرح ہو گا۔ یا
اس نے اپنی طرف سے۔ بات یہاں کی ہوگی کچھ ایسی کہ
کی وجہ سے اس نے یہ دعویٰ کرنا تو غلط
مکان سمجھا ہو گا۔ اسلئے جب اس نے یہ سنا کہ وہ
مسیح تھے۔ اس نے سمجھا کہ وہ اصل بیان کرنا والا
کو غلطی کی ہے۔ اور انہوں نے مسیح ہونے کا نہیں بلکہ
یہ مانا ہونے کا دعویٰ کیا ہو گا۔
دوسری بات یہ ہے کہ شہید مرحوم کے اس بیان
کہ انہیں تادیب میں حج کا نظارہ نظر آیا۔ مصنف نے
مسرحیہ کا اثر قرار دیا ہے۔ لیکن کوئی عجیب بات نہیں
کیونکہ وہ محض کائنات نہیں۔ اور وہ حالت جو شہید
کو کشف کے ذریعہ دکھائی گئی۔ اس کا نام اس نے
مسرحیہ رکھ دیا۔
اس کے متعلق حضرت غفرلہ مسیح ثانی ایہ اندر نے
فرمایا۔ مجھے یاد پڑتا ہے۔ حج کا نظارہ دیکھنے کا ذکر
شہید مرحوم نے کیا تھا۔ اور مولانا سید سرور شاہ صاحب
نے بھی شہادت دی ہے۔ کہ شہید مرحوم نے ان سے
خود کہا تھا۔ کہ انہیں حج کا نظارہ نظر آیا ہے۔
بہر حال اس قسم کی غلطیوں کو جو مصنف کی نادانیت
اور اسلامی تعلیم سے بے بہرہ ہونے کی وجہ سے سرزد
ہوئیں۔ چھوڑ کر اصل واقعہ شہادت کے متعلق اس کا
بیان بہت مفصل ہے۔ اور ان واقعات کو ہم غافلین
کے سامنے ایک غیر شخص کی شہادت کے طور پر پیش
کرتے ہیں۔
ایک خاص بات جو اس بیان سے ظاہر ہوتی ہے۔

یہ ہے کہ شہید مرحوم نے حضرت مسیح موعود کو بحیثیت
نبی پیش کیا۔ نہ کہ بحیثیت معمولی مجدد۔
مذکورہ بالا اقتباس کا غلطی ترجمہ حسب ذیل ہے۔
"مذکورہ (حضرت مسیح موعود) اور امیر (عبداللطیف صاحب)
اس کے اس مرض (بہیمانہ) سے خاص طور پر خوف زدہ ہونے
کی ایک وجہ تھی۔ اور وہ یہ کہ کابل کے سب سے بڑے نامور
اور بااثر عالم دین۔ اسے ایک عالم شریعہ سال میں حج کی
نیت سے واپس سے روانہ ہوا۔ مدینہ جاتے اگلے
جب وہ ہندوستان میں سے گذرا۔ تو اس نے ایک ایسے
شخص کی بابت سنا۔ جو مسیح کی آمد کے متعلق غلط فہمی
تھا۔ اور اچھا دھڑکیا یہ تھا۔ کہ یہ حنا بنی کی طرح وہ مسیح
کے لئے راستہ صاف کرنے کے لئے آئے ہیں۔ اس شخص
کے متعلق اس نے سمجھا کہ وہ کابل کے علاقوں کے لوگ
عجیب عجیب باتیں بیان کرتے تھے۔ یہ عالم اس سے ملنے
کے لئے گیا۔ اور مدعی نبوت کے الفاظ ایسے تو ثنات
ہوئے۔ کہ یہ عالم اس کی بیعت میں داخل ہو گیا۔ اور
اس کے تمام دعاوی پر ایمان لے آیا۔ ایک دن جبکہ یہ
موجود تھا کہ یہ عالم حج کی نیت سے روانہ ہوا تھا۔ مدعی
نبوت اس کو ایک اندر کے گھر میں لے گیا۔ اور وہاں
جیسا کہ اس عالم کا بیان ہے۔ ان دونوں نے کلمہ
دیکھا۔ اور اس طرح اپنے آپ کا حجابوں کے اس گردہ
میں دیکھا۔ جو کہ بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا۔ اور یہ
کہ اس نے بیت اللہ کی زیارت کی۔ اور جو کچھ وہاں
دیکھنے کے قابل تھا دیکھا۔ اور بیت اللہ کے اندر
داخل ہونے سے پہلے وہ تمام عبادات جو مختلف
مقامات کے ساتھ مخصوص ہیں۔ سجالایا۔ قطع نظر
کہ اس کا یہ تحلیل مسیحیہ کا نتیجہ تھا یا کوئی اور اثر۔
بہر حال اس عالم کا یہ یقین کہ وہ کلمہ دیکھے ہوئے ہے۔ اور
یہ کہ اس کا راہ نما ایک مسیحی ہے۔ اس حد تک پہنچا
ہوا تھا۔ کہ موت بھی اس کو اس عقیدہ سے متزلزل
نہ کر سکی۔ مسلمانوں کا اعتقاد ہے۔ کہ وہ تمام ذہب
جو مختلف انبیاء (حضرت موسیٰ۔ عیسیٰ۔ رسول کریم)
نے اپنے اپنے وقت میں قائم کئے۔ اپنے اپنے زمانہ پر
کے لئے رکھے تھے۔ نیز یہ کہ نبی نوع انسان کی برہمنی ہو

مذہب یا مذہب کے مطابق اللہ تعالیٰ مناسب موقع پر ایک نیا مذہب قائم کرے گا۔ یہودی مذہب کے آئینہ سے پہلے قابل عمل تھا۔ اور وہ مذہب جس کو سچ لیا۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے آئینہ کے قابل عمل رہا۔ اس عقیدے کی بناء پر مسلمانوں نے خیال کیا۔ کہ اگر اس مٹی نبوت کا مذہب پھیل گیا۔ تو یہ ان کے مذہب کو دوبارہ کر دے گا۔ جو خود وہ بہرہ نظر کرتا تھا کہ مسلمانوں کو عیسائیوں کے ساتھ برادری ملو کہ کرنا چاہیے۔ اور ان کو بل لغت نہیں سمجھنا چاہیے۔ اور یہ بات امیر کے بڑے اختیار جیٹ کو جو کہ روسی اور انگریزی حملہ کے وقت اس کے کام آسکتا تھا۔ باطل کرنے والی تھی۔ اسلئے امیر نے جب شہر کو اس عالم کو بوا بھیجا۔ چنانچہ وہ تمام مائتہ میں اپنی مذہب کی عقیدت کرنا بوا واپس ہوا۔ اور چونکہ وہ امیر کی سلطنت کے حدود میں پہنچا۔ اسکو گرفتار کر کے لایا۔ پہنچایا گیا۔

کابل میں اسکی کچھ سوالات دریافت کی گئیں اور اس کے عقیدہ کے متعلق جرح قدح کی رہ گئی اس عالم کے پر از ذہانت جوابات پر امیر کوئی ایسی ذہن نہ کر سکا۔ جو اسے کار ثابت کر کے واجب القتل ٹھہرائی۔ لیکن قرآن کریم کے حکم کے تحت ہر ایک مرتد کو سنگسار کیا جانا چاہیے۔ اس پر اسکو سردار نذر اللہ خان کے بہرہ لیا گیا۔ لیکن مذہبی ائمہ میں عام علما سے بڑھ کر اس کا درجہ سمجھا جاتا تھا۔ لیکن شہزادہ بھی اس کے منہ سے کوئی قابل گرفت بات نہ نکلا سکا۔ اسلئے بارہ منتخب علما کی ایک مجلس قائم کی گئی۔ لیکن وہ بھی اپنی جرح میں بازم سے کوئی ایسی بات نہ نکلا سکے۔ جس سے کہ امیر قتل کا فتوہ لے سکے۔ چنانچہ انہوں نے امیر کو اسی امر کی اطلاع دی۔ لیکن امیر نے کہا کہ اس شخص کو ضرور مجرم قرار دینا چاہیے۔ اسلئے وہ بارہ علما کے سامنے پیش کیا گیا۔ جن کو یہ کہہ دیا گیا تھا کہ انہیں ایک ایسے کاغذ پر دستخط کرنے ہونگے۔ جس پر یہ لکھا ہو کہ یہ شخص مرتد ہے۔ اور واجب القتل ہے۔ پھر بھی علما کی کثرت واسلئے یہی ٹھہری۔ کہ یہ شخص مذہبی لحاظ سے باطل ہے لہذا ہے۔ لیکن امیر سے وہ نے جو راز افشاں فرمایا

کے درست۔ اور جس سے اسکی استارگیں باطل ہو گئیں۔ یہ فیصلہ دیدیا۔ کہ یہ شخص واجب القتل ہے۔ اور ان کے قتل کے مطالبہ امیر نے انکو مجرم قرار دے کر سنگسار کر دیا۔ پھر اس کے کالے امیر کے دوبارہ سے سنگسار کرنے کے سلسلے جایا جائے۔ اس نے پیشگوئی کی۔ کہ اس ملک پر ایک بڑی مصیبت پڑے گی۔ اور امیر اور اس کا بھائی اسیں مبتلا ہو گئے۔ جس وقت اس عالم کو قتل کیا گیا نہ ہی دن رات کے منہ کے قریب ایک سخت آندھی آئی۔ جو کہ خطرناک تندی کے ساتھ آندھ گھنٹہ تک چلتی رہی۔ اور جب طالع آنا تھا آئی تھی۔ اسی طرح بات سخت بند ہو گئی۔ چوتھوں رات کے وقت امیر آندھی کابل میں بالکل خلافت معمول تھی اسلئے لوگوں نے سمجھا۔ کہ یہ اس عالم کے قتل کا نتیجہ ہے۔ بعد ازاں سیفہ بھونا۔ حالانکہ اس کے پہلے حلوں کے مطابق وہ چار برس تک سیفہ نہیں پڑا جائیے تھا۔ اس پر لوگوں نے یہی خیال کیا کہ یہ اسی شخص کی پیشگوئی کا نتیجہ ہے۔

یہی وجہ تھی کہ امیر اور شہزادہ اسقدر خندہ زادہ ہو گئے۔ اور انہیں اسیں اپنی ہی موت نظر آتی تھی۔ اور اپنی بیوی کی موت پر شہزادہ کی حواس باخشی اسی وجہ سے تھی۔ مقلوں کے مریدوں کی ایک بھاری اور زبردست جماعت تھی۔ اور جسے دو ملاؤں نے اس کے قتل کا فتویٰ دیا تھا۔ وہ ہمیشہ اس بات سے قہقہے مچے کہ مرید جنھوں نے سپہ پیر کا بدلہ لینے کی قسم کھائی تھی۔ انکو قتل نہ کر دیں۔ انہیں سے ایک کو سیفہ ہو گیا۔ جو مرتے مرتے بھا۔

۱۰۔ اکثر کے پیروں کی

گروں بیت المقدس عیسائیوں اور یوں کے مطابق مسلمانوں کے تہذیب میں رہنا چاہیے۔ مگر ان میں جو باقاعدہ افغان کے مذہب کے ساتھ ہے۔ وہ چھتا ہے کہ بیت المقدس کی تہذیب کے سرکار مسلمان ہی ہیں۔ یہودی اور عیسائی کسی طرح نہیں ہو سکتے۔ جو صرف ایک پیغمبر دو پیغمبر دل کوٹنے ہیں۔ برخلات مسلمانوں کو لا نفرت بین احمد من المشرک۔ پر ایمان رکھتے ہیں اور حضرت یحییٰ اور عیسیٰ علیہم السلام اور حضرت رسول اکرم کی تصدیق سے ایمان کی تحقیر کرتے ہیں۔

اگر یہودی اسلئے بیت المقدس کی تہذیب کے مستحق نہیں کہ وہ جانب سیح اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت و نبوت کے منکر ہیں۔ اور عیسائی اس سے غیر متین ہیں کہ انھوں نے خاتم النبیین کی رسالت و نبوت کا انکار کر دیا ہے۔ تو یقیناً یقیناً غیر احمدی بھی مستحق تہذیب بیت المقدس نہیں۔ کیونکہ یہ بھی اس زمانہ میں مبعوث ہوئے اسلئے خدا کے ایک ادو العزم نبی کے منکر اور مخالف ہیں۔ اور اگر کہا جائے۔ کہ حضرت امیر صاحب کی نبوت ثابت نہیں۔ تو سوال ہوگا۔ کہ ان کے نزدیک؟ اگر چاہیے ہو کہ انھیں وہ کے نزدیک تو اسی طرح یہود کے نزدیک سیح اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور سیدوں کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت بھی ثابت نہیں۔ اگر سکون کے فیصلہ سے ہی ایک نبی غیر نبی ٹھہرتا ہے۔ تو کہہ دوں۔ عیسائیوں اور یہودیوں کا اجماع ہے کہ خود باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بنجانب اللہ نبی اور رسول نہ تھے۔ پس اگر ہمارے غیر احمدی بھائیوں کا یہ اصل درست ہے۔ کہ بیت المقدس کی تہذیب کے مستحق تمام نہیں کہ انھیں دے ہی ہو سکتے ہیں۔ تو ہم اعلان کرتے ہیں۔ کہ انھوں کے سوا خدا کے تمام نبیوں کا مومن اور کوئی نہیں۔

باقی رہی تہذیب۔ اس سے ہماری اور کسی طاقتور قبیلہ کے انکارات اور تفریق آندھ لیا نہیں۔ حکم تو یہ ہے کہ ہمیں وہاں لوگوں کی حقیقی اسلام سکھانے کا موقع ملے گا۔ انھیں سبیل حاصل ہوگی۔

۱۱۔ صرف "دل" چاہیے (مخلص)

عورت کے حقوق میں

اسلام میں ہم دیکھتے ہیں کہ عورت کے حقوق انسانیت
 ہیں کوئی کمی نہیں لگاؤ بلکہ مساوات رکھی ہے۔ مرد سے کوئی
 فرق نہیں رکھا۔ تمام معاملات میں برابری ہی۔ مگر پھر
 درجہ اختلافات ہیں۔ جو انسانیت کے علاوہ، قبائلی حیثیت
 سے پیدا ہو گئے ہیں۔ فرداً فرداً مرد و عورت کے حقوق
 مساوی ہیں۔ مگر اجتماعی حیثیت میں نظام کے قیام کے
 لئے بعض حقوق عورتوں سے لے گئے ہیں۔ کیونکہ
 جب ایک صفت میں کچھ لوگوں کو کھڑا کر دیا گیا۔ تو نظام
 چاہتا ہے۔ کوئی اول ہو کوئی آخر۔ ورنہ صفت نہیں
 بن سکتی۔ فرداً فرداً ہر شخص میں مساوات ہے۔ مگر
 قطار میں دو باقی نہیں رہتی۔ اسی طرح اسلام نے حقوق
 کے الجھنے میں کیا ہے۔ کہ انفرادی حیثیت میں مرد و
 عورت کے حقوق مساوی ہیں۔ مگر اجتماعی حیثیت میں
 کمی بیشی لگا ہے۔ دنیا نے اسکو اب سمجھا ہے۔ مگر
 اسلام نے اسکو پہلے سے سمجھ لیا تھا۔ مگر اس میں ہے
 کہ سامان اپ تک غافل ہے۔ جہاں تک انفرادی
 حیثیت کا تعلق تھا۔ وہ بیان کرتے تھے۔ مگر اجتماعی
 حیثیت میں جو کمی بیشی ہے۔ اس کی حکمت کو ہمیں سمجھ
 سکتے۔ کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ انفرادی طور پر ہر شخص
 مرد ہو کہ عورت مساوات رکھتا ہے۔ لیکن جب وہ اجتماعی
 حیثیت میں آئے گا۔ تو ایک کو اول اور دوسرے کو

عیسائیت کی تعلیم
موجودہ تمدن کے خلاف
انعام عورتوں کو ملے۔ آپس پارسی نے اس بورڈ کی طرف
اشارہ کر کے جس پر نام لکھے تھے۔ کہا کہ دو لوگ جو عورتوں کو
مردوں کے مقابلہ میں کم درجہ کا خیال کرتے ہیں۔ آئیں
اپنی آنکھیں کھریں دیکھیں۔ اگر وہاں ہوتا تو کھڑا ہو جاتا
اور کہتا۔ اسے کاش! مسخ زندہ ہوتا۔ اور میں یہ بورڈ
اس کے سامنے رکھ دیتا۔

مثلاً اسلام نے پردہ رکھا ہے۔ اور بھی کچھ ایسے
کہ غیر مردوں سے مصافحہ نہ کیا جائے۔ اب اگر عورتیں آگے
بکھل گئیں۔ اور جیسا کہ وہ اس ذلت سے بکھل رہی ہیں۔ ان
حدود سے بھی جو صحیح ہیں۔ باہر گئیں۔ تو دنیا کی ہفت آبادی
کو جداعتہ ال پرانا مشکل ہو گا۔

دنیا کی حالت
مذہبی نقطہ نظر سے

پس یہ محمدی روک کس ہے۔ جو اسلام کے
ماستے میں عالم چوری ہے۔ جہاں
بعض باتوں میں دنیا اسلام کے

ہماری عورتیں | خود ہماری جماعت میں جو عورتیں

اس بات کو ابتدائے میں ہی سمجھ لیا تھا۔ ایک سٹیشن کے پلیٹ فارم پر اپنی بیوی یعنی والدہ کو ساتھ لئے ہوئے پہلے پہلے تھے۔ مولوی عبدالحکیم صاحب خاں مولوی تھے۔ مگر پچھلے زمانہ کے اثر کے ماتحت تھے حضرت صاحب صاحب نے لگے کہ دیکھو حضرت صاحب خاں پھرتے ہیں۔ مخالف اعتراض کرینگے۔ ہماری ناک کٹ جائیگی۔ ہم کیا جواب دیں گے۔ آپ جا کر روکیں۔ حضرت مولوی صاحب نے فرمایا کہ میں نہیں جانا۔ آپ خود پہلے جائیں۔ چنانچہ مولوی عبدالحکیم صاحب گئے۔ اور حضرت صاحب کو آواز دیکر کہا کہ حضرت لوگ ہم پر اعتراض کرینگے۔ اور ہم اس کی کیا جواب دیں گے۔ ہماری ناک کٹ

جائیگی۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ مولوی صاحب کیا کہتے ہیں کہ یہ مسئلہ مدعیہ دار و سلم کے متعلق نہیں بڑھا۔ کہ حضرت حضرت عائشہ کے ساتھ صحابہ کے لئے دور تھے۔ اور فرمایا کہ یہ شریعت کا مسئلہ ہے۔ اگر آپ کی ناک کٹی ہے۔ تو چلے جائیں۔ مولوی صاحب خاصش ہو کر دہس چلے گئے۔ حضرت مولوی صاحب نے جو چھاک بناؤ کیا جواب ملا۔ مولوی صاحب خاصش تھے۔ پس یہ بڑے حقوق سے جائیں مگر جو ناجائز ہیں انہیں روک دیا جائے۔ اگر اس قسم کی ایک دو بائیکاٹوں کی مثالیں پیدا ہو جائیں۔ تو پھر فوراً نیکی دھڑوہ ہو جائیگی۔ ورنہ اب یورپ کی عورتیں آتی ہیں۔ اور مشرقی عورتوں کو اندر بند بھیجتی ہیں۔ تو وہ اسکو عیسائی مذہب کی نفی کے طور پر پیش کرتی ہیں۔ حالانکہ یہ عیسائیت کی تعلیم نہیں ہوتی۔ بلکہ سولیزیشن کا نتیجہ ہوتا ہے مگر چونکہ مغرب سے وہ آتی ہیں۔ اسلئے عیسائیت ہی کی تعلیم خیال کی جاتی ہے۔

عورتوں کے حقوق
پس عورتوں کو اسلام نے حقوق میں مساوات دی ہے۔ مگر انفرادی و اجتماعی حیثیت کے قیام کے لئے بعض حقوق لئے ہیں۔ جیسا کہ ہر شخص کا قدرتی حق ہے۔ کہ جس بگ چاہے چائے۔ مگر حکومتیں نظام کے قیام کے لئے بعض روکیں قائم کر دیتی ہیں۔ اسی طرح عورتوں سے ان کے بعض حقوق قیام نظام کے لئے لئے گئے ہیں۔ عیسائیوں کے حقوق کو تسلیم کر کے ان سے بیاگیا ہے۔

کشمیر میں عورت کی حالت
میں نے کشمیر میں عورتوں کی جس کی حد نہیں۔ پردے کے بارے میں تو یہاں تک آزادی کہ نام تک چھائی ننگی جو یورپ کی عورتیں بھی نہیں رکھتیں اس کی وجہ یہ ہے کہ پانچامہ وہ پہنتی نہیں اور کرتا لیا پہنتی ہیں۔ جس کو اٹھا نہیں سکتیں۔ مگر یہاں لبا رکھتی ہیں۔ اسی سے بچے کہ وہ دھڑلائی ہیں۔ گویا ایک آفت سے دوسری آفت آتی ہے۔ اس کے مقابلہ میں غلامی کا یہ حال ہے کہ عورت کو کھانے پینے کی چیزوں

پر اختیار نہیں۔ اس ملک میں تو یہ بات نہیں دیکھی۔ مگر وہاں یہ عجیب بات تھی۔ ایک احمدی دوست کے علاقہ کو آیا۔ اور جلد واپس چلے گا۔ جب پوچھا گیا کہ کیوں چلتے ہو کہنے لگا کہ میں جاؤں تو کہہ دے آیا تھا۔ اگر میں جاؤں تو گھر والے ناقد رہیں گے۔ اور یہ عام واقعہ ہے۔ اگر وہاں عورتوں کو ان کی اس حالت کی طرف توجہ دلائیں تو کوئی ہو۔ تو وہ بہت جلد اسلام کو چھوڑ سکتی ہیں لیکن اگر اسلام کے لئے جوئے حقوق ان کو دے جائیں۔ اور انہیں لوگ انہیں اس تعلیم کو پہنچائیں۔ تو ان کی فلاحی کی حالت سے نکل سکتی ہیں۔ تو یہ اہم سوال ہے جو قابل غور و توجہ ہے۔ کہ عورتوں کو شریعت کے مطابق حقوق دے جائیں۔ اور ناجائز آزادی سے روکا جائے۔ اور بھی سالی ہیں۔ جو اسلام کے رات میں روکے ہیں۔ مثلاً مسکاسپر جو لازم اور سوشلسٹ سو سمنٹ وغیرہ۔ مگر یہاں اس کا تقاضا ہے۔ جو تکلیف نکاح کا موقع ہے۔ اسلئے میں اپنی جانم کو توجہ دلاتا ہوں۔

واقعہ دیرہ ناک کے متعلق نامہ نگار پیغام کی غلط بیانی

غیر احمدیوں کے مقابلہ میں نامہ نگار پیغام کی غلط بیانیوں کا ذکر کروں۔ کون بھانگتا ہے ہم یا پیغامی کے متعلق جہاں سے اس مصلحت کے ذریعہ کہنے سے پہلے چھٹھو میں ظاہر کرے۔ کچھ گھنا چاہتا ہوں۔ ایڈیٹر پیغام کو چاہئے تھا۔ کہ اس مصلحت کے شائع کرنے سے پہلے نامہ نگار کے متعلق اچھی طرح تحقیق کر لیتا۔ کہ آیا وہ کچھ علمی قابلیت بھی رکھتا ہے یا نہیں۔ ایک جاہلی آدمی کی

نسبت جو قرآن سے واقف نہ حدیث سے واقف نہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے اسے کوئی خبر ایسے آدمی کی نسبت بہ لکھنا کہ احمدی علماء اس کے مقابلہ سے بھاگ گئے کیسی یہودہ بات ہے۔ اس سے اگر کچھ ظاہر ہوتا ہے۔ تو یہ ہے کہ پیغامی پارٹی کے مقابلہ میں اپنی کامیابی صرف اسی میں سمجھتی ہے۔ کہ جو غیر ہمارے متعلق اسکو پہنچے۔ جس میں ہماری شکست کا ذکر ہو بغیر تحقیق کے اور بغیر حدیث کلمی بالمرکذ جانم جھوٹ بکھل ماسمع کی دھوکا خیال کے شائع کر دے اور اس پر غلط تلخ لکھا لکھو لوگوں کو مخالفین کے لئے یہ دیکھنا ایڈیٹر پیغام کے کیا ہے۔ چنانچہ وہ اس مصلحت پر یہ پورے لکھتا ہے کہ محمودی مبلغ اب غیر احمدیوں کے مقابلہ سے بھاگ رہے ہیں۔ اور مسئلہ نبوت مسیح موعود پر ان سے بات کرنے سے گھبراتے ہیں۔

اس فقرہ کے لکھنے سے پہلے اگر ذرا بھی ذہن قصب کی جی آنکھوں سے آکر لیتا۔ اور بعض دکن کی حکومت کے بلکہ عقل سے کام لیتا۔ تو اس پر واضح ہو جاتا کہ اس کا یہ لکھنا بالکل خلاف واقعہ ہے۔ کیا ایڈیٹر پیغام کو اس قدر بھی علم نہیں کہ غیر احمدیوں کے ساتھ اس سو ضرع پر ہمیشہ ہمارے مناظر ہوتے رہتے ہیں۔ چنانچہ ابھی حال ہی میں مولوی شہداء اللہ کے ساتھ مالیر کوٹہ میں ایک زبردست مناظرہ ہوا ہے۔ اُمید نہیں کہ ایڈیٹر پیغام اس سے واقف ہو۔ پس ان واقعات شہودہ کے ہوتے چائے ایک غیر سواد جاہل آدمی کی بات پر اعتبار کر لینا اور پھر صرف اعتبار ہی نہیں بلکہ اسکو پبلک میں شائع کرنا کیا صحیح لکھنا بالمرکذ یا کہ دھوکا کے بیچے نہیں آتا۔ اگر ایڈیٹر پیغام کہے کہ میرا اعتقاد اس سے یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب سے حضرت صاحب کی نبوت ثابت کرنے سے آپ بھاگتے ہیں۔ تو اس کے متعلق بھی اس کو دیکھ لینا چاہئے تھا کہ جب یہ لوگ ہمارے مقابلہ کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ تو ایک بے علم اور حضرت صاحب کی کتب سے بالکل ناواقف آدمی کے مقابلہ سے کس طرح بھاگ سکتا ہے۔

ایڈیٹر پیغام کو یہ فقرہ لکھتے وقت غالباً یہ نہیں یاد رکھا کہ غیر احمدیوں کی طرف سے بیانی پارٹی کو اس مسئلہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے مطابق بحث کرنے پر جیل سے جکے ہیں جن کے قبول کرنے سے آج تک وہ نذر کر رہے ہیں۔ اگر اس کو یہ یاد ہوتا تو کہیں وہ شش محل میں بیٹھ کر دستوں پر پتھر پھینکنے کا ارتکاب نہ کرتا۔ ایڈیٹر پیغام کو شاید مولوی ثناء اللہ امرتسری کا جیل سے بھیجی ہو اس لئے یاد دلانے کے لئے ہم اسے اخبار احمدیہ ۲۶ دسمبر سے پھر نقل کرتے ہیں۔

مولوی ثناء اللہ غیر مبایعین کو مخاطب کر کے لکھتے ہیں: ہم سے بار لکھا کہ بحیثیت تعلیم برائیاں دیانی پارٹی حق پر ہے۔ یہ ثابت کہ جب کبھی ان دونوں میں مباحثہ کی گفتگو شروع ہوتی تو ہم نے انہیں خود داخل دکر کہا کہ بہت مزہ کا ثبوت ان کی خودیوں سے دکھائی دیتا ہے ہم تیار ہیں۔ ہمارا مولوی ہے کہ مرزا ثناء نے ثبوت کا دعویٰ کیا..... اسیر انصافی بحث لکھتے ہیں اب بھی آمادہ ہیں!

پھر اس جیل سے کوہر دستہ مولوی ثناء اللہ امرتسری لکھتے اخبار احمدیہ ۱۶ جولائی ۱۹۲۱ء میں لکھا ہے مرزا کی تعلیم وہی ہے جو قادیانی پارٹی کہتی ہے۔ ہم نے بار لکھا کہ اس مسئلہ میں بحث نہ کیو ہم حاضر ہیں مسئلہ اور مضاف کو ختم پر اس بارے میں لاہوری لیڈروں سے بڑی چھیڑ چھاڑی آخر وہ درار ہو گئے بتائیدہ نقاطے ہم اب بھی تیار ہیں!

کیوں ایڈیٹر صاحب اب بھی آپ کو معلوم ہوا یا نہیں کہ غیر احمدیوں کے مقابلہ میں محمدی مبلغ بھاگ رہے ہیں یا آپ لوگ در مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کے مسئلہ میں غیر احمدیوں کے ساتھ گفتگو کرنے میں محمدی مبلغ گھبراتے ہیں یا آپ کیا آپ نے اس وقت تک اس جیل کو قبول کیا اگر نہیں تو کیا وجہ ہے ہمارے ایک جاہل آدمی کیساتھ گفتگو کرنے سے اگر غرض کر دیا جائے کہ ہم نے گفتگو سے (نکار کیا) اعتراض کرنے کی وجہ تو قرآن شریف کا حرج یہ حکم واضح عن الحی اھلین ہو سکتا ہے۔ مگر آپ کے پاس تو یہ بھی غور نہیں کیا کہ آپ کو غیر احمدیوں کا

مشہور عالم جیل سے کر رہے ہیں اور آپ اس کے سامنے انیکا نام تک نہیں لیتے اور پھر باوجود اس کے لکھ جاتے ہیں کہ محمدی مبلغ غیر احمدیوں کے خلاف سے بھاگتے ہیں کیا یہ ثابت نہیں کرتا کہ آپ نے یہ چند سطور محض تعصب کی وجہ سے اور لوگوں کو مضائقہ میں ڈالنے کیلئے لکھی ہیں۔ دوسرا فقرہ ایڈیٹر پیغام نے یہ لکھا ہے کہ محمدی مبلغ کسی احمدی لاہوری مبلغ کا نام منکر زار ہوتے ہیں اگر اس فقرہ کے اندر عدم رعیت ہے تو کاش ایڈیٹر پیغام اس فقرہ کو لکھتے وقت اپنے اخبار پر برقیہ شکرہ کو دیکھتا جس میں لکھتے ہیں اس مباحثہ کی۔ دوسرا دشاغ کی سہ ہے جو سامانہ میں بیانی پارٹی کے مبلغ لکھتے ہیں کہ لاہوری مولوی غلام صاحب راہیکی کے درمیان برقیہ شکرہ کو دیکھتا۔ کہ ۱۱ ستمبر کے پرچہ میں ایک مباحثہ کا ذکر کرنا اور ۱۲ ستمبر کے پرچہ میں لکھنا لاہوری مبلغ کا نام منکر زار ہوتے ہیں۔ لکھنے والے کی دروغ بیانی پر روشنی نہیں ڈالتا۔ اور اگر اس فقرہ سے میری ذات ہی مراد ہے جیسا کہ نام لکھار کی مراد سے ظاہر ہوتا ہے۔ دیکھ کر ایڈیٹر پیغام کو یہ سوچنا چاہئے تھا۔ کہ احمدی مبلغ جسکو وہ محمدی مبلغ کے نام سے پکارتا ہے۔ تاریخ مندرجہ سے ایک دن پہلے مقام مباحثہ میں پہنچ جاتا ہے۔ جیسا کہ خود اسے نام لکھار کی تحریر سے واضح ہوتا ہے۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے کہ ۱۳ دسمبر جلسہ مباحثہ کے لئے مقرر تھی۔ اور قادیانی علماء ۱۲ ستمبر کو پہنچ گئے۔ اور بیانی مبلغ باوجود یہ لکھنے کے کہ ۱۲ تاریخ کو میں پہنچ جاؤں گا۔ ۱۳ کی شام تک نہیں آتا۔ بلکہ شام کو اسکا خفا پہنچتا ہے۔ کہ میں غالباً نہیں پہنچ سکتا۔ اب ان دونوں باتوں کو سامنے رکھ کر منصف تو ک خود ہی فیصلہ کریں کہ بھاگنے کا الزام اگر کسی فریق پر آسکتا ہے تو کس فریق پر آسکتا ہے۔ اگر میں بھی ایڈیٹر پیغام کی طرح بدظنی سے کام لوں اور جلد بازی سے غلط فتوے لگا کر پبلک کے سامنے رکھنا چاہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ بیانی مبلغ نے تاریخ مقررہ کو محض اسلئے ٹال دیا تاکہ احمدی مبلغ یہ سن کر کہ بیانی مبلغ اب نہیں آئیں گے۔ وہاں سے چلے جائیں اور بعد میں وہاں پہنچ کر لکھا جو چاہے سنا آئے اور اصل

حقیقت لوگوں پر واضح نہ ہو۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا بجائے ۱۲ تاریخ کے باوجود اپنے نہ انکی اطلاع دینے کے ۱۳ تاریخ کی دوپہر کو وہاں پہنچ گیا۔ لیکن میں ایسا نہیں کرنا چاہتا اور محض غلطی کی بنا پر نہیں ہی لکھتا کہ لکھو کوئی روک پیدا ہو گئی ہوگی جس کی وجہ سے انہوں نے سمجھ لیا کہ میں اب نہیں جاسکتا۔ اور بعد میں وہ روک اٹھ گئی۔ اور: ہلے آئے۔

علامہ اس بات کے ایڈیٹر پیغام کو اس فقرہ کو لکھتے ہیں یہ خیال کر لینا چاہئے تھا۔ کہ وہ شخص جو برقیہ شکرہ موضع بدوہلی میں ایک کامیاب اور زبردست مباحثہ کر رہا ہو اور جو آپ کے سالانہ جلسہ میں آپ پر حملہ آور ہو کر آپ کے امیر مولوی محمد علی صاحب ایم اے کو اسی مسئلہ پر زب زبیا چلا ہو وہ لکھنا شکرہ کا نام منکر زار تمام اتوری جماعت کے سامنے غور دیان میں دلیل ہو چکا ہو۔ کہیں بھاگ سکتا ہے! ان تمام باتوں پر اگر برقیہ شکرہ غلطی سے دل سے غور کرے تو کہیں اسے یہ الفاظ لکھنے کی ہرأت نہ ہوتی اللہ تعالیٰ اسے غور فرمائی توفیق عطا فرمائے۔ کہ بندہ میں ڈیرہ ناک۔ بے واقعہ کے متعلق جو غلط بیان کی گئی میں اپنی اصلیت پہلے پر واضح کر دیتا۔

حاکم عبدالرحمن مہری

ایک غیر بدوہلی

میں نے احباب کی خدمت میں یہ گزارش کی تھی کہ الفضل کا فروغ آمد سے زیادہ ہے چنانچہ پچھلے سال ۵۸۵ روپے زائد آمد سے خرچ ہوئے اس لئے ضروری ہے کہ الفضل کی آمد بڑھائی جائے۔ اور وہ اسی طرح بڑھ سکتی ہے کہ خریدار بڑھائے جائیں۔ ہمارے کرم منظم خان بہادر مولوی محمد عبدالحی صاحب نے لکھا ہے کہ میں دسمبر تک پانچ خریدار پیدا کر دوں گا۔ اگر نام کم ہے تو اپنے پاس سے قیمت دے کر پانچ خریدار پورے کر دوں گا۔

امید ہے کہ اس مثال کی تقلید کی جائیگی اور اگر ایک سو پندرہ فیصد غلطی کے نقل آئے تو میں امید کرتا ہوں کہ بہت حد تک فروغ برادر ہوگا ایسے کام صحابہ میں کے نام اخبار میں شکر کے ساتھ درج ہونے پر

[illegible]

مغناہ کو کہے، یہ جانتے ہیں جو کہ ہمارے رشتہ دار
 صلی ہیں۔ کہ میں نے سب کچھ چھوڑ دیا ہے۔ اب میں
 صرف یہ چاہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اپنے نام کی محبت عطا

۱۷۱ (۴) راکتہ پرستہ بعد نماز ظہر :-
 فرمایا: کچھ علم سے بھی دہم ترقی کرتا ہے۔ جب تو رامیر
 تھے تو اس وقت احساسِ عدم نہ کرتے تھے مگر اب

ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مَنْ كَفَرَ بِرَأْسِي فَقَدْ كَفَرَ بِرَأْسِ مُحَمَّدٍ ﷺ"۔

خطبہ نکاح

عورت مرد کے حقوق و فرائض

زبورہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مدظلہ العالی
(۲۵ رکنہ برس ۱۹۲۱ء)

آریہ مذہب | خطبہ مسنونہ کے پڑھنے کے بعد فرمایا
اسلام کے رستہ میں جو مظہر روکیں ہیں اور جنکو اب تک نہ
مسلمانوں نے سمجھا ہے۔ نہ مسلمان جملوں نے پوری
طرح ان کی چھان بین کی ہے۔ ان میں سے ایک مسئلہ عورت
اور مرد کے حقوق و فرائض کہ ہے۔ میرے
نزدیک اسلام کے رستہ میں کوئی بھی مذہب داخل نہیں
خواہ وہ کتنا ہی ظاہر ہو۔ آریہ مذہب بوجہ اپنی شورش
تیزی اور تندگی کے یارب کے ہندو خیرین کی تأییدات
کے سوا کچھ اثر نہیں رکھتا۔ کیونکہ اسکی کسی حقیقت پر مبنی
نہیں۔ اتنا چھتہ دو باتوں پر جمع ہو کر رہا ہے۔
۱۔ آریہ خدایہ ۲۔ طبی یا روحانی ذریعہ پر لیکن
روح و مادہ کی پیدائش کا سوال ایسا نہیں جن سے دنیا کو
کوئی ادنیٰ یا طبی فائدہ ہو۔ نہ ہی میدان مباحثہ میں یہ کچھ
گرمی پیدا کر دے تو کہہ سے وہ بھی محض اسلئے کہ ایک ہندو
اچھا بدلتا ہے۔ یا ایک عربی سگر اس کے بعد دنیاوی تعلقات
پر اسکا کچھ بھی اثر نہیں پڑتا۔ اور علاوہ باطل ہونے کے اجتماعی
اصول کے لحاظ سے اس میں کچھ بھی اہمیت نہیں۔ نہ یہ
اہمیت سے لوگوں کو اپنے گرد جمع کر سکتا ہے۔ نہ بہت
دیر تک جمع کر سکتا ہے۔ وہی مذہب دنیا کو اپنے گرد جمع
کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ جنہوں نے دنیا میں
جذبات کو اپیل کرنے والی کوئی چیز پیش کی خواہ وہ جھوٹی
تھی یا سچی اب بھی جو ہیں ان کی موجودگی کی بھی وجہ یہی
یہ بات ہے کہ تنقید اور امتحان میں اگر گرجائیں۔
عیسائیت بمقابلہ | مثلاً عیسائیت میں ایک بات ہے
آریہ سماج | جو لوگوں کو کھینچتی ہے وہ وہ تعلیم
نہیں جو سچ کی نسبت جان کی جاتی ہے۔ کہ وہ دنیا کیلئے
ترانہ بخوارہ ایک شخص کشا ہی پڑھا لکھا ہو فلسفی ہو۔

ہم نے ہر پاسا سائنس کا اعلیٰ اور اسکے سامنے سچ
کے متعلق اس ترتیب کے ساتھ واقعات لائے
جائے ہیں۔ کہ اسکی تمام دلائل پر پردہ چڑھا ہے۔ اور وہ
ان سوالات پر غور کرنے کو کہا گیا ہے۔ کیا ایسا ہو بھی
سکتا ہے۔ یا ایسا کیا ہی جا سکتا ہے۔ اس وقت
اس کے جائز ہونا جائز ہونے پر غور نہیں کرتا اور اسے
کئے و سن کو بچا لیتا ہے۔ پھر مذہب ایک دفعہ نصرت ہو جا
تو اس سے بصیرت پیدا آسان نہیں۔ اس شخص کو ایک تلی
حاصل ہو جاتی ہے۔ جو اگرچہ جھوٹی ہوتی ہے۔ مگر وہ اس
تسللی کو دلائل کے زور سے چھوڑنا نہیں چاہتا۔ بس
وہ یہی خیال کرتا ہے کہ خدا یا خدا کا جیسا آیا اور انسان
کیلئے سزا بن ہو گیا۔ اور اسے میرے بھی گناہ اٹھانے
مگر اس قسم کی کوئی بات آریہ مذہب میں نہیں پائی جاتی
اس لئے یہ مذہب قائم رہنے والا نہیں۔ لیکن ایسی
بھی مذاہب ہیں جو یہ باتیں رکھتے ہیں۔ جن میں سے
ایک عیسائیت ہی ہے جس میں نے دگر کیا ہے۔
مگر اس سے بھی خطرہ نہیں۔ کیونکہ صحیح طور پر جذبات
کو ابھارنے والی تعلیمات اور باتیں اسلام میں بھی ہیں
اور بکثرت ہیں۔ جو مسلمانوں نے ان کی طرف سے
غفلت کی ہے اور اب خدا نے اپنے سچ کو بھیج کر اس
راز کو کھول دیا ہے اور اب مسلمانوں کے اذہنوں میں
دلائل بھی ہیں اور جذبات کو اپیل کرنے والی باتیں بھی
یہ وہ جاری توار ہے جس کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا۔
اسلام تسلیم اور مشاہدہ پیش کر سکتا ہے۔ اور وہ
سامان بھی دیتا ہے اور اسکے ساتھ دلائل بھی دیتا
ہے۔ پس عیسائیت اسلام کا مقابلہ کس طرح کر سکتی
ہے۔ یہی دو چار خانہ مذہب خیال کئے جاتے ہیں۔
ہندو اور عیسائی مگر عوام ہندو بالعموم اس میدان میں
نہیں آتے۔ ہر مذہب آریہ میں جنکو ہندو مذہب کا خلاصہ
کہنا چاہئے انکا ہندوستان میں فروغ ہے اور باقی دنیا
میں عیسائیت اپنا جوش دکھلا رہی ہے۔ لیکن یہ دونوں
مذہب مذہبی طور پر اسلام کے مقابلہ میں نہیں ٹھہر سکتے
اسلام کے راستہ | لیکن ایک اور طاقت ہے جو اسلام
میں روکا دیتا | جسے مطالعہ میں آئے ہوئے ہوتے چھوٹے

بچ کی طرح نشوونما پاتی ہے۔ اور وہ دنیا کی تعلیم و تربیت
سے۔ دنیا کی تعلیم و تربیت ایسی بدل گئی ہے۔ جو اسلام
کے دلائل میں نہ آتی۔ بلکہ اب یہ حالت ہوتی ہے اور لوگوں
اور عوام میں۔ کہ اگر ہم وہ چیزوں کو سید اور مکتبہ
کو چھوڑ دو۔ بے تعلیم اسلام خوش ہوتے ہیں کہ دنیا کے اب
طلاق کے مسئلہ کی صداقت کو تسلیم کر لیا۔ یہ خوشی کی بات
ہے کہ عیسائیت طلاق کی منکر تھی۔ مگر اب اسی مسئلہ طلاق کو
جو اسلام پیش کرتا تھا۔ ان گنتی اور اس کے خلاف پڑھنے
ہوں گے کہ عیسائیت کو شکست ہو گئی۔ لیکن جو احکام
اسلام میں اگر دنیا میں بھی مخالفت کیے۔ اور ان کی مخالفت
میں دنیا کو ہٹا کر امام نظر آئے تو پھر ہمارے لئے کوئی خوشی
کی بات نہیں رہتی۔ ہم اس بات کا یقین رکھتے ہیں۔ کہ اسلام منہ
ہے۔ مگر پورے تو کہ۔ دنیا نے اسلامی مسئلہ طلاق کو کب
اور اپنی غلطی کو کب محسوس کیا۔ ۱۰۰ سال سے دنیا اس کے
خلاف عقیدہ رکھتی تھی۔ اور اگرچہ سو سال پہلے نکال دینے
جائیں تو پھر سو سال سے اسکی مخالفت میں سرگرم تھی۔ اتنی
بے حسرتی کے بعد اسکا اپنی غلطی محسوس ہو چکی ہے۔ اسی طرح
اسلام کے دوسرے احکام جو درحقیقت عقیدہ میں گردنیا ان کو
غیر عقیدہ بلکہ نقصان دہ خیال اور ہی ہے کیا ہم اتنا کر سکتے
رہیں گے کہ دنیا اپنے تجربہ کے بعد پھر ان مسائل کی مخالفت کی بجائے
قائل ہو جائیگی۔ اور اس طرح اسلام۔ کامیاب ہو گا۔
عورتوں کے حقوق کا | ان مسائل میں سے ایک عورتوں
سوال توجہ طلب ہے | کے حقوق کا سوال بھی ہے۔ اسلئے
ہمارے عالموں اور لیگواروں کا فرض ہے کہ وہ دنیا کی رد کا
مطالعہ کریں کہ دنیا کدھر جا رہی ہے۔ جہرہ وہ غلطی سے
چل رہی ہو ہمارا فرض ہے کہ ہم اسکو ادھر سے نو فائیں۔ پس
اس کے کہ دنیا کو اس غلطی میں چپے ہوئے محمدیوں گند
جائیں اور ہم متعلق رہیں کہ تجربہ کے لئے خود اسلام کی صداقت
کو مان لیں گے۔ کیونکہ اگر اسی طرح اٹھارہ کیا جائے تو اور
واقعات ہو سکتے ہیں۔ جو ان غلطیوں سے نکلنے کے لئے
دوسری غلطیوں میں دنیا کو ڈال سکتے ہیں۔ علاوہ اسکے جو
عادات گھر گھر میں ان کا چھوڑنا مشکل ہو تا ہے۔ اور اگر
کی طاقت دیکھیں۔ یا خدا تعالیٰ اپنے خاص بھروسے
تحت تغیر پیدا کرے۔ تو بالکل ہی ناممکن ہو سکتا ہے۔

غیر ملکی خبریں

ہندوستانی قریب کو چین میں ملے گا جس میں ہندوستان کے غلامانے کے حقوق پر چھانڈہ دستاویز کیا ہے کہ وہ غلامانے یا لینڈ میں سوال کے متعلق ہندوستان میں جانتا ہے کہ تقسیم ہندوستان کے بعد کوئی کھیل کا روڈ لائن کی نئی سرکاری ٹیگور کے جواب دیا۔ کہ وہ اس بارے میں حکومت ہند سے مشورہ کر رہے ہیں۔

یونانی تمام نقصانات پر۔ ۱۳ اکتوبر انگریز کی خبری کی تلافی کریں کہ کھیلے کمال پائے اپنے فائدے کے ہتیم پر ۱۰ روپے کو ہدایت کی ہے کہ حکومت انگریز کی تلافی کے صلے میں ذیل میں۔ ان کے تلافی کے ۱۰ روپے کو تلافی کے جو فیصلے میں پیش کئے گئے۔ ان میں تلافی ترمیم تلافی کی جائیگی۔ علاوہ ان میں یونانیوں کو تمام نقصان کی تلافی کرنی ہوگی۔

برطانیہ اور مصر کے لندن ۲۱ اکتوبر۔ ٹائٹس کے معاہدہ کی خبر اٹھ نامہ نگاروں کو مستند ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ جن شرائط پر طاعون کی گرنٹ اور مصری وزیر اعظم کے درمیان گفتگو ہو رہی ہے۔ وہ یہ ہیں۔

۱۔ برطانوی فوجیں صرف ہندو گاہ مسجد اور نہر سمیت کے مشرقی ساحل پر رہیں گی (۱۳) مصر کے سرکاری قرضہ کی نگرانی کرنے کیلئے ایک برطانوی انسٹرل مقرر کیا جائیگا۔ ۲۔ مصر کے سفر نامہ فرمالک میں رہینگے۔ لیکن غیر ملک سے ہتھکڑی معاہدے ہونگے۔ لیکن برطانیہ کے مشہور کو بھی ٹھیک کیا جائیگا۔ ۳۔ اس کے تحت یہ میں ایک برطانوی بیڑہ جہازات کا ہیڈ کوارٹر قائم ہوگا۔ لیکن اسی شہر کی حفاظت ایک بین الاقوامی پولیس کے سپرد رہے گی۔ (۴) انگریزی دارمصری سوڈان کی صورت انتظام وہی رہے گی۔ جو اس وقت ہے۔ انہی شرائط پر برطانیہ سے معاہدہ ہوگا۔

۵۔ شہر کے مصر کی قومی مجلس نے ان شرائط کو منظور کیا جس کے ساتھ وہ مصر میں اچھا نام پیش کیا جائیگا۔ ۶۔ پرنسپل کیٹی لاپور کا سرکار میں بیٹھنے کے بعد چھانڈہ کی پالیسی میں۔ ۷۔ اس کے نتیجے میں

قائم کیلئے ہندوستان کے اس لئے استفادہ ہے کہ مجلس ہند نے انہیں کھدائی ورنی ہتھکڑی کا حکم دیا تھا۔ ۸۔ سرانٹیکو نے کہا کہ اس لئے ایک اخبار میں یہ خبر ضرور پڑے گی ہے۔ مزید معلومات کیلئے پیغام ارسال کر دیا ہے۔

کیا جان میں بھی لندن کی ہے۔ کہ ہندوستان میں انسان بستے میں ولیم ہنری پرنگ نے اگست سے زوری سلسلہ ملک چاند کا درجہ میں مطالعہ کیا ہے اس سے ان کو اس بات کا ثبوت حاصل ہو گیا ہے۔

کوسلج ترمیم شریعتیات پایا جاتا ہے۔ گو وہ اس بات کے متعلق نہیں ہیں کہ وہاں انسان یا حیوان خانگی بستے میں اس دعوے کی بنا پر فیسر صاحب کے کہ وہ درجہ میں مشاہدات ہیں جن میں انہوں نے جاندار کسی تصاویر پر ہیں جن سے پایا جاتا ہے کہ کوسلج ترمیم سے ہنری کے وسیع کثیت بھٹ بڑے جو بڑی سرگرمی سے مشورہ لپانے کے بعد اسی سرعت سے غائب ہو گئے ہیں۔ اس علم میں گیا کہ وہ دم صرت ہوتے۔

اسکی شہر پر ترکوں کا تصرف۔ ۱۔ اس میں مجلس کے نام سے آستانے اطلاع دی ہے کہ ترکوں نے اسکی شہر سے یونانیوں کو نکال دیا ہے۔ ۲۔ اس کے بعد اسکی شہر سے بھی اس خبر کی تائید ہوتی ہے۔

ترکوں کے انگریز کے ایک تار سے واضح ترکوں مقبوضات ہوتا ہے کہ ترکوں نے کفرخان کی بلند یوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ ۱۔ ادراپ ایک اور مقام کی طرف تشریف رہے ہیں۔ راستہ میں انہوں نے دیوے لائن کو تباہ کر کے یونانی وسائل آمد و رفت کو منقطع کر دیا ہے۔

شیخ سنوسی کا پیرس تفسیق کا ایک تار رلاوی عزم عوان ہے کہ شیخ سنوسی دیار کبر سے عازم عراق ہوئے۔

جرمنی کا اظہار لندن ۲۱ اکتوبر۔ جرمنی نے ناراضگی نامنظور تصدیق پیش کے خلاف جو اظہار ناراضگی ارسال کیا ہے۔ وہ سفیروں کی کانفرنس نے منظور کیا۔ البتہ کانفرنس نے جرمنی

کے اس اظہار کو نوٹ کر لیا ہے۔ کہ وہ اس تصدیق کی خیرات پر عمل کرے گا۔

شہزادہ ویلیام کی روانگی۔ لندن ۲۱ اکتوبر۔ پرنس آف ویز آج دوپہر کو کوریا سٹیشن پر ٹرین میں سفر کرنے کے لئے چلے گئے تھے اور ملکہ مرزا خانہ میں بیٹھے اور دو ماہ سے اور دل کی۔ ڈیو کس آت یا ایک اور پرنس ہنری پورٹسٹھ تک ان کے ساتھ گئے۔ روانگی سے چھ پرنس نے مسٹر لائبرج سے دیر تک گفتگو کی پرنس آف ویز جبرالٹر ۲۹ اکتوبر۔ شہزادہ کا جبرالٹر میں جہاز آج بندرگاہ جبرالٹر میں مقامی کی نوپوں کے درمیان داخل ہوا۔ گورنر اور حکام نے تہنیت پیش کی۔

آتش گیر سیاہی۔ ساوونا کے ذریعہ تھوہینے سے ایک قلعہ لڑ گیا۔ ایلیا میں ایک آتشگیر دھڑ ہوا جس سے ۲۲ آدمی ہلاک ہوئے۔ اور ۳۰ زخمی تھے۔ اسے کا سارا منہدم ہو گیا۔ ایک اخبار اس حادثہ کا باعث ایک سازش بتاتا ہے۔

روس کے لئے پارلیمنٹ نے ایک مسودہ پاس فرانسیس کی امداد کیا ہے کہ روس کے غمزدوں کی امداد کے لئے ضابطہ لاکھ کی رقم منظور کی جائے۔

جرمن مشنریوں کی دیوان عام میں سرکار سے بیٹھ کر دو بارہ اجازت کے جواب میں موجود لے کہا کہ گورنروں کے مشورے کیلئے تھوہینے کو بار بار داخل ہونے کی اجازت کے بارے میں فردا فردا مشنری کی درخواست پر غور کر لے کیواسلے طیار ہے۔ بشرطیکہ وہ وہاں کسی برطانی اتحادی یا ایسوسی ایشن کا عاکیا کی نگرانی میں ہو اور کوئی ذمہ دار برطانوی پادری اس کا گواہ

بجلی کا گیند کا گولہ۔ سسلی کے شمال میں کپیلو دنیا جہاز پر بجلی کا گولہ پڑا ہے سازوں کا بیان ہے کہ باطلوں میں سے ایک جلتی ہوئی گیند پڑی جو ایک ہندو دزدان کے ساتھ سٹوں پر پھٹی جہاز کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔

گوشت خوری کا جاپان میں پکائش کے اعزاز دیا۔ قند پر اثر گیا ہے کہ جس وقت سے جاپانی کی خوراک میں گوشت کا اضافہ کیا گیا ہے انکا قد بمقابلہ سابق

فَتَلَّ لِلْفُضْلِ بِسْمِ اللَّهِ يَوْمَئِذٍ بَشَاءٌ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَرِيفٌ
 اے نبی! تجھ کو دے گا بے شک وہ تم کو بے شک دے گا اور اللہ وسیع و عارف ہے

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اس کو قبول کرے گا اور بڑے نور اور جلوں سے اس کی پائی ظاہر کرے گا (امام حسینؑ)۔

فہرست مضامین

مذبحہ ابراہیم - میرا جین کو میرا میرا میرا

اخبار راجدہ

عہدی لکھ رہے ہیں لیاں لیاں

مرد کا لکھ رہے ہیں لکھ رہے ہیں

سوار تھوڑے کاش کی اصلاح

حضرت غنیہؑ کی لکھی گئی

خطبہ نکاح، لکھ رہے ہیں لکھ رہے ہیں

انعامات کی لکھی گئی لکھی گئی

نہایت سیر کی لکھی گئی

نہایت سیر کی لکھی گئی

نہایت سیر کی لکھی گئی

نہایت سیر کی لکھی گئی

نہایت سیر کی لکھی گئی

نہایت سیر کی لکھی گئی

نہایت سیر کی لکھی گئی

مضامین بنام ایڈیٹر

کا روپاری امور کے

مستقبل خط و کتابت بنام

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

سے مر میں نہیں ہے بلکہ میں ہوا چین گیا میری زندگی
مجھے آتا ہے یاد وہ حسین جہن۔ سوراجین گیا میری زندگی

اسے وہ بھی سنتے دن جب دیکھتے ہم وہ اپنا صنف وہ اپنا
جب یاد وہ آیا سچ زین۔ سوراجین گیا میری زندگی
تیری یاد میں آنکھوں سے اشک ہے۔ شہر میں ہوئی میری
تیری دید کی دل میں لگی جو گان۔ سوراجین گیا میری زندگی

سے نور سے ڈھار۔ من کوئی تھے دین کے حالت تیر کوئی
رہی تیری جہان ہی بہشت کھن۔ سوراجین گیا میری زندگی
تیرے وقت جگر کی صورت ہے۔ محمود کی مہین صورت ہے (غنیہ نانی)

لشے وہ بھی ہے دودھ ہے دور وطن۔ سوراجین گیا میری زندگی (قادیانہ)
تیرے جگر میں دیں دیں پیری۔ کھلے کس بدلے میں ہمیں پیری
کے وصل کی خاطر سانسے جن۔ سوراجین گیا میری زندگی

میں مولا اکیلی میں بنی تری۔ مے سامنے رہا میری فانی تری
میرا دشمن بل ہے اپنے گن۔ سوراجین گیا میری زندگی (دجل)

میری تیل پکڑ کے گلے سے لگا ہے پھن سے پھن کو اپنے ملا
تائے جلتی ہے سینے میں برہان۔ سوراجین گیا میری زندگی

تیرا نیر خستہ جگہ ہے جہاں ہے میرا جگر پھر سکوں
یہ اس کی خبر نہ دے لاگی جہن برا چین گیا میری زندگی

جناب احمدیہ

ولادت | سکری جناب پیدہ جعفر صاحب احمدی سردار حیدر آباد دکن کے مال و فخر
نیک اختر زاد ہوئی۔ بڑے گان دین اس کے لئے دعا فرمائیں۔ عبدلی
حیدر آبادی (۲۱) عازر کے مجازاد بھائی عبد اقدار بہ احمدی کے ہاں لاکا
متولد ہوا۔ اس کے لئے دعا فرمائیں۔ میر غلام رحیل۔ از کاٹھ پور۔

درخواست دعا | میر کا اہلیہ چند دیم سے بیمار ہے۔ جلا برادران الفضل محمد
سے اسکی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد اسماعیل ٹنڈر کوٹہ

سکری مولوی عبداللہ مدغان صاحب سونستہ چار ہیں۔ دھما پھننے درخواست۔ محمد سید
شیخ عمر الدین صاحب اجازہ فریباً دو سال سے بیمار ہیں۔ جلا بزرگان احباب احمدی
کی خدمت میں اناس ہے۔ کہ ان کی صحت پانی کے واسطے دعا فرمائیں۔ ادد
میری زندگی میں بیمار ہے۔ اس کی صحت کے واسطے دعا فرمائی جائے۔ خاکسار
عبد القدوس سکری اکبر احمدیہ عماد اللہ ضلع امرتسر۔ خاکسار چندو
سے بوجہ بیمار ہے۔ لہذا دعا۔ لئے صحت کے لئے دعا فرمائی جائے۔ خاکسار

بقار محمد مدد سس مدد لوارو۔ سب احمدی بھائی دعا فرمائیں کہ انکے
میری میری کو ہادی سے صحت بخشنے۔ صاحب الدین احمدی ساکن کھار پور
میرے برادر اکبر دواہ سے صحت علیل ہیں۔ کوہری بہت ہے۔ احباب صحت
کے لئے دعا فرمائیں۔ معذوم صدیق اکبر شاہ۔ پیرہ۔ میرے والد بزرگ
عمر۔ ۲۲ سال سے ستر تر پانی پلے آتے ہیں۔ بیماری میں کسی قسم کا شفا
نہیں۔ بہت علاج کر آئے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خداوند سے صحت بخشنے
مردا معظم بیگ نادان۔ ڈاکٹر صاحب سبیل صاحب کھار پور احمدی
پریاک مقدس ہے۔ احباب ان کے حق میں دعا فرمائیں۔ خاکسار حکیم محمد قاسم
سکری بھن احمدی لال سوئی

درخواست جنازہ | میاں بی بخش سرور احمدی ساکن بنگلہ فوت ہو گئے ہیں۔ صاحب
مروم کا جنازہ غائب پڑا کہ قراب حاصل کریں۔ خاکسار
رحمت اللہ از بنگلہ۔ میاں عبد اللہ صاحب بنگلہ جو ڈیرہ غازی خان
میں حضرت یحییٰ موعود علیہ السلام کے بیت پر آئے تھیں خدا مہربان ہے۔ بیت
عصر پیرا رہ کر جبرائیل کے روز فوت ہو گئے۔ اناللہ وانا الیر راجعون۔ گذشتہ
چند سالوں سے صحت کی خرابی اور بے روزگاری کی وجہ سے مروم کی حالت
بہت ہی نازک ہو گئی تھی۔ سگ بود و سخت سے سخت مشکلات کے آخری دم تک
انکی استقامت قابل رشک رہی ہے۔ احباب کی خدمت میں اناس ہے۔ کہ
مروم کا جنازہ غائب پڑا کہ دفائے مغرت فرمائیں۔ خاکسار محمد اکبر ڈیرہ غازی خان
بھائی خیر الدین صاحب والدہ صاحبہ نے تاریخ ۱۹ ستمبر ۱۳۵۵ رحلت فرمائی۔ اناللہ
وانا الیر راجعون۔ مروم کے لئے دعا کے مغرت و ناز جنازہ غائب اور کیا چاہے

عبد اللہ احمدی از نارودال۔ میاں صاحب الدین صاحب احمدی از
موضع رہاں ضلع جہلم بتاریخ ۱۷ ستمبر ۱۳۵۵ فوت ہو گئے۔ احباب ناز
جنازہ غائب پڑھیں۔ ملک غلام حسین قادیان۔ میرے والد حافظ محمد
(موسیٰ مطابق منیر الوصیت از حضرت یحییٰ موعود) ساکن موضع بھلیہ ضلع گجرات
مدد ہے۔ اکتوبر ۱۳۵۵ کو اپنے خدا سے جاتے۔ اناللہ وانا الیر راجعون۔ ان کا
جنازہ غائب پڑھا جائے۔ محمد فضل غفران ساکن موضع بھلیہ۔ (گجرات)
میرے والد صاحب کا ۱۲ اکتوبر ۱۳۵۵ کو انتقال ہو گیا ہے۔ اناللہ وانا الیر راجعون
لہذا ناز جنازہ کی درخواست ہے۔ مرزا گوئی بیگ احمدی۔ شاہ جہان پور
خاکسار کی ہشیرہ بقضاء آہی فوت ہو گئی۔ احباب کے ناز جنازہ غائب پڑھنے کی
درخواست ہے۔ خاکسار عطاء محمد احمدی بنگلہ۔ ضلع پانڈھڑہ بابا اللہ خان
صاحب احمدی سکری آئینہ ضلع شیخوپورہ جو بڑے فضل اور نیک آدمی تھے۔ سمر
۱۷ اکتوبر ۱۳۵۵ کو بقضاء آہی فوت ہو گئے ہیں۔ ان کا جنازہ غائب پڑھا جائے۔
میاں اللہ داتا صاحب جٹ احمدی سکری کرم پور فوت ہو گئے ہیں۔ ان کا
جنازہ غائب بھی پڑھا جائے۔ خاکسار عبدالعزیز سکری جماعت احمدیہ سکری

الفضل

قادیان دارالامان . ۱۰ نومبر ۱۹۲۱ء

سیاسی لیڈر مذہبی لباس میں

یہ ایک بہت مشہور ایک امر ہے۔ جو میان اسلام کو
تباہی کے قریب پہنچے ہیں۔ کہ سیاسی لیڈروں نے علوم
کو بھڑکانے کے لئے مذہبی لباس پہن لیا ہے۔ جو ان کو
زیب نہیں دیتا۔ قرب قیامت کی یہ بھی ایک نشانی ہے
کہ اخذ الناس رثۃ مناجھالا فافتوا بغیر علم
فخف۔ اور ادا صلوات لوگ علم دین سے ناواقفوں کو
اپنا پیرو بنالیتے۔ وہ بغیر علم صحیح کے فتوے دیتے۔
جن سے وہ دعوت خود گمراہ ہو گئے۔ بلکہ دوسروں کو
بھی گمراہ کرینگے۔

مشرع محمد علی کامیڈ جواب مولانا محمد علی جیلانی نے یہ
عدالت میں ایک بیان دیتے ہیں۔ ان کے الزام
غصوسی پر بحث کرنے سے ہمیں کچھ مطلب نہیں۔ نہ ان
کے متعلق ہم کوئی رائے دینگے۔ ہمیں تو صرف یہ دکھانا
ہے کہ اپنی سیاسی کارروائی میں خواہ مخواہ مذہب اسلام
کو کیوں بدنام کیا جائے۔

مثلاً "مولانا" محمد علی فرماتے ہیں:-

"اسلام صرف ایک بادشاہ کو مانتا ہے۔ اور وہ
بادشاہ خداوند کریم ہے x x x یہ بات حضرت
پوست کے مندرجہ ذیل کلام سے ظاہر ہے۔
x x x خدا کے سوا کسی اور کی حکومت
نہیں۔"

اب اس سے یہ نتیجہ نکالنا کہ وقت کے بادشاہ (خواہ وہ
کافر ہو) کی اطاعت کچھ چیزیں نہیں۔ اور اس کی ملامت
جائز نہیں۔ کس قدر گمراہ کن خیال ہے۔ حالانکہ اسی
سورہ پوست میں خود حضرت یوسف علیہ السلام کی درخواست
کا ذکر ہے۔ جو کافر بادشاہ کے حضور میں گذرانی گئی

کسی مجھے اپنا ملازم بنالیتے۔ قال اجعلنی علی خزائن
الادمن الی حفیظ علیہ۔ اور دوسرے مقام پر
فرمایا۔ ما کان لیاخذ اخاه فی دین الملک الا ان
یشاء اللہ۔ یعنی حضرت یوسف اس بادشاہ کے
کانوں کے پران تک تابع تھے۔ کہ وہ باوجود ایسے معزز
عہدے پر اسنے کے اپنے بھائی کو اپنے پاس نہ رکھتے
تھے۔ اسنے اسے قتل کرنے کا حکم دیا۔ اس کے لئے خاص ایسا
ہیم پہنچا ہے۔ اور وہ امر بادشاہ کے قانون میں جائز
ہو گیا۔

پھر بھی مولانا "فرماتے ہیں:-

"خلیفہ عمر نے ایک روز جماعت سے جو کہ مسجد میں
ان کے پیچھے نماز پڑھنے کے لئے جمع تھے دیوان
کیا۔ کہ اگر وہ شخص جو رسول کے جانشینوں میں سے
بنا فخر ہو۔ نہیں کوئی ایسا کام کرنے کا حکم دے
جو کہ خدا کے حکم اور رسول کی روایات کے برخلاف
ہو۔ تم کیا کر گئے۔ اس کا جواب ایک واحد مناسب
جواب دیا جاسکتا تھا۔ وہی حضرت علی نے دیا
جو کہ بعد میں خلیفہ بنائے گئے۔ آپ نے فرمایا کہ
اگرچہ میں نے آپ کے اٹھ پر بیعت کی ہے لیکن
اگر آپ بھی خدا کے حکم کے برخلاف حکم دیں۔ تو
میں آپ کا سر اڑا دوں گا؟

کیا مولانا "کے کوئی "دعوت فرما" اس واقعہ کو
دستبرداری کتابوں میں دکھائی گئے۔ اور مجھے بتائیے
کہ حضرت عثمان یا حضرت علی نے آپ پر فحوت فرمائی
تھی۔

جناب ابوالکلام بھی ایک مثال دیا کرتے ہیں کہ خلیفہ
مہدی میں مہر پر اعزاز اسی کو دیا گیا۔ حتی کہ رسول پر بھی کر دیا
گیا۔ اسے حریت و مساوات کی تائید میں بیان فرمایا کرتے
ہیں۔ لیکن یہ بھول جاتے ہیں۔ کہ دو اعزاز اسی کے لئے
خاص انعام نہیں تھے۔ بلکہ بددی اور سرور دین تھے
ان کا اعزاز اسی کرنا از روئے جمالت تھا۔ اور یہ
بے ادبی اور گستاخی جو کہ تو یہ تاباں تقلید نہیں۔ بلکہ قابل
افسوس و صدمہ ہذا ماست ہے۔

اسی طرح مشر محمد علی نے اپنے بیان میں لکھا۔ اور

آغا محمد مصطفیٰ صاحب نے حال ہی میں ایک نیکو کے دور
میں کہا کہ:-

"وہ مسلمان اس وقت جا کر مسلمانوں پر حملہ کرتا ہے اگر
مرتا ہے۔ تو ملعون ہے۔ اور اگر فتح مند ہوتا ہے
تو قاتل ہے x x x (دیکھل مار۔ اکتوبر)

اور یہاں سراج الدین صاحب نے کہا کہ:-
"میں ان سے پوچھتا ہوں کہ کیا ان کا حج ادا
انکی نماز ان کے کام آسکتی ہے۔ بے شک مسلمان
کو فتح کرنے میں۔"

یہی باتوں سے متاثر ہو کر بعض البشیر نے لکھ دیا ہے کہ:-
"گورنمنٹ کے طرفدار اور ان سبھا والوں اور گورنمنٹ
کی جانب سے ہر پکٹھا پھیلنے والوں کے پاس
بھی اس کا کوئی جواب نہیں کہ آیا قرآن شریف میں
صاف آیت موجود نہیں ہے۔ کہ مسلمانوں کو عدا
قتل کرنا والا کافر ہے۔ جو ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں
رہے گا۔ اور اس کی ایسی تک کوئی تائید کی
گئی ہے۔" (دیکھل مار۔ اکتوبر)

ہم بفضل گورنمنٹ کے خوشامدی نہیں۔ اور نہ ماننا سبھا
کے نمبر۔ مگر خدا کے فضل سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ ان
جانتے ہیں۔ اور اسے سمجھتے ہیں۔

عداقت بغیر الحن کی سزا جہنم ہے۔ خواہ وہ نفس کافر
ہو یا مسلم۔ ولا تقتلوا النفس الی حریم اللہ
ہکما بالحق۔ لیکن ومن یقتل مؤمناً متعمداً
فجزاؤہ جہنم خالداً فیہ لکے یہ نتیجہ نکالنا کہ
مسلمان کو انگریزی فوج میں بھرتی ہونا اس کے روئے
منہ ہے۔ بالکل غلط بات ہے۔ بلکہ خود دوسرے تمام
پرفرما ہے۔

فان یقتل اخذ ما علیہ الاخری فقاتلوا
القی تبغی حتی تقی الی امر اللہ (یعنی
جو فوج مسلمان زیادتی کرے۔ دوسرے تمام
اس سے متاثر کریں۔ یہاں تک کہ وہ امر اللہ کی
طرف رجوع کرے۔ دیکھئے یہاں صاف حکم دیا ہے
کہ زیادتی کرنے والے ذوق کو قتل کیا جائے۔ اور
طالبین من المؤمنین فرما کر بتا دیا کہ میں لکھا

مسلمان۔ اس آیت سے یہ معلوم ہو گیا۔ کہ ایک مسلمان نے کچھ ایسی سر نہیں کی۔ جن سے وہ دوسرے مسلمان کو قتل نہ کر سکتا ہے۔ پس ایک آیت کو بیکہ دوسری آیت کی طرف دھیان نہ دیا جان بوجھ کر لوگوں کو مخالف طریق ڈالنا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ ایسی فیڈر غلام خواہ مذہبی یا سس سپرکرو نما نہ ہونگے۔ کہ تک اپنی غلام کی موجودگی میں مسلمان نوجوانگریزی میں بھرتی ہوتے رہے۔ اور انھوں نے یہ فتوے نہ دیے کہ اگر غلام غلامت کے سپاہیوں کے خلاف بھی جنگیں ہوں تو یہ غلامانہ صرف غلاموں سے ہے۔ بلکہ ان کے اقربا و اجداد بھی قریح میں ملازمین کہتے ہیں۔ بلکہ اب بھی کہتے ہیں۔ پس اب نئے طور سے یہ کہنا کہ قریح میں ملازمین جہنم میں گھرنا ہے۔ صاف ثابت کر دیا ہے۔ کہ یہ فتوے سچ وہ امن میں خلل اندازی کے لئے ہے۔ اگر غنیمت صاف ہیں۔ اور قرآن شریف و حدیث نبوی پر عمل مقصود ہے۔ تو مجھے اس سوال کا جواب دیا جائے کہ اگر امیر کابل ہندوستان پر حملہ کرے۔ تو آپ لوگ کیا کہیں گے۔ ابھی پچھلے دنوں یہ جواب دیا گیا تھا کہ ہندوؤں کے ساتھ ہلکے تلوار چلائیے۔ تو کیا اس وقت ان غلام کو یہ آیت من یقتل مؤمننا مستعداً فجزاؤا جمیعہم یا دوزخ ہی۔ قول قرآن مجید و احادیث نبوی کا اتباع کیا جائے گا۔ مسٹر گاندھی کی چرمدی میں نہیں۔ بلکہ اس صورت میں جس میں کہ وہ ہے (اکمل قادیان)

مسٹر گاندھی کے نزدیک مسٹر گاندھی گورنمنٹ کے مقابل میں تشدد کس وقت جائز ہے بد سے بدترین الفاظ استعمال کرنے اور اس کے خلاف نفرت اور حقارت پیدا کر کے اسے الٹا دینے کی تدابیر پیش کرنے کے باوجود اس بات کے مدعی ہیں۔ کہ وہ تشدد کے حامی نہیں ہیں۔ کیونکہ انھیں ان کا دھرم ماننے کی بجائے مرجانے کی تلقین کرتا ہے۔ اور دشمن کی جان لینے کی بجائے اپنی جان بچانے کے لئے کا حکم دیتا ہے۔

یہ تعلیم بظاہر ایسی ہی خفا ہے جس کی کوشش کی وہ تعلیم جس میں ایک گال پر پتھر کھار دے سر لگے کوٹے اور قیض لینے والے کو چھو بھیڑے بیٹے کے لئے کہا گیا ہے۔ لیکن ہیں یہ معلوم کہ کس بہت تعجب کمرنگ مذہبی کے نزدیک موقع لینے پر اس کی بھی اسی طرح خلاف ورزی کی جاسکتی ہے۔ جس طرح انہی کی مذکورہ بالا تعلیم کی عملی حالت میں کی جاتی ہے۔ پانچ وہ ان ہندوؤں کو بزدل قرار دیتے ہوئے جنہوں نے بقول ان کے ملازمین بکری بن کر گناہ پڑھ لیا۔ چوٹی کٹوالی۔ اور باجاسہن لیا دیکھتے ہیں کہ۔

”میں ہندوؤں اور مسلمانوں میں شانتی نہیں دہری (پیدا کرنے) چاہتا ہوں۔ کہ بیکہ کسی دوسرے کو ہلاک کرتے کے وہ خود بھی اپنی جان بچانے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن اگر کسی میں اتنی دلیری اور صلابت نہیں۔ تو اس حالت میں میں یہ چاہتا ہوں۔ کہ ایک بزدل شخص کی طرح خطرے کے سامنے سے دم و باکر بھاگنے کی بجائے وہ مرے اور اسے کاٹن شیخیں۔ کیونکہ اس طرح بزدلی دکھانے والا آدمی بھاگ جانے پر بھی انکس ہنسنا کہتا ہے۔ اس کے بھاگ جانے کا سبب یہی ہے کہ ماننے کا کام کرنے ہوئے اس میں مرنے کا حوصلہ نہیں۔“

(پرتاب ۲۴ اکتوبر ۱۹۲۱ء)
مذکورہ بالا الفاظ کا مطلب صاف ہے کہ ان بار کے ہندوؤں کو ڈر کے لئے مسلمان نہیں ہونا چاہیے تھا۔ بلکہ مرے مارنے کے لئے کھڑا ہو جانا چاہیے تھا۔ اور آئندہ ہندوؤں کو ایسا ہی کرنا چاہیے۔ ہندو ہندوؤں کے مسلمان بتانے کی افواہ پر جس کو خود ہندو صاحبان بڑت حد تک مشتبہ قرار دے رہے ہیں۔ مسٹر گاندھی کا ہندوؤں کو ماننے کا فن سیکھنے کی تحریک کرنا ظاہر کرتا ہے کہ وہ اپنے مذہب کے لئے دوسروں کو مارنا بھی جائز سمجھتے ہیں۔ اور اس طرح ان کا یہ دعویٰ کہ ان کا دھرم انہیں ہر حالت میں نڈر اور طاقت سے کام لینے سے روکتا ہے

بے حقیقت ہو جاتا ہے

ستیا رتھ پر کاش کی اصلاح

علی گڑھ میں بیٹ۔ اینڈ پور (ایک پوزیشن جسے ہندو صاحبان میں خاص شہرت حاصل ہے۔ اور جس کے آریہ صاحبان بڑے شایع ہوئے ہیں۔ جس میں وہ ستیا رتھ پر کاش کے متعلق حسیات خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔

وہ اب مجھے جرات ہوئی ہے کہ ستیا رتھ پر کاش کے دوسرے سوالوں کا طریق کرنا کیوں ضروری سمجھا جاتا ہے۔ خاص غنہ جینوں سے برہمنہ۔ اور اس کا بڑا حصہ موجود زمانہ کی ضرورتوں کے لحاظ سے تقویم پارہ پڑھ چکا ہے۔ اس کے بعد لکھا ہے۔

”مجھے یہ دیکھ کر بہت مسرت ہوئی کہ ستیا رتھ پر کاش کے انگریزی ترجمہ کے نئے ایڈیشن سے اس قدر حصہ کو حذف کر دیا گیا ہے“

ستیا رتھ پر کاش کے متعلق آریہ سماج کی یہ کارروائی بشمول اس سے اردو اور ہندی ایڈیشنوں تک وصحت دی جائے۔ جہاں خوش کن ہیں۔ وہاں بھی ظاہر کرتی ہے کہ آریہ سماج کے بانی کی جسے بہت بڑے مصلح اور رفکار کی پوزیشن دی جاتی ہے۔ اپنی دلیری اور مکمل قابلیت اور علمیت کے بھکی ہوئی کتاب ہندی سال کے عرصہ میں تقدیم پارہ ہو کر رہ گئی ہے۔ اور اس کا ایک خاص حصہ بالکل ترک کر دیا گیا ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ بالفاظ مسٹر اینڈ پور سوامی دیانند نے۔ ”جس کسی مذہب پر اعتراض کیا۔ اس کی حقیقت کو غلط سمجھا۔ بلکہ بعض حالتوں میں غیر مذہب کا مضحکہ اڑایا گیا۔“

ایک مذہبی رفکار صر کے طرز عمل کو اس قدر قلیل دھم میں اس کے پیروؤں کی طرف سے اس طرح کھلم کھلا قابل ترک قرار دینے کی قابلیت یہ پہلی مثال ہے جو سوامی دیانند جی کے متعلق دیکھنے میں آئی ہے

واقعات ڈیرہ نانک کے متعلق

نامہ نگار پیغام کی غلط بیانی

(ادھر)

ڈیرہ نانک کے واقعات صحیح بیان
وجہ تجویز انتقاد
کرسنے سے پہلے اسات کا ذکر کرنا
مباحثہ ڈیرہ نانک
بھی خالی از فائدہ نہ ہو گا کاسیائے
کی تجویز کس طرح ہوئی۔ اور کیوں ہیں ناوا بان سنے والے بنا

استبہ ہوئی۔ کہ موضع پکھو کے میں جو ڈیرہ نانک کے
قرب ایک گاؤں ہے۔ ایک شخص جن کا نام نہادو
ہے۔ احمدی ہوئے۔ ان کے احمدی ہونے پر پکھو کے
اور ڈیرہ نانک کے لوگوں میں شور مچا۔ اور ان کو احمدیت
سے پھرنے کی تباہیز ہوئے تھیں۔ اول تو ان کو سخت
تکلیف پہنچائی گئیں۔ جواب بھی پہنچائی جا رہی ہیں۔
مگر یہ کوشش ان کی کامیاب نہ ہوئی۔ پھر انہوں نے
چار گھوڑی شتار اندھ امرت سری کو ہارک داعظ کرکے
تاک اس کے اثر سے وہ وہاں آجائے۔ امیر و ناں کے
احمدیوں نے کہا کہ ہم بھی قادیان سے عالم لیتے۔
چنانچہ برضامندی فریقین ۱۲-۱۳ ستمبر جو احمدیوں کے
جلسہ کی تاریخیں تھیں۔ مباحثہ کی تاریخیں مقرر ہوئیں
اس پکت دیز کے بعد ایک دوست ڈیرہ نانک سے
تاویلا آئے۔ یہ غلکسار احمدی مولوی محمد سمیع
صاحب دھرمی مولوی فضل دین صاحب دھرمی صاحب
صاحب ملا پھر کی رات کو ڈیرہ نانک پہنچ گئے۔

لاہوری کیوں گویا
سندھ بالا بیان سے ہمارے
جانے کی یہ وجہ تو ناظرین

کو معلوم ہو گئی کہ غیر احمدی ایک احمدی کو احمدیت سے
پھیرنا چاہتے تھے۔ جس کی وجہ سے ہیں ان کی اکثر
کو ناکام رکھنے کے لئے مقابلہ کی ضرورت پیش آئی باب
سوال یہ ہے۔ کہ لاہوری مبلغ وہاں کیوں نہیں آئے
پہنچا بھی ایک غیر احمدی کی درخواست پر۔ کیا یہ بھی

غیر احمدیوں کے ساتھ بلکہ اس احمدی کو احمدیت سے روک
کرنے کے لئے کوشش کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔ یا
کیا اس کی پارٹی کا وہاں کوئی آدمی تھا۔ جس کی نسبت
اس کو خطرہ تھا۔ کہ ہمارے لیکچرر شہید اس کا اعتقاد
متزلزل ہو جائے۔ یہ درج بھی صحیح نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ
ان کی پارٹی کا کوئی آدمی وہاں نہیں پایا جاتا۔ یا یہ عین
اس وقت جبکہ دشمن کے ساتھ متنبہ رہے۔ یا ہو۔ لوگوں کو
نمنا شاہ کھانا چاہتا تھا۔ غیر احمدیوں کے ان خیالات
کی وجہ سے اس نے نمنا شاہ بچنے کے اور کوئی بھی
ہتیس نکلتی۔ مجھے لاہوری مبلغ کے وہاں جانے کی نسبت
اس وقت میں حیرت تھی۔ لہذا اب بھی حیرت ہے۔ بلکہ کوناس
سے صاف پتہ لگتا ہے۔ کہ اب یہ لوگ غیر احمدیوں
کے ساتھ کھل کھل کر ہماری تبلیغ کے راستے میں گام
ڈالنے کی کوشش کرنے کے درجے پہنچ گئے ہیں اور
نہیں چاہتے۔ کہ کوئی غیر احمدی احمدیت میں داخل ہو۔
امید ہے۔ ایڈیٹر پیغام امیر روشنی ڈالے گا۔
اب میں ان غلط بیانیوں کی
طرف آتا ہوں۔ جن کا ارتکاب
نامہ نگار پیغام نے اپنی عبارت
میں کیا ہے۔

نامہ نگار نے اس گفتگو کو جو اس نے خاکسار کے
ساتھ کی۔ دو حصوں پر تقسیم کیا ہے۔ تہل ظہار اور بعد ظہر
میں میں ان ہر دو گفتگوؤں پر علیحدہ علیحدہ روشنی ڈالتا
ہوں۔

۱۱ ستمبر کی صبح کو جب نامہ نگار مع قاضی
دین محمد صاحب کے ہمارے مکان پر

آئے۔ تو ان سے دریافت کیا گیا۔ کہ آپ کے علماء کیوں نہیں
آئے۔ مولوی شتار اندھ امرت سری کے متعلق تو نامہ نگار
پہلے ہی سلطان احمد نے کہا کہ میں نے ان کو بلوایا نہیں
کیونکہ میں جانتا تھا کہ ان کو ہوائے براہیں روپیہ دیا جائے گا
اس لئے میں نے صرف اور درخواست دی۔ چنانچہ وہاں
سے میرے فرزند شاہ صاحب تشریف لیتے۔ ادا ان پختہ
آیا ہوا ہے کٹ پہنچ جائیگا۔ لیکن قاضی دین محمد صاحب
پہلے کہا کہ ہمارا ارادہ ان کو بلوانے کا تھا۔ مگر چندہ

کافی نہیں ہو سکی۔ اس لئے ان کو خطا نہیں لکھا گیا۔ پھر
شیخ سلطان احمد سے دریافت کیا گیا کہ آپ کا حضرت
مرزا صاحب کے متعلق کیا عقیدہ ہے انہوں نے کہا کہ
میں ان کو مسیح موعود مانتا ہوں نہ محمد۔ میں حیات مسیح
کا قائل ہوں۔ میں نے لاہوریوں کو کچھ دیا تھا کہ میں احمدی
نہیں۔ پھر پوچھا گیا کہ کیا یہاں کوئی احمدی سنا گیا
سے تعلق رکھنے والا ہے۔ انہوں نے کہا نہیں۔
پھر ان سے پوچھا گیا۔ کہ آپ نے اپنے عالم کو چھوڑ
لاہور سے کہاں آدمی بلایا۔ ہمارا اور لاہوری اپنی
کا اس جگہ جہاں ایک بھی پہنچا نہیں۔ سنا کھانے
سے آپ کی کیا غرض ہے۔ یہ سوال ہیں پوچھنے کی ضرورت
اس لئے پیش آئی۔ کہ ہم نے اس شخص کی دفعہ قطع سے
سمجھ لیا تھا۔ کہ اس کو مذہب سے کوئی تعلق نہیں۔
یہ صرف ایک تماشہ میں کے طور پر ہم دونوں فریقوں
کی رزائی کر کے تماشہ دیکھنا چاہتے تھے۔ ہم نے حکم
کہا کہ ہمارے اختلاف سے آپ کو کیا تعلق۔ آپ پہلے
ساتھ پہلے حضرت مرزا صاحب کی صداقت پر بحث
کریں۔ جب آپ صداقت کو تسلیم کر لیتے۔ اور آپ بر
حضرت مرزا صاحب کا راست باز ہونا کھل جائے گا۔
تب آپ کا حق ہے کہ دونوں پارٹیوں کا مقابلہ کر کے پکھو
کو کسی پارٹی حضرت مرزا صاحب کی تعلیم پر چل رہی
ہے۔ تاکہ آپ اس کے ساتھ ہو جائیں۔ چنانچہ اس
سوال کے جواب پر شیخ صاحب سخت حیران ہوئے
اور جواب کے لئے دیر تک ناتھ پاؤں مار رہے تھے
مگر کوئی معقول جواب نہ آیا۔ کیونکہ ان کے نظر
تو صرف نمنا شاہ دیکھنا ہی تھا۔ اور زبان سے اسے
کہنا وہ پسند کرتے تھے۔ مگر کئی مولوی محمد سمیع
صاحب نے آفران سے کہہ دیا ہے۔ کہ اس میں نمنا شاہ
ہی دیکھنا چاہتا ہوں۔ امیر لوگ نہیں پڑے۔ ادا ان کو
شرمندہ ہونا پڑا۔ اس پر جب ان کو بہت شرمندہ کیا گیا
تو پہلے تو انہوں نے یہ جواب بنایا کہ میں معلوم ہو
جائیگا۔ کہ کون سا طریق حق پر ہے ہم نے کہا۔ اول تو
آپ کو اسکی ضرورت ہی نہیں۔ یہ ضرورت تو صداقت کو
کے بعد پیش آئیگی۔ لیکن آپ کو معلوم نہیں۔ کہ آپ کے

ہدایت نوری الطلاع

گذشتہ سالانہ جلسہ کے موقع پر حضرت علامہ نے فرمایا تھا کہ۔

”اگر ہر سال ہر ایک احمدی، نیت کرے کہ کم از کم ایک شخص کو ہدایت کی طرف لانے کی کوشش کرے گا تو خدا تعالیٰ ہمت سے لوگوں کو اس کا سبب بننے کی توفیق دے گا اور جن کی نیت زیادہ خالص ہوگی، انہیں اور بھی زیادہ کامیاب کرے گا۔ پس چاہیے کہ ہر ایک احمدی چھٹے عالم اور استعارہ کرے کہ یا اللہ فلاں شخص کو میں سمجھانے کی نیت کرتا ہوں تو مجھے اس کے سمجھانے کا حصہ سے حق قبول کرنے کی توفیق دے۔ اس کے بعد جیسے شروع کرے“

کام کے ارتکاب کے بموجب تعلیم قرآن میں مسرور ہوں سمجھا جاتے ہیں۔ اہل ہم ایک شرا پر بحث کرنے کے لئے تیار ہیں۔ وہ یہ کہ آپ لوگ کچھ دیں کہ ہم دو دن فریقوں کی گفتگو کرنے کے بعد جس فریق کے خلاف مضبوط ثابت ہوئے، اس کے ساتھ ہو جائیں گے۔ اس کے بعد خواہ آپ ہمارے ساتھ ہوں یا ہم جہوری پارٹی کے ساتھ ہو جائیں۔ ہمیں کسی اعتراض نہ ہو گا۔ مگر انہوں نے اس صاف اور مبنی برانصاف شرط کے سامنے بھی ہٹ کر دیا۔ اور کہیں انکار نہ کرتے۔ جبکہ ان کی غرض اسی تھی تماشہ دیکھنا تھا۔ ہم نے کہا۔ خیر میرا شرتا جب آئیں گے۔ تو اس وقت دیکھا جائے گا۔ اس گفتگو پر بہت افسوس لگا تھا اس کے ختم ہونے پر بے گناہ کہا۔ لو میں تمہیں حضرت مرزا صاحب کی کتاب بتاتا ہوں۔ کہ انہوں نے صریح نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ چنانچہ حقیقۃ الوحی کا ص ۲۹ پڑھ کر متناہا۔ ہمیں معلوم ہے حضرت مسیح علیہ السلام پر اپنی تمام شان میں براہ کرم سے کاثبت دیتے ہوئے وجہ اپنا بنی ہو نا بنائی ہے۔ جس پر اس نے وہ حوالہ پیش کیا۔ جہاں حضور نے نبی کا لفظ استعمال کرنے کو کھنکھایا ہے۔ اس کے متعلق میں تقریر کر رہا تھا کہ اس کے بعض ساتھیوں نے یہ دیکھ کر خواہ مخواہ شرمندہ ہونا پڑ گیا۔ اس کے کان میں کچھ کہا۔ جس پر اس نے کہا کہ ابدانہ ہو گئے ہیں۔ میں نے کھانا کھا ہے۔ اب بھگے اجالت دیجئے۔ اگر آپ اجالت دیں تو پھر حاضر ہو جاؤں۔ میں نے کہا میں وقت آپ چاہیں آسکتے ہیں۔ اس پر مجلس پر خاست ہوئی۔ یہاں صبح کی گفتگو کی اصل حقیقت۔ جس کے متعلق پیغام کا نام نہ لگا دیوں رقمطراز ہے کہ احمدی علماء نے لاہوری عالم کے ساتھ گفتگو کرنے سے انکار کر دیا۔ اس فقرہ میں کہا نہایت سچائی سے کام لیا گیا ہے۔ قارئین کرام خود ہی فیصلہ کر لیں۔

(باقی - باقی)

(عبدالرحمن مصری)

علامہ احمدیہ کی کتاب کو تسلیم کرتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب کی تعلیم ایسی ہے۔ جو قادیانی پارٹی پیش کرتی ہے۔ چنانچہ لاہوری علماء نے ان کو اس کا پتہ بھی دیا۔ اس کے بعد اس نے بات بنائی کہ آپ لوگ ہمیں کافر کہتے ہیں۔ آپ کی جماعت لاہوریوں کی نسبت ہم سے زیادہ دوسرے ہیں۔ لاہوری مبلغ کے اٹھنے ایک ہی لہو کی ہو گئی تو ہمیں کافر کہنے والوں کی تعداد میں ایک کی کمی آجائیگی۔ جس کا جواب انہیں یہ دیا گیا کہ غریب کہنے سے بہتر یہ ہے۔ کہ آپ بالکل ان کو اپنے ساتھ ملا لیں۔ اس لئے یہی چاہتا ہے۔ کہ آپ خود یا اپنے ہمراہ کو جگہ حضرت مرزا صاحب کی صداقت پر بحث کر لیں۔ اگر آپ کا عالم حضرت مرزا صاحب کے دعوے کو غلط ثابت کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ تو یہ لوگ بالکل آپ کے ساتھ ہو جائیں گے۔ ہر حال آپ کی ہماری بحث حضرت مرزا صاحب کی صداقت پر ہی ہو سکتی ہے۔ اور یہی آپ کے لئے مفید ہے۔ نہ آیات پر بحث کرنا کہ احمدی جماعت کے دو فریقوں میں سے کون سا حق ہے۔ اس کے بعد اس سے کوئی جواب بن نہیں پڑا۔ اور اس کا یہ کہنا کہ اس کے علاوہ اور خدا بھی ہوتا ہے۔ یہ تو بے جا ہے۔ اگر سفید جھوٹ کہا جائے۔ تو بے جا نہ ہو گا۔ پس ہم نے کہا کہ جب آپ کی غرض تماشہ دیکھنا ہے تو ہم یہاں تماشہ دکھانے نہیں آئے۔ آپ اپنے ملک کو جائیں۔ اب انہیں پھر بھی ہم مناظرہ کے لئے تیار ہیں۔ میرا فریاد شاہ کے ساتھ اس جگہ بحث کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ اس لئے کہا۔ آپ کی جماعت کو فائدہ ہو گا۔ اس پر وہاں کے دوستوں نے کہا کہ ہم سالانہ جلسہ کے موقع پر میرا فریاد شاہ کی شکست دیکھ چکے ہیں۔ اس لئے ہمیں اس کے ساتھ بحث دیکھنے کی ضرورت نہیں۔ میں نے کہا کہ وہ بھی اس کی ضرورت کو محسوس نہیں کرتے۔ اب بتاؤ کیا ضرورت ہے۔ اس نے کہا کہ اگر اجماعاً وہ آئیں گے۔ تو آپ بحث کرنے سے انکار کر دیا۔ میں نے کہا کہ ہم بحث سے تو انکار نہیں کرتے۔ مگر ایک بحث

چنانچہ چارہ بعد الفضل کے فیصلے سے صورت کا یہ رخ تمام دوستوں کو یاد دلانے کی غرض سے کیا گیا۔ کہ وہ کم از کم ایک شخص کو حضور سلسلہ عالمہ احمدیہ میں داخل کرنے کی کوشش کریں۔ اور بعض دوستوں نے اپنی کامیابی کی اطلاع بھی دی تھی۔ اس لئے آئندہ سالانہ جلسہ کے موقع پر تماشہ تالیف و اشاعت کی طرف سے ہر احمدی بھائی سے فرداً فرداً انشاء اللہ درایت کیا جائیگا کہ اس نے اپنے پیارے امام کی آواز پر کہاں تک لبیک کہا ہے اور اس نے اپنے گھنے دوستوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچایا ہے۔ اور کتنوں نے اس کے ذریعے اس مبارک پیغام کو قبول کیا ہے جس تمام جماعت ان سوالات کا جواب دینے کے لئے تیار ہے۔

جن دوستوں نے اپنے امام و مصلح کی آواز کو لبیک بھلا کر دیا ہے۔ اور جنوں نے اپنی ناک اس طرف ہدیٰ کو خست کر دیا۔ ان کو چاہیے کہ وہ فوراً ہر شہر ہو جائیں اور ہر ایس کو اپنے بڑی و مرشد کی قدم بوسی کے موقع پر جبکہ ان کا ہر ذرا کی محنت سرشار ہو گا۔ اور وہ سوچاں سے اس پر زبان کھلنے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ اس وقت وہ اپنے حضور کی تھمیش کیلئے بھی ڈیڑھ ماہ باقی ہے۔ اگر وہی کوشش کی جائے تو فیضانِ طہر تکبیر کی پوری ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی ذمہ داریوں کو

در یک مختار که مضمون کا در خود مختار به نفع الفضل ایضا

مفتوحات انور

مولانا مولوی عظیم خلیفہ مسیح الہی کے زمرہ، کلمات مولانا
نور الدین صاحب جو وقتاً فوقتاً اخبار ہمیں بھیجتے رہے
ہر سلیک رسالہ کی صورت میں دیرینا فرین ہیں۔ قیمت ہر
پچھلی مسیح ۵۰۔ مولانا مولوی عظیم مسیح ابن مریم دل کے اوسد جا
بنجالی نظم مسند مولوی غلام حسین صاحب ترگڑی قیمت ۱۱۔
دلائل حقہ برہد اٹل حقہ :- مسند مولوی غلام حسین صاحب
بنجالی نظم حقہ علیہ کے قصائدات اور کمالیات از صاحب حقہ
مسیح مولود نہایت دل طور سے بیان کی ہے۔ ہر تینوں
کتابیں مستند بالا ہر کچھ تاجرت کا دیان سے مل سکتی ہیں
احمدی وغیر احمدی میں کیا فرق ہے :- زمرہ حضرت
مسیح مولود نہایت مستند اخذ کمالی جہانی عمدت
لغات القرآن و احسن تمام قرآن مجید انفس سلسلہ ہدیہ
برکت میرا شہر شیخ رحیم بخش احمدی تاجرت مغنیان اور شہر

عرق خضاب

اسکے واسطے صرف اسی قدر لکھا کافی ہر گز اس نسخہ کا سونق غلام
جو بالوں کو قدرتی کے مانند سیاہ کرتا ہے۔ اس میں کسی دوا
کے خلاف کوئی جزو نہیں اور نہ ہی زہلہ پیدا کرتا ہے۔

عزمہ بیس سال ہے

بڑی کامیابی کے ساتھ تمام خدمتوں میں مشہور ہے۔
 ہزاروں سادات ہونے پر بھی اس پر کاربند ہوں۔ کہ
 مشک، انست کو خود، بویہ نہ کہ عطار بگوید
 ایک دفعہ مشک کو تجھ کہیں، سوحو کہ بازی کو ہم خدجی و اخلاقی
 و تافنی جو ہم سمجھیں۔ بہم ترکیب استعمال ہووہ شیشی ارسال
 کیا جاتا ہے، بیت فی شیشی آٹھ آنہ۔ علاوہ محصول پکنگ
 نوٹ ۱۔ ایک شیشی پر ۴۰ محصول اور چار شیشی پر ۱۰۰

پہلیں قادیان پنجاب

چند نئی اور نمایاں کتابیں

تو کجایان است در خطبات محمود و سحر و جادوی شیطانی
 بر این اثر چه چاره جادوی - قاعده لیسرا القرآن در سیم و دو
 قصه احمدیه در جواب الرحمن ۳۴ در سوره ششم ۱۲۴
 جنگ مقدس در شمع حق در زمین نور و دانی در کلام
 محمود در شهید مرحوم که حالات در مکتوبات شرح
 مصنفی در نشی نوح در مکاتبات الهی احمدیه
 غیر مستحق الزوال اوام کمال تجوید بخدی

عجیب و غریب طویل

چشمہ کی جلد ۲۴ ورقہ یعنی ۲۳ چھوڑی۔ نہایت
صحیح خط مثل مصنف عثمان پرمی جالی ہے ۱۵
سطحی ہی حجم ۶۰۰ صلیح قیمت غیر اعجازی حایل کی
ٹوہ چوہا کرد کہ قیمت ہے بمثلہ عکسی حایل یہ حایل ہوا
غیر اعجازی یا مترجم حمد دیگر دلدور نصیر شاپ قادیان

یانی پتے کے اوئی کسبل

پاک و صاف ہاتھوں کے مختلف وضع قطع کے عمدہ خوبصورت ادیا تیار بہا میں گوم تیار ہونے کی وجہ سے پانی پت کا کبیل خاص طور پر کام بند میں مشہور ہے چونکہ اب موسم سردی کا شروع ہو گیا ہے۔ لہذا جن صاحبوں کو ضرورت ہو فوراً طلب فرمائیں۔ قیمت بمقابلہ خوبیوں کے نہایت ہی کم ہے یعنی ریسے۔ دسے نیز چلنے والے مثیل کے خوبصورت انداز مکانی خود بخود کھٹکنے والے سردی بھی نہایت عمدہ بچت تیار ہوتے ہیں۔ قیمت عام سردی کے برابر المشہر۔ شیخ محمد علی الدین کبیل مرنٹ پالی پت

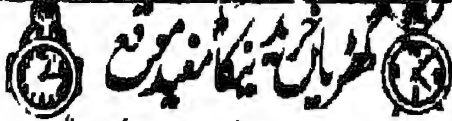
ضرورت ہے

ایسے خریداروں کی جو میرٹھ کی ٹیغیاں و ٹوٹیاں و صابون و
 بوٹ و شور زعلی نسیم کے مغل و دہاتی کے ہم سے خرید کریں۔
 ہر ایک مل جو خریدار کی پسند نہ ہوگا۔ واپس لے لیا جائیگا۔
 منجور احمدی کرشل ہوس خیرنگر میرٹھ

سب اوسیری کی ملازمت جانتا ہو

میں نے لکچر میں سب محو سیری کا امتحان پاس کیا۔
چار سال گورنمنٹ سروس کی ہے ماسٹریٹ جوب بھی کافی
ہے۔ سرٹیفکیٹ موجود ہیں۔ مختصر مبادران جماعت
نیچے ایسی ملازمت دلانے میں سامعی ہو کر عندالہ
ماحول ہوں۔

معرفت میجر الفضل و تالیان



مذہب آپ جس سالانہ سے پہلے گھر لگا کر ڈوبو کچھ پیشی مسجد میں
تو نہایت اچھائی گھڑی رہا رسل کے تمام اندیشوں سے بڑھا
آپ کے ہاتھ میں پہنچ سکتی ہے۔ صاحبِ عقد وقت پر بھی نہیں
سکینے انشاء اللہ نیز جلب پر گھڑیاں رکھ دینا بھی سب
کیلئے فائدہ مند ہوگا۔ گھر ٹوٹنے کی نہرست وغیرہ پتہ ذیل میں طلب میں
ایچ سخاوت علی احمدی درج میکر صدر بازار شاہجہان پور

دروانی خانہ احمدی بگا کلاں

خضاب احمدی غلط دلائل سے مستحق ہے کہ وہ جہنم میں جہنمی ہو جائے۔
 رنگ سیاہ ہو جائے۔ ہمیں بڑا پارہ ہے نہ گندک نہ تیز پا ہے
 چہرہ پر داغ نہیں پڑتا۔ آناٹش شرط ہے اگر خضاب ہر رنگ سیاہ
 تو قیمت پس رو قیمت یہ محصول بد مذہب خیر اور ڈاکٹر دانا مند صاحب
 آفس جگہ دہری زمانے میں اس خضاب کوئی خواب ثابت کرے تو میں
 انعام دینے کو تیار ہوں۔ حکیم رحمت اللہ علی بگڑ گاں ضلع خیر

ضرورت نکاح

ذاتِ راجہت زمیندار احمدی عمرتھینا ۴۷ سال وصیت شد
کچھ زمین کا مالک بھی ہے۔ گھر کی جائیداد زمین کے بغیر مبلغ
۱۵۰ روپیہ ماہوار یا آمدنی راشن مفت آئینہ ترقی بھی ہے۔
رشتہ کے بارے میں غمیت کا کوئی لحاظ نہیں ہے۔ مگر احوال
مخلص ہو۔ صرف اکیلا آدمی ہے بہن بھائی والدین کوئی
نہیں نہ کوئی اسکا حقدار ہر قسم کا مال موت بجز الفضل قادیان

قادیان میں سنی زمین

غیر مروجہ حالات چھٹے

قادیان میں جرمن کے

۱۔ محلہ دارالاحمد میں سنی زمین فی الحال ختم ہو چکی ہے۔ مگر قادیان کے قریب احمدیوں کے پاس بنائے ہوئے سنی زمینوں سے قیمت طلب ہونے پر سنیوں سے دھماکا لگایا گیا۔ فی محلہ ہے۔

۲۔ محلہ دارالفضل شرقی میں سنی زمین فی الحال ختم ہو چکی ہے۔ مگر اس محلہ میں بہت سڑک کا لینا یعنی سڑک موضع کھار پر بھی جاری ہے۔ قیمت طلب کی جا رہی ہے۔ محلہ دارالفضل غربی میں سنی زمین ختم ہو چکی ہے۔

۳۔ محلہ دارالفضل شرقی کے جنوب شرق میں سڑک موضع کھار کے اوپر سالم کعبیت قابل فروخت ہو رہی ہے۔ خریدنے والوں کو سالم کعبیت لینا ہوگا۔ اور سنیوں نے چھوڑنے ہوئے کوئی کعبیت پانچ کھان کا ہے۔ کوئی ساڑھے چار لاکھ کا وغیرہ وغیرہ۔

نوٹ:۔ بڑی سڑک کے اوپر کسی موقع پر بھی دوکانوں سے کم چنگہ نہیں دی جاتی۔ مگر اندرون محلہ اس سڑک پر بھی جگہ لے سکتی ہے۔ بلکہ استثنائی طور پر پانچ محلہ بھی بڑاؤ لگا سکتا ہے۔ باقاعدہ رستے اور گلیاں چھوڑی جاتی ہیں۔

جہاں دوکانیں بن سکتی ہیں۔ شرع مقررہ ہے۔ قیمت بہت کم لگائی جاتی ہے۔ ہاں ایسا ہو سکتا ہے کہ اگر کسی قسم کا جمع ہوا ہو تو جس جگہ مناسب قطعہ خالی ہو مل سکتا ہے۔ اور تمام خریداروں کے ساتھ یہ شرط ہوتی ہے۔ کہ وہ اپنی ضرورت کی اس جگہ خریدیں۔

تجارت کرنا مقصود نہ ہو۔ اور نیز یہ کہ خریدنے کے بعد ایک سال کے اندر اندر کم از کم چار دیواری کی بنیادیں بنوا کر اپنے حدود قائم کر لیں۔

حرز الشیر احمد

قادیان ۴۴

سید احمد نور صاحب مہاجر کابلی نے یہ حالت دیکھی نہایت دلچسپ پیرائے میں لکھے ہیں۔ ۳۳ صفحہ مجموعہ اس سال کے پڑھنے کے احکام پر ایمان تازہ ہوتا ہے۔ عجائبات قدرت ابھی نظر آتے ہیں۔ ایسا دل آویز بیان ہے کہ دل سے آخر تک لپٹنے کے بغیر سالہ انداز سے نہیں رکھا جاسکتا۔ ساڑھے تین آنے کے ٹکٹ بیچ کر نکالیں۔ وہی طلب کرنا ہو۔ ڈکیم از کم تین کتاہوں کا نمبر ۳۲۔ ۱۸ اکتوبر کے پرچہ الفضل میں حضرت عینۃ المسیح فرماتے ہیں۔ سید احمد صاحب نے حضرت مولوی عبداللطیف مروجہ کے حالات لکھے ہیں جن سے احمدیت پر ایمان میں ترقی ہوتی ہے۔ اور یہاں بھی کتاب ہے کہ چاہیے اسکو ہر شخص پڑھے اور اپنے ایمان میں ترقی کرے۔

سید احمد نور صاحب مہاجر کابلی قادیان پنجاب

اصلی نمبر اور نمبر کے

اصلی نمبر اور نمبر کے سرور کا اعلان مروجہ سے متعلق ہو رہا ہے۔ اس کتاب میں بہت سے دگر نے فائدہ اٹھایا ہے۔ یہ سرتیاری مسیح حکیم نور الدین صاحب دلا کا بتایا ہوا ہے۔ آپ نے اس سرور کے متعلق فرمایا ہے۔ کہ ہرے اراضی چشم بیا بنید اسے۔ پروردگار حمد جلال۔ چھاپا۔ پٹیاں۔ سہل اور سرفی اور ابتدائی مرتبہ بدگلوں کیلئے اور موسم گرما میں انہیں کئی پونے لکھوں سے پانی برقت بہتا ہو انھیں پانی کیلئے بھیج دینا اور اراضی چشم کیلئے بیا بنید ہے۔ قیمت سرور قسم اول کی تولد کا، جس کی قیمت طلبہ، فی تولد ہے ترکیب استعمال پیر پیر پیر پیر کہ یا سرور کی طرح ایک پس کر لکھوں میں ڈالا جاوے یا سرور خالص چکی لکھوں دہشتی پانچ آنے کے لئے بہت مفید ہے۔ ترکیب استعمال صبح و شام دو وقت سوائے آٹا کریں۔ آٹھ روز کے استعمال کے بعد فائدہ ثابت نہ ہو تو سرور واپس کر کے قیمت واپس کرالیں۔

الشیر احمد نور صاحب مہاجر کابلی

مشہور و معروف نیکوؤں کی طرف سے سنی زمینیں مثلاً پت۔ ڈاکو پ۔ گز و زعفران قیمت پر انہیں لے کر اپنے دریاقت طلب امور کے لئے روپیہ لاکھٹ یا جواہر کارڈ نور الدین شیر محمد تاجران قادیان پنجاب

جمال شریف اعجاز صنعت

یہ قابل دیدن دلائی کا فخر پر بھی ہوئی عمدہ غریبہت جلد ۲، ۳ صفحات۔ گیارہ پیمبری سائز ۵ ۳ فی ۳ علاوہ محصول ڈاک۔

الشیر احمد نور صاحب مہاجر کابلی قادیان پنجاب

بنگال کا کوئلہ

اگر آپ کو سلیک۔ سٹیم۔ بار ڈاکو۔ دہلی۔ کوئلہ کی ضرورت ہے تو فوراً مفصل ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

بنگال کول اینجنسی قادیان

سائنس مشین سیواں

جو کوئی ایک بار دیکھتا ہے خواہان ہے جناب کاو خاں صاحب مدرس سکول اور دلائی پوچھنا کہتے ہیں متعدد دانشمندان کیلئے مشینیں سیواں ملگوانی ہیں۔ مضبوط ہیں۔ سیکل ایک بار دیکھتے ہیں خواہان ہوتا ہے۔ دلائی آپ کی بے نظیر ایجاد پر مستعد مبارکبادوں اور سلامان انوں کم ہے۔ قیمت مٹھین معالیہ پڑھنے کے جہاں دلائی ہنگامیں چھوڑے بغیر پڑھ سکتے ہیں

پتہ فضل کریم عبداللہ قادیان

نہیں ہوا۔ یعنی سارے کے سارے علما و ائمہ ملکر کوئی فتوے تیار نہیں کیا۔

فرایہ دنیا میں بعض ایسی باتیں ہیں۔

مثال ہوئی ہے۔ کہ مرغی پہلے قہقہہ بانڈا۔ اس بات کو جاننے

نہیں بحث کرنے کا مشوق تھا۔ اسے بعض ایسے لوگوں نے کہ

کسی نے ہی نہ ہوں۔ ادا مان میں محبت شروع کر دی۔ جو

روح مادہ کی بحث بھی ایسی ہی ہے۔ دماغ میں

تو اسی نہیں کہ کوئی تجھ پر بالکل ہی نہ تھی۔ اور پھر
ابو محسن۔ اسی طرح یہ بھی انسان نہیں، ان سکتا ہے کہ

چیز ہمیشہ سے جو۔ اور اسکی کوئی ابتدا ہی نہ ہو۔ اس

ایس اس نے فریڈرک سے کہا کہ اگر ان کی محبت

ہی انہیں۔ جیسا کہ رسول کو مجھ نے بتایا ہے۔ کرکٹ

کام شروع کر دو۔ اس لئے وہ ایسی بحثوں میں پڑے
ہیں۔ جو کبھی حل نہ ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تسکین پاؤں

وہ خدا تعالیٰ سے پوچھنی چاہئیں

۳۶۔ اکثر برہمہ ہندو نماز عصر چار یلپیں کرتے
ہوتے ہیں بعد حضور نے نائب الیہ کو دو حق تعالیٰ رحمت
پاکی۔ اور فرمایا اور جو کہ تہ فوج آتا ہے

تیس گیس بزار ساقی کی چڑھ دی اس نے ہو گاتی کی
میں پیدا کرنے کے لئے جو کہ گزشتہ کوئی نہ تھا

ان دنوں چاند کے متعلق جو خبریں
 سنے جاتی ہے۔ کہ حال ہی میں جو چاند گرسن واقع ہوا

یہ حیرت انگیز انکشاف کیا ہے کہ اس موقع پر چاند

پیدا ہوا ہے۔ اس وجہ سے تمام تقویہیں
پیدا ہو گئی ہیں۔ چنانچہ ۱۳۳۷ء کی تقویم برطانوی

ن کا ذکر کرتے ہوئے مسقرت خلیفہ المسیح ثانی نے
چاندنی رشتہ میں یہ حیرت انگیز فرق واقع ہوا۔

معلوم ہے کہ اس معنی سے مراد اسلام کی ترقی کی علامت مقرر ہوئی ہے۔ اور اس میں فرق پڑنے

جس کے مسیح کو عود کے نشان کے طور پر چاند گرہن
یہ چاند گرہن مسکے میں ہوا تھا۔

پاور پوائنٹ اور ویڈیو کی مدد سے تعلیم کے ذریعے
تربیت اور عیسائیت کی تعلیم دینا ایک نیا نمونہ ہے۔

زمین چھٹی
اس کے
کندہ کے فوٹ

مات پر ایمان لایا جائے۔ پھر جو تیس اسکی صفات
ہوں۔ ان کو مانا جائے اور خواہ وہ ہوں

میں نے یہ بات کہی تھی کہ اس طرح کوئی بات ایسی نہیں
 عمل نہ ہو سکے۔ اور یہ ایسی ہی بات ہے۔

یہ باتیں اسے سمجھنے ایک مرزا زار دے
اور اس کی بنا پر بیانیہ کرتا ہے۔ جو ٹھیک
اسی طرح انسان کو چاہئے۔ کہ خدا تعالیٰ

پہلے کہ یہ باتیں اسکی صفات کے مطابق
ہیں۔ اگر ٹھیک ہوں تو مان لے۔ ادما گرو

من صاحب معری نے لافض کیا۔ کہ مادہ کے قدیم

خطبہ نکاح

نکاح میں تقویٰ کی ضرورت

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

۱۔ ہر مرد بعد نماز عصر چند نکاحوں کا اعلان کرنے سے قبل حضورؐ سے حسب ذیل خطبہ ارشاد فرمایا۔
 یہ آیات جو نکاح کے موقع پر پڑھی جاتی ہیں۔ ان میں خدا تعالیٰ نے تو سب اختیارات کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ نکاح کا معاملہ دل سے تعلق رکھتا ہے جو لوگ اس پر نگاہ نہیں رکھتے۔ بکرا کا ہری باتوں کو دیکھ کر کھتے ہیں۔ وہ نقصان اٹھاتے ہیں۔ کیونکہ ظاہری باتیں حقیقی آرام و اطمینان کا باعث نہیں ہو سکتیں۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں۔ ہزاروں بیویاں مسخیں ہوتی ہیں۔ مگر ان کے خاوندان سے منفرد ہوتے ہیں۔ اور ہزاروں بیویاں بصورت ہوتی ہیں۔ مگر ان کے خاوندان کے دل سے پیدا ہوتے ہیں۔ پھر اسی طرح ہم یہ بھی دیکھتے ہیں۔ کہ ہزاروں بیویاں اپنے بد شکل خاوندوں کی عاشق ہوتی ہیں۔ اور ہزاروں بیویاں اپنے خوبصورت خاوندوں سے خشن ہوتی ہیں۔ مال دنیا میں بڑی اچھی چیز سمجھا جاتا ہے۔ اور لوگ اس کی خواہش اور طلبت رکھتے ہیں۔ لیکن کیا سیکڑوں نہیں ہزاروں اور لاکھوں مثالیں ایسی نہیں ملتیں۔ کہ بڑے مالدار اور باغزت خاندانوں کی عورتیں اپنے غریب خاوندوں کے دل پر قابو نہیں پاسکتیں۔ پھر ہم دیکھتے ہیں۔ سیکڑوں نہیں ہزاروں ایسے خاوند ہوتے ہیں جو بڑے مالدار۔ جسے دولت مند۔ بڑے رتبہ اور عزت والے ہوتے ہیں۔ ان کے غریب خاوندان کی عورتیں آتی ہیں۔ جنہیں اچھا گھر ملتا ہے۔ پیسے اچھا کھانے کو میسر آتا ہے۔ پیسے اچھا کپڑا اپنے کو ملتا ہے۔ پیسے بہت زیادہ آرام و آسائش کے سامان مہیا ہوتے ہیں۔ لیکن باوجود اس کے

ان کے دل میں خاوند کی محبت نہیں ہوتی۔
 طعن جس قدر باتیں ظاہر میں خوبیاں نظر آتی ہیں۔ علی زندگی میں اُن کو لہو ہو جاتی ہیں۔ جو غرض ہوتی ہے۔ وہ حاصل نہیں ہو سکتی بلکہ غریب اور بصورت عورت اپنے خاوند کی پسند چاہتی ہے۔ اور ایک بصورت اور کمال خاوند اپنی عورت کا محبوب ہوتا ہے۔ برخلاف اسکے دیکھا جاتا ہے۔ کہ خوبصورت اور مالدار عورت سے خاوند کو محبت نفرت ہوتی ہے۔ اور مالدار عورت عاقل عورت کے لئے قابل نفرت ہوتی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دلوں کی آپس میں کوئی نسبت ہے۔ اور جب تک وہ نسبت قائم ہو جائے۔ اس وقت تک میاں بیوی کو آرام اور اطمینان حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے تو سب سے کام لینے کی تاکید کی گئی ہے۔ کیونکہ مال و دولت میاں بیوی میں صلح اور اتحاد نہیں پیدا کر سکتا۔ عورت جاہلت میاں بیوی کو آرام و زندگی نہیں دے سکتی خوبصورت اور جمال کی وجہ سے ان میں تعلق نہیں قائم رہ سکتا۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ یہ چیزیں حاصل ہوتی ہیں۔ مگر پھر بھی میاں بیوی ٹوٹتے ہیں۔ ان میں ناجاتی ہوتی ہے۔ جتنے کہ وہ ایک دوسرے کی شکل سے بیزار ہوتے ہیں۔

بات اصل میں یہ ہے۔ کہ دلوں کے اسرار ایسے گہرے اور پوشیدہ ہیں کہ ان کے متعلق اندازہ لگانا انسانی قابلیت کے حدود سے باہر ہے۔ اس زمانہ میں علوم نے بڑی ترقی کی ہے۔ مگر اس کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کیا جاسکا۔ کہ ایک عورت ایک مرد کی نگہ رکھ کر کیوں خوش رہتی ہے۔ یا ایک مرد ایک عورت کے ساتھ رہ کر کیوں آرام و اطمینان کی زندگی بسر کر سکتا ہے۔ اور دوسری صورت کیا فائدہ دوسری عورت دوسرے مرد کے ساتھ آرام سے نہیں رہ سکتی۔ یہاں تو نہیں۔ لیکن دوسرے میں ایک دوسرے کو دیکھ کر اور میل جول کے شادی کی جاتی ہے۔ مگر ایسا ہوتا ہے۔ کہ ایک

خوبصورت عورت کی طرف کسی کی رغبت نہیں ہوتی۔ اور کسی عورت کی طرف کسی کی رغبت نہیں ہوتی۔ یہ نہایت باہمیکہ ہے۔ جسے دنیا آئینہ دور باقت کر سکیں۔ انہیں اس کا تو ہمیں علم نہیں۔ مگر اب تک اسے دریافت نہیں کر سکی۔ اور ہرگز اس بات کا پتہ نہیں چلا جاسکا کہ وہ کیا چیز ہے۔ جس کی وجہ سے ایک کو دوسرے سے نہایت رغبت اور محبت ہو جاتی ہے۔ مگر اسی کو کسی اور سے نفرت نفرت ہوتی ہے۔ ایک صورت ایک مرد سے ملنے ملاقات لیتی ہے۔ کہ وہ اسے محبت مکروہ نظر آتا ہے۔ اور عورت کو ایک خاوند اس لئے پسند کرتا ہے کہ وہ اسی نظر انکار بھی نہیں دیکھتا جاتا ہے۔ مگر جب اسی مرد کی کشتی عورت سے شادی ہو جاتی ہے۔ یا اسی عورت کی کسی اور مرد سے شادی ہو جاتی ہے۔ تو وہ ایک نظر کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھتے ہیں۔

اس قسم کی باتوں سے پتہ لگتا ہے۔ کہ کوئی غفی اسرار ہیں۔ جو قلوب کو قرب سے وابستہ کرتے ہیں۔ اور ان کا علم نہیں ہے۔ ان کے عدم علم کی وجہ سے اگر انسان چاہے کہ اپنی کوشش اور سعی سے چاہا و محبت پیدا کرے۔ آرام و اطمینان کی زندگی حاصل کر سکے۔ تو یہ اس کی نادانی ہوگی۔ اس کے لئے ایک ہی طریق ہے۔ اور وہ یہ کہ انسان تقویٰ اختیار کرے اور اللہ فضلے پر بھروسہ رکھے۔ پھر باوجود ہزاروں کمزوریوں اور نقصانوں کے یہ حالت ہوگی۔ کہ بیوی میاں سے اور میاں بیوی سے محبت کریگا۔ اور ان کی زندگی نہایت آرام و اطمینان سے بسر ہوگی۔ اس لئے انکو خاص طور پر دیکھنا چاہئے۔

قرآن اور حدیث کے مقابل میں
 اگر قرآن و حدیث کے مقابل پر ایک جہان کلی دلائل کا دیکھ کر تو یہی کہ
 قبل نہ کہ۔ اور یقیناً سب کو اہل نے نوح کا ہے۔ نہ نوح نہ نوح
 حضرت مسیح موعود

ہندستان کی خبریں

ضلع قدرت کا پسماندہ اخبار رولڈی ہے۔ لاہور میں پسماندہ اخبار رولڈی ہے جس کے ساتھ ایک ایسی لڑکی ہے جس کے دوسریں چار اتھ اور چار پاؤں ہیں سمجھا جاتے کہ دو لڑکیاں ہیں جن کی کراہی ان کے ان کی طرف اسل کی جاتی جاتی ہے۔ ایک انہیں سے کسی قدر بڑی اور بڑھ مری چھٹی معلوم ہوتی ہے۔ دو لڑکیاں ہر اس کی کھانسی زبان پر ہی ہوتی ہیں۔ اور دونوں ہندوستانی سمجھتی ہیں۔ ان کے دو درخت بھیہرہ چلچلہ ہیں۔ دو دونوں منہ سے وہ جدا جدا اخیلات کا اظہار کر سکتی ہیں۔ اور وہ دونوں منہ سے کھاتی ہیں۔

مالا باری ہندوؤں کی مخالفت۔ پال گھاٹ۔ ۳۰ نومبر۔ کے متعلق قانون معلوم ہوا ہے کہ ڈسٹرکٹ جسرٹ ڈاٹا بار کے ایڈیٹر اس گورنمنٹ ہندوؤں کے مفاد کے تحفظ کے لئے جن کی جائیدادیں ف و زوہ ملازمین دست و زیات اور دیگر رجسٹرڈں کو تلف کر کے لوٹ کر گئیں۔ ایک قانون بنانیکا ارادہ کر رہی ہے۔

پنجابی نظم۔ پنجاب یونیورسٹی نے اعلان کیا ہے کہ نئے انعام کو مبلغ لاکھ روپیہ کا انعام پنجابی زبان میں سب سے عمدہ اور جدید نظم کہنے والے کو دیا جائیگا جو کم از کم فلسفہ کپ کے سورتھ کی ہو۔ مضمون تاریخ پنجاب یا پنجابی زندگی کے متعلق ہو۔ تمام نظمیں ۵ اوردی ستمبر تک پرنسپل اور مشیل کلرک پنجاب یونیورسٹی کو اس پہنچ جانی چاہئیں۔ سورتھ تقسیم انعام فردی کے آخری ہفتہ میں ہوگی۔

سول نافرمانی کا ریزولوشن۔ دہلی۔ ۲۰ نومبر۔ آل انڈیا پاس ہو گیا۔ کانگریس کمیٹی نے یہ ریزولوشن پاس کر دیا ہے۔ کہ ہر ایک صوبہ کو اختیار ہے کہ وہ اپنی ذمہ داری پر سول نافرمانی اختیار کرے جس میں لیکسوں کی عدم ادائیگی بھی شامل ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ جو افراد یا جماعتیں اس طے اس پر عمل کریں۔ انہوں نے عدم تعاون کے پروگرام کو اپنایا ہے۔

ہیں ریزولوشن کو مسٹر گاندھی نے پیش کیا۔ جس کی نسبت انہوں نے کہا کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے موجودہ اجلاس کا یہ اہم ترین اہتمام ریویویشن کی مدد سے ہوا ہے۔ اخبار ہند کا تازہ پرچہ گوٹ آف انڈیا میں اعلان داخلہ ہند کیا گیا ہے۔ کہ لندن کا اخبار ہندوینڈو جو بری راستوں سے ہندوستان میں نہ آسکیگا۔ احمد آباد کانگریس میں ایک ہفتہ لکھا ہے۔ کہ ہندوؤں کی مسجد جب کراچی کے مقدس مقام نیوٹن شاپا گیا۔ نوڈ انڈر کھولنے عدالت سے فاضل ہو کر لہا کہ کچھ بھی ہو۔ ہم احمد آباد کانگریس میں پہنچ جائیں گے۔

مہنت کو پھانسی۔ گوجرانوالہ کے آدمی سادہ ہونے کی وجہ سے دیئے گئے دوسرے کو ایک تابوٹ ہے۔ جس میں استدعا کی ہے کہ ننگا نہ صاحب کے مہنت کو پھانسی نہ دی جائے۔ کیونکہ وہ بالکل مصروف ہے۔ ہر داں کے سکھوں نے ان سادہ ہونوں پر لعنت لگائی۔ قانون حمایت میں لہا۔ لاہور۔ ۳۰ نومبر۔ مسودہ قانون پنجیت میں مندرجہ سب رنگ بارکوں میں جا کر سبھیوں سے کہیں کہ بارکوں کو گورنمنٹ کی طرف سے خالی کی گئی۔ کیونکہ آؤ۔ ہم انڈیا کو اس کے لئے ایک خواہش کے خلاف کوئی قانون موجود ہی کیوں نہ ہو۔ اگر ایک ملک سورتھ جیٹ ہنڈت سول لال ہندوؤں کے پنجیت اعتراض کرے۔ تو سرکات کالائسنس ایسی نشیات میں کتنا روپیہ موجود ہے۔ اجلاس کانگریس کمیٹی میں بیان کیا اشتیاق کی فروخت کیلئے جو قانون نشیات دفعہ ۳۰ کے ایک سورتھ جیٹ ہنڈت سول لال ہندوؤں کے پنجیت بھی جائیں۔ نہیں دیا جائیگا۔ اور اگر ایسی لائسنس روپیہ اصل ہوا ہے۔ اگر سب رئیس وصول ہو جائیں۔ تو عطا کر دیا گیا ہو۔ تو اگر لکھنؤ کی وجہ بات کی بنا پر معلوم ہوا کہ اس گاؤں کے خاص طبقہ نے ناجائز کشیدہ شراب بنارس میں شہزادہ ویز بنارس۔ ۵ نومبر۔ کل سے انعام کیا ہے تو ایسے احکام تاریخ قبلہ کی ہے کہ انیکاٹ کارنیکوٹا ٹاؤن ہال میں ایک جلسہ تین سال تک منعقد ہوئے گئے۔ اس کے لئے سورتھ جیٹ ہنڈت سول لال ہندوؤں کے پنجیت نے ایڈیٹر وپلشر ہرنو سبر کو شام کے وقت زمیندار کی گرفتاری منشی ابو خید عبد الجید خاں ساک اور منشی نذیر احمد صاحب کو زیر دفعہ ۱۵۳ وارنٹ جاری کر کے گرفتار کیا گیا ہے۔ مقدمہ کی سماعت ۵ اوردی ستمبر ہوگی۔ اور انوہ ہے کہ مضمون تو خوار و خوار طبقہ زمیندار ہرنو سبر کے قابل مواخذہ قرار دیا گیا ہے۔

ایڈیٹر قومی رپورٹ کی گرفتاری۔ ایڈیٹر قومی رپورٹ کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ تاہم پولیس کے قابل تلوخ

مداس کو تھما کانفرنس کے گذشتہ خطبہ صدارت میں بعض مفاد و اختلال انگیز نظرات کہنے کے الزام پر زیر دفعہ ۱۵۳ اور ۱۵۴ کے تحت مداس میں گرفتار کیا گیا ہے۔ چلتی ٹرین میں۔ بمبئی۔ ۲۰ نومبر۔ منگل کو پٹا ایجنٹوں نے آتش زدگی میں آگ لگ گئی۔ جس میں مبادا جو پٹا پٹیل کی ملکیت باغی ٹوڑے سڑکر رہے تھے۔ جب آخر کار ٹرین ٹھہرائی گئی۔ تو معلوم ہوا ہے کہ باغیوں ٹوڑے ہل گئے تھے۔

مسٹر گاندھی کا مشورہ۔ بارکوں میں کانگریس کمیٹی کے جا کر سبھیوں کو ترک ملازمت کیلئے کہو۔ اجلاس میں ۳۰ ریزولوشن بعد کراچی ریزولوشن کے اتفاق رائے پاس ہوئے۔ مسٹر گاندھی نے کراچی ریزولوشن کی تائید کرنے ہوئے کہا۔ کہ اس ریزولوشن میں بیان کیا گیا ہے کہ ہر شہری کو یہ حق حاصل ہے کہ سربکاری ملازمت کی بابت وہ اپنا مشورہ کسی شخص کو دے سکے۔ لیکن یہ یاد رکھنا چاہئے کہ کانگریس کمیٹی کوئی حکم نہیں جاری کر رہی ہے۔ بلکہ سب رنگ بارکوں میں جا کر سبھیوں سے کہیں کہ بارکوں کو گورنمنٹ کی طرف سے خالی کی گئی۔ کیونکہ آؤ۔ ہم انڈیا کو اس کے لئے ایک خواہش کے خلاف کوئی قانون موجود ہی کیوں نہ ہو۔ اگر ایک ملک سورتھ جیٹ ہنڈت سول لال ہندوؤں کے پنجیت اعتراض کرے۔ تو سرکات کالائسنس ایسی نشیات میں کتنا روپیہ موجود ہے۔ اجلاس کانگریس کمیٹی میں بیان کیا اشتیاق کی فروخت کیلئے جو قانون نشیات دفعہ ۳۰ کے ایک سورتھ جیٹ ہنڈت سول لال ہندوؤں کے پنجیت بھی جائیں۔ نہیں دیا جائیگا۔ اور اگر ایسی لائسنس روپیہ اصل ہوا ہے۔ اگر سب رئیس وصول ہو جائیں۔ تو عطا کر دیا گیا ہو۔ تو اگر لکھنؤ کی وجہ بات کی بنا پر معلوم ہوا کہ اس گاؤں کے خاص طبقہ نے ناجائز کشیدہ شراب بنارس میں شہزادہ ویز بنارس۔ ۵ نومبر۔ کل سے انعام کیا ہے تو ایسے احکام تاریخ قبلہ کی ہے کہ انیکاٹ کارنیکوٹا ٹاؤن ہال میں ایک جلسہ تین سال تک منعقد ہوئے گئے۔ اس کے لئے سورتھ جیٹ ہنڈت سول لال ہندوؤں کے پنجیت نے ایڈیٹر وپلشر ہرنو سبر کو شام کے وقت زمیندار کی گرفتاری منشی ابو خید عبد الجید خاں ساک اور منشی نذیر احمد صاحب کو زیر دفعہ ۱۵۳ وارنٹ جاری کر کے گرفتار کیا گیا ہے۔ مقدمہ کی سماعت ۵ اوردی ستمبر ہوگی۔ اور انوہ ہے کہ مضمون تو خوار و خوار طبقہ زمیندار ہرنو سبر کے قابل مواخذہ قرار دیا گیا ہے۔

ایڈیٹر قومی رپورٹ کی گرفتاری

غیر ممالک کی خبریں

مسٹر شاسٹری لندن۔ پھر نومبر مسٹر شاسٹری پریمی
پریمی کونسل میں کونسل کے رکن مقرر ہوئے ہیں۔
کلب جنوبی کے لندن۔ ۱۳ نومبر پھر ایسی
محقق کی وفات سر دس محقق کلب جنوبی کا
انتقال ہو گیا۔
یونانی جھنڈا اتحادی بری کشتی کے صدر مقام مسطریہ
سرمونکوں پر یونانی اتحادیوں کے جھنڈے کے ساتھ
یونانی جھنڈا تھا۔ اس کو دو نومبر کو الی کشتی کے
فیصلہ کے مطابق جہاں دیکھ لیا۔

بیت المقدس بیت المقدس۔ ۱۳ نومبر ایک ہودی
میں فساد ہوا۔ ایک ہودی کو شیش کی گولی تھی۔ اس
میں بھینچا گیا تھا۔ اس کے بعد جو فساد ہوا۔ اس
میں جابر ہودی اور ایک عرب ہاک اور تیرہ زخمی ہوئے
کارل کی قید لندن۔ ۱۳ نومبر لندن کا ایک ناظر
کا انتظام ہے۔ کارل اور اس کی بیوی کو یورپ
میں نظر بند رکھنے کا انتظام ہو گیا ہے۔ مسٹر دل کی
کانفرنس نے حق دینے خود سے سے درخواست کی ہے۔
اس بار سے میں جلدی کریں۔

مصری مجلس وضع قانون قاتلہ۔ ۱۳ نومبر مجلس وضع
اور زاعولوں یا شا قانون نے زاعولوں یا شا کو
لکھا ہے۔ کہ قاتلہ کی سیاسی غلطیاں کی ہیں۔ وہ نہیں
یقین ہو گیا ہے۔ کہ سکا مٹا دھ کی تائید کرنا مصری ارادہ
کے لئے مفید ہے۔
یونانیوں کی انگریز کاہر مظہر ہے کہ ہماری ذہنی
گرفتاری نہایت مستعدی اور سرعت سے
دشمن کا تعاقب کر رہی ہیں۔ ہمارا متعلق سیدانوں
ہاکن دفن کے لئے ہوئے ہیں اور بے شمار قیدی
ہمارے ہاتھ لگے ہیں۔

مسٹر آئرلینڈ کے لندن۔ ۱۳ نومبر اعلان کیا گیا
تصنیع کی امید کہ سر جیمز کریک وزیر اعظم اسٹرنج
بلا سٹ سے لندن کو روانہ ہو گئے ہیں۔ ۱۱-۱۲ نومبر

لندن میں قیام کریں گے۔ لندن سے وہ فرانس
جائیں گے۔ اس سے اس خیال کی تصدیق ہوتی ہے
کہ واقعات کا رخ ایسا ہے۔ جس سے آئرلینڈ کے متعلق
نازیک مسائل کے حل کی امید ہوتی ہے۔ اصولی شکل یہ ہے
کہ مسٹر ڈی ولیر سے ابتدا میں ایسی کانفرنس میں فریک
ہونے سے انکار کر رہا تھا جس میں اس کے قائم مقام فریک
ہوں۔ لیکن امید کی جاتی ہے۔ کہ فی سہ ماہی میں سر جیمز
کریک کی شرکت کانفرنس پر راضی ہو جائینگے۔ بیان کیا
جاتا ہے کہ جس دزاسے سر جیمز کریک کی گورنمنٹ
سے یہ درخواست کی ہے کہ وہ فرانس اور فرانک کے
متعلق باشندگی رائے لینے کی تجویز منظور کرے۔

ان علاقوں کی زیادہ تر آبادی رومن کیتھولک ہے۔
محل بنگلہ کی کانفرنس کا انعقاد انہی علاقوں کے
الحاق کے سوال پر ہوا تھا۔ یہ اب امید کی جاتی ہے۔
کہ جس طرح سیشیا میں پولینڈ اور جرمنی کے دعووں کی
تعلق باشندوں کی رائے لی گئی تھی۔ اسی طرح آئرلینڈ
میں بھی لی جائے گی۔

برطانوی وزارت میں مسئلہ لندن۔ ۱۳ نومبر
آئرلینڈ کے بارک میں اختلاف مسٹر ڈی ولیر
آئرلینڈ کے متعلق بھرپور دیکھی کانفرنس کر رہے
ہیں۔ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ وہ مسٹر ڈی ولیر کی تائید
کریں گے۔ مگر لارڈ برکن ہڈ کا مدیہ غیر یقینی ہے وہ اسٹر
کے متعلق انتہائی پوزیشن اختیار کرتے ہوئے ہیں۔
برطانیہ کی کشتی برطانیہ کی صلیب امریکا
انا طویل میں ایک طویل مشن پیج رہی ہے
برطانیہ قیدیوں کی آمد مسطریہ۔ ۱۳ نومبر
پانچ فوجی اور ۱۵ سولین برطانیہ قیدیوں کے چال
پونچھنے کی توقع ہے۔ تین ہندی مسلمانوں کو ادایہ
کے راستہ روانہ کیا گیا ہے۔ کمانی سفیر خارجہ نے
دعا کی ہے۔ کہ جو قیدی بھی سہوارہ جائے گا۔ اسی
راکد یا جائے گا۔

ایشیائی ریشہ دوانیوں کے لندن۔ ۱۳ نومبر
متعلق بالشویکوں کے نام میں ایک سوال
نام برطانیہ یادداشت کے جواب میں مسٹر ڈی ولیر

نے ظاہر کیا۔ کہ سر ٹیٹ حکومت نے ہمارا کتبہ کو جواب
بھیجا تھا۔ اور جس میں بالمشکوٰۃ ایشیائین مخالف برطانیہ
ریشہ دوانیوں کے متعلق برطانیہ حکومت کے احتجاج کو
منظور نہیں کیا گیا۔ اس کا جواب تیار ہونا ہے اس جواب
میں اس شہادت کے مستند ہونے کے دوبارہ تصدیق
کی گئی ہے۔ جس پر کہ برطانیہ احتجاج مبنی ہے۔

کمانی تمام سلطنتوں سے کون لندن۔ ۱۳ نومبر
شرائط پر صلح کرنا تیار ہیں۔ انگریز کی مجلس کی
نے ایک ریزولوشن میں۔ اعلان کیا ہے کہ لڑکی
تمام دول غیر سے صلح کرنے کے لئے تیار ہے۔ سوا
یونان کے بشرطیکہ یہ طاقتیں لڑکی اور یونان کی جنگ
میں اپنی غیر جانبداری پر قائم رہیں لڑکی کا لڑائی
اور غیر جانبداری کو تسلیم کر لیں اور یونان کے بیڑہ جہازات کو کسی
غیر جانبداری حلقہ میں نہ لیں۔

ڈانس اور لڑکی کے معاہدہ پیرس۔ ۱۳ نومبر انگریز
کا اثر روس پر نہیں ہوگا تھے ایک تانہ تاریں
مردم ہے۔ کہ قوم پرست ترکی گورنمنٹ کے وزیر خارجہ
یوسف کمال بے نے روسی گورنمنٹ کو اطلاع دی ہے
کہ لڑکی اور ڈانس کے درمیان جو معاہدہ ہوا ہے۔ اس
سے لڑکی اور روس کے تعلقات ہلکی مسخر نہیں پڑتا۔

ایران ترک قوم پرستوں کے لندن۔ ۱۳ نومبر
معاہدے پر دستخط ہو گئے مسطریہ کا مظہر
کمانی ڈیلیٹ مقیم طہران سے اطلاع دی ہے۔ کہ ایران
کے ساتھ باہمی مفاہمت کے متعلق جو گفت و شنید
ہو رہی تھی وہ کامیابی کے ساتھ اختتام کو پہنچ گئی ہے
فریقین نے ایک راضی نامہ پر دستخط کر دیے ہیں۔

یورپ اور امریکہ انگریز کی ترکی جماعت عظمیٰ
کو ترکوں کے دشمن نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ برطانیہ
اٹلی ڈانس اور مالک متحدہ ہو کر اپنے دشمن بھیجے۔
ہاکن مالک میں قوم پرستوں کے ارادوں اور منصوبوں
اور ان شرائط کی جن پر کہ احواز صلح کر سکتے ہیں۔ ان مالک
کے رد و بد تشریح کی جائے۔ امریکہ کو جانیمو الا مشن آرمی
لینے کی کوشش کرنا۔ اس قرضہ کی ضمانت اہل امریکہ
کو اقتصادی حقوق دیکر لیا سکیگی +

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

مفت
شہر مست

میتا جی رام پور
دست خیر اور سرور
کیا نہ شد - جیو
ہم مان پہرہ سار
سہرت عالیہ اس کی کدوری
خطیبہ ہر زبان کی خوشیو
وہو مان میں دس آن و بکر
دست ارات
نزدہ ہو مہم جیسے
علی آباد اور
بادشاہی کے حق کام
بادشاہی کے حق کام
آریہ ساری کے ملامت

جنہ سرور است
نہ خاتم الامین کا

دنیا میں ایک نئی آیا پروسیا کے اس کو قبول کیا۔ لیکن خدا جیو نہ بگا
اور شے نور اور چلوں جس کی سہاوی اظہار کرو چکا۔ (الزم حضرت سید)

مصائب نام پندرہ

کار و بار کر اور کہ
مستحق فطرت و نبات بزم
یہ خبر ہو

ایڈیٹر۔ غلام نبی
اسسٹنٹ۔ محمد محمد خاں

پہلے اور بعد میں

۱۲
 ۱۱
 ۱۰
 ۹
 ۸
 ۷
 ۶
 ۵
 ۴
 ۳
 ۲
 ۱

۱۳۲۱ هجری قمری
مجموعہ نسخہ شاہی خانہ اوقاف - بیروت
قیمت پندرہ روپے

نمبر ۳۸-۳ مورخه ۱۲/۱۱/۱۹۲۱ مطابق ۱۳/۱۱/۱۳۴۰ مسیح الاول ۱۳۴۰ هجری ۱۳۴۰ جلد ۱

ایک

نامہ نمبر
گولڈ کو سٹ میں دورہ
ایک دن میں ۸۰ نو مسلم
ناجیہ ریاست خوش کن نہیں

حضرت غلیظہ اسح ثانی ایدہ اللہ کی طبیعت ایسا زیر پرورث
میں نسبتاً اچھی طرح رہی۔ اور حرارت کم رہی ۔
جناب مولوی محمد دین صاحب کے مولوی چھوٹے پر وزیر
کوھر کے بعد طلبہ کی سزا کٹائی ہوئی۔ اور سات طلبہ کی
طرف سے علیحدہ علیحدہ ایڈریس پڑھے گئے ۔
۱۱۔ نومبر ۱۱ بجے ۳ منٹ کے لئے جنازہ کی ہنگامی صلح
کی یادگار کے طور پر شہنشاہ معظم کی منار کے مظاہرین
کام بند کیا گیا۔ جس کے متعلق جناب سرٹری صاحب
صدر اکبرین نے خاص اطلاع شائع کی تھی ۔
قاضی اکمل صاحب چند دن کے لئے وطن تشریف لے گئے تھے ۔

۱۔ ہمیں یہ نفس وادع کرنے کی ہوس ہے اور یہ اسے کھٹے پھل کے لئے ہیں۔

عوام ہر پاس کی روش دوستانہ ہے۔ باوجود اسلام کی سخت پابندیوں کے اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ بحضرت ولیک اسلام لائیں گے ۴

یوں آئے دن کوئی رکونی شخص مسلمان ہوتا رہتا ہے مگر سطر میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سعید اور اعلیٰ نے کلمہ پڑھ کر قبولیت اسلام کا شرف حاصل کیا۔ اب میں ایک میں بیٹے ایک گاؤں کا با اختیار رئیس ہے اختیارات عدالت میں حاصل ہیں۔ صلہ جو شخص اسلام ہوا ہے۔ چونکہ فاشی نام تحلیل میں اور میں نقل ہی نہیں کر سکتا۔ اسلئے رسالوں کے اسکا ناموں کی خدمت بطور نمونہ دیتا ہوں۔ بعض نام متاثر آئے ہیں اسکی وجہ یہ ہے کہ لوگ جسے نام یاد نہیں رکھتے۔ اور محبت حضور صلی علیہ وسلم کے بعد اگر پھر دریافت کرتے ہیں۔ اور بعض اوقات انکی نام چاہتے ہیں۔ جو دوسرے مرد یا عورت کا رکھا گیا ہو۔ ہر شخص

میرا دورہ | جیسا کہ میں پہلے لکھ چکا ہوں میں حسب پروگرام دورہ کر رہا ہوں۔ اور اب ہم ٹیمبر پورہ میں پہنچ گیا۔ اس میں ۱۱ میل کا سفر موٹر پر اور ۱۰ میل کے قریب پیڈل کیا۔ اس سفر میں ۴ مقامات پر ۶ بجے ہوئے۔ اور انہیں تقریریں کی گئیں۔ یہی لوگ اسلام میں دلچسپی لیتے ہیں۔ اور اسلام سے نفرت جو تعلیم یافتہ مسیحی کو شکی رہنمائی دے رہی ہے۔ بہت درست دیکھا اور

وہی ہے جس نے ان کو اپنا گھر بنا لیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی فراموشی

(یکم نومبر ۱۹۲۱ء بعد نماز ظہر)

خلافت میں خلافت فرمایا ولایت میں بھی اب تہماری خلافت شروع ہو گئی ہے مکی دار کا اخبار سچ جیسا نام ہے۔ دی میں اٹھس اس میں ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں لوگوں کو بہت حوش دیا ہے۔ اور گورنمنٹ کو زور سے توجہ دلائی ہے کہ یہ لوگ پارکوں میں کھڑے ہو کر ہمارے خداوندیوں کے خلاف دھماکے کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ خدا نہ تھا۔ اور اگر یہ مذہب اسلام یہاں پھیل گیا تو پھر دی بربادی دنیا پر آجائے گی۔ جو کج سے پہلے تھی۔ یاد رکھو کہ یہ ایسی باتیں لوگ بھروسہ مند بنا کر باتیں کرتے ہیں۔ جس سے جاں دشمن میں آجائے۔ پھر یادیوں کو غیرت دلائی ہے کہ آپ لوگ کہیں نہیں ان کا انداز کرتے۔ اور گورنمنٹ کے متعلق کہا ہے کہ یہ گورنمنٹ کی ہڈی ہے کہ وہ ہندوستانیوں کے خون سے ان کو متین نہیں کرتی۔

(یکم نومبر بعد نماز عصر)

بہادار کا دعویٰ قابل مذہب کے متعلق ایک خط پیش ہوا حضور در خط پڑھ رہے تھے۔ کہ مولوی غلام رسول صاحب صاحبی نے دریافت کیا کہ باب احمدیہ کے متعلق ہم کیا کہیں فرمایا میں نے خط پڑھ لوں تو جواب دیتا ہوں۔ اس کے بعد مولوی صاحب سے سوال دریافت فرمایا۔ انھوں نے عرض کیا کہ ہم اچھی بات کہہ رہے ہیں کہ مغربی خیال کریں کیا کہیں فرمایا اگر مغربی کے یہ جتنے ہیں۔ کہ الہام آپ ہنستے۔ اور اس کو یقین ہو کہ میں خود بتا رہا ہوں۔ اور اس کو سب خدا کی طرف سے تو یہاں اللہ مغربی نہیں مولوی عبد اللہ صاحب کشمیری وہاں انکسیر میں اچھو کے تھے۔ کہ کہتے تھے کہ تقول کی آیت بہا اللہ پر چسپاں ہوتی ہے۔ کہ گورنمنٹس سال تک زندہ رہا اگر آیت کشمیر میں کہ غرض حضرت جلیل اللہ علیہ السلام ہی کے متعلق ہے یہاں تک کہ ظاہر ہے۔ کہ وہ نبیؐ کو بھڑکایا اس کے ساتھ میں ہوا۔ اور اس سے

فرمان صاحب کی صداقت ثابت نہیں ہوتی۔

میں نے ان کو بتایا تھا کہ اس آیت میں تو تقول علیہا فرمایا ہے۔ یوں نہیں فرمایا کہ لو تالہ رجل اگر کوئی شخص اللہ بخائے۔ تب یہ سزا ملے گی۔

اور تقول کے لئے نعت میں دو شرطیں ہیں۔ اول قائل اور دوسرے اس کی طرف تقول کو منسوب کیا جائے وہ اور ہو۔ کیونکہ تقول کا حقیقہ تکلف کو اور غیرت کو چاہتا ہے یعنی اگر کوئی شخص بات کہے کہ مجھے فلاں نے کہی ہے۔ وہ جانتا ہو کہ اس نے نہیں کہی۔ تو یہ تقول ہے لیکن اگر اس کے برعکس ہو۔ اس کو غلطی ملی ہو تو غلطی کے رو سے یہ تقول نہیں۔

ان دونوں شرطوں کے لحاظ سے یہ آیت بہا اللہ پر چسپاں نہیں ہوتی کیونکہ اول تو وہ خدا کی کامی ہے۔ اور یہ بہت ہو جائے کہ وہ خدا کی کامی ہے تو اس پر تقول کی آیت چسپاں کرنا باطل ہے۔ دوسرے کہ اپنی نسبت تقول محال ہے۔ یہ لفظ دلالت کرتا ہے کہ غیرت ہو لیکن خدا کی کامی غیرت کمال نہیں ہے۔ دوسری شرط یہ ہے کہ غیرت بھی ہو اور جانتا بھی ہو کہ جس کی طرف میں کلام منسوب کرتا ہوں۔ اس نے وہ کلام نہیں کہا۔ یہ بھی بہا اللہ پر چسپاں نہیں ہوتی۔ بہا اللہ ہے آپ کو باب کی طرف منسوب کرتا ہے۔ اور شریعت باہر میں کی پیشی کرتا ہے۔ مگر عقاید میں باب سے مخالفت نہیں کرتا اس کی مثال ناسخ و نسخ کی سی ہے۔ اور ناسخ و نسخہ اقدار و نواہی میں ہوا کرتا ہے۔ واقعات میں نہیں ہوتا۔ مثلاً کوئی نمازیں پڑھنے کی بجائے پانچ۔ پانچ کی بجائے پچاس کر دے مگر یہ نہیں کہا جاسکتا کہ آدمی کے متعلق کہا جائے کہ وہ آدمی نہیں۔ پس واقعات و عقاید جو ہیں ان میں وجاہت کے مطابق ہے۔ صرف اس کی شریعت میں کی پیشی کرتا ہے۔

اب ہم باب کے دعوے کے متعلق دیکھتے ہیں کہ اس کے دعوے کی کیا بنیاد ہے۔ ایران میں ایک شیخ فرانسہ ان کا عقیدہ ہے کہ ہر ایک زمانہ میں ایک شخص ہوتا ہے جس کی زبان امام کی زبان ہوتی ہے۔ امام مہدی جو کچھ غائب ہیں۔ اس لئے باب امام مہدی کے لئے ایک ذریعہ

کے طور پر ہے۔ جس کے ذریعہ دنیا پر امام مہدی کے اقوال اور ارشادات کا ظہور ہوتا ہے۔ اور مہدی کے قول کے متعلق ان کا عقیدہ ہے کہ مہدی کے قول اور حدائے قول میں کوئی فرق نہیں۔ جو مہدی کہتا ہے وہ خدا کہتا ہے۔ اور باب وہ کہتا ہے جو امام مہدی کا قول ہوتا ہے۔ اس طرح ان کا عقیدہ تھا کہ باب کا قول خدا کا قول ہوتا ہے۔ غرض اس عقیدہ کے مطابق انہیں بہت سے اب گز رہے ہیں آخری باب کی وفات کے بعد محمد علی نے باب ہونے کا دعوے کیا اور غیرت ہونے کے لوگ بکثرت اس کے ساتھ شامل ہو گئے۔ ان لوگوں کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ ان میں جب باب کے درجہ پر پہنچ جاتا ہے۔ تو اس کا کلام خدا کا کلام ہو جاتا ہے۔ اور وہ اسے کلام میں غلطی نہیں کرتا۔

اس لئے وہ لوگ باب کے کلام کو خدا کا کلام قرار دیتی ہیں۔ چونکہ بہا اللہ علیہ السلام باب کا مرید تھا۔ اور اس کی پیشی تھی۔ لہذا اس نے آپ کو پورا کر فیوالا قرار دیتا تھا۔ ان اس کا عقیدہ اس امر کے متعلق ہے کہ اس کے عقیدہ کے مطابق ہونا چاہیے۔ اور یہ کہ بہا اللہ اپنے آپ کو باب سے جدا نہیں کرتا ہے اس کے عقیدہ کی رو سے اس کا کلام خدا کا کلام کہلانے کا زیادہ مستحق ہونا چاہیے۔ اور چونکہ یہ عقیدہ اس فرقہ میں جس کی یہاں غرضی سے بعد چلا آ رہا ہے۔ اس لئے بہا اللہ کا دعوے تقول کے تحت نہیں آسکتا اور اس کے لئے یہ ضروری نہیں ہو سکتی جو اس آیت میں مذکور ہے۔ پس ہم بہا اللہ کا مغربی اور متغیر نہیں کہہ سکتے اللہ کا ذب کیسے۔ مولوی غلام رسول صاحب صاحبی نے عرض کیا کہ اس کو قبولیت تو حاصل ہے۔

فرمایا قبولیت تو لڑائی کو بھی حاصل تھی۔ ایسے ہر ایک کا ایک مشہور شخص گزرا ہے۔ اس نے لکھا ہے کہ وہ قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔

(۱) جو رائج اوقات خیالات کی ترجمانی کرتے ہیں۔
(۲) وہ جو نئی بات سناتے ہیں۔ جو لوگ دوسروں کی بات پیش کیا کرتے ہیں ان کی قبولیت گرتی قبولیت نہیں ہوتی باب نے اس وقت دعوے کیا تھا جبکہ ایران پر برطانیہ اور روس دونوں کے ماتحت تھے۔ اس لئے کہا کہ اب

ہدایات مسلمانین

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایہہ المسیح پر اگلے سلسلہ احمدیہ کی تبلیغ کرنے والوں کی اسلئے جو ہدایت نرالی ہیں۔ وہ جیسی قطع پر اعلیٰ کاغذ پر کھائی چھپائی سے باجوازت صفحہ ۲۵ ایف ۲۵ اشاعت خاک راڈیٹر ناروے نے طبع کر کر نہایت خوشامد مجدد کر لی ہیں۔

۱۱۔ ہم صفحہ میں ہر ایک احمدی تعلیم یافتہ مبلغ سلسلہ سے اسلئے ہر ایک احمدی کو انکا مطالعہ کرنا اور چرچ کرنا اور ہمیشہ زیر نظر رکھنا ضروری ہے۔ قریب لجا فالٹ ٹھیک علی کتابی مجلد کی حوت ایک دوسرے سے محض لگا ایک ہے۔

پتہ ذیل سے احمدی احباب جلد طلب کریں۔ کیونکہ
شعوری تعداد میں طبع کرائی ہیں۔

فیجہ فاروق ایک اچھی بی تاوان ضلع گورداسپور
نوٹ:- سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ہر ایک کتاب موجود ہے
اچھی، ہذا سے طلب کریں۔

عالمگیر وچ باؤں لدہیانہ

جس میں ہر قسم کی جہی اور کلائی پر بانٹنے والی ٹھڑیاں
کلاک - ٹائم ہیں۔ ان میں مختلف قسم کے سادہ الام دار
چوڑیاں چری وغیرہ تھیں۔ زنجیریں ہر قسم کی نہایت عمدہ و
اعلیٰ باقائیت اور ارزانیہ براسے فروخت موجود ہیں۔ یہاں
بھیچکار، ماری داسی کا امتحان کریں۔ احمدی کے ساتھ تھان
رعایت ہوگی۔ علاوہ ازیں لہسیاں کی سافٹ لنگیاں، تلو
دوریاں، گرون، اور براجی، موٹی و ادلی ہر قسم کی ہر دور و
فیصلہ کی شین پر بھیجی جاتی ہیں۔ ہماری دوکان پر بھیجی گئیں
اور دوسری ہر قسم کی فینلکس بھی بہت سستی اور مار مار کر
ہر قیمت پر حالت میں بھیج کر یا بذریعہ دلی۔

— — — — —

استاذ الدین شیخ نور الہی احمدیان دہلی
کلاک مرتبہ چوڑا بازار دہلی

جامعہ

یہ مالک آپ اشتہاری ادوات سے بھگن ہو
ہیں۔ مگر کچھ بھی خدا کی رحمت سے دایس نہ ہونا چاہیے
صرف ایک ہفتہ ہمارا احام صحت مستحال کیجئے اللہ تعالیٰ
آپ کا دامن کوہ مراد سے بھر جائیگا۔ مختصر آراء کے فوائد ہیں
دیکھو کہ بڑھتا ہے۔ جسم میں خون اور اعضائے رئیسہ میں
طاقت پیدا کرتا ہے۔ مدلی، طوکن، اور باری ہوا سیر
لیئے وانی ہے۔ دم طحال کو تحلیل کرتا ہے۔ پرانی بیماریاں
کے بعد کی مژداری کے لئے خاص چیز ہے۔ اس کے ایک
نقطہ سے بلا مبالغہ ایک لکھ خون صالح پیدا ہوتا ہے
مگر کچھ رنگ ہو تو آج اپنا وزن کر لیجئے پھر ایک ہفتہ دوا
کے بعد حالات کو جو دوسرے مقابلہ کر کے دیکھئے زمین
آسمان کا رنگ ہو جائیگا۔ ایک ہفتہ میں رنگ سرخ
اور بہانہ خواہ دیکھئے نہ ہو جائے تو ہمارا دوسرا ایسی قلیل
قیمت میں اس قدر زود اثر مرقی دوا آپ کو کہیں نہ ملیگی
پس جواب دے ہاگوڑوں کے مول پہانے جا سکیں
جیسے جلد لیجئے۔ نفعوں کا ٹال ٹول سے پرانی بیماری
ہوتی ہے۔ آپ سے ایک دوسرے کیس میں بڑا ہی نہ ہو جائیگا۔
دوا آپ خدا خواستہ خوب نہ ہو جائیگے۔ گالہ کی بات ہی
ایک ہی درجہ جڑی ہے اور سچ کو کبھی آنی نہیں آتی اگر سچ
آپ کو فائدہ پہنچا تو آپ اپنے صاحب سے اس کی خریداری
فرما سناؤں گے۔ درندہ غاباذی زنگی زیادہ نہیں ہوتی
جہاں احام صحت نہ رہیں اس قدر فروخت ہو رہا ہے کہ میں ہتھپٹا
اس قدر ضرورت نہ تھی مگر بعض احباب کے اصرار سے
ہتھپٹا رہا جاتا ہے۔ بلکہ دیگر مبالغہانہ خدا جو اس کے
فوائد سے واقف نہیں ہیں مطلع ہو جائیں۔ نفع دہانی
خداوند کے خیال سے قیمت بھی ایسی رکھی ہے۔ کہ امیر
عرب کیساں نام نہ اٹھا سکیں۔ یعنی قدرت فی شیشی
نہ صرف ایک روپیہ بلکہ محض لاکھ ذرہ خریدا ہو
نیرت۔ تین شیشی کے نزدیک کو پینک معاف دیکھ
خریدار کو پینک اور محض لاکھ دونوں صحت -

عمر یاد رکھی گئی تھی۔

جنگ کے بعد جنگ ختم ہونے کے بعد نہ راسی اٹلی نس کی مصروفیتیں انگلستان واپس گئے اور پہلی کانگیشن میں اصلاحات کیں بعد باختہوں کے پرانے مکانات کو مسمار کر کر مرزوتیا رکھ دیا۔ اس کے بعد اگست ۱۹۱۹ء میں آپ نے سلطنت برطانیہ کے خاص خاص حصوں کا دورہ کیا۔ کینڈا کے باختہوں نے عیب کا نہایت پر جوش خیر مقدم کیا۔ لوگوں کی خوشی کا یہ عالم تھا کہ آپ جدھر سے گزرتے تھے وہاں لوگ جوق درجوق جمع ہو کر ٹپ کو تجر زرتے تھے۔ اسی طرح امریکہ میں آپ کا شاندار استقبال کیا گیا۔

ہندوستان اس دورہ سے واپس آ کر آپ نے گزراں
کا ذکر خصیہ واقع نکلن میں ایک تقریر کی جس کے
دوران میں فرمایا کہ سلطنت برطانیہ میں وہ آزاد قومیں
مثال ہیں جو ایک ہی قسم کے قانون کے تابع اور ایک ہی قسم
کے آزادانہ مقاصد کی حامی ہیں۔ اس لحاظ سے سلطنت
برطانیہ کی اہمیت اس اہمیت کی نسبت بہت زیادہ ہے
یوں کہ سلطنت کے پانچ اصطلاحی معنوں سے مفہوم ہوتا
ہے۔ اب کینڈا، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، جنوبی افریقہ اور ہندوستان
کی قومیں متفقہ طور پر قومیں تسلیم کی جانے لگی ہیں کیونکہ ان
نے عہد نامہ صلح پر دستخط کئے ہیں۔ ان قوموں میں ہندوستان
ایک قوم ممتاز درجہ پر جتنی ہے۔ اس نے جنگ عظیم میں بڑی
ہمدردی دکھلائی ہے۔ اور ہم اس کی رعایا، سپاہ اور فوج
کے ذریعہ احسان ہیں کہ انہوں نے مشترک مفاد کے
عالمہ میں نہایت محنت و تکلیفات برداشت کیں۔ میں
سید کرتا ہوں کہ میں مستغرب اس عیرت خیز ملک کا دورہ
نے کے قابل ہو سکتا تھا۔

یا حجت ہند کا مقصد یہ ہے کہ ہندوؤں کے مذہب پر ہوتا
تھے یہی کہہ رہی ہیں مائیں جس نے جو کہنے کے ساتھ میں شریف
نے کی طرف قیامت کیا ہے وہاں کیا کہہ لیں نہیں ہو رہے ہیں
حکومت حال کے لیے شرف اور ہے یہی کہہ رہے ہیں کہ ہندو
کا وہ ان کی خدایت کو کیا ہے یہی کہہ رہے ہیں کہ ہندو
ہو آپا کہ ہندوستان کی طرف قیامت ہے یہی کہہ رہے ہیں کہ ہندو
ہندوستان جانے کی ہندوستان کے ہندوستان کے ہندوستان
ہندوستان کے ہندوستان کے ہندوستان کے ہندوستان کے ہندوستان
ہندوستان کے ہندوستان کے ہندوستان کے ہندوستان کے ہندوستان

ہندوستان میں مسلمانوں کی تشریف آوری
ہنداسی مائی نس پریش آن ^(کیونکہ کھیتا) ویز سوات ہند کیسے ہوگا
سعدوانہ ہو چکے ہیں۔ آپ کا جہاز جس کا نام ریادان ہے
اور زبر کو ساحل ہند پر ٹنگا لاندرا ہوگا۔ جو کہ میرزا بانی کیسے
اپنے عزیز و ممتاز بہتان کے حالات سے واقف ہونے کا
اختیار ایک قدرتی امر ہے اس لیے ہم اختصار
کیساتھ یہ مایل مائی نس پریش آن ویز کی سفارذ دلی
کے روشن حالات میں سے چند کا ذکر کرتے ہیں۔
ہندوستانی حالات: آپ وارث الای واقع جھاڑ پار میں
۱۸۳۹ء میں ^{میں} موجود تھے اور وہیں تشریف لائے۔ آپ کی
پرورش معمولی طور پر کی گئی۔ خود ضلعی
اور مدداری کی اعلیٰ صفات کسی ہی میں آپ کے فرائض
سے نمایاں طور پر ظاہر ہوتی تھیں۔ جب آپ آٹھ سال
کے ہوئے تو آپ کی باقاعدہ تعلیم شروع کرائی گئی۔ اور
تدریس کیلئے ایک نہایت شائق استاد مقرر کیا گیا۔ جیسا
یا جا تا ہے کہ آپ کو تعلیم اور کھیل کود کے مشغلوں میں
نسباً دلچسپی تھی۔ حالانکہ ابتدائی انگریزی دونوں باتیں
میں متبادل نظر آتی ہیں۔

دن شاکستہ آپ کو کٹ پیس دھسوا دی۔ تیرکی
 س مہارت لکھا دغیر شاکستہ خون میں کال
 زت دکتے میں شاکستہ میں جب کہ آپ کی عمر ۱۳
 ل کی تھی آپ کو آپ کے دادا کو تمہارے حکم حضور و جراح
 بقائے کی طرح اوس میں سکھائی تھی۔ میں بھی زانی
 سلیم میں کرنے کیلئے داخل کیا یا لکھا۔ آپ کا ج میں

نجات فضل سے حاصل ہونے کا جاذب ملل حاصل ہے

اس حالت پر بھی آپ فرماتے ہیں کہ خدا کے فضل سے بہشت میں جاتے ہیں۔ پھر ہر لوگ جن کے اعمال بہت نقصان سے ہیں کیسے کہہ سکتے ہیں کہ ہم اعمال سے بہشت میں جاتے ہیں۔ اس سے نہیں معلوم ہو گیا ہو گا۔ کہ فضل کی کسی ضروری چیز سے معذرت دعوے سے حاصل نہیں ہوتا۔ اس کے حصول کے لئے بھی کسی چیز کی ضرورت ہے۔ فضل دعوے سے کچھ نہیں جنتا۔

دوم کے کیا تم نے قرآن کریم میں آدم کے دو بیٹے بیٹوں کا قصہ نہیں پڑھا۔ یہ مت سمجھو کہ آدم کے بیٹے تم ہی ہو۔ تم میں سے ہر قبیلانی لانا ہے۔ یہ کہانی اور داستانیں کے ساتھ لانا ہے اور محض اولیٰ ان نہیں کرتا۔ آدم کا وہ فرزند ہے جسکی قربانی قبول ہوئی۔ اور دوسرا جو محض دعوے کا لانا لیکر آتا ہے۔ اسکی قربانی میں صداقت اور راستبازی نہیں ہوتی۔

لہذا ایک نجات کا نوکر قربانی کرتا ہے۔ اور آدم کے اس فرزند کی مانند ہے جس نے کہا ہے کہ ایک نوکر قربانی پیش کیا تھا۔ جو ایسی بہبود پر چڑھتا ہے جسے خدا کرانے کے لئے مسجد میں جانا منع ہے۔

ہم میں سے ہر ایک اپنی اپنی حالت کے لئے آدم کے دونوں فرزندوں میں سے کسی ایک کو چاہتا ہے۔ جو نیکی اور ایمان کے ساتھ خدا کے ساتھ ہے۔ وہ اس فرزند کے مطابق ہے جسکی مقبول ہوئی۔ اور جو ناپاکی اور بدیہیت اور غیرتوں کے ساتھ ہے۔ وہ دوسرے فرزند کے مطابق ہے۔

کی قربانی مقبول نہ ہوئی۔ اس کے لئے گناہیں زیادہ رکھ کر محض دعوے سے ہر لوگ دور گرد۔ قربیت حاصل نہیں ہوتی۔ اس کے ساتھ کچھ حقیقت بھی ہو تو قربیت حاصل ہے۔ اگر قربانی کے سچے دل سے جان اور مال کی نہیں بلکہ ایمان کے دعوے کے ساتھ جب تک کوئی نہ دی راستہ میں رہتی ہے۔ جو روکتی ہے وہ کوئی نہیں۔ کیونکہ تم جتنے ہو اگر کوئی ہندی حاصل ہو

تو تم اپنے محبوب کو نہیں دیکھ سکتے۔ اسی طرح اگر خدا کا ایک پیچھے میں تھا کہ رستے میں موت کا نیا ہے یا جاہ و مال کا نیا ہے۔ جبکہ تم پال نہیں کرتے۔ تو تمہارا ایمان کچھ نہیں۔ ایمان تو وہ چیز ہے کہ جسکے بعد ایک من آجاتا ہے۔ اور اس کے بعد کوئی دنیاوی غرض باقی نہیں رہتی۔ کیا تمہاری حالت ایسی ہے۔ کیا ایمان کی خوشبو کیا ہے لطیف نہیں بلکہ کوئی شخص کا بگاڑ کا بکے پھول اس طرح لگا ہے یا کوئی چھلکا ہے جسکی اسکی میں کو ذرت حاصل ہوتی ہے۔

اور اسکی خوشبو سے گھٹائے بہک جاتی ہیں لیکن تم کہہ نہیں خود پر ایمان اور خدا کی محبت تمہارے دل میں ہے۔ تم کو تم کوئی خوشبو نہ ملے۔ حالانکہ وہ جو وہ جو اس خاصہ دست نہیں۔ وہ ہمارے پیچھے کے اس کا میں میں کو تو تم سے خوشبو آتی چاہئے۔ اگر خدا میں نہیں ایمان حاصل ہے اور تم نے خدا کو پایا ہے۔ اور وہ تم سے طبعاً نہیں۔ اور اسکی محبت تم میں گائی ہے۔ تو تم کو خوشبو نہیں آتی۔

تمہارے جو کہ تم نے کہا کہ تم نے خدا کو پایا ہے۔ تم کہہ رہے ہو کہ تمہارا ایمان لائے ہیں۔ مگر غلطی ہوئی۔ کیونکہ خدا کا پاؤں ہر ایک ہی بات میں ہوتا ہے۔ جس نے مشاہدہ کر لیا وہ اسکو یقین حاصل ہو گیا۔

مومن میں میں ہے۔ ایمان میں وہی ہوتا ہے جو خدا کے پاس ہوتا ہے۔ جس جب تم کوں جو نیا دعوے کہتے ہو نہ سنا ہے۔ یہی خدا پر کہتے ہو کہ تم نے خدا کو پایا اور خدا تمہارے پاس ہے۔ اور تمہیں خدا کے قرب کا تمام حاصل ہو گیا ہے۔ جس کے لئے تمہارے دل داغ و مٹھلیں اور خدا کی محبت کا پورا تمہارے پاس ہے۔ اس لئے جس طرح کہ بکپھول کیڑوں میں پڑا ہو گا۔

کہہ گا۔ چاہے اسی طرح خدا کی محبت سے تمہارا جسم بہک جاتا ہے۔ نہ تم خدا کی محبت کی خوشبو کو اتنا حقیر یا تنگ ہے کہ تمہارے خیال کرتے ہو کہ وہ گلاب کے پھول کی خوشبو سے بھی کم ہے۔ ایمان کا تو یہ انعام ہے کہ مومن کے دل سے ایمان کی خوشبو کے۔ لیکن جس شخص کے دل سے خوشبو نہیں آتی وہ کیسے شکر ہو گیا اسکو ایمان حاصل ہو گیا۔ کیونکہ اس کو خود سے نکال نہیں کیا جاسکتا۔ اور اس کو دیکھا جائے تو بالکل ہی گامگاہ کی طرح نظر آتا ہے۔ گھاس کی طرح نہیں پھوٹے کیسے ممکن ہے کہ خدا کو دیکھ لیا ہے۔ دیکھ کا کوئی اثر باقی نہ ہو۔ اگر واقعی تم سے خدا کو دیکھ لیا ہے

تو پھر تمہارے اند کوئی ایسی بات نہیں رہ سکتی جو خدا کی ہدیہ کے بعد نہیں رہی جاسکے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ نہایت معمولی باتوں سے لوگوں کو گھوڑ کر لگتی ہے۔ اور ان کے قدم تھرتھلا رہ جاتے ہیں بات یہ ہے کہ ان کا دعوے ایمان بھروسہ اور غلط ہوتا ہے۔ کیونکہ ایمان رویت اور حسی کو چاہتا ہے۔ بسا اوقات رویت اور حسی ہر جب ایک ایمان کی خوشبو نہ ملے اس وقت تک ایمان کا دعوے بے معنی ہے۔ اب تم اپنی اپنی حالت کو دیکھو۔ تم میں سے کتنوں کو خدا پر چڑھنے کے باوجود بھی ایمان ہے۔ جب تک تمہاری ایمان نہ ہو کہ کوئی مومن کس طرح کہہ سکتا ہے۔ اگر تمہارے دل میں مانت کسی اور طرف نہ لگے رہتے ہیں۔ اگر تم بھی خدا کے لئے تڑپ نہیں۔ اور نہ تم کس کا احساس ہے۔ اور کوئی روحانی زندگی کی علامت ہے۔ تو ایسی حالت میں تمہیں کون مومن ہو سکتا ہے۔ کون عقیدہ ہے۔ تمہارا دعوے ایمان کو سچا مان سکتا ہے۔ میں تو کہتا ہوں۔ مگر کسی میں ایمان کی خوشبو ہے۔ تو خدا وہ ہزار نیکی نہ کرتا ہو خدا کا مقرب ہے۔ لیکن اگر کوئی ساری عبادتیں بجا لاتا ہے۔ مگر اسکی روح میں یہی ہے اور وہ روحانی اور ایمانی

خوشبو اپنے اندر نہیں رکھتا۔ تو اسکی یہ تمام عبادتیں اکارت ہیں۔ اور اس کی عبادتیں طس و غاشاک کی مانند ہیں۔ جبکہ آگ کی ایک سیٹ جلا کر رکھ دیتی ہے۔ اس وہ لوگ جو ایمان رکھتے ہیں۔ خواہ انہیں بعض نیکیوں کی کمی جو ان کی مثال اس شخص کی مانند ہوتی ہے جو خدا پر چڑھا ہوتا ہے۔ جب کوئی خطرناک وقت آئے وہ دل نکال کر اپنے استہلال میں لاسکتا ہے۔ جس کو قرب حاصل ہے۔ اس میں کوئی شکی ہو تو اس قدر خطرہ کی بات نہیں۔ ہر غلط اسکے جسکو قرب نہیں۔ اس کی حالت قابل اطمینان نہیں۔

یعنی ایمان اور ایمان دونوں کی یعنی ایک جسکو قرب ایمان کی مثال حاصل ہے۔ مگر اس کے اعمال میں کسی قدر سستی ہے۔ اور دوسرا وہ جس کو ایمان حاصل نہیں۔

ایسی مثال ہے۔ جیسا کہ جنگل میں دھواں بھلاں ایک کے پاس اس کی مال کی تصویر ہر شہر اس پر چڑھ کر ہے۔ اور وہ مال کی تصویر ہر

دیکھ کر اسکی رائی نہ ہو۔ اگر واقعی تم سے خدا کو دیکھ لیا ہے

خطبہ جمعہ

ایمان کی خوشبو

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ

۱۹۲۱ء

میں جو کچھ کہتا ہوں تمہارا اس لئے میں جو کچھ نہیں
فائدہ کے لئے کہتا ہوں کہتا ہوں وہ اپنے ذاتی
فائدہ اور لا کڑھ کیلئے نہیں بلکہ محض اس لئے کہتا ہوں
کہ تم نے جو مجھے معاہدہ کیا ہے تمہارا بھی اس سے کوئی فائدہ
ہو۔ اور جو کچھ مجھے ملا ہے میں نہیں دیدوں۔ مجھ سے
دیانتداری تقاضا کرتا ہے کہ جو معاہدہ تم نے مجھ سے
کیا ہے۔ اسکے مطابق نہیں وہ کچھ دوں۔ جو مجھے ملے
اور تمہیں صحیح راستہ دکھاؤں۔ اور تمہیں بتاؤں کہ
اب تک تم اس راستہ کو چھوڑ کر دوسری طرف جا رہے ہو۔
پس میں سنہ جو کچھ کہا اور آئندہ جو کچھ کہوں گا۔ وہ اپنے
لئے نہیں بلکہ تمہارے ہی فائدہ کیلئے ہے۔

میں جو کچھ کہتا ہوں تمہارا اس لئے میں جو کچھ نہیں
فائدہ کے لئے کہتا ہوں کہتا ہوں وہ اپنے ذاتی
فائدہ اور لا کڑھ کیلئے نہیں بلکہ محض اس لئے کہتا ہوں
کہ تم نے جو مجھے معاہدہ کیا ہے تمہارا بھی اس سے کوئی فائدہ
ہو۔ اور جو کچھ مجھے ملا ہے میں نہیں دیدوں۔ مجھ سے
دیانتداری تقاضا کرتا ہے کہ جو معاہدہ تم نے مجھ سے
کیا ہے۔ اسکے مطابق نہیں وہ کچھ دوں۔ جو مجھے ملے
اور تمہیں صحیح راستہ دکھاؤں۔ اور تمہیں بتاؤں کہ
اب تک تم اس راستہ کو چھوڑ کر دوسری طرف جا رہے ہو۔
پس میں سنہ جو کچھ کہا اور آئندہ جو کچھ کہوں گا۔ وہ اپنے
لئے نہیں بلکہ تمہارے ہی فائدہ کیلئے ہے۔

رویا میں خوشبو سے میں نے تمہیں بتایا ہے کہ جو کچھ
میرا ایمان ہے اس میں سے کہتا ہے۔ وہ خدا کے
استعارے کا متعلق ہے۔ میں نے ایک رو یا میں ایک شخص
دیکھا ہے۔ مگر میں نہیں جانتا کہ وہ کون شخص ہے۔ اسے
مجھے کہا کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں اس لئے کہ تم خوشبو
محبت کہتے ہو۔ میں نے اسی وقت اپنے کپڑوں کو سونگھا
تو مجھے ان میں خوشبو معلوم نہیں ہوئی۔ میں نے اسی حالت
میں رو یا میں سمجھا کہ اس خوشبو سے مورد غلطی میں جو کچھ
ایمان کی مضبوطی کے لئے بیان کئے ہیں۔ کہ ان ایمان کو
خوشبو سے تعبیر کیا گیا ہے۔ چونکہ میں ایمان کو دنیا میں پیدا
جا رہا ہوں۔ اس لئے اس شخص نے کہا۔ کہ کچھ کہ تم
خوشبو سے محبت رکھتے ہو۔ اس لئے میں تم سے محبت رکھتا ہوں

خدا کی مصلحت سے فرمایا وہ بھی صحیح ہے لیکن ظاہری دیکھیں بھی دنیا کی
محبت خراب ہے اور پاداش کے لئے آخرت کی کامیابی کی وجہ سے
جانتے ہیں کہ اس وقت مصلحت کی ضرورت تھی۔ آخرت کے لئے
دعویٰ کیا اور لوگوں نے مان لیا۔

کسی چیز کو اپنے لئے منع کر لینے حکم صاحب نے دوسرا مال
اور عام کچھ میں نسبت کیا۔ یہ نہیں کیا بلکہ جگہ آتا ہے۔
واللہ اعلم بالصواب۔ (معاذ اللہ)۔ (معاذ اللہ)۔ (معاذ اللہ)۔
اے نبی جس چیز کو خدا نے حلال کیا ہے۔ تو کیوں اس کو اپنے لئے
حرام ٹھہرا رہے۔ کہ اپنی بہنوں کی رضا چاہے۔ اور دوسری
جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ولا تقولوا لما تصف السنتنا کذب
ہذا حلال و هذا حرام (النحل ۱۵۶) اور نبی اپنی زبان سے
نہ کہہ کر دیکھ حال ہے اور یہ حرام آخری ایت کے ہوتے ہوئے
آخرت کے کہوں کے خلاف کیا۔

فرمایا عوام کے دوسرے میں۔ ایک شریعت کے مطابق کسی چیز کا
حرام ہونا۔ اور دوسرے کو کسی شخص کا کسی چیز سے اپنے
نفس کو روک لینا۔ نبی کریمؐ نے شہد کو پہنچا دیا۔ اس لئے کہ آپ کی
بیماری کو بڑا ہی تھی۔ مگر کچھ دوسروں کیلئے منع نہیں کیا۔ بلکہ مشق
پہلی ایت میں دیکھ رہے ہیں اور دوسری ایت میں اور بات ہے ہمیں ان
لوگوں کو روکنا چاہیے جو شریعت خود فتح کرتے ہیں اور دوسروں کو کچھ
پس رکھنا چاہتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ نے ان کو
اس راستے میں کچھ نہیں فرمایا ہوتا۔ اس لئے آخرت کا نفع اس شخص کے
لیے نہیں اسکا۔ بل خدا تعالیٰ نے آپ کے اس عمل کو بھی پس کیا
کہ آپ ایسا کریں۔ بلکہ جب تک چاہیں کسی چیز کو نہ کھائیں۔ مگر ہمت نہ
دینے شخص پر منع کرنا درست نہیں اس لئے کہ ممکن ہے کوئی ایسی چیز ہو جس کا
جس کی وجہ سے وہ چیز اسکے لئے کھانی ضروری ہو جائے۔ مگر وہ دوسرے
دیکھ سکے۔ اس لئے فرمایا کہ ایسے عہد درست نہیں۔ کہ کچھ پہلے شریعت عقل اور
نظر کے کمال کا محاکمہ نہ رکھتی تھی۔ بلکہ ضرورت کے مطابق اپنی تھی
اب شریعت اسلام میں اور ضرورت کے پہلو کو کھل کر دیا گیا۔ اس لئے کہ خدا تعالیٰ
نے اس بات کو بھی پس نہیں فرمایا۔

فرمایا کہ حضرت یعقوبؑ نے جو کچھ اپنے نفس پر حرام کہا تھا۔ وہ
اس لئے تھا کہ ان کو اس سے تکلیف ہوتی تھی۔ مگر آخرت کا
نفع اخلاق پر مبنی تھا۔ کہ دوسرے کی تکلیف کے خیال سے
اپنے ایسا کیا۔ مگر خدا تعالیٰ نے کہا کہ یہ بھی درست
نہیں۔

میں نے جو کچھ تم لوگوں کو کہا ہے اس
میں میری نواہی نفع کوئی نہیں۔ نہ مالی
نفع ہے۔ نہ اخلاقی نفع ہے۔ نہ مذہبی کے طور پر
نفع ہے۔ تم زیادہ سے زیادہ جو کچھ کہتے تھے وہ تم
کہتے تھے۔ تم میری بیعت کر چکے۔ اور تم نے بیعت کو
جو اعزاز دینا تھا۔ تم نے یا خدا کے لئے چھوڑ دیا۔
اب یہ معاملہ تمہارے اختیار سے باہر ہو گیا۔ اب
تمہارے پاس کوئی چیز نہیں۔ جو تم بچے ہو۔ وہ تم
اور پہلے نہ دے چکے ہو۔ تمہارا جو کچھ تھا۔ وہ تم
سے بعض ایک سال قبل بعض دو سال قبل تم

حضرت خلیفۃ المسیح کی فہمی

۱۹۲۱ء بعد نماز عصر

بیعت میں سید صاحب - ساکن ہسٹون - قطع گور واسپرہ

۱۹۲۱ء بعد نماز عصر

سیدی کا نشان [سیدی حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی نے جو حافظ محمد صاحب کو لکھ کے دئے کے شاگرد ہیں بعض کیا کہ حافظ محمد صاحب نے احوال الآخرة میں جو سیدی کے نشانات لکھے ہیں ان میں سے ایک ہے۔

”تو بن لگا اور کہو سے پٹاں سے تھو ارے“ اس کے متعلق ایک شخص نے مجھے سوال کیا تھا کہ کیا حضرت مرزا صاحب میں یہ بات پائی جاتی تھی۔ میں نے ان کو بتایا تھا کہ اگر کہو سے لگنے کا حالہ پنجابی میں ان معنوں میں بھی آتا ہے کہ میدان میں کھڑے ہو کر مقابلہ کو جانا۔ اور حضرت مرزا صاحب نے جس دور کے ساتھ مخالفین کو مقابلہ کے چیلنج دئے ہیں۔ وہ ہر ایک جانتا ہے حضرت خلیفۃ المسیح نے زایا بھی بات نہیں بلکہ حضرت صاحب میں یہ بات اپنے اصل معنوں کے لحاظ سے بھی پائی جاتی تھی۔ حضرت صاحب جب جوش سے غلام فرماتے تھے۔ تو بعض اوقات کسی قدر الفاظ میں رد کا پتہ پیدا ہو جاتی تھی۔ اور اس وقت آپ کا ہاتھ دان پر بھی پڑتا تھا۔ اور یہ ہمارے سارے لحاظ ان کی حالت ہے کہ جوش تقریریں بعض اوقات الفاظ رک جا کر کہتے ہیں۔ مولانا سرور شاہ صاحب کے ذکر کو سننے پر زایا کہ بعض اوقات (راکی پائے ڈر) متناظر نامی جگہ پر حضرت صاحب کی زبان سے نکلتا تھا۔

غضب اور بیعت رسول [عظیم حسین صاحب لاہوری] سے فرمایا کہ آپ نے سہولت کے متعلق کہا تھا وہ کیا ہیں۔ عظیم صاحب نے عرض کیا قرآن کریم میں جو آیت ہے۔ ما لکنا عندنا حتیٰ نبعث رسولاً

اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ غضب سے پہلے نبی کا آنا ضروری ہے۔ اب سوال ہوتا ہے کہ ہاگو کے وقت میں مسلمانوں پر جو غضب آیا اس وقت کون نبی نکلا۔

زایا سب سے پہلے یہ سوال حل طلب ہے کہ غضب کس کو کہتے ہیں۔ سو معلوم ہونا چاہیے کہ ہر قسم کی تکلیف جو خدا کی طرف سے نازل ہو وہ غضب ہی لفظ غضب انتقام کے معنی ہیں اپنے اندر رکھتا ہے اور غضب کے معنی میں وہ سزا شاں ہے جو کسی جرم کے لئے ملے آئے۔ یہ شرط نہیں کہ وہ کتنوں پر آئے اگر ایک شخص پر بھی اس کے جرم کی پاداش میں سزا کا نزول ہوتا ہے۔ تو وہ اس کے لئے غضب ہے۔ اگر اس آیت کے یہ معنی لکھے جائیں کہ ہر غضب کے وقت نبی آنا چاہیے۔ تو پھر ضروری ہو گا کہ ہر شخص کو غضب سننے سے پہلے ایک نبی کی بعثت ہو۔ مگر یہ منقول بخیر کرتی ہے۔ نہ ایسا ہو سکتا ہے۔ اس لئے یہ بالبدلت باطل ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ۹۹ فیصدی ایسے شخص ہوتے ہیں جنہیں کوئی نہ کوئی غضب کسی نہ کسی رنگ میں آتا ہے۔ ایسی حالت میں ضرورت ہے کہ اتنے ہی نبی ہوں اس لئے ہیں اس کے معنوں میں مد بندی کرنی پڑی۔ اور وہ اس طرح کہ اگر کوئی مذہب ایک قوم کی طرف آئے۔ تو وہ قومی غضب نہیں آسکتا۔ جب تک پہلے ایک قومی قوم کی طرف مبعوث نہ ہوئے۔ مثلاً جب خواجہ احمد علی میں ہی آئے تھے۔ تو ان کے انکار کے باعث کسی خاندان کے صرف از او پر غضب نہیں آیا۔ بلکہ جس گروہ کی طرف نبی ہوتا تھا۔ اس تمام پر نہ ماننے کے باعث غضب نازل ہوا کرتا تھا۔ یعنی اس وقت غضب کا نزول اس دائرہ میں پیدا ہوتا تھا۔ جس کے لئے نبی کی بعثت ہوتی تھی۔ مثلاً نبی کی بعثت مبارک ہے نبی اسرائیل کے لئے ہے۔ اگر ایک خاندان پر غضب آتا ہے تو اس کے لئے نبی کی ضرورت نہیں۔ اگر نبی سب کیلئے ہے تو سب پر غضب کا آنا ضروری ہے۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نامہ چہاں کیلئے نبی ہیں۔ اور آپ کے بعد جو نبی ہو گا

وہ آپ کا مظہر اور بروز ہونے کی حیثیت میں تمام دنیا کے لئے ہو گا۔ اس کے بعد اگر غضب آئیں گے تو سارے جہان پر آئیں گے۔ اگر ایک ملک یا قوم پر غضب آتا ہے تو اس کی نسبت ایک خاندان یا ایک مذہب کی ہوگی۔ جس کی نبی کی ضرورت نہیں مگر سارے جہان کیلئے غضب ہونے کی وجہ سے ظہور آئیں گے۔ کیونکہ اب نبی کی بعثت سارے جہان کے لئے ہو سکتی ہے۔ ہاگو کے وقت کا غضب ایک محدود دائرے میں تھا۔ مثلاً عراق میں اور ایک اور علاقے میں۔ تمام دنیا کے مقابلہ میں اتنے علاقہ پر غضب کیلئے نبی کریم کے بعد کسی نبی کی ضرورت نہیں تھی۔ کیونکہ دنیا کے مقابلہ میں اس پر نبی کی حیثیت نبی کی بعثت کے دائرے کی وسعت کے لحاظ سے دی ہے۔ جو نبی اسرائیل کے نفس انوم نبی کے زمانہ بعثت میں نبی اسرائیل میں سے ایک خاندان یا ایک ملک کو نبی کی تھی۔ اگر اس طرح مد بندی نہیں کی جائے گی تو پھر ہر ایک شخص پر غضب آنے سے پہلے ایک ایک نبی بھی آتا ہے۔

اس اصول کے لحاظ سے ہی زمانہ ہے جس میں ایک نبی مبعوث ہونا چاہئے تھا۔ اس زمانہ میں جب کہ میں نے بتایا وہی شخص نبی ہو سکتا ہے۔ جو تمام جہان کے لئے جو سب ہم دیکھتے ہیں کہ تمام دنیا پر غضب تنزل ہے۔ اور ایک قسم کا غضب نہیں بلکہ گونا گوں رنگ کے غضب آرہے ہیں۔ سیاسی غلام ہیں۔ تمدنی غضب ہیں۔ صحت کے بارے میں دنیا غضب میں ہے۔ نو آئینہ جو ہے جو غضب آئے ہیں ان کا نہ ہے۔ مثلاً ناز بیماریاں پھیل رہی ہیں۔ اور عالمگیر میں طاعون ہے۔ تو اسے ہر طرف پر پھیلے ہوئے ہیں۔ اور بخاروں کے دور دورے ہیں۔ غرض ان وہاں آفتوں مصیبتوں کی کوئی حد بندی نہیں۔

عظیم صاحب نے عرض کیا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں بھی دنیا کی یہ کیفیت ہوتی تھی۔

زایا ہاں قرآن کریم شہادت دے رہا ہے کہ ظہور انما فی البدر والجد کہ اس بھی عالمگیر غضب تھا۔ عظیم صاحب نے عرض کیا کہ اس سے حضرت صاحب نے نو ذمی ردی

کہ سنت نبوی پر چلنے کا کیا مطلب ہے ؟
 رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا میں ایسے
 نہیں رونق افروز ہوئے تھے کہ لوگوں کو خدا تعالیٰ
 کا کبھی ہوئی نعمتوں کے استعمال کرنے سے روک دیں ۔
 جائز اور مفید اشیاء کو ترک کرادیں ۔ اور ہر قسم کے
 آرام و آسائش کے سامانوں سے فائدہ اٹھانا بند
 کر دیں ۔ بلکہ سنیے تشریف لائے تھے کہ لوگوں کو
 خدا تعالیٰ کی نعمتیں صحیح طور پر استعمال کرنا سکھائیں
 چنانچہ اسباب سے آپ کے فرمودہ نہایت مفصل احکام
 موجود ہیں ۔ اور پھر ایسے تشریف لائے تھے کہ لوگوں
 کو خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرنے پر تیار بنائیں ۔ اور ایک خدا
 کی پرستش کی حقیقت اپنے قولی اور فعلی سے سمجھائیں
 پس جو شخص اس پر آپ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 کے قول و فعل کی تقلید کرتا ہے ۔ آپ کے احکام بجالاتا
 ہے ۔ وہ سنت نبوی پر چلنے والا کہلا سکتا ہے ۔ نہ کہ وہ
 جو اپنی خواہشات کی بنا پر کوئی طرز عمل اختیار کرے ۔
 اسے سنت نبوی کا اصل کہہ جایا ہے ۔

پھر کیا تشدد چھوڑنا
 کمزوری
 ہے کہ دنیا کی عیبتوں میں کی مخالفت پر اصرار نہ دیتے
 ہیں ۔ ہر وقت ہر حالت اور ہر جگہ سے اس کی مخالفت
 ہی کیے جاتے ہیں ۔ اور اس کی ہر بات ہر قول اور ہر فعل
 میں نقص نکالنے کے درجے پہنچتے ہیں ۔ لیکن مدنی
 ماہ نامہ اپنے پیشے سے بڑے دشمنوں اور شریک سے
 شریک مخالفوں کے بھی صرف انہی افعال پر ناپسندیدگی
 اور نا رضی کا اظہار کرتے ہیں ۔ جو نہ صرف دوسروں کے

لئے بلکہ ان کے لئے بھی برا ہے ۔
 ۱۔ یہی سنت معصرت رساں ہونے ہیں ۔ وہ سخت نفسانیت
 مخالفین کے مقابلہ میں عادل و انصاف کو کبھی نظر انداز
 نہیں کرتے ۔
 ۲۔ ایک ایسا صفت اور بین فرقہ کہہ رکھا
 شخص جو اس ایسے میں خود کرے ۔ باسانی اس پر آگاہ
 ہو سکتا ہے ۔
 ۳۔ اس وقت مسٹر گاندھی عوام میں اثر و رسوخ کے لحاظ
 سے خاص پوزیشن رکھتے ہیں ۔ اور بعض خوش اعتماد
 تو انہیں مذہبی لحاظ سے بھی خاص درجہ دیتے ہیں لیکن
 حقیقت یہ ہے ۔ کہ باوجود بڑے بڑے دعاوی
 کے ان کے طرز عمل سے یہی ظاہر ہے کہ انہیں اپنے
 مخالفین کے ہر ایک فعل اور عمل میں عیب اور نقص کی
 نظر آتی ہے ۔

گورنمنٹ کے خلاف نفرت و مخالفت پیدا کرنے کی
 جو کوششیں بیروان عدم تعاون کی طرف سے ہو رہی
 ہیں ۔ ان کے اندر اس کے لئے جب گورنمنٹ نے
 بعض لوگوں پر مقدمات قائم کئے ۔ اور سزا میں دیں
 تو صرف دوسروں نے بڑے شور مچا کر گاندھی سے اسے
 گورنمنٹ کا تشدد اور فحشی قرار دیا ۔ لیکن اب وہ
 گورنمنٹ کے سب کو گرفتار نہ کرنے کو بھی ایک عیب
 بتا رہے ہیں ۔ اور اسے گورنمنٹ کی کمزوری اور
 بے بسی کا ثبوت سمجھ رہے ہوئے دیکھتے ہیں ۔

۴۔ اب تک کسی گورنمنٹ نے ایسی کسی کھلم کھلا
 مخالفت خواہ وہ کبھی ہی سوڈان نہ کیوں
 ہو ۔ برداشت نہیں کی ۔ (بندہ ترمیم درپور)
 کیا اس کا صاف مطلب یہ نہیں ہے کہ اگر گورنمنٹ
 گرفتار کرتی ہے ۔ تو اسے سختی اور تشدد
 بجا جاتا ہے ۔ اور اگر وہ گدہ نہ کرتی ہے ۔ تو اسے
 دس کی کمزوری سمجھا جاتا ہے ۔ یہ حد سے
 بڑھی ہوئی مخالفت کا نتیجہ ہے ۔ کہ ہر حالت
 میں گورنمنٹ پر الزام لگاتے کی کوشش کی
 جاتی ہے ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ
 والسلام کی بعثت کی ایک بہت
 بڑی غرض یہ
 مسلمانوں کو اسلام کی تعلیم دینا
 لیکن جن لوگوں کی قسمت میں محمدی کھلی ہوئی انہیں کین
 سمجھا سکتا ہے ۔ مسلمانوں نے اچھی طرح سمجھنے اور جاننے
 ہونے شخص خدا اور خداوت میں اگر کھد یا کہ میں کسی
 مصلح کی ضرورت نہیں ۔ ہم میں کوئی نقص نہیں ۔ حتیٰ کہ
 مولوی ثناء اللہ کے اخبارات و تصانیف میں مسلمانوں کی عزت
 ہوا ہم سے مطابقت کیا گیا تھا ۔ کہ بتاؤ مسلمانوں میں کون
 نقص پیدا ہوئے تھے ۔ جن کی اصلاح کے لئے
 خدا صاحب آئے تھے ۔ لیکن اب وہ یہ غبار اُٹھ رہا ہے
 اور زمانہ کے تھپیڑ سے پھٹ پھٹ رہا ہے ۔ اور
 مسلمان اپنی حالت کے قابل اصلاح ہونے کا خود
 اعتراف کر رہے ہیں ۔

۲۸۔ انکوہر کے مدینہ میں ایک صاحب مولوی
 شاہ انعام الحق صاحب المصطفویؐ کی ایک نظم بعنوان
 ”تم وہی لوگ ہو جو حامل قرآن نہ ہو“ لکھی تھی
 جس میں وہ لکھتے ہیں ۔

”ماں دکھاتی ہے ابھی شریک اسلام ہو
 ہم مسلمان نہ ہوئے صاحب ایمان نہ ہوئے
 تم کو حق کیا ہے کہ اپنے کو مسلمان کہو
 تم وہی لوگ ہو جو حامل قرآن نہ ہوئے
 یہ حالت دار بیان کہنے کے بعد ناظم صاحب نے
 ایک ہفتے کی مانت لپی ہے ۔ اور وہ یہ کہ
 قوم وہ قوم نہیں جس کا مذہب ہو کوئی
 کہ وہ ملک نہیں جس کا گمان نہ ہوئے
 تم سے بڑھ کر ذلیل آج کوئی قوم نہیں
 تم سادہ بخت جہاں میں کوئی انسان ہے

کاش ! مسلمان ایک رہبر کی پیروی اختیار کریں اور
 اب ملک میں شریک ہو کر دین و دنیا میں عزت حاصل
 کر سکیں ۔ لیکن اگر اب بھی جبکہ انہیں اپنی فرتانگ حالت کا احساس
 ہو رہا ہے ۔ اور اپنی تباہی و بربادی پر آگاہ ہو چکے ہیں اپنی
 اصلاح کی طرف متوجہ ہوتے تو موانع کے کیا کیا جاسکتے ہیں

1998, 1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 2653, 2654, 2655, 2656, 2657, 2658, 2659, 2660, 2661, 2662, 2663, 2664, 2665, 2666, 2667, 2668, 2669, 2670, 2671, 2672, 2673, 2674, 2675, 2676, 2677, 2678, 2679, 26

(از کرم جناب مفتی محمد صادق صاحب مدظلہ العالی)

لشکر کی رہنے والی ہے۔ جس نے شہر میں میں میں
ہفتہ کے ایک ایک دن کے فرائض پر دو کوڑے
محنت کرنا۔ اس کے کھانے کے برتن اور غسل کے
ٹپ سب پر جو اخراجات اور سوتی جو کچھ ہوتے ہیں۔
انچھل امریکا آنے والی ہے۔ اور امریکن سوداگر خوش میں
نہیں کہ وہ بہت دیر پہلے یہاں خرید کر لیں۔ اس کے خادم
ابھی سے نیویارک میں موجود ہیں۔ تاکہ اس کے ہاتھ
اٹھائے اعلیٰ مکان خرید کر اس کے فرائض کے مطابق
میں آراستہ کریں +

مسٹر ولسن وکیل بن گئے۔
 امریکہ کی پریزیڈنسی کرنے
 کے بعد اب پیشہ وکالت اختیار کیلیے۔ اس کے نا
 پریزیڈنسی کے اسٹیٹ سکریٹری اور پرائیویٹ سکریٹری
 جو انہوں نے اس کے ساتھ ہی اپنے عہدوں سے الگ
 ہو گئے ہیں۔ اب اس کے ساتھ پیشہ وکالت میں ادا
 کے واسطے شامل ہو گئے ہیں۔ مسٹر ٹانٹ کا جو ولسن
 سے قبل اس کا کچے پریزیڈنٹ تھے۔ عہدہ چھوڑ کر
 لی صدر بھی برقرار رہا ہے۔

نتیجہ زمین

جغرافیہ کی اس قدر تحقیقات کے بعد کہ گویا
پھر چہ زمین کی پیمائش ہو چکی ہے۔
اب بھی کوئی مذکورہ بات ایسی ملتی رہتی ہے جو بالکل
نئی ہوتی ہے۔ بحیرہ انڈیا کنگاں میں پھرتے پھرتے
ڈاکر کو پہنچا ایک لیا پر غلط دریافت کیا ہے۔ جو نیل لہ
معدنیات کی کانوں سے پڑا ہے۔ وہاں عجیب شکل کے
پتھر پائے گئے ہیں۔

جس کو کاغذ میں ہو تو کیونکر
جس کے لیے یہ ہے کہ لائن

راست دن اس فکر میں صحت کر رہے ہیں کہ انسانی جانوں اور اموال کو تلف کرنے کے سبب آفات ایجاد کئے جائیں۔ اور بچے کے ڈاکٹر، چھنسن صاحب نے ایک توپ ایجاد کی ہے۔ جس میں سے بغیر آواز کے سہاگولے تین سو میل کے فاصلہ پر جا گرتے ہیں۔ روح نکالتی و در پھینکنے والی کوئی توپ ایجاد نہ ہوئی تھی :

کلیسیاں حیوانات

میرزا علی دکن صاحب جنھوں نے
اپنی زندگی حیوانات اور نباتات کے
عجائبات کے مطالعہ میں گزاری ہے۔ اور اس موضوع پر
 متعدد کتابیں بھی ہیں۔ انھوں نے حفاظتِ حقوقِ نباتات
 و حیوانات کا ایک نیا گر جانا نام کیا ہے۔ جس کے ممبر شرا
 کے لئے اس غرض کے واسطے جمع ہوا کریتے۔ اور
 چند جمع کر کے ان کے مشنری تمام ملکوں کو بھیجے جاتا
 کیلئے ذریعہ میں بہت سے ہندوستانی۔

مسلمان۔ کہ اور ہندو نساہت پریشہ میا
وال سے یہ افواہ نکالنا چاہتے تھے۔ کہ کثرتِ باران کے
سبب فصل رائے گئے ہیں۔ اور لوگ بہت تنگی کی حالت
میں ہیں :

شدت گرمی اس ملک کی اور خصوصاً اس علاقہ کی
جس میں حاجو آجکل مقیم ہے۔ سردی
لغز میں کم سردی سے کئی درجہ بڑھ کر ہے۔ اور گرمی چھاپ
لی گرمی سے بڑھ کر۔ سوائے اس کے کہ گرمی نہیں ملتی
اور رات نسبتاً ٹھنڈی ہوتی ہے۔ ۱۰ جولائی کے شروع
میں گرمی ۹۰ اور ۱۰۰ درجہ کے درمیان رہی۔ ایک بار کے
خند شہر ڈی ٹرائٹ میں سات آدمی فٹکا گو میں چارچہ تھی
اور رہا مسیت او بار میں چالیس آدمی شہید گرمی سے
مر گئے۔ شدت گرمی کے وقت عوام ہوا بندھ میں
ہو گئے۔ اور غالباً اسی سبب سے گرمی ملک پر
جال ہے۔ نہایت گرمی اچھی نہ بہت سردی اچھی
رجل میں لیکن حفظہ اور اس میں رکھے۔

انادسی کی عید

یہ وہ جہت تھی کہ میں نے اپنے پیچھے بلا قرینہ کاغذ مت
رہا جس کے انکسار کا ایک ایک لمحہ اور مجھ پر

حکومت کی بنیاد رکھنے والا ہوا۔ اس دن کو انری پنڈتس کہتے ہیں۔ تمام کاروبار اس دن بند رہتے ہیں۔ بھائیوں کھیلوں اور تماشے لگا ہوں گے۔ ہندوستان میں چھٹی کے دن کا مفہوم صرف یہ ہوتا ہے کہ اس دن سکھوں، قاتلوں اور کچھڑیوں بند رہیں۔ یہاں چھٹی میں تمام دکانیں بھی شامل ہوتی ہیں۔ تاکہ تاجر اور ان کے ملازمین بھی چھٹی منائیں۔ صرف نان بائینٹی لکی دوکان اور چائے شربت پلانے والوں کی دکانیں کھلی رہتی ہیں۔ تاکہ لوگ کھاپی سکیں۔ اس دن بچے آتش بازی چلانے میں جو پیرت غناک ہوتی ہے۔ اور جو کچھ اکثر مسلمان لکڑی کے پتے ہیں۔ اس واسطے بہت جگہ آگ لگ جاتا ہے۔ گذشتہ امر جلائی کو صرف شہر ہی لوٹا میں پنڈتس کھانا میں آگ لگی۔ آگ بجھانے کے بعد کچھ سب جگہ برقت پہنچ دینے کے۔ اور یہ سب جگہیں تفت ہوئیں۔ غصہ

یاد رہے من لانا وغضب الجبار

آدمی و عورتی کا
جن دونوں صاحب اسٹول میں تھائیں

تھی۔ معلوم نہیں۔ اب نادھی زبان کا کیا حال ہے
لوڑ پٹائی میں ایک کتاب بچھائی مانتی تھی۔ جس
ایک حکایت تھی۔ کہ ایک شخص گاگہ جا چوری ہو گیا
اس نے جب سنا۔ تو سب میں باگ سر مسجد اللہ تھلا
کاشکہ کہنے لگا۔ لوگوں سے پوچھا۔ کہ یہ شکر کیا۔ تو
اس نے کہا کہ شکر میں بات کا کہ جب گدھا چوری ہوا
ہو وقت میں اس پر سو رو نہ تھا۔ وہ میں بھی چڑا
ہوا۔ اس قصہ کو پڑھ کر ہم ہنسا کہتے تھے۔ کہ کیا کہی
آٹھی بھی چورائے چلے گئے ہیں۔ مگر یہاں کوئی دن
ایسا خالی نہیں جاتا۔ جس دن اخباروں میں ٹیکے
کسی نہ کسی حصہ میں ایک دو آدمیوں کے چورائے
جاسنے کی خبر درج ہو۔ چوری بھی بگ بگ کر
وہ سچ محنت ملی سے ہوتی ہے۔ ایک امیر غریب
مکان پر ایک شخص دو پہر کے وقت آیا۔ اہ اس کی
ہیں کا نام لیکر کہا کہ اس نام کی ایک عورت اتفاقاً
ایک سوٹ سے ملو کہ اتار میں گھنٹی ادا ہے پٹش پڑی
ہے۔ بعض لوگوں نے یہاں سے کہو آپ کی فرمائش

پادری اور سلسلہ احمدیہ

پادری کے ایک عالم صاحب الہام کے تصنیف
 "احمدیہ سوسائٹی" پر غلط فہمی کے گہری۔ یہ کتاب عیسائی
 نقطہ نگاہ سے لکھی گئی ہے۔ اور بعض مقامات کے قریب معلوم
 ہوتا ہے کہ حقیقتاً یہ نہ صرف حضرت مسیح موعود و جلیل السلام
 کے کلام کو بدقسمتاً ہی نہیں بلکہ پادریانہ طرز عمل سے
 کام لیکر حضور کے کلام کو ایسے معنی بانٹنے کی کوشش ہے
 حضور کی منشا کے حیرت انگیز خلاف ہیں۔ مثلاً حضور صلی اللہ علیہ وسلم
 کا ذکر قرآن مجید میں فرمایا ہے ایک قرآن کا وہ
 نقشہ کھینچا ہے۔ جو عیسائیوں کے اعتقادات اور کتاب
 سے قطعیاً ہے۔ دوسرا وہ جو عام چراندی مسلمانوں کے
 اعتقادات کی نسبت ہے۔ اور تیسری یہ تصویر
 کھینچی ہے۔ اور یہی وہ تصویر ہے جو حضور اور حضور کے
 خدام کے اعتقاد کے مطابق ہے۔ چونکہ پہلے دو نقل
 نقشے غلط تھے۔ انہیں غلط ثابت کرنے کے لئے لکھا
 اور جب یہ غلط ثابت ہو گئے۔ اصل صورت پیش کرتا
 ضروری تھی۔ لیکن پادری صاحب موصوف نے باب
 مسیح علیہ السلام کے حلق جو کچھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا تھا۔ اس کی منشا کو سلسلے دکھ کر دکھا۔ اسے حضور
 علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی کا اعتقاد کہہ کر اس میں تناقض
 ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن جیسا کہ کتاب کا
 نام ظاہر کرتا ہے۔ آگے چلکر اس میں جماعت احمدیہ
 کے اندرونی اختلافات پر بھی بحث کی گئی ہے۔ جو کچھ
 اس اختلاف میں سے مصنف نے کوئی تعلق ہے۔ اور نہ
 نفرت۔ سلسلے پر خیال ہے۔ کہ اس کی رائے کا سراسر
 ایک حد تک ضرور ملید ہو گا۔ اس لئے اس کتاب کے
 چند جہت مقامات کا ترجمہ درج ذیل ہے۔ (نیز سلسلہ احمدیہ)

بانی سلسلہ کی وراثت کے بعد جماعت کی راہ غالی حکیم
 نور الدین رحمہ اللہ (جو سب سے پہلے مرید تھے) اسے متعلق
 ہوئی۔ حکیم نور الدین ایک عالم پرہیزگار اور عیسائی آدمی تھے
 بانی سلسلہ کی آخری وصیت کے مطابق جماعت احمدیہ
 کے احمد ایک کمپنی کے ماتحت رکھے گئے۔ جس کا نام
 صدقہ انجمن احمدیہ ہے۔ اور جبکہ (اگرچہ وصیت میں
 یہ تصریح نہیں ہے) کہ ان کو نہیں۔ مگر ہر شخص ہی سمجھتا تھا
 یہاں سے منتخب سردار اپنے خلیفہ المسیح کے ماتحت
 کام کرنا ہو گا۔ درمیان میں خلافت کی وجہ سے
 ناجائز احتیاجات برپا ہوئے۔ برہنہ ہے برہنہ کرتے رہے
 اور اس کے آپ کو فقط ایک خادمہ انجمن کا سمجھتے تھے
 جو جو کچھ جماعت کے بانی کی جاوہر مسمی اب موجود
 نہ تھی۔ تاہم اس روش کی وجہ سے جماعت خاصی
 ترقی کرتی رہی۔ سگڑوں میں دولت گذرنا جاری ہوئی
 کے آثار نمایاں ہوتے گئے۔ سلسلہ احمدیہ میں جب سلسلہ
 میں کا پیر کی سجدہ کے متعلق غور شروع ہوا۔ تو جماعت
 احمدیہ کی بھڑکاپی دونوں اطراف پر پڑا ہر جہتی۔ اس وقت
 کے متعلق رائے ہندوستان کے مسلمانوں میں بھڑکاپی
 پیدا ہو گئی۔ اور ان لوگوں میں جنہوں نے اس مضمون
 کے متعلق اپنے خیالات کا بہت بڑھ کر اظہار کیا
 تھا۔ خواجہ کمال الدین (جنہوں نے حضور کے ہی دونوں
 سے انگلستان میں ایک اسلامی رسالہ کا اجرا کیا تھا) بھی
 تھے۔ چونکہ خواجہ کمال الدین کا یہ فعل مرزا غلام احمد
 کی اس تعلیم کے کہ ان کے مرید ہر طرح کے سیاسی اور
 سے بالکل الگ رہیں۔ اور اپنی پوری طاقت صرف
 مذہبی پہلو پر مرکوز کریں۔ بالکل مخالفت برپا تھا۔ اس لئے
 یہ امید کی جاتی تھی۔ کہ جماعت احمدیہ کے بعض افراد
 خواجہ صاحب کے اس فعل کو ناپسندیدگی کی نگاہ سے
 دیکھیں گے۔ چنانچہ احمدیہ اخبار الفضل نے جس کے
 مدیر مرزا غلام احمد صاحب کے سب سے بڑے صاحبزادہ
 تھے۔ خواجہ صاحب کے اس فعل کے خلاف بڑے
 الفاظ میں لکھا۔ پیر کے جماعت احمدیہ کا یہ اندرونی جھگڑا
 بڑھنے لگا۔ لارڈ ہارڈنگ وائسرائے ہند کے
 فیصلہ سے اصل تنازعہ کی جڑ ہی کٹ گئی۔ تاہم جماعت احمدیہ

کے چند افراد میں کمالی صاحب کے متعلق سب سے بڑا پرکھ
 ان کے نزدیک نہ مرزا صاحب کا مبرا وہ ہے کہ اس کے ہونا ایک
 نہ نفرت و کینہ مری طرف اکثر کنز و بیواحدوں نے
 محسوس کیا کہ خواجہ کمال الدین اور ان کی پارٹی نے
 سیاسی تنازعات میں عام مسلمانوں کا ساتھ دیکھا
 اگلا انڈیا مسلم لیگ کی شکست اختیار کر کے جسے خود
 مرزا صاحب نے ہر گز نہ دیکھتے تھے۔ بانی سلسلہ سے
 بغاوت اختیار کی ہے
 عام طور پر موصوف الذکر (لاہوری) ان اختلافات کے
 جو احمدیوں اور غیر احمدیوں میں ہیں۔ لکھا ہے کہ لیکن
 قادیان والے انہیں اصولی سمجھتے ہیں۔ یہ بات بہت
 طرح سے واضح ہے۔
 قادیان والے اب تک حضرت مرزا صاحب کے
 حکموں کو جسے احمدی غیر احمدی کے نیچے خادہ نہیں
 غیر احمدیوں کے بنائوں میں شریک نہیں۔ اور غیر احمدیوں
 کو روکیاں نہ دیں۔ ان کی روکیاں ہے شکاں ہیں۔
 قابل عمل سمجھتے ہیں۔ اور ان پر بہت زور دیتے ہیں۔
 لیکن اب لاہوری یہ یقین رکھتے ہیں کہ مرزا صاحب
 کے یہ احکام صرف احمدیت کے زائد آغاز کسی ہی
 قابل عمل تھے۔ اور مختصر الوقت تھے۔ ان کی انصاف
 اور مشنری کاموں میں مرزا صاحب کے عوامی اور
 ان کی ذات (الاصفات) کا کہیں پتہ نہیں
 قادیان کی انجمنیں اس چند پر غلبہ ہیں۔ جو
 سلسلے ہندوستان کے احمدی سمجھتے ہیں۔ علاوہ
 اس غلبہ کے ہر مخلص احمدی سے یہ امید کی جاتی ہے کہ
 وہ ایسے ترکہ کام از کم دسواں حصہ دیتے کی جائے
 قادیان کی جماعت عام مسلمانوں کے سلسلے دست
 سوال برگ نہیں پھیلاتا
 لاہوری گروہ کے لیڈروں اور ماعنوں کی اپیل
 عام مسلمانوں کی طرف ہوتی ہے۔ اور انہیں اس
 بات کی ترغیب دی جاتی ہے۔ کہ آپس کے تنازعات
 کو بھلا دیں۔ اور ساری دنیا میں اسلام پھیلائے
 کی ترقی کوشش کریں
 میں نے سلسلہ احمدیہ میں قادیان ہاکر حالہ کو

۳

بزم محمود

(از نائب ایڈیٹر)

یہ نظم ۲۶ اکتوبر ۱۹۷۷ء کو نواز عظیمی صاحب نے لکھی تھی۔
(پڑھی گئی)

بزم محمود کا نقشہ دیکھو
شانِ مہجود کا جلوہ دیکھو
رنگِ کفر کا اڑاؤ دیکھو
پتے جس نور کا ٹھکانہ دیکھو
جسکے دم سے ہے وہ چور دیکھو
آؤ! محمود سا بیٹا دیکھو
میری آنکھوں سے تاشا دیکھو
دلِ باستان سے جھٹکا دیکھو
اب تفتیں ریڑھ دیکھو
دیکھنے والا یہ چہرہ دیکھو
اس سے پتا چلا دیکھو
مرگ غیر اور مرا حیات دیکھو
ہاندہ کے گرد ہے ڈالا دیکھو
اس کے مجنوں کا تاشا دیکھو
ہر گئی تھا جیسے سولا دیکھو

(قطرہ بند)

وہ نہ آتا تو یہ کھویا جانا
کر دیا جس نے منور دل کو
کس کی زلفوں میں لٹکے گئے
جیسے پہلو سے ہوا دل غائب
لطفِ مافی سے خراباتِ نین
جسے پردہ بزمِ مقدس میں
آپ کی ایک دعا کا طالب

طالبِ وصل ابی ہے شہاب

اے خداوند! عذرا دیکھو

مردوں کی تحریک کا مطلب متکلی نہیں رہی ہے۔ بلکہ
اکثر موقعوں پر اس تحریک نے اپنے عہدِ طوقِ عمل سے
خود مردوں کو بھی امداد پہنچائی ہے۔ مردوں کے
چندہ سے اس تحریک کی مستورات کے چہرہ کی نینٹ
اور کی بیتی ہے۔ نقدِ چندہ کے علاوہ نورِ مہجود
کے زمانہ داروں کے لئے چہرہ چہرہ رہا ہے اور
جلدِ مہجود کے لئے لائینیں جو جماعتِ مہجود
خواہم کی ہیں۔ انہی مستورات کی جھٹکا دیکھو۔ غرض
اس جماعت کی مستورات اپنی باغی میں اپنی
پہنوں کے لئے ایک نہایت اچھا نمونہ ہیں۔
آپس میں جیسے بھی کرتی ہیں۔ اور ایک دوسرا کا
مختصرت موقعوں پر دعوت کے ملاقات بڑھانے
تکلیفِ ترقیب میں مصروف رہتی ہیں۔ اور یہ
مردوں کی دینی و ملی معلوم کرتی اور بڑھانے کی
تحریک کرتی ہیں۔
آئندہ سے کہ وہ مقامات کی ہمیں بھی اسی طرح
دین میں حصہ لیتی۔ والسلام
نیا زمند ناظر بیت المال۔ فاویان

ایک حافظ قرآن

ایک حافظ قرآن جو انھوں نے اپنا
ہیں۔ ذرا کہ شریف کا ترجمہ اور
صرف دیکھ کر ابھی جانتے ہیں۔ مسکاشی روزگار میں قطعاً
کی ایک ہی (جو وہ بھی جانتے ہیں) اور لاکھ ہے۔ اگر کسی صاحب
یا اکبر احمدیہ کو بچوں کو قرآن شریف حفظ کرنے کے لئے
عزیز ہو۔ تو ان کو بلا لیں۔ کھانا اور مشرقِ افرا جاتا
کے لئے کچھ نقدی پردہ رہ سکتے ہیں۔ اس کے متعلق بہت
جلد اور عام سے خط و کتابت کی جائے۔ ناظر اور قاری

ملاش عزیز

میرا لاکا شریف احمد عمر ۱۳ سال
رنگِ گندم جیشم موٹی۔ قد میان
ایک ٹانگ پر گتے کے کاٹنے کا دانہ ہے۔ چوڑی
اکڑی پاس شدہ۔ دارِ الصناعت سیکولر سے زبرد
شروع سے منفرد الجڑ ہے۔ اگر کسی بھائی کو اس کا کوئی شی
لگے۔ راجہ اطلاع دیں۔ بہت ہی مستحق ہونگا۔ خاکسار اللہ داتا۔ درگا ناول۔ صدر سیکولر

احمد کی وفات کو سال کا عرصہ گزر چکا تھا۔ ایک
ایسی جماعت دیکھی۔ جس میں نہ بچے نہ بچا اور نہ بڑے
جوش تھا۔ مہجود سالانہ کے عام سالانہ میں آج
بالکل منقرض ہے۔ فاویان میں اگر انسان سمجھ سکتا ہے
کہ ایک سالانہ جیسے عام سالوں سے بوجہ ان کی جماعت
اور بے ایمانی کے جن کے نزدیک محض بھلائی کا قیاس
موت ایک گزشتہ جیسی اور محض بھلائی کے قیاس کے دور
فراز شہر ہے۔ نفرت پیدا ہو گئی ہو۔ محبت اور
ایمان کی وہ دوسری ہے وہ عام سالوں میں بے فائدہ
کاش کرتا رہا۔ بالاطالیگی

خواجہ کمال الدین اور اسکے مرید سائیں اس وقت
دنیا کے بندے ہیں۔ کردہ اپنے آپ کو بر خلاف
داعیانِ فاویان کے تقاضا نہ ہی معاملات میں لگی
سہمک نہیں کر سکے
اب یہ یقینی نظر آتا ہے کہ لاہور کی پڑی ہندوستان
کے عام سالوں کے اس ذوق میں جس کا نام اہل دنیا
مسلم ایک ہے۔ جذب ہو جائیگی
لیکن فاویان کی جماعت وسیع دائرہ اسلام کی
ایک مستقل اور غالباً بڑھنے والی قوت کی شکل میں رہیگی

چندہ مستورات

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے ارشاد کے
ماخت بعض انجمنوں میں چندہ مستورات کا خاص طور
پر انتظام کیا گیا ہے۔ مگر بہت سے مقامات پر اس
چندہ کی طرف توجہ نہیں ہوتی ہے۔ اس لیے کہ
سال ہر جگہ یہ انتظام مکمل ہو جائیگا۔ اور اگر مردوں کی
طرف کم توجہ کی جائے۔ تو وہ مستورات اس کام کیلئے اپنے
میں بیکر مکمل رہا نہیں گئی۔ بلکہ خود مردوں کو بھی اپنے عہدہ
سے چوکس کر سکی۔ مستورات کا چندہ متعدد مقامات
پر باقاعدگی سے جو تہ ہے۔ لیکن گزشتہ سال سے
ایک خاص تبدیلی ہوئی ہے جس سے معلوم ہوتا
ہے کہ اس انجمن کی مستورات دینی چندہ میں

آیہ و خاتم النبیین کا صحیح مفہوم

تصدیق احمدیت از مولانا غلام محمد

باخبر الصحابہ سے مخفی نہیں ہے۔ کہ جس طرح ہمارے
 مخالفین عقیدہ ختم نبوت کو آیہ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَنَا اخُو
 مِنْ رَحْمَةِ الْكَافِرِ وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ
 سے استدلال کرتے ہوئے قرار دیتے ہیں کہ بعد محمد صلعم
 کے اب ایجنڈہ ہمیشہ کے لئے باب نبوت و دینی بند ہو
 چکا ہے۔ اسی طرح احمدی علماء و مجتہدان و سابق و سابق
 رہا کلام ثابت کرتے ہیں۔ کہ مجائے مطلق ختم نبوت
 کے اس آیت سے آنحضرت صلعم کی ذات پر بعد از انکسالات
 نبوت کا نعم ہونا مراد ہے۔ یعنی آپ ایک نہایت عظیم الشان
 رسول اور بے نظیر کامل نبی ہیں۔ مختصراً یہ کہ اس آیت کے
 پہلے جملہ سے جس طرح ہر امت کو مخاطب کر کے آنحضرت صلعم

کے جسمانی باپ ہونے کی نفی کی گئی ہے۔ جس سے ایک قسم کی ایسوسی اور تشویش پیدا ہو سکتی تھی۔ دوسرے جگہ سے بھارت کن کے بعد مذکور ہے۔ اس کی اتنی تکجس تلامی یوں کردی کہ آنحضرت صلعم تمہارے روحانی باپ ضرور ہیں اگر تم میں طلب صداق ہے۔ اور محبوب خطا بننا چاہتے ہو۔ تو اپنے باپ کے نقش قدم پر چلو۔ اور صبا کو راہِ نجر او۔ انعام پاؤ۔ لیکن ہمارے مخالف ہیں کہ اسے تعصب کے ہماری ہر ایک بات کو خلاف عقیدہ اسلام جانتے ہیں۔ چنانچہ اس عقیدہ ختم نبوت میں بھی وہ جانتے ہیں کہ گویا نوزادِ اسلام کے آگے قرآن کے منکر اور نہی کریم صلعم کی شان اور عظمت ختم نبوت میں رخنہ انداز ہو گئے ہیں۔ حاشا دکلا۔

اور پھر کمالِ محرابت و وضاحت چنانچہ فرماتے ہیں یہ
پیرا میں خاتمِ خلافت اور کتبہ شریف کے بورڈ کے خواہد ہوں
جس پر کہ صنعت پر استاد دست دے گا تو کوئی ختمِ صنعت پر دست
یعنی نبی کریمؐ اس لئے خاتم ہوتے ہیں کہ غش میں نہ تو ان
نہند کوئی پہلے ہوا اور نہ آئندہ ہی ہوگا۔ دیکھو جب کوئی
کارگر کسی صنعت میں مبتدی ہے جانتا ہے۔ تو تم لوگ کو
یہ کہتے ہو کہ نہیں؟ (کہ اجنبی) یہ کارگیری ختم پر ختم ہو گئی
تو شاخِ ختم کا تو ختمی + وہاں روحِ ختمانی
موتنا ہے یہ تو فرمایا تھا کہ حضرت خاتم النبیین صلعم
جو برفیض سانی و تکمیلِ دایح کمالات روحانی کے خاتم ہیں
یہاں فرماتے ہیں کہ طاربانِ ہدایت کے قلب پر جو روحانی
ستعداد کے جو مہر لگی ہوئی تھیں۔ ان مہروں کے کھل
دینے میں بھی آپ خاتم ہیں یعنی سب امتوں کے لئے
دی کامل و اکمل آپ ہیں یہ امر مردہ دلوں کو روح
بخشنے والوں یعنی انبیاء و کرام علی نبیائہم الصلوۃ والسلام
و دنیا میں آپ بحفاظ عطا وجود و سخاے عام کے خاتم ہیں

سعد مراد اس آفریں پر جان آؤ ہر فرد سرور و نیرزدان آؤ
 اس خلیفہ زاد نگاہ متقدس زادہ انداز غنہ پر جان و جان
 ہر فردوں لاکھوں آفریں آیت کی جان پاک پر آیت
 رحمت مبارک اور آپ کے بعد آپ کے روحانی نرزدان
 آپ کے شاہزادے بلند اقبال آپ کے غنہ پر جان
 سے نہیں یعنی اولاد نبی مراد نہیں ہے۔ بلکہ آپ کے روح
 دل کے پاک غنہ سے پیدا ہوتے ہیں یعنی روحانی اولاد
 س۔ النعمہ صل علی محمد و آل محمد

غزل بغداد و ہرے یا از رے اند
 بے خراج آب گل نسل وے اند
 شایخ گل ہر جا کہ روید ہم گل امت
 غم گل ہر جا کہ جو شد ہم کی امت
 بنی نسی اولاد کی طرح یہ سردی نہیں ہے کہ یہ نرزن
 خلیفہ زادگان آب۔ کہ ہم وطن ہی ہوں۔ بلکہ خواہ
 ہ بغداد گئے ہوں یا ہرات کی خاک کے پارے کے
 شدے ہوں۔ یا فی ٹٹی کے سیل ملاپ کے سوا بھی آب
 نسل میں۔ یعنی روحانی اولاد میں۔

دیکھو پھول کی ہنسی اپنے پھول کے پودہ سے کٹ کر

جہاں بھی آئے گی۔ پھر وہی پہلی۔ جو شراب کا شکار
 بھی خوش مارے شراب ہی ہے۔
 اسی طرح وہ در زمان روحانی خواہ کسی ملک و قوم
 کیوں نہ ہوں۔ پھر بھی وہ آپ ہی کی نسب میں شمار کئے
 جائیں گے۔ بزرگ و خورشید سرالین خورشید است از خیزد
 ایسا نام و سوج جو ہمیشہ مشرق سے طلوع ہوتا ہے مغرب کی طرف
 سے جاتے پھر بھی خورشید ہی ہے۔ نہ کہ کوئی دوسری چیز
 جو لوگ کہا کرتے ہیں کہ ہندی کا ظہور ہندوستان کھرتان میں
 کہاں۔ ان کا ظہور اربعہ اربعہ المقدس یا مدینہ یا مسمیٰ ہونا
 چاہیئے۔ وہ مولانا کے ان ابیات شیریں براز قند و نبات
 پر غزل سے دل سے غور فرمائیں۔

دیکھو شہنوشی شریف و مستند شہنشاہ
حکایت سوال کردں سائل دانشمندی را کہ مرغ و بر سر دربار
دشمنہرے نشست رخ صلا مطبوعہ عیاب قدیم بمبئی ۱۳۲۸
(خادم حسین خاؤم)

مشتبه از پیر آر در نمبر ۲۰۰۰ شماره ۲ ضابطه دیوانی
بدرالت جناب المسمی چند صفا منصف

درجہ اول ضلع سیالکوٹ

کرم چند ولد و جنت نام
قوم مباحن ساکن
جوخا ولد و متبوقوم ساکن
پیش و این ساکن بر کمال
صاحب بر بد علی
عفا علی

442
223/0/0

بنام جو داد و تہو قوم ساری پیشہ داری سکن
رو کالہ مدعا علیہ

ہر گاہ ہر وقت ہر مند و ہر بالا عدالت کو اطمینان ہو گیا
 ہے کہ درعا علیہ دیدہ دانستہ تعمیل سن سہی
 لریز کرتا ہے۔ اس لئے اس کے برخلاف اشتہار
 جاری کیا جاتا ہے کہ اگرچہ علیہ مذکور واقعہ ۱۲۲۲ کو ہوتے دیکھے
 کے حاضر عدالت نہ ہو کہ جو اب ہی دیرپری مقدمہ کی نزکات۔ تو اس کے
 خلاف کارروائی کی طرف توجہ دینی۔ ۱۱۱

(میرزا علی)

گفتنی اولیٰ - ایک سال تاخیر ہے کہ جو وہ لکھتا ہے

میلور بار صاحب امرتسر کی کنوینس

ہمارے موت قانونی کونسل کے آئینہ اجلاس

مستحق لیجائے ایک ریڈیویشن جیس برہما کر پھیل
 قیدوں کے ساتھ جنس حاسن قطع تعلق بھی شامل ہیں

لاؤسنہا کے مستحق
ہونے کی توقع

جس میں حسب بیان ہند کے اتر میں ایک لاکھ آدمی جمع تھے
اس جلسہ کے صدر دارالاحیاء مانگے تھے۔ سہاگباد کا

ریزیدیلوٹھن آغا محمد نے پیش کیا۔ اس کی تائید اٹھارہ افراد نے کی۔

دوسرے کا غیر حکمت نخبیہ (وزارت تعلیم کے چوہدری سکریٹری احمد نواز خان) کو دسک ضلع سیالکوٹ میں

اور نیک نیتیہ عالمگیر
کی ایک یادگار

اس میں چالیس گیلن تک پانی آسکتا ہے جان کیا تھا

کوجب عہد شاہ اوزبک زید عالمگیر سفر فرما تھا۔ اس وقت
برتن بال مقطر کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔ اس وقت

حرفِ شک صافی۔ چاہتا ہے کہ اس کی اس راہ میں نہ ہو۔
 ہیں سرخوں میں سے ہر منصفانہ کی نذر رکھتا ہے۔ اور یہی

یہی سلسلہ حکمرانانہ تہذیب کے مولیٰ انظر حسین صاحب نے

1940

غیر مالک کی خبریں

دور باد صبا صبا سرسبز پنجاب کو رنگت نے ایک
 کا طاری سختی انتظام افکار شایع کی ہے کہ
 آنری بری پستان سرور ہوا رہا درنگ ساکن چاندنی
 ضلع لاہور پر اس وقت تک کے لئے گورنمنٹ نے دربار
 صاحب اور تیسرا بیورو مقرر کر کے کھیاں ان کے ہوا کردی
 ہیں۔ جب تک کہ کوئی عدالت جائزہ نہ کا فیصلہ کرے
 دیو سے کڑاں ۱۴ تاریخ بروز اتوار دہرے وقت
 کی تیار کیا گیا۔ باغیچہ ہزار ملازمان دیو سے
 ایک ایک دروازہ کے باہر آئینہ دیو سے کڑاں
 کے متعلق غور کر کے کیلئے منعقد ہوا۔ مسٹر طرے جو
 دیو کے ہاں آج کے جلسہ کا صدر کسی شبہ آدمی کو
 پہنچا، انکے چہرے آدمی کو بنا جاتے ہیں۔ اس
 ایک شخص کو کسی حدادت پیش کی گئی۔
 سرسبز رنگوں کو کڑاں کی فریب سے
 ہوا۔ پیدائشی کہ اب کی کڑاں ہر وقت ناز تھا
 کہ کڑاں کی نہ ہوگی۔ کڑاں وہی سے لائیں
 ان کڑاں کی۔ بلکہ کڑاں کا لڑکے ہوا وہی اس میں
 ان کے ساتھ شریک ہوں گے۔
 مسلم لیگ کی کلکتہ ۲۰ روزہ سوانی الہ آباد
 صدر اکتیو کار نے سکریٹری آل انڈیا مسلم لیگ کو
 کہیں ہے کہ ہر لیگ کی کونسل کے ممبروں کا مشورہ ہونا
 کہ انھوں نے مجھے لیگ کے آئندہ اجلاس کا صدر
 منتخب کیا ہے۔ لیکن میں ابھی وہ جوت سے اس
 وقت کو نہیں نہیں کر سکتا۔ اس لئے میں کونسل سے
 درخواست کرتا ہوں کہ مجھے اس اعزاز سے محروم رکھا
 جائے۔ اور میری بجائے کسی اور صاحب کو صدر منتخب
 کر لیا جائے۔ خود میری الہ آباد میں مسٹر مظہر الحق
 کا نام تجویز کیا ہے۔
 سکے ممبران کونسل سے امرت سرور اور نور
 مستغنی ہونے کا مطالبہ گوروارہ پر بند جبکہ
 نہیں نے یہ ریزولوشن پاس کیا ہے۔ کہ پنجاب کو
 اور جس لیڈر اسمبلی کے غیر متفقہ کا حکم برعکس ہونے
 بعد ایک ہفتہ کے اندر مذکور سب سے مستغنی ہونے
 ورنہ انکو تخرارہ دار قرار دیا جائیگا۔

جاپانی وزیراعظم کا قتل۔ ٹوکیو۔ ۲۰ نومبر۔ وزیراعظم کا قتل
 وزیراعظم جاپان آج شام کو ٹوکیو کے پشین پوسٹ گروا گیا
 اور اس کا قتل رفتار ہو گیا۔
 ترکی پولیس کے محاصرہ میں لندن ہر روز بدتر خرابی
 برطانیہ کی پولیس میں کی حد تاہم پڑاؤ کر رہا ہے۔
 اور اس کی بعض وجوہات کو شورش کی گاہ سے دیکھ رہا ہے۔
 جاپانی وزارت سے شکیاں ۲۰ نومبر کو ٹوکیو کے
 استعفا دے دیا۔ ایک تازہ نام میں مرفوع ہے کہ
 جاپانی وزارت نے استعفا دے دیا۔
 شام میں زبردست جنگ۔ پریس ۲۰ نومبر۔ جزیرہ گورڈ
 کی رپورٹ ہے کہ فرانسیسی دستہ جوں سے تھکے دیرین
 زور کو زد کرنے میں بالکل کامیاب رہا ہے۔ سخت جنگ
 کے بعد غیر کی خندق والی چوکیوں پر قبضہ کر لیا گیا۔ اور غیر
 کو نقصان عظیم پہنچا کر وہاں سے تارکے کے بار بھاگ کر
 زالیسیہ لے گئے، ہاتھوں اور تفریق چھوٹے سا ہوا
 کی سرکوں میں گردوں سے زالیسیہ کی اس قبضہ
 میں شاندار ہمدی اور شوق کی جانب سام کی ضمانت
 کا چین دلائے ہیں۔
 اور پاشا سرحد مشہور روزہ ایسٹریائیڈ پریس
 افغانستان پر کا خاص نامہ نگار لکھتے ہیں کہ سرحد
 افواہ مشہور ہے کہ اور پاشا آج کل روسی ترکستان میں
 کسی جگہ میں۔ چونکہ مصطفیٰ کمال پاشا اور اور پاشا میں
 دیرینہ عداوت ہے اس لئے مصطفیٰ پاشا مطالبہ
 کر رہے ہیں کہ اور پاشا کو روسی علاقے سے نکال دیا
 جائے۔ اور پاشا نے بھی مسلمانوں کے ساتھ دوسروں
 کی ہمدی کے خلاف اظہار تالیف دہی کر کے روسی
 حکام کو اپنا دشمن بنا لیا ہے۔ اب یقین کیا جاتا ہے
 کہ وہ سرحد افغانستان کی طرف آئے کی کوشش کر رہے
 ہیں۔ ہمارے افغانستان میں پناہ گزین ہو جائیں۔
 ترکی فریج کے لندن ۲۰ نومبر۔ جبکہ میں کہانیوں
 فرانسیسی فرانسیسیوں کے درمیان ایک

خفیہ قرار داد کا حال کھلنے سے ابھی پہلی ہے جو
 ہے کہ ترکوں کی۔ ہزار ہزار مسلمانوں کے افسر فرانسیسی
 ہوں گے۔ حالانکہ عہد نامہ بیروت کی مدد سے اس میں
 مسلح فوج رکھنے کی ترکی کو اجازت دے گئی ہے اور
 میں یہ شرط ہے کہ ہر ایک متفقہ طاقت افسروں کی قیادت
 بہم پہنچائے۔
 ہندوستان کی یچینی پریوین سرولیم جانسن
 عوام میں پیش ہونیوالی قرار ملا جس اداں کے
 مطالبہ ۲۰ دیکر اصحاب نے دلائل کے آئندہ اجلاس
 میں منظور نہ کیا قرار داد پیش کرنے کاوش کیا ہے۔
 دلائل کے لیے اجلاس ہندوستان کی موجودہ دہائی کو
 نہایت ہی تشویش انگیز لگا ہوں۔ سے دیکھتا ہے۔
 اور ہر ایک سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس دہائی
 کو دور کرنے کے لئے کوئی نئی کارروائی کرے۔
 سرولیم مسٹر مائیکل سے اس امر کا مطالبہ کریں گے
 کہ وہ مذکورہ بالا قرار داد پر بحث ہونے کے لئے کوئی
 دلائل پیش کریں۔
 معاہدہ فرانسیسی انگریزوں کا لندن۔ ۲۰ نومبر۔
 برطانیہ کو اس کے کسی حکم تھا۔ پریس کا تاثر ہے
 کہ ایک نیم سرکاری بیان میں لکھا گیا ہے کہ فرانسیسی
 و انگریز معاہدہ کوئی نیا معاہدہ نہیں بنیں گے۔
 لاہوری گورنمنٹ کو پہلے سے علم تھا۔ معاہدہ
 معاہدہ ہے جس کا مقصد ۱۰ ماہ پر مبنی ہے برطانوی
 گورنمنٹ کے پاس ہے۔ البتہ اس معاہدہ میں
 بعض غیر اہم ترجیحات ہو گئی ہیں۔ یہ معاہدہ معاہدہ
 سیور سے کے خلاف نہیں کیونکہ مورخہ کرکڑاؤ اس وقت
 کا حکم ہو گیا جبکہ اتحادیوں نے انگریز گورنمنٹ
 کو لندن کا تفریق میں دعو کیا۔
 ۱۹۱۹ء کا انگریزی لندن۔ ۲۰ نومبر۔
 و ترکی معاہدہ کا خاص تاثر پریس کا
 تاثر ہے کہ معاہدہ فرانسیسی و انگریز معاہدہ کے
 متعلق انگریزی فرانسیسی اخبارات میں جو اختلاف
 پیدا ہو گیا ہے اسی سلسلہ میں لائسنس کے اخبارات کا
 میں پیشی سلامی کی ایک چینی شائع ہوئی ہے جنہیں انگریز

HEALFAZL QADIAN

فصل اول فی بیان اہل بیت علیہم السلام و آلہم و انبیاءہم

ابن کی نصرت کے لئے الگ شمار ہوئے

عسی آن یصلحکم من بعدکم

اب گیا وقت خزاں

دنیا میں ایک سببی آیا پڑنے لگا۔ اس کو قبول کیا لیکن کیا قبول کریگا اور جسے نہ اور حملوں سے اس کی سبائی ظاہر کرو گی۔ (النام حضرت شریعہ)

مضامین

مضامین بنام اہل بیت
کاروباری امور

مستقل خط و کتابت بنام

بیتر ہو۔

دینیہ آج
نظم: بہت احمق ہے امام محض
انصار احمدیہ: اعلان ہے
مشکلات کی کوئی
سدا زب سے گئے جو اگر
ہندو کیا جوڑ بیٹھے
فلاحی من چاہتے ہو یا طار
مذہب کے لئے جو اسکے لکھیں گے

ایڈیٹر: مولانا شبی
اسٹنٹ: مولانا محمد خان

نمبر ۲ مورخہ ۲۲ نومبر ۱۹۲۱ء
مطابق برج بھیسج لا اول ۱۳۴۰ھ
جلد ۹

المستبج

حضرت خلیفہ برج ثانی کے احکامات جلد مائل کرنے اور اس میں بہت بیدار کیے گئے دفاتر میں ٹیلیفون لگانے کا جوائنٹس مائل کیا گیا تھا اس کے مطابق فی الحال حضور کے دفتر اور دفتر تالیف و اشاعت و ڈاک میں ٹیلیفون لگایا ہے۔
۴ اگرچہ برج ثانی دہلی کی آمد کے دن قادیان کے ہندوؤں کے پاس اور غیر احمدیوں نے کھلی ہڑتال کی لیکن چار ہی جگہ کے کسی فرد نے اس میں کوئی حصہ نہ لیا۔ حضرت خلیفہ برج ثانی کی طرف خوش آمدید کا تار برج ثانی دہلی کی خدمت میں بھیجا گیا۔ اور اس تقریب کی خوشی میں غبار کی ناکھلایا گیا۔

جماعت احمدیہ اپنے امام حضور

پر مصیبت میں فاقے کو تیار ہیں ہم
ساری دنیا کے ظفا کے کو تیار ہیں ہم
دل میں رہ جائے نہ محمود کوئی میرے آنگ
زندگی تمہ پر فدا کرنے کو تیار ہیں ہم
جس طرح چاہے یہاں چاہے جو چاہے
جو کہے تو بیکرا کہنے کو تیار ہیں ہم
چھوڑ کر خوش خاناب کو چاہینگے
حق تبلیغ ادا کرنے کو تیار ہیں ہم

سر میں ہے جو شہنشاہی میں نور پال
نفرد بدعت کے فدا کرنے کو تیار ہیں ہم
صبر کرنے نہیں جی ہیں بے تابی دل
مشر دنیا میں بپا کرنے کو تیار ہیں ہم
دل تو مدت سے کیا تیرے جوالہ بیارے
جان بھی تن سے جدا کرنے کو تیار ہیں ہم
مال کیا پسند ہے اور جان کی حقیقت کیا ہے
ابرو بکھڑ فدا کرنے کو تیار ہیں ہم
شرم تو ہم سے گھنگارو کی دکھنا یا رہا
دعویٰ شوق و فنا کرنے کو تیار ہیں ہم
کوئی کلفت نہ ہے آپ جو آنا کہیں
در و کی تیرے دوا کرنے کو تیار ہیں ہم

دینیت بہ حال پیشی ساقیو سالانہ پیکر

مذہب احمدیہ کی ترقی و ترقی
مذہب احمدیہ کی ترقی و ترقی
مذہب احمدیہ کی ترقی و ترقی

اخبار احمدیہ

لشکریہ تین احمدیت عبد الرحمن صاحب لکھنے والے نے انگریزی میں لکھ کر دیا ہے۔ جاحدی اخبار ۱۹۵۷ء میں چھپ چکے ہیں۔ اور فریڈم فائٹرز میں ایک پیغام سرحد پہنچا دیا گیا ہے۔ لارڈ شپ کا کوہلو اور پادری ریورینڈ ٹاک شاگ ایم اے اہر پورینڈ ایک ایسی فیملی ایم اے وغیرہ دو زبان لڑکا کو اس امر کا تبلیغ دیا گیا ہے کہ اسے عبد الرحمن صاحب لکھنے والے مسیح احمد صلی اللہ علیہ وسلم پر یا بدھا پر ایک ٹھکانے سے بحث کرنے کو طیار ہیں۔ تبلیغ سب ذیل ہے۔

اے آسمان! تو گواہ رہ کہ میں نے اپنا فرض تبلیغ بٹھانے لگا کو پہنچا دیا۔ اور اپنے متواتر پیچروں کے ذریعہ کو بتلادیا کہ دنیا کا مصلح مرزا غلام احمد صاحب قادیانی جو مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے امام مہدی و مسیح موعود ہے۔ اور بدھ مذہب والوں کے لئے میترا یا بدھ ہے۔ اور ہندوؤں کے لئے کرشن روڈیاں ہے۔ آچکا۔ اور اسکا کام کر گیا۔ اور کہ وہ تمام علامات جو مذکورہ بالا مذہب کے کتب مقدسہ میں مسطور ہیں وہ پوری ہو چکی ہیں۔ اور عین وقت اور ضرورت کی وقت جی اللہ فی صلح الانبیاء آگیا۔ اور وہی مقدس مجبور تھا۔ جو تمام مذاہب کے لئے حکم اور مدد ہو کر آیا اور تمام مذاہب کے بانیوں نے اس مقدس مصلح کی آمد کے بلکے میں جو بدلتی گئیاں کی تھیں۔ وہ سب پوری ہو چکی ہیں۔ اور اس مصلح ربانی نے زندہ مذہب اسلام پیش کیا۔ اور زندہ خدا ثابت کیا۔ جو کروڑوں نگاہوں سے دور اور پوشیدہ ہے

میں اب ریورینڈ فادر ٹاک شاگ ایم اے بالقابہ ریورینڈ ایچ ایچ فیملی ایم اے بالقابہ اور لکھنے والے کے پیچھے دیتا ہوں کہ اگر ہمت ہے۔ تو جو کہ میں نے حضرت علیؑ اور جبرائیلؑ اور مسیح موعود کے بارے میں اپنے سلسلہ تفہیم میں لکھا ہے۔ اس کے ساتھ

تردید کریں۔ میں نے اپنے اقویٰ دیکھو کہ میراث کر دیا۔ کہ حضرت جیسے فوت ہوئے۔ جن کا مادر سرینگر درجہ کفر میں موجود ہے۔ اور آئینہ آگیا۔ جیسے برتا ہوا ہے۔ میرے والا ایماہی کا پروردہ ہو کر آیا تھا۔ اور کہ بعد قادیانی نے ایسے زبردست اور اتھڑی کیے۔ دکھائے جو طاقت اور شوکت میں مسیح موعود کے وجود سے بہت بڑھے ہوئے ہیں۔

ایک مغربی مشنری سیوہلے وزیر تلب سے فتویٰ لیکر مل کر ترک کر دو۔ اور حق کو قبول کرو۔ لیکن اگر اب بھی اپنی لیاقتوں اور علوم کو خلق اللہ کی گراہ کرنے میں صرف کر دو گے۔ تو ہر طرح کے طریباتوں کا گناہ جنہیں آپ گراہ کر سکتے۔ آپ کی گردن پر ہو گا۔ اے خدا تو گواہ رہ کہ میں نے حق پہنچا دیا۔ عبد الرحمن فدا اللہ عنہ

حافظہ درزی اگر کوئی جفاکش سفید رنگ نوجوان قرآن کریم کے حافظ ہوں سادہ روزی یا نائی یا طبیب

تو وہ اللہ تعالیٰ کے لئے اس ملک میں جلد آنے کا لہو دہ کر لیں۔ خدا انکی روزی کا سامان کر دیگا۔ ایسے لوگ بہت کچھ رہیں گے۔ یہ بھی کہا سکیں گے۔ اور سفید بھی جو قرآن پاک کے حفاظ کی بہت ضرورت ہے۔ اگر کوئی صاحب حافظہ نہ بھی ہوں۔ عربی جانتے ہوں اور پیشہ ور ہوں وہ بھی آسکتے ہیں۔ ایسے لوگ اپنی درخواستیں حضرت خلیفۃ المسیح کے ناظر نابینہ دانشمندی کو سمجھائیں۔ اور عاجز کو بھی اطلاع دیں۔ مگر جائیداد کوید و ماؤنکا مخرج مسافر نہ ہو

تصیح افضل منہجہ کے سفر پر جو اعلان کر دیا ہے۔ وہ غلط ہے۔ صحیح یوں ہے۔ کہ حکیم محمد ابراہیم صاحب نے حکیم شاہ نواز کا قلع پرھا

جلسہ سالانہ متعلق نہایت قابل توجہ اعلان

میں نے اخبار فضل کے ذریعہ آٹھ کے متعلق تحریک کی تھی جس کے نتیجے میں ہفتہ تعالیٰ تمام حصوں کو مطلع ہونے

وہ احباب نے پورے کوشش میں۔ جو ہم اطمینان پورا۔ ایسی طرح لکھی۔ کوئی۔ دلیلیں اور گوشت وغیرہ کا انتظام ہو گیا ہے۔ اور جس کے بڑے افواج کے لئے جسے میں خدا کے فضل سے فانی ہو چکا ہوں۔ لیکن ان اشخاص کے علاوہ اللہ بہت افواج ہیں۔ جنہیں متفرق افواج میں کہا جاسکتا ہے۔ جن کی مختصر سی تفصیل بطور نمونہ ذیل میں درج کرتا ہوں

- (۱) کیردھوری کا خیمہ (۲) کوئی لکھنے کا فریج (۳) پنجاب کے ٹھکانے کا فریج (۴) مزدوروں کی مزدوری (۵) کوئی کراہ (۶) چائیاں لوگیاں وغیرہ (۷) فلوں کے طبع کا فریج (۸) گڈوں کا کراہ
- غرض ان متفرق افواج میں بھی بہت سادہ پر خیر ہو جاتا ہے۔ ایسے میں ایک تجویز اس کے متعلق احباب کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ اللہ وہ یہ ہے۔ کہ دو میرا یہ نوٹ ملاحظہ فرما کہ ایک ایک روپیہ فی آدمی دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ میں بھیج دیں۔ خواہ بدھ سنی اور ہندو اور غلام ایک روپیہ کے ٹکٹ لگانے میں رکھ کر بھیجیں یہ چند صرف ان لوگوں سے نہیں مانگا جاتا۔ جنہوں نے آٹھ وغیرہ میں حصہ نہیں لیا۔ بلکہ یہ چند ہر آدمی بھائی سے طلب کرنا ہوں۔ خواہ وہ جملہ کے لئے اس سے قبل کوئی چندہ دے چکے ہیں یا نہیں۔ اور جو کہ ایک تاریخ معین کر دینے زیادہ اہتمام ہو کر آتا ہے اسلئے میں تمام احباب کی خدمت میں گزارش کرتا ہوں کہ ہر صاحب ٹھیک یکم دسمبر ۱۹۶۱ء کو اپنی طرف سے ایک روپیہ دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما دیں۔ اور تصریح سے لکھ دیں۔ کہ یہ جلسہ سالانہ کے متفرق افواج کے لئے ہے۔ یکم دسمبر کو

جمعرات کا روز ہو گا۔ سب صاحب جمعرات کو کسی اور مسجد میں یا ٹکٹ اور جمعہ کے روز تمام سکریٹری صاحبان خوب بھی ملج دریافت کریں کہ کوئی بھائی رہ تو نہیں گئے۔ مگر ایسا ہر جمعہ کے ہفتہ کے بعد انکی طرف سے ایک ایک روپیہ بھیجوا دیں۔ اللہ تعالیٰ میری اس تحریک کا اثر عطا فرمائے اور احمدی احباب کے خوب میں وسعت عطا فرمائے آمین

تم آمین۔ والسلام
سید محمد امجدی افسر علیہ السلام

الفضل

قادیان دارالامان ۲۱ نومبر ۱۹۲۱ء

مشکلات کی کوئی

ہم آگے بڑھیں گے یا پیچھے ہٹیں گے؟

جمعہ پہلے انبیاء کرام کی جامعوں کو ہر قسم کی مشقتوں اور تکالیف کا سامنا ہوا۔ اور جس طرح خدا تعالیٰ کی نافرمانی کر رہے ہیں جامعوں کو گونا گوں مصائب و آلام میں سے گزرتا پڑا۔ اسی طرح اس زمانہ میں حضرت سید علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ بننے والی خطہ انتظامی کی جماعت پر بھی مشکلات اور مصائب کے ایام آئے۔ اور اس سے بھی تکلیف وہ حالات سے گزرتا پڑا۔ جن کا سلسلہ ابھی جاری ہے۔ اور اس وقت تک جاری رہے گا۔ جب تک خدا تعالیٰ اس جماعت میں داخل ہونے والوں کو بھی اسی معیار پر نہ پرکھے جو اس نے پہلے فسادوں کے ذریعہ قائم ہر نبی والی جماعتوں کے لئے رکھا ہوا ہے۔ اور جو یہ ہے۔ کہ

احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا امنا و ہم لا یفتنون۔ کیا وہ لوگ جو ایمان لائے۔ اور انہیں پتہ اپنے نام نہ کی جماعت میں داخل کرانے پر سمجھ لیں گے۔ کہ وہ آزمائش میں نہ ڈالے جائیں گے۔ اور انہیں مشکلات اور تکالیف کا سامنا نہیں ہو گا۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ ان کو یقیناً ایسے ہی حالات میں سے گزرتا ہو گا۔ جن کے ذریعہ ٹھوٹے اور کھرے میں بنا دی اور حقیقی میں نہ ٹھوٹے ان کے لئے قائم ہونے والے ہیں اپنے دلوں میں چھوٹے اپنے میں اختیار ہو جائے۔ ولقد فتنا الذین من قبلہم فلیعلمن الذین صدقوا و لیعلمن الیکذابلین۔

پس چونکہ ہماری جماعت پر بھی مصائب اور آلام کا آنا لازمی اور لا بدی تھا۔ اس لئے آئے۔ لیکن یہ بھی یقینی اور لازمی ہے۔ کہ کاسالی اور کمرانی بھی ہمیں حاصل ہو۔ اور ہم خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے وارث بنیں۔ چنانچہ ہم نہ صرف اس کے آئندہ بچے ہیں۔ بلکہ ہر روز اس کا مشاہدہ بھی کر رہے ہیں۔ اور ہر موقع پر خدا تعالیٰ کی نعمت اور مدد پہنچنے سے بخبردار ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ نا حال ہیں کوئی ایسی کاسالی اور کمرانی حاصل نہیں ہوتی۔ جسے ظاہر میں اور باطن میں کوئی خاص وقت کی نظر سے دیکھ سکیں۔ لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں۔ کہ ہم نے بحیثیت مجموعی مشکلات اور تکالیف برداشت کئے ہونے اس قربانی اور لگاؤ کی کے ظاہر کرنے کا موقع نہیں پایا۔ جس کے نتیجے میں ظہیم الشان اور ہنس دانکس کو نظر آتا ہے کاسالی حاصل ہوا کرتی ہے۔

لیکن اب دقت آگیا ہے۔ جبکہ کئی طرح کی مشکلات اور صعوبات کا وہ گراں ہوائے سامنے کھڑا ہے۔ اور ہم خدا کے فضل کے بھرپور سے جو کر کے میرا فتح مندی میں داخل ہونے کا عزم کر لیا ہے۔ خدا تعالیٰ ہمیں اسی توفیق بخشے۔ اور ہمارے پاؤں کو اس راہ کی خارجی ثبات واستقلال عطا فرمائے۔ اس وقت گراں اور خطرناک کی وجہ سے دنیا کی چوٹ ہو رہی ہے۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ اس کے باعث ایک شور و غبار مچ رہا ہے۔ جو اوقات عالم میں پہلے۔ جس کا اثر ہماری جماعت مختصراً اور غریب جماعت پر بہت زیادہ پڑا۔ اور مصدقہ پڑا۔ کہ ہمارا وہ کام جس کے لئے ہم بدھ گئے تھے۔ اور ہمارا وہ مقصد جو ہماری زندگی کا منہا ہے۔ اس میں رکاوٹیں پیدا ہو گئیں۔

اس نہایت نازک اور خطرناک حالت میں اور ان افسوسناک اور افسردہ کردینے والے حالات میں ہماری جماعت کے کارکن اصحاب نے اپنے مقدس امام کی نظیر شخصیت کو۔

اس نہایت نازک اور خطرناک حالت میں اور ان افسوسناک اور افسردہ کردینے والے حالات میں ہماری جماعت کے کارکن اصحاب نے اپنے مقدس امام کی نظیر شخصیت کو۔

دیکھئے۔ وہ ایسا ہی ہے۔ کہ ہماری انبیوالی تسلیں اس پر جس قدر بھی ٹھہریں۔ بجا ہو گی۔ اور اپنے اسلاف کے اس نفل کو جس قدر بھی عزت اور اہمیت کی نظر سے دیکھیں۔ درست ہو گا۔

مرکز میں رہنے والے یا مرکز کے باہر کام کرنے والے اصحاب کو گذر اوقات کے لئے جو کچھ ملتا ہے۔ اسے ملازمت پیشہ اصحاب کے مشاہدوں سے پہلے ہی کوئی نسبت دینی۔ معمولی معمولی کام

کوئی کام کو جو کچھ ملتا ہے۔ وہ ہمارے بڑے بڑے کارکنوں کو بھی نہیں ملتا تھا۔ لیکن اس وقت جبکہ گراں نے جسے خطرناک حالت پیدا کر رکھی ہے۔ اور بڑی بڑی آمدنیوں والے مشکلات اور مصائب کا شکار ہو رہے ہیں۔ اور ہر جگہ اور ہر مقام پر اخراجات کی مشکلات پیش کر کے انصار کا مطالبہ ہو رہا ہے۔ اور نہ صرف مطالبہ ہو رہا ہے۔ بلکہ اضافہ ہو چکا اور ہوتا رہا ہے۔ اس وقت ہمارے اس جو سوال اٹھتا ہے وہ اضافہ کا نہیں۔ بلکہ تخفیف کا سوال ہے۔ اور اس سوال کا ایسا جواب بخیز ہو کر زیر غفل آگیا ہے۔ اس وقت تمام دنیا کے سختہ پناہی نظیر نہیں رکھتا۔ یہ جواب بہت مفصل اور بہت طویل ہے۔ اور اگر مناسب اور مفید سمجھا گیا۔ تو ممکن ہے۔ فوراً صیغہ بات بالتفصیل پیش کریں۔ ہم اس سے من چند باتیں عرض کرتے ہیں۔

(۱) قرار دیا گیا ہے۔ کہ سب روپیہ یا اس سے زیادہ مشاہدہ لینے والے اصحاب میں فیصدی ماہوار چندہ خاص دیں۔ اور اس کے علاوہ معمولی چندہ بدستور دیں۔ جس کسی کو انجمن کی طرف سے مکان ملا ہوا ہے۔ اس کا ۵ فیصدی تنخواہ پر کرپاؤ منع کرانے۔

(۲) جن کی تنخواہ ۴۰ اور سو کے درمیان ہے۔ وہ ۵ فیصدی ماہوار چندہ خاص منع کریں۔ اور چندہ عام بدستور دیں۔

(۳) کسی کارکن کو ایک سال تک کوئی ترنہ دی جائے۔

(۴) ہر اوپنٹ فنڈ کی۔ ہر ایک سال تک بند کر دیا جائے۔

(۵) سفر خاص حالات میں اگر وہ نہ ضرور میں کیا جائے۔
 (۶) ہمدانی مہینوں کو پناہ فرما آپ برداشت کرنا چاہیے
 اور جہاں ہوں۔ داں کے بعضی احوالات وہیں سے
 ہمدانی کے چاہئیں۔ آئندہ انہیں کو بھی رقم نہیں دیا جائے گی
 (۷) دفاتر کے لئے بہت مختصر کر دئے گئے ہیں۔ اسلئے
 کارکنوں کو پہلے کی نسبت ذریعہ نامی کام کرنا ہوگا۔
 (۸) دفاتر کے احوالات پہلے کی نسبت بہت گھٹانے
 گئے ہیں۔
 ان چند ایک سوئی سوئی باتوں سے ناظرین اندازہ
 کر سکتے ہیں۔ کہ موجودہ حالات میں جماعت کے کارکن
 افراد نے ان باتوں پر دیکھ کر کتنے بڑے کس قدر اذیت
 کا ثبوت ہے۔
 بے شک جس مقدس جماعت کے یہ افراد ہیں جس
 کے کسی کارکن کو اپنی کسی بڑی سے بڑی قربانی پر بھی
 فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ اپنے کچھ وہ کر کے
 کسی پر احسان نہیں کرے گا۔ بلکہ اپنے مولا کی رضا مندی
 حاصل کرنے۔ اور اپنی آخرت سنوارنے کے لئے کرتا
 ہے۔ اور اس اہم کام کو ہر گز کسے کا ثبوت دیتا ہے۔ جو
 اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو
 قبول کر کے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا کیا۔ اس ثبوت
 میں دینی خدمات بجالانے والے ہمارے کچھ بھی اسے اپنی انی
 ضروریات کے لئے ملے۔ وہ بھی خدا کے خاص
 فضل کے ماتحت ہے۔ لیکن کیا یہ ضروری نہیں کہ
 اس قسم کی باتیں دوسروں کے اندر بھی دین۔ کس لئے
 ایشاد اور قربانی کے جذبات پیدا کریں۔ اور وہ بھی جانچ
 ال کو خدا کی راہ میں صرف کرنے میں لگ جائیں۔
 جبکہ ابتدا میں عرض کیا گیا ہے۔ یہ ایام ہماری جانچ
 کے لئے خاص مشاکل کے ایام ہیں۔ لیکن ان کے ساتھ
 ہی یہ بھی ہے کہ کامیابی کی شاہراہ تک پہنچنے کے لئے
 ان مشکلات کو عبور کرنا ہمارے لئے ضروری ہے۔ تاکہ
 جہاں ہم سب اپنے عمل سے اپنے قول کو صحیح اور درست
 ثابت کر کے وہ مقام حاصل کر سکیں۔ جس کا پانا ہمارا حین
 مدعا ہے۔ وہاں ہم عقیدہ نشان کا سیاسی حاصل کے
 دنیا پر ثابت کر دیں۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل اور نصرت

کو جذبہ کشیدہ ہم ہیں۔ اور ہماری جماعت ہی ہوتی
 ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی محنت اور نشان کا ثبوت دے
 رہی ہے۔
 موجودہ حالات میں اگر کوئی بات سمجھنے والے اعلیٰ
 قلب کا باعث ہو سکتی ہے۔ تو وہ یہ ہے۔ کہ الی گنا
 سے ہماری جماعت کا قدم پیچھے نہیں رہے گا۔ اس کے ہی ہے
 اور گزشتہ سال میں جس قدر وہ یہ پیچھے دین کے لئے لپکتا
 کیا جاتا رہا ہے۔ اب اس سے کم نہیں۔ بلکہ زیادہ ہی ہے
 لیکن باوجود اس کے مشکلات ہائیں ہیں۔ اور کھینچنے
 ہمارے لئے اور وہ ہر گز ہمارے لئے دل کے ساتھ ہم کھینچنے
 سے بھی باز نہیں رہ سکتے۔ کہ اپنی مشکلات کی وجہ سے
 بعض نہایت ضروری کام منوی کر دیتے ہیں۔ اور بعض بند
 کر دیتے گئے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ احوالات کے
 مقابلہ میں اہل کافی نہیں ہے۔ اور جس رفتار کے
 ساتھ ضروریات بڑھ رہی ہیں۔ اس رفتار سے آگلی
 میں اضافہ نہیں ہوا۔ اگر اضافہ کی رفتار بھی وہی آگلی
 جو ضروریات کی ہے۔ تو آج میں ان ناخوشگوار حالات
 ڈگلا رہا ہوتا۔
 اس وقت ہماری جماعت مشکلات کی کسوٹی پر پرکھی
 جا رہی ہے۔ اہل اب وقت ہے۔ کہ ہم اپنے خالص
 اور کھرے ہونے کا ثبوت دیں۔ اور ایسا ثبوت دیں کہ
 دشمن بھی اس کا اعتراف کریں۔
 لیکن اگر ہم نے اب بھی سستی دکھائی۔ اور غفلت
 کا کام لیا۔ تو یاد رہنا چاہیے کہ کامیابی کا وہ مینار
 جس تک ہم پہنچنا چاہتے ہیں۔ اور کامیابی کا وہ زمین
 جس پر ہم چڑھنا چاہتے ہیں۔ ہم سے دور اور بہت
 دور ہو جائیگا۔
 اس بات کا ثبوت کہ اگر بڑھنا چاہتے ہیں یا پیچھے
 ہمارا آئندہ طرز عمل دیگا۔ خدا کے ہم ایک ہی جہاں
 پہنچے نہ آئیں۔ بلکہ سرگرمی کے ساتھ آگے بڑھتے
 چلے جائیں۔ کوئی دن ہم پر ایسا طلوع نہ ہو۔ اور کوئی
 رات ہم پر ہمیں نہ آئے۔ کہ ہمارا قدم آگے بڑھنے
 کی بجائے پیچھے ہٹے۔ یا جہاں پہنچنا چاہتے ہیں
 ٹھہر جائیں۔

مسلمانوں کے لئے چھوڑ دینے
 ہمدانی کے لئے
 ہمدانی کی چھوڑ دینے
 ہمدانی کے لئے
 گوشت استعمال کرنے کی مذہبی اجازت سے وہ ہمدانی
 کا مطالبہ جس قدر ضرور ہے کیا جا رہا ہے۔ وہ ہمدانی
 لیڈر کی طرف سے تقریب سے ظاہر ہے۔ اور اس کے لئے بغیر
 اتحاد ہونا قطعاً ممکن بنایا جا رہا ہے۔ لیکن اس کے لئے
 میں ہمدانی کو کہہ رہا ہوں ہے۔ وہ اب تک نصرت سک
 خلافت میں ان کی زبانی ہمدانی تک محدود تھا۔ مگر
 اس سے کسے بڑھ کر عملی طور پر جو سب سے بڑی قربانی کرنا
 چاہتے ہیں۔ وہ بالفاظ "اور گزشتہ" ہیں۔
 ہم ہمدانی میں پرچار کرینگے۔ کہ وہ اول تھاں
 کو ہی اقلی چھوڑ دیں۔ تاکہ مسلمان بھائیوں کو شمال
 کر سکیں۔ اور خاص کر سوز کا ماس تو ہمدانیوں کو
 چھوڑنا ہی پڑیگا۔ تاکہ مسلمان بھائیوں کا دل خوش
 (۱۰) اور تو مسلمانوں
 لیکن اس قربانی کی حقیقت میں سے ظاہر ہے کہ ہمدانی
 کا اور خاصا آریہ صاحبان کا دعویٰ ہے۔ کہ ان کا مذہب
 انہیں اس لئے گوشت استعمال کرنے کی قطعاً اجازت نہیں
 دیتا۔ اب اگر وہ اس کے چھوڑنے کی قربان کرینگے۔ تو
 کسی پر احسان نہیں ہوگا۔ بلکہ اپنے مذہب کا ایک بھولے
 ہونے حکم پر عمل کرینگے۔ باقی رہا سوز کا گوشت استعمال
 نہ کرنا اس کے متعلق انہوں سے کہنا بڑے کسی کہ جن کے لئے
 اتنی بھی غیر نہیں کہ کڑی کے سوز کا گوشت استعمال کرنے
 کی مسلمانوں کو قطعاً مہر نہیں۔ وہ مسلمانوں کے امتحان کے
 مجوزہ کہلاتے ہیں۔ اگر کوئی اسے استعمال کرے گا۔ تو وہ
 صرف اس مسلمانوں کی کسی قسم کی دل آزاری نہیں۔ بلکہ
 ایسا طبع سے خوشی ہو سکتی ہے کہ یہ ناپاک چیمہ جس قدر کہ ہو
 اسی قدر اچھا ہے۔
 پس گائے کو چھوڑنے کے مقابلہ میں گوشت کا استعمال نہ کرنا
 سوز کا گوشت کو بالکل چھوڑنا کوئی ایسا بات نہیں جس سے
 مسلمان مطمئن ہو سکیں۔ بلکہ اس قسم کی تجاویز اس سے ہیں
 زیادہ شکوک اور شبہات پیدا کرنے کا باعث ہوئی کہ ہمدانی
 اتفاق و اتحاد کو عملی طور پر کچھ کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں

اگر چہ میں ان کی خواہشات پر بحث نہ کرنا چاہتا ہوں اگر
 ضمنی طور پر ان کا ذکر آجائے۔ زفر۔ جناب اس کے
 طور پر کہ ہے۔ میں اس پر پہنچا ہوں۔ کہ ہم لوگوں سے
 نیک کام نہیں کر سکتے۔ حضرت خلیفہ اولؒ نے فرمایا کہ
 اگر میں لوگوں میں رکھ سکتا۔ یہ طریق صحیح ہے۔ غلط یہ بحث
 الگ ہے۔ جو میں وہ کام دیکھتا ہوں۔ آپ لوگوں کو
 کھو کر دیتا ہوں۔ مگر میرے نزدیک لوگوں سے یہ
 کام نہیں ہو سکتا۔ جہاں تک میں نے غور کیا ہے۔ جو
 اسلام میں اسلام کا کام کر کے۔ سے لوگوں کو بتائیں
 تھا۔ انکی وجہ سے۔ کہ اسلام کی خدمت لوگوں کے لیے
 نہیں ہو سکتی۔ اور وہ شخص جو کسی مقررہ رقم کی خاطر خدمت
 اسلام کر رہا ہے۔ انکی خدمات پر ترقی اسلام کی بنیاد رکھنا
 نہیں ہے۔ خدا کے جلال کی انکار نہیں شخص کے کام پر
 رکھنا جس کے نزدیک وہ چیز نہیں تو ہم نہیں بالکل جہت
 ہے۔ یہ وہ کار شہ سب سے کمزور رشتہ ہے۔ اور
 خدا کے جلال کا رشتہ بہت ہی بڑا اور اہم رشتہ ہے
 یہ بھی پسند نہیں کرنا چاہیے۔ کیوں کی تربیت لوگوں
 کے ذمہ ہو۔ میں بھی نہیں چاہتا کہ میرے آرام کی
 امید کی گئی ہو کہ اس کے پاس ہو۔ بلکہ میں اپنے بچوں کی
 تربیت اور اپنے آرام کی چیزیں اگر کسی کے سپرد کرنا
 دیتے اعلیٰ سے اعلیٰ اور قریب سے قریب کے رشتہ داروں
 میں سے ایک سے نہ کرنا چاہتا۔ یعنی اپنی بیوی کے سپرد
 بچوں کی تربیت کروں گا۔ اور میری آرام وہ اشیاء
 بھی اسی کے قبضہ میں ہوں گی۔ جس طرح میری ذات کے
 متعلق ہر ذمہ داری کا کام ذکر کے سپرد نہیں۔ بلکہ میرا
 کے سپرد ہو گا۔ اسی طرح میری بیوی کو بھی پسند نہ کرے گی۔ کہ
 اس کے آرام کا سوال لوگوں کے سپرد ہو۔ بلکہ وہ اپنے
 آرام کا انتظام میرے سپرد کرے گی۔

اسی قسمی چیز ملازموں کے سپرد نہیں کی جاسکتی۔ ذکر
 خواہ ہزاروں کا ہو یا چند روپیہ کا۔ تاہم ذکر ہے۔
 اسلئے ذاتی آرام کا کام اس کے سپرد نہیں کیا جاسکتا
 اسی طرح دین کا کام بھی قطعاً قطعاً ذکر کے سپرد نہیں
 ہو سکتا۔

خدمت دین کے لیے صحابی
 ضروری ہے۔ نہ کہ لوگوں کی
 اگر یہ سب باتیں ہیں اور
 ضروری ہے۔ اگر اسام
 ادا کیا تھا۔ اور اسلئے حضرت
 صاحب فرماتے تھے کہ میں۔ اس کام کا کام اور
 میں کی خدمت اور صافیت کا کام ذکر لوگوں کے سپرد نہیں
 کیا جاسکتا۔ اور اگر کہا جائے تو جرم ہو گا۔ منہ اور غو
 رو۔ میں اسوقت کوئی ایسی زبان نہیں بول رہا۔ جس کو تم
 نہ سمجھ سکو۔ میں اسی عبارت میں باتیں کر رہا ہوں۔ جو
 تمہارے فہم سے مالاہو۔ تمہیں جس قدر اظہار ملا
 کی قاصدیت ہے۔ اس کے مطابق میں صاف صاف باتیں
 کسی الجھاؤ کے کہتا ہوں۔ کہ خدمت دین ایک ایسا خزانہ
 ہے۔ جس کو ہم لوگوں کے سپرد کرنا خلاف تجربہ و
 فلاں عقل سمجھتا ہوں۔ تو اگر یہ کار شہ ضامن ادنیٰ اور
 بہت ہی کمزور رشتہ ہے۔ اور یہ کام ان کے سپرد نہیں
 کر سکتا۔ جن کا سب سے ساتھ اشتراک و رشتہ ہو۔ بلکہ اس
 کام کے لئے ان لوگوں کی ضرورت ہے۔ جو عربی میں آقا
 جملانے میں یا جن کے پرانے زمانے میں حواری بھی کہتے
 تھے۔ خدمت دین کا کام ملازموں کے سپرد نہیں ہو
 سکتا۔ بلکہ اصحاب کے سپرد ہو سکتا ہے۔ صحابی وہ ہے
 جو حق صحبت چاہتا ہے۔ وہ کوئی مقررہ رقم نہیں مانگا
 حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) دین میں جو لوگ تھے
 صحابی تھے تو کرنا تھے۔ اور جنہوں نے خدمت
 دین کی وہ مال کے لئے آپ کے پاس نہ آئے تھے
 انہیں سے وہ لوگ جو دینے ہوئے دولت بھیجے جھوڑگو
 وہ اس دولت کے لئے نہ آئے تھے۔ نہ بارشاہت ان کا
 مقصد تھا نہ گزریاں۔ یہ دولت اور رہتے جو ان کو
 محض بطور تحفہ تھے نہ کہ بطور بدلہ کے۔ وہ لوگ صرف محمد
 (صلی اللہ علیہ وسلم) کی صحبت چاہتے تھے۔ وہ اصحاب

تھے۔ ملازم نہ تھے۔ وہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ہر ایک
 کام کرنے کو تیار تھے جس کو ملازم نہیں کر سکتا بارشاہ
 کا یا ملازم بھی اگر ہو تو اسلئے کہ وہ کوئی تکلیف
 نفرت محسوس کرتے۔ مگر ان لوگوں کو موقع پڑے۔ تو ان
 کے اٹھانے میں بھی شہادت دہی۔ صرف ان کے ہاتھ نہ تھے
 بلکہ فخر سمجھتے تھے۔

صلح حدیبیہ کے وقت پر کہ والوں نے اپنے بیٹے کے
 ایک امیر کو شرائط صلح کے تصدیق کے لئے بھیجا۔ وہ آیا
 اور اپنے بھائی کو لیا۔ ان لوگوں پر جو تھامے گئے وہ میں
 بھر رہا تھا۔ وقت پر یہ نہیں جھوڑ کر بھاگ جائینگے
 بھروسہ بھائیوں پر ہوتا ہے۔ کیا تم ان کی خاطر بیانیوں
 سے بھاگتے ہو۔ اس لئے یہ کہا۔ مگر ان لوگوں کی جو ہمت
 تھی ملازم نہ تھے۔ کام دانت تھی۔ یہ کہ انحضرت کے
 خدو کو زمین پر نہ گرنے دیتے تھے۔ بلکہ انھوں پر
 لیتے اور جسم پر مل لیتے تھے۔ اور دھوکے بانی کا
 ایک قطرہ تک زمین پر نہ دینے دیتے تھے۔ ہر ایک
 سے حاصل کرنا چاہتا تھا اور ایسی حالت تھی کہ قریب تھا
 ان کی ٹانگیں ان میں ہوا جیل جائے۔ وہ داپس گیا
 اور جا کر کہا۔ کہ میں نے فیہ و کسری کے دربار دیکھے
 ہیں۔ مگر ان کے درباری بھی اتنے جاننا نہ دیتے
 جتنے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھی ہیں۔

یہ کیا بات تھی۔ یہی کہ فیہ و کسری کے دربار میں
 ملازم تھے۔ اور انحضرت کے ساتھ اصحاب تھے
 ملازم نہ تھے۔

وہ رسول کریم کے گرد کسی مساعدا کے لئے بیٹھ
 تھے۔ بلکہ آپ کی صحبت کے لئے تھے۔ اسلئے وہ اپنا
 کی پرداہ نہ کرنے تھے کہ کچھ ملتا ہے یا نہیں۔
 پس جب تک یہ خصوصیت نہ ہو۔ اور اس بنیاد پر کام نہ
 ہو۔ کچھ نہیں ہو سکتا۔

احمدیت نئی چیز نہیں
 اسلئے میں کہوں کہ بنانا ہوں
 کہ میرا عقیدہ ہے۔ کہ جو کچھ
 آج سے پاس ہے یہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ہی چیز ہے
 جو دوبارہ داپس آئی ہے۔ یہ کوئی نئی چیز نہیں۔ ایک
 طرح نئی ہی لکھا جاتی ہے۔ اور وہ اس طرح کہ دوبارہ

خدا سے ملنے کے لیے یہاں آگئے ہیں۔ اور سماجی تہذیب چاہتے ہیں۔
وہ ہماری انگلیوں کا خمد اور دل کی ٹھنڈک ہیں۔ سماجی
تفصیح انہیں چاہتا ہے۔ اور جو خواہ کے لئے آئے ہیں وہی
ان کو کہاں ہوں۔ خواہ وہ وہی ہی ہیں کہ تمہارے لیے وہ ہے
اور ہمارے لیے +

اگر تم سب الگ ہو جاؤ
اپنے دلوں کو ٹٹو۔ جو کچھ میں
صاف صاف کہہ رہا ہوں۔ اسی
طرح صاف دیا تدری کی کو نظر
نہیں چاہئے۔ عزت نہیں مطلوب نہیں۔ چاہ وہ چشم ہوا
غرض نہیں شکر خدا اور اگر رسول کی خوشنودی کی حصول
کے لئے اس کے خلیفہ کی صحبت اور معیت چاہئے ہو تو تم
طرح بھائی ہو راورد یا وی بھائی سے بھی بڑھ کر بیک
ہو۔ لیکن اگر یہ نہیں کر سکتے۔ تو تم صاف صاف کہہ دو۔ کہ
اذھب امت وربک فقاتلا اناھنما قاعدہ
جس طرح یہ کہنے والے بیٹھے ہے۔ اور خدا اور خدا کے
رسول نے موعود ملک کو فتح کیا۔ اسی طرح اگر تم میں ایسا
کہنے والے پیدا ہو جائیں۔ اور وہ صاف کہیں۔ تو
پیرادل نہیں گھبرائے گا۔ اور میں پسے پسے کہتا ہوں۔ اگر
اسکے بھی یہ کہہ دیں۔ اور ایک بھی صحابی نہ ہے۔ تو
بھی یہ ادل نہیں گھبرائے گا۔ بلکہ وہ کام چوتھا

ہوئے مجھے اس حالت میں ہو رہا ہے۔ میں یقین
 کوٹا ہوں۔ جب تم نہیں رہو گے۔ اس سے بہت جلد
 مجھ لکے سے خدا کرا لینگا۔ کچھ اب تو کل پر انسانوں
 کے واسطے کا بروہ پڑا ہوا ہے۔ اور مجھے بروہ خدا
 نیگا۔ اور اس کام کو انجام دیگا۔ میں تم اپنے دلوں کو ٹھوکر اور
 دونوں صورتوں میں سے جس سے تم کو تم پسند کرنے ہو اس کے متعلق
 صاف طور پر طرح میں بنا دیا ہے۔ تم مجھے بتا دو :

تفسیر ۲۴۰ کنبراہ کے اخبار میں حضرت غنیہؓ کی ڈائری کے زیر عنوان جو یہ الفاظ شامل ہے یہاں لفظ "آئینہ کائنات" کے بعد التبعین میں حضرت اندکس الطارقؓ کی مائیت لفظ "تفسیر" لکھا ہے۔ اصل میں یوں ہے:۔

۲۴۔ اکتوبر ۱۹۷۱ء کے اخبار میں حضرت خلیفہ مسیح

۱۔ اہل کفر کا کہنا ہے کہ محمد (علیہ السلام) نے حضرت اقدس الطارف کی حمایت

حضرت شیخ قدوسی کا مکتب

مولوی محمد علی صاحب نے ہمارے (مباحثین) بعض دوستوں کی تقریرات پر جس کی ہم اعلان سے یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ سب کا مذہب یہی تھا کہ حضرت شیخ مودودی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حد تک بعض انہیں نے ذلیل کیا کہ حضرت شیخ مودودی کی محبت سے گویا دنیا ان میں تشفی نہیں دے سکتی اور بعض وہ کہ مذہب یہ کہ قادیان میں نہیں ہے۔ بلکہ جیسے اپنی غیر سادہ من کے ساتھ تھے وہ بعد میں اس کے ہاں کشتی چھلان کی جو قریب زبانی ہی میں ہی وہ مطلب ہی نہیں نکلتا جو مولوی صاحب نے لکھا ہے۔ ملام و قادیان بعض حالات کو دیکھ کر کھنگھلی گئی ہیں۔

میں مولوی محمد علی صاحب کی جو ہمیشہ کے مدافین چند بزرگوں کی تحریریں پیش کرتا ہوں جو قریب کی خلافت کے زمانے کی ہیں بلکہ شیخ کے بعد حضرت شیخ مودودی کے سامنے کی یہ ناکہ کسی سہا سہا و انتہا کے حق ہوئے ہرگز نہ۔

اس سلسلہ میں مولانا صاحب کو ہم جس نوعیت کے مسائل کا رد کے خطاب سے سزاوارتہ رہا کی تو براہ فضل مودودی کے کتب خانہ میں پیش کر چکا ہوں اس میں حضرت شیخ کا لفظ نہیں بلکہ یہ ثبوت بھی ہے کہ آپ شیخ مودودی کو اپنی رائے سے کہ انبیاء و سلف کا کلام کا ایک کلمہ نہ کہتے تھے۔ اس تحریر سے کہ دوسرا مطلب نکل سکتا ہے۔

مولوی محمد علی صاحب پیش کریں۔ مولوی عبدالحکیم کے کمال ہونے کو مولوی صاحب انکار نہیں کر سکتے حضرت اندس نے ان کی شان میں یہاں تک کہ ان کے دامن کو دن شاہ خونی عبدالحکیم۔

اسی سلسلہ میں مولانا صاحب نے مولانا صاحب مودودی کا پیش کرتا ہوں۔ وہ اب آپ کے ذہن میں گریختے ہوئے یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ شیخ مودودی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ حیات میں ان کے سامنے دارالافتاء میں ان کا کیا مذہب کیا عقیدہ تھا۔ یہ خوب ذہن نشین کر لیجئے کہ شیخ مودودی نے خود اپنے صاحب کو بطور ایک انھری کے نہیں پیش کرنا۔ بلکہ میں آپ کی طرح یہ دکھانا چاہوں کہ اس وقت جو بڑے اور قوی کچھ جانتے تھے ان کا مذہب کیا تھا۔ ملاحظہ ہو۔ جلد ۲ ازادی شہ ۱۳۰۲ھ جلد ۱ اول تو دینہ الاسلام کے تحت یہ عبارت ہے۔

جناب رسالت الہی کے لیے کہ جس کی تصنیف میں معروف ہیں پھر مولوی سید محمد حسن صاحب کا خطبہ وحدہ حضرت شیخ مودودی کے

سید مبارک ہیں۔

یہاں مولانا صاحب نے لکھ دیا کہ رسول اللہ و خاتم النبیین پر چڑھا گیا۔ اس سے پہلے جہاں الذین یعلمون و رسول اللہ و خاتم النبیین سے کہیں یعلمون سے جو مقبول کوئی مثال ہے یہ ملاحظہ ہو کہ وہی وہاں کا سلسلہ خاتم النبیین کے بعد ہی جاری ہے۔ لہذا ان کے مسائل و مسائل میں ان کی ہر بات میں ذکر بیان و بیان کا ملکی مسائل میں کہیں مخصوص ہے۔ پس ان کے مسائل میں کہہ دے کہ کسی رسول کا ان کے ختم نبوت سے منافی نہیں کیونکہ اس کے بعد یہ پیرا کہ تمام کلمات و مراتب نبوت اس بات مبارک پر ختم ہو گئے۔ ہاں کوئی دیر باقی میں جو کسی اور صاحب کا وہ ان کو نہیں دیکھا۔ بشکوہ میں ہم ایک حدیث ہے۔ کہ ختم نبوت ان کے خلاف علی صفا جہاں انہیں ہر جہاں صاف صاف ہے کہ ختم نبوت ہی ہوگا۔ پھر اس کے بعد کلمات و اب سے لفظ حاد و کھوپڑی سے من قبل باقیہ صفا لفظی شک و شبہ نہ کہہ سکتے ہیں اذہا لکھتے لفظ نبی بعث اللہ من بعد رسول لا یزید منہ کما کہ اس میں پیش کرتے ہیں کہ انت خاتم النبیین ایک شخص یا ہی کہے گی۔ کہ اب میرے بعد کوئی رسول نہ ہوگا۔ حالانکہ حق بات یہی ہے کہ حضرت خاتم کا مذہب ہے۔ کہ قولا اللہ خاتم النبیین و لا یزید منہ لہذا نبی بعدی (یہ تو کہہ کر خاتم النبیین ہے۔ مگر اس پر یہ مان نہیں کر سکتے کہ قیامت تک کوئی نبی نہ ہوگا۔ اور پھر یہ کہ قرآن مجید میں ہے۔ ومن یصلح اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والصلحاء و الصالحین اب اللہ واداس کے رسول کی اطاعت مدین ختمہ اور صلح ہو جائے سب جانتے ہیں مگر یہی ہر نابینا کو ملنے جانتے ہیں۔ حالانکہ ان النبیین اسی آیت میں مذکور ہے۔ ۱۳ ازادی شہ ۱۹۰۲ء

کس خطبہ کے الفاظ کو صاف ظاہر نہیں کہ اس وقت حضرت شیخ مودودی نے خود لکھا کہ لایک تمام جگہ شیخ مودودی حضرت شیخ مودودی کا مذہب یہی تھا کہ خاتم النبیین کے بعد نبی آسکتا ہے۔ مگر یہی آیت کہ میں کی نبوت اور دیگر انبیاء کی نبوت میں امتیاز نہیں ہے کہ میں نبی ہوں۔ لہذا وہ اس سے کہ انھری کے نہیں پیش کرنا۔ بلکہ میں آپ کی طرح یہ دکھانا چاہوں کہ اس وقت جو بڑے اور قوی کچھ جانتے تھے ان کا مذہب کیا تھا۔ ملاحظہ ہو۔ جلد ۲ ازادی شہ ۱۳۰۲ھ جلد ۱ اول تو دینہ الاسلام کے تحت یہ عبارت ہے۔ جناب رسالت الہی کے لیے کہ جس کی تصنیف میں معروف ہیں پھر مولوی سید محمد حسن صاحب کا خطبہ وحدہ حضرت شیخ مودودی کے

ایک سبب کے مضمون کا ذکر خود مودودی نے کیا۔ کہ بعض اوقات

قادیان میں سکنی زین

۱۔ محلہ دارالرحمت میں سکنی زین فی مرلہ زمین فی احوال ختم ہو چکی ہے۔ مگر قادیان کے قریب احمدیہ مسجد کے پاس نہایت عمدہ موقع کی زمین موجود ہے۔ قیمت حسب موعده ۱۰۰۔ ۵۰۔ ۵۰۔ ۵۰۔ ۵۰۔ فی مرلہ ہے۔

۲۔ محلہ دارالفضل شرقی میں سکنی زین فی مرلہ والی زمین مل سکتی ہے۔ نیز اس محلہ میں بلب سڑک کا ایک یعنی سڑک موضع کھارابہ بھی جگہ موجود ہے۔ قیمت حسب موعده ۵۰۔ ۵۰۔ ۵۰۔ ۵۰۔ ۵۰۔ فی مرلہ ہے۔ محلہ دارالفضل غربی میں جگہ فی احوال ختم ہو چکی ہے۔

۳۔ محلہ دارالفضل شرقی کے جنوب شرق میں سڑک موضع کھارابہ کے اوپر ساٹھ گھنٹہ قابل زودعت موجود ہے۔ خریدنے والوں کو سارے کھیت لینا ہوگا۔ اور اسے اپنے چھوٹے چھوٹے چھوٹے۔ کوئی کھیت ۵ کان کا ہے۔ کوئی ساڑھے چار کا کوئی آٹھ کا وغیرہ وغیرہ موعده ۱۰۰۔ ۵۰۔ ۵۰۔ ۵۰۔ ۵۰۔ فی مرلہ ہے۔

نوٹ ہے۔ بڑی سڑک کے اوپر کسی موعده پر بھی دوکان سے کم جگہ نہیں دیکھائی۔ مگر اندرون محلہ میں مرلہ بھی جگہ مل سکتی ہے۔ بلکہ مستثنائی طور پر ایک مرلہ بھی نیز اندرون محلہ بھی باقاعدہ رستے اور گلیاں چھڑی جاتی ہیں جہاں دوکانیں مل سکتی ہیں۔ شرح مرقومہ ہے۔ قیمت نقد و قسط کی جاتی ہے۔ اس ایسا ہو سکتا ہے۔ کہ قیمت قسط وار جمع ہوا جیسا ہے۔ پھر جب پوری قیمت جمع ہو جاوے تو جس جگہ مناسب قطعہ خالی ہو مل سکتا ہے۔ اور تمام خریداروں کے ساتھ یہ شرط ہوتی ہے۔ کہ وہ اپنی ضرورت کیلئے جگہ خریدیں۔ تجارت کرنا مقصود نہ ہو۔ اور نیز یہ کہ خریدنے کے بعد ایک سال کے اندر اندر کم از کم چار روپے اسی کی بنیادیں لگوا کر اپنے حدود قائم کر لیں۔

مرزا بشیر احمد
قادیان

مگر چونکہ میں جانتا ہوں کہ یہ دانا شخص ہے۔ اس لئے میں اپنی رائے کو اس شخص کی رائے پر قربان کرتا ہوں لیکن اگر کوئی شخص ایک بات کو غلط سمجھ کر اور اس کی غلطی پر مصر ہونے کے باوجود پھر ظاہر میں تو اس کے مطابق قائم کرتا ہے۔ مگر باطن میں اس کا مخالف رہتا ہے اور موقعہ کا منتظر رہتا ہے۔ تو اس کا یہ فعل ناواقف ہے۔ اور دیانت کے خلاف ہے۔ جب تک تم میں یہ بات پیدا ہو کہ خواہ سیاسی معاملات ہوں یا دینی یا تمدنی یا کوئی اور ان میں دیانت کے پہلو کو مد نظر رکھو۔ تم مستحق عزت نہیں ہو گے۔ نہ انسانوں کی نظر میں نہ خدا کی نظر میں کیا مسٹر گاندھی مسلمانوں اور دیانت تو دیانت اگر دیانت کے بغیر خواہ جس کی شکل بھی اختیار کی جاوے تو انسان کی ایک عزت قائم ہو جاتی ہے۔ مثلاً مسٹر گاندھی ہیں۔ میرے نزدیک اس وقت ان کے سب کے سب افعال دیانت و امانہ نہیں۔ پہلے میں یہ سمجھتا تھا کہ ان کا ہر ایک فعل دیانت داری سے ہے مگر اب اس قسم کے واقعات پیدا ہونے میں جن کے باعث میں نے اپنی رائے کو بدل لیا ہے۔ اور میں کہتا ہوں کہ مسٹر گاندھی کے رویہ میں صداقت و سچائی کا نام کرنا ہے۔ اور وہ درحقیقت ہندوؤں کو فائدہ پہنچانا چاہتے ہیں۔ مسلمانوں سے ان کو کوئی سچی بات نہیں۔ چنانچہ ابھی جو رسول نازمانی کا رپورٹیشن پاس ہوا ہے۔ اس میں شرائط اس قسم کے رکھے گئے ہیں جن کی وجہ سے بالعموم مسلمان ہی اس فیصلہ پر اہل کار بند ہونے والوں میں سے ہوں گے۔ اور اس کا برا نتیجہ بھی زیادہ انہی کو بھگھنا پڑیگا۔ ایک شرط یہ ہے کہ جو لوگ رسول نازمانی کرنے کیلئے آمادہ ہوں۔ چھوٹ چھات ترک کر دیں۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ ہندوؤں نے تو جیسا کہ ہزاروں سال سے تجویز ہو چکا ہے اس امر کو چھوڑنا نہیں اور اس طرح اس کام کے وہ مجاز بھی نہ ہونگے پس مسلمانوں پر بھی بالعموم (مستثنیات کو علیحدہ کر کے) اسکا بار پڑیگا۔ اس کا نتیجہ کیا ہو گا؟ سب سے پہلے جو قوم توپ کے منہ کے آگے رکھی جائے گی وہ مسلمان قوم ہوگی۔ اسی طرح غلطی شریعت علی صاحبان کے معاملہ میں ان کی قید کے بعد جو یہ مسٹر گاندھی نے اختیار کیا

وہ ان کی بہت بڑی ہمدی کا پتہ نہیں دیتا۔ ان تمام باتوں کے باوجود مسٹر گاندھی کے اعمال کی ظاہری شکل ریانت دارانہ ہے۔ اس لئے گورنمنٹ بھی یہی سمجھتی ہے اور انگریزی اخبار بھی گورنمنٹ اور انگریزی اخبار علی شریعت علی کے پر عمل کو شراعت سمجھتے ہیں۔ مسٹر گاندھی کو جو کہ خود وہ اس سے کچھ جاسکتا ہے۔ کہ اگر انسان کے اکثر افعال دیانت داری پر مبنی ہوں اور وہ اپنی وضع دیانت دارانہ رکھے تو وہ بھی عزت حاصل کر لیتا ہے۔ اس نصیحت کے بعد ایک امر کے متعلق خاص نصیحت کرتا ہوں۔ معاہدہ جس طرح بنایا گا گورنمنٹ سے ایک معاہدہ ہوتا ہے۔ اسی رنگ میں مذہبی سلسلوں میں بھی ہے جو لوگ ایک ملک میں رہتے ہیں۔ وہ ان کی قائم شدہ گورنمنٹ سے نکال ایک معاہدہ کیا جاتا ہے۔ یہ عہدہ ہی نہیں کہ اس معاہدہ پر دستخط بھی ہوں۔ بلکہ ہر ایک عقلمند اپنے آپ کو ایک معاہدہ کا پابند خیال کرتا ہے۔ اسی طرح جو لوگ مذہبی سلسلوں کو قبول کرتے ہیں۔ ان کے متعلق بھی جاتا ہے کہ یہ اس سلسلہ کے احکام کے پابند اور اس انتظام کے ماتحت ہیں۔ جو اس سلسلہ کے منتظموں یا منتظم نے قائم کیا ہے جس طرح دنیاوی گورنمنٹوں کے ماتحت رہنے والوں کے متعلق سمجھا جاتا ہے۔ کہ یہ اس کے احکام کے پابند رہینگے۔ اسی طرح مذہبی سلسلوں میں داخل ہونے والوں کے متعلق بھی یہی سمجھا جاتا ہے۔ کہ انہی کو منیجے۔ اگر کوئی شخص اس انتظام کی پابندی نہ کر سکتا ہو تو دیانت داری چاہتی ہے کہ وہ کہہ دے کہ میں پابندی نہیں کر سکتا۔ اور اگر کر سکتا ہے تو کرے ہمارے سلسلہ کے اب میں بتاتا ہوں کہ ہمارا قیام کی غرض بھی ایک روحانی سلسلہ اور ایک انتظام ہے۔ جس کی غرض یہ ہے کہ اسلام کی ترقی اور اشاعت ہو۔ اور ہماری آئینہ سلسلوں میں دین کی محبت اور دین کا جوش اور دین کیلئے خلوص پیدا ہو۔ اور تمام احوال خدا تعالیٰ کے مقدس دین کے جھنڈے کے نیچے آجائیں۔ اور دشمنوں کو

بھی آلودہ کریں۔ کہ وہ اس عمل کو قبول کریں۔ اور اسلام کی خیر فائزوں کو ایک جگہ کی دسی گئے اندر باندھ دیں۔ غرض یہ نہیں کہ ایک سلسلہ قائم کیا گیا ہے جو شخص اس سلسلہ میں داخل ہوتا ہے۔ اسکا ایک معاہدہ ہوتا ہے۔ کہ وہ ان طریقہ کا پابند ہوگا جو اس انتظام کے ذمہ دار قائم کریں۔ جس طرح دنیاوی بادشاہ اور رعایا کا تعلق ہوتا ہے۔ اسی طرح منتظموں کے خیالات کی پابندی منسلکین سلسلہ کے لئے لازم ہے۔ اگر ان کو وہ طریق جو منتظمین پیش کرتے ہیں۔ ناپسند ہو۔ اور وہ اس کے مخالف ہوں اور دل میں اسکی خرابی کو محسوس کرتے ہوں۔ تو دیانت کے خلاف ہو گا۔ کہ یہ ظاہری طور پر اسکی پابندی کریں۔ اور دل سے اس کی تباہی کے منصوبہ میں ہیں یا اب رد یہ اختیار کریں جس سے وہ کام خراب ہو جائے۔ جو ہم سے ملکر کام نہ کر سکیں اب میں بتاتا ہوں کہ وہ جدا ہو جائیں۔ کیا چاہیے جو ہم چاہتے ہیں۔ مجھے پہلے جوتے۔ ان کے کیا خیالات تھے میں اس بارے میں بحث نہ کروں گا۔ اور جو آئینہ ہوں کہ نہ ان کے بارے میں یہ بلکہ میں کہہ لو کرتا ہوں کہ میں کیا چاہتا ہوں۔ تاکہ جو ہم سے ملکر کام نہ کر سکیں وہ صاف کہہ دیں کہ ہم متفق نہیں۔ اور اگر وہ متفق ہوں تو ہمیں بتا دیں کہ ہم نہ کر سکیں گے تو وہ کہہ دیں اور دیانت داری چاہتی ہو کہ کہہ دیں کہ ہم ملکر کام نہیں کر سکتے اس وقت ہم کہہ دیجئے۔ ہفتہ آگیا تو بیٹی دیکھو تمہارا راستہ وہ ہے اور ہمارا یہ۔

سنو ہر ایک شخص جو قادیان میں آتا ہے اور اس کے سپرد سلسلہ کوئی کام کیا جاتا ہے۔ خواہ وہ بڑی خواہ پاتا ہو یا چھوٹی خواہ اسکو الاؤنس ملتا ہو۔ یا کچھ اور ان میں سے ہر ایک کو میں بتاتا ہوں کہ جس قسم کے آدمی ہم چاہتے ہیں۔ ان کی کیا شرائط ہیں۔ جو شخص ان شرائط کو سرکھٹھوس کرے کہ وہ ان کی پابندی نہیں کر سکتا۔ وہ صاف صاف کہہ دے۔

ہم لوگوں سے ملکر وہ شرائط کیا ہیں؟ میں نے کام نہیں کر سکتے اپنے نفس پر غور کیا ہے اور ان کے نفس پر بھی غور کیا ہے۔ جو پہلے پہلے تھے

ہندوستان کی خبریں

سرسنگین ناشر حکومت دہلی کا ایک سرکاری عہدہ کا جانشین مقرر ہے۔ کہ سرسنگین ناشر ناٹ سٹی آئی۔ ای کے انجیر مندر کی کونسل سے سٹیفنی ہو چکا ہے ان کی جگہ سر ڈاڈا بھائی دھابھی دلال سی جی پی کے جانشین ہے۔

وہ تعلقوں کو سونپنا فرامی بمبئی۔ سہ روزہ سہرا جرنل شروع کرنے کی اجازت پر ادیشن ڈاکٹر کیٹی سے مندرجہ ذیل ریزولوشن پاس کیا ہے۔

تہ کیٹی ضلع سورت کے تعلقہ پر دو سالہ ضلع کیٹی کے تعلقہ آنگرا اجازت دیتی ہے کہ وہ ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹیوں کے پریزیڈنٹ اور سیکریٹریوں کے تصدیق کر دینے کے بعد کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے جو شرائط مقرر کی تھیں۔ وہ پوری کر دی گئی ہیں۔ سونپنا فرامی شروع کر سکتے ہیں۔

فوجی کپڑے کے غبن لاہور آباد ۱۴ نومبر نوچی کا دو سالہ مقدمہ کپڑے کے غبن کے تعلق دو سالہ مقدمہ آج ججٹ ججٹ کے روبرو پیش ہو رہا ہے۔ ان میں سیکرٹری ڈاکٹر فریڈ کپتان دانیوں کوں اور سار ججٹ دیے جن کے خلاف یہ الزام ہے کہ انھوں نے سرکاری ملازم ہوتے ہوئے امانت میں مجرمہ خیانت کی اور رابرٹ اور مارش انزیری ججٹ دزمیدار جن کے خلاف یہ الزام ہے کہ انھوں نے مال سرحدہ اپنے قبضہ میں رکھا۔ اور دیگر جرائم میں امانت کی بیعتات کی گئی مقدمہ چل رہا ہے۔ پنجاب لیجس لیٹو ایک اعلان منظر ہے کہ نجی کونسل کا اجلاس لیجس لیٹو کونسل کا اجلاس آئندہ تاریخ تک جو بعد میں اعلان کی جائے گی۔ ملتوی کیا گیا ہے

سرحدی ڈاکوؤں دہلی۔ سہ روزہ سہرا جرنل کی گرفتاری ڈسٹرکٹ آفیسر نے فریڈ کپتان کے ایک دستہ کی مدد سے ضلع پناہ کی شمالی

پناہ میں ہمارا کیا اور کئی ڈاکوؤں کو گرفتار کیا جن میں ایک وہیں لیجس ڈاکو شامل ہیں جن کی ایک قتل کی واردات کے متعلق تلاش ہو رہی تھی۔

برابر واپس ٹائپور۔ سہ روزہ سہرا جرنل میں کیا جا چکا ہے۔ سہرا دادا کو اطلاع دی ہے کہ حکام اعلیٰ کی طرف سے برابر کی واپسی کے متعلق کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ لوگوں کا اندازہ یہ معلوم کئے بغیر کوئی قدم اس بارہ میں نہیں اٹھایا جا رہا ہے۔

جسٹس ججٹ ججٹ کا بیان ہے کہ لاہور کی بہت سی کیٹی ڈاکو دستہ۔ عورتیں ججٹ لائبر ہٹا لے چکے ایک دستہ میں بھرتی ہو رہی ہے اور بہت سی عورتیں اپنے نام لکھوا دینے ہیں۔

مسلم نوٹورسٹی شہزادہ لکھنؤ۔ سہ روزہ مسلم ویلز کو لاٹری دے گی فریڈ رشی علی گڑھ کی کورٹ کے پہلے جلسہ میں فیصلہ کیا گیا ہے کہ شہزادہ ویلز کو علی گڑھ لاٹری اعزاز دی جائے۔

کلکتہ میں ٹراموے کلکتہ۔ ۱۴ نومبر۔ آج صبح کلکتہ ٹراموے سے فساد کے شعلے صحنہ میں بولہ برلا ججٹ کیٹی دے گا لایوں کو دست دینے کی کوشش کر رہے تھے۔ بلوہ میں ڈپٹی کشن پولیس بری طرح مجروح ہوا۔ اور پولیس کے تقریباً اس اور آدمیوں کو بھی ضربات آئیں۔ ستر بارٹے ڈپٹی کشن پولیس کے سر میں ایک پتھر لگا۔ اور وہ وہیں لیٹ گئے۔ لیکن ان کو لاٹھی چارج سے انہو کو منتشر کیا گیا معلوم ہوا ہے۔ چار ہڑتالی زخمی ہوئے ہیں۔ ۱۲ افراد ہلاک عمل میں آئی ہیں۔ نواح کے بعض ٹیلیڈون تار بھی کاٹ دئے گئے تھے۔

دہلی میں خلاف ورزی دہلی۔ ۱۴ نومبر۔ دہلی قانون کی تیاریاں پر ادیشن ڈاکٹر کیٹی کا اجلاس منعقدہ گراہ۔ کسٹر ضلع میرٹھ میں یہ قرار داد منظور کی گئی ہے کہ آئندہ چار مہینوں میں دہلی کو خلاف ورزی قانون کے لئے تیار کیا جاوے۔ دربار صاحب کی کمیٹی نے نہیں مانگیا۔ انزیری کپتان

سہرا ہمارا سنگہ جن کو حکام امرتسر نے لاہور صاحب کی کچیاں سپرد کی ہیں۔ سہ روزہ سہرا جرنل روبر کے موقع پر چاندنیاں وغیرہ لگانے کی رسم اس کے وقت وہ بار صاحب میں گئے۔ اور انہوں نے سکول سے چاندنیاں لگاتے کے لئے کٹی بار کہا۔ لیکن سکول سے جن میں دربار صاحب کی کچیاں حکام کے لئے لینے پر ڈپٹی جوش پیدا ہو گیا تھا۔ کپتان صاحب کا حکم نہیں مانا۔ اس لئے کپتان صاحب واپس چلے آئے۔

پولیس مینوں کو نوکری کلکتہ۔ ۱۴ نومبر۔ تارکان چھوڑنے کی ترغیب سوالات اشتہارات اور تقاریر کے ذریعہ کانسٹیبلوں کو نوکری چھوڑنے کی ترغیب دے رہے ہیں۔ کل کلکتہ کے میدان میں ایک جلسہ ہوا۔ جس میں تین سو باپ اور بہتر علاج شریک ہوئے۔ ان کو نوکری چھوڑنے کی ترغیب دی گئی۔

زلزلے کے جھٹکے ۱۴ نومبر کی درمیانی رات کو اکثر مقامات پر تقریباً ۲ بجکر امانت کے قریب زلزلہ آیا۔ جو خاصہ زلزلہ تھا۔ ۱۴ صبح کا آخری جھٹکا تو اس زلزلہ کا تھا۔ کہ تمام درباریوں نے لگے۔ یہ زلزلہ کوئی دہین سکندنگ رہا۔

مشاغل تفریح ایک غیر مصدقہ خبر ہے کہ حکومت پر محصول بند نے مشاغل تفریح پر ٹیکس لگانے کا فیصلہ کر لیا ہے جس میں تھیر۔ سینما اور موسیقی وغیرہ شامل ہیں۔

شہزادہ ویلز کی آمد بمبئی۔ ۱۴ نومبر۔ بجے صبح سے بیشتر شہزادہ ویلز کا جہاز داخل بندر گاہ بمبئی ہوا اور توپوں کی سلامی دی گئی۔

بابا گوردوت سنگھ ۱۴ نومبر کو ننگا میں عام میلہ ظاہر ہوئے تھے۔ تھا مختلف سکھ صاحبان نے تقریریں کیں۔ اور بابا گوردوت سنگھ جو جہاز کا گانا مار کے اٹک ہیں۔ اور جواہر نہر جج کے بعد سے روبرو تھے دہلی ظاہر ہو گئے۔ انہوں نے دہین مختصر تقریریں بھی کیں۔ جن میں ایک میں کہا کہ اٹھارہ برس کے متعلق میں نے تلخ لکھی جو مختصر تقریر تھی۔

غیر ممالک کی خبریں

جاپان کانیا سر ادا کے قتل کے بدلے کے بعدین وزیر اعظم کو ریٹائر کیا جاپان کا وزیر اعظم مقرر کیا گیا ہے۔

دانشکن کانفرنس دانشکن ۱۲ نومبر ۱۹۴۱ء لندن کا افتتاح مارک کے ایڈیٹر کی ملازمین دانشکن کانفرنس کی افتتاحی رسم ۱۱ ادا ہوئی۔ پانچ بڑے اخباراتوں کے ڈسٹرکٹ ایک ٹولیز پریس بیچے۔ پریزینٹ مارڈنگ مرکز میں اور امریکہ کے نمائندے ان کے دائیں ہاتھ۔ اس طرف اٹی اور جاپان کے ڈسٹرکٹ تھے۔ دھاک کے بعد پریزینٹ مارڈنگ میں اپنی تقریریں کیا کہ اس جنگ عظیم میں جاپانی پاپائی ہے۔

نہایت اس کو کس طرح جائز قرار دے سکتی ہے۔ اور سبب وہوں نے کہا کہ جاپان نے چین کو دہائیوں سے جلتی سا لگا کر رکھا ہے۔ اور ان کی بھی خواہش نہیں ہے۔ اس پر تمام جاپان میں ستادہ ہر گز رد نہ کیا۔ اور کہا کہ آپ کا خیال غلط ہے۔ نہ ہماری نیت قراب ہے۔ نہ کسی کو ہم دشمن سمجھتے ہیں۔ ہمیں ملک جبر کی ہوس ہے۔ جو کچھ ہمارے پاس ہے اس پر قائل۔ اور دوسروں کے ملک جبر کی ہم نظر نہیں رکھتے ہیں۔ اگر اعلیٰ طاقت ہیں۔ نہ انہیں اس کے اور خواہش کی زیادتی اور انحصاری نواید نہیں ہو کر سکتے ہیں۔ کوئی جلا میں تخفیف کریں۔

کانفرنس مسٹر مارڈنگ کی تقریر کے بعد مسٹر مہاراجہ کا صدر کے لئے باقاعدہ خطاب ہوا۔ مسٹر مہاراجہ نے اعلان کیا کہ فرانسیسی انٹرنیٹ اور کلاسیک زبانیں کی جاسکی جنگی جہازوں میں مسٹر مہاراجہ نے جنگی جہازوں کی کسی کی منتخب و یوٹی کے متعلق چار سو نو پانچ پیش کیا۔ (۱) تمام فرسندہ جہازوں کی تعمیر بند کی جائے۔ (۲) ایک خاص تعداد میں جہازوں کو خارج کر دے۔

(۳) طاقتوں کی موجودہ بحری طاقت کو ختم کر دیا جائے گا۔ (۴) بڑے بڑے جہازوں کے مجموعی وزن کو کسی طاقت کی بحری طاقت کو جہازوں کو اور ادا جائے گا۔ اور اسی تنازعہ سے دوہرے جہازوں کے رکھنے کی اجازت دے دی جائے گی۔

کانفرنس کب ٹلی کے نمائندہ نے بیان کیا کہ کانفرنس ختم ہو گئی۔ کام - ہار دمبر تک ختم ہو گیا۔ نئے جہازوں کی نویدارک - ۱۲ نومبر - مسٹر مہاراجہ تعمیر کا اعلان نے جو تجویز پیش کی ہے کہ تمام جنگی نئے جنگی جہازوں کی تعمیر روک دیں اور پرانے جنگی جہازوں کی خاص تعداد تاد کریں۔ اس سے خود امریکہ میں بھی بڑی سختی پھیلی ہے۔ مسٹر مہاراجہ نے بیان کیا کہ اس تجویز کے مطابق جنگی کرور - جنگی جہازوں اور جنگی جہازوں جو حال میں تیار ہوئے ہیں ترک کر دینے ہوں گے۔ برطانیہ کو چار جنگی جہازوں کی تعمیر متوی کرنی ہوگی۔

جاپان کو جنگی جہازوں اور جہاز کرور - ۶۶ بڑے جنگی جہازوں کی تباہی - دانشکن - ۱۲ نومبر - اگر یہ تجویز منظور ہو گئی تو کل ۶۶ بڑے جنگی جہازوں کو اندر رہا کر دے ہوں گے۔ برطانیہ کو ۴۰ امریکہ کو ۱۰ - اور جاپان کو ۱۰

روا میں نمبر مہاراجہ کا خطاب ہوئی ہے کہ انٹرنیٹ کی سلطنت کا نفاذ ہو گیا ہے۔ لکھ گیا ہے ایک اعلان ہر گز خط کر کے اپنے دروازہ پر ان کے ڈائنٹ سے سبک دینا کر لیا ہے۔ اب انٹرنیٹ کے نمائندوں کو ممالک غیر تسلیم کر رہے ہیں۔ ہوں گے۔ گیت اور سلوڈ میں جو مہاراجہ ہیں وہ بھی منسٹر ہو جائے ہر گز ہے۔ اس طرح یہ چھوٹی سی قوم باغی طور پر صفحہ ہستی سے محو ہو گئی ہے۔

آبنائے جبرائیل کے فرانسیسی ایک مہاراجہ مطالع میں ایک دفعہ پھر آبنائے جبرائیل کے نیچے سے سرگ کھودنے کی تجویز بحث ہو رہی ہے۔ اس سرگ کا طول سمندر کے نیچے ۲۰ میل ہوگا۔ اور اس کے ذریعہ لندن اور لیون جہازوں کے ذریعہ سے مل جائیگا۔ ہسپانیہ میں سرگ کا منہ ۲۰ میل اور (لیون میں صرف ۲۰ میل) سطح سمندر سے بلند ہوگا۔ اور عمق ۱۲۰۰ فٹ سطح سمندر سے نیچے ہوگا۔

اس سے کب احیا ہوتا - لندن - ۱۲ نومبر

سر جبرائیل گورنٹ کو کیا جواب دیں گے۔ یہی تک معلوم نہیں ہوا۔ لیکن خیال غالب ہے کہ انٹرنیٹ کو نو آبادیوں کے نمائندہ ہوں اور اسے جانے کے ہی حق ملے جائے گے۔ اس طرح علیحدہ رہے۔ اس طرح یہ رعایت کر سکتا ہے۔ کہ نو آبادیوں کے نمائندہ ہوں بدل خود بھی نہیں کرے۔

سن فلین جیل خانہ لندن - ۱۲ نومبر - نوٹ بولنے سے نکل گئے کے جیل سے کل شام کو سات سن فلین تیدی بڑی دھڑکی کے ساتھ بھاگے۔ اول تو انہوں نے ایک دائرہ کو قابو کر کے اس سے کھینچا لیکن پھر پیرس میں کی دریاں بھی کوثر سے دروازے پر آئے احمد دہشت گرد کر کے کھینچے گئے۔ اور نکل گئے۔

ترکی فوجوں کا اجتماع - ۱۲ نومبر - فرانسیسی فوجوں کے ساتھ ترکی فوجوں کی تعداد میں بھی اضافہ ہو گیا ہے۔ امریکہ اور جرمنی دانشکن - ۱۲ نومبر - پریزینٹ میں مسٹر مارڈنگ نے جرمنی کے معاہدہ صلح پر دستخط کر دیے ہیں۔

فرانس کا سب سے بڑا اور ادا سب کا ادا انعام ہسپانیا فرانسیسی کے نو سو انٹوں کو پیش کر دیا گیا ہے۔ کسی گزشتہ سال یہ انعام ہندوستان کے بایہ نازت عروا کوڑا تھا۔ لکھ کر دیا گیا تھا۔ اس کی مقدار تقریباً ساڑھے سات ہزار پونڈ ہوتی ہے۔

فرانسیسی منصف کا ایشیا سویاٹوں نے کسی نے نہیں حال ہی میں ادبیات میں تین لاکھ نریک کانول پرائز ملا ہے۔ فرانسیسی رقم دہائی کی ادا میں دیری - ایک لاکھ کو لندن - ۱۲ نومبر - ایک دس سالہ جنگی تمغہ دیا گیا لڑکی جس نے اپنے والد کے لئے بیخام مہر کی کام سر انجام دیا تھا۔ اور ایک مقام پر امن قائم کیا تھا۔ اور باوجود خوف و ترہیب کے کسی راز کو افشا نہ کیا تھا۔ جاکر اس کو تمغہ دیا گیا۔

ALFAZUL QADIAN

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 دین کی نصرت کے لئے اہل سائبر شہر ہے

دنیا میں ایک سببی آیا ہے جس کا کوئی نہیں جانتا لیکن خدا قبول کرے
 اور جسے زور اور حملوں کے بغیر سچائی نظر آکر دیکھا۔ رالہام حضرت سید

مضامین بنیاد پر
 کاروباری امور کے
 متعلق خط و کتابت بنام
 مینچر ہو۔

ایڈیٹرز غلام نبی مسیح استیٹ - مہر محمد خان

ایضاً

بیت بہر حال پستی سائبر شہر

Alfa Zul Qadian

موسم اور اجماع کو شہر

منبر ۲۲ نومبر ۱۹۲۱ء مطابق ۲۳ ربیع الاول ۱۳۴۱ھ جلد ۱

مدیبتیج

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اچھی ہے
 آپ لوں سے مباحثہ کے لئے شیخ عبدالرحمن صاحب معری
 حافظ روشن علی صاحب مولوی محمد الدین صاحب اور شیخ فضل بن محمد صاحب
 اور تارک محمد بن محمد صاحب ایک مکھ و مسلم صاحب جن کا نام
 شیخ محمد یوسف ہے۔ باورائیک کے مسلمان اپنے پروردگار
 شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور البکیر دیا۔ دلائی قربان
 دیئے۔ جو ایڈیٹر صاحب ذری کھڑیوں اور تقریر
 میں پائے جاتے ہیں۔ ایک اور صاحب آیات قرآنی بطور نوالہ بیت
 عدلی سے پیش کرتے تھے۔ ایڈیٹر صاحب نور نے مکمل
 ادب سنانوں کے تعلقات پر مفصل تقریر فرمائی

اخبار احمدیہ

منبر جہ ذیل احباب کو حضرت خلیفۃ المسیح نے اپنی
 تقریر امراء اپنی جامعوں کا امیر مقرر فرمایا ہے۔
 حکیم ابوطاہر محمد بن محمد صاحب۔ امیر جامعہ احمدیہ کلکتہ
 بابو عبدالرحمن صاحب مہاراجہ گڑگڑ انداز انبالہ۔ امیر جامعہ احمدیہ انبالہ
 حضرت صاحب نے فرمایا ہے۔ کہ امیر کو چاہیے کہ
 حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کریں۔ اور
 قادیان کے اخباروں کو پڑھیں۔ کیونکہ امیر کا کام منجھانی
 ہے۔ اور وہ ہونے لگتی۔ جب تک اسکو پوری فطرت
 خاکسار شیر علی۔ ناظر علی
 حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ
 زکوٰۃ کے متعلق اعلان ضروری

نمبرہ ارشاد فرماتے ہیں۔
 زکوٰۃ ایک شرعی فرض ہے۔ بعض لوگ اس سببی
 کہتے ہیں۔ احباب کو چاہیے کہ رب افواج کا
 پہلے زکوٰۃ کی ادائیگی کا فکر کیا کریں۔ یہ ایسا فرض
 ہے۔ کہ جس کے ناکہ کرنے والوں کو کافرا
 دیا گیا ہے۔ جن پر واجب ہے۔ وہ ناظر صاحب
 بیت المال کے نام فوراً ارسال کریں۔ موجود
 قسط سالی میں بعض متفقین فوری مدد کے محتاج ہیں
 خاکسار ذوالاب الدین۔ افندہ ڈاک
 گورنمنٹ۔ نئے احمدیوں
 احمدی پیشہ وروں کو اطلاع
 کو چاہئے A ۱۹۱۹
 ایٹیشن خانیوال ضلع قنن میں جو ذرا عتی ٹکٹ دی ہے
 اس میں مندرجہ ذیل پیشہ وروں کی ضرورت ہے۔ جو

احمدی پیشہ ور دلال جانا چاہیں اپنی اپنی دروہاست
جست جلد سدر بہ بالہ جہ پر نام شیخ عبد الدین صاحب
سیرت شریعت شریعت کو بھیجیں۔ ان لوگوں کو زمین
سچی دی جائیگی وہ گھاؤں فی کس۔ پیشہ دروہاست
تو بار۔ تر کھان۔ تانی۔ دھوبی۔ سوچی۔ گھوڑ
ذوالفقار علی خان۔ ناظر امروہو
اجاب کی اطلاع کے واسطے
دی بی نہیں ہو سکتا جاتا ہے۔ کہ ہندوستان اور
امریکہ کے درمیان دی۔ پی سسٹم جاری نہیں ہے اور
جو صاحب کہہ سگوارنا چاہیں۔ وہ انداز قیمت خط کے
ساتھ ارسال کریں۔ چارے فنڈ میں اتنی گنجائش نہیں
کہ اجاب کی فرمائش کی پہلے تعمیل کے بعد میں رقم
سگوارلی جائے۔ آسان طریقہ یہ ہے۔ کہ ہندوستانی
کرنسی نوٹ رجسٹری لگانے میں بھیجا جائے۔ بیمہ کرایا جائے
محمد صادق عفا اللہ عنہ
مولوی عید اللہ۔ حافظ غلام علی

ایک خط کا تقرر

صاحب دہر آبادی کو حضرت
خلیفۃ المسیح ثانی علیہ السلام نے جماعت کی اندوہ
ویرانی اصلاحات کے لئے مقرر فرمایا ہے۔ جماعت
کو چاہئے۔ کہ ان کے کام میں حق اوسع مدد دیں۔

فاکسار علی محمد۔ نظر تعلیم و تربیت
فاکسار تبدیل ہو کر راماں منڈی
میں آئی ہے۔ جو صاحبان
بہانہ سرسہ احصاء شریعت لکھا
کریں۔ وہ اسٹیشن راماں منڈی پر فاکسار کو ضرور ملے
جائیں۔ اور سرسہ و جھڑا کی جماعت کے اجاب بذریعہ
خدا و کتاب ملاقات فرمائیں۔

فاکسار محمد حسین احمدی کنٹیل اول۔ پوسٹ خانہ راماں منڈی
اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے عاجز کو
ولادت رکھا عطا فرمایا ہے۔ اجاب دعا فرمائیں کہ
خدا تعالیٰ اسے خادم دین بنائے۔ عید اللہ عفا اللہ عنہ لا
میرے والد صاحب بجا رہنے بخیر و
دروہاست عا کی نانی بہار ہیں۔ جہاں اجاب سے
است۔ چاہئے کہ ان کی صحبت کے لئے دعا فرمادیں۔

ایم فضل الہی خان۔ پونچھ ہوس۔ لاہور
فاکسار عرصے سے ہجرت میں رہے ہیں ان کو
قارضوں کے تقاضا کے تنگ ہو گیا ہے۔ جہاں اجاب
جماعت کے دعا کی درخواست ہے۔
الرقم عاجز محمد حسن نقل نویس بنالہ ریاست پٹنہ
میری روحانی زندگیوں کے دار ہونے کے لئے دعا فرمادیں
خادم۔ مشتاق احمد۔

بندہ کی والدہ زوجہ رحمہ کے بیمار ہے۔ دعا کی جائے
محمد فضل طالب علم۔ سنٹ ایر ڈاکٹر فاکسار چنگا جلیال
کاروبار کے مرحوم پر جانے اور جہان کی وجہ سے
میرا بہت سائقصان ہو گیا ہے۔ اجاب دعا فرمادیں کہ
خدا تعالیٰ بہت سرعت پیدا کرے۔ نیز ایک شخص نے مجھ کو
سندھ میں بھیجا ہے۔ دعا فرمادیں کہ
اس سے

جلسہ سالانہ

اجاب مطلع رہیں کہ آئندہ جلسہ سالانہ جماعت
۲۶ - ۲۷ - ۲۸ - دسمبر ۱۹۲۱ء
کوہ گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ والسلام
خاکسار۔ رحیم بخش

مخلصی کے
زماویں۔ میاں نظام الدین احمدی کا انداز لکھا
نیری لڑکی عمرہ ڈیڑھ ماہ سے سویت بیمار ہے۔ دعا کی
کریں کہ فرمائی جائے۔ اللہ تعالیٰ اس کو صحت عطا
فرمائے فاکسار ملک مشیر محمد از کوٹ رحمت خان
اجاب میرے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری
تجلیفات کو دور فرمائے۔ میں ان سب اجاب کے لئے جو
میرے لئے دعا فرمادیں۔ دعا گو ہوں۔

فاکسار فضل محمد خان احمدی۔ انبالہ جھاؤنی
سیا جی مظفر حسین صاحب بخیر و صلح
جنازہ غائب سہارنپور جے مخلص احمدی تھے
۲۴ نومبر ۱۹۲۱ء فوت ہو گئے۔ اس کے کوئی احمدی نہ
تھا ایک دن جنازہ رکھا رہا۔ سہارنپور کے سکڑی تھا
کوئی احمدی نہ تھا کہ جنازہ رکھا ہو۔ کوئی آدمی نہیں تھا

نہیں کرتا تب اجاب سہارنپور میں تھے۔ اور تھیں وہیں
کی۔ اجاب جنازہ غائب ہو گئے۔
بابو صادق علی صاحب احمدی دیکھ کر افسوسناک تھے
صلح دیرہ دون کی ایہ ۱۲۔ انکو برکت شاہ و روز جہاں
نوت ہو گئیں۔ انالہ۔ اجاب جنازہ غائب ہو گئے
محمد امین قادیان۔ یہاں جماعت دھندہ جھاؤنی
کے شیخ عبد الغنی احمدی مالک اسلامپور نئی سندھ ان کے
فرزند عبد الحمید کے لئے دعا فرمادیں کہ ایک ہفتہ سکڑا
۲۶۔ انکو برکت شاہ کو انتقال کر گئے۔ انالہ و انالہ
راجون۔ اجاب جنازہ غائب ہو گئے۔ نیز مرحوم کے جہاں
عبد الرحمن صاحب مشکلات میں ہیں۔ ان کی کنشائش کے لئے
دعا فرمادیں۔ فاکسار محمد عبد اللہ۔ سکڑی جماعت شریعت
خواجہ جمال الدین صاحب احمدی ساکن گاگرن قصبہ شریعت
فوت ہو گئے۔ انالہ و انالہ راجون۔ اجاب کی خدمت میں
دروہاست نماز جنازہ ہے۔ میر غلام رسول از کاٹھ کھنڈ
فاکسار کی بیوی فوت ہو گئی ہے۔ انالہ و انالہ راجون
اجاب سے درخواست نماز جنازہ ہے۔ العارض خدیجہ کاکا
خانوال ڈاکٹرانہ بدوہی رخصت عید۔ مولوی عید اللہ
صاحب سہارنپور کی والدہ ماجدہ جو عابدہ زائدہ تھیں ہر روز
کو فوت ہو گئیں اجاب مرحوم کی جنازہ غائب ہو گئے
میرا بھائی مہدی حسین علی بقصد الہی باری تپ محمد فوت
ہو گیا۔ انالہ و انالہ راجون۔ مرحوم کا جنازہ غائب ہو گیا
حسن علی از موضع شنگل اندھیرہ صلح سیا کوٹ۔ محمد سہیل
دلہا کو نکاح کی موقع محمود پور ساپ کے ٹیسے کے فوت ہو گئے
انالہ و انالہ راجون۔ اجاب مرحوم کا جنازہ غائب ہو گیا
خدا و کتاب ملاقات فرمائیں۔

سکڑی صاحبان مطلع فرمائیں

براہ ہرگز سے اس خط کو پڑھنے ہی تمام جماعتوں کے سکڑی
مطلع فرمائیں کہ جلسہ سالانہ جماعت کے انعقاد صاحب جہاں
۱۹۲۱ء پر شریعت لکھا ہے تاکہ ان کے لئے سکانات کا کافی انتظام
کیا جائے میں امید کرتا ہوں کہ تمام جماعتوں کی طرف سے بھی
اطلاع دی جائیگی۔ نیز میں نے ایک ماہ سے نماز عرصہ سکڑی کے
الفضل میں شریعت لکھا کہ تمام جماعتیں کے لئے دعا فرمادیں

الفضل الرحمن الرحيم

قادیان دارالامان - ۲۴ نومبر ۱۹۲۱ء

غیر مبایعین صلح

افشار دہلی نے اپنے ۳۰ ہزار فوجیوں کے پرچم میں ایک لٹ لہزون "احمدی فرستے" لکھا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ مبایعین اور غیر مبایعین میں فرق نہ ہو گا۔ معلوم نہیں اس کے متعلق دہلی کے ذرائع معلوم کیا ہیں۔ اگر کسی بنا پر اس نے یہ لکھا ہے۔ ممکن ہے پیغام صلح میں جانب داری جو جس صاحب کے قادیان قریب لائے جو اس رنگ میں بیان کیا گیا ہے۔ اس سے یہ نتیجہ نکالا گیا ہو۔

چونکہ یہ ایک ایسی بات ہے جس کی حقیقت سے آگاہ ہونے کا اکثر لوگوں کو اشتیاق ہو گا۔ اور اس کا جماعت احمدیہ پر بھی خاص اثر پڑ سکتا ہے۔ اس لئے اصولی طور پر بیان کرنا ضروری معلوم ہو گیا ہے کہ مبایعین اور غیر مبایعین میں صلح کا مفہوم کیا ہو سکتا ہے۔ اور کس بنا پر صلح ہو سکتی ہے۔

اس خاک میں کہ صلح ایک برت بھی چیز ہے مگر اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ صلح جس کے ملے فتنہ و فساد کی چوکیاں دلی ہوں۔ اور جو صرف ظاہری صلح ہو۔ باطن پر اس کا کوئی اثر نہ ہو۔ اور دل اس کے ساتھ متفق نہ ہوں۔ وہ سخت خطرناک اور نقصان رسان فعل ہوتا ہے۔

غیر مبایعین کے متعلق صلح کی سلسلہ جنابانی جس کے متعلق جناب مولوی محمد احسن صاحب کا قادیان شریعت لانا بتایا گیا ہے۔ کوئی نئی بات نہیں۔ بلکہ یہ ال قبل بھی بھی لکھی بارش ہو چکا ہے۔ اور اب یہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ توفیق کے ساتھ اپنے خیالات کا اظہار فرما چکے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے افشار کے بعد پہلے ہی جلسہ میں صلح کے متعلق جو کچھ ارشاد فرمایا۔ اس سے جہاں یہ ظاہر ہے کہ صلح کے خاص قدر متنبی ہیں۔ وہاں یہ بھی معلوم ہو سکتا ہے کہ صلح کو خدا کی طرح ہو سکتی ہے۔

حضرت نے فرمایا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اب یہ صلح ہو جانی چاہیے کہ ان لوگوں کا جو یہ عقیدہ ہے کہ خلیفہ نہیں ہونا چاہتا وہ اسکو چھوڑ دینگے یا ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ خلیفہ ہونا چاہیے۔ ہم اسے چھوڑ دوں گے۔ اس میں جھوٹا تو وہ بات ہے۔ خیالات کے لوگوں کا اکٹھا کام کرنا اور ہر ایک کا خیال نہ کرنا کہ دوسرے فریق کے خیالات مسالہ کے لئے سخت نقصان دہ ہیں۔ اور زیادہ اختلاف کا باعث ہو گا یا امن کا۔ میں تو صلح کے لئے تیار ہوں۔ اور میں اس بات کا بیٹا ہوں۔ جس کو صلح کا شہزادہ کہا گیا ہے۔ لیکن وہ صلح جو دین کی تباہی کا باعث ہوتی ہو۔ وہ میں بھی قبول نہیں کر سکتا۔ مگر وہ صلح جس میں راستی کو نہ چھوڑنا پڑے۔ اس کے لئے کہنے کے لئے مجھ سے زیادہ اور کوئی تیار نہیں ہے۔

”میں بہت دیر سے حوصلہ رکھتا ہوں۔ اگر کوئی پھپھتا ہوا آئے۔ تو میں اسکی آمد پر نہایت ان کے بہت خوش ہو گا۔ جنہوں نے پہلے دن بیعت کر لی تھی۔ کیونکہ وہ گمراہ نہیں ہوئے تھے۔ اور یہ گمراہ ہو گیا تھا وہ کھوئے نہیں گئے تھے۔ اور یہ کھویا گیا تھا۔ لیکن پھر مل گیا ہے۔ باپ اپنے بیٹوں کو دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔ مگر اس باپ سے بیٹے کے دیکھنے کی خوشی و جھوٹ۔ جس کا بیٹا بیمار ہو کر تندرست ہو گیا ہو۔ میں نفاق کی صلح ہرگز پسند نہیں کرتا۔ ہاں جو صاف دل ہو کہ اور اپنی غلطی کو چھوڑ کر صلح کے لئے آگے بڑھے۔ میں اس سے زیادہ اس کی طرف بڑھوں گا۔“

(برکات خلافت صفحہ ۲۵-۲۶) ”صلح“ کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کے ذکرہ بالا خیالات سے آگاہ ہونے کے بعد مولانا حبیب الرحمن صاحب نے چند شرائط

پیش کئے۔ وہ ان کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے بارہ ستمبر ۱۹۱۹ء میں سالانہ جلسہ پر متصل تقریر فرمائی۔ اور ان کے مضمرات بیان کرنے کے بعد فرمایا۔

”اگر اور ان (غیر مبایعین) کا اختلاف کوئی مسلمہ اختلاف نہیں۔ بلکہ بہت بڑا اختلاف ہے۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور معاویہ کے اختلاف سے سینکڑوں گنے زیادہ ہے۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جب معاویہ نے خط لکھا کہ میں آپ کی زیارت کے لئے آنا چاہتا ہوں۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ زیارت اسی طرح ہو سکتی ہے کہ یا میں تمہارے پاس آؤں یا تم میرے پاس آؤ۔ اگر میں آیا۔ تو تم کو سمیت آنا چاہیگا۔ اور اگر تم آئے۔ تو تمہارا تمہارا مقابلہ کر لیں گے۔ کیونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس اختلاف کو مذہبی اختلاف سمجھتے تھے۔ اور معاویہ کو اس کا بانی۔ اور ان کے ساتھ صلح کو جائز نہیں سمجھتے تھے۔ پس ہم کو تو ان سے زیادہ اختلاف ہے۔ اور معاویہ سے زیادہ انہوں نے اُمت۔ سلامہ میں شقاق پیدا کی ہے۔ پس جب تک اس شقاق کو یہ لوگ دور نہ کریں۔ ان سے صلح ہم کس طرح کر سکتے ہیں۔ یہ اب ایک قاعدہ ہے کہ صلح کے ساتھ صلح ہو سکتی ہے۔ لیکن ان انہوں سے جو معاند ہوں اور معاند ہوں۔ اس وقت تک صلح نہیں ہو سکتی۔ جب تک وہ فساد نہ ترک کریں۔ یہ لوگ جانتے ہیں۔ کہ ہمارے ساتھ ملکر اپنے جو غرضیں اور منصوبے رکھتے ہیں۔ لیکن چونکہ اس قسم کے تجویز ہم سے پہلے لوگ اس کے نقصان اٹھا چکے ہیں اس لئے ہم تجویز کرنا نہیں چاہتے۔ بے شک میں یہ منظور ہے۔ کہ سخت کلامی نہ ہو۔ کیونکہ سخت کلامی شرفا کا کام نہیں۔ اور اگر وہ اس سے باز آجائیں تو اگر ہم نے پہلے ہی روکا ہوا ہے۔ اب اور بھی تاکید کر دیتے۔ لیکن اس کے سوا اور کچھ شرائط میں اور کوئی بات نہیں جو قابل قبول ہو۔“

(عرفان الہی ص ۱۵) ان بیانات کو پیش کرنے کے بعد یہ بتانے کی ضرورت

نہیں ہوتی۔ کہ مباحین اور غیر مباحین میں اگر صلح ہو۔
مگر کوئی شخص جو کہتے ہیں۔ اور انکی ذہنیت کیا ہوگی۔

آئی رہی درشت کلامی اس کے لئے ضروری نہیں کہ جب تک "صلح کا معاہدہ" نہ طے ہو جائے۔ مگر یہ ترک نہیں کی جاسکتی۔ ہمیں عموماً اپنی جوابی تحریروں میں ممبرانِ ماریت سے کام لینا پڑتا ہے۔ اور پھر بھی ہم شرافت کو بالکل سے نہیں دیتے۔ لیکن برخلافت اس کے ہمارے متعلق اس قدر سخت کلامی سے کام لیا جاتا ہے کہ ہمیں کی کوئی مدد نہیں۔ اس کا تدارک ثبوت اسی پرچہ سے مل سکتا ہے۔ جس میں مولوی محمد احسن صاحب کے قادیان تشریف لائے کی غرض صلح کرانا بتائی گئی ہے۔ اس میں صاحب کے رویا و اہامات کے عنوان سے جو ایک لمبا مضمون درج ہے اس میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کے متعلق ایسے ناپاک اور گندے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں کہ جن کو پڑھ کر ہر ایک احمدی کا دل پاش پاش ہو جاتا ہے۔

چاہے اس مضمون کے پہلے حصہ میں جو ۶۷ فقرے کے پیغام صلح میں شامل ہوا ہے۔ اول و حضرت مسیح موعود کی کتاب تنقیح الوہی کی دو عبارت حضرت خلیفۃ ثانی پر چسپان کی گئی ہے۔ جس میں جھوٹی خواہش بتانے والوں کو شیطان کے چہرے میں گرفتار بتایا گیا ہے اور پھر لکھا ہے:-

"یقیناً یقیناً ان الفاظ کی مراد یہ ہے کہ قلب پر القا کرنے والی کوئی سخت... حاسد دغا خیز۔ جس نے کسی شدید روحانی مناسبت کی وجہ سے خلافتِ ناب کے اطمینان قلب کے لئے یہ الفاظ ان کے کان میں کہے۔"

اور مزید کہے پرچہ میں جو حصہ چھاپا ہے۔ اس میں حضرت خلیفۃ المسیح کے متعلق لکھا ہے:-

"پہلے دیوالوں کے مشعل کے لئے مباحلوں کی سبیل جاری کر دیا۔"

پھر لکھا ہے:-
"اب جبکہ ہر طرف سے رک رکھا کر سبیل کے دھبے

ڈالنے کی کجیں گنجائش نہ رہی۔ اور ادھر کبھی مولوی محمد علی صاحب انعام جت کے ذریعہ محمدی کھپ پر گورہاری شروع کر دی۔ پھر میان صاحب کو روایا و الہامات کا جال بچھانے کی ضرورت پڑی۔ تاکہ اگر وہ امت محمدیہ تقدس کے رعب میں نہ رہ جائے۔"

پھر لکھا ہے:-
"یہاں صاحب کی ہیبت کوئی شیطانی دوسرے جو نمازوں میں اگر اب ہماری پریشانی کا موجب ہو جو امام ہے۔ ہماری جماعت کو چاہیے کہ خدا کے حضور ہر وقت اللہ کی کثرت سے تلاوت کریں۔"

یہ تو اس شیریں زبانی کا نمونہ ہے۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح کے متعلق استعمال کی گئی ہے۔ اور ہماری جماعت کو جو القاب عطا کئے گئے ہیں۔ وہ ملحوظ ہیں۔ چونکہ ابھی اس مضمون کا سلسلہ جاری ہے۔ اس لئے ماسلوم اور کیا کیا گل فشاں کی جائیگی۔

جن لوگوں کی اپنی حالت یہ ہو۔ ان کی طرف سے درشت کلامی کی شرط پیش ہونا کسی عجیب بات ہے۔ ہمیں غیر مباحین کی اس جرأت پر پیشہ قہر آیا کرتا ہے۔ ایک طرف خداوند نہایت درشت کلامی اور دل آزادی سے کام لیتے ہیں۔ اور دوسری طرف میں اسی وقت صلح کی شرائط پیش کرتے ہیں کہ درشت کلامی ترک کرنا ایک ضروری شرط بتاتے ہیں۔

کاش! ہمارے کچھ بڑے ہوئے بھائی حقیقی صلح کے جویاں ہوں۔ اور اسی طرح گلے بٹائیں۔ جس طرح خلافتِ اولی کے زمانہ میں چھ سال تک ملے ہے۔

ادھر کی سنگلاخ زمین
ادھر کے کسی نام
دندان گاؤں کے مشعل یہ خبر صبح کہتے ہیں
کہ وہاں کسی نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ نکھار
"اگر یہ بزرگ پنجاب کی پیغمبر خیز زمین میں پیدا ہوئے ہوتے۔ تو شاید ان کو وہاں کچھ قدر بھی نہ ہوتی (کیا مطلب!) لیکن ادھر میں تو

انہیں اپنی امتداد کے لئے میں سخت دشواریاں لاحق ہو گئی۔ پھر کتب ہم اس طرف اشارہ خدا" اور "نیا برحق" کو صرف اس قدر مشورہ دے سکتے ہیں کہ وہ قادیان چلے جائیں۔ اور وہاں کی مسابقتی کے کسی گوشہ میں جھپکر "مرزا محمد واحد صاحب کی صحبت میں اپنے "دین حق" کی اشاعت کی تدارک پر غور کریں۔ تو شاید کامیابی کی کوئی صورت مل جائے۔"

اس پر شیعہ اخبار اشاعتی اپنی طرف سے لکھا ہے:-
"ہم بھی حاضر موصوف کے اس ذریعہ مشورہ کی پیروی کرتے ہیں۔ مگر ہمیں معلوم ہے کہ ادھر میں ان قسم کے لوگ بھی نہیں پائے جاسکتے۔"

اگر دونوں مباحین عقل سے کام لیتے۔ تو ان میں معلوم ہوتا کہ ہر جگہ اپنے اپنے وقت میں نبی خیر رہی ہے ناؤ۔ جسے نبی کے وقت میں جھوٹے مدعی نبوت بھی کھڑے ہوتے ہیں۔ ذرا توجہ دیکھ لیجئے۔ عرب میں بھی ایک

ہو گئے تھے۔ پس اس زمانہ میں جبکہ پنجاب میں ایک مسیحی مسیحی ہوا۔ تو میلہ اور ابن حبیب و صلیو کا پیدا ہونا کوئی عجیب بات نہیں۔ ہاں انہوں نے بات کا ہے۔ کہ وہ لوگ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت جھوٹے مدعیان نبوت کے دعوؤں کی وجہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت میں شبہ نہیں رکھتے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ایسی حالت میں عقل و فکر ترک کر کے ہندوئی

کرنے لگ جاتے ہیں۔ مباحین شیعہ مباحات فرماتے۔ کہ ہم نے اس کی توجہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال کی طرف مبذول کرانی۔ لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت نبوی و شیعہ کے دلوں میں ناسور ڈالے ہوئے ہیں۔ پھر اسی منہج پر آنے والے کئی اور سے وہ کب خوش ہو سکتے ہیں۔

ہم انہیں ہے کہ شیعہ صاحب کے دن اس قسم کی ذہنی نشانی کے لئے تو موقع کمال قیاس ہے۔ لیکن وہ زبردست مضامین شیعہ عقائد کے متعلق ہمارے اخبار و رسائل میں شائع ہوئے ہیں۔

اس کے علاوہ بھی کئی مقامات پر لکھا گیا ہے۔

خطبہ جمعہ

حضرت خلیفہ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

(فرمودہ - ۱۰ نومبر ۱۹۲۱ء)

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

سالانہ جلسہ کیلئے خدمات پیش

کرنے کی تحریک

میراثہ شمس - کہ آج بھی اس سلسلہ خاصہ کی ایک اور شاخ کے متعلق میں آپ لوگوں کو کچھ سناؤں جس کے متعلق میں کئی گفتوں سے بیان کر رہا ہوں۔ اگر اس دھڑ بھی میں ایک شاخ کو ہی مینا باندھ کر تاملوں۔ اور اصل مضمرن کو اور چھپے ڈالتا ہوں۔ تاکہ وہ قطعہ قطعہ سے بہت کانوں میں نہ آئے اور اس پر آپ لوگوں کو زیادہ غور کرنے کا موقع نہ ملے لیکن ہفتہ اس کے کہ میں اس شاخ کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کروں۔ یہ بات جو اس وقت کی ضروریات کے متعلق ہے۔ بیان کرنا چاہتا ہوں۔

سالانہ جلسہ پھر قریب آ رہا ہے۔ اور میرا کہ حضرت صاحب کے زمانہ سے چلا آ رہا ہے۔ یہاں کے لوگوں کا مہمان نوازی کرنا ضروری فرض ہے۔ اور اس کے بغیر کام نہیں چل سکتا۔ مہمان نوازی جو کہ فرائض اسلام میں سے ایک فرض ہے۔ اس لئے اس کے متعلق میں کچھ زیادہ بیان کرنا نہیں چاہتا۔ اور جو کچھ بیان کرنا ہے۔ اسے بھی میں اس وقت کے لئے چھوڑتا ہوں۔ جو جلسہ کے زیادہ قریب ہو گا۔ اس وقت میں ایک اور بات بیان کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے۔

ہر کام کے لئے میں نے پچھلے سال بیان کیا تھا۔ مشق کی ضرورت کو کوئی چھوڑنے سے چھوٹا اور معمولی سے معمولی کام بھی بغیر مشق کے نہیں آ سکتا۔ ایک مزدور جو ایک جگہ سے ڈگری اٹھا کر دوسری جگہ لے جاتا ہے۔ اسے دیکھنے والا سمجھتا ہے۔ یہ بہت معمولی کام ہے۔

اور میں اسے بآسانی کر سکتا ہوں۔ تم میں سے میسٹر مزدور کو ڈگری اٹھاتے دیکھا ہو گا۔ اور وہ کہتے ہوئے کہ اس کے ہر کسی مشق کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن ذرا ڈھکڑ کھاؤ۔ جو حقیقت معلوم ہو۔ تین چار ہی بار جب ڈگری اٹھانے کے لئے جھکے اور اٹھا کر دوسری جگہ ڈالو گے تو ہنہ نگ جائیگا۔ کہ یہ کام بھی ایسا نہیں ہے کہ یونہی آجائے۔ بلکہ ڈگری اٹھانے والے مزدور کی ڈگری مشقوں کے بغیر ایسی ہی ہے۔ کہ وہ درجہ ڈگری کی مشقت برداشت کر سکتا ہے۔ یہ ہو سکتا ہے۔ کہ تم اس کو زیادہ طاقتور ہو۔ اسے اٹھا کر زمین پر گر اسکو۔ اس کی گونٹ ہاتھ سے پکڑ کر اس قدر زور سے دبا سکو۔ کہ اسکی چھینٹ نکل جائیں۔ اور وہ چھڑانہ سکے ہو اس کے مقابل میں تم ڈگری نہیں اٹھا سکو گے۔ ایک پہلوان جو بڑے طاقتور انسان کو گرا سکتا ہے۔ یا کلائی پکڑنے کا ہر جو مضبوطی سے مضبوط آدمی کی کلائی پکڑ کر چھوڑتا نہیں۔ اور اس کی ہڈی ٹوٹنے کے قریب کر دیتا ہے۔ اس کے مقابل میں ایک مزدور جو نہ تو کشتی کر سکتا ہے۔ اور نہ کلائی پکڑنا جانتا ہے۔

جب ڈگری اٹھاؤ گے تو پہلوان اور کلائی کا ہر وہ جائیگا۔ اور ہرگز مقابلہ نہیں کر سکیگا۔ کیونکہ ڈگری اٹھانے کی اسے مشق نہیں ہوئی۔ اور مزدور کو اس کام کی مشق ہوئی۔

جلسہ کے انتظام میں پس کوئی معمولی سے معمولی نقائص کی وجہ سے کام بھی بغیر مشق کے نہیں آ سکتا۔ میں نے بتایا تھا کہ ہمارے جلسہ کے انتظامی

معاملات میں جو نقص رہ جاتے ہیں۔ وہ اس لئے نہیں کہ کام کرنے والوں میں اخلاص اور محبت کی کمی ہے۔ یا وہ اپنی طرف سے ہوشیاری نہیں کرتے۔ بلکہ اسکی وجہ مشق کی کمی ہے۔ کیونکہ وہ ایک ایسا کام کو کرنے لگتے ہیں۔ جن انہوں نے سال بھر کیا ہو نہ۔ اور بغیر مشق کے کام پر کھڑے کر دئے جاتے ہیں۔

ماہرین میں بھی میں تو ایک گاؤں کا رہنے والا ہوں مشق کر رہے ہیں مجھے ایسی باتوں کے دیکھنے کا موقع نہیں ملا۔ اور ہمارے ہاں تو شہروں میں بھی ایسی باتیں دیکھی نہیں جاسکتیں۔ مگر میں کتابوں کے پڑھنے کا بہت شائق ہوں۔ اور اتنا کہ کتابوں کا کثیر اکٹھا چاہیے۔ میں ہر فن پر مہارتی اور ہر رنگ کی کتابیں پڑھتا رہتا ہوں

میں نے پڑھا ہے۔ کہ بڑے بڑے مشاق الجبر (Algebra) بھی جب کئی کھیل کرنے لگتے ہیں۔ تو پہلے اس کی مشق کر لیتے ہیں۔ اور اپنے ہر پردہ کھیل کر کے دیکھ لیتے ہیں۔ کہ کوئی نقص اور کمی تو نہیں رہ گئی حالانکہ اس فن میں وہ بہت ماہر ہوتے ہیں۔ بات یہی ہے۔ کہ ہر کام کے کرنے سے پہلے اس کی مشق ضروری ہے

ایک مشاق کی مثال دیکھو ایک پولیس میں جو ایلا کھڑا ہوتا ہے۔ ہزاروں ٹریول

کو ایسے مقام سے چھٹی کرنا دیتا ہے۔ جہاں ہر راہ یا چھ ۱۰ ہوتے ہیں۔ جیسا کہ بھی جیسے شہروں میں ایک مقام پر کئی کئی رستے ملتے ہیں۔ اگر وہ ذرا بے احتیاطی سے کام لے۔ تو ایک دن ایسا ڈگرے۔ جس میں بیسیوں خون نہ ہو جائیں۔ ایک طرف سے بیل ڈی آتی ہے۔ دوسری طرف سے گھوڑا گاڑی۔ تیسری طرف سے موٹر۔ لیکن ایلا پولیس میں ایک سینی سے سب پر حکومت جاسکتی ہے۔ اس کی نظر چاروں طرف پڑتی ہے۔ اور وہ ملنگی سے سب کو اپنے انتظام کے نیچے دھکتے ہے۔ اور احتیاد کے ساتھ گزرتا ہے۔

دوسری مثال اسی طرح ایک زمیندار جو یہ بھی نہیں جانتا۔ اور نہی الواقع نہیں جانتا۔ کہ بیج سے سبزہ کس طرح نکلتا ہے۔ وہ ہر سال بیج ڈالتا ہے اور کھیتی کاٹا ہے۔ اس سے اگر پوچھ کہ کیرے بیج سے سبزہ نکلتا ہے۔ کس طرح کھیتی بڑھتی ہے۔ ایک چھوٹی سی چیز بیج (کس طرح ایک بڑے پودے کا باعث بنتی ہے۔ ایک دانے سے سو بلکہ اس سے بھی زیادہ کس طرح بن جاتے ہیں۔ تو اصل تو وہ کچھ جواب نہ دے سکیگا۔ اور اگر زیادہ سے زیادہ کچھ کہیگا۔ تو یہ کہے گا۔ کہ اللہ کی باتیں اللہ ہی جانتے۔ بیشک یہ اللہ کی باتیں ہیں۔ لیکن ایسی نہیں کہ اللہ ہی جانتا ہے۔ بلکہ ایسی ہیں۔ کہ بندہ بھی جان سکتا ہے۔

کر سانس کی سہاری نہیں ہیں۔ مگر جس طرح ایک زمیندار
عمر کی سے بچ بڑا اور جیتی کا تھا ہے۔ اس طرح ندامتی
کار کے پر دھیس سے بھی نہیں ہو سکیگا۔ کیونکہ اسے
علم تو حاصل ہے۔ لیکن عشق نہیں۔ اور عشق کے بغیر کوئی
کام نہیں کیا جاسکتا۔

عشق کس طرح ہوتا ہے اس جو کہ ہونی چھوٹی باتیں بھی عشق
سے ہی آسکتی ہیں۔ اس لئے میں نے
کہا تھا۔ کہ جلسہ پر جو کام کرنے ہوتے ہیں۔ ان کی پہلے
عشق کرائی جائے۔ مثلاً لوگوں کو ریسرچ منصفہ
کرنا ان کا اسباب۔ مثلاً زیادہ تعداد میں آجائیں تو ان کا
انتظام کرنا۔ یہ سب باتیں عشق چاہتی ہیں۔ ورنہ خواہ
بہانوں کو ~~منصفہ~~ کرنے کے لئے بی۔ اسے
پے جائیں۔ کچھ نہیں کر سکتے۔ اور انتظام میں نقص بھی
رہیگا۔

مشینوں پر دیکھا ہے۔ اسباب کے لئے جو بقی
کئے جائیں۔ اور پھر کوئی خود کوئی چیز اٹھانے لگے۔ تو
قلی شور مچا دیتے ہیں۔ کہ نہ اٹھاؤ۔ حالانکہ اس میں واقعی کا
فائدہ ہوتا ہے۔ کہ جو کہہ کر جاتا ہے۔ مگر جو کوہ و سزا آدمی
بوجھ اٹھانے کا مشاق نہیں ہوتا۔ اس لئے ایسے ملک
سے اٹھانا ہے۔ جو ٹھیک نہیں ہوتا۔ اور انہیں آسانی
نہیں ہوتی تھی مشاق ہوتے ہیں۔ اور ترکیب سے کئی کئی
چیزیں ایک بار اٹھا لیتے ہیں۔

میں نے گزشتہ سال نصیحت کی تھی۔ کہ جلسہ کے
کام کے لئے عشق کی جائے۔ جو جو کام کسی نے کرنا ہے
وہ تقسیم کر دیا جائے۔ مثلاً سان کون تقسیم کرے گا۔
ردی کون تقسیم کرے گا۔ اسباب کے لئے کون کون جائیگا۔
سہانوں کو اتارنے کا کام کون کرے گا۔ اسی طرح سب
کاموں کی تقسیم کر دی جائے۔ اور جن کے ذمے یہ کام
لگائے جائیں۔ وہ عشق کریں۔ سہرا آدمی درباروں میں
جو جو کام کسی کے سپرد ہوتا ہے۔ اس کی کئی کئی بار مشق کرائی
جاتی ہے۔ جنہوں نے پہرہ دیا ہوتا ہے۔ یا رات کا انتظام
کرنا ہوتا ہے۔ انہیں دال کھڑا کر کے مشق کراتے ہیں۔
پھر جو غلطیاں ہوں۔ ان کی اصلاح کرتے ہیں۔
اسی رنگ میں یہاں بھی عشق ہونی چاہئے۔ مگر

پچھلے سال جو خطبہ میں نے پڑھا تھا۔ وہ تو ہوا میں
اڑ گیا۔ کیونکہ لوگ اس پر سمجھ اس کا کوئی نظام نہ ملا۔
اور جس طرح سے لکھا نہیں ہوتی تھیں۔ اسی طرح
اس سال بھی ہو گئیں۔

جلسہ کے کام کیلئے اس سال پھر میں نے بتایا
خداست عشق کر دے۔ کہ اس طرف توجہ کر دے
افسوس تو وہ کی ہے۔ اس نے مجھے یاد دلایا ہے۔
کہ ایک نے گزشتہ سال یہ کہا تھا۔ اس سے معلوم
ہوا۔ اسکو زیادہ ہے۔ اب میں آپ لوگوں کو نصیحت
کر رہا ہوں۔ جن جن سے ممکن ہو۔ حتیٰ کہ وہ بھی جنہیں
اپنا کام ترک کر کے حصہ لینا پڑے۔ سوائے ان کے
جو سال کا کام کر کے ہیں۔ وہ ریزرو کے طور پر
اس وقت تک رہیں گے۔ جب تک ان کے کام نہ
کا موقع نہیں آتا۔ وہ اپنا کام کریں۔ باقی اپنے آپ
کو پہلی کوں۔ اور جو خدمت ان کے لئے مقرر ہو۔ ان
کے ماتحت اس کی مشق کریں۔ اور اپنے آپ کو کام کرنے
کا عادی اور مشاق بنائیں۔

میں نے دیکھا ہے۔ بہت سی شکایات اسی وجہ
سے ہوتی ہیں۔ کہ کام کو نہ دالوں کو اس کام کی مشق
نہیں ہوتی۔ مثلاً اسباب کے متعلق ہی شکایت
ہوتی ہے۔ کہ سلیشن پر آدمی موجود نہیں ہوتے۔ اسکی
بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ جن کو دال مقرر کیا جاتا ہے
ایک جگہ بہت دیر تک کھڑے رہنے کی عادت
نہیں ہوتی۔ دال طالب علموں کو بھیجا جاتا ہے۔ ایک
طالب علم یہ تو کر سکتا ہے۔ کہ پندرہ گھنٹے ایک کتاب
کے پڑھنے میں لگا دے۔ لیکن یہ نہیں کر سکتا کہ اتنا دیر
دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑا رہ سکے۔ کہی اسے مشاب
اجائیگا۔ کہی باخانہ۔ کہی کوئی اور بات پیدا ہو جائیگی۔
اور ایسا ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ اس کی طبیعت اور
عشق کے خلاف کام ہے۔ لیکن جو کھڑا رہنے کا
عادی ہوگا۔ وہ باقاعدہ کھڑا رہ سکیگا۔

یا اور کام میں۔ مثلاً کھانا کھانا۔ دیکھا گیا ہے۔ کہ
پرچیاں تقسیم کرنے والے گھبراہٹ میں۔ اور اس طرح
ان کے کام نہ کر سکنے کی وجہ سے شکایتیں پیدا

ہوتی ہیں۔ اس کی وجہ بھی یہی ہے۔ کہ انہیں مشق نہیں
ہوتی۔ اور وہ ایسا کام کرنے کے عادی نہیں ہوتے۔
لیکن اگر عشق کرائی جائے۔ اور زیادہ نہ ہو ہی پاس ہی لگائی
ہوں۔ جو بار بار پرچیاں لٹھیں۔ اور جو ہم بن کر ان کے
گرو جمع ہو جائیں۔ تو معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ کام کرنے
والوں میں کیا کیا نقص ہیں۔ اور پھر ان کو دور کیا جاسکتا
پس پہلے تو میں یہ نصیحت کرتا ہوں۔ کہ جن جن سے
مکمل ہو سکے۔ اور اکثر سے ممکن ہے۔ اور چند شکایات
کو غور کرنا ہی کام کر سکتے ہیں۔ اور انہیں کرنا چاہئے
انہیں جلسہ کے افسر کے ہانے پر اپنی خدمات پیش کرنی
چاہئیں۔ اور افسروں کے ماتحت مشق شروع کر دینی
چاہئے۔ تاکہ مرتبہ اور دولت پر منہ نہ توجہ ہو سکیں۔

سلسلہ کے کام کو عادی بنانے کا طریقہ

اب میں اس سفر کی طرف آتا ہوں جس کا بیان کرنا
آج میرا مقصد ہے۔ لیکن اس کے شروع کرنے سے پہلے
میں ایک نوجوان بیان کرتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے۔

اصلی حقیقت یہ ہم دیکھتے ہیں۔ دنیا میں جتنے کام ہوتے
اور **اسات** میں۔ ان میں کچھ تو اصل حقیقت ہوتی
ہے۔ اور کچھ اور دگر کے اثرات ہوتے ہیں۔ مثلاً انسان
کا ارادہ اور نیت اصل ہے۔ مگر اور کئی چیزیں ایسی ہیں

جو ارادہ اور نیت پر اثراتی ہیں۔ یہ چیزیں جو کہ ضمنی
ہوتی ہیں۔ اور نظر نہیں آتیں۔ اس لئے ان کی طرف توجہ
نہیں کی جاتی۔ اور یہ تباہی کا زیادہ باعث ہوتی ہیں۔
مثلاً باخانہ کو لوگ کہتے ہیں۔ اور اس سے کراہت کرتے
ہیں۔ اور ہر ممکن کو قفس کر کے ہیں۔ کہ یہ نہ تو کپڑوں کو
لگے۔ اور نہ کھانے کی چیزوں کو یہ تو اس کے برادر است
علم کی وجہ سے ہے۔ لیکن کہی ضمنی طور پر یہ لگ جاتا ہے
اور اس وقت کوئی پردہ انہیں کی جاتی۔ کہ یہاں اس پر
بیٹھتی ہیں۔ اور پھر کھانے پر آجھتی ہیں۔ ان کے جسم کے
ساتھ جو گندگی لگی ہوتی ہے۔ وہ جو نہ نظر نہیں آتی۔ اسلئے
اس سے کراہت نہیں کی جاتی۔ یہی وجہ ہے کہ کراہت کوئی
گندی چیز کھا کر بیمار ہوتے ہیں۔ اسے نہ نظر آتا ہے۔ لیکن

کھیلوں کے ذریعہ گندگی کھانے والے ہزاروں اور لاکھوں بیکار ہوتے ہیں۔ کمپیاں کہیں گھگھٹنے پر کہیں پاپ پر کہیں پانگھنے پر کہیں کسی اور گندری چیز پر بیٹھتی ہیں۔ اور پھر کھانے پر ابھی نہیں۔ اور اس طرح اس میں گندگی داخل کر دیتی ہیں۔ یہ مضمنی جیسے ہے۔ مگر اسکے نقصانات ہیں۔ وہ ظاہر۔ گندگی کے نہیں ہیں۔ تو مضمنی باتوں سے بہت نظر آنے والی چیزوں کے زیادہ نقصان ہوتے ہیں۔ کبھی زہانی ہے۔ اور کھانے پر ابھی نہیں ہے۔ مگر اس کی پرورشیں کی جاتی۔ پھر اس کے ذریعہ جو گناہاں ہے۔ وہ یہ ہیں۔ ایک ہر نام ہے کہ نظر نہیں آتا۔

ٹیکوں میں اصل اور مضمین

چیز اصل ہوتی ہے اور ایک حصہ مضمنی۔ بن کے وہ یہ نہتی ہوتی جاتی ہے۔ مثلاً کسی ٹیک کے لئے نیت اور ارادہ ہوتا ہے۔ لیکن انسان کہ نہیں سکتا۔ یہ کہ ارادہ اور نیت کمزور ہوتی ہے۔ مگر بعض اوقات ایسی مضمنی باتیں شامل ہو جاتی ہیں۔ کہ انسان کہ نہیں ہے۔ اسی طرح بعض دفعہ ارادہ تو مضبوط ہوتا ہے۔ مگر مضمنی باتیں ایسی آجاتی ہیں۔ کہ انسان ان کی وجہ سے کہیں بھٹکا ہے۔

مثالیں

اصل اور مضمنی باتوں کی ایک مثال یہ ہے کہ فوجی لوگ لڑائی میں لڑنے کے لئے جاتے ہیں۔ جن میں سے بعض بہت ذہین ہوتے ہیں۔ انہی اصل نیت ذریعہ ہوتی ہے۔ کہ کسی طرح اپنی جان بچائیں نہ کہ ڈریں۔ مگر دوسروں کی پیادری دیکھ کر وہ بھی لڑنا شروع کر دیتے ہیں۔ اور بعض اوقات بڑی بہادری کا کام کر لیتے ہیں۔ یا اس طرح کہ کھلی فوج بہت بہادر ہوتی ہے۔ وہ آگے بڑھتی ہے۔ اور اس کے آگے جھونک ہوتی ہے۔ اسے بھی مجبوراً آگے بڑھنا پڑتا ہے۔ لوگ اسے دیکھ کر کہتے ہیں۔ کہ یہ فوج بڑی بہادری ہے جو آگے آگے جا رہی ہے۔ لیکن دراصل وہ پھیلی فوج کے مجبور کرنے سے آگے بڑھ رہی ہوتی ہے لیکن کبھی اس کے انکس بھی ہو جاتا ہے۔ کہ بہادر ویرانوں کے حلقہ میں آتے ہیں۔ اور ان کے قدم ٹکڑے جاتے ہیں۔ جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت

جن کی دھم سے آنکھوں پر پردہ پڑ جائے۔ اور غفلت کی ہو اس شخص کو شک کر سلائے۔ اور ہم اس نیت اٹھیں جب شروع بہت چڑھا گیا ہو اس لئے ان حالات کو بغور دیکھنا اور ان کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

ملازمت کا سوال

یہ حالات کئی طرح کے ہیں۔ مثلاً ایک جس کو لوگوں پر بہت زیادہ اثر ہوتا ہے۔ ملازمت کا سوال ہے۔ جب کام کرنا لوگوں کے نام کا خدا میں بطور ملازم لکھے جاتے ہیں۔ اور کہا جاتا ہے کہ یہ انہی کا ملازم ہے۔ اور یہ نظارت کا ملازم یہ فہم صبیحہ کا نوکر ہے۔ اور یہ فلاں نکر کا نوکر یہ ملازم اور ملازم کا لفظ بولتے ہی وہ تمام باتیں جن میں آجاتی ہیں جو دنیاوی کاروبار کو نہالے نوکروں سے تعلق رکھتی ہیں۔ یا دوسرے نوکروں اور ملازموں کے جو حالات ہوتے ہیں۔ انکو سامنے لاکر یہ لوگ بھی خیال کرتے ہیں کہ ہمیں بھی ایسے ہی حالات میں ہونا چاہیئے۔ اور اس وجہ سے وہ اپنا اصل کام جو خدا دین ہے۔ بھول جاتے ہیں۔ ان کی ایسی ہی حالت ہوتی ہے کہ جیسے پتے کہتے ہیں ایک کھیل کا نام "ہوا" رکھتے ہیں۔ مگر جب انہی میں کا کوئی لڑکا ہوا بن کر ہو کر کہے۔ تو بعض لڑکے وہ تو میں دڑ جاتے اور رو دے لگتے ہیں۔ حتیٰ کہ بے ہوش ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ یہی ہوتی ہے کہ انہوں نے جس کا نام ہوا رکھا ہے۔ وہ اصل بھول جاتے ہیں۔ اور نام غالب آ جاتا ہے۔ حالانکہ اول تو وہ اسے شروع ہی کھیل کے طور پر رکھتے ہیں۔ اور پھر دیکھتے ہیں۔ کہ ہم میں سے ہی ایک لڑکا ہے۔ لیکن نام کا انہی اثر ہوتا ہے کہ وہ لگتے ہیں یہی حال ایسے لوگوں کا ہوتا ہے۔ انہی بعض باتیں ایسا اثر کرتی ہیں کہ وہ حقیقت کو بھول جاتے ہیں۔ اور بات مینا کے کاموں میں اس کی نیت کے ساتھ بھلی ہوئی ہے کہ مجھے مثالوں کے ذریعہ اسے واضح کرنے کی ضرورت نہیں ہے پھر یہ ایک وسیع مضمون ہے۔ اگر اس کی طرف متوجہ ہو گیا۔ تو جو بات حق بیان کرنا ہوں۔ یہ وہ جاگی بات ہے۔ کہ لوگ جن نام اختیار کرتے ہیں۔ باوجود اس کے کہ اس کی خصلت مینا ان میں دہائی جاتی ہے۔ اس کا اثر ہوتا ہے۔ اچانک آہستہ اس کی خصوصیات ان میں پیدا ہو جاتی ہیں۔ یہی کہ

عقل و ہمت میں ہوا تھا۔ ایسے لوگ جو مازہ ناز و مسلمان ہوئے تھے۔ اور جن کے حوصلے ایسے نہ تھے۔ جیسے کہ دوسرے لوگوں کے۔ وہ وقت پر بھاگ چکے۔ اور ان کے بھاگنے پر صحابہ کے قدم اکھڑ گئے۔ ان کے ارادے تو زبان پر نہ تھے۔ اور اس کے لئے وہ کاشٹر ہو کر تھے۔ چنانچہ ایک صحابی کہتے ہیں کہ میں بھاگتے اونٹ کو پیچھے مڑنے کے لئے اس کی دسی اس زور سے کہیں کہ اس کا سر پیچھے آگیا۔ مگر پھر جب میں جھوڑا تو آگے کو ہی بھاگ پڑا۔ تو ان کی فوج انہی تھی۔ کہ جان دیدیں۔ اور میدان سے نہ ہٹیں۔ مگر سا ان ایسے ہو گئے۔ کہ بڑی دلی دکھانی پڑی۔ تو کبھی ایسا ہوتا ہے کہ کسی کام کے کرنے کی نیت اور ارادہ نہ ہوتا ہے۔ مگر اسکے باوجود ایسے مخالفت حالات پیدا ہو جاتے ہیں۔ کہ ارادہ کے خلاف نیت کر بیٹھتے ہیں۔ تو کبھی ایک کام کے کرنے کا ارادہ نہیں ہوتا۔ مگر حالات ایسے پیدا ہو جاتے ہیں۔ کہ انسان کہ نہیں ہے مثلاً کوئی ایسی مجلس میں جائے۔ جہاں مضمی مذاق کی باتیں ہو رہی ہوں۔ مگر وہاں کوئی دیدہ و آدمی آگیا۔ اور اس نے دین کے متعلق گفتگو شروع کر دی۔ اس بارہ شخص جو مضمی مذاق کی باتیں سننے کے لئے آیا تھا اپنے سے شرم کر کہے۔ اور بیٹھا رہتا ہے۔ اور دینی باتوں سے ناگوار آتا ہے یا ایسا ہو کہ اس شخص ناز کے لئے جاتے تھے۔ رستم کے درمیان برات اتری ہو۔ اور تماشہ ہو رہا ہو اسے دیکھنے لگ جائے۔ اور ناز کے لئے نہ جائے اگرچہ وہ ناز بڑھنے کی نیت اور مادہ کر کے گھوڑے نکلا تھا لیکن حالات ایسے پیدا ہو گئے۔ کہ وہ نیک کام نہ کر سکا تو مضمی حالات ایسے ہوتے ہیں کہ کسی کو نیکی کو بدی بنا دیتے ہیں اور کبھی بدی کو نیکی۔ اس بات کو خوب اچھی طرح مد نظر رکھنا چاہیئے۔

اصل کام سے غافل

اب میں اصل مضمون کی طرف آتا ہوں اور اصل کام وہ ہے جس کے لئے ہم نے حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔ اور آپ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے وعدہ کیلئے۔ لیکن ہر مسئلہ کے ایسے حالات پیدا ہو جاتے ہیں۔

کرنے والے اسباب

اس کا اثر نام کا اثر ان میں دہائی جاتی ہے۔ اس کا اثر ہوتا ہے۔ اچانک آہستہ اس کی خصوصیات ان میں پیدا ہو جاتی ہیں۔ یہی کہ

بادشاہ بادشاہ کہنے لگ جادو۔ کچھ عرصہ میں اس کی حال
رفتار اور گفتار میں زمین آسمان کا فرق پڑ جائیگا +
لوگوں اور ملازم کا لفظ ایسا کہنے لگے جس سے صیانت نکلتا
ہے۔ بعض ایسے ہی دغا خیز کہتے ہیں جن کی خصوصیت
کم ظاہر ہوتی ہیں۔ اور ان کی خصوصیات سے کم لوگ واقف
ہوتے ہیں۔ لیکن لاگوں کا لفظ جو کلام عام ہے۔ لوگ
خود نوکر کہتے ہیں۔ اور لوگ کہتے ہیں۔ دوسروں کو نوکر
ہونا دیکھتے ہیں۔ نوکروں سے کہتے ہیں۔ غلط کہتے ہیں
ایسے اس کی خصوصیات سے سارے لوگ واقف ہیں۔
اور جب یہی لفظ اعلیٰ کے ہاں کام کرنا لے لیتے متعلق
ہوتے ہیں۔ تو یہ بات ہی بھول جاتے ہیں۔ کہ وہ نادان
کس فرض کے لئے آئے۔ اور ان کام اور مقصد
کیا ہے۔ نوکر کو اور ملازم۔ ملازم کا لفظ آہستہ
آہستہ ان کی عقل پر پردہ ڈال دیتا ہے۔ اور وہ بھول
جاتے ہیں۔ کہ وہ کیوں یہاں آئے +
یہاں کام کرنے والوں میں سے شاید ہی کوئی ایسا
ہو۔ جو ملازمت کی غرض سے یہاں آتا ہو۔ اور ان
میں سے کئی ایسے ہیں۔ کہ اگر باہر کام کرتے۔ تو
انہیں بہت زیادہ تنخواہ ملتی۔ اور اچھی ملازمت مل
کر لیتے۔ مگر اس لفظ نے ان کی عقل پر پردہ ڈال دیا
اور وہ پہلے آپ کو ایک ملازم کی حیثیت میں سمجھنے
لگ گئے +

ان حالات کے پیدا ہونے
ملازم کو کھانے کا کارکن
کی وجہ سے اس نے فیصلہ
کیا ہے۔ کہ انہیں اور نظارت کے ماتحت چھینے کام
کرنا ہے۔ انہیں آئندہ ملازم نہ کہا جائے۔ بلکہ
کارکن کہا جائے۔ کارکن کے لفظ میں تنخواہ کا خیال
ہی نہیں آتا۔ اور تمہارے دل بہت سے کام ایسے ہیں
جو بہتر تنخواہ کے کرائے جاتے ہیں۔ اور اگر کچھ دیا بھی
جاتا ہے۔ تو وہ بدلے کے طور پر نہیں ہوتا۔ بلکہ محض
گزارہ کے طور پر ہوتا ہے۔ ورنہ اگر نوکری کا معاملہ ہو
تو پھر ماننا پڑیگا۔ کہ انہیں بہت کم تنخواہ ملتی ہے اور
زیادہ تنخواہ کا مطالبہ کرنے کا انہیں حق ہے۔ لیکن
لگہ نوکر کا لفظ ہی نہ ہے۔ تو ملازم کے حقوق کا

سوال ہی نہیں اٹھایا۔ کیونکہ خدا کا کام ہے۔
اور اس کے کہنے پر جس کو جو کچھ بھی ملتا ہے۔ اس کا نام
غزوہ نہیں ہے۔ بلکہ وہ انعام ہے۔ اور بہت بڑا
انعام ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے سلسلے سے بدلاتے ہوئے
ہی دیا ہوا ایک باب جو کچھ دیتا ہے وہ زیادہ انعام کے طور پر
دیتا ہے۔ اس طرح بالکل نقشہ ہی بدل جاتا ہے۔ ایک صورت
میں تو یہ نقشہ ہوتا ہے۔ کہ تنخواہیں کم ہیں اور کام زیادہ۔
مگر دوسری صورت میں تنخواہ کا سوال ہی نہیں رہتا۔ جو
کچھ کوئی کر لے گا۔ خدا کے لئے کرنا ہے۔ ایسے میں حکم
دیا ہے۔ کہ آئندہ کے لئے ملازم کا لفظ ہی اڑا دیا جائے
اور کام کرنے والوں کو کارکن کہا جائے +

لیکن مجھے اس ایک شکایت
کوئی احمدی غیر کارکن نہیں
پہنچی ہے۔ اور جائز
شکایت ہے۔ کہ جو لوگ ریزرو (Reserve)
ہیں۔ اور یہاں رہتے ہیں۔ ان کا ایک اعلان میں غیر کارکن
کہا گیا ہے۔ اس طرح وہ غرض پھر رت ہو جائیگی۔ جس
کے لئے میں نے کارکن کا لفظ تجویز کیا ہے۔ کیونکہ جب
ایسے لوگوں کو غیر کارکن کہا جائیگا۔ تو وہ اپنے آپ کو
بے کار سمجھ لیں گے۔ اور کام کرنے کے ناقابل ہو
جائیں گے۔ یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ بعض ایسے نام نہان
ہیں جن کا الٹ استعمال نہیں کیا جاسکتا۔ مثلاً مجاہد کا
لفظ ہے۔ مجاہد عربی میں اس کا کہتے ہیں جو دین کی خدمت
میں اپنی جان تک لگا کر دے۔ مگر دوسروں کو غیر مجاہد نہیں
کہا جاسکتا۔ ایک شخص جو دینی جنگ پر گیا ہے۔ مجاہد
ہے۔ لیکن ایک گناہ جو جنگ میں جاسکا۔ غیر مجاہد نہیں
ہوگا۔ اور یہ لفظ اس کے متعلق استعمال نہیں کیا جاسکتا
کیونکہ اس سے اس کے ایمان پر اثر پڑتا ہے۔ جس طرح
مجاہد کے لفظ کا الٹ غیر مجاہدان لوگوں کے لئے استعمال
نہیں کیا جاسکتا جو مجاہد میں شامل نہ ہوں۔ اسی طرح کارکن
کے لفظ کا الٹ غیر کارکن نہیں استعمال ہو سکتا۔ کارکن کے
مراد صرف وہی ہے کہ وہ لوگ جو کام پر لگے ہوئے ہیں اور
دوسرے وہ ہیں جو منتظر ہیں کہ انہیں کام پر لگایا جائے۔ دوسرے
لوگ ہیں جو غیر کارکن کا لفظ مستحق اور غفلت پر دلالت
کرتے ہیں۔ اور اس کے استعمال کا نتیجہ بھی اچھا نہیں مل سکتا۔

ایسے یہ استعمال نہیں ہو چاہیے۔ مگر ان مسئلوں سے جو کام ہے
لگے ہوئے لوگوں کے لئے استعمال کی جائیگی۔
میں ایک تجویز یہ ہے کہ ملازم اور نوکر کا لفظ اڑا دیا جائے۔ کیونکہ
دین کی خدمت کو نکلنے والے لوگوں کو کچھ اور جہت سے بھی ملے گا
ملازم اور نوکر نہ میں بلکہ بطور کارکن رہیں۔ ان کے ذہنی ہونا چاہیگا
اور ضروری ہے کہ اگر ہم اس معاملہ کو صحیح طور پر استعمال کرنا چاہتے
ہیں تو اگر کوئی غیر احمدی یا ہندو یا سکھ یا عیسائی ملازم ہو تو اسے
نوکر ہی کہا جائے۔ وہ نوکر ہو گا۔ لیکن اگر کوئی احمدی کام کر رہا ہے تو
اس کا کام کشائی ہو گا۔ لیکن اس کو نوکر نہ کہیں گے۔ ایسے وہ
ملازم نہیں۔ بلکہ کارکن ہو گا +

یہ تجویز میں نے اس لئے کی ہے۔ کہ اسناد کے فرق کی
وجہ سے حقیقت میں ہی بہت فرق پڑ جاتا ہے۔ تم ایک شخص کو
شری شری کہتے رہو۔ اگر وہ شری نہیں ہو گا۔ تو شری ہو جائیگا
ای جی اے اگر کسی کو نیک نیک کہو۔ تو وہ بھی شرارتیں جوڑ دیا
اور نیک ہو جائیگا۔ اسی لئے شریعت نے لکھا ہے۔ کہ
کسی کو گالی نہ دو۔ بلکہ جس قسم کی گالی دینی چاہئے اسی
قسم کی اس میں حرکت پیدا ہو جاتی ہے +

اس کے علاوہ میں اور
تنخواہ اڑانے کا سوال
بانی بھی سمجھ رہا ہوں
یعنی دوستوں نے مشورہ دیا ہے۔ کہ تنخواہ کو اڑا دیا جائے
اور ضروریات کے لئے کچھ دیا جائے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ
یہ طریق مفید ہو سکتا ہے۔ مگر تنخواہ اڑانے سے بعض ایسے
فتنے پیدا ہونے کا احتمال ہے کہ جن کا ازالہ ہم فی الحال
نہیں کر سکتے۔ اور اس وقت اس تجویز کے خطرات فوائد
کی نسبت زیادہ ہیں۔ مگر میں اس پر بھی غور کر رہا ہوں۔ اور
اور تجویز میں بھی میرے زیر غور ہیں +

اور ایک بات بھی ہے۔ جو دنیا میں
عدم قناعت اور
فتنہ فساد کی بہت بڑی وجہ ہے
اس کے نقصان
اور وہ یہ کہ جب کسی قوم سے قناعت
مٹتی ہے۔ تو پھر اس کی حالت گرتی جاتی ہے۔ اور
بہت سادہ داخل ان مجاہدوں میں جو تنخواہوں۔ سادہ دلوں
درجوں اور ترقیات کے متعلق ہوتے ہیں۔ اسی عدم قناعت
کا ہوتا ہے۔ ایسا شخص جو عدم قناعت کی وجہ سے
تنخواہ کے متعلق جھگڑا کرتا ہے۔ اس کو اگر

ایک لاکھ چوبیس ہزار توبہ کی اس حالت میں نہ ہوگی۔ کیا ہم دنیا میں توبہ دیکھتے۔ کہ جس کے پاس لاکھوں اور کروڑوں روپے ہوتے ہیں۔ وہ بھی اور جمع کرنے میں لگے رہتے ہیں۔ اور انہیں ہر وقت یہی خیال ہوتا ہے۔ کہ اگر دنیا میں ان کے مقابلہ میں ہم دنیا میں ایسے لوگ بھی دیکھتے ہیں۔ جو غریب اور کنگال ہوتے ہیں۔ دس میں روپے جوان کی آمدنی ہوتی ہے۔ اسی کو مستحق کرتے۔ اور جو کچھ ملتا ہے۔ صبر کر کے گھر کو آرام کی فیند سو رہتے ہیں۔ پھر یہ بھی نہیں کہا جاسکتا۔ کہ روپیہ کی زیادتی اور زیادہ جمع کرنے کی خواہش پیدا کر لے۔ کیونکہ ہم کوئی کوڑتی ایسے بھی دیکھتے ہیں۔ یہ خواہش نہیں ہوتی۔ برعکس اس کے کئی ایسے غریبوں کو دیکھتے ہیں۔ جنہیں ہر وقت یہی دھن ہوتی ہے۔ کہ نہ بچھریں کریں پاس دنیا میں ہیں جو کوئی نظر نہ آئے۔ وہ یہ ہے۔ کہ کوئی امیر دیر چھ جمع کرنے میں لگے۔ رہتے ہیں۔ اور انہی غریبوں کو شکر سے گزارہ کرتے ہیں۔ پھر کئی غریب دولت اکٹھا کرنے کی فکر میں رہتے ہیں۔ اور کئی امیر اطمینان کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ اصل چیز دل کی قناعت ہے۔ جس کے دل میں قناعت چوہا ہے وہ امیر ہو یا غریب وہ اپنی حالت پر مطمئن ہوگا۔ اور جس نے دل میں نہ ہو۔ وہ خواہ امیر ہو یا غریب اسے اطمینان حاصل نہ ہوگا۔ اور کبھی حاصل نہ ہوگا۔ اگر دنیا کی ساری دولت اور مال بھی اگر حاصل ہو جائے۔ تو پھر یہ وہ سارے کی طرف دیکھیے۔ کہ یہ کچھ غریبوں میں ہیں۔ یہ بھی بچے حاصل ہو جائیں۔ ایسے شخص کو اگر ساری دنیا کا سونا چاندی۔ نعل و جواہرات دے دیں جائیں۔ دنیا کی تمام نعمتیں اسے دے دیں جائیں۔ تاہم لوگوں سے کھانسنے پینے کی شیا نہیں کریں گے سپرد کوئی جائیں۔ ہر قسم کے کپڑے سب سے لیکو س کے اور درمی جائیں۔ وہ بھی وہ کبھی پاتال کی طرف دیکھیے۔ اور کبھی آسمان کی طرف۔ اور کبھی نہ معلوم زمین میں کیا کیا خزانے اور کیا کیا چیزیں دفن ہیں۔ وہ مجھے مل جانی جائیں۔ اور نہ معلوم آسمان پر کیا کیا چیزیں ہیں۔ اور یہ گلے داسے ستارے کس قدر قیمتی ہیں۔ یہ بھی میرے پاس ہونے چاہئیں۔ پھر اگر زمین کے سارے خزانے اور ساری قیمتی چیزیں بھی نکال کر اس کے حوالہ کر دی جائیں۔ اور آسمان کے ستارے بھی اس کو مل جائیں۔ تو بھی اسے صبر نہیں آئیگا۔ اور وہ لڑکھینے

خواہش رکھیگا۔ مگر جس کے دل میں قناعت ہوگی۔ اس کی یہ حالت ہوگی کہ وہ فائدہ سے رات کو سوئیگا۔ اور یہ کہتے ہوئے خدا کا شکر ادا کریگا۔ کہ مجھے صبح تو کھانسنے کو روک لی گئی تھی۔ معلوم نہیں کتنوں کو صبح کی روٹی بھی میسر نہ آتی ہوگی۔ یا اگر جیدار ہوگا۔ تو کبھی اچھلے میں بھوکا نہ رہے گا۔ مگر کسی کو سوال نہیں کیا۔ اور خواہ میری جان بھی بھوک سے نکل جائے۔ میں کسی امیر سے سوال نہیں کروں گا۔ اور اس بات پر خوش ہوں گا۔ کہ میں صرف اللہ کا ہی بندہ ہوں۔ بندہ کا بندہ نہیں بنا۔

دوامیت کے امیر اور ہندوستان کے غریب

نواصل چیزوں کی قناعت ہونا ہے۔ اور قوم کی ترقی اور ترقی کے لئے اسی کا پیرا کرنا ضروری ہے۔ جس قوم کے دل سے یہ فکر لگتی۔ وہ قوم تباہ ہوگئی۔ اور تباہ ہو جائیگی۔ دیکھو ہمارے ملک کے زمیندار غریب اور تنگ دستی میں جس اطمینان سے زندگی گزارتے ہیں۔ وہ یورپ کے بڑے بڑے مالداروں کو حاصل نہیں ہے۔ حالانکہ ہمارے ملک کے لوگوں کی یہ حالت ہے۔ کہ یہاں کے مالداران کوڑوں کو جو دولت کا چر تر بھی روٹی کر کے پھینک دے۔ خوشی سے خرید کر بیچتے ہیں۔ مگر ان لوگوں میں چونکہ قناعت نہیں۔ اور انہیں جو اسنے ان کی زندگی ان کے مقابلہ میں آرام سے گزرتی ہے۔ یہ لوگ جو ان کی روٹی کھائیں زمین پر سوئیں۔ اور پھر کالمیہ زمین تو بھی بیچتے ہیں۔ اللہ کا شکر ہے۔ مگر وہاں کا مالدار بھی یہ کہتا ہے کہ ہم بھوکے مر گئے۔ فائدہ نہ ہو گئے۔ اور اس فائدہ کے یہ نہ ہوں گے۔ کہ فلاں امیر نے جو کھانا کھا ہے۔ وہ اسنے نہیں کھا یا۔ وہ کبھی ہم جتنی زمین زندگی بسر کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ جتنی زمین ہمارے پاس لاکھ بچے جائیں تو یہاں کے کئی امیر انہیں خرید لیں۔ اس کی وجہ صرف یہ ہے۔ کہ ان کے دلوں سے قناعت اور لگتی ہے۔ انہیں دولت کا لطف اب مل رہا ہے۔ کہ جسے ہمارے لئے ہے۔ انہیں زیادہ سے زیادہ کی خواہش لگی رہتی ہے۔ ان کی ایسی ہی حالت ہے۔ جیسے ایک شرابی کا جب تھوڑی سی روٹی نہ ملے ٹوٹ جاتا ہے۔ تو وہ جین پر گرا اور مانگتا ہے۔ لیکن جو پیتا ہی نہیں وہ آرام سے لیٹا رہتا ہے۔ ہر نشہ والا صبح کیطیف جاتا ہے۔ اور اس کا پیٹ کبھی بھرنا ہی نہیں۔ کہ نہ نشہ کی کوئی حد ہی نہیں کہنا جائے فلاں حد تک جا کر نشہ دے کہ صبر حاصل ہو جائیگا قناعت کا ٹوٹنا۔ قناعت کے ٹوٹنے سے قوی عمارت کی سا

دواریں لوٹنے لگیں۔ اور اسی سے سب سے پہلے ہوتے ہیں۔ یہی سمجھنا ہوتا ہے۔ بعض غلیظوں کی وجہ سے کتاب کوئی ہو۔ اگر نشہ نہ لگتی تو وہ یہ صورت بھی ہو جاتی کہ کپڑے کا اندیشہ نہ ہوتا سارا ستر ڈانکنے کے لئے اور ایک لیل میں ہونے والے کے لئے ٹوٹ سکتی تو بھی یہ حالت نہ ہوتی۔ جواب ہوتی ہے۔

بات یہ ہے۔ کہ ہم اپنی غفلتوں اور سستیوں میں بھرپور بات بھول جاتے ہیں۔ کہ ہمارے آقا ماہ نامہ سوار خدا جس کی جو بات اٹھا ناگوار ہے۔ تو بہت ہی بڑے فخر کی بات ہے۔ اس کی خواہش بعض اوقات اتنی بھی نہیں ہوتی کہ آپ کا پیٹ بھر سکے۔ اور یہ بات ہمارے ذہن سے نکل جاتی ہے۔ کہ یہ سو سال گذرے۔ طلب آقا پیٹ پر تھیر جائے گا۔ کام کبھی چلا جا رہا تھا۔ اس بات کو ہم بھول جاتے ہیں۔ اور یہ نہیں جانتے کہ خدا نے کھانے پھل انہیں خصل سے ہمیں دے سامان عطا کر دیئے ہیں۔ جن سے ہم ماندہ اٹھاتے ہیں۔

ایک یون کو تو اگر یہ خوف نہ ہو۔ کہ وہ خدا کی بخشی ہوئی نعمتوں کے بے قدری کریمو پھر لگا۔ تو وہ کہہ سکتا ہے۔ کہ کیا ہی اچھا ہوتا ہے اگر حالت ہوتی۔ جو رسول کریم کے وقت میں تھی۔ مگر اس کا دل ڈرتا ہے۔ کہ خدا نے جو نعمت دی ہے۔ اسے وہ کیونکر دے۔

کی عادت

اور اس کی وجہ سے ایک یہ بات پیدا ہو جاتی ہے۔ کہ سارا کی عادت بہت بڑھ جاتی ہے۔ اس عادت کے مٹانے سے قناعت پیدا ہو سکتی ہے۔ کہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ کچھ کم روٹی کی نظر کرنا گھنے کی بڑائی اٹھ جاتی ہے۔ مدد بھی حال کرنے لگ جاتے ہیں۔ حالانکہ سوال کرنا ہماری شریعت نے بہت برا قرار دیا ہے۔ اور سخت عذر تو ہونگے والوں کی تعلیمیں ہمیں رکھ چکی ہیں۔ تو تھے۔ سوال کرنا بھی بھروسہ بری بات ہے۔ لیکن ہماری حالت کے کئی لوگوں نے اس کو مستحسن سمجھا ہے۔ جو اسے سوالیہ بات سمجھتے ہیں۔ یہ بھی کچھ تحقیق آتا ہے۔

سوال کرنا ہم سے کچھ مانگنا ہے دیا اس پر ہر مانگنا ہے دیا پھر مانگا۔ اچھا دیا۔ اور اس پر وہ مطمئن ہو گیا۔ اس وقت آپ نے فرمایا کہ تو نے سب سے سب میں نہیں ایک نصیحت کرنا ہوں جو اس حال سے بھی قیمتی ہے۔ یہ کہ سوال کرنا بہت برا ہے۔ یہ نصیحت ہر نے سن لی اور چلائی۔ لیکن ان لوگوں کے ایمان کچھ مضبوط ہے۔ ایک موقع پر اس وقت جبکہ وہ کسی کی حالت تھی۔ اسی محال کے اندر سے کڑا کر گیا۔ اور وہ تھوڑے پر سواری تھا۔ ایک دوسرے شخص سے کڑا کر لے لگا۔ تو اس نے کھانڈ کی قسم لی۔ کہ میں خود کچھ ان کو کھا دے گا۔ میرا گھر دس پرا سو فیٹے رہتا ہے۔ سوال کرنے کا ایک صورت ہے۔ اور میں نے سوال کر لیا۔ یہ مدد تو دے دے۔ دیکھ کیا ہوا ہے۔ کہ میں نے کڑا کر لیا۔ تو اس نے کڑا کر لیا۔ تو اس نے سوال کرنے سے باز نہ آئی۔ اس سے پھر پھر کرنا چاہیے۔ میں اس کے حصول

یہی حالت تھی۔ اسی محال کے اندر سے کڑا کر گیا۔ اور وہ تھوڑے پر سواری تھا۔ ایک دوسرے شخص سے کڑا کر لے لگا۔ تو اس نے کھانڈ کی قسم لی۔ کہ میں خود کچھ ان کو کھا دے گا۔ میرا گھر دس پرا سو فیٹے رہتا ہے۔ سوال کرنے کا ایک صورت ہے۔ اور میں نے سوال کر لیا۔ یہ مدد تو دے دے۔ دیکھ کیا ہوا ہے۔ کہ میں نے کڑا کر لیا۔ تو اس نے کڑا کر لیا۔ تو اس نے سوال کرنے سے باز نہ آئی۔ اس سے پھر پھر کرنا چاہیے۔ میں اس کے حصول

عالمگیری کالج باون لکھیاں

جس پر ہر قسم کی جی اور کالی پر بارے سے عالی کولیاں
 لاک - نام نہیں اس میں - مختلف قسم کے سا جہاز دار
 چوڑیاں جی دھلی تیسے مذکور ہر قسم کی نجایت عمدہ عالی
 بالکایت اور انداز برسے زوخت موجود ہیں - مؤلفہ ہیکر
 ہماری راستی کا امتحان کریں - سحری کے ساتھ خاص رعایت ہوگا
 علاوہ ازین لکھیاں کی ساختہ لنگیاں - توشے دریاں گروں
 اور جہازیں سوانی اورانی ہر قسم کی صرفہ و در بہ فیصدہ کی کھیل
 پر بھی جاتی ہیں - ہماری دکان پر اصلی تھریکٹیکس اور دیگر
 ہر قسم کی ٹیکٹیکس بھی بہت سستی اور ازین لکھیاں تھریکٹ
 ہر حالت میں پیشی یا بذریعہ دی پی -

عالمگیری کالج باون لکھیاں
 کلاک مرتبہ شیخ نور الہی احمدیان و جہازینہ
 کلاک مرتبہ شیخ نور الہی احمدیان و جہازینہ

بجلاس شیخ محمد حسین صاحب منصف درجہ اول

بجلاس شیخ محمد حسین صاحب منصف درجہ اول
 این چند چند واصل ہندوہ میں
 کارکن ہندوہ و خانان مشرک بالغا
 پسراں پریم چند تک چند ناباغ
 و دیگر کو راہی ہر حالت میں
 اتوار جہازیں سواناں - کھڑکھیل
 خردوال مہیاں
 دلوئے مالچہ ہر دستے تک

مقدور مذکورہ میں جان طغی مدی سے پایا جاتا ہے کہ
 درعالمگیری دیدہ دانہ - تقیل میں سے گزرتا ہے - ساسطہ
 اشتہار جاری کر کے کھٹا جاتا ہے کہ اگر درعالمگیری کلاک کو
 حاضر ہو کر پیروی مقصدہ مذکور کلاک - نوکار وائی کیلئے عمل میں
 آدگی - ۱۳۱

بجلاس شیخ محمد حسین صاحب منصف درجہ اول

بجلاس شیخ محمد حسین صاحب منصف درجہ اول
 بمقام ناریوال
 سنت سنگھ ولد جہازینہ
 قوم جہاز ساکن رہتیں
 تحصیل خردوال
 مدی
 اعداد و اعداد ہر دستہ
 ساکن پٹی کلاکوں
 تحصیل خردوال
 مدی
 دلوئے مالچہ ہر دستہ جی

مقدور مذکورہ میں حسب درخواست ایمان طغی مدی سے پایا
 جاتا ہے کہ درعالمگیری دیدہ دانہ - تقیل میں سے گزرتا ہے - ساسطہ
 اشتہار جاری کر کے کھٹا جاتا ہے کہ اگر درعالمگیری کلاک کو
 حاضر ہو کر پیروی مقصدہ مذکور کلاک - نوکار وائی کیلئے عمل میں
 آدگی - ۱۳۱

قادیان میں سنی میں

۱۔ محلہ دارالرحمت میں سنیوں کی مرلہ زمین فی الحال ختم ہو چکی ہے۔ یہ قادیان کے قریب حمیرہ پور کے پاس نہایت عمدہ موقع کی زمین جو جو ہے قیمت جتنی ہے
 ۲۔ محلہ دارالفضل شرقی میں سنیوں کی مرلہ والی زمین مل سکتی ہے۔ نیز اس محلہ میں برب شرک کلاں یعنی شرک موضع کھار
 پر بھی جگہ موجود ہے۔ قیمت سنیوں کی مرلہ ہے۔ محلہ دارالفضل شرقی میں جگہ سنیوں کی ختم ہو چکی ہے۔ ۳۔ محلہ دارالفضل شرقی کے جنوب مشرق میں شرک موضع کھار
 کے اوپر سالم کھیت قابل زراعت موجود ہے۔ خریدنے والوں کو سالم کھیت لینا ہوگا۔ اور رستے اپنے چھوڑنے ہونگے۔ کوئی کھیت باغ کناں کا ہے۔ کوئی
 سائے چار کا کوئی اٹھ کا وغیرہ وغیرہ موقعہ اچھا ہے۔ قیمت سنیوں کی مرلہ ہے۔ نوٹ - بڑی شرک کے اوپر کسی موقعہ پر بھی دوکاناں سے کم جگہ نہیں دیا جاتی
 نماز دن محلہ میں جگہ مل سکتی ہے۔ بلکہ سنانی طور پر باغ محلہ میں نیز اندرون محلہ بھی بقاعدہ رستے اور گلیاں پھوڑی جاتی ہیں۔ جہاں دوکانیں بن سکتی
 ہیں۔ شرح مقررہ ہے۔ قیمت نقد وصول کی جاتی ہے۔ جو در خواست کے ساتھ جمعیتی چاہیے۔ ان ایسا ہو سکتا ہے کہ قیمت قسط وار جمع ہوتی رہے۔ پھر
 پوری قیمت جمع ہو جائے تو جس جگہ مناسب قطعہ خالی ہو مل سکتا ہے۔ اور تمام خریداروں کے ساتھ یہ شرط ہوتی ہے۔ کہ وہ اپنا
 ضرورت کیوں اسے جگہ خریدیں۔ تجارت کرنا مقصود نہ ہو۔ اور نیز یہ کہ خریدنے کے بعد ایک سال کے اندر اندر کم از کم چار روپے
 کی بنیاد پر ملے گا۔ جسے حدود قائم کریں۔

مرزا بشیر احمد قادیان

ہندوستان کی خبریں

شہزادہ ولیز کا بھیڑیہ بمبئی ۲۴ نومبر - ہندوستان کے مستقبل پر جو بحثیں ہوتی ہیں، ان میں سے ایک بحث شہزادہ ولیز کی زندگی پر ہوتی ہے۔ شہزادہ ولیز کو ہندوستان کے مستقبل کے لیے ایک نمونہ قرار دیا جاتا ہے۔ ان کی زندگی پر جو بحثیں ہوتی ہیں، ان میں سے ایک بحث شہزادہ ولیز کی زندگی پر ہوتی ہے۔

شاہی بیچاں پر چھڑ جب سرسوں ڈیڑھ لاکھ روپے کی بیچاں کو شہزادہ ولیز نے خرید لیا، تو ان کو حیرت ہوئی کہ شہزادہ ولیز نے اسے بڑے بڑے حکمرانوں کے لیے بیچاں کی طرح بیچ دی ہے۔

ملک مسٹر کا پیغام شہزادہ ولیز نے مسٹر کا پیغام بھیجا ہے۔ اس میں شہزادہ ولیز نے مسٹر کو بتایا ہے کہ وہ ہندوستان کے مستقبل کے لیے کوشش کر رہے ہیں۔

میں اپنی اپنے زہر دہند کی معرفت ہندوستان کے باشندوں اور دہلی کے باشندوں کو یہ پیغام بھیجا گیا ہے کہ وہ ہندوستان کے مستقبل کے لیے کوشش کریں۔

آرٹا ہے جو ہمارے خاندان کو اہل ہند سے ہے۔ میرے خاندان کے خاندان نے شہزادہ ولیز کی حیثیت میں مقامی حالات کو دیکھ کر اور کچھ کی کوشش کی تھی۔ اور جب وہ جت نشین ہوئے۔ تو انہوں نے مجھ سے کہا تھا۔ کہ میں بھی ان کی مثال کی تقلید کروں۔ اس مثال کی پیروی میں میں اپنے زہر کو آپ کے پاس بھیج رہا ہوں۔ آپ لوگوں کے درمیان نقل حرکت کرتے ہوئے میرا دل اس کے ساتھ ہے جن دوستوں نے مجھ سے اور میرے اسلاف سے اظہار وفاداری کیا ان کے ساتھ مجھے دلی ہمدردی ہے۔ زمانہ حال میں میرے خیالات آپ لوگوں کی طرف سے رہے ہیں۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ ان کے اندر بڑے بڑے ان مسائل کا حل اطمینان سے دیا جائے گا۔ جو پیدا ہو چکے ہیں۔ آپ کے

نفاذ اور ستر میں میرے لئے خاص اہمیت رکھتی ہیں میری صدق دل سے دعا ہے کہ ہندوستان بھر میں ترقی کرنا ہو۔ روز افزوں قومی عظمت حاصل کرے جس کے لئے میں اپنی زندگی میں اور میرے بعد میرے بعد کو شاں رہیگا۔

شاہزادہ کی آذربائیجان اور جیٹل کے خلاف بھیڑیہ میں فساد تقریر کر رہے تھے۔ ان کے پیروؤں نے بھی میں فساد کر دیا۔ چند ٹراکٹریاں جلا دی گئیں۔ اور دیوڑھی کے ایک سپاہی کو سخت زخمی کیا گیا۔ کارخانہ کے کارکنوں میں ریشمی کا انتظام برباد کیا گیا۔

بہت لوگوں کو زہر دہند کو بکھا گیا یورپین کی گلوں پر پارل کے فوج میں پھر پھینکے گئے۔ بائیکاٹ کلب میں کمیٹی کے پرپ توڑ دئے گئے۔

فساد دہلی میں بمبئی ۲۴ نومبر - آج دوپہر کے نقصان جان بعد فساد کا منظر مل بازار اور پائی دہن سے کھیت وادی میں منتقل ہو گیا۔ کل نقصان جان کا اندازہ ترین اندازہ یہ ہے کہ مارادی ہو گئے۔ جن میں سے چار پولیس ہیں تھے۔ اور ۲۰ کے قریب زخمی ہوئے۔

اطلاعات ملی ہے کہ مسٹر گاندھی اور دیگر لیڈر موقع فساد ہو گئے۔ لیکن جو بہت جوش میں تھے اس لئے ان کی ہندو نصیحت پر بہت کم توجہ دی گئی۔

بھٹی میں فسادوں نے بائیکاٹ کلب پر بھی فسادوں ایک گرجے کو آگ لگا دی گئی۔ جہاں انہوں نے ایک گرجہ جلا ڈالا اور بھیڑیہ کے دوسرے حصوں میں بھی اسی قسم کا فساد ہوا۔

ایک یورپین کا قتل لیٹلٹن روڈ اور مندر کی چوکوں پر حملہ کیا گیا۔ اور جی آئی۔ پی۔ پی کے ایک یورپین کو اس قدر زہر دہند کو بکھا گیا۔ کہ اس نے مرکز کی ان کے ہاتھ سے نجات پائی ایک اور انگریز پر لائیو برساتی گئیں۔ اور وہ بمشکل جان بچا سکا۔

بھٹی میں کاروبار بند بمبئی ۲۴ نومبر - فسادات کے جاری رہے۔ شہر کے ہندوستانی حصے کاؤنٹن اور تشدد آمیز کارروائیوں کی خبریں موصول ہوئی ہیں۔

اس حصہ شہر میں کاروبار بالکل بند ہے سدا کاؤنٹن پر لگے ہوئے اور پٹھان پیرہ داران پر متعین کر دئے گئے ہیں۔ گرام روڈ پر شہر کے دیگر حصوں میں شراب کی دکانیں بند کر دی گئیں۔ کیونکہ لوگوں کی جماعتوں نے ان کو نقصان پہنچانے کی کوششیں کی ہیں۔

پارسیوں کے آج صبح شورش کا سب سے بڑا مرکز انتقامی حملے پارسیوں کا محلہ تھا۔ جو منگلش روڈ اور گرانٹ روڈ اور کھیت وادی کے درمیان واقع ہے۔ اس علاقہ میں کل پارسی لوگ بطور انتقام ہندو مسلمان راہ چلتوں کو سیدھے دبا اختیار بیٹھے رہے۔

آج صبح اس اندیشہ سے کہ ہندو اور مسلمان متفقہ طور پر پارسیوں کے گھروں پر حملہ کرینگے۔ پارسی مرد لاشیاں لیکر باہر نکل آئے۔ اور بازار میں لڑائی شروع ہو گئی۔

فریقین کے آدمی زخمی ہوئے۔ معلوم ہوتا ہے کہ پارسیوں نے آتشیں اسلحہ کا استعمال بھی کیا۔ پارسیوں نے جو گولیاں چلائیں۔ ان کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک مسلمان اور دو ہندوؤں کی لاشیں سڑک پر پائی گئیں۔

پارسی مسجد کو بعد کی خبر ہے کہ ہجوم نے دو پارسی آگ لگا دی گئی۔ سڑکوں کو آگ لگا دی ہے۔ اور دیگر مسندوں پر حملہ کیا۔ دوپہر کے قریب ایک اور ہجوم ڈنگن روڈ پر جمع ہو گیا۔ اور تشدد کرنے لگا۔ فوج کو گولیاں چلائی پڑیں جن سے بعض آدمیوں کو زخم آئے۔

مسٹر جرجی فرام جی بھر دھالو جو پارسی تارک ہولالت ہیں۔ پارسی فوجوں نے سخت زہر دہند کو بکھا کیا۔ اور ان کی سڑک کو توڑ پھوڑ ڈالا۔

مسٹر سر جی ٹائیڈو بمبئی ۲۴ نومبر - صورت حال پر پارسیوں کا حملہ اصلاح پذیر ہو گئی ہے۔ اور اب اچھی طرح سے قابو میں ہے۔ لیکن صبح کے وقت کہیں کہیں ہندوؤں اور پارسیوں کے درمیان فساد ہوا۔ مسٹر سر جی ٹائیڈو جب دونوں قوموں کے درمیان صلح کرانے کے لیے جا رہی تھیں۔ تو انہیں بعض پارسیوں نے دھمکیاں دے کر روک دیا۔ لیکن ان کو کچھ زیادہ جوش نہ آئیں۔

بھٹی میں پھر گولی چلی ۲۴ نومبر کو دوپہر کے بعد پریس سڑک میں دو ہندو ہوئے۔ انہیں مسلح پولیس کو گولیاں

جلائی پڑی۔ جناح یہ کہ اگر ایک آدمی زخمی ہوا اور ایک زمین مر گیا۔ گورنمنٹ بنگال کا اعلان کہ کلکتہ ۱۸ نومبر۔ گورنمنٹ والیڈو سے خلاف قانون میں بنگال کے اس اعلان کے بعد کہ لاگرس اور خلافت کے والیڈو کے دستے خلافت قانون مجس ہوں۔ پولیس نے شہر کے مختلف حصوں اور مضامین میں چھاپے مارے۔ آج صبح سویرے پولیس نے لاگرس اور خلافت کے تین دفاتروں کی تاشی لی پولیس ہتھ سے کاغذات اور کتاو کو ہتھ دے کے سٹول پر پھینک دیئے گئے۔ پوڑہ میں چار مقامات کی تاشی لی گئی۔ اور ۱۰ آدمیوں کو گرفتار کیا گیا۔ انیس سے ۹ ڈاکٹر ہیں۔ اور ایک مسٹر برید پر پٹا پیلرڈ باسو مسٹر شی ہرڈ ڈاکٹر کٹ کیلی ہیں۔

مسٹر گاندھی سول نازانی۔ سبھی۔ ۱۸ نومبر۔ انہیں کر کے کے فادات اور

طرفین کی اموات کے متعلق مسٹر گاندھی نے ایک بیان شائع کیا ہے۔ کہ اس ہجوم میں صرف بد معاش یاڑ کے ہی نہیں تھے۔ یہ ہجوم کچھ بے سمجھ آدمیوں کا ہجوم نہ تھا۔ اس میں سب کا رخ خلافت کے مزدوری نہ تھے۔ یہ لازمی طور پر ایک ہر قسم کے آدمیوں کا ملا جلا ہجوم تھا۔ جو کسی آدمی کی کوئی بات سننا نہیں چاہتا تھا۔ ان میں جو آدمی شال تھے۔ ان کی تعداد ۱۰ ہزار سے کم نہ تھی۔ یہ لوگ شرارت اور تباہی پر تلے ہوئے نظر آتے تھے۔ اور اگر ہم میں سے کسی نہ کسی ایک پر دین یا کسی اور کو بھی جس نے کہ شہزادہ کے خیر مقدم میں حصہ لیا۔ کسی طرح کی تکلیف پہنچائی۔ یا اس کی تنگ کی ہے۔ تو ہم نے اپنے پاک عہد کو توڑ دیا ہے۔ میں اپنی ذمہ داری سے بھی جان نہیں بچاتا۔ میں اپنی بغاوت کی سپرٹ کو مہیا کرنے کیلئے اور ہر کسی سے زیادہ ذمہ دار ہوں۔ درکنگ کیلی کو اس حالت پر توجہ دے کہ اس امر پر غور کرنا پڑے گا۔ کہ ہمیں علم شریقا یا زراست داری کی ذمہ داریوں کا اس وقت تک سامنا کرنا چاہئے یا نہیں۔ میں خوب غور و خوض کے بعد اس نتیجہ پر پہنچ گیا ہوں کہ فی الحال ہم عام طور پر شریقا یا زراست داری شروع نہیں کر سکتے۔

سیدہ تسلیم کرتا ہوں کہ جب تک لوگوں میں کابل میں پرچم اس کرہ ہوائی نہ پیدا ہو جائے۔ جس میں جدو جہد میں کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔

مسٹر گاندھی مسٹر گاندھی نے لوگوں کی اس کے روز کے غلطی کے کفارہ کے لئے ہر سووار کو رت رکھنے شروع کر دیئے ہیں۔

مسٹر شی خلافت کمیٹی تنجو۔ ۱۸ نومبر۔ کی سرکے موت بنگال کھنی تادو مسٹر شی خلافت کمیٹی تنجو کا مقدمہ عدالت عالیہ میں پیش ہو بادشاہ سلامت کے خلاف جنگ کرنے کا جرم اور سرکے موت بنگال ہی لیکن ضلعی جانداد کی سزا مسترد کر دی گئی۔ کیونکہ فیصلہ کے وقت یہ قانون نسخہ ہو چکا تھا۔

ڈاکٹر ہینڈل کے مقدمہ پولیس کشر۔ اس نے اذالہ حیثیت کرنی کا فیصلہ مسٹر نگا اڑ کے خلاف اذالہ حیثیت کرنی کا جو مقدمہ دائر کیا تھا۔ عدالت نے ۱۸ نومبر کو اس کا فیصلہ سنا دیا۔ ہزار روپے مع خراج مقدمہ کی ڈگری دینی کے حق میں دی گئی۔

بابا گوردوت سنگھ سنگا صاحب ۱۸ نومبر۔ کی گرفتاری بابا گوردوت سنگھ صاحب نے خود ہی آپ کو پولیس کے حوالہ کر دیا۔ انھیں لاہور سنٹرل جیل میں بھیج دیا گیا ہے۔

ڈاکٹر سیٹھ پال کی امرتسر ۱۸ نومبر۔ رام باغ گرفتاری اور رانی میں ایک مسلمان نے اپنی دکان کھولی تھی ڈاکٹر سیٹھ پال اور لاہور دھارکی نے جا کر اسے سبھا یا ساتے ہیں انھیں پولیس نے گرفتار کر لیا۔ پولیس میں نے والپس جا کر دکاندار سے دریافت کیا۔ جس نے کہا کہ میں قوم کے ساتھ ہوں۔ یہ کہہ کر دکان بند کر دی اس لئے ماخوذین کو رہا کرنا پڑا۔

لاہور میں جمعیتہ العلماء کا جلسہ ۱۸ نومبر کو بریڈا ہال لاہور میں جمعیتہ العلماء کا جلسہ ہوا۔ استقبالی کمیٹی کے صدر مولوی عبدالقادر وکیل تھے۔ اور پرنسپل ر مولوی ابوالکلام۔ مولوی ابوالکلام صاحب

کا اڈریس ایک صاحب نے فرمایا۔

انڈین نیشنل کانگریس کے اس سال کی انڈین انہندہ اجلاس کی تاریخیں نیشنل کانگریس کا جلسہ ۲۵-۲۸ اور ۲۹ دسمبر کو احمد آباد میں منعقد ہوگا۔ اور سبکدوش کیٹی کا جلسہ ۲۲-۲۵ دسمبر کو منعقد ہوگا۔ مسلمانوں پر مسٹر گاندھی نے ایک اپیل شائع شریک الزام کی ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے۔ اے ہندو گان بہنیں! مجھے گزشتہ دور میں جو رنج برداشت کرنا پڑا ہے۔ وہ ناقابل بیان ہے۔ میں پہلی رات کے ساڑھے تین بجے لکھ رہا ہوں۔ مجھے گزشتہ دور میں جو سوزا چیدہ دیکھا ہے۔ اسے میرا دم ناک میں کر دیا ہے۔ ہندو مسلم اتحاد مٹنے بہر پارسیوں علیسائیوں اور یہودیوں کے لئے خطرہ کا باعث ہوا ہے۔ تارکان سوالات کا عدم تشدد حامیان پر اس کے تشدد سے بھی برابر ہے۔ کیونکہ ہم نے عدم کاربانی اقرار کرتے ہوئے۔ ان لوگوں کو خوف زدہ کیا ہے۔ جو ہم سے اختلاف رائے رکھتے ہیں۔ ہندو اور مسلمان آزادی کے سستی نہیں ہونگے۔ اگر وہ پارسیوں کی عزت و اکبر و اپنی جانوں کو زیادہ نہیں کر سکتے۔ پارسیوں نے پچھلے ہی دین میں اپنی فیاضی اور دوستی کا ناپااں ثبوت دیا۔ مسلمان خاص طور پر ان کے زیر بار احسان ہیں۔ کیونکہ لحاظ تعداد انہوں نے خلافت فتنہ میں خود مسلمانوں سے بھی زیادہ چندہ دیا ہے۔ میں ہنشی بھر مردوں اور عورتوں کا حتی المقدور وظیفہ حاضر کرنے کی کوشش کر دکھائے گا۔ ان طاقتوں کا شکا ہونا پڑا ہے۔ جو زیادہ تر میری حامی تحریک سے پیدا ہوئی ہیں۔ میں اپنی مسلمان بھائیوں سے چند الفاظ خاص طور پر کہنا چاہتا ہوں۔ مجھے خلافت کی تحریک کو ایک مقدس تحریک کی حیثیت سے شروع کیا ہے۔ مجھے ہندو مسلم اتحاد کو قائم کرنے کیلئے سخت کوشش کی ہے۔ زمیندار کا مقدمہ ۱۸ تاریخ کو ہندو زمیندار کے ایڈریس مولوی عبدالحید خان سالک اور پیلہ شریکین کا مقدمہ لاہور میں عدالت میں پیش ہو گا۔ ان کے خلاف دلائل پیش کیے جائیں گے۔ جگت رام سرگرم پولیس بریڈا اور مولوی شہدائت الدین نور زیندار کا

(اتمام شیخ عبد الرحمن دانی پر مشورہ پبلشر اسلام پولیس قادیان میں چھپکر کان کیلئے طبع ہوا)

THE ALFAZI QADIAN

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 تَعَالَى اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ لِمَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ لَاحِقٌ لَهُ يَوْمَ الدِّينِ هُوَ الَّذِي يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَهُوَ يُعْلِمُ سِرَّهُ وَخَيْبَاتِهِ لَا يَكُنْ لَهُ كُفُوًا شَيْءٌ يَخْتَارُ مَا يُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ دُونِ السَّحَابِ مَاءً فَسَيَّلَ بِهِ نَخْلًا وَلَهُ السَّيِّدَةُ الْأَمْثَلُ
 اب گویا وقت غزال سے میرا

مقام پر
 مکتبہ اسلامیہ
 قادیان

مکتبہ اسلامیہ
 قادیان

الفاظ

ایڈیٹر: غلام نبی
 ایسٹنٹ: مہر محمد خان

منبر ۲۸ نومبر ۱۹۲۱ء مطابقی ۲۷ ربیع الاول ۱۳۴۱ء جلد ۹

بنار برہمنوں نے کی بجائے مرزا سلطان احمد صاحب کی بیعت میں چلے گئے جس کا انتظام غالباً وہ لاہور سے ہی کر کے آئے تھے۔ وہاں خاں ذوالفقار لاہوری کی طرف سے جوان کی مہمانی کے لئے مقرر تھے۔ ان کے لئے چائے اور ناشتہ لائے گئے۔ کہا گیا۔ لیکن انہوں نے یہ عذر کہہ کر چلے آئے ہیں۔ لانے سے روک دیا۔ اور جناب مولوی محمد حسن صاحب کے پاس چلے گئے۔ جہاں علیحدگی میں کئی گھنٹے گفتگو کرتے رہے اس دوران میں اتنا معلوم ہوا کہ مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء جناب مولوی صاحب موصوف کو لاہور ساتھ لے جانے کے لئے اصرار کر رہے ہیں۔ اور جناب مولوی صاحب نے ان کے بے حد اصرار پر روٹنگی کی تیاری کے لئے کھدیا ہے۔ اتنے میں جناب مولوی صاحب لکھنؤ

مولوی محمد علی صاحب کی قادیان میں آمد اور روانی

۲۴ تاریخ کو مولوی محمد علی صاحب موصوف رحمت اللہ علیہ صاحب ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب، ابو عزیز بخش صاحب برادر مولوی محمد علی صاحب اور امیر صدیق الدین صاحب مع چند اور رفقاء کے جناب مولوی سید محمد حسن صاحب کی ملاقات کے لئے صبح قریب نونہ کے آئے۔ اگرچہ ان کے آنے کی ہمیں کوئی اطلاع نہ تھی۔ لیکن جس وقت معلوم ہوا۔ کہ وہ آ رہے ہیں تو حضرت نواب محمد علی صاحب کے اندرون قصبہ مکان میں ٹھہرنے کا انتظام کیا گیا۔ لیکن وہ کسی مصلحت کی

المستشرق

حضرت غنیۃ السیرۃ فی ابدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بفضل خداوندی ۱۷ نومبر ۱۹۲۱ء کو جناب مولوی سید محمد حسن صاحب مسجد اقصیٰ میں تشریف لیگے۔ اور حضرت غنیۃ السیرۃ کا خطبہ شہداء کے بعد خطبہ جمعہ پر پستلی خوشی اظہار کیا۔ آریہ سلا لاہور سے باوند کے لئے جواب دہ تھے وہیں ان کے ملازم آ رہے تھے شہداء شراط پر جھگڑا پیدا کہے کوشش کی کہ مناظرہ کی ذمت لے لے۔ لیکن ہماری طرف سے ان کے لئے سے چلے گئے کہ وہ شراط بھی منظور کر لیں۔ اور احمدی مآثر شیخ عبدالرحمن صاحب عمری کا خدا کے فضل سے بڑی سیاری ہوئی۔ سپرہام مسلمانوں نے خوشی کے نعرے لگائے۔

قاضی صاحب کی طبیعت

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ میں احباب لاہور کے
 جس میں انہوں نے تحریر فرمایا تھا کہ میں احباب لاہور کے
 ہمراہ چند دن کے لئے لاہور جاتا ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح
 ثانی علیہ السلام نے اس کے جواب میں تحریر فرمایا کہ آپ
 بے شک تشریف لے جائیں۔ لیکن اس میں ان
 لوگوں کے آئے پر یک نیت آپ کا تشریف لے جانا میرا
 نظر آتا ہے۔ اگر آپ فرمائیں گے تو ہم کل ہی خود آپ کو
 لاہور پہنچا دیں گے۔ حضور نے جواب تحریر فرمایا کہ میں
 کے ساتھ جناب مولوی صاحب کی خدمت میں بھیجا اور
 ادھر بہت سے احباب جناب مولوی صاحب کو الوداع
 کہنے کے لئے اس جگہ جمع ہو گئے۔ جہاں ان کے
 تشریف لانے پر ان کا استقبال کرنے کے لئے جمع ہو
 گئے۔ جب ہمارے احباب جناب مولوی صاحب کی
 خدمت میں حاضر ہوئے۔ تو آپ نماز پڑھ رہے تھے
 نماز پڑھنے کے بعد جب حضرت خلیفۃ المسیح کا رخصت
 فرمایا گیا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ نماز میں بھی بچے یہی
 اتفاق ہوا ہے۔ کہ مجھے نہیں جانا چاہیئے۔ اور میں تو
 پہلے ہی نہیں جانا چاہتا تھا۔ میں تحقیقات کر رہا ہوں
 اور مجھے صداقت کے آثار بھی نظر آ رہے ہیں۔ اچھا
 لاہور کو کہہ دیا جائے۔ کہ میں نہیں جاؤنگا۔ جلسہ کے
 بعد دیکھا جائیگا۔

یہ بات جب مولوی محمد علی صاحب کو معلوم ہوئی تو
 انہوں نے کہا کہ پھر ہم جلتے ہیں۔ اور میں مولوی صاحب
 سے مصافحہ کرنا چاہتا ہوں۔ پھر صرف مولوی محمد علی صاحب
 نے مصافحہ کیا۔ ان کے مصافحہ کے وقت جناب مولوی
 محمد احسن صاحب نے ان سے کہا کہ میں اس وقت نہیں
 جا سکتا۔ میں تحقیقات کر رہا ہوں۔ اور میرا جلسہ تک
 ٹھہرنا ضروری ہے۔ جلسہ کے بعد دیکھا جائیگا۔ اس
 کے بعد جناب مولوی صاحب نے مولوی صاحب سے دریافت
 فرمایا کہ آپ نے حضرت مسیح موعود کو کس طرح پہچاننا مولوی
 صاحب نے اس کا کوئی جواب نہ دیا۔ جناب مولوی صاحب
 نے پھر دیکھا۔ تو مولوی محمد علی صاحب نے کہا کہ جبکہ
 میں روانگی کے وقت مصافحہ کر رہا ہوں۔ اس کا کیا جواب
 دوں۔ جناب مولوی صاحب نے فرمایا کہ وہاں سے

کہہ کر بھیج دینا۔ مولوی صاحب نے کہا اچھا دیکھا جائیگا۔
 آپ تحقیقات کریں۔

اس کے بعد مولوی محمد علی صاحب رفقہ دار العلوم
 کی طرف چلے گئے۔ اور وہاں سے لوٹے ہوئے
 جب مسجد مبارک کے پاس پہنچے۔ تو نماز ہو رہی تھی۔ مگر
 وہ مقبرہ ہشتی کی طرف چلے گئے۔ اور وہاں سے
 ہو کر مسجد اقصیٰ میں انہوں نے نماز پڑھی اور مینار
 دیکھا اور پھر اڑے خلیفے پہنچ گئے۔ کھانا کھانے
 کے لئے انہیں پہلے ہی اصراء کے ساتھ لجا گیا تھا
 لیکن چونکہ ننگی دشت وغیرہ کا اندازہ دیتے ہیں۔ اس
 کھانا ٹھم ٹھم پر رکھا دیا گیا۔ اور ایک آدمی ساتھ کر
 دیا گیا۔ تاکہ وہ شال کھانا کھلا کر برتن واپس لے
 آئے۔ لیکن مولوی محمد علی صاحب جب ٹھٹھوں کے
 پاس پہنچے۔ تو انہوں نے کھانا اتر دیا۔ اور جب
 جناب خان ذوالفقار علی خان صاحب نے کھانا ساتھ
 لے جائے۔ پھر اصراء کیا۔ تو مولوی محمد علی صاحب نے کہا
 کہ جب تک یہاں صاحب احمدیہ بلڈنگس میں اپنا قدم
 رکھنا چاہتے ہیں۔ اس وقت تک میں کھانا نہیں
 کھا سکتا۔ معلوم نہیں پہنچنے سے مولوی صاحب کا
 کیا مطلب تھا۔ اور کھانا کھانا صرف اپنے لئے
 ہی نا جائز سمجھتے ہیں۔ یا اپنے دوسرے رفقہ کے
 لئے بھی۔ کیونکہ چند ہی دن گزرے۔ جبکہ ان کے رفقہ
 فتح رحمت اللہ صاحب۔ ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب اور
 ماسٹر صدر الدین صاحب مع چند اور ساتھیوں کے
 آئے تھے۔ تو وہ بھانسی کی انتظام میں ایک مکان
 میں زرخش ہوئے تھے۔ اور ہماری طرف سے جو ہمانی
 ان کی گئی تھی اسے انہوں نے بخوشی قبول کیا۔ اور ہمانی
 میں اس ہمانی خدائی پر شکر یہ بھی ادا کیا گیا تھا۔
 غرض باوجود اس کے کہ مولوی صاحب اور ان کے
 رفقہ کو کھانا کھانے کے لئے متعدد بار باصرار کیا
 گیا۔ اور ان کے اس عند کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ وقت
 کم ہے۔ کھانا کھانے کے لئے ہال تک ساتھ با
 کے لئے آدمی تیار کیا گیا۔ لیکن انہوں نے منظور
 کیا۔ اور اسی دن تین بجے واپس روانہ ہو گئے۔

یہ مولوی محمد علی صاحب ان کے رفقہ جناب مولوی
 سید محمد احسن صاحب کے مکان میں تشریف رکھتے تھے۔
 اس وقت بھی وہاں ان کے واسطے چائے بھجوائی گئی تھی
 مگر معلوم ہو کہ اس کے مولوی صاحب نے چائے بھی نہیں
 پی۔ واللہ اعلم۔

اخبار احمدیہ

فی القلوب الخلق دیں جلسہ سالانہ پر ترقی یافتہ ممالک میں انہوں
 کی ضرورت ہوتی ہے۔ جن کی ضرورت
 پر اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ ایک ہزار روپیہ نقد علاوہ خوراک
 کے خرچ ہو گا۔ میں چاہتا ہوں کہ اس خرچ میں کفایت
 ہو۔ اس لئے میری اتماس ہے کہ جہاں جہاں احمدی بنیادی
 ہوں۔ وہ اس موقع پر کوئی سبیل امداد کام کریں۔ اور کوئی
 خزانہ ہر سے ایک ہزار روپیہ کا جوہہ دور کریں۔ میں امید
 کرتا ہوں۔ کہ اس اعلان کے پڑھنے ہی تمام احمدی
 نانباتی مجھے اپنے لئے کی اطلاع دیں گے۔ نیز دیگر
 بھائیوں کی خدمت میں بھی اتماس ہے کہ وہ بھی اپنے وقت
 احمدی بنیادیوں کے لئے سے اطلاع دیں۔ نہایت تمکیدی
 والسلام۔ سید محمد اسحاق قادیان۔

حمید آباد میں جلسہ ۲۵ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ روز یکشنبہ
 صدر اسٹیشن احمدیہ حمید آباد کا ایک
 شاندار جلسہ بااعلان عام بذریعہ اشتہارات مکان سخن احمدیہ
 لیکچر ہال میں بعد از نماز مولانا حاجی میر محمد سعید صاحب قبلہ
 امیر جماعت مسند بنو عبدالمطلب کی کارروائی کے قبل علی جناب
 سید محمد غوث صاحب کی دختر سماءہ سعیدہ بیگم کا عقد
 میرا محمد علی صاحب کے ساتھ پانچویں مہر پڑھا۔ اس کے بعد
 لیکچر ہوئے۔ جناب عثمان فشر صاحب نے اپنی صداقت اسلام کے
 واقعات بزبان انگریزی بیان فرمائے۔ نیز سردار بہادر خلیفہ احمدی
 صاحب احمدی چیف انجمن لوکل فنڈ بھی تشریف فرما تھے۔
 وقتاً فوقتاً بر صدر نشین صاحب کے تبلیغ کے قیام چاہتا ہے
 کہ مسٹر کے مفصل حالات مسلمانوں میں پھیلانے کے لئے
 اور کہ معظمہ کے مشہور و معروف سرکاری اخبار القبلی میں جو
 مسنون شائع ہوئے۔ وہ بھی شایاں گید۔ اخیر میں حضرت سرور

یہ سب باتیں مولوی محمد علی صاحب کے رفقہ جناب مولوی سید محمد احسن صاحب کے مکان میں تشریف رکھتے تھے۔ اس وقت بھی وہاں ان کے واسطے چائے بھجوائی گئی تھی مگر معلوم ہو کہ اس کے مولوی صاحب نے چائے بھی نہیں پی۔ واللہ اعلم۔

جواز سود کے لئے سعی ناکا

(نمبر ۵)
قرآن کریم اور سود

مفسرین صاحب ہر سالہ سود نے قرآن سے سود جواز ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ آیت بابیہ الذین امنوا لا تاكلوا الربوا الاضاعفا مضاعفہ کے منطقی لکھا ہے۔ کہ صرف وہی سود جو بڑا بڑا کر ہو۔ اور دغنا اور تمکنا ہو وہ منع ہے۔

اس آیت کے صحیح معنی بیان کرنے سے پہلے میں پوچھتا ہوں۔ اگر بڑا بڑا کر سود لینے کی یہ پہلو سے ماحض ثابت ہے۔ تو بیشتر ذروا مابقی من الربوا۔ کہ جو کچھ بھی سود سے باقی رہ گیا ہے۔ اسے چھوڑ دو اور اسکو توڑ دو۔ اس کا کیا مطلب ہوا۔ ماکلفہ جو صورت پر مشتمل ہے۔ صاف بتلا ہے۔ کہ جو کچھ بھی سود سے ان ہے۔ اسکو چھوڑ دو۔ ہر اللہ تعالیٰ کا یہ کہنا کہ لکھ دو اس اموالکھ۔ اور یہی زیادہ واضح کر دیتا ہے کہ اسے توڑ دو تمہارے لئے صرف تمہارے اصلی مال جائز ہیں۔ اور تم لینے والے المال کے ہی مالک ہو۔ سود نہ خفیف نہ زیادہ۔ کسی قسم کا لینا جائز نہیں۔ اس میں اور صرف آیت کے جتنے جتنے معنی ہیں۔ مفسر صاحب نے کس طرح اس آیت کے غلط معنی کہنے کی حوالت کی

پھر میں پوچھتا ہوں۔ اگر اس آیت سے یہی نکلتا ہے کہ وہ سود چھوڑتے کم مقدار اور خفیف شرح میں ہے۔ بوجا جائز ہے۔ تو یہی کہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صحابی کو جو کہ روٹی کھجور کے دو صاع دیکر بیکت عمرہ خرما کا صاع لے آیا تھا۔ کہوں خرما یا کہ ذلک عین یہ تو عین سود ہے۔ دراصل بات یہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ان کی اس حالت کو جو وہ بھی کہ سود دگنا اور تمکنا کھاتے تھے۔ تو نظر رکھتے ہوئے انکو مطالب کیا کہ تم جو سود بڑا بڑا کر کے لیا کرتے تھے۔

یہ نہ تو درمیان سے یہ مراد نہیں۔ کہ بڑا بڑا کر نہ لو۔ اور محض اسکو توڑ اسے لیا کرو۔ چنانچہ امام رازی اپنی تفسیر کبیر جلد ۲ صفحہ ۷۲ میں اس کے معنی اس طرح کہتے ہیں۔ کہ ہذا الا دینہ لیس لتفہید اللغی بل المراد ما کالوا اربیہ من العائدۃ فیما بذللہ۔ یعنی اس آیت میں صرف یہی کو اس قسم کے سود سے یہی مقید نہیں کیا گیا۔ بلکہ یہاں فقط اس کو لور۔ کو ملحوظ رکھ کر جو وہ صمد طور پر سود بڑا بڑا کر لیتے تھے۔ کہنا کہ یہ نہ لو

اب میں اس آیت کی طرف آنکھوں اس سے مصنف صاحب تجارتی سود کا جملہ نکالتے ہیں۔ اور تجارتی سود کے جواز کے لئے اس کو مکرر اللہ آیت سمجھتے ہیں۔ جو یہ ہے کہ یا ایہ الذین امنوا لا تاكلوا اموالکم بینکم بالباطل الا ان تكون تجارۃ عن تراض منکم ولا تغفلوا انکم کما ان اللہ کان بکرم رحیما لو اس آیت میں دو نظروں کی طرح آپ نے بڑی ذوق دہانی ہے۔ اب اس لفظ الا کی طرف اور دوسرے عن تراض کی طرف۔ آپ آقا کی دو صورتیں

دیکھیں گے ہیں کہ باوجود استثناء منقطع ہو گا یا متصل منقطع ہونے کی حالت میں اسکے یہ معنی کہتے ہیں کہ اسے توڑنا یا اس میں ایک دوسرے کے مال باطل کے ساتھ نہ کھاؤ۔ بلکہ اگر رضامندی سے تجارت کرنا اور اپنے آپ کو ہلاک نہ کرو۔ دوسری صورت میں جس کو کہ وہ اپنے دماغ کے انبات کے لئے میل بناتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ استثناء منقطع نہیں۔ بلکہ متصل ہے۔ اور امام رازی کی تفسیر کبیر سے حسب ذیل عبارت نقل کرتے ہیں کہ والثانی ان من الناس من قال الا استثناء متصل وانصر سیمنا فقال

ایہا المتقدیر لا تاكلوا اموالکم بینکم بالباطل و ان تضامین کالربوا وغیرہ الا ان تكون تجارۃ عن تراض منکم۔ یہ الفاظ پورے کے پورے نقل تو کئے گئے ہیں۔ مگر معنی یہ کہ نہیں کلسے مسلمان اپنے مالوں کو آپس میں باطل طریقہ یعنی ہوا وغیرہ سے متعلقہ۔ اگرچہ تم باہم اس پر

ہو البتہ باطل طریقہ (یعنی سود وغیرہ) سے لینے والوں کو تجارت کے ساتھ کھانا نہ جائز ہے۔ معلوم ہو آہے کہ معنی کرنے وقت ان کا خیال تھا کہ اس کے الفاظ کی طرف ہوتا۔ اس خواہش کی طرف جو تجارتی سود کے جواز کے متعلق واضح میں مرکوز تھی۔ چلا گیا ہے۔ کیونکہ ان سنوں میں اور اس عربی عبارت میں بہت بڑا فرق ہے۔ اصل معنی بتانے سے پہلے میں ان پر یہ چڑھ کر ہوں۔ کہ اگر فیض محال اس عبارت کے بھی معنی مناسب کہ لئے جائیں۔ تو اس صورت میں آقا سے پہلے کی عبارت اور بعد کی عبارت میں فرق کیا رہا۔ کیونکہ آقا سے پہلے الفاظ کو یہ منصوص ہے کہ اپنے مال کسی ایسے طریقہ سے جس کہ سود و ڈاکہ جوری وغیرہ ہائی جائے نہ کھاؤ۔ اور آقا کے بعد کے الفاظ سے ان کے ترجمہ کے لحاظ سے یہ معنی بنتے ہیں کہ مال باطل طریقہ سے یعنی سود۔ جوری۔ ڈاکہ وغیرہ کے مال کو تجارت میں کھانا جائز ہے۔ حالانکہ ملت قوری یہاں بھی بانی گئی۔ جو پہلے الفاظ میں بیان ہوئی ہے پھر یہ صراح جانز ہو گیا۔ سو یہ جو معنی امام رازی

عبارت کے انھوں نے کئے ہیں۔ بالکل نہیں۔ اور خود خواہ امام رازی جیسے عظیم نشان آدمی کی طرف ایسے الٹ اور فاسد معنی منسوب کئے ہیں۔ کیونکہ یہ ایک عام فہم انسان بھی سمجھ سکتا ہے۔ کہ یہ کس طرح صحیح ہو سکتا ہے کہ اسے مسلمان سود اور ڈاکہ اور جوری کے مال کو بالکل اور کسی صورت میں نہ کھا کر وہ تجارت میں تجارت کرتے وقت سود کے کر کھا لیا کر پھر دوسرا لفظ جس کو انھوں نے اہم قرار دیا ہے وہ عن تراض ہے۔ کہتے ہیں۔ کہ اگر صرف تجارت ہی سے مال کایا ہوا کھانا جائز ہے۔ تو اس صورت میں من تراض (یعنی باہمی رضامندی سے) کے کہنے کو کیا ضرورت تھی۔ مگر یہ لفظ اپنے اندر بڑی بڑی حکمت رکھتا تھا۔ اور سود اور ڈاکہ اور جوری کے ذریعہ جو مال آئے۔ اسکو کھانے کی وجہ اور صرف تجارت کے ذریعہ لینے والے مال کے کھانے کی وجہ بتلایا ہے۔ کہ اگر کوئی آدمی تجارتی کسی سے قرضہ لیتا ہے

معلوم ہو گا۔
ٹوئیڈ میں قرآن پچاس مسلمان ہیں۔ سارے
فاضل ڈاکٹر صاحب ان کے یہاں ہیں۔ آپ آرٹس
صاحب کے عدت خانہ نمبر ۷۶ واقع ایلیم سٹریٹ
میں قیام پذیر ہیں۔ ان صاحب کا ایک علمی جرنل نمبر ۵۲۹
جیری سٹریٹ میں واقع ہے۔ ڈاکٹر صادق صاحب کے
علاقائی کارڈ پر عربی زبان میں اسلامی کلمہ لکھا ہے اللہ
دکھائی دیتا ہے۔ نیچے انگریزی میں اس کا ترجمہ ہے
دین اسلام کی تعلیم جس کا خاکہ مختصر طور پر اس
عامی کراہی مسلمان نے لکھنا ہے۔ حسب ذیل ہے۔
"ایک خدا کی عبادت کرو۔ اس کے سوا اور کسی
معبود نہ ٹھہراؤ۔ خدا اور اس کی مخلوق سے ہمارا کردار
سب سے جدا رہی اور سب پر مہربانی کرو۔ تمام لوگوں
کے انبیاء کا احترام کرو۔ سب انسان خدا کے پیچھے ہیں۔"

رنگت یا ملک کی وجہ سے کوئی انبیاء نہیں ہونا چاہیے۔
قرآن مجید خدا کی مقدس کتاب ہے۔ جو تمام انسان
کو ایک کرنے کے لئے آئی ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اسلام آقا نبی (خانم البیتین) ہیں۔ اللہ اکبر
ڈاکٹر صادق صاحب نے فرمایا کہ ہم نہایت ہی
اعلیٰ معزز ہیں۔ کیا معنی۔ ہم نہ تخلیق کو
لے رہے ہیں۔ نہ خدا کے بیٹے۔ نہ بچہ اس بات کے کہ
سب ہی خدا کے بیٹے ہیں۔ ہم ایک آنے والی زندگی
پر ایمان رکھتے ہیں۔ نیز ہم یقین رکھتے ہیں کہ کسی
روح کو فنا نہیں۔ مگر مسئلہ ماں و باپ کو ہم نہیں لے سکتے
ڈاکٹر صادق صاحب نے بیان کیا کہ اصلاح متحدہ
امریکہ میں آئے ہوئے تیس برس ہیں اس ہزار کے
مسلمان ہوں گے۔ ہندوستان میں ۱۰ کروڑ مسلمان تھیں
۱۰ کروڑ مسلمانوں کے ہیں۔ امریکہ میں سب سے پہلے کلیسا
دسویں انگلیس کے قریب ہے۔ یہ قصبہ ڈیڑھ سو سال
جو ڈاکٹر کو ماہر مقام ہے۔ اس مسجد پر چھ سو ہزار
لوگ لگاتے آئے ہیں۔ ڈاکٹر صادق صاحب آٹھ زبانوں میں تقریر اور
تحریک کر سکتے ہیں۔ ایف۔ ایم۔ کراؤٹس (علم الایمان کا عالم)
کی آڑی ان کو لندن کے رنگون کے کالج سے بی۔ اے کیا
یعنی بی۔ اے کی پانچ زبانوں کی تعلیم کر سکتا ہے۔ پچھلے
ہزاروں کا انفرم صوم کر سکتا ہے۔ رنگ کے ذریعہ چھ سو
چھ لاکھ کر سکتا ہے۔ اندھاروں میں جو رنگ نظر آتے ہیں۔ انکی
تعبیر جانتا ہے۔ ڈاکٹر صادق کا قول ہے کہ سارے آدمی ایک ہی
رنگ سے یکساں طرحی پرستار نہیں ہوتے۔ ہر شخص کو چاہئے
کہ اپنے اپنے جہاد نہ رنگ کو جاننے کی کوشش کرے۔
میری طور سے سبز رنگ وہ رنگ ہے جس کے ساتھ انکو خود سب سے
بڑا تعلق ہے۔ کیونکہ اس رنگ کو وہ اپنی ہر دم حاضر گڑی کے واسطے
انہی شخص سے شریعہ جھلک کے ساتھ پسند کرتے ہیں۔ یہ سبز گڑی
فلوت اور جھوتر میں ہمیشہ ان کے ساتھ رہتی ہے۔
اس کا انکا فیصلہ نہیں ہوا۔ کہ آگے ڈاکٹر صادق ٹیلیو میں
تقریر فرمائیں گے انہیں۔ ابھی ابھی ڈاکٹر نے ایک سہ ماہی پر
صفت اخلاص کوٹنے کے لئے جاری کیا ہے۔ اس کا نام
ہے۔ "دی مسلم سن رائیز" یعنی طلوع آفتاب اسلام
ڈاکٹر صادق جب ہندوستان میں تھے۔ تو وہاں کا

غیر انسان مشاعرہ اندازہ فیکور سے بنفسی نفسی
تھے۔ یہ وہی سر فیکور ہیں۔ جنہوں نے ایک دفعہ
ٹو لند میں بھی تقریر کی تھی۔
ڈاکٹر صادق کو امریکہ میں آئے ہوئے برس سے پہلے
زیادہ عرصہ گزارا ہے۔ آپ انگریزی بخوبی جانتے ہیں۔ اس
زبان کو انہوں نے دیگر لسان (مشترکہ) کے ہمراہ اپنے وطن
کی پوری مشینوں میں سیکھا تھا۔ ان کے ہاتھ اتنے چھوٹے ہیں
کہ ان سے زیادہ چھوٹے ہاتھ انسان کے وہم میں بھی نہیں
آ سکتے۔ ان کی ساری ترسش خواہش میں ہائے شہدائے
اور ذراکت ہے۔
وہ فخریہ بیان کرتے ہیں کہ ان کی کوشش سے ہندو
سے امریکہ میں مسلمان ہو گئے ہیں۔
اسلامی مبلغ نے ان کو ایک مقام پر پہنچا دیا
ایک نیا سلسلہ ہے۔ یہ سلسلہ تمام ادیان کے فیصلہ
کی عزت و احترام سکھاتا ہے۔ ڈاکٹر صادق نے بیان کیا
کہ احمد النبی نے جن کا دھماکا شہر میں ہوا تھا۔
عالمگیر جناب اور زار روس کی حالت زار کے متعلق پوچھا
کی تھی۔
ڈاکٹر صادق ہر وقت ایک سبز علامہ زیب سر رکھتے
ہیں۔ پہلے فرمایا۔ کہ اس ملک کا درجہ یہ ہے کہ تعلیم
کے لئے اپنی ٹیپو تیار لیتے ہیں۔ لیکن ہمارے ملک
کا درجہ یہ ہے۔ کہ یہاں کی تعلیم کے لئے بچہ یا لڑکی
پہن لیتے ہیں۔
ڈاکٹر ذکر نے بیان کیا۔ کہ ڈیڑھ سو سال سے ہمارے
مسلمان تمام نسلوں کے ہیں۔ یہ سب تو مسلم ہیں۔ یہ تو مسلم
ڈیڑھ سو سال سے تھے مگر ہمارے مذہب میں اگر ان کو ایسا جانتا
دیں بلاتے آگیا ہے۔ جو خدا و دیان عالم کو اپنے اندر جمع رکھتا ہے۔
اسلام میں کثیر الازدواجی کا جو رواج ہے۔ اسکی طرف اشارہ کرتے
ہوئے ڈاکٹر صادق نے بیان کیا کہ بہت سی عیسائی اس وقت بھی
کثیر الازدواجی پر عمل پیرا ہیں جس وقت شہرستان نے اس کو منع کیا
دیا تھا۔ سینٹ آگسٹین نے قرار دیا تھا۔ کہ کثیر الازدواجی کوئی
جرم نہیں ہے۔ بلکہ ملک کا جائز قانون ہے۔
تقریباً سب کے سب نبی جن پر عیسائی ایمان لائے ہیں۔
ایک سے زیادہ عورتیں رکھتے تھے۔ پھر عیسیٰ خدا ان سے لیا تو ان

ان کے ساتھ رو دور رو کلام کرتا تھا۔ اور ہر وہ
عزت سے۔ جو اس زمانے میں کسی عیسائی کو نصیب نہیں
ہوئی۔ خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ اور دیگر انبیاء
کے ذریعہ بے شمار قوانین اور احکام نازل کئے ہیں۔
یہ یوں کی کثرت کے خلاف ایک لفظ میں نہ کہا۔ اس
سلسلہ میں ہٹلر کے ولداؤں کے لئے کوئی چیز ہے
جو خور و شر کے قابل ہے۔
ڈاکٹر صادق کہتے ہیں کہ اس ملک میں میری تعلیم
یہی ہے کہ ایک مرد ایک عورت کے لئے ہے۔ اس سے
دلی عزت کرے۔ اسکو نہایت درجہ حفاظت سے رکھے
صدق کے ساتھ اس کا ادب کرے۔ اور ہوشیاری
سے اسکی نگرانی کرے۔ انہوں نے بیان کیا۔ کہ
محکمہ نوآبادی کے افسروں نے مجھ سے استفسار کیا کہ
کیا تم اس ملک میں کثیر الازدواجی کی تعلیم دینے آئے
ہو۔ میں نے جواب دیا کہ اگر میں اس عقیدے کی اشاعت
کروں۔ تو میں اسلام کے ایک حکم کی خلاف ورزی
کریں گا۔ میری ایک نہایت زبردست تعلیم
ہے۔ کہ عالم کے قوانین کی فراہم داری کی جائے۔
(ٹولید نیوز ۱۰ جولائی ۱۹۷۷ء)

کھیتوں کا انداز

(افخذاذ رسالہ سفید القمار میں)

دیکھ بھی کھیتوں کے لئے کچھ کم نقصان دہ نہیں ہے۔ اس کے
انسان کے ذہن میں وہ شیعہ مروج کے جتنے ہیں۔ اس پر کوئی ہمارے
سیکھوں میں سے کوئی صاحب ان کا تجربہ کر سکتا ہے۔
(نسخہ اول) دیکھ کے پتے پر ہر گز اس سے ہر بنا کو
۲۰ لاکھ روپے اور ۲۰ لاکھ لائیں ان سب کو ایک ایک سٹی کے کھیتوں
میں رکھ دو اور پھر اسکو میں دن تاک کھیت میں باوینا چاہیے
اسکے بعد کھال دو اور اس میں ایک سیر کے برابر گندمیں۔ یہ سب
کار اس جگہ پر چھوڑ دو۔ جہاں دیکھا جائے گا۔
دوسرا علاج ہے۔ ۱۵ سیر پانی کو جوش دیکر اس میں سیر قوتیا
(علاقہ تھا) ملا دیں۔ اور جب پانی جھلک۔ اس پر چھوڑ دو۔
۱۵ بوتلیں سٹی کا تیل ملا دیں اور پھر ہر جگہ چھوڑ دو۔
(ناظر سہ ماہی)

غیر ضرورت

۵۰

۱۔ ایک مکان نور ہسپتال کے قریب
میرم کے فاضلہ بی بی جس کا نقشہ حسب ذیل ہے۔
میرم دوست موجود ہے۔ جو صاحب خریدنا چاہتے
ہے۔ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔



ایسے احمدی جو شیاد فتنی اور دیا تدارد ایمنوں کی خدمت
 پہنچے۔ جو کہ میری مشہور دعوت بھائی عزیزوں اور اعلیٰوں
 کریں۔ کیشن منقول دیا ہوا ہے۔ ملکا ناز احمدی اور رتھم
 از مولوی نجم الدین صاحب مرہم شاد پال ضلع گوات اور
 جھوک مہدی وانی اور گلدستہ احمدی اور سہاگ نامہ شر
 مولوی زاجیل صاحب۔ چکرا مہدی اور گولڈنہ تبتہ۔ مہر شہا
 مولوی عبداللطیف صاحب اور شجعی سچ اور دفات نامہ
 نعلینہ اول اور دفات نامہ مولوی عبد الجبار چکرا مہدی اور
 فتح الدین اور مرزا مہدی اور ڈھنڈورہ احمدی اور سہاگ نامہ
 منلی جھنڈہ خاں اور ٹکڑو جھنڈہ فقیر اور سچ بیان گل اور
 حصہ اول اور کاسن احمدی اور ظہار احمدی اور تحفہ دیان
 وس قسم کے احمدی اور تبیین تطعات فی ارمہ اور کاسانی اور
 دسلد کی کتب نصیر شاپ قادیان سے طلب

پانی پت کے اوئی کھسبل

پاک صاف مائیں اور ان کے مختلف وضع قطع کے عہدہ
خوبصورت اور پائدار نہایت گرم تیار ہونے کی وجہ
سے ہائی پت کا کپس خاص طور پر تمام ہند میں مشہور ہے چونکہ
اب موسم سولہ کا شروع ہو گیا ہے۔ لہذا جن صاحبان
کو ضرورت ہو۔ فوراً طلب فرمائیں۔ قیمت بمقادیر خوب
کے نہایت ہی کم ہے یعنی ۱۵ روپے نیز ہمارے اس
پتیل کے خوبصورت پتیلوں کی خرید و کھلنے والے سوتے بھی
نہایت عمدہ پختہ تیار ہوتے ہیں۔ قیمت ہر سولی ۱۵
لشہرہ شیخ محمد علی الدین کپس مرجعہ ہائی پت

پیٹ کی چھارو

یہ نسخہ حضرت مسیح موعود کا بتایا ہوا جو اوراق شکر کے دو خطے تھے
منفید ہے۔ اپنے فرمایا پیٹ کی کھجڑ دے عیب نالہ صاحب نے
معتز میں کی چونکہ استعمال کیا ہے جس کا ثابت ہوا ہے کہ قبضہ اور
کی صفائی کیلئے مفید ہے۔ بلکہ میں نے مرض انفوائز میں جس میں
کو استعمال کروایا تھا اب ہر اس لئے کم سے کم کچھ دواں اسباب
بنا رہی جا نہیں۔ جو ایسے موقوف پر کام آؤں صرف ایک گولی
شب کو سوتے وقت کھانے سے قبضہ وغیرہ کی شکایت رفع
ہوتی ہے۔ قیمت گولیاں فی سیکڑہ مدد محصور ڈاک عند

تمام مکان چمکنے بنا ہوا ہے۔

۲۔ سٹور احمدیہ کے جائے شمال ۲۵
 فٹ کا بازار چھوڑ کر ایک بلاک بالائی نال
 کا موجود ہے جس کے جنوب کی طرف
 بازار جس فٹ اور مشرق کی طرف بازار
 بیس فٹ اور شمال کی طرف ایک لمبی
 ۴ فٹ فٹ جاتی ہے۔

اور سوار کے بالکل متصل ہے
اگر کوئی صاحب سبباً خریدے گا تو
لئے مرلہ اور جو صاحب ایک
لئے مرلہ بشرط مشرق خریدے گا۔
سبباً مرلہ فی مرلہ کے حساب
سے فروخت ہوگا۔ خریدار میں مندرجہ
ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

۱۰۰ ضابطه ایرانی
 ایضاً الت شیح محمد حسین ضامنست و این مقام
 پکی و کهن اینک و خاند
 قوم فقیر ساکنان نور محمد
 خود تحصیل نفوذ از
 مدعی

دعائے درود ۹۹ جو دے تسک
مقدمہ مذکورہ بالا جس میں حافی دہلی سے پایا جاتا ہے۔
کہا جائے کہ میں سے تمہاری نذر تھی۔ اس لئے اس
جاری کر کے لکھا جاتا ہے۔ کہ اگر دعا علیم علیہ السلام کو
حاضر ہو کر بیروی مقدمہ نہ کو بیٹے نران کی نسبت
دیکار وائی یک طرفہ عمل میں آدلی۔

11 月 2 日

المشترک الفضائل محمد بن مہدی قادیان
پنجاب

عبد العزيز خان اقبال صاحب سورتان

الفضل بسم اللہ الرحمن الرحیم

قادیان دارالامان - ۲۸ نومبر ۱۹۲۱ء

سالانہ جلسہ

رید مزودہ کے ایام زیہار آمد

تمام زندہ اقوام کے مرکز ہوتے ہیں۔ ایک ہی قوم بظہر کہ جس کے وابستگی کے زندہ رہتا اور ترقی کرنا ناممکن ہوتا ہے۔ اس وقت دنیا میں ایک ایسی قوم جو ایک وقت بڑی شان و شوکت رکھتی تھی۔ لیکن اب نہایت حقیر اور ذلیل تھی جاتی ہے۔ یہودی قوم ہے۔ اس کی بڑی اور تباہی کا راز مرکز سے علیحدگی میں ہی پایا جاتا ہے۔ یہودی دولت مند میں۔ جسے تاجروں۔ دنیا کے منیجر و فراڈ کو اچھی طرح سمجھنے والے ہیں۔ مگر ان کی دولت ان کی ہوشیاری اور واقفیت سے پیدا ہوئی۔ قوم ہنس کے لئے کچھ بھی کام نہ آئی۔ جب وہ فلسطین سے نکال کر دنیائے مختلف ملکوں میں منتشر کر دیئے گئے۔ اور حالات نے ان کو وطن سے بے وطن کر دیا۔ تو وہ پریشانیوں کا ہوں سے وطن کو دیکھتے تھے۔ مگر مرکز پر بھروسہ کرتے تھے۔ کیونکہ ان کا وطن ان کا درہاتھا لیکن اب جب انہوں نے ارٹا د اہی کے مطابق حبیل الناس سے نرسک اختیار کیا۔ حالات میں تغیر آ گیا۔ تو اسرائیل کے گھرانے کی پرگندہ اور گم شدہ بھیڑیں اپنے وطن کی طرف بے ستارہ دوڑنے لگیں۔ اور صدیوں کے فداک زندہ یہودی اپنے مذہبی مرکز میں داخل ہونے کی اجازت کو ایک نعمت غیر مترقبہ سمجھ کر فلسطین میں قافلہ در قافلہ داخل ہونے لگے۔ اور اپنے اس محبوب ترین مرکز کی خاطر اپنے آرام و آسائش اپنی جائیدادوں اور املاک کی کوئی پروا نہ لی۔ جسے کہ نازک اندام اور تعلیم یافتہ خواتین میں

سرگرمی پیدا ہوئی کہ انہوں نے پھر کھٹے اور سڑکوں کی تعمیر میں مصروفیت شروع کر دیا۔

ہمیں یہ سمجھنے کی ضرورت نہیں کہ یہودیوں پر وقت و بربادی کی جو بار پڑ چکی ہے۔ اس سے وہ فلسطین میں داخل ہونے سے نکل نہیں جاسکتے۔ کیونکہ اس کے اسباب اور ہی ہیں۔ اور جب تک یہ لوگ موجود انبیاء کے منکر رہیں گے۔ ان کی یہی حالت رہے گی۔ لیکن ان کے اس طرز عمل سے مرکز کی اہمیت اور اہمیت کا اندازہ ضرور لگا جاسکتا ہے۔

تو مذہبی لحاظ سے مرکز کی اہمیت کی مثال ہے لیکن دنیاوی لحاظ سے بھی اگر دیکھا جائے۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ ہر ایک قوم اپنا خاص خاص مرکز رکھتی ہے اور اس سے وابستگی قائم رکھنے کے لئے ہر ایک بڑی سے بڑی قربانی کرنے کے لئے تیار و آمادہ رہتی ہے۔ دوسرے کہ قومی ہستی کے قیام کے لئے ضروری ہے کہ ایک ایسا مرکز ہو۔ جس کے ساتھ ساری قوم وابستہ ہو مختلف زائل میں خدا تعالیٰ کے جتنی مبعوث ہوتے ہیں۔ ان کے ذریعہ قائم ہونیوالی جماعتوں اور مرکز ہوتا رہے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کچھ تمام دنیا کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ اس لئے آپ کے ذریعہ تمام دنیا کیلئے مرکز قرار دیا گیا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع سے آپ کی امت کی اصلاح کے لئے جو نبی مبعوث ہو گا۔ اس کی بعثت سے مکہ کی مرکزیت کے ماتحت وہ مقام بھی مسلمانوں اور اسلام کا مرکز ہو گا۔ جو اس نبی کا مولود منشاہ اور دفن ہو گا۔ اور جسے وہ خود اپنی جماعت کے لئے مرکز قرار دے گا۔

اس زمانہ میں خدا اور رسول کے وعدوں کے ماتحت جو نبی مبعوث ہوا ہے۔ وہ جس جگہ پیدا ہوا۔ جہاں سے اس نے اپنی رسالت و نبوت کا وعظ کیا۔ جہاں وہ دفن ہوا اور جس کو اس نے اپنا تخت گاہ اور اپنی جماعت کا مرکز قرار دیا ہے۔ وہ قادیان ہے۔ جو موجودہ اور آئندہ نسلوں کے لئے مرکز احمدیت ہے۔ اور جو کچھ ہر ایک احمدی کا اس سے وابستہ ہونا اور اسکی اہمیت

اور الفت کو اپنے دل میں خاص جگہ دینا فرض ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہر احمدی کا چہرہ اس وقت خوشی سے تڑپنے لگ جائے۔ جب اس کے کان میں قادیان کا لفظ پڑے۔ اور اس وقت اس کی خوشی کی کوئی انتہا نہ ہے۔ جب اُسے قادیان "لے کے لئے پکارا جائے۔"

اگرچہ سال کے تمام ایام میں ہر احمدی سے توقع کی جاتی ہے۔ کہ جب بھی اسے موقع ملے۔ وہ مرکز میں حاضر ہونے کی کوشش کرے۔ اور مرکزی فیوض اور برکات سے پیرہ اندوز ہو۔ لیکن سال کے وہ ایام جنہیں "سالانہ جلسہ" کی تقریب واقع ہوتی ہے۔ ایسے ایام ہیں۔ کہ جنہیں آنے کے لئے ہم پکار پکار کر بلا تے اور ہر ایک احمدی کے کان تک اپنی یہ آواز پہنچا دینا چاہتے ہیں کہ وہ آئے۔ مزدور آئے۔ اور اگر کچھ ہرج کے لئے بھی آنا پڑے۔ تو بھی آئے۔ کہ کم از کم سال میں ایک دفعہ اس کا مرکز میں ناہایت ضروری ہے۔ پس ہم اپنے بھائیوں کو مطلع کرتے ہیں کہ سالانہ جلسہ جو بہت قریب آ گیا ہے۔ اس میں شامل ہونے کے لئے تیاری شروع کر دیں۔

ان پر یاد ہے۔ کہ جلسہ پر اگر انہیں یوں اپنا فائدہ اٹھانے اور سارا وقت وعظ و نصیحت سننے میں صرف کرنا چاہیئے۔ یہ بات ہم اس لئے کہنے کی ضرورت پیش آئی ہے۔ کہ ہم نے دیکھا ہے۔ آنے والوں کی ایک تعداد اگرچہ بہت قلیل اور انگلیوں پر گنی جاسکتی ہے۔ ایسے لوگوں کی بھی ہوتی ہے۔ جو اپنے سارے وقت کو اس مقصد کے حاصل کرنے میں صرف نہیں کرتے۔ جس کے لئے وہ یہاں آئے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ جس طرح وہ آئے ہیں۔ اسی طرح وہ واپس چلے جاتے ہیں۔ بلکہ تکلیف اٹھا کر۔

پس ہمارے بھائی آئیں اور مزدور آئیں اور نہ صرف خود آئیں۔ بلکہ دوسروں کو بھی لائیں۔ اور اس میں مقدس میں داخل ہو کر زیادہ سے زیادہ کچھ حاصل کر سکتے ہیں کریں۔ اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ یہ مبارک سفر سطر کریں والوں کے لئے واقعی مبارک ثابت ہو گا۔

حضرت مسیح موعود اور تحریک مسیحی

آئینک ہندستان میں سوادیشی کی جو تحریک ہو رہی ہے اس کے کچھ کمین اس کی غرض پر بتانے میں کہ اس طرح ہندوستان میں گورنمنٹ انڈیا کو تباہ و برباد کیا جائے۔ یہ بات ایسے معائنات اور واضح الفاظ میں اور اس کثرت کے ساتھ بیان کی جا رہی ہے کہ کوئی حوالہ اور ثبوت پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

اس کے متعلق جماعت احمدیہ کا ہر طرز عمل ہے اور جو انشاء اللہ آئندہ بھی رہے گا۔ وہ ظاہر ہے لیکن انہیں کہ غیر مسیح اصحاب اور ان کے لیڈر و مکرر تبلیغ سے غیور ہو چکے ہیں۔ اس رو میں رہ گئے۔ چونکہ یہ لوگ اپنے آپ کو جماعت احمدیہ کی طرف منسوب کرتے۔ اور حضرت مسیح موعود کے پیرو ہونے کا دعویٰ کر سکتے ہیں۔ حتیٰ کہ اصل جماعت احمدیہ اور حضرت مسیح موعود کے حقیقی پیرو اپنے آپ ہی قرار دیتے ہیں۔ اس لئے ہم ذیل میں حضرت مسیح موعود کا ایک حوالہ پیش کرتے ہیں جس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ موجودہ تحریک مسیحی میں ان کا مصداق کونساں کہاں تک مسیح موعود کے منشاء کے مطابق ہے۔

”نوربرشتہ“ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام دہلی سے واپسی کے موقع پر لدھیانہ میں تشریف فرما ہوئے۔ تو وہاں ایک ہندو صاحب نے حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ: ”ہمارا ملک بہت غریب و بگیا ہے۔ ان کے افلاس کو دور کرنے کی کوشش آپ کریں۔ اور سوادیشی کے متعلق آپ تائید اور تحریک کریں۔“ اس کے جواب میں حضرت مسیح موعود نے فرمایا: ”و غرت اور افلاس اس ملک کے ساتھ خاص نہیں ہر جگہ غریب لوگ ہی ہوتے ہیں۔ ہم سبھی ہیں کہ ولایت کے بعض شہروں میں جو بڑے امیر شہر سمجھے جاتے ہیں کئی لوگ فاقہ کشی سے مر جاتے ہیں۔ لیکن ہمارے ملک میں بھی ایسا سینے میں نہیں آیا۔ کوئی شخص بھوک سے فوت ہو گیا ہو۔“

اور سوادیشی کے متعلق یہ ہے کہ اپنے وطن کی چیز کا استعمال بے شک عمدہ بات ہے۔ خود گورنمنٹ بھی اسکو پسند کرتی ہے کہ تمام ضروری اشیاء کی ممانعت کا ہر ہندوستانی سیکھیں۔ اور غرت اور تجارت میں ترقی کریں لیکن موجودہ تحریک سوادیشی اپنے اندر ایک بنیادیت کی خفیہ طوئی رکھتی ہے۔ اور دراصل اس تحریک کی ابتداء اٹلی ایشیا کی ہمدردی سے نہیں ہے۔ بلکہ تقسیم بنگالہ پر بنگالیوں کی ناراضگی کی وجہ سے۔ اس واسطے یہ امر غور معلوم ہوتا ہے علاوہ ان کے تمام حرفے مذہبی سوتوں ہو چکے ہیں۔ ان کو پھر حیا تک لہجہ نہ کیا جائے۔ تب تک ایسی تحریکیں بجا فائدہ کے نقصان کا موجب ہو گئی۔ غرض موجودہ تحریک سوادیشی کسی نیکی نیتی پر مبنی نہ ہونے کے سبب قابل ہمدردی اور ثنویت نہیں ہے۔

حوالہ الکلی صاف اور واضح ہے۔ اور باسانی معلوم ہو سکتا ہے کہ جب اسوقت جبکہ سوادیشی کی تحریک انڈیا کی آبادیات کی خفیہ منوی بکھیتی تھی۔ حضرت مسیح موعود اس میں نہ کیسہ ہوا ناسخت ناپسند فرماتے ہیں۔ تو اب جبکہ ملایہ طور پر اس کو گورنمنٹ کے اٹل دینے کا ذریعہ بنایا جا رہا ہے اس میں کسی احمدی کی ثنویت کیونکر جائز ہو سکتی ہے۔

مذکورہ بالا حوالہ کے ساتھ ہی یہ بھی لکھا ہے کہ: ”قادیان کے بعض اُپر بھی حضرت کی خدمت میں اس غرض سے آئے تھے۔ کہ آریہ لوگ قادیان میں ایک جلسہ سوادیشی کرینگے۔ آپ کی جماعت اس میں شامل ہو حضرت نے وجوہات مذکورہ بالا اس امر کو پسند نہ فرمایا کہ اپنی جماعت کا کوئی آدمی ان میں شامل ہو۔“

(بدر۔ ۲۴ نومبر ۱۹۰۵ء)

کیا ان جوابات پر وہ غیر مسیح اصحاب غور کریں گے جو ایسے جلسوں میں شامل ہوتے۔ تقریریں کرتے اور مسٹر گاندھی کے ارشاد کی تعمیل میں سوادیشی پہنچتے ہیں اور تباہی لگاتے۔ کہ ان کا یہ طرز عمل مسیح موعود کے مذکورہ بالا ارشاد کو مد نظر رکھتے ہوئے کس طرح جائز ہو سکتا ہے۔ اس بارے میں اسطرصہ مد الیقین صاحب اور

منا یعقوب بیگ صاحب کو ہم خاص طور پر مخاطب کر رہے ہیں

آریہ سماج کے اصول کا واضح کون ہے

آریہ سماج کے دو اصول مشہور ہیں۔ جن پر آریہ سماج کو بڑا نصبہ۔ اور بنایا جاتا ہے۔ کہ یہ اصول سماوی دیانند جی ہمارے باقی آریہ سماج کے وطن فرماتے ہوئے ہیں۔ مگر ناظرین حیران ہونگے۔ اور یہ کہ ہے کہ آریہ سماج بھی یہ معلوم کر کے نہایت متعجب ہوں کہ ان تینوں (اصول) کو سماوی جی ہمارے نے وضع نہیں فرمایا۔ بلکہ لالہ لاجپت سنگھ صاحب نے نزدیک ان اصول کے بنائے ہوئے سنسکرت بے علم اور مذہبی زندگی سے خالی تھے۔ چنانچہ لالہ جی پرکاش کے رسمی نمبر مطبوعہ ۲۰ اکتوبر میں لکھتے ہیں: ”پنجاب میں آریہ سماج ۱۸۷۵ء میں قائم ہوئی۔ آریہ سماج کے موجودہ نیم (اصول) لاہور بنائے گئے۔ ان اصولوں کو موجودہ شکل دینے میں ان آدمیوں کا ہاتھ تھا۔ جو سنسکرت کی فصاحت و مذہبی زندگی کے نقطہ خیال سے محض صرف تھے۔“ اس سے بھی عجیب بات لالہ صاحب یہ بیان فرماتے ہیں کہ آریہ سماج کو جو کچھ بھی لکھنے زبان میں ترقی حاصل ہوئی۔ وہ اسوقت آریہ سماج کی ترقی میں ایسے لوگوں کا بھی ہاتھ تھا۔ جو آریہ سماج کے مذہبی عقیدہ کے قائل نہ تھے۔“

اس مضمون کو شائع ہونے بہت دن گزر گئے ہیں مگر آریہ اخبارات نے اس پر کوئی ذکر نہیں کیا۔ کیا اس سے ظاہر نہیں ہوتا۔ کہ وہ ان اقوال کو درست مانتے ہیں جب یہ باتیں ٹھیک ہیں۔ تو پھر کیا آریہ سماج کی مذہبی ہستی باطل نہیں ہو جاتی۔

کیا جس مذہب کے اصول کے واضحین مذہبی لوگ نہ ہوں۔ اور جس کے پیرو اور ترقی دینے والے خود اس کے سب یا بعض اصول کے منکر ہوں۔ وہ مذہب بھی کوئی حقیقت رکھتا ہے۔

اس قسم کی باتیں ظاہر ہو کر آریہ سماج کی بنیاد کو اوڑھنا زیادہ ہلکا رہی ہیں۔ اور لوگوں کی نظر سے آریہ سماج کی قدر قیمت

آریہ سماج کے اصول کا واضح کون ہے

حضرت خلیفۃ المسیحؑ کی فراموشی

(۲۸ نومبر ۱۹۳۱ء)

حضرت مہدیؑ کو خود کے فراموش کیا۔ اب جس قدر اہل مسجد تھے وقت کا آخری جلسہ میں جمعہ کے دن مسلمانوں کے لیے ہوتے ہیں۔ حضرت صاحب کے وقت کے آخری جلسہ اس سے نصف جگہ میں بیٹھے تھے جن کی تعداد کم نہیں ایک ہزار تھی اس وقت کہا گیا تھا کہ اب کے بہت زیادہ لوگ آئے ہیں۔ اب تو جمعہ کے دن بھی ایک ہزار کے زیر لوگ ہوتے ہیں۔

سکری لڑائی میں بھرتی ہونا ایک صاحب نے عرض کیا کہ ایک مخالف سے اعتراض کیا تھا کہ کیا تم نے اپنے ان پانچ کی نو سو سے ورنے کے لیے بھرتی ہو جائز سمجھتے ہو؟

انہی صاحب نے عرض کیا کہ کیا خلیفہ کے لئے سلطنت ضروری ہے۔ فرمایا خلافت کے معنی ایک بادشاہت کے ہیں۔ اور ایک نیا بہت کے۔ اور جس کی خلیفہ ہو گا وہ اسی بات میں ہو گا جو اس کے اصل میں ہوگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی غرض بھی روحانی اصلاح تھی۔ اور خلیفہ عربی کے لحاظ سے باوجود کو گھنٹا درست ہے۔ ہر ایک سلطان بھی خلیفہ ہے۔ ہاں مسلمانوں نے اس کو غما کیا ہے۔

(۲۸ نومبر ۱۹۳۱ء بعد نماز ظہر)

احمدی جماعت میں سید لاہور شاہ صاحب سکری تبلیغ مذہبی اکیسویں لاہور نے عرض کیا کہ منشی خادم حسین صاحب بھیروی آج کل لاہور میں مقیم ہیں۔ چونکہ اس دفعہ شیوہ سنہوں میں مل گئی ہے اس لئے شیعوں کے بعض سوالات کے جواب میں چند لکچر والوں کی ضرورت تھی وہ مجھے ملے ہیں ان کو منشی صاحب سے ملا دیا۔ اور

منشی صاحب نے قلمی مدد دینے کا وعدہ کیا ہے۔ فرمایا یہ خدا تعالیٰ کا احسان ہے۔ کہ ہر سید انہا کے مرد ہمارے پاس ہیں شیعوں کے مقابلہ کے لئے احمدیوں میں موجود ہیں۔ آریوں کے مقابلہ کے لئے احمدیوں کے پاس ہیں۔ علیک ثبوت کے مقابلہ کے لئے احمدیوں میں ہیں۔ فرمایا ہمارے مخالف کیوں غور نہیں کرتے کہ جس قدر اسلام کے پہلوان ہیں۔ ۵۰ احمدیوں کے پاس ہیں۔ کیا ان سب اسلامی پہلوانوں نے خود بااسد جہاں ہی کے ہاتھ پر بیعت کر لی تھی۔ ہر مذہب کے دانشوروں کے احمدیوں میں ہونے سے وہ نتیجہ نکلتے ہیں۔ جن سے غیر احمدیوں کو سبق لینا چاہیے۔ اول یہ کہ اسلام کے جس قدر پہلوان ہیں انہوں نے جس کو بااسد سے وہ جہاں نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اپنے دعویٰ مسیح مصلح میں پچاسے۔ دوسرے یہ کہ اگر اسے جہاں ہی کہیں گے۔ تو ان کو یہ بھی ماننا ہو گا کہ مسلمانوں میں سے جس شخص کو بھی تقویت اور علم حاصل ہوتا ہے اور جس میں عقل ہوتی ہے وہ اسلام سے بڑھ کر ہو جاتا ہے۔ اور خود بالبد جہاں کا ہر وہ جاتا ہے۔

اسلام میں جدید فرمایا ہمارے ہاں تاریخ اسلام کا اس پر تاریخی تحقیق اس بات کوئی سید نہیں ہوا۔ عام طور پر دنیا میں ایک شخص ایک ہی سید کو دیکھتا ہے۔ لیکن بعض کو خدا تعالیٰ سب پہلوؤں کے متعلق خاص علم دیتا ہے۔ یہی اسلام میں فتنوں کے آفانہ کے متعلق جو ہمیں خدا نے سمجھایا وہ پہلے کسی کی سمجھ میں نہ آیا۔ حتیٰ کہ حضرت مائتہ ولی المدحیہ انسان بھی صحابہ کی بریت ثابت نہ کر سکا

(۲۸ نومبر ۱۹۳۱ء بعد نماز عصر)

تو ذراک پیش ہوئی ایک صاحب نے لکھا کہ میری لئے تو ذرا توجہ فرمائیں۔ فرمایا میں تو ذرا توجہ سمجھتا ہوں مگر اعلیٰ چیز نہیں سمجھتا۔

(۲۸ نومبر ۱۹۳۱ء بعد نماز ظہر)

از قیہ میں احمدیت فرمایا از قیہ سے جو تازہ خط آیا ہے اس سے بے شک ہے کہ وہاں بہت اچھی حالت ہے۔ منشی کا فرمایا عیسیٰ مسلمان ہوئے ہیں۔ یہ علاوہ ان لوگوں کے ہیں جو مسلمانوں میں سے سلسلہ میں داخل ہوئے

میں۔ ان احمدی ہونے والوں میں سے ایک کے پاس منبر کا نام عیسیٰ ہے۔ مولوی محمد علی صاحب کی ایک جمع بھی ملی ہے جس میں عجیب بات ہے کہ مولوی صاحب کے دو مخالف سائق امیر المؤمنین کا ان کا ذکر کیا ہے۔ اسے (عبدالرحیم) صاحب نے اس کو جواب دیا کہ اس نے اس کی کشتی کنارے لگی تو دیکھا گیا کہ وہ یہاں ہے اور اس کے باڈی کا روٹنے لوگ اس کے گرد ناچ رہے تھے۔

فرمایا لیکس والوں کے خلاف سے بھی معلوم ہو رہا ہے۔ کہ وہاں حالت بہت اچھی ہے۔ ان کا ایک جلسہ ہوا۔ جس میں ساڑھے تین ہزار روپہ چندہ جمع ہوا۔ اور چندے بھی چھوٹے چھوٹے نہیں کم سے کم جو رقم ہے وہ ہے اور زیادہ سے زیادہ سو سو روپہ سیدان بہت وسیع معلوم ہوتا ہے۔ اگر اس قدر مالی چاہے۔ تو شاید لاکھوں کی کماوت تیار ہو جائے۔ ہمارے مہلوں کا رویہ فرمایا ایک بات جس کے متعلق میرا دل چاہتا ہے۔ کہ اس طرح ہو اور از قیہ میں اسی فیہ دیکھام ہو رہا ہے۔ کہ کہ مبلغ جائیں مگر مشنریوں کی طرح نہ جائیں۔ بلکہ ان کا طریق صحابہ اور حواریوں کا سا ہو اور ان کی حیثیت ایسی ہو جیسے باپ بیٹے سے بغیر چوڑنے کے لئے جاتا ہے۔ اور اپنے رہنے سے ظاہر کرے کہ یہ اس کی کوئی ہوئی بھیر میں جن کی حفاظت کیلئے وہ آیا ہے۔ وہ اپنے افعال سے بنا۔ کہ وہ ان اپنی حکومت کو تسلیم شدہ سمجھتا ہے۔ اور ساتھ ہی وہ سمجھتا اور یقین کرے کہ وہ خدا کا پیغام لایا ہے۔ جس کا ماننا ان کا فرض ہے۔ میں نے دیکھا کہ ماسٹر (عبدالرحیم) صاحب میں یہ رنگ ہے۔ وہ جہاں جاتے ہیں اپنے آپ کو ان لوگوں سے الگ اور منفرد نہیں ظاہر کرتے بلکہ ان لوگوں کو محسوس کر دیتے ہیں۔ کہ وہ ان کے خیر خواہ ہیں۔ ان سے جھگڑانے کے لئے نہیں آئے بلکہ ان کے فائدہ کے لئے آئے ہیں۔ لوگوں کو جانجو۔ کہ ان کی اس بات کی قدر کریں۔ مثلاً وہ کسی شخص کو خط لکھ دیتے ہیں۔ کہ ہم عرصہ سے یہاں آئے ہوئے ہیں۔ مگر اس سے ہے کہ آپ ان تک نہیں ملے۔ اس طرح وہ شخص ملنے کے لئے آجاتا ہے۔ اور تعین مہدی ہو جاتا ہے

مگر اس اظہار کی نفوذ میں اس قدر ضرورت نہیں
تس قدر افعال و حرکات سے یہ ظاہر ہونا چاہیے وہ
یہ نہ کہہ کہ میں ایک فرض ان کرتا ہوں۔ میں میں میرا کیا
دفع ہے اس طرح اس کی تاہات کا رد و ثبات ہونا
بلکہ اس کا یہ رنگ مونا چاہیے کہ وہ خدا کے امور کے خلیفہ
کا پیرا میر ہے۔ اور اب لوگوں کو اس کی بات ماننے میں
کیا مشک و شبہ ہو سکتا ہے۔

جو لوگوں میں پہنچا
فرمایا ابھی تک جوڑوں و غیوہ کی
طرف توجہ نہیں کی گئی۔ ان کے لئے خاص پہلوں کی
ضرورت ہے۔ جو بھی ایک عجب ہے کہ جو ایمان کے بعد
بھی رہتا ہے۔ کہ ایسی قوموں سے نفرت کیجاتی ہے
خواہ مظاہر ہو۔ بلکہ عکس ہی ہو۔

فرمایا یہ قومیں اگر انسانی جائیں تو ایک ہیٹ بڑا اہم
ہوگا۔ جس کا کہ غیر میں بھی اثر ہوگا۔ جوڑوں کے پہلوں
بھی علیحدہ ہونے چاہئیں۔ جس طرح عیسائیوں نے
جوڑوں کے لئے الگ پارٹی رکھے ہوئے ہیں۔

(۹ نومبر ۱۹۴۱ء بعد نماز عصر)

پہنچا میر کے
متعلق ایک مسئلہ
فرمایا میں نے روایا دیئے ہیں جس کا مفہوم
تو بہت تھا۔ مگر اس میں سے یا صرف
نحوہ اس کا یہ کیا ہے۔ میں نے دو پہنچا میروں کو دیکھا۔

بحث ایسی معلوم ہوتی ہے۔ کہ جس میں گویا وہ مجھے الزام
لگاتے ہیں۔ کہ میں حضرت اقدس کے وجہ کو بڑھا کر بولتا
ہوں۔ ان کو کہا کہ اس کا فیصلہ تو بہت آسان ہے
کہ وہ قسم کھا کر یثرب اعلان کر دیں کہ (۱) وہ حضرت صاحب
کو ظلی بردہ زنی نہیں سمجھتے (۲) یا قسم یہ اعلان کر دیں
کہ میں حضرت صاحب کو ظلی بردہ زنی ہی سے بڑھ کر سمجھتا
ہوں۔

فرمایا میری ایک پرانی کاپی ہے۔ اس میں میرا
الہام دین ہے۔ ان فرعون و سامان و جنود و
کا و اخا و اہلین۔ اسکے ساتھ وہ روایا بھی درج ہیں۔
جس کی بنا پر میں نے انصار اللہ کی جماعت بنائی تھی۔
ہر ایک شخص اسے سن کے کام ڈاک میں ایک امریکین کا خط
پیش ہوا جس نے ایک درخواست کی تھی۔ کہ آپ کے
پاس تو ہر ملک سے خط آتے ہیں۔ آپ اپنی ڈاک میں ہی

مختلف ممالک کے گنت بھیجیں۔

فرمایا ہر شخص اپنے کام کے متعلق ہی بات فرماتا
ہے۔ اس کو جب معلوم ہوا تو اس نے دین کے متعلق
کوئی بات نہیں فرمائی اور اپنے کام کی بات سے متعلق
کہا۔

۱۱۱ مظالم کو پیش کیا
جس کو حضرت صاحب پر
شہادت

جو ڈرام جلسہ سالانہ پیش
کیا گیا۔ جس میں حضور نے ہم
اصلاح فرمائی اور اسی کے
دور میں فرمایا۔ حضرت صاحب پر مٹا لفظین کی طرف سے جو
مظالم ہوئے ہیں۔ ہمارے مصنف اور دوا عطا اور اخبار
ولیس ان کو چھپاتے ہیں۔ حالانکہ یہ ایک ایسی چیز
ہے۔ جس کو بیان کرنے کی ضرورت ہے کہ یہ کہہ کر
دکھایا جائے کہ حضرت صاحب نے دنیا کو نجات
دلانے کے لئے کن کن چیزوں کو قربان کیا۔ اور کس کس
طرح تکلیفیں اٹھائیں۔ حضرت مسیح اعلیٰ کا واقعہ صلیب
ایک دردناک واقعہ ہے۔ اور حضرت امام حسین کا
واقعہ کربلا بھی نہایت دردناک واقعہ ہے۔ لیکن حضرت
مسیح کے واقعہ صلیب نے تو دنیا کو ادھی دنیا کو اپنی
طرف کھینچ لیا ہے۔ اور مسلمانوں میں واقعہ شہادت
نے باوجود اس قدر دلائل ہونے کے جو کیفیت
پیدا کی ہے۔ ظاہر ہے لیکن اس کے مقابلہ میں جو
شخص کہتا ہے۔

کربلا نیست میر بر آئم صد حسین امت در گریام
اس کے متعلق دکھایا جائے۔ کہ کس طرح ہر ایک
لحہ میں دنیا کی بھلائی کے لئے قربانیاں کرتا تھا۔
آج سے کچھ عرصہ بعد ان دلائل سے وہ اثر پیدا نہیں
ہوگا۔ جواب ان واقعات اور ان مظالم کو دکھانیسی
ہوگا۔ جو حضرت صاحب پر کئے گئے۔ یہ خیال کہ مخالفین
ان باتوں پر ہنسینگے۔ بہت ادنیٰ خیال ہے۔ کیونکہ
مخالف کی ہنسی اور خوشی محدود وقت کے لئے ہوتی
ہے۔ مگر جب آئندہ دنیا ان واقعات کو سیکھتی ان سے ہدایت
پائیگی تو ثناء اللہ کے ہم قوم ثناء اللہ کے اس اخبار کو
چھپنے پھر بیٹھے۔ جس میں اس نے ہنسی کی ہوگی۔
ہمارے اخباروں کو ان واقعات سے بھرے ہوئے

ہوتا ہے۔ یہاں مظالم کو ہرگز چھپانے کی کوشش نہیں کرتا
جو حضرت صاحب پر جماعت کے افراد پر مخالفوں کی طرف سے
ہوئے یا ہو رہے ہیں۔

حکیم خلیل احمد صاحب پر در اس میں جو دکھایا گیا وہ ان کا سر
ذمہ کر دیا گیا۔ میں نے اس واقعہ کو اخبار میں چھپوا دیا اگرچہ
مجھے کہا گیا۔ کہ اس سے جماعت کی بدنامی ہوگی۔ اور جب یہ
واقعہ شائع ہوا تو ہمارے بھی چند شخصوں کے خط اسی قسم کے
آئے۔ مگر یہی بات ہے۔ جو آئندہ دنیا کے لئے ہدایت کا
موجب ہوگی۔ اگر ان مصائب اور تکالیف اور مظالم کو چھپایا
جائے جو حضرت صاحب اور آپ کے لئے دلوں پر لگے ہوئے
تو دنیا کے لئے محض دلائل موجب ہدایت نہ ہوں گے۔
کیونکہ دنیا یہ دیکھ کر کہتی ہے کہ اس شخص نے ہمارے لئے کیا
کیا۔ اور کن تکالیف میں اس نے ہمارے بہتری کے لئے
جدوجہد کی۔

حضرت مسیح نے واقعہ صلیب
کے قرب اپنے دعویٰ کو سمجھا
مثلاً کہ حضرت اقدس

۱۱ سال تک اپنے دعوے کو نہ سمجھ سکے کے ذکر میں فرمایا کہ
اگر تاریخ کو دیکھا جائے۔ تو زبان تمام نہیں کے متعلق ہی جماعت
معلوم ہوگی۔ اور دیکھا کہ مسیح کے متعلق تو انجیل سے در کچھ ہوتا
تو میں سال تک نہیں سمجھ۔ بلکہ واقعہ صلیب کے وقت معلوم ہوتا
ہے۔ کہ وہ اپنے دعویٰ سمجھتا کہ مجھے میں۔ حضرت مسیح نے
اپنے تمام مخالفوں سے ایک ایک کر کے پوچھا کہ میں کون ہوں
کسی نے کچھ کہا کسی نے کچھ۔ مگر جب پطرس سے پوچھا گیا تو
اس نے کہا کہ تو خدا کا بیٹا ہے۔ مسیح نے کہا کہ ان تو نے
بھڑکے ہوئے ہیں۔ اور مجھے میرے دین کی بنیاد رکھی جا چکی۔

یعنی تو میرے دین کے لئے بنیادی پیچھے ہو گا
خدا کا بیٹا ہونا ایک اصطلاح تھی جو زرتشتیوں میں رائج تھی
اور وہ عزرائیل کو جو خطاب کا فرشتہ تھا۔ اسی خطاب میں مخاطب
کرتے تھے۔ جو کہ مسیح کے لئے زشتوں میں لکھا تھا کہ اس کی
آمد پر ہی اسرائیل کی سلطنت فانی ہو جائیگی۔ اس نے جب
پطرس نے خدا کا بیٹا کہا تو دوسرے نفوذ میں گویا مسیح کی
مسیحیت کا اظہار کیا۔ اور اسی واقعہ سے پطرس کا نام پٹر
یا پتھر رکھا گیا۔ وہ نہ پہلے اس کا نام ساتن تھا۔

ہندوستان کی خبریں

مولوی ابوالکلام صاحب آباد کلکتہ ۱۹ نومبر ۱۹۲۱ء
کے مکان کی تلاشی خیر اخبار اسلام آباد
جلسہ کار میں پورے پورے واقعہ علی کار پر بازار روڈ
خیر اخبار سہ ماہی ابوالکلام صاحب کے مکان پر پولیس کا ٹرس
کیشی مرکزی کلکتہ جنرل کلکتہ اور بازار انکسٹریس کمیٹی کے دفاتر
کی تلاشی کی گئی ہے۔ پولیس نے گردن کے دروازے توڑ کر تلاشی
کی۔ یہاں پر کچھ اشیاء مل گئیں اور کچھ خطوط اپنے قبضے میں لے لیے۔

مولوی آزاد سمجھائی اور بھیجی۔ ۱۹ نومبر ۱۹۲۱ء
مسٹر مظفر علی پر کلکتہ سمجھائی۔ مسٹر مظفر علی دوسرا نمبر
نمبری اور خیر اخبار صاحب کی سمیت میں بائیکاٹ پیچھے ہیں۔
جگہ جگہ علیائی اور پولیس نے جنہوں نے انہماک مخالفت
کیا۔ گاڑی کو روک لیا گیا۔ اور چاروں حضرات پر تاحم صحت
سے گھبر کر چلا گیا۔ مولوی آزاد سمجھائی کے لئے۔ لیکن مسٹر
مظفر علی مسٹر عزیز محمد زبیری اور مسٹر ابوالکلام صاحب کے ختم شدہ
آہستہ آہستہ گاڑی چلنا چور ہو گئی۔ یہ حضرات گاڑی کو چھوڑ کر
شکل سے مسٹر گاندھی کی قیام گاہ پر پہنچے۔

لاہور میں مسٹر پیرا ۲۰ نومبر ۱۹۲۱ء کی صبح کو لاہور سے مختلف
پولیس میں مسلح فوجی بیرہ لگا دیا گیا تھا۔ تاہم میں اس
بیرہ کو خاص طور پر مضبوط کیا گیا تھا۔

شہزادہ ولیز کی ہندوستان بھیجی۔ ۱۹ نومبر ۱۹۲۱ء
میں پہلی تقریر دینے والی تھی۔

کے ایڈریس کے جواب میں جو تقریر تھی۔ اس کا خلاصہ
یہ ہے۔ جو کچھ ہندوستان میں ہے۔ اور جو کچھ ہندوستان کے لیے کیا گیا
ہو سکتا ہے میں اسے براہ راست سمجھنا اور دلچسپی کی
مشکلات اور خواہشات سے واقفیت حاصل کرنا چاہتا ہوں۔

میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے جان لیں اور میں آپ کو
اپنی تقریر کو جاری رکھنے پر شہزادہ ولیز نے کہا کہ ابھی
کے نام کے ساتھ ایک خاص فہرست وابستہ ہے کہ جسے
اس سے کوئی نہیں چھین سکتا۔ یہی ہندوستان تھا کہ جو
برخانیہ کے سینکڑوں فرزند ہندوستان کو متعلقہ علاقہ
اور امن کے مانتہ پروردہ دینے کے لئے آئے تھے۔

اس بات کو کہی نہیں بھولے گی کہ یہ بھی ہی تھا جس نے
ہزاروں ہندوستانی فوجی سپاہیوں کو جو سلطنت کی
طاقتوں کے لئے اس کے بندوگاہوں سے روزانہ
ہوئے تھے۔ اور اس کی تھی۔ شہزادہ صاحب نے برطانیہ
خیر مقدم کے لئے کارپوریشن کا شکریہ ادا کرنے کے بعد
دعا کی کہ میں آپ کے وفادار اور خیر مقدم کے اظہار
کو ایک منظم تک پہنچا دوں گا۔

شہزادہ ولیز (پونہ ۱۹ نومبر) ٹھیک ۹ بجے شہزادہ
پونہ میں ولزنی سپیشل ٹرین سنشیں پر تھی۔ اور
توں کی سلامتی دی گئی۔ شہزادہ کا رز جنرل کا ٹھکانہ
اور دیگر علی اسٹیشن نے استقبال کیا۔

پونہ کی سبکیوں کی میونسپلٹی کے خیر مقدم کے ایڈرس
کا جواب دیتے ہوئے شہزادہ نے اپنے پونہ سے پہلے
مرتبہ کا اظہار کیا۔ بعد ازاں یادگار جنگ کا سنگ بنیاد
رکھتے ہوئے۔ شہزادہ نے کہا کہ یہ پہلی یادگار جنگ ہے۔
کہ جس کا سنگ بنیاد رکھنے کا سچے ہندوستان میں فرما
ہو رہا ہے۔ اس یادگار کا کسی خاص توہم ملت سے کوئی تعلق
نہیں۔

سیوا جی کی یادگار کا نان بعد سیوا جی کی یادگار کا سنگ
بنیاد پونہ میں رکھتے ہوئے۔ شہزادہ
کے انھوں نے کہا۔ کہ سیوا جی ہندوستان
کا سب سے بڑا سپاہی اور مدبر تھا۔

اپنی تقریر کے خاتمہ پر شہزادہ نے کہا۔ کہ میں نے یہ
امراض خوشی سے معلوم کیا ہے۔ کہ آپ سیوا جی کا نام
اپنے قلبی درساہوں کے ساتھ خالص کرنا چاہتے ہیں۔
اس کا مقصد ہے۔ کہ آپ مرثیوں کو امن کے لئے بھی
ایسا شہر رکریں۔ جیسا کہ جنگ میں ہیں۔

شہزادہ ولیز ۱۹ نومبر کو ۱۱ بجے صبح شہزادہ پونہ
سے واپس آئے۔ پونہ سے بھی واپس آ گیا۔ وکٹوریہ
فرمیں پر گورنر کمنشنر پولیس اور پٹرین بھیجی نے اس کا
خیر مقدم کیا۔ سلیشن سے گورنمنٹ ڈاؤن ٹک قائم
راستہ میں فوجی بیرہ تھا۔

طور ڈاکو کو پھانسی مائی گورنمنٹ میں طور ڈاکو کی اپیل
کی سزا معاف ہو گئی کا فیصلہ ہو گیا۔ اور طور ڈاکو

جرائم میں بری کر دیا گیا جن کی سزا پھانسی اور عمر قید سزائیں
تھا۔ پورے دی تھی۔ اور دوجرم کی نسبت اپیل خارج ہو گئی
گیا اب طور اکو سات سال اور ۶ سال کی کل سزا بار سال
قید بھگتنی پڑیگی۔

ہندوستان میں بہت سے باشندہ ہند کی خواہش
ملکی فوج قیام کے لئے ہے۔ قیام کے بعد کو فوجی قابلیت حاصل
کرنا۔ موقوفہ دینے کیلئے ایک ملکی فوج قائم کرنا چاہیے
جس پر پندرہ سو ملکی فوج کا ایک کالون منسلک کر دیا گیا
اس کی رو سے جو فوج منظم کیا جائیگی۔ اس کے افسر
ہندوستانی ہوں گے۔ فی الحال پنجاب کے لئے دو اکائی
منسلک کی گئی ہیں۔ پہلی اکائی جو ۲۵ دین بنجائی کے ساتھ
ملی ہوئی۔ حالانکہ ہر میں رہیگی۔ اور دوسری جو ۱۲ دین
بنجائی کے ساتھ ملی ہوئی جہلم میں رہیگی۔

ملکی فوج میں بھرتی منسلک شرائط ایسی ہوں گی کہ
کے شرائط مل سکتی ہیں۔ عام صفات ہندو
ذہنی مطلب ہیں۔

۱۱ رگروٹ نیک جہن اور نیک نام ہو۔

۱۳۱ سال کی عمر سے کم ہو۔ ۳۱ سال سے زیادہ عمر
عام فوجی جسمانی حالت رکھتا ہو۔ جس کا بلوغت
چار انچ قد اور ۳۳ پونچ جھاتی ہو چاہئے۔ رگروٹ کا
ڈاکٹری معائنہ بھی ہو گا۔ بھرتی کے بعد وہ چھ سال تک
درج رجسٹر رہیگا۔ مستقل ذوق کے پر غامت شدہ
سیا ہی چار سال کیلئے جائیں گے۔ اور کم از کم ۳۸
یوم تک تواضع کرنی پڑیگی۔ اس ابتدائی قیام کے بعد
پھر ہر سال ۲۸ یوم تک قیام کے لئے بلے جایا کریں گے۔
ملکی فوجی سپاہیوں کے لئے تو ہمیں ہندوستانی ختم
مستقل ذوق۔ سپاہ کے مطابق بھی۔ خواہ کام کے
دنوں میں لے گی۔ (سرکاری اعلان)

گرہ کٹا۔ ریڈ پولیس کلکتہ نے پنج خورم
عور میں ایک جھلک تو گرفتاری ہے۔ جو منشن
اور گلا پور صوبہ متھوہ سے تعلق رکھتی ہیں۔ کہا
جاتا ہے۔ کہ وہ جرائم پیشہ جماعت سے تعلق رکھتی ہیں۔
ریل گاڑی میں ۴ قیدی دریں۔ ۱۱ نومبر
وہم ٹھٹ کر مرنے لگی سوانی عین خدو

۱۱ نومبر کو ۱۱ بجے صبح شہزادہ پونہ
سے واپس آئے۔ پونہ سے بھی واپس آ گیا۔ وکٹوریہ
فرمیں پر گورنر کمنشنر پولیس اور پٹرین بھیجی نے اس کا
خیر مقدم کیا۔ سلیشن سے گورنمنٹ ڈاؤن ٹک قائم
راستہ میں فوجی بیرہ تھا۔

THE ALFAZ QADIAN


رجسٹرڈ ایڈیشن نمبر ۸۳۵

رجسٹرڈ ایڈیشن نمبر ۸۳۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 اِسْمٰی اللّٰہِ لَیْقَدْ کَرَّمَ لَکَ مَقَامًا مَّحْمُودًا
 اِسْمٰی اللّٰہِ لَیْقَدْ کَرَّمَ لَکَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

۲۲۱ نمبر ہفت روزہ شاہ نواز
 یور و سکول - تحصیل
 ۲۲۱ نمبر

مفتی
 حضرت مولانا محمد امجد علی صاحب
 بم گائے چھوڑ کر بندہ دل سے کیا مانگو ہیں
 مشرک اندھی کے کفر پر رشک
 حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈاڑھی
 لاہور میں آریہ سماج سے مناظرہ
 اس شہسازانہ
 خبریں



دلیا میں ایک نبی آیا پڑنیا کے
 اوپے زور آور حملوں کے
 مضامین شاہ طوطا
 کاروباری امور کے
 متعلق خط و کتابت شام
 منیجر ہو

ار اور جموں کشمیر و پنجاب ہوتا ہے

ایڈیٹر - غلام نبی • اسٹنٹ - مہر محمد خان

مورخہ نیم و ممبر ۱۹۲۱ء | مطابق تاریخ الاول سنہ ۱۳۴۱ھ | جلد ۱

کیں۔ اس ہفتہ کا مقصود ہے پہلے چار دن یا چار منزلیں
 میری زندگی کے پُر واقعہ ایام کی دلچسپ سرگزشت ہیں
 منزل مقصود آسان صاف اور سزا کی کھلی تھی۔ پہلا دن
 پروگرام کا پہلا مقصد انعام
 نام حلقہ کا معائنہ تھا۔ اہل گائے اس مقام پر جمع تھے
 نیکے موٹر سائیکل ہائٹ سے روانہ ہوئی۔ ۲۰ میل فیور سے
 گئے۔ مگاس کے بعد سلسلہ حادثات شروع ہوا۔ ڈرائور
 کی کو تاہ اندیشی اور رشک کی خواہش نے موٹر کو کچھڑ سے ٹکرایا
 کر دیا۔ اہل پچھے استعد و حس گئے کہ ان کا باہر ٹکنا حاصل
 ہو گیا۔ ایک گھنٹہ کے انتظار کے بعد نزدیک کے گاؤں
 سے چند مردوں کے گئے۔ اور موٹر کو کچھڑ سے
 نکالا گیا۔ دریا خیر سے عبور کیا۔ سب مائر چھٹ گیا۔ اور انکی
 حرکت کے لئے انتظار کرنا پڑا۔ اب منزل مقصود قریب

مغربی فوریہ میں تبلیغ اسلام

تبلیغی دورہ

چار دن کی سرگزشت

ایک ہفتہ کا دورہ
 میں پہلے لکھ چکا ہوں۔ کہ اندون
 میں دورہ میں مصروف ہوں اور
 دورہ پروگرام کا جو داخل ہے۔ اس پروگرام کے مطابق
 میں ضلع Malacca اور ضلع سالت پانڈ
 ہر دو کا دورہ کر چکا ہوں۔ اول الذکر ضلع کا ایک حصہ باقی تھا
 اور وہ اس آخری دورہ میں ختم کیا۔ اس ۳۸ میل کا سفر کیا
 اور علاوہ فردا مقامات تبلیغ کے لیے مقامات پر تقریریں

المنشیج

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی علیہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی
 طبیعت اچھی ہے +
 میلان عبدالکریم خان صاحب بنوری چندہ کی علالت
 کے بعد یہاں آگوت ہو گئے۔ اور مقبرہ پشتی میں
 دفن کئے گئے۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں۔ اور
 دُعا کے مغفرت کریں +
 دودن سکھوں کا جلسہ ہوا۔ جس میں ادھوں نے
 پہلے کی طرح اعتراضات کئے یا گفتگو کے لئے نااہل
 ظاہر کرنے کی بجائے پند و نصیحت کی بجائے لکچر دیا

مگنی نہ شاہی شکر پر دوا دی استقبال نہ کئے لئے موجود تھے۔ ان کے ساتھ جنگل کی طرف جہاز روانہ ہوئے ان لوگوں نے غلی کی کاسہ میں کی کھن اور سخت کھائی کا ذکر کیا۔ موٹر اسپر اترنے وقت اس قدر خراب ہوئی کہ اس کا آگے چلنا محال تھا جنگل میں موٹر چھوڑ کر آگے پیدل روانہ ہوئے۔ اور ایٹام سے ایک سیل آؤپر لٹکے لڑکیاں جھنڈیاں انھوں میں لئے آگئے۔ اور مسئلہ چلے محمد کا بھنا حسب دستور شروع ہوا۔ میں نے غلی سے یہ فرما دیکھا کہ بٹکے جدا اور لڑکیاں جدا بنیں۔ البتہ کہ جو بات میں ناپسند کروں یا جس کا حکم دوں۔ اس کی فوراً تعمیل کی جاتی ہے۔ اور اس طرح منزل مقصود پر پہنچا۔

و عظمیٰ نصاب اور اخلاص جماعت

اور توجہ ان کے عینی میں سے ادا کر دیا۔ اور میرا فیاضی کا حسن طور پر اظہار کیا۔ بعد جماعت کو نصاب کیں آؤ ایک سو سا مسلم صاحبہ عربی میں گفتگو کر کے اسے سلیب اختیار کی خصوصیات سمجھائیں۔ اس شخص نے حقاً حقاً اور حقاً بکار کر تصدیق کی۔ چونکہ موٹر راستہ میں خراب ہو گئی تھی۔ اور ضرورت تھی۔ کہ ۵۰ آدمی جا کر اسے پیاری پر چڑھا کر شکر تک پہنچا دیں۔ اسلئے میں نے کہا۔ جو لوگ خوشی سے جانا چاہیں۔ یہ کام کریں۔ مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ امیرا برامیم اور حیف اسلی اور جماعت ابا کا جو اس جگہ مہمان تھے۔ سب سے پہلے آئے اور کہا کہ ہم چلے بڑھے بار شوخ لوگوں کا آٹھنا ایک طرف ان کے اخلاص کا اظہار کرنے کا باعث بنو اور دوسری طرف جو لوگ کو جوش ملانے کا سبب جماعت کھڑی ہو گئی۔ اور میں نے ۵۰ جوان مقامی بھجوائے۔

انشاء اللہ تعالیٰ اچھے احمدی ثابت ہو گئے۔ اس جگہ میں نے میرٹوں اور بہت بہنوں کو جو علیحدہ جگہ تھے۔ وہ عظمیٰ کے اعلان کے سوا کچھ جواب دیا۔ توجہ ان عربی دان اور کچھ وقت کے لئے ایک معمولی انگریزی دان تھا۔ رات کو نیند مقصود ا شام کو جس سے بابتل یکے

اور جب میں نے دو بائیس دیکر میں ساتھ رکھا ہوں انہیں سے ایک سے کہا کہ اچھا آپ متی بابا آیت ۱۶ کا لیں تو اس نے جھٹ آیت نکال دی۔ اس کے بعد میں نے کہا اچھا آپ یہی آیت اس دوسری بائبل سے نکالیں۔ خوب چران ہو گیا۔ اور آیت نہ لی۔ اس سے فارغ ہو کر باز پر چکر میں بستر پر لیٹا۔ سگر کوئی کی سخت ناچار پائی پھر ایک چادر پھیلائی۔ اور ڈپوں و سخت کڑی میں ایسی جدوجہد ہوئی۔ کہ رات اللہ تعالیٰ سے باتیں کرنے اور کمرے کی تصویر میں گنتے گزری۔ کمرے کی دیواروں پر کثرت سے تصویریں چھان تھیں۔ اور سب کی سب سچی بت پرستی کا نمونہ تھیں۔ ایک میں گدھے پر سچی خدا کھن کی حالت میں سنا تھا۔ ان گدھے پر اور باب ساتھ پیدل چلتا تھا۔ دوسری میں خدا باب ایسی ڈارمی والا بائیں طرف اور خدا بیٹا بائیں پسینے دائیں طرف۔ وہ ڈانڈہ میں آٹھ ڈالے محراب بن کر کھڑے تھے۔ اوپر ایک کبوتر اڑتا دکھائی دیتا تھا۔ نیچے ایک پری جال عورت نداد احمد القدس تھی۔ دوسری تصویر میں سات آسمان فیکل ڈس بنائے تھے۔ اور سب سے اوپر بڑھا خدا بیٹا تھا۔ نیچے آسمان پر ایک اور خدا ہون کی پیدا کردہ مخلوق کے بیٹھا تھا۔ ایک تصویر پر بھلے سب صلیب پر شکر تھا۔

سب سے خیال میں اس دو بت پرست تثلیث پرست بت پرستوں سے بدرجہا بہتر ہے۔ اول الذکر کی بت پرستی میں فلسفہ اور سو خال ذکر کی بت پرستی میں تو جہات ہیں۔ مجھے اس کمرہ میں ایک تصویر بہت پسند آئی۔ وہ ایک کھالی چھوٹی سی لڑکی تصویر تھی۔ جو آنکھیں آسمان کی طرف کئے ہاتھ اٹھائے دعا مانگا رہی تھی۔ اور ایک تصویر اس کے قریب تھی جس میں ایک سبزو مسجید قید خانہ میں ہاتھ جکڑے پڑی تھی۔ اس تصویر نے مجھے شرمندہ کیا۔ اور رات کی بے آرامی یا خدا میں صرف ہوئی۔ اور بار بار یہ کہا۔ آبی عجیب سے بچا۔ ابھی کہا کیا ہے۔ آہ امیر تو اس عورت بھی بازی نہیں لے جا سکا۔ چھوٹی چھوٹی کالیٹ پر گہرے ناہوں سماعت کو کش لے۔ درگزر فرما اور کچھ کام تیر کا کام سہم مجھے نادر نزار

صلیب پرستی میں نے اپنے سفر میں یہاں پر

اکثر مواقع پر دکھائے کہ صلیب کا پلٹنا بار کھانا ایک معمولی امر سمجھا جاتا ہے۔ بلکہ عیسائیوں کی دیکھا بھی سپاہن بھی صلیب پرستی میں امداد ہوتے ہیں۔ جس سے تین برصوں پر اس سم صلیب کو توڑا ہے۔ اور امید ہے کہ اب صلیب ہوگی۔

(۱) ایک شخص آٹھ میں صلیب کے حوالے سے نماز چھوڑنے آیا جس کا نام پوچھا۔ اس نے کہا بابا (محمد) صلیب کی صلیب دیکھ کر غصہ آیا۔ جسے میں ضبط کر سکا۔ اور اس صلیب کو توڑنے کی رسم کا میں نے خدا کا نام لیا۔ عید اٹھ گیا دیکھ کر محمد نے خدا سے توڑ ڈالا۔

(۲) ایک لڑکی کے گلے میں تار اور تار میں صلیب تھی لڑکی کا نام پوچھا تو قہر۔ میں نے اس کی صلیب کی طرف اشارہ کر کے اظہار ناپسندیدگی کیا۔ اور فاطمہ نے جھٹ اس بت کو بار سے نکال دیا۔

(۳) عیسائی استقبال پر جو جھنڈیاں لائی گئیں انہیں ایک بڑی صلیب کی شکل تھی۔ اور ایک لڑکائے ہاتھ میں لئے اظہار خوشی کر رہا تھا۔ میں نے اشارہ سے منع کیا۔ اور صلیب اس فرست سے دوچار ہوئی۔ جو اس کے بے مقصد ہے

(باقی آئندہ) عبد الرحیم پڑ

پرنس آف ولز کے تمام حضرت خلیفۃ المسیح کا نام اور اس کا جواب

پرنس آف ولز کے دورہ ہند کو تہ پر سب علیہ السلام حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام کی طرف سے روانہ کیا گیا۔ دارالتخت پر نشن ایسا تہ۔ میں اپنی طرف اور جماعت احمدیہ کے نمائندہ میں سے زیادہ افریقہ کی طرف سے جو تمام حصے ایسا تہ کے علاوہ دیگر ممالک میں بھی پہنچی ہوئی ہے۔ ہندوستان میں کچھ پر آج سبار کیا دیتے ہوں۔ میں خدا تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ انہی آمد کو محبت اور امن کا موجب بنے اور آپ کے سفر میں برکت اور آپ کے کاموں میں آگاہی رہنمائی کرے۔

اسکے جواب میں عرب ذیلی تار موصول ہوا۔ و جب خرافات میں نہ لی تائیں اب آپ کا ایک پیغام خوش آمد پر پہنچا ہے اور اپنی جماعت کی طرف سے بھی پیغام خوش آمد

الفضل

قادیان دارالامان - یکم دسمبر ۱۹۲۱ء

حضرت احمد اور اعجاز احمد

اخبار پیغام بر خرد اور کتب برائے علم و حکیم و عیسائی صاحب
مرہم عیسیٰ ماریش دیہے نے ایک مضمون زیر عنوان "کیا
حضرت احمد صاحب اپنے دینی بنو ست کے ساتھ بیعت کیا
کی تھی۔ کہ قصیدہ اعجاز احمد اور تفسیر سورہ فاتحہ ان کی نظر
پہ سے نکلتے ہیں۔ جس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ حضرت
احمد علیہ السلام نبی اللہ ہیں۔ اور نہ یہ دونوں تقریرات وہ
حقیقت اعجاز اپنے اندر رکھتی ہیں۔ جو نبی کے اعجازی
کلام میں ہوتی ہے۔

بجز خود خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو فرمایا ہے
یا نبی اللہ یا ایہا العبدی اور فرمایا ہے۔ یا احمد
جعلت مرسلا۔ سیقول لک العبد ولست
مرسلا۔ قل یا ایہا الکفار اتی من الصادقین
یعنی اے احمد! تو رسول بنایا گیا ہے۔ تیرا دشمن کفار
کو تو رسول نہیں۔ کہہ دے کہ لے گروہ کفار میں ترقی
مندی نبوت ہوں۔ تو اس کے مقابلہ میں کسی کے
آپ کو نبی نہ کہنے سے یہ نہیں ہو سکتا کہ آپ نبی مذہبی
اور جس طرح ہوا حکم کی تکذیب سے حضرت محمد رسول اللہ
نکلتے ہیں۔ اسی طرح آپ بھی نبی ہی رہیں گے۔ ان تکذیب
رسول کا جو پہلے ہوا حکم نے پایا وہی اس کے ٹھیل پٹنگ
حکیم صاحب لکھتے ہیں۔ کہ اگر انسان کلام کی بھی
کوئی مثل نہیں بنا سکتا۔ خواہ وہ بزم عمل کسی پیغمبر کا
ہی کلام ہو۔ تو پھر تو ان کریم کی یہ دلیل باطل ہوتی ہے
کہ ان کے تصدیق دہیب سائنس علی عبدنا فاتحنا
میسورہ من مسئلہ۔ الخ

مگر یاد رہے کہ ایک خدا تعالیٰ کا کلام ہے۔ اور
مردمانی کا کلام۔ جس کے ساتھ آہی تعریف خدا تعالیٰ

کا کلام قرآن کریم ہے۔ جس کا یہ دعوئی ہے کہ فاتحنا
میسورہ من مسئلہ۔ اور تیرہ سو سال تک کوئی انسان
اس کے جواب پر قادر نہ ہوا۔ اور کیونکہ کوئی قادر نہ ہو سکتا
جس کے مثل نے دے انسان کے۔ خدا نہ تھے۔ اور
انسان کا عذر ہو سکتا تھا۔ کہ میں اس کا ہم انسان ہی ہوں
خدا تعالیٰ کے کلام کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اور تیرہ سو سال
کا زمانہ اسپر شاہ ہے۔ لیکن کئی انسان یہ مطالبہ
کر سکتے ہیں۔ کہ اگر خدا تعالیٰ کسی انسان میں یہ کمال رکھ
تے۔ کہ ہم اس سے اپنے ہم جنس کے کلام کا مقابلہ
کر سکیں۔ تو ہم جانیں کہ خدا تعالیٰ انسان کو مافوق العادہ
قابلیت دے سکتا ہے۔ اس قدرت میں بھی جو تکملی
تصرف اس کے ساتھ ہو گا۔ جسے مع انسان بسبب
تصرف آہی اس انسان کے کام کا مقابلہ بھی نہیں کر سکتے
اور بالقابل لوگ عاجز آجاتے ہیں۔ باوجودیکہ جس امر کا
مطالبہ ہے وہ اباب انسان کو کہہ سکتے۔ مثلاً
حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سولے کا سانپ بنایا
تو دوسرے ساحران کے اس مثل پر غالب نہ آ سکے۔
حالانکہ یہ ایک انسانی فعل تھا۔ مگر چونکہ اس فعل کے
ساتھ تصرف آہی تھا۔ لہذا دوسرے لوگ ایسا نہ کر سکے
اور آج تک کوئی انسان نہیں کر سکا۔

اسی طرح وہ کلام حضرت مسیح موعود کہ ہے۔ تصرف اکی
سے نکلیا گیا۔ اس لئے اس کا مقابلہ کوئی انسان نہیں
کر سکتا۔ ہاں اگر مرہم عیسائی صاحب کو انکار ہو۔ تو
ادھر ادھر کی فضول باتیں بنانے کی بجائے اپنے
امیر قوم مولوی محمد علی صاحب سے عرض کریں کہ وہ اپنے
سارے ساتھیوں کے اس سالانہ جلسہ پر حضرت مسیح موعود
کے کلام کے مقابلہ میں اپنا کلام پیش کریں
مگر یاد رہے کہ جس طرح قرآن کریم کے ساتھ آہی تصرف
کام کرنا تھا۔ اور لوگ و ششنا لقلنا مثل هذا
کی جو اس کرتے کرتے رہ گئے۔ اسی طرح اب ہو گا۔
حالانکہ اب مطالبہ بہت آسان ہو گیا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ
نے تیرہ سو سال کے بعد ایک انسان کو یہ قدرت
دی ہے۔ کہ وہ ایک اعجازی قصیدہ یا تفسیر سورہ فاتحہ
دے۔ اور اس کے ساتھ اعلان کرے۔ کہ لو

اس کی مثل لاؤ۔ اور تصرف آہی ہ کام کرے کہ کوئی
فرد عرب۔ عجم میں سے اس کی مثل لانے پر قادر نہ ہو سکے
خدا تعالیٰ نے لوگوں کو اس رنگ میں ملازم کر دیا۔
کہ لو ششنا لقلنا مثل هذا کی جڑ مانگتے
دے خدا کے کلام کا مثل تو کیا لا سکتے۔ ایک انسان
کے کلام کی نظیر پیش کرنے پر بھی قادر نہیں ہو سکتے
بیکہ آہی تصرف اس کے ساتھ ہے بلکہ یہ امر منکروں
کے لئے آسان تھا۔ کہ اس کی مثل لاتے۔ کیونکہ یہ خدا
کا کلام نہ تھا۔ بلکہ انسان کا کلام تھا۔ مگر اس کے
مثل پر و ششنا لقلنا مثل هذا کے مدعی بھی
قادر نہ ہو سکے۔ اور یہی معجزہ تھا۔

اگر قرآن کریم کے مثل کے مطالبہ میں منکر دل کا
نا کام رہنا سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی
نبوت اور صداقت کا ثبوت ہے۔ تو قصیدہ اعجاز احمد اور
تفسیر سورہ فاتحہ کے مثل کے مطالبہ پر منکروں کا امر
ہونا سیدنا حضرت احمد کی نبوت اور صداقت کا کیوں
نشان نہیں۔ کیا وجہ ہے۔ کہ ایک امر ایک ہی کی صداقت
پر گواہ ہو۔ مگر اسی قسم کا امر دوسرے نبی کی صداقت
پر شاہد ناظر نہ ہو۔ پھر ایک نبی کا کلام بے مثل ہونے اور
کسی کے اس کی نظیر لانے سے نتیجہ کس طرح اخذ کیا
جاسکتا ہے۔ کہ اس سے قرآن کریم کے بے مثل ہونے
کا دعویٰ باطل ہو گیا۔ جبکہ کلام رسول اسی کلام احمد
کی تصدیق اور تائید میں پیش ہو نہ کہ اس کے مثل اور
نظیر کے طور پر۔

مرہم عیسیٰ صاحب لکھتے ہیں۔ تفسیر سورہ فاتحہ اور
قصیدہ اعجاز اس رنگ میں وسیع موعود کی سچائی کا
نشان ہو سکتے ہیں کہ حضرت نے اس کے متعلق کئی خاص
عیادت نکال چکی ہیں کے طور پر فرمایا ہو کہ اس عیسیٰ گام
دوسرے مولوی نہیں لکھ سکتے۔ مگر یہ دونوں تقریریں
آپ کی نبوت پر دلیل نہیں ہو سکتیں
لیکن سچا یہ ہے۔ کہ اگر حضرت صاحب نے یہ لکھ دیا
کہ دوسرے مولوی اس کی مثل لانے پر قادر نہ ہو سکے
تو اس کو آپ نے عبادی پیشگوئی کہی قرار دیا۔ کیا
حضرت صاحب نے کہیں یہی لکھا ہے۔ کہ عباد موقر

اس سے تو حضرت احمدؑ کا کلام اللہ کا ہر سوا ہو
اور کلام اللہ کا درجہ کتنا ہے
حکیم صاحب لکھتے ہیں کہ اس قسم کی پیشگوئیاں کے نچوانے حضرت
مرزا صاحب کے سوا اور بھی امت محمدیہ میں گذر چکے ہیں مگر
اپنے کلام کے منظر پر لکھنے کے نہ جی ہیں۔ تو کیا ہم ان سب کو
نبی ان کہتے ہیں؟

میں پوچھتا ہوں کہ امت محمدیہ میں سے کسی کی عقل کا ہر سوا ہو
پیشگوئیاں کی ہوں کہ ان کے فلاں کام کے مثل پر لوں قادر ہو سکے
یا ان کا فلاں کام بے نظیر ہے۔ اور ان محمدی سے کہا ہو چلا
حضرت احمدؑ نے کلمت اور انبیا کی علامتوں کے لئے سے
عاجز آگئے ہوں۔ اور ساتھ ہی بھی کہا ہو کہ ہمارا دعویٰ مذکور
کہ ہم نبی اور رسول ہیں اور اس کتاب یا قصیدہ کے مثل لانے سے ظاہر
دلت کا عاجز آنا ہماری صداقت کا گواہ ہے۔ بگو امت محمدیہ میں
کئی ایسے لوگ معلوم ہیں۔ ہم کو تیرہ سو سال میں ایک ہی معلوم نہیں
پس کیا اچھا ہو آپ ایسے لوگوں کی ایک ہزارست اسماء معان کے
دعویٰ منجانب اللہ تھنے کے اور نام اس تحریر کے جس کا مثل
طلب کیا گیا ہے اور نام ان علماء کا جن سے مثل کا مطالبہ ہوا
اور مقام اور سب سے ایسے دعوہ کا اور حوالہ اس کتاب کا جس میں اس
مفصل ذکر ملاحظہ کریں۔

حکیم صاحب لکھتے ہیں کہ انبیاء سے جس قدر کتابیں
وہ اسی طرح پوری ہوئیں۔ یہاں جتنی کئی پیشگوئیوں کے
ستخان آپ (حضرت احمدؑ) اللہ نے کہیں نہیں ہیں
ابتداء میں کہے۔

معلوم ہوتا ہے اسی ناپاک خیال کی وجہ سے خیر باعین کا
سہارا سے کن بدن کم تعلق ہوا ہے کیا حکیم صاحب ایک
ایسی فرست تیار کر سکتے۔ جس میں قرآن کریم میں بیان شدہ
انبیاء کے نام ہوں۔ ساتھ ہی ان کی صفات پر پیشگوئیاں
ہوں۔

دوسری فرست حضرت احمدؑ اللہ کی ان کل پیشگوئیوں
کی شائع کریں۔ جو آپ نے کئی سے کی تھیں۔ اور جن میں
مولوی محمد علی احمد دوسرے خیر باعین کو ابتداء میں کہے۔
حکیم صاحب لکھتے ہیں کہ ہزاروں چھوڑ لا کھول
پیشگوئیاں بھی حضرت مرزا صاحب کی پوری ہو جاویں
تب بھی جو پیشگوئیاں ان کی نبی نہیں ثابت کر سکتیں۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کا آپ
لوگ ایسے مقابلہ میں دخی کہتے ہیں۔ جیسا کہ ماہی علی
عن المحدثی کی تفسیر میں آپ لوگ حدیث کو وحی اللہ
کہا کرتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کا کلام قرار دیتے ہیں
پھر ہمارے استاذ صیت و کون اللہ رحمنی میں
نبی کریم کے فضل کو خدا کا فضل قرار دیتے ہیں۔ چہاں
کیا خدا تعالیٰ کے ایک نبی کے کسی کلام کا فضل
اپنا نشان قرار دینے کے متعلق۔ کہہ دیجئے کہ یہ
مخلوق نہ۔ خدا تعالیٰ ایسا نہیں کر سکتا۔

ہر حکیم صاحب لکھتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب کی
کئی فرمائے ہیں۔ قرآن کریم کے طبع نویں نہیں کہتے۔
میں پوچھتا ہوں قرآن کریم نے کہاں اپنے صریح
الفاظ وحی میں مطالبہ مثل میں لفظ الی یوم القیامہ
یا اس کے ہم معنی استعمال کیلئے۔ بلکہ ظاہری الفاظ
کے لحاظ سے تو صرف حضرت محمد رسول اللہ کے
زمانہ کے لوگ مخاطب ہیں۔ اگرچہ ہمارا ایمان ہے
کہ ماقیامت اسکی مثل پر کوئی قادر نہ ہو سکے مگر تاہم
آپ سے صریح الفاظ وحی کا مطالبہ ہے۔ آپ دوسرو
کے ایمانیات سے قائلہ نہ آتے ہیں۔ اپنے دعویٰ
پر دلیل پانچ سو پیش کریں۔ نیز حضرت احمدؑ کی
کی تواریات میں سے دکھائیں کہ صرف موجودہ مخاطب
علماء و مکرین مثل لانے پر قادر ہونگے وہ بھی میرا
مقرہ میں۔ ورنہ اس کے بعد ان کے واسطے ممکن ہے
کہ مثل لائیں۔ اگر آپ یہ الفاظ نہ دکھاسکیں۔ تو
آپ کا ہوائی قلعہ باطل ہو گیا۔

حکیم صاحب آپ دریافت کرتے ہیں کہ انبیاء نے
کب دعویٰ کیا ہے کہ ہمارا کلام بھی ایسا ہی ہے نظیر ہے۔
جیسا کہ کلام انبیاء۔
مگر ہم کہتے ہیں صریح موعود کا دعوہ تو یہ ہے کہ
میرے کلام کی مثل کلام لاؤ۔ اور تم میرے کلام کی مثل
نہیں لکھو گے۔ یہ دعویٰ نہیں کہ ہمارا کلام خدا کے
کلام کی طرح ہمیشہ ہے۔ خدا کا کلام ہمیشہ ہے۔ خدا کے
دوسرے کلاموں اور انسانی کلاموں میں اور حضرت احمدؑ
نبی اللہ کا کلام ہمیشہ ہے صرف انسانی کلاموں کے

کے گذر جانے پر ہم یہ مخالفت مولوی اس کی مثل لانے
پر قادر ہو سکیں گے۔ اگر کہیں یہ حضرت احمدؑ اللہ
نے یہ کیا کھاسے تو پیش کیجئے۔

در اصل سبب اس لئے مقررہ کی گئی تھی کہ اگر سب
مقررہ گذر جائے۔ تو خدا تعالیٰ کے عرفان کے لئے
مکملان سب سوا پر کھل جاویں گے۔ اور پھر وہ ایسے
معارف ایسی فصیح عربی میں لکھ سکیں گے۔ صرف یہاں
مقررہ میں اس سے عاجز رہیں گے۔ بلکہ یقیناً یقیناً
حضرت احمدؑ اللہ کے سوا مولوی معارف قرار دے
تاہم بے نصیب اور فصیح عربی لکھنے کے جیسی کہ حضرت
صاحب نے بھی ہے۔ ماقیامت عاجز رہیں گے۔ اور
حضرت سلطان الفکر علیہ السلام کا یہ معجزہ باوجودیکہ
تقریر میرا دھرت اور اس غرض کے تھا کہ پھر نوشتہ
لقلنا مثل هذا کی بڑی نائیکتے پھر ہیں۔ اور
ایک سبب کا تقرر کرونا اور اس میں ان کا مثل لانے
سے عاجز رہنا انھیں ادا ملزم ثابت کر دے کہ اگر
تمہارا نوشتہ لقلنا مثل هذا کا دعویٰ صحیح ہے
تو کہیں سبب مقررہ میں مثل پیش نہ کر سکے۔ ورنہ تقرر
سبب اس کے معجزہ باوجودیکہ اس سے انہیں۔ اور
حضرت احمدؑ اللہ نے ایسا کھاسے۔

پھر حکیم صاحب لکھتے ہیں۔ تمام انبیاء کے حالات
دیکھ جاؤ۔ کہیں بھی خدا تعالیٰ نے مجددی کے
کلام کو جو وحی اللہ کے علاوہ ہو۔ اپنا نشان قرار
نہیں دیا۔ اس کے متعلق اول تو یہ عرض ہے کہ
تمام انبیاء کے حالات جو ہزاروں کی تعداد میں
گننے میں شاید لاہور میں ان اصحاب کو معلوم
ہو گئے۔ جو کینیا نوالی ملک کے کٹارے گڑھے
میں گرے پڑے ہیں۔ اور جس میں گرنے والوں میں
کئی کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے بچا لیا ہے
دنیا کے دوسرے کسی مقام میں تو محفوظ نہیں۔
دوم لازمی نہیں کہ ہر نبی کو ایک ہی قسم کا معجزہ یا
نشان دیا جاوے۔ سوم حضرت موسیٰ کے عصا
کو سانپ بنانے کے فضل کو خدا تعالیٰ نے یقیناً
کہا ہے۔ حالانکہ وہ فعل حضرت موسیٰ کا تھا۔ حضرت

سے اگر ایک ہی ہزار روپے ہوں تو لاکھوں پیسوں کے
 پر سے ہونے سے بھی نی ثابت نہیں ہو سکتا۔ تو ہی کی تو
 اور دے تو ان کو ہم۔ وکتب لغت بیان کریں۔ اور حضرت
 محمد نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی خدمت میں تھے۔ خود تو
 کہتے ہیں کہ غنی مسریشیں میں کئی ایسی بھی ہوتی ہیں جن
 کوئی کتاب نازل نہیں ہوئی۔ اور حضرت علی کی طرف سے
 پیشوئیاں کرتے تھے۔ اور وہ راہ شریعہ جناب حکیم
 انور دارالکلمہ پیشگو یاں کی جاریں گی۔ اور وہی اللہ
 کی عبادت میں لگی۔ یا اپنی ہونگی۔ اور اگر وہی اپنی سے ہوگی
 تو اسی قدر اہل اہل کاندول بھی لائی ہوں۔ تو میں اس قدر
 کثرت سے اظہار علی الغیب۔ ہوں۔ تو جس کو ہزاروں
 اور لاکھوں وہی اللہ ہوں جو شریعت راہ ہار غیب ہوں۔
 اور وہ ہاری بھی ہوں۔ مگر صاحب وہی پھر بھی نہ کہہ سکتا
 تو کیا کہہ سکتا۔ کیا اسکی کوئی نظیر بھی ہے۔ ثبوت آپ
 کے دہسے۔
 جناب حکیم صاحب کہتے ہیں کہ یہ عربی تحریرات صرف
 زمانی تھیں ہیں۔ اور اب مبعاد مقررہ کے گزر جانے
 کے بعد وہ محو نہیں رہیں۔
 سنا! ہم آپ کو چیلنج دیتے ہیں۔ آپ کے اس سالہ
 جلسہ پر جولاہوں باہر دسمبر چھٹہ ہو گا۔ آپ بذاتہ یا
 آپ کے حضرت امیر قوم مولوی محمد علی صاحب
 الیم۔ اسے حرم القرآن یا جناب خواجہ کمال الدین صاحب
 الی۔ اسے مولف ام الملت۔ یا جناب مولوی غلام حسن
 صاحب مصلح القرآن یا ان کے رفقاء میں سے کوئی ایک
 مولوی خود فردا یا سارے ملکر باہر آمد مولوی شمس الدین
 ام قسری و جناب پیر میر علی شاہ صاحب و جناب علی
 حائری صاحب لاہوری۔ و مولانا دیوبند و دہلی وغیرہ یا
 علماء عرب و عجم میں سے کسی لائق ادیب کو ساتھ لیکر دسمبر
 و ستمبر میں قصیدہ انجائزہ یا تفسیر سورہ فاتحہ کی مثل انھی شرا
 سے پیش کر دیں۔ جن شرا لقا سے حضرت احمد نبی اللہ نے
 مثل لائقا لہ کیا اگر آپ میں سے کوئی یا سب مثل
 لائے پر قادر ہوں۔ تو بیشک ہم یہ زمانی وقتی مجوز
 تسلیم کریں گے۔ اور آپ کے صدمہ جلسہ کے سامنے پیر

ہم اسی وقت دو صد روپے بطور انعام بلا غرض پیش کر سکتے
 لیکن اگر آپ ایسا نہ کر سکتے۔ اور ہرگز نہ کر سکیں گے
 تو آپ ہی بتائیں ساگر پھر بھی حضرت احمد نبی اللہ کی نگذیب
 سے لائے کہ آپ تو آپ لوگوں کا غلہ کیا ہو گا کیا آپ
 لوگوں میں کوئی مرد میدان ہے جو اس مقابلہ کے واسطے
 نکلے۔ اور ہماری اس دعوت کو منظور کرے۔
 تاضی محمد یوسف احمدی سیکرٹری انجمن احمدیہ پشاور
 ہمسر گائے چھوڑ کر۔ ہم سنے آریہ گشت کی اس تجویز
 ہندوؤں کی لگائی گئی تھی کے متعلق اگر مسلمان لگے
 کا گوشت کھانا چھوڑ دیں۔ تو ہندو سوز کھانا چھوڑ دیں گے
 بجایا کھانا کہ یہ ہندوؤں کا اور خاصہ آریہوں کا کوئی
 انسان نہ ہو گا۔ کیونکہ ایک تو ان کا دھرمی ہے۔ کہ کسی
 قسم کا گوشت کھانے کی انہیں مذہب اجازت نہیں ہے۔
 دوسرے سڑک مسلمان ناپاک ترین چیز سمجھتے ہیں۔ اور
 اس کا معدوم ہونا پسندیدگی کی نظر سے دیکھتے ہیں
 اس کے متعلق تو آریہ گشت کے کچھ نہیں کہہ سکتے۔
 اور نہ بتا سکتے کہ اگر ہندو سوز کا گوشت کھانا ترک
 کر دیتے۔ تو یہ مسلمانوں کو لگائے کا گوشت کھانے کی
 مذہبی اجازت سے مدد کئے گا کیونکہ معاوضہ ہو گا۔ البتہ
 ہم سے پوچھا ہے۔ کہ
 افضل اس کا معاوضہ کیا جاتا ہے۔
 اور پھر خود ہی یہ معاوضہ بتا کر کہ
 کیا یہ کہ تمام ہندو قادیانی بن جائیں۔
 لکھا ہے۔ کہ
 غالباً اس (افضل) کا پی مطلب ہو گا۔ لیکن اس
 کے لئے اسے سخت مایوسی ہوگی۔ سچے مسلمان حضرت سے تو
 چند عورتیں تسلیم کرانے پھر ہندوؤں کا طرف بھی دیکھ رہے
 ہیں۔ اس کے متعلق ہم بتانا چاہتے ہیں
 کہ افضل لگائے چھوڑ کر ہندوؤں سے جو بچ جاتا ہے
 وہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ بلکہ وہی ہے۔ جو حضرت مسیح
 نے اپنی کتاب پیغام صلح میں جو ہندو مسلمانوں کے اتحاد
 کے لئے لکھی تھی۔ تحریر فرمائی ہے۔ اور جو ہے

مگر ہندو لوگ بھی اپنے صدق دل سے ہمارے نبی
 علیہ السلام و سلم کو سچا نبی مان لیں۔ اور ان پر ان
 قانون۔ تو یہ تفرقہ جو لگائے کی وجہ سے ہے اس کو بھی
 درمیان سے اٹھا دیا جائے۔ جس پر ہر قوم حلال ہے
 ہیں۔ ہر پر واجب نہیں۔ کہ ضرور اس کو استعمال بھی
 کریں۔
 یہ ہے وہ چیز جو ہم لگائے کا گوشت چھوڑنے پر
 سے لگتے ہیں۔ اگر ہندو صاحبان اسے منظور کر سکیں
 تو انہیں نفعاً قطعاً یہ بھی توقع نہ کرنی چاہئے۔ کہ لگائے
 کا گوشت کھانے سے مسلمان صحت ان کی بالکل میں
 اگر رک جائیں گے۔
 ہندوؤں کے قادیانی (احمدی) بنانے کے
 متعلق یہ عجیب بات کہی گئی ہے۔ کہ اپنے مسلمانوں کو
 اپنے دھرم تسلیم کرالو۔ کیا آریہ سماج نے دوسرے
 مذاہب کے لوگوں کی مدد ہی اس وقت تک بند کر دی
 ہے۔ جب تک وہ تمام ہندوؤں کو دیناندی نہ بنائیں
 اور انہیں تو آریہ گشت کو یہ مشورہ پیش کرے کہ یہ مسلمانوں کو دینا
 چاہئے۔ کہ پیچھے ہندو صاحبان سے سوامی دیناند کے
 دھرم تسلیم کرالو۔ پھر دوسرے مذاہب کے لوگوں
 کی طرف متوجہ ہوں۔
 انیسویں صد اور تعصب سے انسان ایسی باتیں
 بھی کہہ لگتا ہے۔ جن کی زرخود اس پر پڑتی ہے۔
 مسٹر گاندھی وہ کونسا رتبہ اور شہری دھرم ہے جو مسٹر
 کے گھر پر شک گاندھی کو مسلمان کی طرف سے نہیں دیا گیا
 تہدی۔ وہ بتائے گئے امام دیشیا انہیں تیار دیا گیا۔ تہرہ
 ان کی طرف منسوب کی گئی۔ غرض وہ تمام باتیں
 جو ایک مسلمان کے لئے باوجود سعادت اور نعمت عظمیٰ کے
 مولویوں اور ان کے فتنے بانوں نے مانگے انھیں تیار کر دیا
 رکھی ہیں۔ ان تمام کا حال انہیں سمجھا گیا ہے۔ اور اب تو یہاں تک
 متقی کی آئی ہے۔ کہ اسلام کے مقابل میں مسٹر گاندھی کے گھر پر شک
 کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ ایسے لوگوں کے خیالات کی ترجمانی کرتے ہوئے
 مسٹر صاحب علی صاحب بلو مسٹر فخر علی صاحب اپنی ایک نظم میں جو

۱۹۳۱ء

مادی اور روحانی بادش کا اثر اس کے بعد چھوٹے مدعیان نبوت کے ذکر میں فرمایا یہی ایک صداقت کا ثبوت ہے۔ قرآن کریم میں الہام اور وحی کو پانی سے مثال دی گئی ہے۔ یہ مثال عقلی بھی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ برب بارش جتنی ہے۔ تو زمین ہر قسم کی چیزوں کو پیدا کرتی ہے۔ اور چنانچہ اعلیٰ پودے ہوتے ہیں۔ وہاں نہایت اونٹے درجہ کی بدبودار چیزیں بھی پیدا ہوجاتی ہیں۔ اور جن پانی تلکے کاغذ ہے۔ کہ یہ ظہور کی صورت اختیار کرتا ہے۔ اسی طرح روحانی بادش کا بھی ظہور کے مطابق ہی ظہور ہوتا ہے جس طرح مادی بادش سے زمین نباتاتوں کو بھی ملتی ہے۔ اسی طرح روحانی بادش کے بعد ہونا چاہیے۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت صاحبؑ نے جب دعویٰ کیا تو آپ کے قریب رہنے والوں میں سے بعض خواہ فطرت والوں نے اپنے گند کا اظہار کیا۔ ان لوگوں کے دعووں سے ظاہر ہو گیا۔ کہ حضرت مرزا صاحبؑ پر سچے الہام کی بادش ہوئی تھی۔

گر باب و فیو کے متعلق بھی تاریخ نہیں بتائی کہ وہاں
بھی یہ حالت ہوئی ہو اگر اس وقت آسانی اہام کی بارش
ہوئی تھی تو گندی نظرتوں کا ابھرنا بھی ضروری تھا جیسا کہ
مادی بارش کے وقت ہوتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حبیب دعوے فرمایا۔
تو وہاں بھی اس قسم کے لوگ کھڑے ہو گئے
تھا ایسے لوگوں کا کھڑا ہونا بھی فرق ہے جو صادق دعوے
اور غیر صادق میں ہوتا ہے۔

۲۔ میاں شاہ محمد صاحب کراک قلات انجمنی سترنگ
۳۔ میاں محمد علی صاحب پٹیہ جی۔ گودا اسپرٹس
یہت کی۔

ماہنامہ جھنگ کی باہمیت

جیت کے بعد حضور نے تحصیلدار صاحب سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ آپ کے ارد گرد احمدی ہیں تحصیلدار صاحب کے عرض کیا کہ بھادویہ میں ہیں فرمایا۔ میں نے اس لئے پوچھا ہے۔ کہ جہاں احمدی ہیں وہاں جمعہ پڑھا کریں۔ جب تک کہ خدا کے فضل سے آپ کے گاؤں میں جماعت قائم نہ ہو جائے۔ کچھ نہ ہو اہم ذرائع میں سے ہے۔ اور دھاکرتے رہیں۔ کہ ان کے لئے میں جماعت بنادے۔

چمے ذہب کی [خلفت کا باث] تحصیل دار صاحب نے عرض کیا کہ وہ
 کے نیا لغین ایسے سخت اور برس نہیں
 جسے یہاں کے ہیں۔ زریا جب تک کوئی چیز دو برس
 تک تک اس سے خوف یا محبت نہیں ہو اگئی۔ یہاں
 میر کا ذکر ہو تو کوئی نہیں دریغ۔ لیکن اگر شیر مجلس میں
 ہا سٹہ تو گڑ بڑیج جاشلی۔ جب وہ لوگ آپ سے
 دریت کے متعلق سنیئے تو ان میں سے سعید قبول
 میں گئے۔ اور دوسروں کو غصہ آئیگا۔ اور سچے ذہب
 کے مقابلہ میں دوسرے لوگوں کا غصہ آیا ہی کرتا ہے۔
 لکہ وہ سمجھتے ہیں کہ یہ آگیا تو ہمارے ذہب کی خیر نہیں
 اس کے لوگوں کا غصہ مجا ہے۔ کیونکہ ان کو اپنی اپنی
 لری ہوئی ہے۔

نفسی نور محمد صاحب ابن محمد عیسیٰ دار
صاحب سے دریافت فرمایا۔

میں نے تو کوئٹہ میں بیعت کی تھی۔ فشی صاحب نے
 کیا۔ میں نے شہداء میں کوئٹہ میں ہی بیعت کی تھی
 تحصیلدار صاحب نے عرض کیا کہ جب انہوں نے
 کی تھی اس وقت ان کے ڈاؤسی بھی نہیں آئی
 اس وقت اور لوگوں کی مخالفت اور میری شہرہ بھٹی
 بلکہ جو دیہہ دنا مجھے نہیں شے۔ میں خیال کرتا ہوں کہ

اس طرح مختصروں کو برپائیت کے قائم نہ دلا کوئی کوئی
 ہی ہوگا۔ اور کہہ کہ یہ میری مسادت اور غرض قسمتی ہے۔ کہ
 میں اس سلسلہ میں آج داخل ہوا اور میں اپنے اس فرقے
 سے ان مختصروں کی معافی مانگت ہوں جو میں نے اس فرقے
 کی تھیں۔ جب اس نے بیعت کی تھی۔

(۱۲) لاہور سیمینار بعد از ظہر (۱۹۶۳ء)

جمعہ اور سرکاری مدارس میں پبلک سکولز اور گورنمنٹ کے ٹیک
طالب علم نے عرض کیا کہ جمعہ کے دن بھی چونکہ جمعہ کے وقت
سکول میں لیکچر ہوتے ہیں۔ اور ہم نادریں شامل نہیں
ہو سکتے۔ اس کے متعلق کیا کریں۔

فرمایا۔ تمام احمدی ملکر درخواست کریں کہ ہمیں جموں کے
دن ناز کی اجازت دی جائے۔ اور بیکہ کا وقت دوسرا
ہو۔ اگر وہ منظور نہ کریں تو ہمیں اطلاع دیں۔ ہم کو شش کریں گے۔
(بعد قصہ)

ابو عبد الحکیم صاحب شیشن اسٹریمس
کے مبلغ کے متعلق دریافت فرمایا۔ انہوں نے عرض کیا کہ
میں تبیع کرتا رہتا ہوں۔ ایک ڈاکٹر صاحب نے بیعت بھی
کی تھی، جاحدہ وغیرہ بھی ہو گئے رہتے ہیں۔ مگر ابھر کہی
وئی مبلغ نہیں آیا۔
فرمایا آپ کیا ہیں ؟

باوصفا خوب نے عرض کیا: ”مخصوص میں تو وہی وقت تبلیغ
سے صرف کرتا ہوں۔ جو نازمت کے بعد ہوتا ہے۔“

فرمایا: اسی طرح تبلیغ ہوتی ہے۔ ہر انسانی مبلغ ہے جس کو
نفس امارے نے اس میں اس کا فرض ہے۔ کہ تبلیغ کرے۔

لیا۔ اللہ کے
غیر سوا عین کے ذکر میں باوجود صاحبِ فی
حوض کیا کہ ایک دندہ سونوی غلام سن

صاحبِ پشاور می نے مجھ کہا کہ میں نے میاں صاحب کے
علق ایک خطرناک خواب دیکھی ہے۔ میں نے پوچھا تو انھوں نے کہا

نیت لازم میرے سامنے پیش کئے گئے ہیں۔ میں نے کہا کہ چونکہ آپ

جاءا تو ہوا کہ مولوی صاحب کو خود بحیثیت مقرر ایک سرکاری

تو ان کو پیش آئے میرے اس کو بیان کا خوب پتہ چلا

(مستغنیات)

بریک ابتداء کے مضمون کا ترجمہ، خود مستقیم ہے، ذکر الفاظ و اشیاء

قادیان میں نئی زمین

۱۔ محلہ دارالرحمت میں بیٹے فی محلہ زمین فی اعمال ختم ہو چکی ہے۔ مگر قادیان کے قریب احمدیہ سٹور کے پاس نہایت عمدہ موقت کی زمین موجود ہے۔ قیمت حسب موقعہ ۵۰ روپے۔ ۲۔ محلہ دارالفضل شرتی میں بیٹے فی محلہ زمین مل سکتی ہے نیز اس محلہ میں بربیل کلاں یعنی شترک موضع کھاراپہ بھی جگہ موجود ہے۔ قیمت ۵۰ روپے۔ ۳۔ محلہ دارالفضل غولی میں جگہ فی اعمال ختم ہو چکی ہے۔ ۴۔ محلہ دارالفضل شرتی کے جنوب مشرق میں شترک موضع کھاراکے اوپر سالم کھیت قابل فروخت موجود ہے۔ خریدنے والوں کو سالم کھیت لینا ہوگا۔ اور رستے اپنے چھوڑنے ہونگے۔ کوئی کھیت پانچ کنال کا ہے۔ کوئی ساڑھے چار کا کوئی آٹھ کا وغیرہ وغیرہ موقعہ اچھا ہے۔ قیمت ۱۵ فی محلہ ہے۔ لوٹ۔ ۵۔ بٹی شترک کے دو کچھسی موقعہ پر بھی دو کنال سے کم جگہ نہیں دی جاتی۔ مگر اندرون محلہ دس محلہ تک بھی جگہ مل سکتی ہے۔ بلکہ استثنائی طور پر پانچ محلہ بھی نیز اندرون محلہ بھی بات اندر رستے اور گلیاں چھوڑی جاتی ہیں جہاں دوکانیں بن سکتی ہیں۔ شرح مقررہ ہے۔ قیمت نقد وصول کی جاتی ہے۔ جو درخواست کے ساتھ بھیجی جائے۔ ہاں ایسا ہو سکتا ہے۔ کہ قیمت قسط وار جمع ہوتی رہے۔ پھر جب پوری قیمت جمع ہو جاوے تو جس جگہ مناسب قطعہ خالی ہو مل سکتا ہے۔ سادہ تمام خریداروں کیساتھ یہ شرط ہوتی ہے۔ کہ وہ اپنی ضرورت کے واسطے جگہ خریدیں۔ تجارت کرنا مقصود نہ ہو۔ اور نیز یہ کہ خریدنے کے بعد ایک سال کے اندر اندر کم از کم چار دیواری کی بنیادیں نکلا کر اپنے حدود قائم کر لیں۔

پشاوریان بندوبست کی ضرورت

از حکیمہ غیاب صاحب بہادر متھم بدوہست ریاست
کپور تھلہ

ہم کو ایسے پٹواریاں بندہ و بھت کی ضرورت ہے۔ جو پالیس اس کے ترمیم و جدید سے بقاعدہ مربع بندی و کام کھیر سے عمدہ واقف ہوں۔ تنخواہ مسئلہ سے غلط روپیہ ماہوار تک دی جاوے گی۔ قابل تعلق کام کی صورت میں گرد آؤ قانون گوئی وغیرہ تک ترقی بھی ہو سکتی ہے۔ درخواستیں مع اسناد کارکردگی بہت جلد آنی چاہئیں۔

سید ابوالحجید مہتمم ہندوستان پور قلعہ

نارتھ ویسٹرن ریپو

اعلان

اعلان
یکم جنوری ۱۹۳۲ء سے اول و درمیانہ درجوں کے مسافروں سے ٹارگٹ ویسٹرن ریلوے پر مندرجہ ذیل شرح کے حساب سے کرایہ لیا جائیگا۔

درجہ اول	پہلے ۳۰۰ میل کے واسطے	۲۴ پائی فی میل کے حساب سے
درجہ اول	برائے فاصلہ کے واسطے	۱۸ پائی فی میل کے حساب سے
درجہ دوم	پہلے ۳۰۰ میل کے واسطے	۱۲ پائی فی میل کے حساب سے
درجہ دوم	برائے فاصلہ کے واسطے	۹ پائی فی میل کے حساب سے

(ڈاک گاڑیوں میں لاہور اور مدینہ کے مابین)

پہلے ۳۰ میل کے واسطے درمیانہ درجہ
 ہزارہ فاصلہ کے واسطے درمیانہ درجہ
 ۶ پاؤنی میں کے حساب سے
 ۱۴ پاؤنی میں کے حساب سے

باقی تمام دوسری چیز گاڑیں میں (جیسا کہ آجکل کریں) لایا جاتا ہے۔

نک

ای سبکی پرتو صاحب پیار

الرفعة

ذکر الیاسی

مورخہ کیم کوپر ۱۹۴۱ء

تریق چشم

بہارِ محبوب ایچہ کردہ تریاق چشم جزی غنت سے قلیل مقدار میں سال میں صرف ایک دفعہ تیار ہو سکتا ہے۔ ہمارے مصلیٰ ذیل کے واسطے نہایت مفید اور تیر بہت ہے۔

۱۔ گڑے چاہے کتنے ہی تخت اذیت رساں اور دیرینہ ہو۔

۲۔ زخموں، خراشوں، خب کوئی، آخرب، صفت بصری اور کچھ

۳۔ زخمی کچھ سے آگہیں اہل کو نہ کہتی ہوں۔ پھنسیاں اور کچھ

۴۔ قحطیوں، پلکیں گرگزی ہوں۔ پھنسیاں شریک ہوں۔ اور گلوں کی

وجہ سے آنکھوں میں زخم ہو جادیں۔ گیلہ اور پانی جاری ہونے

ظہر خواجہ سے لیکر دوسروں تک سب آگیاں مفید اور

بے ضرر ہے۔ کیونکہ نباتات سے مرکب ہے۔

بہت سے سوزا فکھس کے (جو دوسری اور ڈاکٹری علاج

کر کر پاس ہو چکے تھے) سر شفا کا واسطہ پاس موجود ہوا

جو خوف طرالت درج نہیں کئے جاسکتے۔ صرف بطور تیر

کے مندرجہ ذیل سر شفا کے برائے اطمینان و آگاہی پہنک

درج کئے جاتے ہیں۔

۱۔ نقل ترجمہ انگریزی میں مورخہ ۱۹۲۱ء از جانب سب

سرمین جہاد پورہ سلسلہ خدمت صاحب سول سرجن ضلع گجرات

میں موجودہ موضع کرتا ہوں۔ کو آنکھوں کیلئے خاکی رنگ کا پودہ

جناب نے اس ہسپتال میں ارسال فرمایا تھا۔ اس کو فائدہ پہنچا

جنکو گلوں وغیرہ کی شکایت تھی استعمال کیا گیا۔ کامیاب

ثابت ہوا۔ براہ کرم یہ دوائی اور بیج دیں کیونکہ بہت مفید ہے۔

۲۔ نقل ترجمہ انگریزی میں مورخہ ۱۹۲۱ء از جانب سب

سرجن کجاہ ڈسپنری خدمت صاحب سول سرجن ضلع گجرات

ثابت ہوا ہے۔ اگر جناب کے پاس بہنو اور دوا نہ فرما دیں

۳۔ نقل ترجمہ انگریزی میں مورخہ ۱۹۲۱ء از جانب سول سرجن

مندرجہ بالا نقل مرزا حکیم بیگ صاحب کے پاس ان کے اس

پودہ چشم کے متعلق جواب انہوں نے مجھے برائے آزمائش ارسال

کیا تھا۔ بیج دی جا دیں۔ دستخط صاحب سول سرجن گجرات

۴۔ نقل خدہ ۱۱ کوٹ فتح خاں ضلع ایک از جانب

ڈاکٹر برکت اللہ احمدی ریشا نرڈ سیر سب اسٹنٹ سرجن

ایک مرسدہ تریاق چشم میں سے آنکھ کے مختلف بیماریوں

عورتوں اور مردوں پر استعمال کیا۔ دوا آنکھ کی مندرجہ ذیل

بجاریوں میں اس کے استعمال کو نہایت مفید پایا گیا

تھے ہوں یا پانے تریاق چشم کے چند روز کے استعمال سے

ناہلی ہو جاتے ہیں۔ آنکھوں کی سستی اور غلغلہ کیواسطے

اس کو نہایت مفید پایا نیز آنکھوں کی دھند اور غلبہ کے

دور کرنے میں بھی یہ دوا نہایت مفید ثابت ہوئی ہے۔

غرضیکہ آپ کا ایجا کردہ تریاق چشم مریدان چشم کے

دو سے بے نعمت غیر ضرر تیر ہے۔ خاکسار ڈاکٹر برکت

احمدی ریشا نرڈ سیر سب اسٹنٹ سرجن کوٹ فتح خاں

ضلع ایک۔

۵۔ از اخبار نو قادیان مورخہ مارچ ۱۹۲۱ء

جناب مرزا حکیم بیگ صاحب نے اپنا ایجا کردہ تریاق

سیر سے پاس فرض بدو بھیجا۔ مجھے تریاق سات سات

گلوں کی شکایت تھی۔ میں نے اس سرمہ کو گلوں کیلئے

مفید پایا۔ اور جہاں تک میرا خیال ہے نہ صرف گلوں کیلئے

بلکہ سرمہ جلد سرجن چشم کے لئے بہت مفید ہے۔ اور

مرزا صاحب موصوف اس تریاق چشم کے تیار کرنے

کے لئے بجا طور پر فخر کئے ہیں۔ سول سرجن ایڈیٹر اخبار

۱۔ نقل خدہ ۱۱ قاضی محمد ظہور الدین صاحب کل

سیری بجائی کی آنکھوں میں گڑے تھے۔ آنکھیں بہت

بھی خواب ہو چکی تھیں ہر قسم کے علاج کئے بہت سادہ

ترجہ کیا۔ سفر بھی بھنے بھنے کئے مگر فائدہ خارج البتہ

مرزا حکیم بیگ صاحب کا ایجا کردہ سرمہ استعمال کئے

سے تیس روز میں ہی فائدہ دکھائی دیا کئی روز میں

پکوں پر بال بھی آگئے۔ اُس سرمہ کا استعمال باقاعدہ

تو امید دائق ہے۔ یہ سرجن جڑ سے اکھڑ جائیگی۔ آج

بلاتل اسے خرچ میں استعمال کریں اور فائدہ اٹھادیں

محمد ظہور الدین کل قادیان ایڈیٹر رسالہ تشبیہ الاذان

۱۔ نقل چشمی

سیرے بجائے عزیز غفر الہی خلف میاں احسان الہی

صاحب نائب تحصیلدار مظفر گڑھ کو دیرینہ شکایت

نقص بصیرت یا عمت گلوں کے تھی۔ آنکھوں کی عات

تا گھٹتہ بھی۔ یر تانی و انگریزی اہل کا جانفشانی سے

متواتر دو سال معالجہ کرایا گیا۔ مگر ہر قسم کی ادویات

نے غیر معمولی ناکامی کا ثبوت دیا۔ اب ناچار مارچ

مسند زریکت تھا کہ قدرتا مرزا حکیم بیگ صاحب ساکن

بجرات کا شہرہ آفاق جلد نمرد ہوا جن کے بلا ساندہ سلسل

ہفتہ بھر کے علاج نے مسیحا کی اعجاز دکھایا۔ اور ہر قسم کی

تکلیف سے کہیں نجات ہو کر شفا ہوئی اور پھر چون کو با

پڑنے سے مفید رہا۔ اب رات کو سب کی روشنی میں

بلا تکلیف جڑھ رہتا ہے۔ لڑی تو لیت علاج میں جو کچھ

کئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ بچے نے ایک ان بھی پڑنا نہیں چھوڑا

اور دوائی لگنے سے کوئی درد یا تکلیف بچے کو کبھی نہیں

ہوئی۔ حقیقت میں تریاق چشم ایجا کردہ مرزا حکیم بیگ

بسم باسمی ہے۔

مرزا صاحب مذکور کا نہایت تندرست سے شکر گزار ہو کر

یہ چند حرف بہت مبلغ و کثرت درود پیر بطور ذرا پیش

کرتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی برکت سے

خلائق عام مرزا صاحب سے مستفیض ہو کر ان کے

نقا خواں رہے۔ مورخہ ۱۱ نظام الدین اسٹنٹ ڈسٹرکٹ

انجیر گوات (میر احمدی)

پس جھوٹا اشتہار دیکر ہم سب کو دھوکا نہیں دینا چاہو

بلکہ جھوٹا اشتہار دینے کو قطعی کام سمجھتے ہیں۔ ہاں اگر خدا

خواستہ کسی صاحب کو تریاق چشم مفید ثابت نہ ہو تو ہم

عہدہ شرمی و قافلی کہتے ہیں۔ کہ مریدین کا عظیمہ تحریری

بیان آنے پر باقی ماندہ تریاق چشم کی قیمت واپس کرینگے

تیار ہیں۔ بشرطیکہ باقی ماندہ تریاق چشم ہمارے پاس پہنچا

تیمہ تریاق چشمی تولد باخود پیر محمول و فیوہ ۱۱ از مورخہ ۱۱

۱۱۔ خاکسار مرزا حکیم بیگ احمدی موجود

تریاق چشم گجرات جناب گوری شاہ ولی

اہل ہمسایہ (بابی) کے بہت فربہ کن منظر

۱۱۔ دسمبر کے تشہد میں اہل بہاد کے بارے میں ایک نہایت قیمتی

معلومات سے برصغیر مجھے ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ گلوں

بہاد و نہایت تو قول کی قد میں نہیں۔ ہاں بہاد کے ایسی

تار کتابوں کے واسطے درج میں جہد کسی کو کھٹکتے نہیں۔ بلکہ

میں شیعوں کے نام غائب کی سکونت کے متعلق بھی تفصیل مادیات

مجھ کو دیا گیا ہے عہد سالانہ جاری کرانے۔ غیر مستحق

۱۱۔

بہارِ محبوب ایچہ کردہ تریاق چشم جزی غنت سے قلیل مقدار میں سال میں صرف ایک دفعہ تیار ہو سکتا ہے۔ ہمارے مصلیٰ ذیل کے واسطے نہایت مفید اور تیر بہت ہے۔

جس سے گھٹتے ہیں۔ اور سرت پر کرنی اور بند ہے۔ اس لئے
 ثابت ہوا۔ کہ قرآن بھی انکی قدرت کا قائل ہے اس لئے چونکہ
 اس بات کا فیصلہ کرنا بہت مشکل ہے کہ آریہ مناظر کا پیش
 الہامی جو اب انکی تعریف کے مطابق الہامی ہے یا نہیں
 جیسے آپ میرانی فرما کر اس شرط کو اسی مفہوم کے ساتھ رقا
 رہنے دیں۔ جو عرف میں پایا جاتا ہے۔ اپنی طرف سے شرط
 میں کوئی اضافہ نہ بڑھائیں۔ اور آپ یہ تعریف کسی مناظرہ کی
 کتاب میں سے خود لکھا دیا جائے۔ مناظران کو ہمیں لکھا کر
 خواہ وہ کتاب آپ کے متعلقین کی ہی تصنیف ہو۔ اس
 صورت میں ہمیں تسلیم کرے کہ اس کوئی نہ نہیں ہو گا۔ اور اگر
 آپ نے شیخ ذہب اللہ صاحب کی موجودگی میں ہی فیصلہ کرنا
 ہے۔ تو باوجود کونج کے دن طنوی کر دیں۔ ہم کج ہی
 غور و جستجو کر دیکھو اس لئے ہیں۔ جو کچھ وہ فیصلہ کرینگے
 میں منظور ہو گا۔ پر مدعا صاحب نے نہ اس بات کو مانا اور
 کتاب سے دکھلا سکے۔ بلکہ دوسری شق پیش کر دی
 ہمارے مناظرہ کے پیش کردہ اعتراض یا والد کے متعلق
 آپ کچھ بھگتے کہ قرآن شریف میں یا ہم ان معنوں
 میں نہیں آتے۔ تو ہمارا مناظرہ اسکو چھوڑ دیا۔ ہم نے کہا
 یہ ہم پر دلائل نہیں کر سکتے۔ کہ ہم سے مذہب پر غور
 دے۔ اور ہم اسکو بغیر جوابت چھوڑ دیں۔ اس طرح اسلام
 کے متعلق لکھا نہیں پیدا کرنے کا اندیشہ ہے۔ آپ
 اتنی جاہل ہے پر اس قدر کیوں زور دیتے ہیں۔ کیا آپ
 نے مسائل کو بغیر الہامی جوابوں کے عقلی طور پر درست
 کر نہیں کر سکتے۔ الہامی جواب سے زیادہ سے
 وہ یہ ثابت ہو گا۔ کہ اسلام میں بھی یہ نقص ہے۔ آپ
 مذہب کا حق ہونا نہیں ثابت ہو جائیگا۔ پس آپ
 وخواہ بحث کو غلط طے کر کے اس کے اصل مقصد کو
 ہٹا کریں۔ اور لوگوں کو دیدوں کے متعلق صحیح
 حقائق حاصل کرنے دیں۔ ہاں اگر آپ کو قرآن شریف
 اعتراض کرنے ہیں۔ تو ہم آپ کو اس کے لئے فیملان
 نہ کو تیار ہیں۔ اس دن آپ قرآن شریف پر دل کھول کر
 راض کریں۔ ہم اشتداد شرح اب دینگے۔ تاکہ آپ کو
 سلی ہو جائے۔ اور یہاں کو بھی دونوں کتابوں کا
 ذکر کرنے کا موقع مل جائیگا۔ مگر معلوم ہوتا ہے

آریہ سماج دھرموالا لاہور کے ساتھ ۲۲ نومبر کو دیدہ کے
مکمل اہامی ہونے پر اردو ۱۲ کو قدیمت بلع اور زاوہ پر باشت
انوار اردو کے شرفا پہلے دن ۵۰ منٹ ہماری اپنی تقریر
جسمیں ہیں ۵۰ عزرائیلات پیش کرنے تھے جو ہیں یہ کہ اہامی
کتا تپیدہ کرنے کے ہیں۔ پھر ۵۰ شہرہ مناظر کو اب
پیش کے لئے لئے گئے تھے۔ مگر اس شرط کے ساتھ کہ
جواب دینے وقت الزامی جواب دینے کا کوئی حق نہ ہو گلیہ
ایک ایسی شرط تھی جو ہر اعلیٰ زمین طے ہوگی تھی۔ اور
اپر آریہ سماج کے پردھان کے دھمکے تھے۔ مگر ادھر اس کے
صاحب نے کسی صدارت پر ممکن تھے ہی اپنی اقتدا ہی قدر
میں اس شرط کو ایسے رنگ پر پیش کیا۔ گویا اسکو بالکل کالعدم
کر دیا۔ چنانچہ اس کی تشریح کرتے ہوئے آپ کہنے لگے کہ
اگر آریہ مناظر دیدہ کی کسی تعلیم پر معتز ہیں۔ تو آریہ مناظر
کہہ سکتے ہیں کہ یہ اعتراض تو جینہ آپ کی کتاب پر بھی پڑے
یہ الزامی جواب نہیں ہو گا۔ اس کے علاوہ اگر کوئی اور بات
کہے۔ تو وہ الزامی جواب ہو گا۔ ادھر کو حق کیا گیا کہ سب
سے پہلے ہم نے شرائط اسی لئے طے کالی تھیں کہ بعد میں
کوئی تنازع نہ ہو۔ اور بحث غلط طے ہونے سے محفوظ ہو
جائے۔ تاکہ سامعین کو حیدر کے متعلق ادبی طے فصیح کرنے
کا موقع مل سکے۔ آپ نے الزامی جواب کی شہرہ سوتا
تقریر کے خلاف ایک نئی تقریر کرنے کے اسی دروازہ کو
کھولنا چاہا ہے۔ جس کو بند رکھنے کے لئے ہم نے
پیش بندی کے طور پر یہ شرط لکھوائی تھی۔ ہم آریہ مناظر
کی عادت سے واقف ہیں۔ وہ عام طور پر اپنا بچاؤ
اسی میں سمجھتے ہیں کہ اعتراض کو الٹ دیتے کہ قرآن شریف
کی طے منسوب کرتے ہوئے بے جا حملے شروع کر دیں۔
چنانچہ آریہ مناظر نے شروع وارہ کی بحث میں ایسا ہی
کیا۔ قرآن شریف سے شروع وارہ کے قدیم ہونے کا
کا ثبوت اس آیت خلق السموات والارض بالحق
سے اس طرح دیا کہ حق یہ کہتے ہیں۔ اور یہ کہ کائنات

کہ پردہ خان صاحب اپنے منظر کی کمزوری کو محسوس کر چکے تھے۔ اور چاہتے تھے کہ کسی طرح سباحت ٹل جائے یا اگر ہو تو ایسا غلط ملکہ پیدا کر دیں جس سے صحیح نتیجہ نکلتے ہو۔ اس لئے انھوں نے صاف کہہ دیا۔ کہ اگر آپ نہیں جانتے۔ تو ہم سباحت کرنے کے لئے تیار نہیں ہ

اس صاف اور صریح انکار کے سننے پر اگر ہمارا ارادہ سباحت سے گریز کا ہوتا۔ میسا کر کر کا ٹر کے نامہ نگار نے بعض اپنی خدمت کو چھپانے کے لئے کچھ دوا تو ہم فوراً واپس آجاتے مگر ہم نے ایسا نہیں کیا۔ بلکہ برخلاف اس نے ہماری غرض چوکنے والوں پر دیدوں کی اصل حقیقت واضح کر دی تھی۔ ایسے ہی اسمے اعلان کر دیا۔ کہ آریہ صاحبان اگر اس صریح شرط کو جہل نہیں خود بخود تسلیم کئے ہیں۔ تو ہتے ہیں۔ تو انکی مرضی ہم ان کو ادا کی جا رہی ہے کی بھی اجازت دیتے ہیں ہ

اس جواب کو ستمبر ہی حاجی کسب میں ایک عجیب کھیل بھی گئی ان کا تو یہ خیال تھا کہ بلا ب ل گئی۔ مگر جب انھوں نے دیکھا کہ یہ پیالہ تو کسی صورت میں ٹلنا نظر نہیں آتا۔ تو انھوں نے فوراً آپ دوسری شرط کو آڑ بنا لیا۔ اور اس کے توڑنے کا بدو نہ کیا، تاویل کے اعلان کر دیا۔ وہ شرط یہ تھی کہ اگر شرطیں تو یہ کر دہ اس کے علاوہ کوئی اور امر قابل تلامذہ پیش آجائے۔ تو اس کے نصف کے لئے فریقین کو مساوی حقوق حاصل ہونگے۔ سہا صاحب پر دھان نے اعلان کر دیا کہ آئندہ جو امر پیش آئیگا۔ اسکے متعلق میرا فیصلہ نافذ ہوگا۔ کسی کو چون و چرا کی گنجائش نہیں ہوگی۔ اس پر جب ہمارے سکریٹری صاحب کھڑے ہو کر اس شرط کے الفاظ سامنے لائے تو پر دھان صاحب نے اس ڈر سے کہ سب ادول سن کر مجھے شرمندہ کریں۔ کہا کہ میں آپکو جوئے کی اجازت نہیں دیتا۔ اگر آپ بولینگے تو تنگی کے ذمہ دار ہونگے۔ ہماری طرف سے کہا گیا کہ آپ پریزیڈنٹ ان شرائط کے ماتحت ہیں۔ جنہذا یقین کے تحت ہیں۔ آپ نئے شرائط نہیں بنا سکتے۔ اگر آپ ان شرائط کی باندھی نہیں کرتے تو آپ پریزیڈنٹ نہیں ہ سکتے۔ کہنے لگو میں صدمہ ہوں جو کہوں نا بنا رہا ہوں۔ آپ خاموش ہو جائیں بیٹھ جائیں۔ میں آپکو ہرگز بولنے کی اجازت نہیں دیتا تو صدارت کیلئے ایک حکومت آپ کر لی گئی تھی۔ اور اس حکومت کے تحت بڑی بڑی قانون جملے ہی آپسے خاتمہ جا رہا ہوا صدارت کی کمرشل

کو اس سرور زندہ کو دیا۔ آخر یہ بد مشعلی ہم نے وہ شرط پڑھ کر ہلکے کو
 سناں دھپ لوگوں نے اس کو اذکار کیا اور پھر صاحب راض ہو کر
 کو سنی سداوت چھوڑ کر یہ کہتے تھے کہ ہم نے یہ کہنا پڑا تو ہمیں
 جگہوں کو نہیں لیتے۔ تو یہ سداوت کے متعلق ہونا ہوں اور یہ لیتے رہا
 پر کاش سداوت کرنے کے لئے کہا کہ اس سداوت کی دست اپنی طرف پر پڑی
 تجویز کر لیں۔ ہم نے کہا کہ ہم اپنے لوگوں کے ذمہ دار ہو سکتے ہیں۔ ہند
 پر ہلکے متعلق ہر ذرا نہیں لے سکتے۔ اس لئے ہم مناسب سمجھتے ہیں
 کہ پچھلے پھر اعلان صاحب اگر اس سداوت کے تحت کام نہیں کر سکتے تو
 آپ خود اس پر خیر کام دیو صاحب اس کام کو اپنے اقدار میں لیں۔ بلکہ
 اس پر صلاح کے طور پر کہہ دیں۔ جیسے۔ اودھ ہو کر رہ چکے تھے کہ
 انھوں نے اس کا ہلکا ٹھٹھی کی ہے۔ کہہ کر نہیں مناظر پر انھیں بھوک
 اور نماز تھا۔ اور جسے خاص طور پر یو پی سے منگوا دیا گیا تھا۔ وہ
 چند روز پہلے قادیان پر آکر ہمارے احوال انھوں کی قوت کا
 بکھر کر چکا تھا۔ اس لئے ان دونوں مہمانوں سے کوئی گفت و گو
 جان کر اٹھا کر دیا۔ آخر یہ ہم نے دیکھا کہ سداوت کرنے کی کوئی
 صورت نہیں۔ اور ہماری اصل غرض وہ تھی۔ ہمیں وہ قوت ہوتی
 تھی ہے۔ تو ہم ان کے تمام مذہبوں کو توڑنے کے لئے منہ
 اعلان کر دیا کہ ہم ان تمام حقوق کو جو ان شرطوں کی رو سے ہیں
 حاصل ہیں۔ چھوڑ دیتے ہیں۔ آپ ان جن شرطوں پر چاہتے ہو۔
 مبارک کر لو۔ اس اعلان کے بعد ہی پہلے پھر اعلان صاحب
 تشریف لائے۔ اور آتے ہی کہا کہ تنازع میں وقت گزر جانے
 کی وجہ سے میں مناسب سمجھتا ہوں کہ بجائے ۵۰۰۰ منٹ
 کے پہلی تقریر ۲۰۰۰ منٹ کی ہو۔ اس اعلان کو سن کر میں
 سخت حیرت ہوئی۔ کیونکہ ہلکے میں سے کسی نے بھی نئی ذلت
 کی خواہش ظاہر نہیں کی تھی۔ مگر چونکہ ہم اپنے تمام حقوق
 چھوڑ چکے تھے۔ اس لئے کچھ بدل سکے۔ اگرچہ وقت کہنے
 جانے کی وجہ سے تمام اعتراضات فرمایاں۔ اور اس کے جو کچھ جانے
 تھے۔ جس قدر اعتراضات کئے گئے۔ ان میں سے کسی ایک
 کا جواب بھی اریہ مناظر نے دے سکا۔ مثال کے طور پر یہ دونوں
 میں کئی ایک وجہ الحاق ثابت کیا گئی۔ احکامات دکھایا گیا۔
 اور بتایا گیا۔ کہ وہ دونوں میں بیٹی کے ساتھ ساگم کرنے
 کی اجازت کا اشارہ ملتا ہے۔ چاہئے ہیں کہ ان کے
 ہر دنیا میں بھی چاروں دیدہ نازل ہوتے ہیں۔ اور پیشہ چلنے
 رخصتی کو کہتے ہیں۔ اور وہ بھی اس لئے کہ وہی جائز دینی پور

ہوئے ہیں۔ کیا طرہ سے وہ اس سے بیکرا سوقت تک اردنی کی
 اجازت میں صرف چار ہی کھٹی خانہ سے ملے ہیں۔ کیا کبھی دوا
 تین یا ایک نہیں ہو جاتا یا چار سے زیادہ نہیں ہو جلتے۔
 اس کی معقول وجہ بتائیے۔ پھر کہا گیا کہ اظہار و دیدہ ساگم
 ساوا ہی کیچھ بنایا گیا ہے۔ ورنہ اس کے دیدہ ہونے کا ثبوت
 دو۔ تمام دیدہ۔ اس میں ایک دیدہ کا ذکر آتا ہے۔ پچھلے
 دیدہ کی اظہار و دیدہ کا ذکر آتا ہے۔ پچھلے میں یہ دیدہ کا
 نزول مانا جاتا ہے۔ ان کے نام ہی لفظی ہیں۔ اگر کہو کہ
 بعد زمانہ کی وجہ سے ان کے حالات مست گئے ہیں تو یہ بھی
 ان کے زمانہ کا ہے۔ ان نام میں اس وقت تک خالص ہے
 پھر بتایا کہ دیدہ کی دنیا میں نہایت عجیب ہیں۔ مثلاً
 پر بتوڑنا مناسب ہے۔ اور ہم کی حفاظت کے لئے نشت پیدا کر
 اپنے دالے رکھ کر۔ حالانکہ ناپختہ کے کام کو سنی
 دیا نہ مناسب شہادت کے کاموں میں نہایت عجیب ہے۔ پھر
 دکھایا کہ وہ اپنے پریش کی ایسی صفات بیان کی ہیں کہ ایک
 معمولی انسان کے درجہ سے بھی اسے گرا دیا ہے۔ پھر دیدہ
 کی بعض خوش ترین قسموں کا تذکرہ دکھایا گیا۔ جن کو ایک طرف
 آدمی زبان پر بھی نہیں لاسکتا۔
 فرمنا کہ یہ اور اس قسم کے دیگر اعتراضات جس قدر بھی
 گئے۔ ان میں سے ایک کا بھی معقول جواب اریہ مناظر نے
 دیا۔ اور جو دور از حقیقت تاویس اس نے کہیں۔ ان کو
 خود اُتار دیا گیا۔ پر کاش کے نام لگا رہنے اپنی ذلت اقدس
 شکست کو چھپانے کے لئے خلاف واقعہ بات بکھ دی ہے
 کہ اریہ مناظر نے نہایت معقول جواب دئے۔ کسی معقول جواب
 کا ذکر تو کر دیا ہو نا۔ تاکہ ہلکے ہی معقولیت کا اندازہ لگا سکیں
 جس کے متعلق ہم سمجھتے ہیں۔ اس کا ضمیر (اگر کوئی ہے) تو
 ساری عمر سکو ملامت کرتا رہیگا۔
 اگر برکات کا نام لگا رہے اسے اس بیان میں جواب ہے تو
 وہ ہم سے بیان کردہ اعتراضات میں سے صرف ایک اعتراض
 جن کو وہ نہایت ہی کمزور اور بوجہ سمجھتا ہے۔ بلکہ کہ ساتھ ہی
 اریہ مناظر کے جوابوں کو بھی شائع کر دے۔ اور پھر ان پر جو
 ہماری طرف سے جواب کی گئی تھی۔ اس کو بھی صحیح طور پر لکھنے
 کے نام لکھا۔ خود سداوت کر لے۔ کیا اریہ مناظر یہ سمجھتے
 کہ لے لیا ہے۔ دیدہ باہر ہے

ان میں نہایت زیادہ اعتراض ہے۔ یہی کہ ہے کہ اس کی نظر منکر نہیں
 آن تھی۔ پھر معلوم نہیں کہ ان کو وہاں پر اعتراض کرنے کی کس طرح جہد
 ہوئی۔ معلوم ہو کہ ہے کہ نامہ نگار کو سداوت پر کاش کا جو جواب دیا۔
 بھول گیا ہے۔ کیوں صاحب اس میں جانند تو آپ کے جواب عربی کے
 بچے فاضل ہو گئے۔ ذلت کی کوئی قوت اعتراض کرنے کی کس طرح جرات
 ہوئی۔ یہ ہماری جرات کو اس جرات پر قیاس کرتے ہیں۔ اس وقت شہر
 اتنا ہے۔ کہ سوچی جانند نے یہ سداوت جوں کو بیکرا اعتراض
 کئے ہیں۔ ہم خود اس شخص کا ترجمہ لیکر اعتراض کرتے ہیں۔ جو پچھلے
 برس سے ہم شدہ دیدہ کی نمونہ اس سرور دیا ہے۔ ہم نے اس کے اور دیدہ
 کے صحیح معلوم سے لوگوں کو آگاہ کرنے کا مدی تھا۔ یعنی خود
 سداوت دیا نہ سرور
 اس سے دن میں ۲۲ گھنٹہ کی بات کو ذرا مت دھما دھما
 بحث تھی۔ اس کے متعلق بھی اس تقریر جاری تھی جو ہم منٹ کی تھی۔ صاحب
 نے اس کے متعلق بھی اعلان کر دیا کہ ۲۰ منٹ کی اپنی تقریر ہوگی
 اس پر جواب دیا کہ کل اتنا ہی میں وقت گزر جائے گا۔ ہر وقت اس کی کیا
 وجہ ہے۔ مگر چونکہ کوئی تھی نہیں اس لئے مجبوراً انھیں ۵۰ منٹ
 ہی تسلیم کرنے پڑے۔ ۵۰ منٹ کی تقریر میں ہم نے نہایت کیا کیا
 ہم موقع اور بارہ کا ذریعہ تسلیم کر لیں تو پھر پریش کی کوئی منہ نہ تھی
 نہیں رہتی۔ اور اگر کچھ بھی گئے۔ وہ ایسا ہی لاؤنڈر پریش کر
 جس کا جواب اور عدم بہا ہو گا۔ اور پھر دیدہ کے حوالوں سے
 ثابت کیا گیا کہ وہ بھی ہماری تائید کرتے ہیں۔ اور چند اور عقلی دلائل
 یہ تقریر جو کوئی نہیں تھی۔ اور یہ پورٹ کل تو کہاں اس کے خلاصہ کی بھی نقل
 نہیں ہو سکتی۔ اس لئے اسکو بلکہ شائع کیا جائیگا۔ اس تقریر میں بہت
 مناظر کئی گئی تھی کہ ہمارے وہی پر جو طرح کی طرف سے اعتراض کر
 سکتے تھے۔ ان کے جواب بھی ساتھ ہی ساتھ دیتے گئے۔ اور ایک
 ایسی بات تھی جبکہ اریہ مناظر ان ہاں پر کوئی جواب نہ دے سکا۔ بلکہ
 قرآن شریف کی بعض آیات پر اعتراض کرنا شروع کر دیا۔ مثلاً قرآن
 کا وہ اس کا ہے وغیرہ۔ سند صاحب کے ذمہ لائی گئی کہ کیا آپ ان
 کی اجازت تھی میں نے اپنے آپ کو اپنے تمام حقوق چھوڑ دیے ہیں۔
 جسے ذہن کے اعتراضات درمیان میں۔ خیر ہم نے قرآن شریف پر جو
 اعتراضات کئے تھے۔ ان کے جواب دیے۔ اس بحث میں تو یہ مناظر
 کی حالت قابلِ دیدہ تھی۔ بے کسا صاحب نے کیا عجیب عالم تھا۔ کسی بات کا
 جواب نہیں دیتا تھا۔ تو ہر بار اپنے مناظر کی حالت دیکھا کہ
 سر جھکا کر بیٹھتے تھے۔ یہ سداوت اسلام کی اس نمایاں نشانی کی جگہ

غیر مالک کی خبریں

سلطان نجد کی مکہ کی لندن - ۲۴ نومبر - جوین کی خبر جانب چڑھائی کا خطرہ ہے۔ کہ ابن سعود سلطان نجد نے سلطان ابن رشد پر فتح حاصل کی ہے۔ اور اس کے دارالسلطنت سیل پر قبضہ کر لیا ہے۔ لندن میں اس کے متعلق بتایا گیا ہے۔ کہ اگر فتح کی تصدیق ہوگئی۔ تو اس کا یہ مطلب ہے کہ ابن سعود کا قار جوہ جارجیا اور وہ مکہ شریف کے خلاف یحییٰ بن علی حرکت کرے گا۔ معاہدہ افغانستان پر لندن - ۲۴ نومبر - افغانستان شہنشاہ محمد کی طرف سے کباباد سلامت نے امیر افغانستان کو ایک برقی پیغام بھیجا ہے جس میں امیر کے بزرگوں اور حکومت برطانیہ کے درمیان پرانے دوستانہ تعلقات کے بحال ہو جانے پر بھی خوشی کا اظہار کیا گیا ہے۔ ایک دن میں ۲۱ نومبر کو سرسہری ڈپوک نے تین شوطات ۲۹۰ مقدمات طلاق کا فیصلہ لندن میں کیا ہے۔

جرمنی میں ایک اودنگ برلن - ۲۳ نومبر - کے کارخانہ کی تباہی ڈوگٹافن میں ایک اور کارخانہ رنگ سازی میں دہکا ہوا حادثہ بالکل تباہ ہوگئی۔ دو آدمی مر گئے۔ اور آٹھ آدمی زخمی ہوئے۔

قسطیہ میں دہل متحدہ کی پولیس کی رپورٹ عیاشی کی کثرت منظر ہے۔ کہ قسطیہ میں انجیل ۲۴۲۸ روسی عورتیں باضابطہ لائسنس یعنی اجازت لیکر پیشہ کرتی ہیں۔ اور دو سو عورتیں پولیس کی نگرانی میں ہیں۔ جن کو ابھی تک لائسنس نہیں ملا۔ ان عورتوں میں تین سو سے زیادہ نوازندہ ہیں۔ اور باقی لکھی پڑھی۔

زہریلی کیس اور واشنگٹن - ۲۳ نومبر - ۵ خاتون ہوائی جہاز ٹائیٹلیٹ جو بری فوجوں کی تعینات کے معاملہ پر بغیہ اجلاس کر رہی ہے۔ اس نے ایک سب گیشی قائم کی ہے۔ تاکہ

بنانے کی اجازت نہیں دی جائیگی۔ ۲۲ نومبر کو گورنمنٹ افغانستان کے ساتھ ایک عہد نامہ دوستی پر دستخط ہو گئے۔ برطانیہ نے افغانستان کا ایک سفیر بھیجا۔ اور کابل میں برطانیہ کا ہندوستان میں بھی اور سرحدی علاقوں میں بھی افغانستان کے توفیق رہیں گے۔ افغانستان کو پہلے ہندوستان کے رستے سامان جنگ منگوانے کا جو حق تھا۔ وہ بھرتھال کر دیا گیا ہے۔

صوبہ دہلی میں قانون صوبہ دہلی پرچہ ماہ کے لئے مجلس باغیانہ کا قانون مجلس باغیانہ نانڈیا گیا ہے۔ اور چیف کمشنر نے جمعیت انصار جمعیت الامور اور دیگر ایسی جماعتوں کو خلاف قانون قرار دیا ہے۔ ایسا ہی لکھنؤ میں بھی۔ رضا کاران خلاف و کانگرس اور قومی رضا کاروں اور دیگر ایسی جماعتوں کو خلاف قانون قرار دیا گیا ہے۔

پنجاب میں والینٹر کور گورنمنٹ پنجاب نے انجمن خلاف قانون قرار کر میں امینڈمنٹ ایکٹ دئے گئے ۱۹۰۵ء کی دفعہ اور سبکدش

۱۳ کے ماتحت حاصل شدہ اختیارات سے کام لیتے ہوئے۔ ایک اعلان سے ذریعہ کانگرس اور خلافت کی والینٹر کوروں اور دیگر ایسی ری انجمنوں کو جن کا مقصد ہے قانون کے احترام اور امن وامان کے برقرار رکھے جانے میں دخل انداز ہونا ہے۔ خلاف قانون قرار دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اضلاع لاہور۔ امرتسر شخب پورہ میں اتحاد مجلس باغیانہ نافذ کر دیا گیا ہے۔

آل انڈیا کانگرس بمبئی - ۲۴ نومبر - آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا اجلاس بمبئی کمیٹی کا اجلاس ۲۲ نومبر کو بمبئی سورت کے بمبئی میں ۲۲ و ۲۳ نومبر کو منعقد ہوا۔

والینٹروں کے متعلق کانگرس کے اس اجلاس میں نئے انتظامات بہت سے ریزولوشن پاس کئے گئے۔ مثلاً فادات بمبئی پرنس اور باشندگان بمبئی کو دہلی سے صفائی کرنے پر مابعد توجہ کیا گیا کہ امن قائم رکھنے کیلئے ہتھیاروں کو بتائی جائیں جو ایک مرکزی انجمن کے ماتحت ہوں۔ والینٹر نہیں ہونے کیلئے ایک عہد نامہ پر دستخط کرنے ہونے۔ ہر آدمی کی فوج کے

کرنا ہوگی۔ جن لوگوں کو بھرتی نہیں کیا جائیگا۔ اور اس پر کانگرس کے

ہندوستان کی خبریں

گورنمنٹ ہند کی دہلی - ۲۹ نومبر - پنجاب جمہوریت آئینہ پالیسی کے بارے میں ایک دفعہ کے بارے میں جواب میں ڈائریکٹ نے تقریر کرتے ہوئے گورنمنٹ کی پالیسی میں جو تبدیلی حال میں واقع ہوئی ہے اس کے متعلق بیان کیا کہ گورنمنٹ اشیائے خوردنی کی اور زانی کی سیاسی اہمیت سے بخوبی واقف ہے۔ امید ہے کہ خد کا مزہ اور ذراں ہو جائیگا۔ اور اس سے عام طور پر

زیادہ امن پیدا ہوگا۔ ڈائریکٹ نے فرمایا کہ بعض علاقوں میں گورنمنٹ کی پوزیشن کو غلط طور پر سمجھا گیا ہے۔ گورنمنٹ کو اپنی طاقت اور اختیارات کا پورا پورا علم ہے۔ اور اسے یقین ہے کہ تمام مطیع قانون لوگوں کے امداد کے ساتھ۔ جس تسلیم کرتا ہوں کہ گورنمنٹ سخت کارروائی کرنے سے پہلے ہی کی جسکا ممکن ہے کہ غلط مطلب سمجھا جاتا۔ لیکن عمل کے واقعات نے لازمی کر دیا ہے کہ اگر ضرورت ہو

تو قانون کے احترام اور بعض علاقوں میں بقائے امن کے لئے گورنمنٹ کی پوری طاقت کام میں لائی جائے۔ بعض علاقوں میں دہشت انگیزی اور جبر سے کام لیا گیا ہے۔ جو تشدد کی دو صورتیں ہیں۔ اور اس لئے خلاف قانون ہے۔ ان باتوں کی اجازت نہ دی جائیگی۔ اور امن پسند باشندوں کی حفاظت اور ان کے جائز مفادوں میں مصروف رہنے کا تحفظ کیا جائیگا۔

غلط کارروائیوں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائیگا۔ گورنمنٹ کی یہ خواہش تھی کہ پولیس بارٹوں کی جائز سرگرمیوں میں خود گورنمنٹ کے کتے ہی خلاف ہوں۔ مداخلت کرتی ہوں وہ کسی سیاسی سرگرمی کو ملک کے تشدد یا دہشت انگیزی یا جبر یا دیگر ناجائز طریقوں سے اپنی مرضی کے تابع کرنے کی اجازت نہیں دے سکتی۔

افغانستان اور برطانیہ دہلی - ۲۳ نومبر - گورنمنٹ کے درمیان عہد نامہ افغانستان کی طرف سے اس امر کا تحریری اطمینان حاصل ہو جانے پر کہ جلال آباد غزنی اور قندھار کے علاقہ میں کوئی روسی سفارت خانہ

ہوائی جہازوں نے ہر ملی گیس و دیگر سامان حرب کے متعلق غور کرے۔

روسی افسران خزانہ لندن ۱۸ نومبر۔ سوویت کے کوسٹرا کے موت خزانہ جہازات کے ۱۹ افسران کو جنہوں نے کئی ناکہ پونڈ کے جہازات پلانیم اور سودنا چھاپتھا۔ موت کی سزا دی گئی۔

عہد نامہ فرانس لندن ۱۸ نومبر۔ گورنمنٹ فرانس نے وٹری فرانس اور کالیبر کے عہد نامہ کے متعلق برطانیہ کو جواب بھیجا ہے۔ وہ دوستانہ لہجہ میں ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ ترکی طلاقہ کا خانی کیا جانا اس بات پر منحصر ہے کہ غیر ترک کہ تعداد قوموں کی حفاظت کے متعلق طمانیت ہو جائے۔ درخواست خاہر کی ہے۔ اگر انکوہ کے ساتھ جو عہد نامہ ہم نے کیا ہے۔ عام طور پر ترکی کے ساتھ ہی کیا جائے۔ تاکہ مشرق تریب کا مسئلہ حل ہو جائے۔

واشنگٹن واشنگٹن ۱۸ نومبر۔ آبد و کشتیوں کی کانفرنس لندن اور ہمانہ کرنے کے متعلق برطانوی ڈیلیٹ مسٹر بالفور نے پینتھون میں پیش کی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ امریکا اس سے اتفاق نہ کرے گا۔ بلکہ یہ ہے کہ امریکا کا معاملہ ۵۰۰۰ کیوبیو میٹر لیا ہے۔ اور جب جنگی جہازوں کی تعداد کم ہو جائے تو ساحل کی حفاظت کیلئے آبد و زور کا ہونا ضروری ہے۔ برطانیہ کے اس فیصلہ کو کہ چارنگی جہازوں کی تعمیر ملتوی کی گئی ہے۔ امریکا میں بنظر اطمینان دیکھا گیا ہے۔ لیکن امریکا کے جنگی جہازوں کی تعمیر ملتوی ہونے کی امید نہیں ہے۔

انگلستان و جاپان کے واشنگٹن ۱۹ نومبر۔ ایک اتحاد میں چین کی مخالفت مستند بیان منظر ہے کہ چین انگلستان اور جاپان کے اتحاد کی تجدید کے خلاف ہے۔ اور جاپان کے ساتھ جو عہد نامہ چین نے کیا ہے۔ اس کی منسوخ کا خراہاں ہے۔

برطانیہ ہم چھیننے واشنگٹن کانفرنس میں ہوائی کی تائید میں جہازوں سے ہم چھیننے کی مخالفت کی گئی تھی۔ مگر برطانیہ کی پوری پالیسی کے متعلق

ایک مستند بیان شائع ہوا ہے۔ کہ شہروں پر ہوائی جہاز سے ہم پھینکا جائز ہے۔ کیونکہ اس سے دشمن پر اثر پڑتا ہے۔ حالانکہ آبد و ز کشتیوں سے جیسا تجربہ ہوا نہیں ہوتا۔

سلطنت برطانیہ لندن ۲۰ نومبر۔ ایک پیام کی آئندہ حالت میں جو لندن کے ایک جلسہ عام میں۔ ایچ۔ جی۔ ویزلی طرف سے پڑھا گیا۔

سلطنت برطانیہ سے متعلق ایک عجیب و غریب پیشگوئی درج تھی۔ ایچ جی ویزلی کا خیال ہے کہ اب سے سو سال بعد سلطنت برطانیہ نیست و نابود ہو جائے گی۔ یہ سلطنت یا تو ہندیب کے نشوونما میں مصروف ہو کر آزاد سلطنتوں کے لئے جگہ خالی کر دے گی یا بار بار خطرہ کی صورت میں دوبارہ بر جہتی اور ردائی شہنشاہیت کی طرح پویند زمین ہو جائے گی۔

میسرگ میں برلن ۲۲ نومبر۔ میسرگ میں آتشزدگی کی واردات میں ۱۳ بچے ہلاک اور ۲۰ زخمی ہوئے ہیں۔ آگ فلوں میں لگی۔ لوگ اردن کی طرف بچے گمردہ بندھے۔

سابق حذو عباس علی پاشا سابق حذو مصر مصر کی واپسی قسطنطنیہ سے سوئٹزر لینڈ کو روانہ ہوئے ہیں۔

بلغارستان لندن ۲۱ نومبر۔ ہفتہ گذشتہ پھر میں بلو کے بلغارستان میں طوفان شروع ہوئے جن میں سنگ باری اور آتشباری بھی ہوئی۔ فرج کو طلب کیا گیا۔ جس نے فیر کئے۔ پالیس نے مشین گن بھی استعمال کیں۔

بولشویک ایک کانفرنس لندن ۲۲ اکتوبر۔ منعقد کرنا چاہتے ہیں۔ بولشویک حکومت نے ایک اسکی پلانم ارسال کیا ہے۔ اور واشنگٹن کانفرنس کی منظور کردہ قراردادوں کے تسلیم کرنے سے اس لئے انکار کر دیا ہے۔ کہ بولشویک حکومت کو دعوت شرکت نہیں دی گئی۔ بولشویک حکومت نے چین کو ریا جاپان اور ہندوستان کو دعوت دی ہے کہ ان کے

میں اپنے نمائندے بھیجیں۔ تاکہ اس جگہ ایک نئی خود مختار مشرقی بید کی کانفرنس منعقد کی جائے۔ کلدار توپین لندن ۲۲ نومبر۔ وٹری فرانس کی چورالی گشتیں سے ۲ کلدار توپوں اور ۲۱ ریفولگی طرچہ چوری کا چھٹنے سے ایک منشی کا عالم پیدا ہو گیا ہے۔ یقین کیا جاتا ہے کہ اس چوری کے مرتکب وہ لوگ ہیں جو بارکوں کے اہل رہتے تھے۔

ہسپانیہ اور مراکش لندن ۲۱ نومبر۔ میڈرڈ کا میں خفاش ۲۰ نومبر کے مراکش کے ایک سرکاری مراسلہ میں بیان کیا گیا ہے کہ ہسپانیہ فوجوں نے مقام واز میدہ کو تخت نامی کر کے تسخیر کر لیا۔ شہزادی میری لندن ۲۲ نومبر۔ ایک سرکاری اعلان کی شادی شائع ہوا ہے۔ کہ پادشاہ اور ملکہ اپنی بیٹی شہزادی میری کی نکاح تن کے اول میرڈ کے زردنگاں دانی کوٹ لیسز کے ساتھ شادی ہونے کا فری خوشی سے اعلان کرتے ہیں۔ جن کو اپنے والد کے چچا سے پیش لاکہ پتہ درٹے میں ملے ہیں۔

روٹی کے کپڑے پر محصول لندن ۲۲ نومبر۔ انچسٹر کے خلاف انچسٹری ٹیمپنی کے کارخانجات پارچہ بانی کے مالکوں اور کارکنوں کا ایک مشترکہ جلسہ انچسٹر میں ہوا۔ جس میں ہندوستان میں انچسٹر کے کپڑے پر محصول کے خلاف اظہار ناراضگی کا ریزولوشن بالائی رائے پاس ہوا۔

یونانی فوج ایتھنز ۲۳ نومبر۔ نیم سرکاری طور پر میں تخفیف بیان ہوگا کہ تقریب حکم جاری ہوئے والا ہے کہ سلاطین اور ۱۹۳۱ء کے بھرتی شدہ جوانوں کی پینٹیں توڑ دی جائیں۔

انگورہ اور لندن ۲۲ نومبر۔ انگورہ گورنمنٹ ضرورت روس کا معاہدہ روس اور آئروے تقفاذ کی بھیروری ریاستوں کے عہد نامہ پر ۱۳ اکتوبر کو قاعدوں میں دستخط ہوئے۔ اس عہد نامہ کے رو سے آئروے تقفاذ کی ریاستوں کے ساتھ جو معاہدے پہلے ہوئے تھے وہ منسوخ ہو گئے۔ مجاز معاہدہ کے چھان منسلک روس میں روسیوں اور ترکوں کے امین مسک میں ہوا تھا۔ اور دنیایا کی کے متعلق

(انعام سطح عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کے لئے طالع ہوا۔)

حضرت ابوالمنبر

فَقُلْ إِنَّ اللَّهَ يَخْتَارُ مَن يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ
اے نبی! کہ اس پر غور ہے **اَعْلَىٰ اَنْ يَّخْتَارَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّشْهُودًا** اب کیا وقت خزاں کے ہیں میل لانے میں

دُنیا میں ایسا نبی آیا پر دُنیا نے اُسکو قبول نہ کیا۔ لیکن اِہْدِا اُسکو قبول کریگا اور بڑے زور اور مہلوس سے اُسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام سے بڑے)

فہرست مضامین

دینہ اسبح
تقلم (اسلام کی جو)
میجر کی اطلاعات
مولوی محمد علی صاحب ایک ضروری
خطبہ جمعہ ۱۱: ایک عام نصیحت
(۲) تخفیف اغرابات (۳) مسند
جہدہ تاکامر میں بیٹے (۴) سوال
اشتمار احاطہ
نہیں

مضامین بنام ایدہ طوطی
کاروباری امور کے
مستحقان خط و کتابت بنام
ایڈیٹر

R.L. no 835
with living and
with living and

ایڈیٹر۔ علی محمد نی ۔ اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان ۔
مبصر۔ درخشاں ۔ مطابقت۔ بی بی شامہ ۔ جلد ۹

میں نے

گذاشتہ پیام میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ عنہ کو نزلہ اور کھانسی کی شکایت ہوئی، لیکن اب بفضل خدا آرام ہے۔
جلد پرائیوٹ کے اجاب کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح نے ایک نہایت ضروری اعلان رقم فرمایا ہے۔ جو انشاء اللہ آگے اخبار میں شایع ہو گا۔
انتظامات جلسہ میں مقامی اصحاب بڑے جوش سے حصہ لے رہے ہیں۔ اور انشاء اللہ اب کے کلی ایک ایسے کام جن پہ پہلے بیت فرج آیا تھا۔ اصحاب کی مدد سے کرانے کی کوشش کی جائیگی

اسلام کی خیر

(از جناب محمد نواب خان صاحب نایب الیرکندی)

دشمنوں کے لئے اسلام آ رہا ہے
 دشمن ہر اک طرف سے انہیں دکھا رہا ہے
 جیسا کہ اسکے دشمن سو سائی اسکے بڑی
 ترساؤ گے ہر اک اسکو جلا رہا ہے
 الزام اس پر یہ ہے تو اے کابے حد
 تیغ برہنہ اسکو دشمن بن رہا ہے۔
 جو خون اور بد گہرے خونخوار اسکو سمجھا
 اتنی ہی بات چہرے خون کا کھا رہا ہے

خلقی سمجھ کے اسکو پیاسلہا سکے خوں کا
 اسلاموں کا خون ناقہ بہا رہا ہے
 دشمن کی بات سنکر دشمن بھڑا ہے عالم
 بے درد نقش ہستی اس کا شمار ہے
 ہم سے جو کوئی پوچھے ہے خلیع کا مذہب
 اللہ کی محبت دل میں بھجوا رہا ہے
 پیدا کیا ہے جس نے عالم کا ذرہ ذرہ
 یاد بھی تازہ کر کے رب کو بھلا رہا ہے
 دنیا بھئی ماسوا کی الفت میں غرق گویا
 دریائے معرفت میں اسکو تار رہا ہے
 تحاسل و آشتی کا مذہب خلیانے بھیجا
 دشمن ہی دشمنی سے دشمن بنا رہا ہے
 ہم کو بیٹے کوئی تکرار وہ کہاں ہے
 جو غیر مسلموں پر تنہا چلا رہا ہے

شکست کھانے جا دیئے ، افسر مدد سالانہ تقاضا

جلسہ ریونیو کے احباب مطلع رہیں

الفضل

قادیان دارالامان - مورخہ ۵ دسمبر ۱۹۳۱ء

مولوی محمد علی صاحب کا ایک ضروری اعلان

حال میں مولوی محمد علی صاحب نے ایک اعلان شائع کیا ہے۔ جو خاص طور پر عامے پاس بھی برائے اشاعت بھیجا گیا ہے۔ چونکہ مولوی صاحب نے اس میں اپنے ہی ساتھیوں کو مخاطب کیا ہے۔ ادا نہیں کے متعلق وہ اعلان ہے۔ اسلئے ہم اسے شائع کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ البتہ اس کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار مناسب جگہ ہیں۔ جو سب قابل ہیں۔

اس اعلان کو دیکھ کر اس بات پر خوشی ہوئی کہ مولوی محمد علی صاحب نے اس دل آزار اور سبقت کے رویہ کو جو نہ صرف ان کے ساتھیوں کا بلکہ خود ان کا گناہ ہے امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق خاص کر اور دیگر معززین اور ساری جماعت کے متعلق عام طور پر رہا ہے۔ ترک کرنے کی ضرورت محسوس کی ہے اور ذاتی حلوں اور "دل آزار کلمات" سے بچنے کا مناسب سمجھا ہے۔ لیکن جس رنگ اور جس طریق سے یہ اعلان کیا گیا ہے۔ وہ ضرور قابل افسوس ہے۔ کیونکہ اس میں یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ کہ اس وقت تک جو بخشی اور درشت کلامی ان کی طرف سے ہوئی ہے۔ وہ صرف اس لئے ہے کہ ان پر سختی کی جاتی۔ اور ان کے متعلق دل آزار کلمات استعمال کیے جاتے ہیں۔ گویا وہ مجبوراً جوابی طور پر ایسا کر رہے ہیں۔ لیکن آئندہ وہ جوابی رنگ میں بھی اس طرح نہیں کرنا چاہیے۔ چنانچہ اپنے ساتھیوں کو مخاطب کر کے لکھتے ہیں:-

"اپنے عقائد و خیالات کی اشاعت اور تبلیغ یا باہمی تبادلہ خیالات ضروری ہیں۔ اور تم نے اپنے

چاہیں۔ لیکن اس میں بھی امر کو مد نظر رکھا جائے کہ کسی شخص کے متعلق ذاتی حلوں اور دل آزار کلمات سے قطعاً اجتناب کیا جائے۔ خواہ دوسرے کی طرف سے ایسے ذاتی حلوں میں۔ اور خواہ انکی طرف سے۔ نیز کلمات سننے پڑیں۔ بعض بدلتے کے طور پر دل آزار کلمات سے اجتناب کرنا بھی اگر دوسرا اجتناب کرے۔ تو ہم بھی کریں۔ یہ کوئی بڑا مقام نہیں۔ بلکہ وہ اعلیٰ اخلاق جن پر اسلام میں فخر کرنا چاہئے ہے۔ ارباب کو چاہئے ہے کہ ہم دوسرے سے رنجیدہ باتیں بلکہ گالیاں نہ لگے بھی اس کا جواب نرمی سے دیں:-

ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ مولوی صاحب اپنے ساتھیوں کو بتا رہے ہیں کہ تم دوسروں کی طرف سے ذاتی حلوں اور دل آزار کلمات سننے پڑنے خود ایسا نہ کرو۔ اور یہ خیال کرو۔ کہ جب دوسرے دل آزار کلمات استعمال کرنے سے اجتناب کریں گے۔ تب ہم بھی رکینگے۔ بلکہ اس حالت میں جبکہ دوسرے تمہاری دل آزاری کر رہے اور تم پر ذاتی حلوں کر رہے ہیں۔ تم ایسا کرنا صحیح نہ ہو گا۔

لیکن کیا واقع میں بھی ایسا ہی ہے کہ دوسرے اپنی ہم غیر بائین پر ذاتی حلوں کر رہے اور ان کے متعلق دل آزار کلمات استعمال کر رہے ہیں۔ اور وہ جو کچھ کہتے ہیں جوابی طور پر کہتے ہیں۔ اگر ایسا ہی ہوتا۔ تو ہم مولوی صاحب کو ان کے مذکورہ بالا الفاظ پر مبارکباد کہتے۔ لیکن طالت جبکہ اس کے الٹ ہے۔ اور مولوی صاحب بھی اس سے ناواقف نہیں۔ تو سوائے اس کے کیا کہا جاسکتا ہے کہ مولوی صاحب دوسروں کو دل آزاری سے روکتے ہوئے خود ہماری دل آزاری سے باز نہیں ہے۔ کیونکہ انہوں نے ذاتی حلوں اور دل آزار کلمات استعمال کرنے کا سامنا باہم پر ڈال دیا ہے۔ اور اپنے ساتھیوں کی پوشیدہ بعض مداخلت قرار دی ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ اس بارے میں ہمیشہ ابتدا ان کی طرف سے ہوئی ہے اگر گذشتہ تحریروں کو دیکھا جائے۔ تو ہم دعویٰ کے ساتھ کہتے ہیں۔ کہ جس قدر درشت الفاظ ان کی تحریروں میں اور خود مولوی محمد علی صاحب کی تحریروں میں پائے

جائینگے۔ اتنے ہماری تحریروں میں نہیں مل سکیں گے اور قدر جاننے کی کیا ضرورت ہے۔ حال ہی کی تحریروں کو لے لیا جائے۔ رنج سے چند ماہ گذشتہ کے "الفضل" اور پیغام صلح کے پرچے سامنے رکھ کر دیکھ لیا جائے۔ کہ کس میں دشنام دہی اور درشت کلامی سے کام لیا گیا ہے اور کس کو جوابی طور پر مجبوراً کچھ کہنا پڑا ہے۔ اور ہم تو کہتے ہیں۔ پیغام صلح کے گذشتہ پرچوں کو بھی دیکھنے کی ضرورت نہیں۔ مولوی محمد علی صاحب کے اعلان پر ایڈیٹر صاحب پیغام صلح نے اپنی طرف سے جو نوٹ لکھا ہے وہی دیکھ لینا کافی ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ:-

و مدیر اخبار پیغام صلح انشاء اللہ العزیز آئندہ حتی الوسع ان حدود کی حفاظت کرے گا۔ اس اشاعت کا ایک حصہ چونکہ پہلے تیار ہو چکا تھا جس لئے ہم معذور ہیں۔ (میر پیغام صلح ۳۰ دسمبر ۱۹۳۱ء)

یہ الفاظ اس حد تک کوتاہی سے ہیں۔ جو اس آخری لمحہ تک جبکہ مولوی محمد علی صاحب کا اعلان ایڈیٹر صاحب پیغام صلح کے پاس پہنچا۔ پیغام صلح کا گناہ سے متعلق تھا اس کے بالقبلاً "الفضل" دیکھنے والے کو تسلیم کرنا پڑے گا ہمارا طرز عمل مولوی محمد علی صاحب کے اعلان سے قبل ہی یہ ہے۔ کہ ہم ان کی رنجیدہ باتیں بلکہ گالیاں سننے اور نرمی جواب دیتے ہیں:-

بہر حال اگر اس اعلان کا اثر دیر پا رہا۔ اور اس کو بڑی طرح نباہا گیا۔ تو یہ فحش کی بات ہوگی۔ اور اس طرح ایک ایسی روش پر مولوی صاحب اور ان کے رفقاء چل پڑینگے۔ کہ اُمید ہے۔ اس کی برکت سے ایک قدم اور بڑھانے کی بھی ان کو توفیق نہ ملے گی۔ کیونکہ سب شتم بے جا جوش کا نتیجہ ہوتا ہے۔ ترک کرنے سے جب اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ تو اس میں ٹھنڈے دل سے غور کرنے کا موقع مل سکتا ہے۔ اور وہی باتیں جو پہلی حالت میں ناپسند ہوتی ہیں دل میں گھر کر لیتی ہیں۔ ہم دہکا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ہمارے ان بھڑے ہوئے بھائیوں کے لئے ایسا موقع لائے۔ اور انہیں اس سے فائدہ اٹھانے کی توفیق بخشنے :-

خطبہ جمعہ

(فرمودہ ۲۵ نومبر ۱۹۲۷ء)

ایک عام نصیحت

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :-
 اس پہلے مصنفوں سے متعلق جس پر میں پچھلے چند ہفتوں سے اپنے خیالات کا اظہار کر رہا ہوں۔ اور اسی تسلسل میں جو پچھلے مذہب میں بیان کیا گیا تھا۔ سچ بھی ہیں کچھ بیان کرنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ اس دن ایک سوال تھا جو رہ گیا تھا۔ مگر اس کی تشریح کرنے سے پہلے آج بھی میں چند عمومی باتیں بیان کرنا چاہتا ہوں :-

صحیح سیاست کی سمجھ

پہلی بات تو یہ ہے کہ دنیا کی کسی قوم کی جماعت اور گروہ کے فائدے اور کوئی کام کرنے کی حیثیت رکھنے کے بعض علاقہ نہیں ہوتی ہیں۔ جنہیں سے ایک سو ہے۔ کہ وہ جماعت یا قوم باگروہ صحیح سیاست کو سمجھے۔ نظام اجتماعی کے لئے جن باتوں کی ضرورت ہے۔ ان کا علم رکھے۔ اس نفاذ (نظام اجتماعی) کو بہت لوگ نہ سمجھتے ہوتے۔ اس لئے یہ کہو کہ اگلے ملکہ ہونے اور کام کرنے کے لئے جن باتوں کی ضرورت ہے۔ جب تک جماعت کے افراد ان کو نہ سمجھتے ہوں۔ اور سمجھنے سے پرہیز نہیں کر جب ان کو سمجھایا جائے۔ تو سمجھیں۔ بلکہ یہ ہیں کہ موقع اور محل کے مناسب ان باتوں کے متعلق خود ان کے اندر آتی طاقت ہو۔ اسی وقت اور سمجھ ہو کہ جسے استعمال کر سکیں اس وقت تک کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی :-

ایک بزرگ کا واقعہ

ایک بزرگ واقعہ ہے۔ اور وہ اس وقت پر توجہ پر منتہن ہوتا ہے۔ اس لئے سنا ہوں۔ کہتے ہیں۔ ان کے پاس تصوف کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے ایک شخص آیا۔ اور پڑھنا پڑا۔ ان کا نونہلہ کرسی حاصل کرنا :- جب اس نے بہت علم حاصل کر لیا تو چاہا کہ وہ اس وطن میں اور جا کر درس دے اور علم سکھائے۔ بزرگ اس سے سوال کیا کہ وہاں تو جہانگیر کے ہو۔ مگر وہ تو جہانگیر کے ملک میں شیطاں

ہوتا ہے یا نہیں؟ اس نے کہا حضور شیطاں کہاں نہیں تو جہانگیر ہوتا ہے۔ اور وہاں بھی ہے۔ انھوں نے پوچھا۔ اگر وہاں بھی ہوتا ہے۔ تو تمہارا مقابلہ کر چکا یا نہیں؟ اس نے کہا حضور کر چکا۔ انھوں نے کہا۔ پھر بتاؤ جب تم خدا کا قرب حاصل کرنے آؤ لوگوں کو ہدایت کی طرف لانے کی کوشش کرو گے۔ اور شیطاں تمہارا مقابلہ کر چکا۔ تو کیا کرو گے۔ اس نے کہا میں اس سے لڑوں گا۔ انھوں نے کہا اچھا تم اس سے لڑو گے تو اسے ہٹا دو گے اور وہاں کو رو گے۔ مگر پھر بتاؤ کہ وہاں کی طرف تو میری وہ پھر آ جائیگی پھر کیا کرو گے۔ اس نے کہا پھر وہ جتنا کرونگا۔ انھوں نے کہا اس پر وہ چلا گیا۔ لیکن جب تم توہر کہنے لگے۔ پھر آ گیا۔ شیطاں چونکہ کتنا باگوازی اور جاؤ نہیں جس کے متعلق وہ یہ کہہ سکتا کہ مار ڈالو گے یا سٹیلے وہ بتی کہہ سکتا تھا کہ بھگوان گنگا اور بزرگ کہتے رہے۔ پھر آ جائیگا۔ اس پر حیران ہو گیا۔ بزرگ نے کہا اچھا میں ایک حد بات پوچھتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ تمہارا ایک دوست ہے جس نے اپنی حفاظت کیلئے ایک کتا پالا ہوتا ہے تم اس سے کہنے کے لئے گئے۔ لیکن کتے نے تمہیں روک دیا اس وقت کیا کرو گے۔ اس نے کہا کہ میں کتے کو مار کر ہٹا دوں گا انھوں نے کہا وہ پھر آ جائیگا۔ دوست کا کتا مرنے کی وجہ سے وہ بھی نہیں کہہ سکتا تھا کہ مار ڈالو گے۔ اس لئے سچ سوچی بات کی طرف راہ نکالی ہوئی۔ اس نے کہا میں دوست کو کھڑا کر دوں گا اور اپنے کتے کو ہٹا دوں گا۔ اس پر بزرگ نے کہا کہ بس شیطاں کے مقابلہ میں بھی تم اسی طرح کرنا۔ جب وہ بار بار تمہارے مقابلہ میں لئے تو خدا تعالیٰ کو ہی کہنا کہ خدا یا آپ ہی اسے ہٹائیے کہ مجھے آپ کی طرف سے نہیں دیتا۔ تب وہ ہٹ گیا :-

اسی ایک نکتہ ہے۔ اور وہ یہ کہ کوئی کامیابی کے لئے انسان کوئی قوم۔ کوئی جماعت کوئی ملک کوئی حکومت اس وقت تک اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتی۔ جب تک اس کے پاس اس نکتے کے ہٹانے کا سامان نہ ہو جو سمجھے سے اسے بکھڑا۔ اور مقصد اور مدعا کی طرف جانے سے روکتا ہے :-

کامیابی کے لئے

جب کوئی قوم کسی مقصد اور غرض کیلئے بھڑی ہوتی ہے تو اسے کوئی نکتہ ہو کہ اسے روک کر رکھے۔ تو سامنے سے نہ آتا ہو۔ بلکہ اسے روک کر رکھے۔ اس وقت تک اس کی طرف سے اس نکتے کی طرف جانے سے روکتا ہے :-

ایک ضروری بات :- ملک کوئی حکومت اس وقت تک اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتی۔ جب تک اس کے پاس اس نکتے کے ہٹانے کا سامان نہ ہو جو سمجھے سے اسے بکھڑا۔ اور مقصد اور مدعا کی طرف جانے سے روکتا ہے :-

تو اسے سے اسے دشمن کا مقابلہ کرنا ہوگا۔ اور کچھ سمجھنے والے لوگ ہونگے جو اس خیال سے کہ لڑائی شروع ہونے کی وجہ سے ان پر کسی گینے کیلئے لڑائی چھوڑ دوں گے نہیں لڑنا چاہتے۔ کچھ ایسی گزشت ہوئی جو اس کے خلاف میں ان کے کچھ مرید بھی گینے کیلئے لڑائی نہیں کئی چاہئے کچھ ایسے لوگ ہونگے جو سمجھنے کے ذریعہ ان کے کہتوں میں گڑبیل ہیں جنہیں کھڑی جائیگی انہیں قلعے بنائے جائیں گے۔ کہیں کھسپاں لائی جائیں گی کہیں مکان اور عمارتیں لگائی جائیں گی اسے کیلئے ہیں لڑائی اس لئے کہ ضرورت نہیں لڑا گئے سے دشمن کی خواہش کی ہی ہوگی۔ اور دشمن کی خواہش کی ہی ہوگی۔ اور دیکھو سے اسے لوگ بکھڑا ہو گئے ہیں۔ اور لڑائی کے ذریعہ کم از کم کچھ سمجھنے والے ہیں گئے :-

ایسے موقع پر اور ایسی گھڑی میں ملک کے افراد جب نہ جانتے ہوں گے اس لڑائی کے نتیجہ میں بہت بڑا فتنہ مٹل ہوگی۔ چوکی مراد اس کے لئے کہ اس کا انت ہوگا۔ اور رئیسوں کا لگا لگاؤں اور گروہوں کے لئے کہ بزرگ ہوگا اس وقت تک دشمن کے مقابلہ میں نہ نہیں بلکہ شکست ہوگی۔ لیکن جب ملک کا ہر اکڑ دیکھتا ہو کہ یہ پرہیز نہیں کیا گیا۔ بلکہ یہ ہو گا۔ بزرگ لڑوں اور لڑوں پہلے پیدا ہو گئے ہیں۔ بلکہ قوم کی کہیں نے لئے سیار گئے کام دیئے۔ لڑائی اور کھسپاں باوجود نہیں ہوگی بلکہ ضرورت ہے۔ اور ایک ایسا اور کچھ جو تراز رہا ہو گا جسے کوئی سیلاب گرا سکتا ہے فتح ہوگی۔ کیونکہ اس وقت ہر ایک کھڑا ہو جائیگا۔ اور جو کوئی اس کے خلاف کوئی بات کہیگا۔ اس کو گڑا دیا اس وقت حکومت کو ضرورت نہ ہوگی کہ کچھ سے کچھ دلوں کی طرف نہ ہوئے۔ کیونکہ دوسرے لوگ خود اس کام کو سنبھال لیں گے اور حکومت کو کچھ بچنے کا وقت ہوگا کہ جاؤ تم جا کر دشمن کا خدشہ کرچم لگوں گا انتظام خود کر لیتے۔ تب حکومت کی فوج نہ بیٹھی یا وہ دشمن کو شکست دینے کا کامیاب ہو سکتی :-

سیاسی بات کا مادہ

پس یہ قوم اور وہ جماعت جس کے افراد سمجھ سکیں یہ کامیاب نہیں ہو سکتی۔ اس لئے پہلے وہیں عام نصیحت کرنا ہوں کہ اپنے اندر ایسی عقل اور سمجھ پیدا کرو کہ تمہارے دماغ غبہ عقلی اور جاہلی کی طرف متوجہ نہ ہوں بلکہ اپنے دماغ اور عقل کو نیک باتوں کی طرف لگاؤ جو قوم نے ترقی کئی ہوتی ہے۔ اس کے افراد ایسے نہیں ہوتے کہ ہر ایک چھوٹی سے چھوٹی بات انہیں سمجھائی جائے۔ تب ہی انہیں سمجھیں۔ بلکہ ان کے اندر ایسا مادہ ہو ہے کہ وہ خود ہی اس بات کو سمجھ لیں اور ان کو مطابق اپنا طرز عمل بنالیں۔ میں میں نکھتا ہوں کہ بہت سے ایسے لوگ ہیں جنہیں یہ مادہ نہیں ہے :-

بہت سے سے ملتا ہے۔ یہاں پہلے باب سے مراد اس سے اسی تمکاقرہ کہا تھا۔ تو دشمنوں نے اس سے کھڑک بچ گئے۔ اور سلسلہ کے سلیخ خائف شادانہ سے اس پر چھتیاں اڑائیں۔ پس انفرام ہے۔ اور بہت اور ہن میں لڑا کرتے ہیں۔ تو بہت لوگ ایسے جو تھے جن میں تھی علق و خرو میں ہوتی تھیں بات کو صحیح طور پر سمجھیں۔ بلکہ وہ بہت سے اس کا نتیجہ کال کر پائی بھی تھیں۔ اس سے یہ بلاد و سرود کو بھی تنگ کرتے ہیں۔

تخفیف اخراجات

ان باتوں میں سے ایک بات جس پر سلسلہ خطبات شروع ہے۔ یہ ہے کہ جو کام اس وقت ہوا ہے اس کا جو وجہ و سبب اس وقت کی برداشت سے ہے۔ اس وجہ سے اس کا کمال کو بہت سی تخفیف کرنی پڑی۔ اور بعض کو لگتا ہے کہ یہ سب سے گئے اور بعض کی توخا ہوں میں کی گئی۔ بعض اور اخراجات کو بردہ گئے۔ اس کے متعلق جو کچھ ہے اسے اپنے اپنے خیال سے کیا ہے میرے پاس لائے۔ اور میں نے لئی دن لگا کر باتیں جو بھی کی کی جو کم از کم اس چالیس ہزار کے قریب ہوگی۔ اور اس طرح ایسی صورت پیدا کی۔ جو موجودہ آدمی سے اس سے بچے مشکلات ایک دو سال میں نہ گئے جائیں۔

تخفیف کس پر تخفیف جیسے میرے سامنے ہوئی ایک اصل پر کی گئی۔ اصل کے تحت کی گئی۔ پہلے تو یہ جو بڑی گئی کچھ الاؤنس آڑا دیا جائے۔ یا کوئی اور ایسی جو بڑی جائے جس سے سب کی توخا ہوں پر اثر پڑے۔ لیکن میں نے کہا ہے کہ یہ ہے۔ جن کو تھوڑی توخا ہوتی ہے۔ ان کی توخا میں کی کرتے ہیں ان کا گذارہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وہ بمشکل ضروریات زندگی پہنچا کر رہے ہیں۔ لیکن بڑی توخا ہوں کے لئے کچھ ایسے بھی اخراجات رکھتے ہیں۔ جن میں کسی کی جاسکتی ہے۔ اس لئے سب کی توخا کم نہیں کرنی چاہئے۔ بلکہ صرف ان کی کم کرنی چاہئے۔ جن کا گھانے اور کپڑوں کے علاوہ اور چیزوں پر خرچ ہوتا ہے۔ پس ان کی توخا ہوں پر انتہا مت کرنا چاہئے۔ چنانچہ سو سے اوپر توخا رکھنے والوں کی فیصدی اور سو سے ساٹھ تک توخا والوں کی فیصدی توخا کم کر دی گئی۔

تخفیف پر کارکنوں جب فیصلہ ہوا۔ تو صیفہ جات و عیال کی آباد کی

تم کو اگر منظور ہے۔ تو بڑی خوشی کی بات ہے۔ ورنہ ہم ان کو رکھ سکتے ہیں۔ جو اس جو بڑے طاقت رہیں۔ اور جو نہ ہوتا چاہیے وہ ہماری طرف سے آزاد ہیں۔ ہم ان پر کوئی لگ نہیں ہوگا۔ لیکن ان لوگوں نے نہایت خوشی اور پرورش اور اس جو بڑے قبل اور منظور کر لیا۔ اور کہا کہ ایک ہمارے توخا ہوں کو کاٹ دیا جائے۔ بلکہ میں نے توخا ہوں کا نمونہ لکھا کہ ایک شخص کی توخا ۶۲ یا اس کے قریب تھیں۔ اس کو کہا گیا کہ تمہاری توخا ہوں پر اس کے قریب کا اثر نہیں ہوگا۔ اس نے کہا کہ میں نہیں ضرور ہونا چاہئے۔ اس کے بعد صدر مجلس کے کارکن آئے۔ ان کو میں نے لکھا کہ خودی۔ جو اس کے مطابق کام کرنا چاہیں کریں۔ اور جو نہیں کرنا چاہتے ان کو بھی ہم مجبور نہ کر سکتے ہیں۔ ہماری حالت یہ ہے۔ اس کے مطابق جو کام کرنا چاہیں کریں۔

تو ایک تو یہ بات تجویز کی گئی۔ کہ جو تھوڑی توخا لینے والے ہیں ان کی توخا ہوں میں کی ہوگی جائے۔ اور دوسری یہ کہ جو زیادہ ان کی کم کی جائے۔ اور تیسری یہ کہ اس میں اضافہ نہ ہو۔ استعمال کی وجہ سے بعض سے بھی گھٹا ہے۔ ایسے کارکن جو کچھ بغیر کام چل سکتا ہے۔ ان کو سٹا دیا جائے۔ اور ان کا کام جو دوسرا ہڈا دیا جائے۔ تو تخفیف کے اس صورت کے تحت کچھ کام کرنے والے ہٹا متعلق اعتراض گئے اور بڑی توخا ہوں والوں کی توخا میں کم کی گئیں۔ اب جائے اس کے کردہ لوگ جنہوں نے یہ قبول کیا کہ ان کی توخا میں فیصدی اور وہ انصاری کاٹ لی جائیں۔ دوسرے انہیں شکر اور امتنان کی نظر سے دیکھتے۔ کہ انہوں نے خوشی سے دین کیلئے قربانی کی ہے۔ بہت شکر شروع کر دیا کہ تھوڑی توخا والوں کو تو علی و کر دیا گیا ہے۔ اور بڑی توخا والوں کو رکھ لیا گیا ہے۔

اعتراض کی جن لوگوں کے دل میں یہ خیال آیا ہے۔ لغویت میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ ان کا یہ خیال کیا پاگلا ہے۔ فرض کرو۔ ایک ایسی جگہ دھر جس میں سو سپاہی اور ایک ایک انصر ہو۔ ان کے متعلق فیصلہ کیا جائے۔ کہ کچھ سپاہی کم کر دئے جائیں۔ سپہ کوئی کہے۔ یہ تو برا حکم کیا گیا ہے۔ کہ تھوڑی تھوڑی توخا والے دس سپاہی علی و کر دئے گئے ہیں۔ اور ایک انصر باغ سے توخا لینے والا علی و کر دیا تو یہ کسی جہالت کی بات ہوگی۔ کہ نہ گرا انصر علی و کر دیا جائے۔ تو سپاہی رہ گئے۔

اسی بات کو نہ کر کے کہہ دو مثلاً دفتر عام ہے جس میں دو کارکن اور ایک ان کا انصر ہے۔ اب اگر انصر ایک کارکن کا کام بھی اپنے ذمہ لے لے۔ تو ایک کارکن کو ہٹا دیا جاتا ہے۔ لیکن یہ نہیں کہا جاسکتا کہ انصر کو ہٹا دیا جائے۔ وہ دوسرے کام کرینگے۔ اس طرح کام نہیں چلے گا۔ ایک عام مثال یا مثلاً زمیندار ایک لوگ رکھے۔ جو ہں چلائے۔ اور چار میل رکھے۔ جو کچھ زمینداروں کو بھی سلسلہ کی باتوں سے تعلق ہے۔ اس لئے ان کے گھر کی مثال نہیں کرتا ہوں۔ تاکہ وہ سمجھ سکیں کہ اعتراض کرنے والے کیسے جاہل ہیں۔ تو کر کی حیثیت انصر کی سمجھو۔ اور بیلوں کی ماتحت کام کرنے والوں کی۔ اس پر کچھ حالات پیدا ہو جائیں۔ کہ زمیندار اخراجات کی تنگی کی وجہ سے ان کا خرچ نہ برداشت کر سکے۔ اب دیکھو یا دو بیلوں کو بٹا لیا۔ یا کالے (لازم) کو اگر کالے کو ہٹا دینا۔ تو کیا بل آپ ہی آپ مل چلائیے۔ وہ ایک دیکھو ضرورت پھر کر گئی۔ تو تین بیلوں کو بھی ہٹا دیا۔ لیکن ایک کالے ضرور کھلا لیا۔ کہ چار ہیں بھی اس کے سو کچھ نہیں کر سکتے۔ انصر کو ہٹا دئے۔ تو اس سے زیادہ پاگلا نہ اعتراض ہوگی ہٹا دئے گئے۔ انہیں سکتا کہ انسر د کر کیوں نہیں ہٹایا گیا۔ اور ماتحت کام کرنے والوں کو ہٹا دیا۔

اور بعض اس لئے کہا گیا۔ کہ ان کے قلب ایسے ہو گئے ہیں۔ کہ وہ بعض اعتراض کرنے کیلئے اعتراض کرتے ہیں۔ نہ کہ اصل کی طرف سے۔ اگر انصر کو الگ کر دیا جائے۔ تو کام کس طرح چل سکتا ہے۔ ایک سمجھ کر ایک کہا کہ وہ تو ہے اور اس سے نیچے اس کے بالی بھی ان میں سے کوئی امر جائے۔ تو بچے گھر میں امن قائم رہ سکتا۔ اور اتنی نہیں بھین سکتی۔ باپ یا دس بارہ بچے جنہیں وہ پال رہا ہوتا ہے۔ یا ماں جوان کی نگرانی کرتی ہے۔ وہ مر جائے۔ تو منتہ نہیں پڑتا۔ اگر آٹھ یا دس بچے بھی مر جائیں۔ لیکن ایک کام کرنے والا باپ زندہ رہے۔ یا ایک نگرانی کرنے والی رہے۔ تو وہ اتنی نہیں پڑے گی۔ جو ایک باپ یا ماں کے مرتے اور ماں بچوں کے زندہ رہنے سے بڑتی ہے۔ اسی طرح انصر کے ہٹانے کے محض ہوں گے۔ کہ سارا کام خراب کر دیا جائے۔ ایک ہیڈ ماسٹر جس کے ماتحت دس بارہ مدرس کام کرتے

ہیں۔ اور بعض اس لئے کہا گیا۔ کہ ان کے قلب ایسے ہو گئے ہیں۔ کہ وہ بعض اعتراض کرنے کیلئے اعتراض کرتے ہیں۔ نہ کہ اصل کی طرف سے۔ اگر انصر کو الگ کر دیا جائے۔ تو کام کس طرح چل سکتا ہے۔ ایک سمجھ کر ایک کہا کہ وہ تو ہے اور اس سے نیچے اس کے بالی بھی ان میں سے کوئی امر جائے۔ تو بچے گھر میں امن قائم رہ سکتا۔ اور اتنی نہیں بھین سکتی۔ باپ یا دس بارہ بچے جنہیں وہ پال رہا ہوتا ہے۔ یا ماں جوان کی نگرانی کرتی ہے۔ وہ مر جائے۔ تو منتہ نہیں پڑتا۔ اگر آٹھ یا دس بچے بھی مر جائیں۔ لیکن ایک کام کرنے والا باپ زندہ رہے۔ یا ایک نگرانی کرنے والی رہے۔ تو وہ اتنی نہیں پڑے گی۔ جو ایک باپ یا ماں کے مرتے اور ماں بچوں کے زندہ رہنے سے بڑتی ہے۔ اسی طرح انصر کے ہٹانے کے محض ہوں گے۔ کہ سارا کام خراب کر دیا جائے۔ ایک ہیڈ ماسٹر جس کے ماتحت دس بارہ مدرس کام کرتے

اس کو سنبھالنا مناسب ہوگا۔ کہ اس کی خواہش زیادہ
یا کم ہوگی۔ اس کے کچھ رنگ ردینے مناسب ہونگے۔
جن کی خواہش کم ہوگی۔ اگر سب کو سنبھالنا چاہیے تو کام
نہیں چل سکیگا۔ لیکن اگر کسی رس کو سنبھالنا چاہیے
تو اس کا کام دوسروں پر تفویض کر دیا جائیگا۔ اور کام چلنا
اسی طرح تخفیف کا سواں اثنا۔ تو ضلع کے ڈپٹی کو سنبھالنا
چاہیے۔ یا جس کے ماتحت جو چار یا پانچ قصبہ دار گاہ
ہونگے۔ ان میں کسی کی جائیگی۔ یا تخفیف کی ضرورت کے
ماتحت تھانیداروں میں سے بعض کو۔ انسپکٹر پولیس
تو کام کس طرح چلیگا۔ اور تھانیداروں سے کام کون
اسی طرح اگر ڈپٹی نہ رہا۔ تو تحصیلداروں سے کام کون
کرلیگا۔ ہر ایک اپنی اپنی رے کے ماتحت کام کرے گا۔ اور
اس طرح کام میں اتاری پڑ جائیگی۔

کیونکہ خدا نہیں ہوں۔ جو کام میں نے کیا میں اس کی ذمہ
سے ہری نہیں ہوتا۔ اس لئے میں بھی کہہ سکتا ہوں۔ کہ
اگر یہ کوئی غلطی ہوئی ہے تو میں اس کا ذمہ دار ہوں۔ اور
اگر درست اور مناسب بات ہوئی ہے۔ تو میں اس کی ایک
حد تک اس کا ذمہ دار ہوں۔ مگر میں نے بتایا ہے۔ کہ ہر
کسی طرح بھی ٹھیک نہیں ہے۔

خدا تعالیٰ کی اخلاقیات سے بھی جب تخفیف کرنے پر
تخفیف کی مثال آتا ہے۔ اور بچہ پڑھنے کے لئے
پوری غذا نہیں کرسکتی۔ تو درختوں کے پتے گر دیتا
ہے۔ کیا کسی نے دیکھا ہے۔ کہ ایسے موقع پر جو کہ کھانا
دیا جاتا ہے۔ نہیں اس وقت مشاغل پر ہی تخفیف کا اثر
ہوتا ہے۔ اور جو کو کسی وقت کاٹا جاتا ہے جب درخت
کو کھیر پھینکا ضروری ہوتا ہے۔ بہر حال درختوں کے
متعلق خدا تعالیٰ کی تخفیف دیکھتے ہیں۔ ایک موسم آتا ہے
جہاں زمین پوری غذا نہیں کرسکتی۔ اور دوسرے وقت
کوڑا رک دینی ہوتی ہے۔ اس وقت کئی درختوں کے پتے گر کر
دے جاتے ہیں۔ مثلاً سنگترے کو پتے دینے کی ضرورت ہے
تو اس کے پتوں میں تخفیف کر دی جائیگی۔ کہ وہ پتے چھوڑ
دے۔ اور سنگترہ نکال دے۔ خدا تعالیٰ اس وقت
بڑے نہیں اکھیر دیتا۔ جڑ سے اسی وقت اکھیرتا ہے۔
جب وہ چیرا قائم رہنے کے قابل نہیں رہتی۔

تخفیف فرع میں کی تو تخفیف کا اثر زرع پر پڑتا
جاسکتی نہ کہ اصل میں ہے۔ اصل پر نہیں پڑتا
کہ اگرچہ نہیں دیکھتے۔ کہ جب رانی ہوتی ہے۔ تو کوئی
یہ نہیں کہتا۔ کہ جرنیل اپنی بڑی خواہش لیتا رہا ہے اس کا
بہت سارو پھینک میں جمع ہے۔ سپاہی مر گیا۔ تو اس
کے بال بچوں کو کون پالے گا۔ اس لئے جرنیل کو آگے کو
مرد اور سب ہی کہیں گے۔ کہ سپاہیوں کو آگے کر دو۔ کیوں
اس لئے کہ جرنیل کے مرنے سے سارے سپاہی اسے چھوڑ
دیں گے کی تخفیف ہو جائیگی۔ مگر سپاہی کے مرنے سے لگ
نہیں رہتا۔ بلکہ زندہ ہوتا ہے۔

گھر میں تخفیف کی مثال اس یہ ایسی موٹی بات
ہے۔ کہ نظر اور عقلاً آسانی معلوم ہو سکتی ہے۔ مگر
ایسے لوگ ہیں جو اس پر بھی اعتراض کرتے ہیں۔ ایسے لوگ

تو یہ اعتراض جو کیا گیا ہے۔ سخت جامہ اعتراض ہے
اور میرے نزدیک اس بات پر دلالت کرتا ہے۔ کہ جس قلب
میں یہ اعتراض پیدا ہو رہے ہیں اس سے نیکی اور صداقت
مٹ گئی ہے۔ کیونکہ جہاں یہ موجود ہوتی ہے۔ وہاں ایسا
غلط اور نادرست قدم نہیں اٹھایا جاتا۔ وہاں بات کرنے
سے پہلے سوچ لیا جاتا ہے۔ اور کہنے سے قبل اپنے
دل پر قابو پایا جاتا ہے۔ اور دیکھ لیا جاتا ہے کہ کیا کچھ
لگا ہوں۔

اعتراض کرنے والوں کی بات
والوں کی بات ہے ہوئی پیدا ہوئی ہے۔ اور دوسرے تو
تک یہ بات پہنچاتی ہے۔ وہ ایک بیانیہ شکل کے مطابق ہو کہ
جس بات پر شبہ کی بیرونی گالیاں دینی ہوتی ہیں۔ وہ اپنی
بیانیہ کی طرف منسوب کر کے اسے گالیاں دی جاتی ہیں۔
اور جو کہ وہ کام اس نے نہیں کیا ہوتا۔ اس لئے وہ ان
آپ کو اس بارے میں مخاطب نہیں سمجھتی۔ اور اس طرح
اس کو آگے رکھ کر بیٹے کی بیوی کو گالیاں نکالی جاتی ہیں۔
اسی طرح یہ لوگ دوسروں کے نام لیکر کہ انہیں نے یا نقل
کئے خدا سے تو فنی کی بات کی ہے۔ چھ بے وقوف بناتے
ہیں۔ کہ کہ کام میں نے کیا ہوتا ہے۔ اس لئے جو کہ وہ
دوسروں کا نام لیکر کہتا ہے۔ مجھے ہی کہتا ہے۔ میں یہ نہیں
کرسکتا۔ کہ کام تو خود کروں اور ذمہ دوسروں کے لگا دوں

مخالق ہمیشہ اکام رہیں گے

دوسری بات یہ ہے۔ کہ ایک شخص نے مجھے لکھا ہے۔ کہ
انسان کو توبہ کرو کہ ان کا معاملہ انہوں سے ٹھیک نہیں ہے۔
ورنہ تمہارے ان خطبات کے اثر سے ڈر کر اس وقت لوگ
جب توبہ جائیگے۔ لیکن چار پانچ اور بعد دیکھنا کیا نتیجہ چلیگا۔
ساری دنیا کے بادشاہ اس نے توبہ پانچ یا آٹھ کا
بھی منصب نہیں بنا سکتے بتایا ہے۔ لیکن میں یہی
بتا ہوں۔ کہ کیا ہوگا۔ مجھے کسی دنیاوی حکومت نے کھڑا نہیں
کیا۔ اور نہ کوئی ایسی حکومت ہے۔ جو مجھے ہٹا سکے۔ ہمارے
بادشاہ معظم جارج چھٹے میں۔ میں ان کا ادب کرتا ہوں۔ لیکن باوجود
اس کے کہتا ہوں بادشاہ معظم نہیں دنیا کے سارے بادشاہ
بھی ملکر مجھے اس منصب سے ہٹا سکتے ہیں تو نہیں ہٹا سکتے۔
کیونکہ مجھے اس پر کسی انسانی طاقت نے کھڑا نہیں کیا۔ بلکہ خدا
کھڑا کیا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے مقابلہ میں ان لوگوں کا منصوبہ
کچھ نہیں کر سکتے۔

خدا دیر سنے بڑے بڑے خدا دیکھ کر کہے۔ مولوی
کیا کر لیا۔ محمد علی صاحب صدر انجمن کے سرکاری تھے
مولوی صدر الدین ہڈا ستر تھے۔ خواجہ صاحب بڑے بیکار
کچھ جاتے تھے۔ اور جانتے کان پر بہت بڑا انصاف تھا
کیا جاتا تھا۔ اور ان کے ساتھی سارے کاموں پر عوامی
ان کے مقابلہ میں وہ تھا۔ چھ انہوں نے ہمیشہ کو غلط
کئے کاموں سے چھوڑ رکھا جس کی عمر ایسی عرصہ تھی۔

کمر بڑی عمر والے اس کے سامنے ادب سے بات کرتے جس کا علم کوئی ایسا علم نہ تھا کہ دنیاوی طور پر عالموں کو کچھ سکھا پرٹھا سکتا جس کی عقل و خرد کا کوئی ایسا نمونہ نہیں دیکھا گیا تھا۔ جس کا خاص اثر ہوتا۔ اور جس کا خاندانی لحاظ سے اثر چھ سال پہلے مسٹ چکا تھا۔ کیونکہ اگر خاندانی اثر کا لحاظ کیا جاتا۔ تو محمود خلیفہ بنتا۔ نوروز بن بنتا۔ ان حالات کے باوجود جب وہ سامنے کے سامنے مقابلہ پر کھڑے ہو گئے۔ تو انہوں نے کیا بنالیا۔ کچھ مال نہیں کیا۔ بلکہ کھویا ہی ہے۔ آج سے رات سال پہلے جماعت میں ان کی جو عزت تھی۔ کیا اب بھی ہے۔ کس نے اس سے انہوں نے اعلان کیا تھا کہ ۹۹ فیصدی لوگ ان کے ساتھ ہیں۔ لیکن کس صفائی کے ساتھ ان کا یہ اعلان باطل ہوا۔ تو یہ خدائے تعالیٰ کے قبضہ میں بات ہے۔ جب تک وہ سمجھیں کہ یہ انتظام سبیلہ کے لئے مفید ہے۔ اس وقت تک سے چلائیگا۔ ادب سمجھیں گے مفید نہیں تو یہی مفید صورتیں پیدا کر دیگا۔ جن کا کسی کو شبہ بھی نہیں۔ اور یہ سب چاہیگا۔ ان صورتوں کا جو علم نہیں ہو سکتا۔ مگر میں نے تو اپنے پہلے خطوط

مؤمن کے مقابلے میں میں بتایا ہے۔ کہ لوگوں کو منافق کا مایہ نہیں سکتا چاہیے کہ صفائی سے کہیں گے کہ میں یہاں پہنچتا ہوں۔ خدا اور رسول اور ان کے خلفاء سے ان کا تعلق ہے یا ملازمت کرتے سے۔ جب یہ کہہ دیا گیا۔ تو پھر جو ایسا منافق طبع انسان ہے جو مال و دولت کے لئے۔ ملازمت کے لئے۔ پیدا کر دیا۔ نہج مسکوک کے لئے یہاں رہتا ہے۔ وہ کیا کر سکتا ہے۔ کیا منافق بھی کبھی مؤمن کے مقابلہ میں جیت کر نہ لے۔ اگر یہاں کوئی دل میں شکوہ و شکایت رکھ کے رہتا ہے تو وہ منافق ہے اور منافق خواہ لاکھ سچے ہوں کچھ نہیں کر سکتے۔ پہلے منافق نے کیا کر لیا تھا کہ اب کوئی کرے گا۔ منافق کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اول تو اسے ظاہری کامیابی بھی کم ہی ملتی ہو اور اگر ملے تو بہت ہی جلدی ذیل ہو کر گر جاتا ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا واقعہ ہے جسے عام لوگ دیکھ نہیں سکتے۔ خدا تعالیٰ نے خاص طور پر کھجایا ہے۔ اس وقت اس پر بحث کی ضرورت نہیں مگر اتنا بتانا

ہوں۔ ایک صحابی کہتے ہیں۔ اس فتنہ میں شامل ہو کر اللہ میں ایک بھی ایسا نہ تھا۔ جو تلواریں سے مارا گیا ہو۔ سینکڑوں ہی تھے۔ جو اس فتنہ کے بعد دس۔ بیس۔ تیس سال تک رہے۔ لیکن جب بھی گئے۔ تلواریں سے گئے۔ آخری آدمی کی نسبت ایک صحابی کہتا ہے کہ وہ اندھا ہو کر سوال کرتا پھر ہوتا تھا۔ اس حالت میں بھی نہ اس کے لئے یہی رکھا تھا کہ تلواریں سے مارا جائے۔ وہ سوال کرتے کرتے ایک دن علاج کے سامنے آگئے۔ اس نے پوچھا۔ کون ہے۔ بتایا گیا یہی اس فتنہ میں شامل تھا۔ اس نے کہا اسے لے آؤ۔ اس کا صدقہ کر دو۔ اور تلواریں سے لے مار دیا گیا۔

کام کرنا کیلئے کسی نہ دریں پس یہ سمجھو کہ کسی کی غیبت اور میں نے سب کا رکھنا کو بتایا ہے کہ ان کا دل بھی ایسا ہوتا چاہیے۔ جیسا اس گاہے جس کے ساتھ ہو کر انہوں نے کام کرنا ہے۔ اور میرا دل ایسا ہے۔ جو کسی سے نہیں ڈرتا۔ میں خدا تعالیٰ سے ڈرتا ہوں۔ اور ذکر کا لفظ بھی اس حقیقت کو بیان نہیں کر سکتا۔ جو خدا تعالیٰ کے متعلق اپنے اندر رکھتا ہوں۔ لیکن کسی سے مجھے کوئی خدا نہیں اور میری ہدایات کے ماتحت کام کرنا لوگوں کو بھی چاہیے کہ وہ بھی نہ دریں نہ دیا اور امانت سے صداقت کو مد نظر رکھتے مجھے خدا تعالیٰ کے لئے کام کریں۔ اور کسی سے نہ دریں وہ یقیناً کامیاب ہونے اگر خدا تعالیٰ کی رضا ان کے مد نظر ہوگی۔ اور اگر یہ نہ ہوگی تو دنیا کو ان کے مقابلہ میں اٹھنے کی ضرورت نہیں۔ خدا تعالیٰ خدا نہیں تباہ کر دے گا۔ جو اس کا نام لیکر فتنہ و فساد پیدا کرنے کے اور دوسروں کے حقوق کی برداشت کرے۔

سوال بند کرنے کا طریق

فتاویٰ کی ضرورت یہ بات بیان کرنے کے بعد میں اس سوال کی طرف آتا ہوں جو گذشتہ خلیفہ جوہر کے متعلق باقی رہ گیا تھا۔ میں نے بتایا تھا کہ کامیاب ہو کر ان جانتے لئے تھا پیدا کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ اسی کے ذریعہ میں قائم ہو سکتا ہے۔ مگر مسئلہ دور و فساد اور فتنہ پھیل جائیگا۔

بے بنیاد تھا کہ یوں نہیں ہو سکتا میں نے بتایا تھا کہ یوں نہیں ہو سکتا۔ اس کی ضرورت نہیں۔ اس لئے فساد برپا

وہاں غریب کی حالت یہاں کے اس کی حالت بہت اچھی ہے۔ یہاں ایک مزدور کو چار سو کے قریب تنخواہ ملتی ہے جو یہاں بیٹی کو بھی نہیں ملتی۔ اور اب تو نہیں۔ لیکن پچھلے دنوں بیٹی بنا ایک سو تین سو چار سو تھارہاں کی مالی حالت یہاں کی نسبت بہت اچھی ہے۔ مگر اب جو اسکے ان لوگوں میں اطمینان نہیں۔ اور ان کی حالت اچھی ہے۔ جس کے ہر چھوٹے مرگئے۔ مگر وہ اسکے نہیں ہے کہ ان کے پاس مال نہیں۔ بلکہ اس لئے مرے ہیں کہ ان کے دل مر گئے۔ اور غریب کو کہہ دو کہ اس قدر ماتحت سب سے کہیں کہ مر گئے۔ لیکن یہ باہر سے نہیں ہے۔ ان کا دل مر گیا ہے۔

بے اطمینانی دور کرنے کیلئے بے بنیاد تھا کہ بے اطمینانی کی روٹنے کے لئے فتاویٰ سوال کا بند کرنا۔ ضروری ہے۔ اور اس کیلئے ضروری ہے کہ سوال کیا مٹا دیا جائے۔ کیونکہ یہی بے اطمینانی پیدا کرنے اور فتاویٰ نہ بننے دینے کا بہت بڑا وجہ ہے۔

اسلام سوال کرنے یہی وجہ ہے۔ کہ اسلام نے سوال کرنے سے منع کیا ہے۔ اور رسول کریم نے برا سے روک دیا ہے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے

سوال کرنا کیوں برا بہت سی بات سمجھتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ انہوں نے ایک سوال کو چیلنے کی بات چھین لی۔ اور اس لئے مارا کہ وہ سوال کرنا پھرتا تھا۔ تو سوال کرنے کو اسلام نے بہت حقارت و ذلیل فعل قرار دیا ہے۔ اور وہ حقیقت سونے کے لئے ہے

سوال کرنا کیوں برا انسان میں ایسی دانت جاتی ہے کہ جس کی وجہ سے بہت کھلی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس لئے میں نے بتایا تھا کہ فتاویٰ پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ سوال کی عادت کو مٹا دیا جائے۔ کیونکہ جب لوگ دیکھتے ہیں کہ شخص جس نے کچھ کام نہیں کیا ہوتا۔ سوال کر کے کچھ حاصل کر دیتا یا حاصل کرنا چاہتا ہے۔ تو وہ کہتے ہیں۔ ہم جو کام کر سکتے ہیں ہم کیوں سوال نہ کریں۔ اس وجہ سے وہ یہی کہہ دیتے ہیں کہ غزوہ بڑھا دو۔ اور یہ بات بھول جانے میں کہ وہ خدا کیلئے کام کر رہے ہیں۔ اور ان کو تنخواہ نہیں مل رہی۔ بلکہ گذارہ مل رہا ہے۔ تو ایک سوال کو نہ جانے کہ کچھ کر دوسرے کو جس کی جرات نہ ہو کہ پیدا ہوئی ہے۔ اس کی مثال دیکھئے۔ ایک بچہ جب پیٹ لگے۔ تو وہ سر اٹھائی لگنے لگ جاتا ہے۔ چاہے اسے ضرورت نہ ہو۔ اور یہاں تک کہ وہ کہے کہ چھوٹا بچہ بھی جب بھائی کو

مانگتے دیکھتے ہیں تو یہ بھی اہل پیلا ویتا ہے۔ حالانکہ وہ بھی نہیں جانتے کہ یہ کیا ہوتا ہے۔ اہل سے کیا کر سکتے ہیں اس طرح سوال کرنے والوں کو دیکھ کر دوسروں کو بھی سوال کرنے کی ہمت ملتی ہے۔ اس لئے سوال کا مٹانا ضروری ہے۔

سوال کا کس طرح مٹا جائے
 مسئلہ سوال کا کس طرح مٹا جائے؟ یہ بھی ایک سوال ہے۔ جس پر ضرور کیا ضروری ہے۔ اس کے متعلق بات تو یہ کہہ دیا جائے کہ سوال کبھی نہیں کرنا۔ مگر یہ وی کی جگہ ہے۔ اس درجہ پہنچے ہوئے لوگ خدا ہی دیکھا تو کھینچے۔ وردہ ہونے کے مر جائیں گے۔ لیکن نہ تو انہیں اس درجہ کے ہونے میں اور نہ لاکھوں کی جماعت سے یہ امید کی جاسکتی ہے کہ ایسا کر سکیں۔ اس لئے یہ کہنا کہ سوال نہیں کرنا چاہیے۔ کافی نہیں ہو سکتا۔ اگر دنیا میں سائے کے سائے لوگ ہلی اٹھتے تھے مارتے تھے۔ تو ہم انہیں اتنا ہی کہنا کافی سمجھتے۔ کہ سوال نہ کرو۔ اور کوئی نہ کرنا۔ سب دنیا میں تو غریب ہی ہیں۔ اور امیر بھی۔ طاقتور بھی ہیں اور کمزور بھی۔ نیک بھی ہیں اور بد بھی۔ پھر نیکوں میں اعلیٰ درجہ کے نیک بھی ہیں۔ اور اعلیٰ درجہ کے بھی۔

بہن جماعت کے لوگ
 اور نیک جماعتوں میں بھی یہی حال ہوتا ہے۔ کسی جماعت کے نیک کہنے کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ اس کا کثیر حصہ نیک کی طرف مائل ہو۔ یہ نہیں کہ اس میں شامل ہو یا لا کوئی کمزور نہیں۔ کمزور بھی کہتے ہیں صحابہ میں بھی ہوئے۔ ان سے پہلے بھی تھے۔ اور اب بھی ہونے لگے۔ اور دنیا میں کوئی جماعت ایسی نہیں۔ جس کے سائے کے سائے لوگ ولی اللہ ہوں۔ اگر کوئی یہ خیال رکھتا ہے تو وہ حقیقت کا انکار کرتا ہے۔ اور وہ قدم قدم پر سڑک دکھاتا ہے۔

پس چونکہ سائے لوگ ولی اللہ نہیں۔ اس لئے کیا یہ کہہ دیتے ہیں کہ سوال نہیں کرنا چاہیے۔ سائے لوگ سوال کرنا چھوڑ دے۔ ایک جماعت تو ایسی ہوگی۔ جو چھوڑ دیگی۔ اور کبھی ہم غلطی نہ کرنا منظور کیے۔ مگر سوال نہیں کر بیٹھے۔ لیکن ایسا جماعت ہوگی۔ جو ایسے مضبوط ایمان والی نہیں ہوگی۔ وہ کچھ مدت تو سوال نہ کرے گی۔ لیکن جب دیکھیں کہ کچھ فائدے منے لگے ہیں۔ اور عورت کے پاس ستر ڈھانکنے کے لئے بھی کپڑا نہیں تو کبھی اب ہم سے براہ راست نہیں ہو سکتی اور سوال کیجی۔ ایسی صورت میں سوال کا مٹانا کس طرح ممکن ہے؟

سوال بند کرنے کے لئے
 دو طاقتوں کے بلکہ م کرنے کی ضرورت

اس کے لئے دو طریق ہیں اور دو طاقتیں ہیں جو بلکہ جب تک کشش بخیریں سوال نہیں کر سکتا۔ ایک طاقت وہ ہے جو ماکہ قائم ہے۔ اور اسلام کی باگ خزانے اس کے ہر ملک ہے۔ ایک وہ جو افراد ہیں۔ اور جن کے متعلق انتظام کیا جا رہا ہے۔ یہ دونوں ملکر مٹانا چاہیں تو یہ ممکن ہے۔ لیکن جو شخص سے مراد مثلاً ناظر امیر قادیانہ یا ظہیر اللہ ہیں۔ مادہ ہر وہ شخص جس کو خدا نے علم دیا ہے۔ وہ دوسروں کو دھوکے اور دغا کرنا کہ سوال کرنا بہت بڑی چیز ہے۔ اور غلط ہے۔ غلط میں نیکیاں اپنے نیکیوں میں۔ درس اپنے شاگردوں کو۔ مفسر اپنے مفسرین کو۔ نگران ان لوگوں کو جن پر اس کی نگرانی ہو۔ مردابی سبھی کو جو اور سبیاں اپنی لہلا کو بتائیں۔ اور زمین نشین کرائیں کہ سوال کرنا ایک بڑی چیز ہے۔ یہ بات حکومت کے ساتھ تعلق رکھتی ہو یعنی ہر ملک کی حکومت خواہ وہ سیاسی ہو یا علمی یا تمدنی جسے حاصل ہو وہ سمجھائے۔ کہ سوال کرنا بہت بڑی اور گہری چیز ہے۔ مگر اس سمجھانے کے ساتھ خدا تعالیٰ کے قانون کو توڑنا نہیں چاہئے۔ کیونکہ ایسے لوگ سمجھتے ہیں جنہیں خدا کی نصرت آتی ہے۔ جن کے پاس پہنچنے کو کچھ انہیں ہوتا ہے لوگ ہیں۔ اور ہوتے رہیں گے۔ پھر سوال ہوتا ہے کہ ایسی حالت میں کیا کیا جائے؟

دوسروں کی ضرورت
 اس کے لئے یہ ہونا چاہیے کہ ہم اپنے بھائیوں اور ساتھ والوں کی ضرورت کا خیال رکھنا۔ کہ کچھ لوگ ان اطلاع ان لوگوں تک پہنچائیں۔ جو انتظام کر سکتے ہیں۔ مثلاً دارالعلوم میں جو لوگ رہتے ہیں۔ ان کا کام ہے کہ ان کے محل میں کسی کی حالت فاقہ کشی تک پہنچ گئی ہے تو وہ اس بات کو فاقہ کش پر نہ چھوڑیں وہ اپنی حالت دوسروں کے سامنے پیش کر کے سوال کرے۔ بلکہ وہ خود بھی حالت کو دیکھیں۔ اور متعلقین کو اطلاع دیں کہ ہمارے بھائیوں کا یہ شخص ہے جس کو فاقہ ضرور ہے۔ اس کی حالت فاقہ کشی تک پہنچ گئی ہے یا وہ تنگ ہے۔ اور سخی ہے کہ بھائی انکی مدد کریں۔ گواہ وہ لوگ جن کو مشکلات پیش آئیں۔ انہیں اپنی مشکلات پیش کرنے کا حق ہے۔ اور باوجود کہ بلکہ انکی مشکلات پیش کرنے کی ذمہ داری دوسرے اپنے سر لیں۔ اور غلطی اس کے ذریعہ اور جماعتوں میں

کام کر رہے ہیں۔ ان کے پاس پنچائیں ہر شخص دیکھتا ہے کہ کسی کی تکلیف ہے۔ جس کا دور کرنا ضروری ہے۔

قابل مدد کا لیفا
 وہ دن تھا۔ مکان میں رہنا اور کپڑا بدل سکا۔ یہی گاہک ہیں۔ جو گاہک فاقہ کش ہیں۔ ان کا انتظام کرنا ضروری فاقہ کش ہے۔ جو شخص ملنے کے قابل ہے۔ مدد کی مثال کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ کہنے کے لئے اس کے پاس مکان نہیں ہے۔ ایک انہیں ہے تو جماعت کا فرض ہے کہ انکی مدد کرے اور ایسا انتظام کرے کہ وہ پیٹ بھرے۔ یا ستر ڈھانکنے کے واسطے چھپا سکے۔ یا دھائی پاسکے۔

یہ ذمہ داری اسلام سب پر رکھتا ہے۔ اور گویہ فرض کفایہ ہے مگر ہے فرض جبکہ اگر جانہ فرض کفایہ ہے۔ اگر کوئی مر جائے تو یہ ضروری نہیں۔ کہ تم سب اس کے جنازہ پر جاؤ۔ لیکن اگر تم میں سے کوئی بھی نہیں جاتا۔ تو سب گنہگار ہوتے۔ اسی طرح اگر کسی کے پاس کپڑا نہیں۔ مکان نہیں۔ دوا نہیں۔ تو جماعت کا فرض ہے۔ کہ اس کا انتظام کرے۔ لیکن ہر شخص کا علیحدہ علیحدہ فرض نہیں۔ بلکہ سب ہر کے۔ اور اگر جماعت انتظام نہ کرے گی۔ تب سب گنہگار ہوں گے۔ اور اگر ایک بھی نہ کرے گا۔ تو کوئی گنہگار نہیں ہوگا۔ اس کے لئے اسلام نے ایک حد تک کاربند کیا۔ اگر یہ انتظام قائم ہو جائے۔ تو سوال کرنا آسان جاتا ہے۔ اور جب کوئی شخص دیکھتا ہے کہ ایک شخص فاقہ کش ہے۔ مگر سوالی نہیں کرتا۔ تو وہ کہہ گا۔ میں پیٹ بھر کے کھانے کے بعد اچھی روٹی کے لئے سوال کروں۔ تو میرے لئے خرم کی بات ہے اسی طرح جب دیکھا جائے کہ ایک بھائی ستر ڈھانکنے سے بھی ماری ہے۔ اور ہونڈا لگا کر ڈھانکتا ہے۔ تو کبھی مجھے شرم نہیں آتی کہ میں اٹھ کر اس کے لئے سوال کرنا نہیں مادہ ہونا چاہئے ہر شخص پر حبر نہیں کرنا۔

ضرورت مندوں کا دوسرے خیال رکھیں
 سوال کے مسئلے کے لئے ضروری ہے۔ کہ جن کو سوال کی حاجت ہو۔ ان کی حاجت کو دوسرے علم کریں۔ اور اس کے لئے کرائے کا انتظام کریں۔ مگر یہ بات ہو جائے۔ تو سوال کرنے کی حالت خود بخود مٹ جائیگی۔ اب ہمارے پاس میسجوں درخواستیں آتی ہیں کہ یہ ضرورت ہے چاہئے۔ اسے پورا کیا جائے۔ مثلاً کسی طالب علم لکھتے ہیں کہ:

ملفوظات نور

مولانا مولوی حکیم خلیفۃ المسیح اول کفرمودہ گرام
نور الدین صاحب ملفوظات جودتہ نوشتا اخبار مدرس
چھتے رہے ہیں ایک رسالہ صحت میں ہر یہ نافرین ہیں نیت
چشمی مسیح مولوی انہی چشمی مسیح ابن مریم دل اتے اسما
جواب بچا بی نظم مصنفہ مولوی محمد اسماعیل صاحب لڑی قیمت
دلائل حقہ برزائل حقہ مصنفہ مولوی محمد اسماعیل صاحب
بچا بی نظم حقہ نیچے کے نقصان اور کالعت از جانب مسیح مروجہ
نہایت دل طور سے بیان کی ہے۔ ہم رہنمائی کتاب میں تذکرہ
بالا ہر ایک تاجر کتب قادیان سے مل سکتی ہیں۔

احمدی وغیر احمدی مصنفہ حضرت مسیح موعود نہایت عمد
میں کیا فرق ہے سفید کاغذ لکھا ہے چھاپی گھر قیمت
لغات القرآن جس میں تمام قرآن مجید کی لغتیں
سلسلہ وار درج ہیں قیمت پیر المصنف صاحب
شیخ رحیم بخش احمدی تاجر کتب مغرب بازار امرتسر

ڈاکٹر ملازمت کا خواہاں

ہمارے ایک تجربہ کار ڈاکٹر کسی ایسی جگہ ملازمت کے
خواہاں ہیں جو پنجاب میں ہے۔ اور جہاں کافی تعداد احمدیوں کی
ہو۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے لکھنؤ میڈیکل کالج میں انٹرن
اور سرجن دونوں امتحان پاس کئے ہیں۔ نیز چھ سالہ مگر
ملازمت کا تجربہ رکھتے ہیں۔ احمدی احباب ان کے لیے
خیال رکھ کر دفتر مذکور کو اطلاع دیں۔

ناظر امور عامہ قادیان

شیال سنگو انیکاہل طریق

میں اپنے احمدی بھائیوں اور دیگر خواہشمند تاجروں کو
مطلع کرتا ہوں کہ اس وقت سردی کا موسم آرہا ہے۔
لڑکیاں۔ بچے۔ دھیسے۔ منہ یا رتندی۔ چڑے۔
ہر قسم کا گرم مال۔ چادرال زناٹہ۔ کستوری کی تولیہ وغیرہ
دفعہ ان تیرہ سو سال کی ست صلاحیت اصلی فیروزہ زنی سرے
میں چھٹی تولیہ وغیرہ حاصل رکھ کر کچھ قیمتی آلہ فردی

ایک اشہار کے مضمون کا ذکر دار خود مشتمل ہے نہ کہ الفضل

سکنی زمین

کچھ عرصہ پہلے بقدر علی میرا بہت سا نقصان ہو گیا ہے۔
اس نقصان کو پورا کرنے کے لیے میں زمین کے چند قطعہ جو
میرے پاس ہیں۔ فروخت کرنا چاہتا ہوں ان میں سے ایک
جناب مفتی صاحب کے مکان کی طرف جنوب کی طرف قریب
۱۲ مرے اور دو سو اسی کے قریب ۹ مرے ہیں۔ جو صاحب
خریدنا چاہیں۔ سالانہ عرصہ پر موقع اور محل دیکھ کر خرید لیں۔

رض سنہ

اگر کوئی بھائی زمین سنہ کے طور پر کچھ رقم قابل اطمینان ضمانت
نیکر محنت فرمائیے تو عین وعدہ پر انشا اللہ تعالیٰ شلر کے
ساتھ لاد کر دی جائیگی۔ نقصان کی وجہ سے یہ درخواست کی
گئی ہے۔ ایسے ہمدرد صاحب کو حضرت مسیح موعود کے خاص
برکات سے برکت حاصل کرنے کا موقع دیا جائیگا۔

زیورات

عمدہ اور مطلق درجہ کے زیورات اگر صاحب جلد سالانہ تک
بنوانا چاہیں۔ تو آوارہ مہر وہ یہ یا سونا در سال کو پراشا مانہ
حسب نشاد تیار کر دیا جائیگا۔ ہندی کارٹے کی قسم کے موٹے
زیور جلد کے یا مٹھ میں دینے پر بھی تیار کئے جاسکتے ہیں۔

احمد دین زید گرقادیان

حلوامقوی اعضا رسیہ

ہم نے ایک نہایت ہی خوب اور بار بار آزمودہ حلو
نہایت قیمتی اجزاء سے تیار کیا ہے۔ جو موسم سرما میں دماغی
محنت کرنے والوں اور بڑھوں کمزور بچوں کیلئے ایک سالیب
ہے۔ چونکہ بہت ہی کم مقدار میں ہے اس لئے سب سے پہلی
دس درخواستوں کی تعمیل ہو سکیگی جو صاحب منگوانا چاہیں
جلد آرڈر بھیجیں سبک عازن لیبیب نے فرما کہ ۱۲ تول
اگر دیا جائے تو مفت ہے۔ مگر میں از تول کے حساب سے
دیوں گا۔ تو دے کر روانہ نہیں ہوگا۔

فضل الرحمن بھادوار الفضل قادیان

میں غلام چنگی ضرورت ہے۔ وہ دی جائے۔ لیکن اگر ضرورت
کھان لیں تو ہے۔ وہ دے دیا جائے چنگی ضرورت ہے جس کا علم
کسانی سے ہو سکتا ہے۔ کیونکہ جب اس کے پاس کاپی یا پس نہ
ہوگی تو معلوم ہو جائیگا کہ اس کی کسے ضرورت ہے۔ اس کے
پاس نہیں ہے۔ سبک لڑکا نہیں لے لانا۔ جب پوچھا جائیگا تو
کہیگا۔ ہے نہیں۔ اس طرح ان کی حالت کا پتہ لگ سکتا ہے۔
اگر اس میں ذمہ داری کچھ کہ دو کون کی ضروریات کا خیال رکھنا
اس کا فرض ہے۔ اور وہ آگے ان کے پاس پہنچائے جو ان کا
کوہتے ہیں۔ اور وہ اپنے طور پر تحقیقات کر رہے ہوں۔ کہہ دو
مذہب تو نہیں کرنا۔ بلکہ سے فی الواقع ضرورت ہے۔ تو وہ ضرورت
کے پورا کرنے کا خود انتظام کر دینگے۔ اور ضرورت مند کو کہنے کی
ضرورت ہی نہ رہیگی۔ اور نہ انہیں سوال کی عادت پڑے گی۔
ضروریات سے کوئی ناگوار اس بات کو نہیں کر لینگے۔
باقی مراد میں اگر ایسی حاجتیں ہیں کہ پورا کئے
غیر زندگی کا قیام نہیں ہو سکتا۔ تو سوال کی عادت نہ رہیگی۔
اور ان ضروریات سے میری مراد کھانا۔ پینا۔ دوا دیاں اور
ایک حد تک مکان بھی ہے۔ اور ان نیت کے قیام کے لیے
پاس اور ایک حصہ مکان کا ہے۔ مکان دونوں صورتوں
میں شامل ہے۔ انسانیت کے قیام کے لئے بھی اور
زندگی کے قیام کے لئے بھی۔ وہ عورت جو جنگل میں
بیٹھی ہو محفہ فاپس ہوتی۔ اور جوانی ہو۔ وہ بھی انسانیت
کو قائم نہیں رکھ سکتی۔ تو ہمیں طرح مذہب کا قائم رکھنا ضروری
ہے۔ یہی طرح حیات کا قائم رکھنا بھی ضروری ہے۔ وہ جہاں
ان دونوں کے ضائع ہونے کا خطرہ ہو۔ اور ان کے قیام کے لئے
کسی چنگی ضرورت ہو۔ اس کا انتظام کرنا دوسروں کا فرض ہوتا
ہے۔ یہ نہیں کہ کہا جائے فلاں جو کھ چہتا ہے۔ اسے بانات
کی ضرورت ہے۔ یا فلاں سادہ خوراک کھاتا ہے۔ اس کے لئے اعلیٰ
خوراک کی ضرورت ہے۔ بلکہ ضروریات کے مطابق ان چیزوں سے جو ان
یا زندگی کے قیام کے لئے ہوتی ہیں۔ ان میں مذکور ضروری ہے۔ اور جو
تیش سے تعلق رکھتی ہیں۔ انہیں اس پر چھوڑ دو۔ کہ اتنی ترانی وہ خود کس
قابل رشک اطمینان پاس اگر ان میں وہی کو بھی تو سوال کرنا نہ
جائے۔ وہ سال کرنے کی عادت کے لئے عہد قیامت میں حاصل ہو جائیگی
اس کے لئے ہمیں انہیں وہ اطمینان حاصل ہوگا۔ کہ خاتمہ پر رشک کرے گی
اور وہی حالت ہوگی۔ کہ دنیا و دالذین کفر والو کا فی مسلمان
وہ خوش رہے کہ کاش ہم بھی احمدی ہو۔ اور ہم بھی اطمینان حاصل

محمد حسین احمدی صاحب سہاگ پور لاہور

محمد نور کا ملی مہاجر سوداگر قادیان پنجاب

اجتہاد میں سہارا دیا۔ ڈپٹی کمشنر امرت سرمنہ دیوار
کی گرفتاریاں صاحب امرتسر کی کنپوں کے
شعلیٰ اجتہاد میں ایک جلسہ کا اہتمام کیا۔ سردار دان پت
شہرت دینا تاکہ اس جلسہ میں شرکت کے لئے گئے ہوں تاکہ
فرمان دہوں۔ پڑی خدمت میں ڈپٹی کمشنر کے نام سے سچے
دیان درجہ میں چلے گئے۔ جو عرصہ منعقد کیا گیا تھا۔ ایک
انسپیکٹر کے دربانٹ کر کے پر حوا جب نہت سنگھ نے کہا
کہ جلسہ خالص مذہبی ہے۔ اور گورداروں کی کنپوں کے
شعلیٰ۔ سپر ڈپٹی کمشنر کے حکم سے سردار ان سنگھ اور
سردار جسو نت سنگھ کو گرفتار کیا گیا۔ پھر نہت سنگھ
دینا تاکہ کہ بھی گرفتار کیا گیا۔ یہ گرفتاریاں زیر دفعہ
قانون کا مس باغیانہ چوٹی ہیں۔

سردار بہادر مہتاب سنگھ جب باغچہ بند
 وغیرہ سکھوں کی گرفتاریاں گزرتا کر کے امرتسر
 آئے تھے تو گوردوارہ کیٹی کے چند آدمی اجنادہ روانہ
 ہو گئے تاکہ اجنادہ کے جلسہ میں تقریریں کریں۔ باغی کثیر
 بھی اجنادہ گیا۔ اور اس نے سردار کپڑک سنگھ دکیل
 و صدر گوردوارہ پر بندھک کیٹی و صدر سنگھ نیگ
 سردار بہادر مہتاب سنگھ سکھ ٹری کیٹی سابق
 دکیل سکھ و سابق دانش پرزائیٹ پنجاب یونیس
 کونسل اور چارادر سرگودھ سکھوں کو گرفتار کر لیا۔
 امرتسر میں ۳۵ اور بار صاحب امرت سرگھ اتوار کو
 سکھوں کی گرفتاریاں گوردو کے باغ میں جلسہ ہوا۔ اور
 اجنادہ میں جو سکھ گرفتار کئے گئے تھے ان کے مدد
 تبلیغ کی حمایت کی گئی۔ اسی جلسہ کے سلسلہ میں امرتسر
 میں تقریباً ۳۵ سکھ گرفتار کئے گئے۔

گرفتار ان جناح کے ۴۸ روزہ سیر ہو زور و خشیہ ہو
مقدمہ کی صلاحت سردار کوک سنگھ و سردار صاحب
سنگھ و غیرہم مقدمہ سرگاز کی عدالت میں پیش ہوا۔
پھر کے احاطہ میں ۱۸ بار پوچس تھیں تھی۔ ڈپٹی کمشنر
اور تیسرے اور چند اور سگاری گواہوں کی گواہی ہوئی۔

قانون مجلس باغیانہ سے گزر کر پنجاب نے اس
مذہبی جلسوں کا استثناء کر دیا ہے کہ قانون
انتخاب مجلس باغیانہ کے تحت ہر قسم کے جلسوں کی
محافظت کی جاتی ہے۔ لیکن خاص مذہبی جلسوں پر اس
قانون کی دفعہ ۱۳۴ کا نفاذ نہ ہوگا۔

کانگریس کی پیشی کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور آفیسر نے سخت
 انتخاب ہی نوٹس شام مال نہر کو نوٹس دیا ہے کہ قانون
 شکنی پر تڑاں مقابہ اور بدیشی لڑائی دکانوں پر پھرو وغیرہ
 لگانے کے بارہ میں جلسہ کرنے کی اجازت مخفی جائیگی۔
 پولیس نے لاشی سب ڈسٹرکٹ برہن ہالیائی حدود
 چھاننے سے انکار کر دیا میں جلسہ بند کرنے کا اعلان ہوا
 تھا۔ باور بست کہا کہ کانگریس کے کارکن اور ان کے دو
 رنقہائے کار گرفتار رکھے گئے ہیں۔ اس خبر سے شہر کے
 باشندوں کا ایک بڑا مجمع کپڑی میں ہو گیا۔ مجسٹریٹ نے
 انہیں گولی چلانے کی دھمکی دی۔ ان کے لئے مجمع پر پاشی چکاتے
 کا حکم دیا۔ لیکن کانسٹیبلوں نے اس حکم کی تعمیل سے
 انکار کر دیا۔

سیاسی قیدیوں سے ٹپڑ۔ یہ مارا ضرب۔ پہاڑ اڑیہ
اچھے سلوک کا مطالعہ کی مجلس واضعاً قوانین
نے سفارش کی ہے۔ کہ تمام سیاسی قیدیوں سے درمی
سدوک کیا جائے۔ جو انگلستان کے سیاسی قیدیوں سے
کیا جاتا ہے۔ جب تک ضروری مہلتیں فراہم نہ ہو جائیں
تمام سیاسی قیدیوں سے یورپین قیدیوں کا سلسلہ کیا جائے
ہنگال میں کلکتہ کا ایک ہمعصر مضمون ہے کہ اعلان
لئے ٹیکس کے ماتحت حکومت ہنگال کی مالی
حالت بہت کمزور ہو گئی ہے۔ گورنر پیار نے ہنگال کی حالت
میں جو بڑی پیچیدگی ہے کہ اسے سب کی فیس بڑھادی
جائے۔ اور قرضات ٹیکس دی دیا جائے۔ جس سے
ساکرڈ کے قریب آمدنی ہو گئی۔ یہ ہندوستان کا
ہے۔ اور جب ہنگالی حالت درست ہو جائیگی تو اعلان
شاد دیا جائے۔

قانون شکنی
 ذاکہالی ۲۲۰ رو مہر توار کو کا ٹکڑا
 کیٹی کے ایک جات محبت سے ہوگ
 شریک ہوئے تھے۔ قانون شکنی کا فیصلہ بھی کیا گیا ہے۔

ایک کیلپی ابتدائی انتظام کے لئے مقرر کی گئی ہے۔
جلسے بند قرار پایا ہے۔ جلیا نالہ باغ اور تسمیرہ
نہ ہوں عورتوں کا ایک جلسہ کیا جائے۔ جس
میں یہ مخالفت کی جائے۔ کہ یہ حکم مناسب نہیں۔ کہ
خلافت اور کانگریس رضا کار نہ درودی پستیں اور نہ نشانی
کاٹیں۔ یہ حکم نہیں لانا جائیگا۔ اور یہ کہ جلسے برپا ہونے
پر پکے۔

سرسہری ڈالس ہفتاد ۲۸ نومبر۔ کابل وفد کے
ابھی کابل رہے بہت سے اراکین ڈالس آئے۔
ہیں۔ لیکن سرسہری ڈالس ابھی چند دن اور کابل میں
ٹھہریں گے۔ کیونکہ امیر صاحب نے ان سے کہا ہے۔ کہ
چند زراعات کا فیصلہ بھی کر دیا جائے۔

بھٹی یونیورسٹی پرنس آف ویز کی تشریف آوری کی
 کو شاندار عطیہ یادگار بری سٹریٹس راجہ بہنیکر سے نے
 بھٹی یونیورسٹی کو ۲۰ ہزار کا ایک شاندار عطیہ مرحمت فرمایا
 ہے کہ اس سے ایک متحف طلائی اور ایک فیدوشپ قائم کی جا
 جس کا نام ہرمائیں ہنس دی پرنس آف ویز کو گولڈن
 اینڈ فیدوشپ رکھا جائے۔

پنجاب کے پانچ اور دہلی۔ ۲۰ نومبر۔ اضلاع اہل
اضلاع پنجاب محاسن مغویانہ کرناں۔ حصار۔ روہتک
کوٹا وں بھی قانون اقتناع محاسن مغویانہ نانہ کروا گیا
کا ٹرس اور خلافت ادا آباد۔ ۲۰ نومبر۔ برساتی کا
کیٹیوں کے فائز کی شش تار مظہر ہے کہ پولس
کا ٹرس اور خلافت کیٹی کے دفروں کی تاشی بیکر
سے کا خذات لے لئے۔ مرزا علی احمد بیگ پر
خلافت کیٹی۔ کے مکان کی تاشی بھی لی گئی۔ دانا
بھی پولس کا خذات لے گئی۔

میاں محمد شفیع دہلی ۲۸ نومبر - انریبل میاں محمد
تعلیمی ممبر کا دورہ یکنم دسمبر کو دہلی سے دورہ پر روانہ
ہوئے۔ اور لاہور، انبالہ، لکھنؤ، کلکتہ، شالامک، آگرہ
کا دورہ کرے ۲۰ دسمبر تک راجس آئے۔

لاہور نیسٹلی ویلجیڈ لاہور نیسٹلی کے تازہ حبیبی
لاخیر مقدم کریں پرنسپل کے خیر مقدم پر
ایک روزیوشن پیش ہوا تھا۔ ۱۵ مائیں اس روزیوشن

غیر ملکی خبریں

ہفت لاکھ کسٹروں کے لئے اخبار زمیندار کی افواہ
اس وقت تک کے لئے طے بند کر دی ہے۔ جب تک کہ
نئے پرنٹر کا ڈیزائن منظور نہ ہو۔

لارنس کی موت پر باب کا بیان ہے کہ گورنمنٹ
گورنمنٹ انکوائری نے پرنسپل کمشنر لاہور کو لکھا تھا
کہ لارنس کی موت اس کی رسالت سے کیٹی کو ملا تھا۔ کیٹی
وہ بت اس کے حوالہ سے گورنمنٹ کی پرنسپل ہدیہ

کیٹی کے سینے پر کے لئے والی ہے۔
کرپان سے قتل ایک سرکاری اعلان منظر پر
کہ وہ پینڈی کے کانسٹیبل نامی ایک شخص کا ایم راج نام کے
ایک شخص کے ساتھ ایک عورت کے متعلق تنازعہ
ہوا تھا۔ اس نے اس کی چھاتی میں کرپان گھونپ دی۔
ایم راج کرپان کے زخموں کی وجہ سے مر گیا۔ آٹھ گنگہ
کو قتل کا جوہم قرار دیکر سزائے موت دی گئی ہے۔

کیا مسٹر وائس گورنر نے تقریریں مشر
کیٹی لکھنے جانے لگی ہیں۔ آرمس آئینہ کانفرنس
کے جوہر مدد گرفتاری کی دھمکی دی ہے۔
آرمس میں دو اور سکھ آرمس میں سردار بولا
لیڈروں کی گرفتاری دیکیں شیخ پورہ اور
سردار سنگھ سنگھ ایڈیٹر اخبار شہید کو گرفتار کر لیا
لاہور میں پولیس لاہور میں فیسی پرنسپل
کی تلاش اور پولیس کی تلاش میں گئی لیکن
کوئی قابل گرفت چیز برآمد نہیں ہوئی۔

تقریر سے پہلے ایک کے ایک غیر معمولی
مسائل سے استعجاب اجلاس منعقد گئے ہیں
پایہ جمعیت علماء ہند سے درخواست کیا جاؤ
کہ امیر شریعت حق زکریا سے پیشتر مسلمان ہندو
استعجاب حاصل کرے۔

ایڈیٹر اخبار "سوراج" ہندو بدری ناتھ شرما
کی گرفتاری جا پوری ایڈیٹر اخبار
"سوراج" لاہور کو صبر نہ ہو شام کو اخبار کے دفتر
میں گرفتار کر لیا گیا۔ ان کے ساتھ ہی میاں ذریعہ
پیشتر اخبار نامہ بھی مقدمہ چلا گیا ہے۔ یہ گرفتار
ایک مغربی کے سلسلہ سے جو بعض ان ہندوستانی
تہذیب کے خلاف تھا۔

خفاقت میں نہیں آئے اور وقت میں گریہ ہو گیا۔
کاشک ووت سے جو یہ ذکر پاس ہو گئی۔

دربار صاحب امیر سر سید کا بیان بہادر سنگھ
کے بیٹے کا انتقال ہے۔ انہیں دربار صاحب
اور سکسویہ رکھا گیا تھا۔ ڈپٹی کمشنر کو سہ ماہی سندر کی
گھنیرا واپس کر دی ہیں کہا جاتا ہے کہ انہوں نے پتھر
سے سمجھائی ہوئی ہے۔ اور بیوی سے استغناء دیا ہے۔

گورنر صاحب دورہ گجرات ۲۵ نومبر گورنر صاحب
کی بات لاہور سے روانہ ہو کر سرسے عالم گئے
آپس جگہ کا ملاحظہ کرنے کے لئے تشریف لے گئے۔
جہاں رنگ آباد میں ہندوستانی انیسویں کے میونسپل
پورہ سکول کے لئے کانپید کیا گیا ہے۔ اور جس سکول
کا صبح سے خیرازہ ویزنگ بنیاد رکھیں گے۔ بعد
گورنر صاحب گجرات کو روانہ ہوئے۔ اور بعد دو ہفتے
لاہور واپس آئیں۔

کابل اور ہندوستان ۲۱ دسمبر ۱۹۲۱ء انگریزی
کے درمیان تاریخی معاہدہ پر دستخط ہوجانے کے
بعد سر خدیو ابس نے اعلان کیا کہ برطانوی حکومت نے
فیماں نہ جان لاری اور غیر خدیو کے لئے نشان کے طور پر
بیس لاکھ روپے کے لئے سامان تاریخی
حکومت کو دیا گیا ہے۔ اس سے کابل کا ہندوستانی
تجارتوں کے ساتھ سلسلہ چلے گا۔ اور تدار
کے راستہ ہاتھ تک تو سچ بھی ہو جائے گی۔

وزیر پولیس انگریز ۲۴ نومبر کو خبر ہوئی ہے کہ
السر قتل کر ڈالے وزیر پولیس اور دیگر افسران
ملاقات پر جگہ کرنے کے ارادے سے سرحد بلوچستان کی طرف
لے آئے ہیں۔ تین دستے بھیجے گئے۔ ۱۶ نومبر کو ایک
دستے کا مقابلہ بارشور کے قریب ہوا۔ حملہ آور ۱۰ ہو گئے
اور ۵ آدمی اور دو انگریز افسر غنیمت نے دونوں انگریز
انسر اور ۵ سپاہی قتل ہوئے۔ متعدد زخمی گئے۔ پس کو
اٹھارے گئے۔ گاؤں کو حلا دیا۔ واپس جاتے ہوئے ایک
جو کی پٹریں مقامی سپاہی قتل کئے۔

زمیندار کی اشاعت نے پرنٹر اور پبلشر کا ڈیزائن
حکام بند

کیا مسٹر لارڈ جارج لندن ۲۳ نومبر
وزارت خزانہ میں ہے آئندہ کتب میں لارڈ
برکن ہڈی کا دعوت تھی۔ میر جلیس نے کہا کہ حضرت لارڈ
برکن ہڈی وزارت میں ایک قدامت پسند حکومت
قائم ہوگی۔ لارڈ موصوف نے مذاقات جواب دیا کہ آپ
کی پیشگوئی قبل از وقت ہے۔ اور کہا کہ مجھے وہ آثار
نظر نہیں آتے جو کوالیشن وزارت کے تیز رفتاری سے
ہو سکتے ہیں۔

ترکوں کی شرائط پیرس ۲۵ نومبر انگریز
صلح کا اعلان ایک برقی پیغام منظر ہے۔ کہ
برسائی کی مراعات بران شرائط کا اعلان کیا جائے گا۔
جن پر ترک پر نان سے صلح کرنے کے لئے تیار ہیں
جمعہ صبح میں ایک مسرہ قانون پیش کیا جائے گا۔
کریسیٹا کے غیر مسلموں کو فوجی خدمت سے معاف
کیا جائے۔

جیسا کی ترکی طوائف سے لندن ۲۹ نومبر
ترک وطن کر رہے ہیں۔ بقول ایک سرکاری
کے جو لندن میں موصول ہوا ہے۔ سلیٹا کے جیسا
نے تعداد عظیم میں ترک وطن شروع کر دیا ہے۔ توجہ کی
جاتی ہے کہ کم از کم ۵ ہزار ملک چھوڑ دیں گے۔ کیونکہ
انہیں انگریز حکومت کے یقین دلانے پر کوئی اطمینان نہیں
کہ وہ ان کی حفاظت کی ذمہ دار ہوگی۔

مصر میں انگریزی لندن ۲۴ نومبر ایشیائی
مال کا بائیکاٹ خاص تاہم قاہرہ سے ڈی بی سی کا
نامہ نکلتا ہے۔ کہ چونکہ مصری وفد اور برلین گورنمنٹ کے
درمیان صلح کی گفت و شنید کالی کے ساتھ ختم ہو گئی ہے
اس لئے قصبہ وفاد مصر کے باشندوں نے طنز
مل کا بائیکاٹ شروع کر دیا ہے۔ یہ لوگ کوشش کر رہے
ہیں۔ تاکہ ان کے وطن کو ان کی تقلید کریں۔

شاہ خدکا جھڑ کے لندن ۲۸ نومبر کہہ سکتے
وہ مقامات پر قبضہ اخبارات کے نام تادم کے

۵۰ تا ۱۰۰ روپے تک کی قیمت پر
۵۰ تا ۱۰۰ روپے تک کی قیمت پر
۵۰ تا ۱۰۰ روپے تک کی قیمت پر

الفضل الرحمن الرحیم

قادیان دارالامان - ۸ دسمبر ۱۹۳۱ء

حضرت خلیفۃ المسیح کا ایک ضروری اعلان

جلسہ پرانیوالے احباب کے لئے

برادرانِ جماعتِ احمدیہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ
میں جس چٹھی کے ذریعے سے آپ لوگوں کو
ایک ضروری امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ اور
اسید کرتا ہوں۔ کہ آپ لوگوں کو خود بھی اس کے معنوں کو
سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں گے۔ اور
دوسرے احباب کو بھی اس کے معنوں پر آگاہ کریں گے۔
آپ لوگ جانتے ہیں۔ کہ ہمارا سلسلہ ایک روحانی
سلسلہ ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے اسے دنیا کی آئندہ
اصلاح کے لئے پیدا کیا ہے۔ اور یہ دوسری انجمنوں
کی طرح کوئی انجمن نہیں ہے۔ جس میں شامل ہونے والے
کسی انجمن کے ممبر نہیں۔ بلکہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے
ایک قیمتی امانت کے امانت دار ہیں۔ پس ضروری
ہے۔ کہ اس سلسلہ میں شامل ہونے والے احباب
اس بات کو ہمیشہ نظر رکھیں۔ اور اپنے
کسی فعل میں اور اپنے کسی قول میں اس کو نظر انداز
نہ کریں۔ مگر مجھے افسوس ہے۔ کہ بعض لوگ اس امر کو
پوری طرح نہیں سمجھتے۔ اور دنیا کی رذیلانہ باتیں
ہیں۔ اور اپنے مقصد کو بھول جاتے ہیں۔ چنانچہ میرے
پاس شکایت پہنچی ہے۔ کہ کھانے سالانہ جلسہ کے
اجتماع کے وقت جو ایک مذہبی جلسہ ہوتا ہے۔ اور
جس کی غرض ایمان اور روحانیت کی ترقی اور دین کی
خدمت کے واسطے ہر غور کیا ہے۔ بہت سے لوگ
اس غرض کو نظر انداز کرتے ہیں۔ اور اس وقت ایسے

ای طریق کو اختیار کرتے ہیں کہ جو عام طور پر جہاں میں
میلوں وغیرہ کے موقعوں پر مروج ہے۔ یعنی وہ
اپنے اوقات کو بکاکے عبادتوں اور عبادوں میں بھٹنے
کے اور دین کی باتوں کے سننے کے اور اور ہر گز
اور کھانے اور پینے میں صرف کر دیتے ہیں۔ اور اس
طرح ان کو قادیان آنا ایک میلہ میں شامل ہونے سے
زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔

اگر یہ سچ ہے۔ اور مجھے اپنی تحقیق کی بنا پر افسوس
سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ بعض لوگوں کی نسبت یہ امر بالکل
سچ ہے۔ تو کیسے افسوس کی بات ہے۔ اگر ہمارا
جلسہ بھی آہستہ آہستہ دوسرے غوسوں کی شکل اختیار کر
گئے۔ تو پھر ہم میں اور دوسرے لوگوں میں امتیاز کیا
رہا۔ اور پھر ہم کیا امید کر سکتے ہیں۔ کہ اسلام کا جھنڈا
ہمارے انھوں سے دنیا میں گاڑا جادیتا ہے یا یہ کہ ہم
وصال الی اللہ کا مقام حاصل کر سکیں گے۔ ایسی کوئی
شک نہیں۔ کہ لوگ میرے لیکچر کے وقت یا انھوں
کے وقت اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ مگر جو لوگ دوسرے
وقتوں میں اپنے اوقات کو اور اور ہر ضائع کر دیتے
ہیں۔ وہ یاد رکھیں۔ کہ ہر ایک آدمی پہلے ایک بیج کی
طرح ہوتا ہے۔ اور پھر ترقی کر کے درخت بن جاتا
ہے۔ اگر وہ توجہ نہیں دیتے۔ تو خطرہ ہے۔ کہ پھر
وہ خلیفہ وقت کے کلمات کے سننے سے بھی محروم
رہ جائیں گے۔

اسی طرح میں نے سنا ہے۔ کہ بعض لوگ بچکانہ مت دین
میں حصہ لینے کے اپنا مذہب کھانے پینے کی چیزوں
اور مختلف مختلف طریقے پر لگا دیتے ہیں۔ گو یہ باتیں اپنی
ذات میں منع نہیں ہیں۔ لیکن جلسہ کو ان باتوں کا موقع
ہرگز نہیں بنانا چاہیئے۔ ورنہ آئندہ آپ کے بچوں کے
فہم میں جلسہ میلہ کی حیثیت اختیار کر لیگا۔ جیسا کہ آجکل
عام مسلمانوں میں عید ایک میلہ بن گئی ہے۔ اگرچہ
بچوں کو آپ اس وقت ایک میلہ کی شکل میں جلسہ دکھا دیتے
یاد آپس جا کر ان پر ایسا اثر ڈالیں گے۔ کہ وہ اسے ایک میلہ
سمجھ لیں۔ تو بچے اور بچیلے سے زیادہ ان کے دل میں
جلسہ کی عظمت نہ ہوگی۔ اور وہ چیز جس کے لئے آپ

نے اپنی جائیں اور مال قربان کر دیے ہیں۔ خود ان کی اولاد
اسی کے ہاتھ سے تباہ اور برباد ہو جائیگی۔ علیہذا ہائے
پس میں اپنے احباب کو توجہ دلانا ہوں کہ وہ قادیان
آنے سے پہلے اس امر کو سوچ لیں کہ جلسہ پر جانے کی
کیا ضروریات ہیں۔ اور جو احباب آئیں۔ وہ اپنے اوقات
کو حفظ و نصیوت کی باتوں کے سننے میں خرچ کریں۔ اور
اپنے اموال کو بھی خدمتِ دین میں بھٹانے کی کوشش کریں
اور اس خدا کی کام کو ایک میلہ کی شکل میں تبدیل نہ کریں
میں نے اس دفعہ منطقیں کو بھی یہ ہدایت کر دی ہے
کہ انہی دو کانٹوں میں سے کسی ایک کو چارٹ نہ دیں۔ تاکہ وہ بیچ
انسانوں پر دوکانوں کا نظارہ دیکھ کر ہی بد اثر نہ بنیں
ہاں یہ انتظام کر دو یا ٹیکس ہے۔ کہ شہر کے اندر اور
دارالعلوم میں ایک ایک دکان و دودھ جائے وغیرہ
کی موجود ہے۔ تاکہ ضرورت کے وقت کسی کو کوئی
تکلیف نہ ہو۔

آخر میں ایک اور بات کی طرف بھی احباب کو توجہ دلانا
ہوں کہ جو کچھ عورتوں کے جلسہ گاہ کے لئے ہم کو سنی
مناسب جگہ ابھی تک تجویز نہیں کر سکے۔ اور دیکھا گیا
ہے کہ مسجد نہ تو جلسہ کے لئے مناسب ہوتی ہے اور
نہ کافی ہوتی ہے۔ اسلئے اگر قریب کے علاقوں کے احباب
عورتوں کو اس امر پر راضی کریں۔ کہ وہ اس جلسہ پر
آئیں۔ اور یہ جا کر جلسہ کے حالات ان کو سنا دیں۔ تو مناسب
ہوگا۔ جو خرچ اس طرح خرچ جائے۔ وہ ان کو شادمانت
اسلام بخیر کر کے اس وقت کی مالی مشکلات میں بھی مددگار ہو
سکتے ہیں۔ مگر میں اس امر کو بہ طور حکم کے بیان نہیں
کرتا۔ کیونکہ عورتوں کا بھی حق ہے۔ کہ وہ دین کی باتیں
سنیں۔ اور ان میں دوسرے احباب کو یہ مشورہ دیتا ہوں۔
کیونکہ ان کے لئے سال میں بھی ایک موقع آنے کا ہوتا
ہے۔

آخر میں میں احباب کو اس امر کی طرف بھی
توجہ دلاتا ہوں۔ کہ ان کو چاہیئے۔ کہ جہانگیر
ہو سکے۔ جلسہ پر آنے کی کوشش کریں۔ اور دوسرے
کو بھی تحریک کریں۔ تاکہ ان کے ایمانوں کو
تازگی اور یقین میں زیادتی حاصل ہو۔ اللہ تعالیٰ

معلق یہ خیالات ہوں۔ اندر باطل پر عمل ہو۔ ان کے متعلق
بہت سی باتیں آسکتی ہیں کہ سدا جیسے یہ وہ کیا کچھ کرے گا

حکمران سوالات کر سکتا اور دستانہ ماسم قائم رکھ سکتا
ہے اس سے اس کی رہنمائی کوئی سوالات نہیں کر سکتی
کیا نازک سوالات سلطان ہر سبب سے امیر کا اور ان کے
خدا پر ہی فتویٰ دے سکتے ہیں سوالات نہ کر سکیں اور ان
کے لئے انہوں نے جو چیز کر رکھا ہے

آپ کے ساتھ ہو
خاکسار مرزا محمود احمد
نوٹ: تمام پریزڈنٹوں اور سکریٹریوں اور
دوسرے اصحاب کو چاہیے کہ جہاں جہاں پراستہ رہیں
جاہت میں سنا دیں اور اس کے مضمون کو دوسروں
پہنچانے اور اس کی حقیقت پر انکو آگاہ کرنے کی کوشش
کریں

شکریا جوج باجوج

بہم باجوج اور باجوج دلائی اور
تات کی بنا پر انگریزوں
اور دوسروں کو سمجھتے ہیں لیکن ہماری مخالفت فرماتے ہیں اگر
یہ ہوں تو کوئی عجز نہیں باجوج باجوج اس دنیا کی فتویٰ ہی نہیں
وہ ایک اور قطعہ میں جس کو اس زمین سے آہنی دیوار کے ذریعہ
خدا کر دیا گیا ہے سب سے میں اور دن بھر دیوار کو چلتے رہتے
ہیں شام کی وقت جب دیوار ایک کافد کھنڈ پر بندہ جاتی رہ
تو وہ دوسرے دن پر بقیہ کام ڈاکٹر سو جاتے ہیں۔ مگر صبح کو
ان کا کار کردہ ناکر وہ ہو جاتا ہے۔ اور اس طرح وہ صدیوں
سے اس شخص میں مصروف ہیں۔ ان کے کان اتنے بڑے ہیں
کہ ایک کو اڑھتے ہیں۔ اور دوسرے کو کھینچتے ہیں۔ اسی
طرح اسی طرح عجائبات ہیں۔ جو ان کی طرف منسوب کئے جاتے
ہیں۔ مگر انہوں نے فی الحال "جائے جس کو یہ افلاک کو
حقیقت سے کس قدر دور ہیں۔ خدا کے سامنے اس زمانہ میں
اس حقیقت کو بے نقاب کر دیا۔ اور بتا دیا کہ اگر بریں اور پ
ای باجوج باجوج میں۔ خوشی کی بات ہے۔ کہ سمجھ دالوں
اور حقیقت کو تسلیم کرنے لگے ہیں۔ چنانچہ پنجاب کے مشہور
شاعر ڈاکٹر محمد اقبال صاحب نے ۱۸ دسمبر کے روزنامہ میں چند مختصر
تخلیص عنوانہ کے مختلف حالات حاضرہ کے متعلق دلچسپ
پیرائے میں لکھی ہیں۔ انہیں سے ایک میں کا عنوان "شکریا جوج
و باجوج" ہے۔ حسب ذیل ہے۔

ہندو اور گلے کا

ہندو ہما سہا کے حال کے
اجلاس میں ریزڈنٹوں میں
گوشت کھانے والے کیا گیا ہے۔ کہ چونکہ گوری
نوجوں میں گنہ گری ہوتی ہے۔ اس لئے ہندوؤں کو فوج
میں نوکر ہونا گناہ ہے۔ اس لئے الہ آباد کے ہندو اخبار لیتا
نے ہندوؤں کی تائید کی مخالفت کا احسان جتانے
ہوئے لکھا کہ۔

اگر ہندوؤں کو (ہندو مسلم) گنہ گشتا کے لئے متحد
ہو جائیں۔ تو ہم خیال کرتے ہیں کہ صدر کی سوا جبکہ بغیر
جی فوج کے استعمال کی خاطر گنہ گشتا بند کرنا ممکن ہے
سکتا ہے۔ اور بہر حال یہ نہیں کہا جاسکتا کہ ہندو
مسلمان ۱۰ یا ۱۰ ہزار برٹش فوجی سپاہیوں کی نسبت
کم گنہ گشتا کھاتے ہیں۔

اس پر اگر یہ سیاسی اخبار پر تاب لکھتا ہے۔
وہ ہماری رائے میں اس دلیل میں بہت کم وزن ہے
کہ اگر ہندو مسلمان گنہ گشتا کھانا چھوڑ دیں تو
گورہ افواج کے لئے گنہ گشتا کا ذبح کیا جانا
فوراً بند کیا جاسکتا گا (۱۹ نومبر)

ان اقتباسات کا مطلب یہ ہے۔ کہ جب ۱۰ یا ۱۰
گوروں کے گوشت استعمال کرنے کی وجہ سے ہندو اور مسلمان
کی ملازمت کو مہیا پانچتھر میں۔ اور اس گورنٹ سے متعلق
رکھنا گناہ عظیم سمجھتے ہیں۔ تو وہ لوگ (مسلمان) جو سات
کوڑھوں کو گوروں سے زیادہ گائیں کھاتے ہیں وہ کس طرح
کے متعلق ہونے چاہئیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہندو لیڈر
گائے کا گوشت ترک کرانے کو ہندو مسلم اتحاد کی بنیاد
قرار دیتے ہیں۔ لیکن اس کے بغیر ہندو صاحبان مسلمانوں کے
ساتھ دوستانہ تعلقات رکھنا پابند سمجھتے ہیں۔
جن لوگوں کے گائے کا گوشت کھانے والوں کے

معادہ افغانستان

اور مسلمانان ہند دستانہ معادہ ہوا ہے
اس سے مسلمانان ہند کے لئے گورنٹ کے متعلق اپنے
طرز عمل پر غور کرنے کا ایک اور موقع پیش آیا ہے۔
ہر سبب سے امیر کا اور ان کے خدا کی مخالفت کر کے
سے دہشت گردی کا اظہار ہر گز دور دار الفاظ میں کہہ سکتے ہیں
اور یہاں تک فرما چکے ہیں کہ خلافت ترک کی مخالفت کے
بغیر اگر انہیں جان بھی دینی پڑے۔ تو دینے لگے۔ اس
لئے ہندو ہو سکتا ہے۔ کہ انہیں خلافت ترک کی مخالفت
اور جو کالیاں مسلمانان ہند سے کہ نہیں۔ ایسی صورت
میں ان کی گورنٹ ہند سے دستانہ اتحاد قائم کرنا
اور باوجود مسلمانان ہند کے روکاؤں ڈانسنے کے معاہدہ
اتحاد کو پایہ تکمیل تک پہنچانا۔ ظاہر کر سکتے ہیں۔ کہ انہیں
دستانہ طریق سے گورنٹ سے جو کچھ سوا لینے کی توقع ہے
وہ محض صانہ رنگ میں نہیں ہے۔ اور خلافت ترک کی مخالفت
بھی اگر کوئی مدد کر سکتے ہیں۔ تو اسی طریق سے کر سکتے ہیں۔
پس جبکہ ایک ایسا واسطے ملک جس کے برابر اور آئندہ
کی اعزاز مسلمانان ہند بڑے کھلے طور پر کہہ سکتے ہیں۔
اپنی اور خلافت ترک کی بہتری گورنٹ ہند کے ساتھ دستانہ
تعلقات میں ہی سمجھتا ہے۔ تو وہ لوگ جنہیں ملاقات ہے
بہرست۔ وہ محض صانہ پہلو اختیار کر کے کوئی ناکہ کی
وقع رکھ سکتے ہیں۔

یہی بات کہ مسلمان شرعی طور پر گورنٹ سے قطع تعلقی
نہیں کر سکتے ہیں۔ اس کی حقیقت بھی معادہ افغانستان
میں پوری ہے۔ جس عذرت سے ایک غور ہندو مسلمان

محنت و سرمایہ دنیا میں صرف آرا ہو گئے
دیکھتے ہوتا ہے کس کس کی فتنہ انگیزوں
حکمت و تدبیر سے یہ فتنہ آشوب فتنہ
نہیں سکتا۔ وہی کہ ہم پہنچ سکتے ہیں
کھل گئے باجوج اور باجوج کے لئے تمام
چشم سلم دیکھنے کے تفسیر حریف ہیں
ان اشعار میں ڈاکٹر صاحب موصوف نے بتایا ہے کہ قرآن کریم
باجوج باجوج کے متعلق جو یہ فرمایا ہے کہ من کل حدیث
وہ یارب کے لوگوں کے متعلق ہے اور سرمایہ اور محنت نے کیا
فتنہ برپا کر رکھا ہے جس سے ظاہر ہے کہ باجوج باجوج کوئی

باجوج باجوج کے متعلق جو یہ فرمایا ہے کہ من کل حدیث

استخارہ سفر کے متعلق

حضرت مسیح موعود کا ارشاد

(جو حضور نے بیٹو حامی عبد الرحمن صاحب ماسی کو پڑھایا تھا)

امید ہے کہ بعد میں اسے استخارہ سنو گے جو سفر کیلئے ضروری ہے اس طرف کا قصد فرماؤ۔ یہ استخارہ کے کوئی سفر جائز نہیں۔ ہمارا اس میں طریق یہ ہے کہ اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز کے لئے کھڑے ہو جائیں۔ پہلی رکعت میں سورہ قل یا ایہا الکافرون اے میں یعنی احمد نام پڑھنے کے بعد تلاوت جیسا کہ سورہ فاتحہ کے بعد دوسری سورہ تلاوت کرتے ہیں۔ اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھ کر سورہ اخلاص یعنی قل هو اللہ احد پڑھیں۔ اور پھر التبت میں اخیر میں اپنے سفر کے لئے دعا کریں گے یا الہی میں تجھ سے کہ تو صاحب فضل اور خیر ہے اور قدرت ہے۔ اس سفر کے لئے سوال کرتا ہوں۔ کہ اگر تو جواب اور کو جانتا ہے۔ اور میں نہیں جانتا۔ اور تو ہر ایک امر پر قادر ہے اور میں قادر نہیں۔ سو یا الہی اگر تیرے علم میں یہ بات ہے کہ یہ سفر میرے لئے مبارک ہے۔ میری دنیا کے لئے میرے دین کے لئے اور میرے انجام امر کے لئے اور میں کوئی اثر نہیں تو یہ سفر میرے لئے مہم کر دے اور پھر اس میں برکت ڈال دے۔ اور ہر ایک شے سے بچا۔ اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ سفر میرا میری دنیا یا میرے دین کے لئے مفید اور امیں کوئی کردار ہے تو اس سے میرے دل کو بچھو دے۔ اور اس سے بچھو بچھو دے۔ آمین۔ یہ دعا ہے جلی جاتی ہے۔ انجیل اگر لوگ استخارہ سے ہار رہے ہیں۔ حالانکہ وہ ایسا ہی سکھایا گیا ہے جیسا کہ نازل کیا گیا ہے۔ سورہ اس باب میں ہے کہ اگرچہ جس کو اس کا سفر مقرب بھی استخارہ کیا جائے۔ مسلوں میں ہزاروں پاؤں کا احتمال ہوتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ استخارہ کے بعد مستجاب اور مکمل ہو جائے گا۔ اس کے رشتے اس کے گھرانے میں رہے ہیں جب تک کہ اپنی منزل مقصود تک نہ پہنچے۔ اگرچہ یہ دعا تمام علی میں موجود ہے۔ لیکن اگر یاد نہ ہو۔ تو اپنی زبان میں مانتی ہے۔ اور سنا نام سے پڑھنا چاہیے۔ کہ اللہ اللہ کے لئے سونے ۵ (مکتوبات احمدیہ جلد پنجم مکتوب نمبر ۱۱)

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا ارشاد

سوادشی کے متعلق

ایک صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی علیہ السلام کی خدمت میں لکھا۔ کہ مجھے کئی لوگ یہ سوال کرتے ہیں۔ کہ کفایت شعاوی کے طور پر اگر کھد پھینا جائے۔ تو کیا حرج ہے۔ حضور نے اس کے جواب میں لکھا کہ سب سے پہلے یہ دیکھا جائیگا کہ یہ سوال پیدا کس وقت ہوا ہے۔ آیا اس سوال کے اٹھنے کا باعث غربت اور غنا ہے۔ یا اور کوئی وجہ ہے۔ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ اس سوال کے پیدا ہونے کا باعث غربت نہیں۔ کیونکہ یہ ان لوگوں میں سوال پیدا نہیں ہوا۔ جو غریب ہیں۔ اگر غربت باعث ہوتی۔ تو یہ سوال غریبوں میں پیدا ہوتا۔ مگر سوال پیدا ہوتا ہے۔ تو مسٹر ظفر علی اور پنڈت موتی لال پٹو وغیرہ جیسے لوگوں کے دلوں میں ان لوگوں کے لئے کھد دلوں کے لئے قیمت کا سوال نہیں تھا۔ بلکہ سوامی اور خلافت کا سوال تھا۔

غربت ایسی چیز نہیں۔ جس کا علم دوسروں کے جاننے سے ہو۔ بلکہ وہ خود بخود محسوس ہوتی ہے۔ پس اس سوال کے پیدا ہونے کے بعد کھد کا سوال دو صورتوں سے خالی نہیں۔ یا تو جس کے دل میں سوال پیدا ہوا۔ وہ اس پروردگار میں دوسروں کو دھوکا دینا چاہتا ہے۔ یا اس کا دل خود اس کو دھوکا دیتا ہے۔ اس وقت اور بہت سے کپڑے ملتے ہیں۔ جو کھد سے زیادہ سستے ہیں۔ پس ہم کہتے ہیں۔ کہ وہ پہنوں۔ اگر سستے ہونے کا سوال ہے تو ولایت کے کپڑے کھد سے زیادہ سستے ہیں۔

صادق بیابانی سے ایک خط الہ کا مطالعہ

مؤرخین الفضل مکتوب معلوم ہے کہ مولوی محمد علی صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام کو حضور مسیح موعود کی کتابوں سے نا آشنا اور عوام کے کیا کہ حضور نے ایک جگہ لکھا ہے کہ جب حضرت شکم آمنہ خلیفہ حق تو رشتہ نہ کیا۔ اس کا نام احمد رکھا۔ میں نے کئی بار بجز و الحاح و ادب و اخلاص اس کا نام احمد رکھا۔ اور صاحب نے حال نہ دیا۔

ابھی زندہ زندگی بات ہے۔ مولوی محمد علی صاحب کے رسالہ مکتوبات میں میں نے دیکھا۔ کہ حضرت خلیفہ اول نے اپنی غیر احمدی بیٹی کا جنازہ پڑھا تو میاں صاحب حضرت خلیفہ المسیح نے آپ کی اقتدا میں اس کا جنازہ ادا کیا۔ میں نے دریافت کیا کہ اس بات کا کوئی گواہ پیش کر دیا جو سلف اٹھاؤ کہ میں نے ایسا دیکھا ہے۔ مگر مولوی محمد علی صاحب نے اسے خاموش میں۔ اب مولوی اسٹرصادق علی نے مکتوب محمدی حالت نمازیں کے عنوان سے پیغام صلح میں لکھا ہے اور نمبر چار صفحہ ۲۱ پر یہ عبارت لکھی ہے۔

”پچھلے میاں صاحب نے بڑی جسارت اور بیباکی سے کھد دیکھا۔ کہ جب کوئی شخص کسی مصیبت میں ہو تو میاں صاحب کو خدا لکھ لکھ کر اس میں ڈال دے اور ابھی خدیاں صاحب کے پاس نہیں پہنچیں ہوگا۔ کہ اسکی مشکل آسان ہو جائیگی“

میں اسٹرصادق علی صاحب کی خدمت میں نہایت ادب و مروت کے ساتھ درخواست کرتا ہوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح کی یہ تحریر جس رسالہ یا اخبار میں درج ہوئی ہے۔ یا جس خط میں۔ مہربانی فرما کر اس کا حوالہ کل عنایت فرمائیں۔ جہاں مجھ کو بلا سے ظاہر ہے کہ (۱) غربت میاں صاحب نے خود لکھا ہے۔ (۲) اور اعلان کیا ہے۔ کہ جب کوئی شخص کسی مصیبت میں ہو تو خدا لکھ لکھ کر اس میں ڈال دے۔ (۳) اور خدیاں صاحب کو کھد کہ نہیں پہنچے گا۔ مگر مشکل آسان ہو جائیگی۔ یہی ان کا اس تحریر میں موجود ہونے چاہئیں جو آپ نے لکھے اس خط کو دیکھ کر بیابانی پر آپ کا صادق یا کاذب۔ حق و باطل پر ہونا معلوم ہو جائے گا۔ اکیں

سکرٹری صاحبان کے اطلاع

خدمت جہ سکرٹریان شاخہ تصدیق و تصدیق احمدیہ بعد سہ ماہیہ عرض ہے کہ پورٹ اپنی اپنی خطوں کی از اکتوبر ۱۹۲۱ء تا ۳۰ ستمبر ۱۹۲۱ء عہدہ جہ دفتر سکرٹری میں بجا آویں۔ کیونکہ جلسہ ہیئت قریب ہے +

خلیفہ رشید الدین جنرل سکرٹری عبد الرحمن مری

مسئلہ نبوت اور کفر و اسلام کے متعلق جناب مفتی صاحب کا عقیدہ

دعویٰ حنیف خدا کرتا ہے تو کس منہ سے
گراہا علت سے اولوالاسم کی انکار بھی ہے
جب اولوالاسم کا باقی ہے تو ہے کب سلم
منہ سے اللہ تعالیٰ کا کچھ ازار بھی ہے
تجلی اسلام سے مطلب نہی سے کچھ کام
نور انوار کا شہر کردار بھی ہے
فحسبہ صحت مروجہ میں ہونے کا عبث
گروہ صحت سے را اس طرح غلط رہی ہے
کتے جلدی میں اور نام کے فاروقی میں
کوئی انصاری ہے لیکن کوئی دیندار بھی ہے
ٹیک فرمایا یہ پیر نے کہ ہے واقف راز
گھر کا بھیدی بھی ہے اور انکار غدار بھی ہے
آسمان اسم اس کو بتائیں وہ گرد و مسلم
دامنی خیر ہے جو دین کا انصار بھی ہے
قادیان جہاں کے اس احمد کی جماعت دیکھے
جو کہ ہندی بھی ہے عیسائی بھی ہے اور تاج بھی
حال حکم شریعت ہے حقیقت میں بھی
اور روحانی خلافت کی یہ حقدار بھی ہے
اسکا سردار ہے وفضل عمر پاک امام
نصرت دین میں ہر وقت جو سرشار بھی ہے

اود مخالف با تحفہ قرآن کا دیدار بھی ہے

نظم نیک مودی صاحب کی ایک نظم کے جواب اور
اسکی حقیقت کے اظہار میں جو اخبار نجات بخیرہ مورخہ ۲۷
اکتوبر ۱۹۲۱ء میں بتائید ترک مولات انصاری درج ہے کچھ گئی
ہے۔ مولوی صاحب نے اپنی نظم میں مولات انصاری کو وہ
روزانی کے خلاف قرار دیکر علی روس، اشہار کلام خدا سے
اپنی مادیات کا ثبوت دیا ہے۔ تعجب ہے کہ خانی اہل کفر
مات فرماے کہ لفظ اثنائکم مؤدۃ للذین امنوا
الذین قالوا باننا نغلوئے یعنی اسے رسول تو مسلمانوں
کیلئے دوستی کے حق میں انصاری کو سب سے زیادہ قریب
پایا گیا۔ مگر ان کے نزدیک مسلمان میں عداوت تو انصاری سے
کامیاب ازل سے ہی ہو چکی ہے۔ انسوس! ذاتی بغض علم
دفعہ و افضلہ اس زمانہ میں جاہلی منہی ہے علمی سے نفرتی
ہو گئے جس سے خود بھی گراہ ہو گئے۔ اور دوسرے کو بھی گراہ
ہو گئے (احمدیت)۔ کیا اب بھی مسلمان کو اس بادی کی
ضرورت نہیں جو حکم و عدل ہو کر ان کی صحیح رہ
قائی کیلئے میں ضرورت پر نازل ہوا۔ اور جس کا قدم کے ذکر
ایک انصار ذیل میں بھی آگیا ہے۔

جو مسلمان ہے دیندار انصار بھی ہے
اور میں ہے وہ قرآن کا خدا کا راہی ہے
صاف ہے حکم مولات انصاری کے لئے
اود مخالف با تحفہ قرآن کا دیدار بھی ہے
اپنے محبوب سے زمانہ ہے رب العزت
سورۃ المائدہ میں اسکا تو اظہار بھی ہے
کہ شہود میں انصاری میں قریب مسلم
اور عداوت میں سوا مشرک لاہار بھی ہے
جس کے سینے میں ہے۔ یاں بغیر دینی باقی
اور اسلام سے کچھ جس کو سرد کار بھی ہے
فیصلہ خالق فطرت کا وہی ماننے کا
اجمیت ہے جو اور صاحب البہار بھی ہے
فرض ہے غایت زنی بھی اگر ہو عالم
بی زبان حدیث۔ احمد غار بھی ہے

مولوں میں تبلیغ احمدیت

شورش اہل ہوا سے نہیں کچھ خوف ہراس
گردہ قرب سیمیا کا تو دہوار بھی ہے
کس طرح پورا ہوا میرے مسیحا کا کلام
روس میں تار کا اب کوئی عزا دار بھی ہے
یہ ہے امور زمانہ کی عداوت کا دال
تجلی نہ بھی ہے۔ زنجیر بھی ہے دار بھی ہے
کیسے آساں ہوذتیران کا مسلمان ہونا
کفر سے پیار ہے اور ہندی کا انکار بھی ہے

نذیر محمد خاں احمدی پیدائش سرسینہ دی اسکول
مسکونہ منیر پور

جناب مفتی محمد عابدی صاحب نے ہمارے چند
کے پرچہ اخبار بدر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
کی موجودگی میں ملک مرنجش صاحب رئیس گورانی کے اس
سوال کے جواب میں کہ کیا حضرت مرزا صاحب کو مسیح موعود
نہ ماننے والے کو کار ماننا چاہئے؟ یہ لکھا کہ
"خدا تعالیٰ کے نام رسول پر ایمان لانا شرعاً حرام
میں داخل ہے۔ ایک شخص آدم سے لیکر نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم تک سب پر ایمان لانا ہے۔ درمیان میں سے ایک
رسول کو انافرض مسیح بن مریم ہی نہیں اٹھا کہتا ہے۔
وہ تو کار تھا۔ تھکاؤ دہ شخص یہودی کہلاتا تھا یا مسلمان۔
حضرت مرزا صاحب بھی اللہ تعالیٰ کے رسولوں میں سے
ایک رسول ہیں جو خدا کے رسولوں میں سے ایک کا انکار کرتا
ہے۔ اسکا کیا حشر ہوگا۔ آپ ہی بتائیے مگر انصاف فرما
ہے" کیا غیر مبطلین اس حوالہ پر غور کر سکتے۔ مبطلین
خاکسار محمد اسلمیں

اراکین انجمن احمدیہ بیرون نے فیصلہ کیا ہے کہ کیم خبری مسئلہ
سے الابی زبان میں اخبار جاری کیا جائے جس میں مسئلہ
احمدیہ کے متعلق تبلیغی مضامین اور غیر مذہبی کے اعتراضوں کے
جواب ہوں۔ سردست منہ میں دو بار شائع ہوا کر گیا۔ اور
جہم صفحہ ہوا۔ اور اس اخبار کے ذریعہ عام طور پر ابابار اور
خاص کر مولوں میں تبلیغ کی جائیگی اور یہ اصحاب ابابار کے
موز اصحاب کی کوشش سے جاری کرنا انتظام ہوا ہے۔
جس میں خاص طور پر شکریہ کے قابل گری ای عبد القادر علی
آندہ خون اور احداث کا ایکٹ اور ای عبد القادر صاحب
کلی عیادیں عید آف کٹاؤ بھی۔ اللہ تعالیٰ انکو جزائے خیر دے۔
عساکری ہفتوں میں ہر کت عطا فرمادے۔ جو دوست اس اخبار کے

حضرت کشن مودود صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ اخبار احمدیہ کے لئے بہت مفید ہے۔

درمیان لالہ موسیٰ اور لاہور
نمبر ۲۰۔ ڈون پنچو لاہور میں ۱۴ بجے ۵۰ منٹ پر پنچو دہاں سے ۵ بجے ۱۵ منٹ پر
چلے گی۔ لاہور میں ۱۹ بجے ۵۰ منٹ پر پنچے گی۔
درمیان جعید اور دہلی
نمبر ۲۰۔ ڈون اور ۳۹۔ اپ پنچو فرین آباد قات ذیل چلیں گی۔

نمبر ۳۹	سٹیشن ہائے	نمبر ۲۰
اپ		ڈون
گھنٹہ - ۱۳	آر	گھنٹہ - ۱۳
۳ - ۱۳	آر	۱۳ - ۱۳
۲۵ - ۱۱	آر	۱۵ - ۱۵
۲۵ - ۱۱	آر	۱۵ - ۱۵
۱۳ - ۹	آر	۱۳ - ۱۳

درمیان لاہور اور جموں (توی)
نمبر ۱۵۔ اپ پنچو لاہور سے ۵ بجے ۱۵ منٹ کی بجائے ۱۶ بجے ۲۲ منٹ پر چلے گی۔
وزیر آباد میں ۱۹ بجے ۲۲ منٹ پر پنچے گی۔ لاہور دہاں سے ۲۰ بجے ۱۵ منٹ پر چلے کر سیکوٹ
میں ۲۱ بجے ۲۲ منٹ پر پنچے گی۔
نمبر ۲۶۔ ڈون پنچو جموں سے اپ کی طرف ۲۲ بجے صفحہ ۲۲ پر چلے گی۔ اور وزیر آباد
میں ۲۱ بجے ۲۲ منٹ کی بجائے ۲۱ بجے صفحہ ۲۲ پر پنچے گی۔
نمبر ۱۵۔ اپ پنچو وزیر آباد سے ۱۱ بجے ۲۲ منٹ کی بجائے ۱۲ بجے ۱۵ منٹ پر چلیں گی۔ اور
سیکوٹ میں ۱۳ بجے ۲۲ منٹ پر پنچے گی۔
درمیان راولپنڈی اور کوٹاٹ

نمبر ۳۹	سٹیشن ہائے	نمبر ۲۰
پنچو		پنچو
گھنٹہ - ۲۱	کوٹاٹ چھادی	گھنٹہ - ۲۱
۲۸ - ۲۱	جند	۲۸ - ۲۱
۵ - ۱	آر	۵ - ۱
۲۰ - ۱	آر	۲۰ - ۱
۵۶ - ۱	آر	۵۶ - ۱
۶ - ۲	آر	۶ - ۲
۵ - ۶	آر	۵ - ۶

برایک انتظام کے معین لازمہ دار جو مشہور ہے نہ کہ انتظامیہ

نارتھ ویسٹرن ریلوے 5003

اعلان

یکم دسمبر ۱۹۲۱ء کو نارتھ ویسٹرن ریلوے کے ایک ٹرین میں ایک حادثہ پیش آیا جس کے نتیجے میں ایک شخص ہلاک ہو گیا۔

درمیان لاہور اور دہلی

نمبر ۲۱۔ اپ پنچو لاہور سے ۱۹ بجے ۲۲ منٹ کی بجائے ۲۰ بجے ۱۵ منٹ پر چلے گی۔ لاہور میں ۱۹ بجے ۲۲ منٹ پر پنچے گی۔

نمبر ۲۶۔ ڈون پنچو لاہور سے ۲۰ بجے ۱۵ منٹ کی بجائے ۲۱ بجے ۲۲ منٹ پر چلے گی۔ لاہور میں ۲۰ بجے ۱۵ منٹ پر پنچے گی۔

نمبر ۱۵۔ ڈون پنچو لاہور سے ۲۱ بجے ۲۲ منٹ کی بجائے ۲۲ بجے ۲۲ منٹ پر چلے گی۔ لاہور میں ۲۱ بجے ۲۲ منٹ پر پنچے گی۔

نمبر ۲۰۔ ڈون پنچو لاہور سے ۲۲ بجے ۲۲ منٹ کی بجائے ۲۳ بجے ۲۲ منٹ پر چلے گی۔ لاہور میں ۲۲ بجے ۲۲ منٹ پر پنچے گی۔

نمبر ۲۱۔ ڈون پنچو لاہور سے ۲۳ بجے ۲۲ منٹ کی بجائے ۲۴ بجے ۲۲ منٹ پر چلے گی۔ لاہور میں ۲۳ بجے ۲۲ منٹ پر پنچے گی۔

نمبر ۲۶۔ ڈون پنچو لاہور سے ۲۴ بجے ۲۲ منٹ کی بجائے ۲۵ بجے ۲۲ منٹ پر چلے گی۔ لاہور میں ۲۴ بجے ۲۲ منٹ پر پنچے گی۔

نمبر ۱۵۔ ڈون پنچو لاہور سے ۲۵ بجے ۲۲ منٹ کی بجائے ۲۶ بجے ۲۲ منٹ پر چلے گی۔ لاہور میں ۲۵ بجے ۲۲ منٹ پر پنچے گی۔

نمبر ۲۰۔ ڈون پنچو لاہور سے ۲۶ بجے ۲۲ منٹ کی بجائے ۲۷ بجے ۲۲ منٹ پر چلے گی۔ لاہور میں ۲۶ بجے ۲۲ منٹ پر پنچے گی۔

نمبر ۲۱۔ ڈون پنچو لاہور سے ۲۷ بجے ۲۲ منٹ کی بجائے ۲۸ بجے ۲۲ منٹ پر چلے گی۔ لاہور میں ۲۷ بجے ۲۲ منٹ پر پنچے گی۔

نمبر ۲۶۔ ڈون پنچو لاہور سے ۲۸ بجے ۲۲ منٹ کی بجائے ۲۹ بجے ۲۲ منٹ پر چلے گی۔ لاہور میں ۲۸ بجے ۲۲ منٹ پر پنچے گی۔

نمبر ۱۵۔ ڈون پنچو لاہور سے ۲۹ بجے ۲۲ منٹ کی بجائے ۳۰ بجے ۲۲ منٹ پر چلے گی۔ لاہور میں ۲۹ بجے ۲۲ منٹ پر پنچے گی۔

نمبر ۲۰۔ ڈون پنچو لاہور سے ۳۰ بجے ۲۲ منٹ کی بجائے ۳۱ بجے ۲۲ منٹ پر چلے گی۔ لاہور میں ۳۰ بجے ۲۲ منٹ پر پنچے گی۔

نمبر ۲۱۔ ڈون پنچو لاہور سے ۳۱ بجے ۲۲ منٹ کی بجائے ۳۲ بجے ۲۲ منٹ پر چلے گی۔ لاہور میں ۳۱ بجے ۲۲ منٹ پر پنچے گی۔

نمبر ۲۶۔ ڈون پنچو لاہور سے ۳۲ بجے ۲۲ منٹ کی بجائے ۳۳ بجے ۲۲ منٹ پر چلے گی۔ لاہور میں ۳۲ بجے ۲۲ منٹ پر پنچے گی۔

نمبر ۱۵۔ ڈون پنچو لاہور سے ۳۳ بجے ۲۲ منٹ کی بجائے ۳۴ بجے ۲۲ منٹ پر چلے گی۔ لاہور میں ۳۳ بجے ۲۲ منٹ پر پنچے گی۔

نمبر اپ پنجر	سٹیشن ہائے	نمبر اپ پنجر	سٹیشن ہائے
گھنٹہ - منٹ	گھنٹہ - منٹ	گھنٹہ - منٹ	گھنٹہ - منٹ
۱۰ - ۳	روانگی	۳۵ - ۱۸	کندیاں
۳۵ - ۴	آر	۵ - ۱۹	کندیاں
۲۵ - ۵	روانگی	۹ - ۱	آر
		۲۵ - ۱	روانگی
۱۵ - ۱۱	آر	۵۰ - ۱	باس

نمبر ۱۲ - ڈون کوک ٹرین کا چلنا مری انڈس تا کندیاں فاصلہ چوبیس گنا۔
نمبر ۲۴ - ڈون اور ۲۳ - اپ کوک ہائے مری انڈس اور کندیاں کے درمیان
باقات ذیل چلیں گی۔

نمبر اپ	سٹیشن ہائے	نمبر ڈون	سٹیشن ہائے
گھنٹہ - منٹ	گھنٹہ - منٹ	گھنٹہ - منٹ	گھنٹہ - منٹ
۵۴ - ۴	روانگی	۱۵ - ۲۰	کندیاں
۴۰ - ۲	آر	۳۳ - ۱۵	کندیاں
۵۵ - ۲	روانگی	۳۸ - ۲۰	کندیاں
۱۵ - ۵	آر	۴۲ - ۲۲	کندیاں

نمبر ۱۵ - اپ کوک داؤد خیل سے ۲۲ بجکر صفحہ نمٹ پہنچے گی۔ اور مری انڈس میں
۲۲ بجکر ۱۸ منٹ پر پہنچے گی۔
درمیان لاہور - شوروکوٹ اور جھنگ

نمبر اپ پنجر	سٹیشن ہائے	نمبر اپ پنجر	سٹیشن ہائے
گھنٹہ - منٹ	گھنٹہ - منٹ	گھنٹہ - منٹ	گھنٹہ - منٹ
۵ - ۱۹	آر	۴۰ - ۱۰	لاہور
۱۵ - ۲۰	روانگی	۴۰ - ۱۱	آر
۵۰ - ۲۱	آر		چوچی میاں
	جھنگ		روانگی
	گھنٹہ		۱۲

درمیان راولپنڈی اور مری انڈس

نمبر اپ پنجر	سٹیشن ہائے	نمبر اپ پنجر	سٹیشن ہائے
گھنٹہ - منٹ	گھنٹہ - منٹ	گھنٹہ - منٹ	گھنٹہ - منٹ
۳۲ - ۲۱	روانگی	۴۵ - ۱۹	راولپنڈی
۵۲ - ۲۱	آر	۳۰ - ۲۳	باس
۱۱ - ۲۴	روانگی	۴۰ - ۲۳	باس
۲۵ - ۲	آر	۵۵ - ۰	آر
۳۱ - ۲	روانگی	۱۴ - ۱	جھنگ
۵۱ - ۳	آر	۲۵ - ۵	راولپنڈی
۵۶ - ۳	روانگی	۵۵ - ۵	راولپنڈی
۴۰ - ۵	آر	۱۵ - ۶	ری انڈس

درمیان پشاور کبیل پر کندیاں اور ملتان

نمبر ۱۳ - ڈون اور ۱۲ - اپ کے اوقات بہترین مندرجہ ذیل بدے جائیں گے

نمبر اپ پنجر	سٹیشن ہائے	نمبر اپ پنجر	سٹیشن ہائے
گھنٹہ - منٹ	گھنٹہ - منٹ	گھنٹہ - منٹ	گھنٹہ - منٹ
۳۵ - ۸	آر	۴۵ - ۲۰	پشاور
۲ - ۹	روانگی	۵۵ - ۲۱	آر
۳۲ - ۱۱	آر	۵۵ - ۲۱	آر
۴۷ - ۱۱	روانگی	۴۰ - ۲۲	کبیلہ
۱۵ - ۱۵	آر	۲۰ - ۲۲	باس
۲۵ - ۱۵	روانگی	۲۰ - ۲۲	باس
۴۴ - ۱۸	آر	۴ - ۲	جھنگ
۵۹ - ۱۸	روانگی	۲۲ - ۲	جھنگ
۲۵ - ۱۹	آر	۴۲ - ۲	راولپنڈی
		۵۹ - ۲	راولپنڈی

حضرت خلیفۃ المسیح کی فاری

(۱۹۲۱ء میں لکھا گیا)

راگ سے فطرت میں ماسکت ہے خوش گمانی سے دربار تھا
میں ایک پنجابی نظم لکھنے سے جانے پر جب خاندان مسیح موجود
کے چند چھوٹے بچے مسکدہ لکھے تو حضرت خلیفۃ المسیح
فرمایا - نہایت بچپن میں بھی نظم کو پسند کرتا ہے - اگرچہ
دور ماہو اور اسکے سامنے خوش آوازی سے نظم کی طرح
کہہ دیا جاسکے تو وہ روحانہ جذبہ کے لئے

فرمایا انسانی جنات اس قسم کی ہے کہ راگ کے مقابل
میں اس کے اندر بھی ایک لہر پیدا ہو جاتی ہے اور جب
دونوں لہروں میں مل جاتی ہیں تو بعض انسانوں کو جدا جانا
ہے اور غیر جاندار چیزوں میں بھی یہ لہر پیدا ہوتی ہے
اگر ان کی لہر اور راگ سے جو لہر پیدا ہوتی ہے - دونوں شدت
سے مل جائیں تو وہ چیزیں ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتی ہیں -
چنانچہ ولایت میں اسی طرح ایک بل ٹوٹ گیا تھا - فوج
جب چلتی ہے تو اس کے قدموں سے ایک خاص آواز
پیدا ہوتی ہے - ایک فوج اسی خاص رفتار سے ولایت
کے ملک میں پر سے گزرتی تھی کہ دفعتاً بل ٹوٹ گیا
تھوڑے ہی لمحے میں گرنے لگی تو حقیقت کی گئی تو معلوم ہوا -
کہ جہاں فوج کے قدموں سے ایک آواز پیدا ہو رہی تھی -
وہیں بل کے اندر بھی ایک لہر پیدا ہو گئی جب دونوں آوازوں کا
مل گئی تو ان کا بل زور ہو کر بل ٹوٹ گیا - اس کے بعد
یہ فیصلہ کیا گیا کہ بل پر سے گزرنے والے فوج کی ترتیب
کو مد نظر میں رکھنا چاہیے -

فرمایا اسی لئے صرفیا نے راگ کو پسند نہیں کیا -
کیونکہ اس کا تعلق روح سے نہیں بلکہ نفس سے ہے اگر
عمرہ مضمون کی بجائے گالیاں اسی خوش آوازی سے لہجے
جائیں تو بھی انسان کو جدا آ جائیگا -

علیات کے نقصان **علیات** کے ذکر میں فرمایا کہ لوگوں کی
بالعموم اور توجہ ہوتی ہے - اور چاہئے ہیں کہ بے غفلت سب
کچھ مل جائے - یہ بھی ایک جوتے کی قسم ہے - جس کی
معلوم ہوتے کہ طہانے میں جوئے کا میلان ہوتا ہے -

جس طرح جو بازغیر محنت کے روپ حاصل کرتا ہے -
اسی طرح علیات پر مبنی واسے چاہئے ہیں کہ علیات میں
اور فوراً روپیہ مل جائے - فرمایا اخبارات میں جو علیات
کے اختیارات نکلتے رہتے ہیں - یہ بہت ہی تباہی کا موجب
ہوتے ہیں -

فرمایا بخار کی حکومت مسلمانوں سے ان علیات کی
بدولت ہی کھڑی ہوئی تھی - دس نے جب حاکم کیا - تو علما و
لہجے بانیس بلکہ میدان میں آئیں پڑھتے ہوئے
تھے کہ بس ہم جب دانا پہنچنے تو فوراً دوسری توپوں کے
مذہب بند ہو جائیں گے - مگر توپوں پر کوئی اثر نہ ہوا - اور یہ خدا
صحر عظیم خدا صحر عظیم کہتے ہوئے بھاگے -
علیات کے باعث کام کرنے کی طاقت اسی ماتی ہے -
کیا بھی انہی علیات میں راض ہے -

حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ ایک شخص کو
کسی نے علی بتایا - اور ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا کہ جب یہ علی
کرسے لکھو تو بندہ کا خیال نہ کرنا - اب جب وہ علی کرنے
بیٹھے تو ساتھ ہی بندہ کا بھی خیال آجائے - وہ شخص کو
کہ ان سے علی تو بہت اچھا تھا - مگر بندہ کا خیال آجاتا ہے -
حالانکہ یہ بتانے والے کی شراعت تھی کہ یہ کہا ورنہ بندہ
کا خیال اب خیال نہ تھا جو ہر وقت انسان کے پیش نظر
رہتا ہو - اس نے علی کی بیہودگی اور نوعیت کو سمجھانے
کے لئے ایسا کہا تھا کہ اس کا خیال ادھر بٹ جائے -
ایک خدا سفر کا قتل ہے کہ انسان کے داغ اور بندہ
کی ایک سی حالت ہے جس طرح بندہ ایک جگہ ٹک کر
نہیں بیٹھ سکتا - اسی طرح انسانی داغ بھی ایک جگہ
ٹک نہیں سکتا -

قرآن کریم میں علی حب **قرآن** قرآن کریم نے حب کا عجیب مثل
بتایا ہے - فرمایا - قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحبکم
اگر تم اللہ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میری (آنحضرت کی) پیروی
کو اللہ کے محبوب بن جاؤ گے - اور سرچشمہ محبت تمہارا
اتہ میں آجائے گا - ان سے ہے کہ لوگ اس اعلیٰ علی حب
مرتبہ محبت کو چھوڑ کر ادھر ادھر پھرتے ہیں -

ملکی اچھل **ملکی** نازانی کے رزولوشن کے متعلق فرمایا -
کوئی لوگوں کا اصل نشا یہ ہے کہ گورنمنٹ کو دو آگوں میں

ایک میں جلانیں - پرنس آف ویلز اب آ رہا ہے اگر گورنمنٹ
نئی کرگی لوپرس کے چہرہ کے تیار ہند کے عرصہ میں
یہ حرکت بہت مضبوط ہو جائیگی - اور اگر سختی کرگی تو گورنمنٹ
جو یہ ظاہر کرنا چاہتی ہے کہ ملک میں امن ہے وہ نہیں ہو سکتا -
کیونکہ جب ہر جگہ شورش ہوئی تو ہر جگہ فوجیں رکھنی پڑیں گی
اور چاروں طرف توپیں اور مشین گنیں نظر آئیں گی - اور
شہزادہ کے دل پر اس کا اچھا اثر نہیں پڑ سکتا - اور شاہی
خاندان کے ممبر پر یہ اثر پڑنا گورنمنٹ کے حق میں اچھا نہیں
ہو سکتا -

(۱۹۲۱ء میں لکھا گیا)

ہندوستان **ہندوستان** کے دیگر ملک کے مقابلہ میں ہندوستان کی
دیگر ایشیائی ملک کے مقابلہ میں حالت کے ذکر میں فرمایا -
اگر کوئی ملک اچھی حالت میں ہے تو ہندوستان ہے -
جاپان کی حالت مختلف ہے - ایک تو یورپین دانا اس
وقت پہنچے جبکہ دنیا جاگ چکی تھی (۱۹۱۴ء میں) دوسرے
اس کے قریب ایک اور قوم آباد ہے جو کسی دوسرے
ملک پر قبضہ نہیں کرنا چاہتی تھی - اور وہ قوم امریکن قوم
تھی - اس لئے جاپان کی حالت بدقیاس نہیں کیا جاسکتا
باقی اوجس قدر ایشیائی ملک ہیں ان سب کی حالت
بدتر ہے - مثلاً چین ہی ہے - علم میں - معاشرت میں - تمدن
میں کچھ ہے - افغانستان - عرب - ایران ترکی وغیرہ ان
سب کی ہی حالت ہے - آج دنیا میں سائنس اور فلسفہ
کو بڑا درجہ حاصل ہے - ہندوستان میں ایسے لوگ ہیں
جن کی سائنٹفک تحقیقات اور فلسفیانہ تصانیف
کو تمام یورپ عزت کی نظر سے دیکھتا ہے - اور یہاں ایسے
لوگ ہیں جن کی تحقیقات اور فلسفہ کی دنیا میں تعظیم کی
جاتی ہے - چنانچہ مسٹر ہوس نے سائنس میں جو تحقیقات
کی ہے - یورپ نے اس کے متعلق کہا ہے کہ یہ جدید
تحقیقات ہے - اور علمی حالت میں دیکھیں تو ٹیکور کو
یورپ مانتا ہے - سائنسی سہولت کے لحاظ سے ہندوستان
میں مسلمان ہیں وہ باقی کسی ایشیائی ملک میں نہیں -
مال کے لحاظ سے دیکھیں تو ہندوستان میں بڑے بڑے
تاجر ہیں - اور اتحاد قوی کی روح بھی ہندوستان میں زیادہ
ہے - دین اور ملک کی سہولت ہندوستان کے علاوہ اور

پس یہ حدیث بھی رسول کو ہم کیسے پہنچا۔ اور اس کی تعبیر کیا
اور حضرت نبی کریم کے حج کے سلسلہ میں آپ کی کامیابی ہے۔
حضرت سید محمد بن عبد اللہ کے مسلمان ہونے کے متعلق پہلا حدیث عرض کیا گیا کہ
معاذ اللہ! مباحثات میں یہ سوال اٹھایا کرتے ہیں کہ مرزا صاحب کے
مسلمان ہونے پر بحث کرو۔ اس کے متعلق کیا طریق عمل اختیار کرنا چاہیے
فرمایا۔ جتنے رسول آئے ہیں۔ ان کے متعلق یہی سوال اٹھایا
گیا ہے۔ اور یہ مسئلہ بھی حضرت مرزا صاحب کی صداقت کا ایک
نشان ہے۔ ان لوگوں سے پوچھنا چاہئے۔ تم یہ جولو کہ نبی کا فریاد
ہے۔ یا مسلمان۔ اگر فریاد نبی ہو رہا ہے۔ تو بیشک حضرت مرزا صاحب
کا نبوت پر بحث کرنے سے بچنا چاہئے نہ ہو گی۔ لیکن اگر نبی مسلمان تو
ہے۔ تو حضرت مرزا صاحب کی نہرت کا ثبوت دینے سے یہ خود بخود حل
ہو جائیگا۔ اس سلسلہ میں میرٹھ کی ضرورت نہیں ہے۔ ۴

ہندوستان کی خبریں

سکے لیڈروں کے بھارت دینا تھا۔ سردار دانا سنگھ
مقدمہ کا فیصلہ سردار جسونت سنگھ سردار بھائی
کو مشرک کرنے پانچ پانچ ماہ قید سخت ایک ایک ہزار روپیہ
جرمانہ اور عدم جرم کی صورت میں چھ چھ مہینہ قید نرمی کی
سزا کا حکم سنایا سردار ہر نام سنگھ ذلیلہ کو ۱۰ ماہ قید سخت
ایک ہزار روپیہ جرمانہ اور عدم ادائے جرمانہ کی صورت
میں چھ مہینہ قید نرمی کا حکم سنایا گیا۔ اور سردار کوٹلی سنگھ
سردار بہتاب سنگھ سردار بھاگ سنگھ سردار گوردھار سنگھ
کپتان ہری سنگھ سردار سندھ سنگھ کو چھ چھ ماہ قید سخت
اور ایک ایک ہزار روپیہ جرمانہ اور عدم ادائے جرمانہ کی
صورت میں چھ چھ مہینہ قید نرمی کی سزا کا حکم سنایا گیا۔

مشرک گاندھی کے کلکتہ کا تہہ۔ کہ ایک شخص
موجودوں کی تحقیقت درخت کے تنوں پر تہا گاندھی
کے نام کی ہر گلا تاہو پکڑا گیا ہے۔ پولیس کا بیان ہے کہ
موجودات اس ہی طرح بنائے جاتے ہیں۔

بنگال و آسام کے کلکتہ۔ یکم دسمبر پر و فیروزہ جنگ
لیڈروں کی گرفتاری بیڑی کوکل ٹام بغاوت کے
ایام میں صیف پر یڑی لسی بحیرین کلکتہ کے بحیرہ دارنٹ
کے تحت ان کے جائے قیام رامپور ہٹ پر گرفتار کر لیا
گیا۔ قانون ترمیم قانون نو جداری کے تحت کل کوٹھی میں
آستھم کے مشریمپوڈ اور بدو کی ہر سٹران اور تارک کوٹ
لیڈروں کو گرفتار کر لیا گیا۔ آسام پر اولشل کانگریس کمیٹی
کے کئی عہدہ دار اور بھی گرفتار ہوئے ہیں۔

خلافت و زرعی رنگ۔ ۲۹ نومبر بحیرین صوبہ
قانون کی ابتداء ضلع رنگ پر کے احکام کی خلافت
ورزی کرنے کے لئے لوکل کانگریس و خلافت کارکنان نے
۵ نومبر کو ایک مظہر الٹان جلسہ منعقد کیا۔ ہزار افغان
شال تھے۔ اس ضلع میں اب ۴۰ ہزار وائیکٹران ہیں
لالہ لاجپت رائے ۳۰ نومبر کو لاہور میں کانگریس
وغیرہ کی گرفتاری کمیٹی کا جلسہ کرنے پہلا جیت
ہندو کے ست نام پر سٹرا کر لگی چند میسج کٹر اور کٹ

نمبر ۱۰۔ اب پانچویں سے ہر ہفتہ ہفت روزہ ہوتی
ہے۔ ہر ہفتہ ہفت روزہ ہوتی۔ اور ہفتہ میں ہر ہفتہ ہفت
پر پینچے گی۔ دال سے ہر ہفتہ ہفت روزہ ہوتی۔ اور ہفتہ میں ہر ہفتہ ہفت
ہیں۔ ہر ہفتہ ہفت روزہ ہوتی۔

درمیان جا کھل اور حصار
نمبر ۳۴۔ اب پانچویں سے ہر ہفتہ ہفت روزہ ہوتی۔ اور ہفتہ میں ہر ہفتہ ہفت
ہو کر جا کھل میں ہر ہفتہ ہفت روزہ ہوتی۔ تاکہ ۳۰۔ اب
پینچے میل سے اٹھاتی ہو سکے۔

نمبر ۳۵۔ اب پانچویں سے ہر ہفتہ ہفت روزہ ہوتی۔ اور ہفتہ میں ہر ہفتہ ہفت
ہو کر جا کھل میں ہر ہفتہ ہفت روزہ ہوتی۔ تاکہ ۳۰۔ اب
پینچے میل سے اٹھاتی ہو سکے۔

درمیان روہری۔ لاڈکانہ اور چمن
نمبر ۱۰۔ اب لوکل جیکب آباد سے ہر ہفتہ ہفت
ہو کر جا کھل میں ہر ہفتہ ہفت روزہ ہوتی۔ تاکہ ۳۰۔ اب
پینچے میل سے اٹھاتی ہو سکے۔

نمبر ۱۱۔ اب لوکل جیکب آباد سے ہر ہفتہ ہفت
ہو کر جا کھل میں ہر ہفتہ ہفت روزہ ہوتی۔ تاکہ ۳۰۔ اب
پینچے میل سے اٹھاتی ہو سکے۔

نمبر ۱۲۔ اب لوکل جیکب آباد سے ہر ہفتہ ہفت
ہو کر جا کھل میں ہر ہفتہ ہفت روزہ ہوتی۔ تاکہ ۳۰۔ اب
پینچے میل سے اٹھاتی ہو سکے۔

نمبر ۱۳۔ اب لوکل جیکب آباد سے ہر ہفتہ ہفت
ہو کر جا کھل میں ہر ہفتہ ہفت روزہ ہوتی۔ تاکہ ۳۰۔ اب
پینچے میل سے اٹھاتی ہو سکے۔

نمبر ۱۴۔ اب لوکل جیکب آباد سے ہر ہفتہ ہفت
ہو کر جا کھل میں ہر ہفتہ ہفت روزہ ہوتی۔ تاکہ ۳۰۔ اب
پینچے میل سے اٹھاتی ہو سکے۔

دفتر ٹریفک میٹر
۱۹ نومبر
۱۹۲۱

درمیان روہری۔ لاڈکانہ اور چمن
نمبر ۱۰۔ اب لوکل جیکب آباد سے ہر ہفتہ ہفت
ہو کر جا کھل میں ہر ہفتہ ہفت روزہ ہوتی۔ تاکہ ۳۰۔ اب
پینچے میل سے اٹھاتی ہو سکے۔

نمبر ۱۱۔ اب لوکل جیکب آباد سے ہر ہفتہ ہفت
ہو کر جا کھل میں ہر ہفتہ ہفت روزہ ہوتی۔ تاکہ ۳۰۔ اب
پینچے میل سے اٹھاتی ہو سکے۔

نمبر ۱۲۔ اب لوکل جیکب آباد سے ہر ہفتہ ہفت
ہو کر جا کھل میں ہر ہفتہ ہفت روزہ ہوتی۔ تاکہ ۳۰۔ اب
پینچے میل سے اٹھاتی ہو سکے۔

نمبر ۱۳۔ اب لوکل جیکب آباد سے ہر ہفتہ ہفت
ہو کر جا کھل میں ہر ہفتہ ہفت روزہ ہوتی۔ تاکہ ۳۰۔ اب
پینچے میل سے اٹھاتی ہو سکے۔

نمبر ۱۴۔ اب لوکل جیکب آباد سے ہر ہفتہ ہفت
ہو کر جا کھل میں ہر ہفتہ ہفت روزہ ہوتی۔ تاکہ ۳۰۔ اب
پینچے میل سے اٹھاتی ہو سکے۔

نمبر ۱۵۔ اب لوکل جیکب آباد سے ہر ہفتہ ہفت
ہو کر جا کھل میں ہر ہفتہ ہفت روزہ ہوتی۔ تاکہ ۳۰۔ اب
پینچے میل سے اٹھاتی ہو سکے۔

نمبر ۱۶۔ اب لوکل جیکب آباد سے ہر ہفتہ ہفت
ہو کر جا کھل میں ہر ہفتہ ہفت روزہ ہوتی۔ تاکہ ۳۰۔ اب
پینچے میل سے اٹھاتی ہو سکے۔

نمبر ۱۷۔ اب لوکل جیکب آباد سے ہر ہفتہ ہفت
ہو کر جا کھل میں ہر ہفتہ ہفت روزہ ہوتی۔ تاکہ ۳۰۔ اب
پینچے میل سے اٹھاتی ہو سکے۔

نمبر ۱۸۔ اب لوکل جیکب آباد سے ہر ہفتہ ہفت
ہو کر جا کھل میں ہر ہفتہ ہفت روزہ ہوتی۔ تاکہ ۳۰۔ اب
پینچے میل سے اٹھاتی ہو سکے۔

گرفتار کر لئے گئے۔ ہزاروں لائسنس کیٹی اور سیٹی لائسنس کیٹی کے ذخائر اور ذخیر خلافت کیٹی کی تلاش ہو رہی ہے۔ سکریٹری ڈیڑھ گزیرہ غازیخان اوریت سرکی حدالکھٹا کے جیل میں کے دقت میں جن کے لیڈروں کو مختلف سرٹائیں دی گئی ہیں۔ ان کو ۳۰ دسمبر کو ڈیڑھ گزیرہ غازیخان کے جیل میں بھیجا گیا ہے۔ عدم تعاونی انگریز مسٹر مسٹر سٹوئس کو سنیوہ اور ۲۰ دسمبر اسٹوئس لڑتا رکھے گئے کی صبح کو کھلا دیوے سٹیشن پر حب کردہ امرت سر سے لاہور کو آ رہے تھے۔ گرفتار کر لیا گیا۔ ان کو لاہور جیل میں روک کر میجر ڈیڑھ گزیرہ غازیخان کے دوبرو تقریباً صبح چھ بجیں کیا گیا۔ اور ان کو داروغہ زید فخر ۱۰ اضافہ فوجدار دی دکھایا۔ اور بیانات کیا کہ ان کے مضامین مندرجہ ذیل میں کی بنا پر ان سے اس دفعہ کے مانت دس ہزار روپیہ کا چیک مندرجہ ذیل پانچ ہزار کی دو ضمانتوں کے کیوں نہ لیا جائے۔ موقوفہ مذکورہ سے ضمانت پر رہا ہونے سے انکار کر دیا۔ مقدمہ ۵ دسمبر کو دسٹرکٹ میجر ڈیڑھ گزیرہ غازیخان میں پیش ہوا تھا۔

لاہور ڈیڑھ گزیرہ غازیخان بنارس یکم دسمبر سے پیر کو یونیورسٹی میں ہڈو ڈھنگ ہندو یونیورسٹی کے معائنہ کی غرض سے تشریف لے گئے۔ جہاں انکا پرچوں خیر مقدم کیا گیا۔ ہزاروں سٹوئس نے طلبہ کو خطبہ کر کے کہا کہ پرنس آف ویلز کا خیر مقدم کریں۔ پنڈت ماموں نے ہزاروں سٹوئس کا شکریہ ادا کیا۔ اور حضور ملک معظم کے ساتھ غیر متزلزل وفاداری اور خلوص کا اظہار کیا۔

وائسرائے کی خدمت میں بنارس یکم دسمبر۔ وکٹوریہ میموریل کلکتہ کلکتہ ہزاروں سٹوئس کے پاس کلکتہ کے وکٹوریہ میموریل کے لئے حسب ذیل چیزیں موصول ہوئے۔ مہاراجہ صاحب سندھیا ۲ لاکھ روپے کا راجپور اور مہاراجہ صاحب ناگپور ایک ایک لاکھ روپیہ اور مہاراجہ صاحب جیپور ۵۰ ہزار روپیہ

دسمبر ہوئے سٹوئس کے لہجہ مائن پارتی بیگانہ اوراد ہو گئے۔ پرنس آف ویلز کا بیگانہ ۲ دسمبر پرنس ورو دی بیگانہ میں آیت ویلز بہار بیگانہ ہو کر جہاں اسٹیشن پر ادکانا بہت جوش و خروش کے ساتھ خیر مقدم کیا گیا۔ پرنس محمد کا جلوس شہر میں ہو کر ہال گڑھ کے قصر میں پہنچا۔ مہاراجہ صاحب بیگانہ اور پرنس محمد میں باہمی تبادلہ ملاقات کے مراسم نہایت شان و شوکت کے ساتھ ادا کئے گئے۔

جونی جی محل کو ۲۰ دسمبر کو لاہور سے برائے میں تحفہ الٹیا کے دیگر بندہ گاہوں کے محفل میں ۵۰ فیصدی سے ۲۰ فیصدی کی تحفہ کردی گئی ہے۔

پرتگال میں لندن ۳۰ نومبر کو کاسینے والی انقلاب کا خطرہ خبریں منظر ہیں۔ کہ پرتگال میں بالشرکی انقلاب کا خطرہ ہے۔ اول حکمرانی کے قتل، غیر ملکی مداخلت کے سوال کو بے نگاہ غور دیکھ رہی ہیں۔ یقین کیا جاتا ہے کہ فرانس، اٹلی اور ہسپانیہ مداخلت کے نگر میں ہیں۔

فرانسیسیوں کی پیرس یکم دسمبر سلیشیا سے واپسی فرانسیسیوں کی روانگی اس وقت نظر پر رہے زوروں پر ہے۔

قومی فوجوں کا تسخیر کی ایک رپورٹ منظر اور نہ میں داخلہ ہے۔ کہ ۱۷ نومبر کو ترکی فوجیں اور نہ میں داخل ہوئیں۔ میں ہزار ہشتائی ان کی آمد سے پہلے ہی اس خون سے زار ہو گئے۔ کہ وہ کالین کے رحم پر بھروسہ نہیں کر سکتے۔

دستا کے ہیں جس میں سلیشیا میں عیسائیوں کی مزدوری حفاظت کی گئی ہے۔ اس قانون کو منسوخ کر دیا گیا ہے۔ جس کے رد سے ان کی جائیداد کا جائیسواں حصہ ضائع کیا جاتا تھا۔ اور نوجوان خدمت کے لئے مذکور ملوثی کو دیا گیا۔ صراغاً غاخان کے سرکاخان کے فرزند جڑ غاخان فرزند پر چرمانہ کوہر اسٹریٹ لندن میں قتل کے ساتھ سٹوئس ٹیکل چلانے کی پاداش میں ۲۰ نومبر کو کیا گیا۔ جو ان کے علاوہ ان کا موجودہ ناخس منسوخ کر لیا گیا ہے۔ مزید برآں فیصلہ میں یہ بھی مرقوم ہے۔ کہ موجودہ ناخس کی میعاد گزرنے کے بعد دو سال تک انہیں اور کوئی ناخس لینے کی اجازت نہ دی جائے۔

انگورہ میں بالشویکی لندن ۲۱ نومبر دار سنا کا کار کا نفرنس منظر ہے کہ ماسکو کے ایک ہیام میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ روسیو چین غنیمت انگورہ روانہ ہونے والے ہیں۔ جہاں وہ اس کا نفرنس میں شرکت کریں گے۔ جس میں روسیو بالشویک ٹکی ایران ہندوستان افغانستان اور قفقازی سوویت بائیسڈے شریک ہونگے۔

برطانیہ اور فرانسیسی میں لندن ۳۰ نومبر۔ جرمنی جرمنی کے لئے وکسٹن سے نئی فسطا تاوان وصول کرنے کے متعلق جو چند جرمنی باہرین مالیات اور سابق وزرا لندن آئے ہیں۔ تاکہ وہ برطانوی دہریں دہریں سے تبادلہ خیالات کو کے معاملت کی کوئی موقوف صورت پیدا کریں۔ اس سے فرانس میں برطانیہ کے خلاف پھر ایک وجہ ناراضگی اور برہمی پیدا ہو گئی ہے۔ اس لئے کہ برطانیہ جرمنی کی اس فوجی تائید کرتا ہے۔ کہ جرمنی سے بجائے نقد کے سامان تجارت وصول کیا جائے۔

اداس کو عرض دیکر اس سے تاوان کی رقم حاصل کی جائے۔ یعنی معاملات کے لکھیے لندن ۳۰ نومبر۔

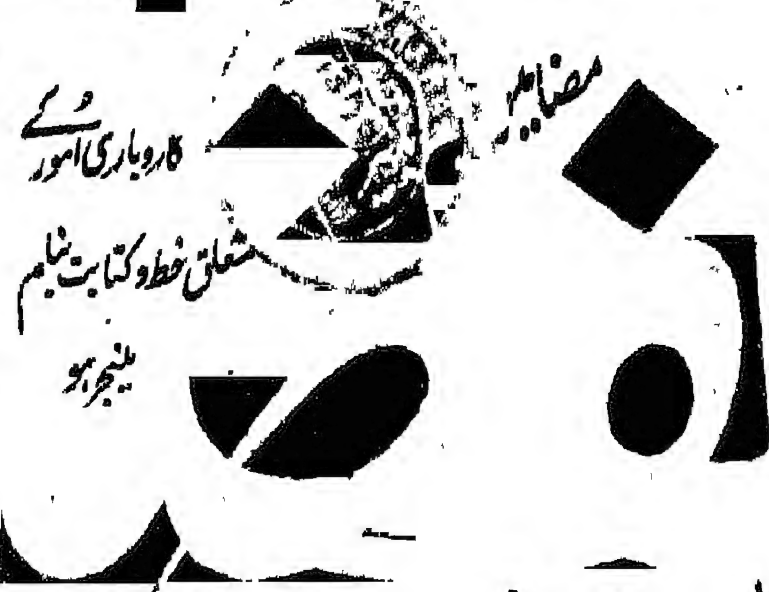
کے لئے کیٹی کا قتل و اشگلن کا ناظر ہے۔ کہ کیٹی مشرق بعیدہ کے پاس کردہ ریڈیویشن میں بے قرار دیا گیا ہے۔ کہ ایک کیٹی تحقیقات مامور کھائے۔ جو ایک سال کے اندر بدھت قیاد کے یہ بتائے گی۔ کہ چین کے حالات انتظام میں کتنی ترقی کی جاسکتی ہے۔ اور گورنمنٹ کو اپنے ملک میں اصلاحات ملتی کہ جس کے طرح املا دینی چاہو جن کے ذریعہ دلی خیر کے فیصلہ ہو

ALFAZUL QADIAN

جسٹریٹ ڈائری

وَيْلٌ لِّلَّذِينَ الْفَسَقُ فِي قُلُوبِهِمْ يَتَّبِعُونَ مَا يَشَاءُونَ لَّا تَرْحَمُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَهْدِيهِمْ سَبِيلًا
 دین کی نصرت کیلئے اہل ایمان پر ہے غصہ اُن کے لئے کہ ان کا مقام محفوظ ہے اب کیا وقت

دنیا میں یکسب ہی کیا پر دنیا نے اس کو قبول کیا لیکن خدا اس کو قبول کرے گا اور
 بڑے زور اور جلوں سے اُن کی سچائی ظاہر کر دے گا



ایڈیٹر: غلام نبی بی اسٹنٹ سہروردی محلہ

نمبر ۸۳۵

نمبر ۸۳۵
 دین کی نصرت کیلئے اہل ایمان پر ہے غصہ اُن کے لئے کہ ان کا مقام محفوظ ہے اب کیا وقت

نمبر ۸۳۵
 دین کی نصرت کیلئے اہل ایمان پر ہے غصہ اُن کے لئے کہ ان کا مقام محفوظ ہے اب کیا وقت

نمبر ۸۳۵
 دین کی نصرت کیلئے اہل ایمان پر ہے غصہ اُن کے لئے کہ ان کا مقام محفوظ ہے اب کیا وقت

اس کے ذریعے دے میں ہے طر اور خدا
 ہاں مگر یہ شرط ہے ہوس کی انھیں لائے
 بیسیوں بھنے تپتے ہیں جہن صدق میں
 میں نماز شوق اد اکروں مجھے فرمائیے
 اے سرور جان دوم اتمی الی بر ق فدا
 روغنہ اندس میں تھوڑی سی جگہ دوائیے
 رفعت چن چارم اسکے گہراؤ میں ہے
 دل کے لئے اندھوں کو یہ منظر کس طرح دکھائیے
 اکمل مہجور کی ہے عرض غیبی و جنید
 سے تپتے ہیں دھان کے لئے فرمائیے
 خادمہ دیار ہوں حاضر پیاشار ہوں
 اپنے مال جانک اسلام کے انصار ہوں

لفظ
 پیغام مجبور امام
 (چند روز کے لئے کوئی کیا تھا یہ نظم ہاں کھڑکھڑائی)
 شام کو پابوسی جاناں کی خاطر چائیے
 اور میرا شوق دل ان سے ذرا کھڑکھڑائیے
 اے کہ پردے لکھی ہیں تیری شمع جس کے
 تجھ پر سو سو جان سے قربان ہو ہو جائیے
 تجھ میں ہے ساری خوشی میرے دل نشاد کی
 کھائیے گزرم کا تو بھی تیرا کھائیے
 میری امیدوں کا جلوہ گاہ ہے تیرا مزار
 اک حیات ناز صبح و شام وہاں سے پائیے

مدینہ منورہ
 حضرت خلیفہ المس ثانی ایدہ اللہ کی طبیعت خدا کے فضل
 سے بھی ہے
 حضرت خلیفہ المس ثانی کی وفات گذشتہ پرچہ میں ملے
 پر انہوں نے احباب کے متعلق جو اعلان ملے ہوئے ہے
 وہ الگ بھی چھاپا گیا ہے۔ اور مختلف مقامات پر بھیجا
 گیا ہے۔ احباب اسکو اچھی طرح تقسیم کریں۔ اور جو
 لوگ نہ پڑھ سکتے ہوں۔ انھیں سنائیں
 جلد کا بروگرام انشاء اللہ عنقریب نیا کیا
 جائیگا۔ جس میں ہر دیکر کا نصف دن میں شامل کیا گیا
 ہے

ایام جلسہ میں جماعتیں کہاں کہاں صہرائی جائیں گی

میراں میں وہ فرست شائع کرنا ہوں جس سے احباب کے معلوم ہو جائیگا۔ کہ کون سی جماعتیں جلسہ سالانہ ۱۹۲۱ء کے ہفت روزہ دار اعلام میں صہرائی کریں گی۔ اور کون سی جماعتیں اندرون قیام جلسہ ہونگی۔ مگر یہی فرست شائع کرنے سے قبل میں ایک بات عرض کرنا ہوں۔ اور درودِ دل سے عرض کرنا ہوں۔ اور درودِ دل سے ہی نہیں۔ وہ عرض ہے کہ بہت سے لوگ سچا اپنی جماعتوں میں جلسہ سالانہ کے الگ الگ قیام کا یہی تلافی کرتے ہیں۔ کوئی اپنے واقفوں کے ان ٹھکانے کوئی جلسہ سالانہ کے قریب ہے۔ کہ ہر چند آدمیوں کو الگ الگ جگہ دی جائے۔ تو منہ نہیں چاہتا ہے۔ کہ میں اور میرے چند واقف و دوست کو علیحدہ گوشے میں۔ حالانکہ خود دل میں خور کرنا چاہتے ہیں۔ کہ اگر الگ الگ جگہ دی جائے۔ تو قطعاً ان کو کس قدر تکلیف کا سامنا ہو گا۔ ہر جگہ علیحدہ علیحدہ کارکن مقرر کرنا۔ پانی کے لئے سستے قہر کرنا۔ صفائی کے لئے ٹاکر نہ لگانے۔ وقت پر کھانا پہنچانا۔ کس قدر وقت طلب امر ہے۔ اس سلسلے میں خدا تعالیٰ کی یہ درخواست ہے۔ کہ کوئی شخص خواہ وہ کس قدر رتبہ کا ہی کیوں نہ ہو۔ اور خواہ اس کی ذات کیسی نازک کیوں نہ ہوں۔ اس سے انصاف ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں صہرائی کرے۔ اور بالکل الگ نہ صہرائی نہ درخواست کریں۔ گوانگ ٹھکانے میں لوگ چار بائی وغیرہ کا آرام پاتے ہیں۔ مگر ہم کو سخت وقت کا سامنا ہوتا ہے۔ اور یہ اسے بھی وحدت اور مساوات کے خلاف ہے۔ جہاں اور بھائی کبیر پر اکٹھے ہوتے ہیں۔ وہاں ایک شخص کا چارپائی کے لئے یا کسی اور آرام کے لئے الگ جگہ دینا ناانصافی کے بالکل خلاف ہے۔ اس لئے میں نہایت الحاح سے التجا کرتا ہوں۔ کہ ہر صاحب اپنی جماعت کے کمرہ میں صہرائی اس سے خرچ کی بھی کفایت ہوگی۔ اور ہم کو استقامت میں بھی بڑی آسانی ہوگی۔

اندرون قیام جلسہ سالانہ والی جماعتیں

- (۱) یو۔ پی۔ اور دھرم پور (۲) علاقہ دہلی۔ بلب گڑھ
- (۳) ضلع بہاولپور۔ مظفرنگر۔ دیوبند (۴) ضلع گورکھ پور
- درہنک (۵) ضلع حصار و کرنلی (۶) سندھ و بلوچستان
- (۷) ریاست حیدرآباد۔ مہوبہ۔ ندیماس۔ و صوبہ بمبئی (۸)
- ضلع ڈیرہ غازی خان۔ ضلع مظفر گڑھ (۹) ضلع شادور
- ضلع بنوں۔ ضلع میانوالی (۱۰) بنگال۔ بہار۔ اڑیسہ
- (۱۱) ضلع لاہور (۱۲) ضلع راولپنڈی۔ کیل پورہ۔ کوہاٹ
- (۱۳) سندھو۔ ڈیرہ بھڑی (۱۴) ہزارہ (۱۵) ضلع فیروز پور (۱۶) ڈیرہ اسماعیل خان (۱۷) کوہٹ (۱۸)

وہ جماعتیں جو دارالعلوم میں صہرائی کریں گی

جلسہ سالانہ

خدا تعالیٰ کے فضل کے باعث سالانہ

جلسہ ۲۶ - ۲۷ - ۲۸ - ۲۹ دسمبر کے

نصف طالع ہو گا۔ احباب خود شامل ہوں اور دوسروں کو ساتھ لانے کی کوشش کریں

- (۱۹) ضلع انیس
- دہلی پور (۲۰) ضلع شاہ پور۔ سرگودھا (۲۱) ضلع جھنگ
- (۲۲) ضلع گوردھار (۲۳) ضلع جہلم (۲۴) ریاستہائے
- پٹنہ۔ ناہیہ۔ کچھڑ۔ مالیر کوٹہ (۲۵) ضلع انبالہ۔ ضلع
- شمسہ (۲۶) ضلع پنج پورہ (۲۷) ضلع فٹنگری (۲۸) ضلع گوالیار
- (۲۹) ریاست کشمیر (۳۰) اودھ پور (۳۱) گجرات (۳۲) کالجیٹ

ضروری اطلاع

جن دوستوں کو حضرت خلیفۃ المسیح ثالثی علیہ السلام کی خواہش کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق پہنچ چکی ہے وہ مطلع رہیں کہ اس میں شامل ہونے کے آخری تاریخ ۱۵ دسمبر ۱۹۲۱ء ہے۔ ان کو چاہیے کہ اس تاریخ سے پہلے پہنچا دینی درخواست کیجیں۔ ورنہ وہ اس میں شامل نہ ہو سکیں گے۔ جو دوست درخواست کیجے میں ان کو درجہ اول بخیریت دینا چاہیے۔ اسلام خاکسار رحیم بخش

اخبار احمدیہ

چند دن پہلے۔ خاکسار نے حضرت اقدس کا ارتداد اعلان کیا۔ بدینہ اخبار الفضل احباب کو یاد دلایا تھا کہ اگر کوئی

کم از کم ایک شخص کو سال میں سلسلہ مایہ احدیہ میں داخل کرنے کی کوشش کرے۔ اس کے متعلق نہایت خوشی سے اعلان کرتا ہوں۔ کہ مسند جہاں دو ستوں کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس مبارک کام میں کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اسی کو قبول فرمادے۔ سالہ ان سے خوش ہو جائے۔ انہی یہ صرف ان دوستوں کے نام ہیں۔ جنہوں نے اپنی کوششوں کے متعلق خاکسار کو اطلاع دی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اور بھی بہت سے دوست ہونگے۔ جنہوں نے حضرت اقدس کے ارتداد پر عمل کیا ہو گا۔ اور وہ کامیاب ہوئے ہونگے۔ مگر ان کا علم نہ ہونے کی وجہ سے یہاں مذکور نہیں ہو سکا۔ ارطال صاحب مٹھی فرزند علی صاحب ابر جماعت فیروز پور ۲۔ جہاں احمد جان صاحب سکریٹری۔ ضلع فیروز پور ۳۔ مولوی الانجمن صاحب سکریٹری۔ بے ڈالی۔ ۴۔ میاں قذافی اللہ صاحب۔ سکریٹری۔ سنور والہام۔ خاکسار رحیم بخش۔

ناظرین انور غامد کہ جلسہ سالانہ یاد دہری نظارتوں یا صدر انجمن کے متعلق کاروبار کی بابت خبروات نہیں بھیجنا چاہیے۔ بجز اس کے کہ ان کے دفاتر کی کوئی اپنی شکایت ہو۔ کہ ان کے افسران نے توجہ نہ کی ہو۔ یا جوابی نہ دیا ہو۔ ایسی صورت میں بہتر یہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح

کذریہ افسر صاحب ڈاک بکھا جائے۔ میں بھی اپنے خط لکھنے پر افسر صاحب اک کو منتقل کر دوں گا۔ ناظر انور غامد قادیان برادر سرٹاٹ (عبد اللہ دین محمد) جعفر

ضروری اطلاع

نیو اورلی ایس میں احمدیہ انجمنی کھولے ہوئے تھے۔ ایک جادو سے گر کر چار میں۔ اور وہ اکثر دلی کی رائے ہے۔ کہ ایک لمبا عرصہ وہ کام کر سکیں گے۔ لہذا کوئی صاحب کار و بار کے متعلق نا اطلاع ٹالی ان سے خط و کتابت نہ کریں

محمد صادق عفا اللہ عنہ
از امریکہ یکم دسمبر ۱۹۲۱ء

الفضل

ماہنامہ دارالامان - ۱۲ دسمبر ۱۹۲۱ء

غیر مسلمین کا حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق

غیر مسلمین اس سب سے خدا اور نبی کے جذبات کے تحت حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے خلاف جس قدر محنت اور دل آزار الفاظ استعمال کئے اور آپ کے خلاف کچھ جو کچھ لیاں دیں۔ ان کی کوئی حد ہی نہیں۔ لیکن نہایت ہی رنج اور افسوس کا مقام ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی مخالفت کی وجہ سے ان لوگوں کے دلوں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عزت اور وقعت بھی نکل گئی ہے۔ آپ کے صریح اور قطعی ارشادات اور احکام کی خلاف ورزی کرنا اور تقابلی خیالات اور خواہشات کو ان پر ترجیح دینا تو معمولی بات سمجھتے ہی ہیں۔ جیسا کہ ان کا غیر محدود کے ان اپنی روکیوں کی شادی کرنا اور گورنمنٹ کی مخالفت کے لئے تحریک سوادشی میں شامل ہونا ظاہر کرتا ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تعظیمی الفاظ میں ذکر کرنا بھی انہیں گوارا نہیں ہوا وہ ایسے دھوکے پھیکے طریق سے آپ کا نام لیتے ہیں کہ ان کے احمق ہونے کے دعویٰ پر حیرت آتی ہے اگر یہ لوگ ہر ایک کو مخاطب کرتے ہوئے ہی طوطی اختیار کرتے۔ تو خیال کیا جاسکتا تھا کہ آزادی کی ترنگ میں انہوں نے یہاں تک قدم بڑھا لیا ہے کہ کسی کے لئے بھی خواہ ان کے لئے وہ کیسا ہی قابل ادب و تعظیم ہو۔ تعظیمی الفاظ استعمال کرنا انہیں گوارا نہیں۔ اور وہ اپنے کسی معزز اور محکم کی عزت کرنا آزادی کے خلاف سمجھتے ہیں۔ لیکن جو کچھ انہیں ہے اور وہ ان لوگوں کا جن کی حقیقت حضرت مسیح موعود کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں ہے۔ بسے چوڑے تعظیمی

الفاظ میں ذکر کرتے ہیں۔ اور انہیں وہ خطاب دیتے ہیں۔ جن کے وہ قطعاً مستحق نہیں ہوتے۔ اس لئے سراسر اس کے کیا کھا جاسکتا ہے کہ ان کے دلوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اتنی ہی عزت و توقیر نہیں رہی۔ یعنی دوسرے لوگوں کی ہے۔ قبل ازیں کئی دفعہ لکھا گیا ہے کہ غیر مسلمین نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کسی بھی بات کی۔ اور آپ کا ذکر کیسے، اہل غلو کے کرتے ہیں اسی قسم کی ایک بالکل تازہ مثال یہ ہے۔ جو تافہی اہل صحابہ کی سند چڑھیں پھر میں ناظرین پر پیش کرتے ہیں۔ ۱۲ دسمبر کے یہاں صلیح میں ایک مضمون چھپا ہے۔ جس کا عنوان ہے۔ "ماترہ صادق علی اور مولیٰ غلام سل کا سکالہ" نام و مکالمہ ہے۔ مگر پھر صرف اپنا چھاپا ہے۔ اس مضمون میں محمد یمن داؤدی جسے سید محمد سرور شاہ صاحب داؤدی پاگل کہا کرتے ہیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح کے مقابلہ میں اپنا الہام امیر المؤمنین محمد یمن پیش کرتے ہیں اور اسے علیحدہ ہر جگہ ہے۔ اور جسے مذکور دنیوی وجاہت مائل ہے۔ اور دنیوی معلومات و علوم تقلید و عقیدہ سے ناواقف اور فہم قرآن و حدیث سے ناواقف ہے۔ تو لکھا ہے۔

حضرت مولیٰ محمد یمن صاحب داؤدی اور پاکوں کے سردار حضرت احمد شہار سیدنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام من رب العالمین کو بعض تیز زبانی صاحب "تیز زبانی صاحب" سے یاد کیا ہے۔ جس سے ان غیر مسلمین لوگوں کی قلبی حالت ظاہر ہو رہی ہے۔ یہاں نبی اور غیر نبی کا سوال نہیں میں دیکھتا ہوں۔ اگر تم لوگ سچے دل سے اس ذاتِ علامۃ کو راجعے مالکِ ارض و سما۔ اہتِ معنی و امانتِ اؤ جس کو یدک اللہ من عرشہ سے سرفراز کیا اور جس کی نسبت ارشاد ہوتا ہے۔ کہ آسمان سے کئی تخت اترے۔ مگر تیرا تخت سب سے اوجہا گیا اور خدا ان قدمی کے ملاوۃ ختمت علیہا کل دفعۃ۔ محمد ہی ملتے۔ بلکہ میں کہتا ہوں ایک مجتہد ہی جانتے تو اس بے ادبی سے نام نہ لیتے۔ کیا یہ العصرین خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کوئی مسلمان

"قرشی صاحب" کہتا ہے۔ عادت ظاہر ہے کہ دلوں کو ایمان اٹھ گیا ہے۔ ورد کیا وجہ ہے کہ اس شخص کو جو خدا کی قسم اس مقدس و مطہر خاک پا کے ایک ذرہ بڑا بھی حیثیت و وقعت نہیں رکھتا۔ حضرت امیر ایدہ اللہ تعالیٰ نے لکھا ہے۔ اور حضرت اقدس مسیح موعود کو محض "میرزا صاحب" ہی لکھا ہے۔ جو صرف جناب ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب کو ہی کہہ سکتے ہیں۔ بلکہ کلمے اڑے بعض منہل نمونوں والے بھی کہلاتے ہیں۔ آخر کچھ تو غیرت ہونی چاہیے۔ کہ حفظ مراتب مذکورہ زبانی پھر یہ لوگ کہتے ہیں ہمیں فاسق بنایا جاتا ہے کسی سر بھرا ہے۔ جو بنائے انسان آپ اپنے عملوں سے فاسق اور زندقہ بنتا ہے اس طول طویل مضمون میں ہے کیا؟ پشوا لوی صاحب لکھتے ہیں۔ "تیسرے باہن حصہ پنجم صفحہ ۱۳۸ پر جو عبارت دی ہے۔

"نبی کے حقیقی معنوں پر خدا نہیں کی گئی۔ نبی کے معنی صرف یہ ہیں۔ کہ خدا سے بذریعہ نبی خبر پانچ والا ہو۔ اور صرف مکالمہ و مخاطبہ الہیہ سے مشرف ہو۔ شریعت کا لانا اس کے لئے ضروری نہیں۔ اور نہ ضروری ہے۔ کہ صاحب شریعت رسول کا قیام نہ ہو۔"

اس میں مسیح موعود رافضی ہے۔ کہ آپ نے یہ تعریف نبوت کی۔ کیونکہ میں صاحب سب کے داں نبی کے معنی نبوی معنوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔

بریں عقل و دانش بنیاد گریست۔ بند و ان کبھی عقل سے بھی کام لیا کرو۔ مسیح علیہ السلام تو حق کی عبادت کی بادشاہ میں جانی رہتی ہے۔ تم کہتے ہو کہ یہ لغوی معنی بتاتے ہیں! اچھا اگر یہ لغوی معنی ہیں۔ تو اس کا کیا مطلب۔ کہ شریعت کا لانا اس کے لئے ضروری نہیں۔ مطلب یہ ہوا۔ کہ اگر شریعت لے آئے۔ تو کچھ ہرج بھی نہیں۔ تو کیا جو شخص شرف مکالمہ و مخاطبہ الہیہ سے مشرف ہو۔ وہ شریعت بھی اپنے ساتھ پیش کرے۔ اور اپنے دعوے میں ہادق ہو۔ تو بھی اسے لغوی نبی ہی کہو گے۔ ان معنوں میں تو حضرت موسیٰ بھی لغوی نبی ہوتے۔ سوچو کہ یہ کہتے کیا کہنا یا۔ اگر کچھ ملے ہے۔ تو اوہ مقابل میں اور پیش کرو اس کا جواب اور

اپنے ساتھ اپنے حضرت میرا یہ ہندو اور ان کے حضرت مکر
بشارت احمد صاحب کو ملاو۔ اور کچھ لوگ جو مکر کی خدمت
ہے۔ تو شیخ صاحب کو شوق و شوق کی خدمات حاصل کر
اور بناؤ۔ کہ اس عبادت میں انہی سے جو کچھ بیان ہو سکے۔ جبکہ
ساتھ دوسرا خط لکھا دی ہیں۔ شریعت کا لانا صاحب شریعت
رسول کا قبیح نہ ہونا ضروری نہیں۔ یعنی اگر ہو تو کچھ مہج
نہیں۔ (اکمل)

درس ہفتہ

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی علیہ السلام

مذمت سے اجاب کام کی خواہش تھی۔ اور اس خواہش کی
بڑے زور سے پیش کرتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی
آیہ اللہ تعالیٰ کا درس قرآن کریم مفصل شائع کیا جائے۔
چونکہ اخبار الفضل کا موجودہ حجم درس قرآن کریم کو ایسے
رنگ میں شائع کرنے کا سہل نہ ہو سکتا تھا کہ اوراق درس
غیر ہر کے جمع کئے جاسکتے۔ اس لیے سال حال
میں اعلان کیا گیا کہ درس بطور ضمیمہ اخبار شائع کیا جاتا
ہے۔ بشرطیکہ ضمیمہ کے متنی نویدار مہینا ہو جائیں
کہ طبع پورا ہو سکے۔ اس پر اگرچہ کئی اجاب بے خوشی کا
اظہار کیا۔ اور ضمیمہ کی خریداری پر آمادگی ظاہر کی۔ لیکن
اکثر اجاب کی یہ رائے تھی۔ کہ درس قرآن الگ کتاب
کی شکل میں شائع ہو۔ اور اس طرح یہ سلسلہ مسلسل جاری
رکھا جائے۔ آخر اسی تجویز کو مفید اور مناسب سمجھ کر اس
سال حضرت خلیفۃ المسیح ثانی علیہ السلام نے سورۃ النور
سے جو درس قرآن کریم دیا۔ ایک سو صفحوں کی جلد میں شائع
کیا گیا ہے۔ یہ درس جس قدر مفصل ہے۔ اس کا اندازہ
اس بات سے لگایا جاسکتا ہے۔ کہ سورۃ النور کے صرف
تورک کی تفسیر ۹ صفحات پر آئی ہے۔
یہ نہ اتنا ہی کا خاص فضل ہے۔ کہ سورۃ النور کے
آیتہ استغاثہ کی وجہ سے ہمارے سلسلہ سے خاص تعلق

رکھتی ہے۔ درس قرآن کریم شائع ہونا شروع ہوا ہے
اس آیت کی تفسیر میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے سلسلہ فضائل
پر بہ نظر نگاہ میں رہ کر شائع کیا ہے۔ اس کے علاوہ اس آیت
میں۔ روحانی تمدنی اور معاشرتی امور کے متعلق جو نہایت
اور ضروری احکام ہیں۔ انکی حیثیت اور غلبہ بڑی وضاحت
ثابت کی گئی ہے۔ اور ان کے عظیم الشان فائدہ بیان
کئے گئے ہیں۔
ہم پورے ذوق کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ اجاب اس تفسیر
کو پڑھ کر صرف تلامذہ محض نظر ہو گئے۔ بلکہ انہیں ایسے طریق
معلوم ہو جائینگے۔ جن پر عمل کیسے وہ دنیا میں ہی کی جتنی زندگی
مائل کر سکتے ہیں۔

چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی علیہ السلام نے اس سورۃ
میں جو احکام بیان کیے ہیں۔ ان کا ذکر نہ کرنا اور ان پر
عمل کرنے کی اپنی جماعت کو خاص طور پر تاکید فرمائی ہے۔
اور اس پر بہت زور دیا ہے۔ اس لیے اجاب کو چاہیے کہ اس
تفسیر القرآن کو فوراً مد گالیں۔ اور نہ صرف خود پڑھیں بلکہ
اجاب میں درس کے طور پر سنائیں۔ اور چونکہ اس میں حور و
کے متعلق بھی خاص احکام بیان کیے ہیں۔ اس لیے انہیں
بھی پڑھائیں اور سنائیں۔
نکھائی۔ چھپائی اور کافذ کے متعلق حتی الامکان کوشش
کی گئی ہے کہ عمدہ ہو۔ قیمت ایک روپیہ ہے۔ اجاب ایڈیٹر
الفضل سے طلب فرمائیں۔

اسلام نے دعا پر
مستمر گاندھی کی پارتھنا دور رہا ہے۔ انتہائی
اور مذہب پر گز نہیں دیا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی
بتایا ہے۔ کہ دعا کا قبول ہونا خدا کی اپنی مرضی اور نشانہ
پر منحصر ہے۔ اور کسی کو یہ کہنے کا حق نہیں کہ خدا اس کی
فلاں دعا ضروری منظور کرے۔ کیونکہ ہر کام میں نہیں بلکہ
حکم ہے۔ اور حکم سے اس قسم کا مطالبہ کر فلاح ادب
و انسانیت کا۔ پھر خدا تعالیٰ کا حکم اتنا وسیع ہے۔ کہ
انسان کے خیال میں بھی نہیں آسکتا۔ لیکن ہے۔ جو بات
انسان اپنے لیے مفید سمجھتا ہو۔ وہ دراصل اس کے
لئے مضر اور نقصان رساں ہو۔

اس زمانہ میں عام لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ گاندھی صاحب کا
دعا ہی کہ ایک سچے فرائض رکھتے ہیں۔ اور جو اس کے مخالف
ہیں۔ وہ ایسے خیالات رکھتے ہیں۔ جو اسے ظاہر ہو سکے کہ
انہوں نے خود دعا کی حقیقت سے آگاہ نہ ہو خدا تعالیٰ کی نشان
سے واقف۔

اس وقت ہندوستان میں مسٹر گاندھی جو ایک خاص چھوٹے
رکھتے ہیں۔ اور جنہیں مذہبی حلقوں کے بھی خاص مدد دیا جاتا
ہے۔ کبھی کبھی اپنی تقریروں اور تقریریں میں یہ اصرار کرتا ہے
کہ دعا کا ذکر کیا کرتے ہیں۔ حال میں انہوں نے فسادات میں کے
ایام میں بہت (خدا کی) رکھنے کی وجہ سے اسے چھوٹے
"انکار کیسے" اتالی شاعری کے لئے مجھے بہت کی گئی
اگر مجھے اپنے آپ کو انسانوں کے انہوں نے کئے جانے
کے لئے ان کے والدین کا چھوٹے۔ اور وقت تک کبری
پر اصرار (دعا) لکھی جائے۔ مجھے کھلے پیٹ سے
انکار کہہ کے اپنے آپ کو پرانا کہے والدین چاہیے۔

(پرتاب ۲۰۰۰ روبر)

پارتھنا قبول کرنے کا طریق ممکن ہے۔ اس درم میں ہو۔
جس پر وہ سونے کا مسٹر گاندھی کو دعویٰ ہے۔ لیکن ہم تو یہی کہتے
کہ عدم شادان۔ تو یہ مصلحت اور بائیکاٹ کے گڑہ ہوا ہے جس
میں کہ وہ ہر گز مانس لیتے ہیں۔ انہیں یہاں بتایا ہے کہ پرانے
بھی وہ اسی طریق سے اپنا کہنا سنو نا چاہتے ہیں۔ جس طرح بانی
حکمرانوں سے۔

فسادات کے رک جانے پر غالباً انہوں نے سمجھا ہو گا کہ مریض
انکے کھانے کی شرائط کرنے کی وجہ سے اپنی پارتھنا قبول کرنے
کے ایسا کہ ہے۔ اگر ان کا یہ کام باطل ہے تو کیا وہ گزشتہ
مقابلہ کے بجائے سب گزشتہ کے لئے اسی طریق سے پارتھنا
کرنے کا تجربہ کرینگے۔

مستمر گاندھی کا ایک چھوٹا
میں یہ بتاتے ہوئے کہ کبھی
جھوٹ نہیں بولتے کہتے ہیں۔
بد جان و جھگڑے سے جھوٹ بولا ہی نہیں جاسکتا ایک بار
اپنے بزرگ پانی کو دھوکہ دینے کے لئے میرے ہاتھ پر
جھوٹ بولا تھا۔ (پرتاب ۲۰۰۰ روبر)

میں نے اس وقت تک نہیں دیکھا کہ کسی نے دعا کی حقیقت سے آگاہ نہ ہو خدا تعالیٰ کی نشان سے واقف نہ ہو۔

خطبہ جمعہ

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

(فرمودہ - ۱۲ دسمبر ۱۹۳۱ء)

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

بھائیوں! چار دنوں سے نرسے کی وجہ سے خلق میں درد کی شکایت ہے۔ اس مسئلے میں بلند آواز سے اور ایسی آواز سے جو سب تک پہنچ سکے۔ آج بول نہیں سکتا۔ اگر جن اصحاب کو جگہ مل سکے۔ قریب آجائیں۔

ایفاء وعدہ

مفسر جلیبہ | مجھے جلسہ سالانہ کے منتظم کی طرف سے سالانہ کارنامہ ایک دفعہ ملتا تھا۔ جس کو دو مہینے کا کام تھا۔ اس میں جہاں یہ درخواست کی گئی تھی۔ کہ میں یہاں کے اصحاب کے پاس سفارش کروں۔ کہ وہ جلسہ کے کاموں میں پورے طور پر مدد دیں۔ اور اپنی خدمات پیش کریں۔ وہاں ایک یہ بات بھی کہی تھی۔ کہ قادیان کے لوگوں نے جلسہ کی افانت اور درجے کے لئے بہت سے وعدے کئے ہوئے ہیں۔ مگر بعض نے ذرا بہت لے ابھی تک پورے نہیں کئے۔ ان کو میں سفارش کروں۔ کہ پورے کر دیں۔ تاکہ جلسہ کے لئے جو سامان منگوانا ضروری ہے۔ منگوا یا جائے۔ میں نے ایک ذاتی غرض اور ذاتی فائدہ کی وجہ سے اس امر کو اس وقت نہیں بیان کیا تھا۔ جبکہ جلسہ کی افانت اور امداد کے لئے تحریک کی تھی۔ اور وہ ذاتی فائدہ اور غرض یہ تھی کہ میں نے بھی وعدہ کیا تھا۔ جو اس وقت تک پورا نہیں کیا تھا۔ اسلئے شرم آتی تھی۔ کہ میں دوسروں کو ایسے لاکھوں کہوں جب تک خود نہ کروں۔ مگر اب جو تک میں اپنا وعدہ پورا کر چکا ہوں۔ اس لئے وہ بات آپ لوگوں سے کہنا چاہتا ہوں۔ جو خود کر چکا ہوں۔ اس سے پہلے میں اس بات سے قنوط تھا کہ یہ تقویٰ مالا تقویٰوں جو بات غرضوں کی اس کے متعلق آپ لوگوں کو کیا فرمایا کروں۔ مگر اب جو خدا نے مجھے توفیق دی ہے۔ اس میں اسے پورا کر چکا ہوں۔ اسلئے آپ لوگوں

بھی کہتا ہوں۔ کہ وعدہ کو خدا تعالیٰ نے بہت قیمتی چیز قرار دیا ہے۔ اور وعدہ کا ایفاء بہت ضروری رکھا ہے۔ اگر ہم وعدے کئے ہیں۔ وہ پورا کریں۔

وعدہ کرنا آسان اور اس میں حانت ہوں۔ کہ وعدہ پورا کرنا مشکل ہے۔ کرنے کے وقت کئی آوی بہت اور حالات سے بڑا دوبرات دکھاتے ہیں۔ اور اگر ان کی نیت پورا نہ ہو سکی ہوئی ہے۔ یہاں کوئی نہیں ہوتی۔ تو میں سمجھتا ہوں۔ یہ بھی ایک نیکی ہے۔ کہ اس سے ایک شخص بھی پیدا ہو جائے۔ کہ جب بار بار انسان وعدہ کرتا ہے۔ تو بار بار اسے پورا نہیں کر سکتا۔ اور جب بار بار پورا نہیں کر سکتا۔ تو وعدہ کی اہمیت اور قداس کے دل میں نہیں رہتی۔

ایسے حالات میں میں جانتا ہوں۔ کہ ایسے ہی لوگ ہونگے۔ جن کے لئے اب وعدہ پورا کرنا مشکل ہو گا۔ مگر میں جانتا ہوں کہ اس غلطی کی اصلاح بھی اسی طرح ہو سکتی ہے۔ کہ وعدہ پورا کیا جائے۔ کیونکہ ایک دفعہ جب تکلیف اٹھا کر کوئی شخص وعدہ پورا کر لے۔ تو دوسری دفعہ غلط نہ ہو گا۔ کہ وہی وعدہ کروں۔ جو پورا کر سکوں۔ پس میں ان لوگوں کو کہتا ہوں۔ کہ وعدہ کے متعلق وعدے کئے ہیں۔ یاد رکھنا ہوں۔ کہ اپنے وعدے پورے کریں۔

قادیان کے | میں منتظم صاحب سے اس بات لوگوں کے واسطے میں متفق نہیں ہوں۔ کہ قادیان کو ایک وفد کر کے اسے پورا کرنے میں سستی کو تے ہیں۔ میرا خیال ہے۔ کہ قادیان کے لوگ چند دن کے وعدوں اور امن کی افانتیں بہت فرما رہے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ کئی جماعت قادیان میں ہے۔ اتنی اور کسی شہر میں نہیں ہے۔ یہاں قریباً اوائی ہزار احمدی ہیں۔ اتنی جماعت کسی اور شہر میں نہیں ہے۔ اور کوئی قصبہ آپ نہیں ہے۔ جہاں اتنی جماعت اکٹھی ہو سب کر مومن کا مذہب لگا کر خدمت لگا اس تعداد کو مل کر رکھنا چاہیے۔ اگر کسی جگہ دوسروں سے دس گزوری دکھاتے ہیں۔ تو اسی نسبت سے یہاں دس سو میں گزوری ہو سکتی ہے۔ قادیان کی کثرت معلوم نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ یہاں آبادی کی بھی قوت کثرت ہے۔ کسی اور جگہ اس ایک گروہ پر۔ اور یہاں پچاس تو جمع کی بات نہیں

کیونکہ جہاں تک گروہی۔ وہاں تک تعداد دس ہے۔ اور جہاں تک گروہی۔ وہاں تک تعداد اڑائی ہزار ہے۔ پس اس نسبت کو دیکھنا چاہیے۔ اور اس کے مطابق میں تو کہتا ہوں کہ یہاں کے لوگ ایسا مادہ زمانی میں دوسروں سے بہت بڑے ہوئے ہیں۔ کیا ہم منزل مقصود | اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ جہاں انہوں نے پورے ہوئے ہیں۔ وہاں پہنچ گئے ہیں۔ کیونکہ چار مہینوں میں انہوں نے دیکھ لیا ہے۔ جو میں ان کے متعلق خیال رکھتا ہوں۔ بات یہ ہے۔ کہ رقم اس مقام پر ابھی نہیں چھوڑی تھیں۔ پھر چھوڑا جائے۔ اور نہ میں نے وہ دستہ لے کر کیا ہے۔ جو مجھے کرنا ہے۔ تنہا۔ اس کے بھی اور میرے آگے بھی بہت وسیع دستہ ہے۔ جسے عبور کرنا ہے۔ اسلئے خوشی اور مسرت کا وہی موقع ہو گا۔ جب ہم اس جگہ پہنچ جائیں گے۔ جہاں ہم پہنچنا۔ دیکھ کر ایک حسیاتی ایک ہودی سے کم نہ ہو۔ مگر یہ اس کے لئے خوشی کا مقام نہیں۔ اسی طرح ایک ہند ایک دہریہ سے کم گنہگار ہے۔ مگر گیارہ خوش ہو گئے۔ کہ قابل ہے۔ پھر خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ مسافرین جہنم کے دلی درمیں ہو گئے۔ کیا اور بکے وعدہ والا جہنمی خوش ہو سکے۔ اسی طرح قادیان والوں کو جو سستی ترقی حاصل ہے۔ یہ خوشی کا وجہ نہیں ہو سکتی۔ اور جہاں بچہ دوسروں کے مقابلہ میں ان کے نسبتی درجہ سے نکالنا نہیں دیا اس سے بھی نکالنا نہیں۔ کہ ابھی ان کے سامنے بہت سہارے ہیں۔ جو عبور کرنا ہے۔ اور اسی کی طرف بچھنے خطوط میں میں نے توجہ دلائی ہے۔

سلسلہ خطبات کا مدعا

میں اس سلسلہ مضمون کو تو اس وقت بیان نہیں کر سکتا۔ کیونکہ جب تک کہ یہاں میرے متعلق میں دردی۔ اس لئے زیادہ بول نہیں سکتا۔ البتہ خلافت سائنسوں کو میرا مقصد اور مدعا ان خطبات سے کیا ہے۔ بیان شدہ مضمون کا خلاصہ | اس نے انکے جو کچھ بیان کیا۔ اس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ یہاں جو لوگ آئے ہیں۔ دین کی خدمت کیلئے آئے ہیں۔ اور اشاعت اسلام کی غرض سے آئے ہیں۔ وہ خدمت خواہ ہیں۔ رنگ میں ہیں۔ یا دنیاوی رنگ ہیں۔ مثلاً مسجد میں ناکھٹے جو لوگ آئے ہیں۔ انہیں گرم دینی دنیا یا ایک کام ہے۔ مگر تم نہیں کہہ سکتے۔ کہ یہ کام کتنا دنیاوی کام کرنا ہے۔ جو کچھ وہ لاکھ بے بدہ بانی سے۔ اور اس کام کو مذہبی ادبی کام ہے۔ پھر میں ان کو رکھنا بھی ادبی کام ہے۔ پھر میں ان کیلئے استقلال بتا رہا ہوں۔ وہ یہ کہ نہ تو ان کا کام ہو گا۔ نہ احمق کیلئے۔ یہ بھی دنیاوی ہے۔ مگر پھر میں نہیں کہہ سکتے۔ یہ دنیاوی کام ہے۔

صحابی جگہوں | صحابہ کرام کی جگہوں کے لئے جاتے تھے۔
کی طرف | تو ان کو ان کے ہاتھ میں ہوتی تھی۔

جسائی چیز تھی۔ مگر بار بار بچے چھوڑ جاتے تھے۔ یہ بھی
جسائی چیزیں تھیں۔ اور جس چیز کے لئے لڑتے تھے۔ وہ
بھی جسائی تھی۔ ایمان نہ تھا۔ بلکہ مسلمانوں کی جان تھی۔
اگر حضرت ابو بکر اسے جاتے تو کیا اگلا کیا کرتا رہتا۔ یا
اگر حضرت عمر اسے جاتے۔ تو ان کا ایمان ضائع ہو جاتا۔
نہیں۔ لیکن ان کی جان چلی جاتی۔ کار مسلمانوں کے ایمان
کو چھین نہیں سکتے تھے۔ البتہ جانیں نکال سکتے تھے۔ لہذا
مسلمانوں کے گھروں کھیتوں۔ اور بھروسوں کو مٹانا چاہتے تھے
اور یہ سب چیزیں جسائی تھیں۔ مگر کیا کہہ سکتے ہیں۔ کہ صاحب
سات آٹھ سال دنیاوی فتنوں کے لئے نکلا دے دیتے رہے۔
جنگ در اور اس کس ات کے لئے کی گئی۔ کیا اسی لئے نہیں
کہ مسلمانوں کے گھر۔ مسلمانوں کے کھیت۔ اور مسلمانوں کی
جانیں بچائیں۔ اس سے زیادہ کفار اور کفری کیا سکتے
تھے۔ کیا وہ قرآن چھین کر لے جاسکتے تھے۔ یا ایمان اٹھا
لے جاسکتے تھے۔ ان چیزوں کا لئے ایمان کی حفاظت
سے باہر تھا۔ اور اگر جن چیزوں کی حفاظت کی جاتی تھی۔
وہ جسائی تھیں۔ مگر ایمان پانی کی طرح ہے۔ اور جس طرح
پانی برتن میں ٹھہرتا ہے۔ اسی طرح ایمان سونوں کے قندیل
ٹھہرتا ہے۔ اور جو سونوں کا بھانا اگر وہ جسائی کام ہے۔ مگر وہ
ہے۔ کیونکہ ایمان سونوں کے قلب کے بغیر نہیں رہ سکتا۔
اسی طرح یہاں کے کام جو بظاہر دنیاوی معلوم تھے۔
قادیان کا | مشافہہ ہے۔ جس میں لوگ اپنے فائدہ
ہائی سکول | کے لئے علم پڑھتے ہیں۔ ہسپتال ہے۔ لوگ
اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ یہ اور اسی طرح دوسرے کام
ایک دنیاوی رنگ دکھتے ہیں۔ مگر یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ یہ
دنیاوی ہیں۔ کیونکہ ان کی طرف دین ہے۔ اور بالواسطہ دین
کا اثر ڈالتا ہے۔ مثلاً مدرسہ میں جو تعلیم دی جاتی ہے۔ اس کا
نہیہ نہیں۔ کہ لوگ دین حاصل کریں۔ مگر جب بچہ کے دل
میں یہ خیال آتا ہے۔ کہ اسے اس لئے کھوئے جدا کر کے
ایک ایسے گاؤں میں جو ایک تھک ہے۔ چھوڑ دیا ہے کہ وہ
دینا بنے۔ تو یہ خیال بہت قیمتی خیال ہے۔ پھر جب
دوسرے اس کی فکر ایسی چکھوں پڑتی ہے۔ جہاں خدا کا

رسول اور ماحول رہتا تھا۔ اور پھر جب وہ دیکھتا ہے۔ کہ
چکھو جو بالکل غیر آباد وہ جنگل تھی۔ اس کے متعلق خدا کے
فرستادہ نے جو خبر دی تھی۔ کہ دور تک آباد ہو جائیگی۔
پڑی ہو رہی ہے۔ تو اس پر خاص اثر ہوتا ہے۔ پھر اس کے
کان میں آواز آتی ہے۔ کہ تمام دنیا کے ساتھ اسلام کی جنگ
شروع ہے۔ اور یہ آواز گھر میں اس خدمت کے ساتھ وہ
نہیں سن سکتا تھا۔ ان حالات میں اگر وہ ایک منصف
دین کا نہیں سکتے۔ تو بھی ایک ایسی روح آہستہ آہستہ
اس میں پیدا ہو رہی ہے۔ جو آج نہیں توکل ضرور کا مٹتی
لیکن اگر مدرسہ کو چھوڑ دو۔ تو یہ روح لمبا میٹ ہو جائیگی
گریہ جو کچھ میں نے بتا دیا ہے۔ اونی حالت کو مد نظر رکھ کر بتایا
ہے۔ درندہ سکول میں دینی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ لوگ
دوسرے سنتے ہیں۔ جب میں درس دیتا ہوں تو لوگ میرا دوسرا
سنتے ہیں۔ اور اب میں لے لو کہ مقرر کر دیا ہوا ہے۔ پھر
مختلف چکھو۔ غلط سنتے ہیں۔ اور دینی باتیں ان کے کانوں
میں پڑتی رہتی ہے۔

در مدرسہ احمدیہ | اسی طرح مدرسہ احمدیہ ہے۔ اس میں
طرب۔ فلسفہ پڑھ لیا۔ اور بالواسطہ دین کی تعلیم بھی حاصل
کری۔ لیکن اگر غرض ملازمت ہی ہو۔ تو بھی اگر اس کام کو
چھوڑ دیا جائے۔ تو دین کی حفاظت کہنے دے کون ہو گا
ہو سکتا ہے۔ کہ عربی پڑھنے کہنے۔ قرآن کا ترجمہ پڑھ
لینے اور دوسرے علوم حاصل کر لینے کے بعد کوئی
ملازمت کرے۔ لیکن اگر اس حالت کو مٹا دو۔ تو پھر کون
دین کی حفاظت کرے گا۔ کیونکہ ان ہی میں سے ایسے ہی تھے
ہیں۔ جو دین کی خدمت کرتے ہیں۔ تو گو یہ دنیاوی کام ہو۔ مگر
اصل میں دینی ہے۔

غرض یہاں کے جتنے کام میں سارے کے سارے حق
کہہ رہے دینا۔ تجارت نہایت کرنا بھی دینی کام ہی ہے۔
کیونکہ ان کے خیال میں بھی دین کی طاقت کو فائدہ پہنچتا ہے
دینی اور دنیاوی | پس دینی اور دنیاوی کام میں فرق
کا سمجھنا ضروری ہے۔ کیا جاسکتا ہے۔ تو اس کی وجہ کہ وہ
تمام دنیاوی کام میں سے بالواسطہ یا بالواسطہ اسلام کو فائدہ
پہنچے۔ وہ دینی ہے۔ اور دنیاوی وہ ہے جو صرف اپنی ذات
کو فائدہ پہنچا دے اور دین میں اس کو کوئی اثر نہ پڑے۔

قادیان والوں | میں نے بتا دیا تھا۔ کہ ایک
کے کام میں لوگ دینی کام کے لئے یہاں
آئے ہیں۔ اور وہ سب کسی نہ کسی رنگ میں دینی
کام کرتے ہیں۔ دینہ مگر ان کاموں کو دینی نہ کہنا
چاہئے تھا۔ تو دین کا ذریعہ نہ رہا تھا۔ یا مسلمان اور
کام کرنے کے بعد اگر کسی کو تبلیغ کی جائیگی۔ تو وہ دینی کام
ہو گا۔ مگر اصحاب الصغیر میں شمولیت اعلیٰ درجہ کی چیز بھی
گئی ہے۔ اور اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ ان کی کڑی کڑی
دینی کام میں صحت ہوتی ہے۔

دینی کام میں | پھر میں نے بتا دیا تھا۔ کہ جب ہمارے
ملازمت کیسی | کام دینی کام میں۔ تو ملازمت اور نوکری
کا کیا سوال۔ جب خدا اور رسول کے لئے۔ اور اسی کے
حاشیوں کی مدد کرنے کیلئے اور اطیعوا اللہ و اطیعوا
الرسول و ادائی کا اور منکم کی تمیز شکلوں کو لہذا کرنے
کے لئے یعنی خدا اور رسول اور تم میں جو ادائی الامر ہے اس کے احکام
بجالانے کے لئے جمع ہوئے ہو۔ تو پھر ملازمت کیسی۔ اور

ایسے اہم اور ضروری کام کو ملازمتوں کے سپر کس طرح کیا جائے گا۔
داخل دینی | پھر میں نے بتا دیا تھا۔ کہ اس مقصد کو
کی ضرورت | پڑا کر دے۔ میری اس تعلیم کی غرض کیا ہے۔
کیا شخص یہ کہ جو دین اور بے ایمانی مٹ جائے نہیں
کیونکہ اس میں میرا کوئی نقصان نہیں۔ اور نہ مجھے اس کی
وجہ سے گھبراہٹ ہے۔ مدد میرے پاس نہیں آتا۔ خیر
میں نہیں کرتا۔ میرا تو یہی ہے۔ کہ اٹھ جاؤ اگر اللہ ہوں۔
دوبارہ اگر میرے پاس آنا اور میں خیر کرنا تو مجھے فکر ہوتی۔
کہ مجھ سے پوچھنے کہاں ہے مگر نہ وہ میرے پاس آئے
نہیں حساب رکھوں۔ پس اس وجہ سے جو طوائف بھگوانا
تھا را آپس کا بھگوانا میں یقین ہو رہا ہوں۔ یہ نہ سمجھتا
کہ یہ انہی خدا تعالیٰ سے بھگوانا کی علامت ہیں۔ تو مجھے دخل
دینے کی کوئی ضرورت نہیں۔ مجھے صرف اس لئے فکر ہے
کہ اس طرح وہ طوائف مٹ جائیگی۔ جسکے لئے تم لوگ یہاں آؤ
ہو۔ اور جس کے لئے خدا تعالیٰ نے نئی نوع انسان کو
پیدا کیا ہے۔ ہمارا پیدا کرنا اور انہی کا اناس کے اندر
ایک غرض ہے۔ اور وہ یہی کہ ہم ایسی تبدیلی پیدا کریں۔
کہ خدا تعالیٰ کا قرب اور وصال حاصل ہو سکے۔ اس قرب اور

وصال کے حاصل ہونے کے وقت میں جرد کیس ہیں۔ ان کے
چمکے ہمارا تعلق ہے۔ اور وہ روکیں ہیں متفکر نہ ہوتی ہیں
یہی وجہ ہے کہ ان باتوں سے میں متفکر ہوتا ہوں۔ ورنہ
ذاتی طور پر میری اس میں کوئی غرض نہیں۔ پس خدا تعالیٰ
کو قرب اور وصال حاصل کرنا ہی وہ غرض ہے جس
کے لئے تم لوگ یہاں آئے ہو۔ اور اسی کے لئے خدا
نے سب کو پیدا کیا ہے۔

اخذیوں اور دوسروں میں فرق | اور دل میں اور تم میں
فرق یہ ہے کہ تم
نے اس غرض کو سمجھ لیا ہے۔ اور انھوں نے نہیں سمجھا
وہاں میں تین گروہ ہیں۔ ایک وہ جنھوں نے سمجھا ہی نہیں
کہ خدا نے انہیں اس غرض کے لئے پیدا کیا ہے یا
وہ سمجھتے ہیں۔ خدا ہی نہیں۔ دوسرا وہ گروہ ہے جو
سمجھتا ہے۔ کہ اس غرض کے لئے پیدا کیا گیا ہے
مگر انھیں اس کے حاصل کرنے کے ذرائع میں ہم سے
اختلاف ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ جو تم کہتے ہو۔ وہ نہیں۔ بلکہ
اور ہیں۔ انھوں نے غلط ذرائع سمجھ رکھے ہیں۔ اور غیر
گروہ وہ ہے۔ جسے معلوم ہے۔ کہ اس غرض کے لئے
پیدا کیا گیا۔ اور اس غرض کو حاصل کرنے کے لئے جو
صحیح ذرائع ہیں۔ وہ بھی اسے معلوم ہیں۔ اور وہ تم ہو
جو اس گروہ کے تعلق رکھتے ہو۔ ابتدائی شرائط نام نے
پورا کر لیا۔ اور انتہائی مشہرہ اٹھ کے
پورا کرنے کی کوشش کر رہے ہو۔ تم نے اپنی پیدائش
کی غرض کو سمجھ لیا ہے۔ وصال الی اللہ کے صحیح ذرائع بھی
سمجھ لئے ہیں۔ اور اب میری شوق باقی ہے۔ کہ اگر انسان
کوشش کرے۔ تو قرب الی اللہ حاصل کر سکتا ہے۔

فکر کی وجہ سے | گویا اب تم اس مقام پر پہنچ گئے ہو کہ ذرا پرہ
اور تم اپنے محبوب کا چہرہ دیکھ لو۔

ایسے وقت میں اگر تم کسی اور بات میں مشغول ہو جاؤ۔ تو
کیسے انوس کی بات ہوگی اور وہ جو تمہیں گھیر گھا کر
ایسے موقع پر لائیو الا ہے۔ اسکو فکر ہوگی یا نہیں۔ دیکھو
ایک شخص جو اپنے محبوب سے بکھڑا ہوا ہو اسے ایک
شخص کئی سال کی محنت و مشقت سے جب تلاش کر کے
لائے۔ اور محبوب کے دروازہ پر کھڑا کر دے۔ لیکن وہ سمجھا

اللہ جانے کے ایک سو میں بجا نوازے کی طرف متوجہ ہو جائے جو
پس ہی سانپ کا لہر رہا ہو۔ تو لاہور کے کوکس قدر صبر اور
انوس ہو گا۔ اور اس شخص کی حالت بھی کسی قابل انوس کی
اسی طرح اگر دس بیس سال کی محنت کے بعد ایک کو نام مقام
جنا کر کہا جائے۔ کہ اب تم کام کرو۔ مگر وہ کہے اس
کام کو کرنے کے کی اور نسل میں لگ جائے۔ تو کام سیر کرنا
کوکس قدر صبر ہو گا۔ وہ لوگ جنھوں نے سیدھا اور سچا راستہ
یا لیا ہے۔ وہ اگر اسکو دیکھ کر اور باتوں میں لگ جائیں
تو ان کی مثال ایسی ہوگی۔ جیسے ایک شخص نے بہت اعلیٰ
درجہ کی عمارت بنائی ہو۔ اور اپنی بیوی بچوں کو اس میں بٹھایا
ہو۔ لیکن ملازم آئے۔ اور ساری عمارت کو پاش پاش کر ڈالے
تو میرے فکر کی وجہ سے

دنیا میں بھر دینے کے عظیم رجو | اور میں اس ذمہ داری کو
سمجھ کر آپ لوگوں کو نصیحت

کرتا ہوں۔ کہ اپنا قدم دنیا کی بجائے دین کی طرف بڑھاؤ
مگر نہیں کہ تم دنیا کو بالکل چھوڑ دو۔ اور سب کاموں سے
علحدہ ہو جاؤ۔ مگر تمہیں دنیا کے بیچ رہ کر اس سے علیحدہ
ہونا ہے۔ حافظ صاحب ایسے ہی لوگوں کے متعلق ایک شعر
کہا ہے۔ گوئی کے اپنے اوپر چہاں کیا ہے۔ مگر یہ اولیاء اللہ
کا طریق ہے کہ وہ اپنے آپ کو محض فطرت کے ہیں۔ مگر مراد
اسے حافظ نہیں۔ بلکہ اور لوگ ہیں۔ کہتے ہیں

در میان قعر دریا تھنہ بندم کردہ
باز سیکوئی کہ در من تر کن شیار بافی

یعنی ایسی جگہوں اور ایسے مقامات میں رکھ کر جہاں دنیاوی
ابتلاؤں اور کشمکشوں سے انسان بچ نہیں سکتا۔ کہا گیا کہ
کہ گنگا نہ بنو۔ یہاں سوال ہے۔ جو ہر دنیا دار کے دل میں
پیدا ہوتا ہے کہ یا تو کہو کہ بیوی بچوں کو چھوڑ دو۔ زیر ہو گئے
اور نہ ان کے کھانے پینے اور پہننے کی فکر ہوگی۔ نہ یہ ہو گئے
ہو کہ ان کے کھانے پینے کی فکر نہ کر۔ کیا بیوی کو طلاق دیدیا

بچے پیدا ہی نہ کریں یا بچوں کو گھر سے نکال دیں یا کو چھوڑ دیا
کر نکل جائیں۔ مگر آگے حکم ہے۔ اب بھی نہ کرو۔ بیوی بچوں
میں ہی رہو۔ اور انکو کھانے پینے کے لئے دو۔ اور اولاد پیدا
کرنے سے روکنا سوائے اس صورت کے کہ بیوی کی جان کا خطرہ ہو
بہت بڑا گناہ کرنا ہے۔ پھر کریں تو کیا کریں اس کا فوراً مطلب ہو

کہ کھانے والے قولاؤ۔ مگر کاؤ نہیں۔ بظاہر یہ بات بہت ہی سلیط
آتا ہے۔ مگر یہی وہ سمجھ ہے جس کے حل کرنے سے انسان کا
فرد ہوا ہو سکتا ہے۔ جہر چلنے سے خدا ملتا ہے۔

مشکلات میں پر فکر قرب الی | جب تاک انسان ایسی ہی نہیں
پرنا اس وقت تک کہ اس طرح سمجھتا ہے
حاصل ہوتا ہے۔ کہ واقع میں اس نے کوئی قربانی

کی ہے۔ یہی باتیں ہیں۔ جن کے حل سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ
قرب الی کیا ہے۔ قربانی کے معنی قریب کر دینے کے ہیں اور
قریب انسان اسی وقت ہو سکتا ہے۔ جب اس بھی نہیں سے گذرنا ہے
ایک طرف اسے کہا جاتا ہے۔ کسی قسم کا لالچ اور حرص نہ کرو۔ اور
دوسری طرف کہا جاتا ہے۔ بیوی بچوں کو پالو۔ ایک طرف کہا جاتا
ہے۔ دنیاوی باتوں کی طرف توجہ نہ کرو۔ اور دوسری طرف کہا
جاتا ہے۔ اپنا اور اپنے فاقین کی ضروریات کا انتظام کر بظاہر
یہ ایک ایسی مشکل ہے۔ کہ جس کا حل نظر نہیں آتا۔

معمر کے حل کا طریق | پھر اس کے حل کا کیا طریق ہو جائے
دہی جو حضرت ابراہیم نے اختیار کیا

کیا۔ کہ وہ بظاہر آگ میں گئے۔ مگر دیکھا کہ وہ آگ نہیں۔ بلکہ
گھڑا تھا۔ جب انسان خدا پر توکل کرے کہ گود لے۔ تو گو اسوقت
معلوم نہیں ہوتا۔ کہ کیا ہو گا۔ اور کیا خیال کرنا ہے کہ اس
مشکل کا حل ہی نہیں۔ مگر کوفے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ یہ فاقی
آسان اور سادہ بات ہے۔ کہ اس کے متعلق حل کا لفظ ہی استعمال
کرنا بیوقوفی ہے۔ جب کہ جب سب سے بڑھا ہوا ہو۔ تو یہ کہنا کہ بتاؤ
سورج کہاں ہے۔ بیوقوفی ہے۔ پس اسوقت اس میں اخفاقی
نہیں رہتا ہے یعنی یہ حالت جب انسان پر گذرتی ہے اور
جب وہ دین اور دنیا کے دونوں رستوں کے اندر سے گذر رہے
جو خدا تعالیٰ نے بنائے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے
کے سامان پیدا ہوتے ہیں۔ اور یہ ہیں وہ قربانیاں جو قرب الی اللہ
کے لئے ضروری ہیں۔

مزدوروں کا خیال نہ کرو | تم بہت خیال کرو۔ کہ تم میں کوئی دہا
ہیں۔ اور تم بہت سے گناہوں سے بچ جائینگے اور ساری

گناہیں بچ سکتے۔ جب سب گناہوں سے بچ جائینگے اور ساری
مزدوریاں دوڑو جائیں گی۔ تب ہم خدا کا قرب حاصل کرنے کی
کوشش کریں گے۔ یہ شیطان کے دھوکے اور دھم سے ہیں کوئی
گناہ اور کوئی کمزوری خدا کے قرب نہیں روک سکتی۔ گناہ

اور کمزوریاں جتنے چلتے ہیں اسی طرح جڑوں میں جہاں بھی ایک آدمی چلتا جاتا ہے وہاں کی جوتی سے گانٹے بھٹکتے جاتے جس طرح مضبوط پٹے کاوش پہن کر کانٹوں میں سے گزرتا ہے جیسے کسی گانٹے سے انکھانے سے خطرناک نہیں۔ بلکہ جھکا دیکھ کر چھوڑ دیتا ہے۔ اور گمے روانہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح تمہارے کانٹوں پر بھی دین کا کوٹ ہے۔ اور تم اس قسم کی روکا روئی سے بھڑکے نہیں بلکہ انھیں جیسے چھوڑ کر گمے گزرتے جاؤ۔ یہ چیزیں تمہارے ماتے میں مدکت ہوں۔ اور تم اس فکر میں نہ رہو کہ انکو ہٹاؤ۔ تو پھر آگے بڑھیے۔ اگر تم اس کے بندھنے میں لگے رہو گے تو اسی میں رہ جاؤ گے۔ دیکھا گیا ہے۔ ایک کانٹا گنے پر اگلے سے ٹکرتا ہوا تھا۔ تو وہ سارا گنا گنا ہے۔ لیکن اگر گنے بھٹکے جھکا دیا جائے۔ تو ساری سے چھٹکا ہوا ہو جاتا ہے۔ جس میں ان روکوں کی فکر میں نہ رہو۔ یہ خود گمے لگاؤ اور ہمتی جائیگی۔

ہر حالت میں قرب الی اللہ مد نظر ہو
 آگے بڑھنے کی کوشش کرنے جاؤ۔ نمازوں میں لگدوں میں۔ ایک دوسرے سے سلوک میں معاملہ کر کے کہتے ہیں قرآن پڑھتے اور اپنے میں بات چیت میں انفرادیت ہوئے کی حالت میں جو ہی کچھ کے معاملہ میں غرض کہ بات میں اپنی غرض تمہارے مد نظر ہونی چاہیے۔ کہ قرب الی اللہ حاصل ہو۔ اگر تم سے کوئی غلطی ہوتی ہے۔ کوئی کمزوری سرزد ہوئی ہے۔ کوئی غلط واقع ہوئی ہے۔ تو یہ نہیں کہ اس مقصد کو چھوڑ دو۔ بلکہ ان زیادہ کوشش کرو۔ جس طرح ایک لکھنے والا پہلے خراب لکھتا ہے۔ پھر بار بار لکھنے سے اچھا لکھنے لگ جاتا ہے۔ اسی طرح اگر تم بھی مستقل رہو گے۔ تو سب نقص دور ہو جائیگی۔

کمزوری دور کرنے کا طریقہ
 جس تم اپنی کسی کمزوری کی طرف کمزوری دور کرنے کا طریقہ مت دیکھو۔ بہت لمبے رستہ تک کمزوریاں ساتھ جاتی ہیں۔ ان سے ڈرنا نہیں چاہیے۔ اور ہاتھ آگے ہی آگے بڑھانا چاہیے۔ اگر کسی بات میں کمزوری ہو۔ تو اسے پھر کرو۔ پھر کرو۔ حتیٰ کہ تمہیں خوب مشق ہو جائے۔ اور جہت شق ہو جائیگی۔ تو اس کے کرنے میں کوئی روک نہ پیش آئیگی لیکن اگر تم یہ کہو۔ کہ کمزوری دور کر کے پھر سے کرنا شروع کریں گے۔ تو پھر نہیں کر سکو گے۔ اصل مقصد کو تمہیں مد نظر

رکھنا چاہیے۔ کانٹے مد نظر نہیں رہتے چاہئیں۔ انکو کاٹ کر دیکھ جاؤ۔ بلکہ انکو اسی طرح دودھ کر دو جس طرح راستہ چلتا ہو اسٹاف جھکا دیکھ اپنا دامن چھوڑ دیتا ہے اور اس مقام پر پہنچنے کی کوشش کر دے کہ جہاں پہنچ کر گنا ابتلاؤں سے بچ جائے گا۔ وہ جہاں یہ خطرہ نہیں رہتا کہ وہ غلط معاملہ ہے۔ غلطی میں کمزوری ہو تو ہو۔ مگر یہ ایسی حالت ہوگی۔ جیسے ایک بیجا رو چھاؤ ہو گیا۔ مگر کمزوری کی وجہ سے اس کا قدم بھی طور پر نہ پڑتا ہو۔ دیکھو نمونہ یا محروم کی بیماری ہے۔ محروم پہلے متور اہوتا ہے۔ مگر اس کو جو گا۔ ڈاکٹر اسے دیکھ کر کانپ جائیگا۔ کہ معلوم اس کا کیا حال ہو گا۔ لیکن جب محروم انخلاء کو پہنچنے کے بعد کم ہو جاتا ہے۔ تو وہی ڈاکٹر جو پہلے دن ۹۹ درجہ پر غلطی کر رہا تھا۔ وہی اب ۱۰۱ درجہ پر خوش ہو گا۔ اس پر اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ اس دن تو وہ ۹۹ درجہ پر گھبراتا تھا سو توجہ بندہ دن کے بعد ۱۰۲ درجہ پر خوش ہو رہا ہے تو بیوقوف ہو گا۔ کیونکہ اس دن وہ ۹۹ درجہ میں غریبی کی میں دیکھتا تھا۔ اسلئے گھبراتا تھا۔ اور اب ۱۰۲ درجہ میں غنفل کے آثار دیکھتا ہے۔ اسلئے خوش ہے۔ پس جب قدم آگے کو بڑھ رہا ہو۔ اور دیکھے کہ قرب الی اللہ کی طرف جارہا ہے۔ تو کمزوریاں خود کیسی ہی ہوں۔ انکی پر دودھ نہ کسے لیکن اگر دیکھیں۔ کہ وہ کوئی گناہ نہیں کرتا۔ مگر خدا کے قرب کی طرف اس کا قدم نہیں جارہا۔ اس کے دل میں قرب الی اللہ کے لئے کوئی ٹرپ نہیں تو وہ کچھ لے۔ کہ اس کی محرومیت بڑھنے کی حالت ہے۔ جو سخت خطرناک ہے۔

دنیا میں ہر کام پر عمل آؤ
 جس تم اپنے ہر کام پر عمل آؤ دنیا میں ہر کام پر عمل آؤ ہر بات میں اس اصل کو مد نظر رکھو۔ رات دن تمہارے دل میں ایک ہی خواہش ہو۔ کہ تم دنیا میں رہ کر خدا سے جا ملو۔ دنیا کے علوم اور دنیا کی ترقیات تمہیں اپنی طرف دھکیں۔ میں جہاں رہ جاتا ہوں۔ جب دیکھتا ہوں۔ کہ بڑے بڑے عالم ہوتے ہیں۔ مگر ان کو دنیا اپنی طرف کھینچ کر لے جاتی ہے پھر عالم مال میں ہی نہیں ہوتا۔ بلکہ علم میں ہی ہوتا ہے۔ اور مسلمانوں کی تباہی کا باعث یہ علم کا پھر بھی ہوا ہے

انھیں علم کلام کی حرص پیدا ہوئی۔ دوسروں کو فلسفہ میں بائبل کی کچھ کچھ کلام بتایا۔ اور اسلام کا سہارا بن کر دیکھو انھوں نے پیشاب کو دودھ میں ملا دیا۔ بات یہ ہے کہ انسان کو اپنی طرف سے کھینچنے والی چیزیں ہیں۔ ان کی طرف سے جب متوجہ ہو جاتا ہے۔ تو اصل مقصد کو بھٹکا دیتا ہے۔ لیکن جب اس میں یہ رُکد پیدا ہو جاتا ہے کہ ان باتوں کی طرف توجہ نہ کرے۔ تو پھر خواہ کتنی اس کے راستہ میں آئیں۔ ان سے بچا جائیگا مادہ سے کوئی نقصان نہ ہو گا۔ پس یہ فوٹو اسلئے اندر پیدا کرو۔ کہ خدا تعالیٰ کو پانا اور اس کا قرب حاصل کرنا ہے۔ دنیا کے مال دنیا کے لالچ دنیا کے لئے تمہاری نظر میں کچھ حقیقت نہ رکھتے ہوں۔ اگر یہ صورت ہو۔ تو خواہ تم میں لاکھ کمزوری ہو۔ کوئی خطرہ نہیں رہتا۔ اگر سائے نہیں۔ تو تم میں سے ایک جماعت ضرور منزل مقصود پہنچ جائیگی۔ لیکن اگر یہ نہیں تو پھر کچھ نہیں۔ خواہ تم کیسے دوسرے کرنا لے اور کیسی باتیں بنائیو لے ہو۔ کیا مسلمانوں میں سچ سچ خدا سے پہلے ایسے لوگ نہیں تھے انھوں نے کیا بنالیا۔ اور وہ تھیکر تھیکے۔

خدا کا قرب حاصل کرنے کی روح
 میں اس ملک کو غفلتوں میں تمہارے سامنے بیان کرنا چاہتا ہوں۔ مگر جب پچھ لے۔ اور بیان کرنے لگتا ہوں۔ تو رہ جاتا ہوں۔ اور بیان نہیں کر سکتا۔ یہ روح ذاتی طور پر پیدا ہو جاتی ہے۔ اور جب پیدا ہو جائے تب ہی اس کی حقیقت معلوم ہو سکتی ہے۔ غفلتوں میں اسے بیان نہیں کیا جاسکتا۔ جس طرح میٹھی میٹھی درد ہوتی ہے اور ہاتھ لگانے سے معلوم نہیں ہو سکتا۔ کہ کہاں جوتی ہے۔ اسی طرح اس روح کا بھی پتہ نہیں لگایا جاسکتا۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ اسے پچھ کر تمہارے سامنے لکھ دوں۔ اور تم اس کو معلوم کر کے اسلئے اندر پیدا کرو۔ مگر کیا کروں وہ پچھ کر نہیں جاتی۔ نیز اس بات پر بڑا غور۔ فکر اور تدبیر کیا ہے کہ اس لکھ کی حقیقت بتاؤ اور سمجھاؤ۔ مگر کچھ سمجھ سکیں یا نہیں ہوئی۔ اسلئے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ یا ایسی جینہ ہے کہ کوئی انسان کسی کو نہیں دے سکتا۔ صرف خدا ہی اسے عطا کرے خدا ہی انسان کے اندر یہ بات پیدا کر سکتا ہے۔ جس طرح مینائی کوئی انسان کسی کو نہیں دے سکتا۔ اس اشارہ دل کا لکھ کر دیکھ سکتا ہے۔

ایک انگریزی اخبار کے اجا کی تجویز

حضرت خلیفۃ المسیح تالی ایدہ اللہ تعالیٰ سے استعجاب اور حضور کی فسادات سے تحریکی گئی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم پر بھروسہ کر کے ہر سلسلہ سے ایک انگریزی مہذبہ اور اخبار جاری کیا جائے جس کے ذریعہ مسرت سچ موعود اور حضرت خلیفۃ المسیح تالی ایدہ اللہ تعالیٰ کے صلہ پرورد اور زندگی بخش ارشادات آپ کی ایمان اور الصالح اور معرفت بخشے والے خطبات ان احباب کے پہنچائے جائیں جو غیر مالک میں سلسلہ حقہ میں داخل ہوں ہیں۔ یا داخل ہونے والے ہیں۔ اور اس ذریعہ سے انگریزی خواہ لوگوں میں جو ہر جہاد اور ملک میں پائے جاتے ہیں۔ تبلیغ احمدیت کی چاک نیر بندستان کی موجودہ سیاسی و اجتماعی اس بات کا تقاضا کر رہی ہے۔ کہ ہر اپنا نقطہ خیال وضاحت کے ساتھ پیش کریں۔ اور بنائیں کہ یوں ہم گورنمنٹ کی وفاداری پر زور دیتے ہیں۔ اور باہن و چاکا کے ہر ہر ہے۔ اور اپنے طرز عمل کے متعلق گورنمنٹ اور حکام کے لئے صحیح معلومات براہ راست مہیا کریں۔

ان ضروریات کو ہم کاغذ پر ذکر کیا گیا ہے۔ ہمارے کہنے ایک غرض سے انگریزی اخبار کی ضرورت محسوس کی جا رہی ہے۔ اور یہ ضرورت دن بن زیادہ بڑھ رہی ہے۔ اس لئے تجویز ہے۔ کہ بہت جلدی ایک مہذبہ دار انگریزی اخبار جاری ہو۔ امید ہے کہ احباب کو کام اس تجویز کو بڑی خوشی سے منظور کریں گے۔ اور اسے کامیاب بنانے کیلئے ہری کوشش فرمائیں گے۔ جو ہے کہ انگریزی خواہ احباب خود اس کی ذمہ داری منظور فرماویں۔ اور دوسرے احباب میں تحریک کے ذریعہ بنائیں۔ احباب جس قدر جلدی اور جس قدر زیادہ تعداد میں خریداری منظور فرمائیں گے۔ اسی قدر جلدی اخبار جاری ہو سکیگا۔

چونکہ انگریزی اخبارات کے اخراجات بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کی قیمتیں بھی بھاری ہوتی ہیں۔ لیکن ہمارا ارادہ ہے۔ کہ جس قدر بھی ممکن ہو۔ اور حالات اجازت دیں قیمت کم رکھی جائے۔ جو آٹھ روپیہ سے زیادہ نہ ہو۔ ہر مہینہ فی کمال کم از کم آٹھ صفحہ اور ساڑھے نصف جتنا ہوگا۔

اخبار کے اجراء کے لئے جو کچھ خرید ادوں کا معلوم ہونا خیالی ہے۔ اور اسی پر اخبار کی ضرورت کمزوری جاسکتی ہے۔ اس لئے احباب کو کام کی خدمت میں عرض ہے کہ بہت جلدی اپنی سفارشی سے بیرون صاحب الفضل کو اطلاع فرمادیں اور کوشش کر کے دوسرے احباب کو بھی فرمادیں۔

اجا کی کیسے ہونگے اس میں یہ دیکھنا چاہتا ہوں۔ کہ نہیں ایسا ایمان حاصل ہو کہ دنیاوی روکیں۔ تمہارے۔ رشتہ سے محبت جائیں۔ اندہ قہر سے ایمان کی بنیاد و دست نہ ہو۔ تمہارے اندر قرب الی اللہ کی خواہش ہو۔ اور تمہارے سب کام اسی خواہش کے نیچے ہوں۔ جو نہ تو اسے ہٹا سکیں اور نہ اس کے تحت کام کرنے سے ہٹا سکیں۔

یہ بات اگر تم میں پیدا ہو جائے۔ تو تمہیں وہ درجہ حاصل ہو سکتا ہے جو مشاہدہ کا درجہ ہے۔ اور ایسی حالت کیسے ہو کر کی خبر دہشت نہیں ہوگی۔ کہ تم کو کھانا پینے۔ حضرت خلیفۃ المسیح حضرت شہاب الدین سہروردی اور دوسرے بزرگوں نے دیون کی بڑی خدمت کی ہے۔ ان کے مقابلہ میں امام ابو حنیفہ امام شافعی امام مالک امام حنبل اور احمد جو کدے ہیں۔ یہ سب اہل اللہ تھے۔ اور ان سب کا وہ عاقبت سے خلق تھا۔ گو انہوں نے علوم کی مختلف شاخیں تقسیم کر لی تھیں۔ میں چاہتا ہوں کہ اس حالت میں بھی ایسے ہی لوگ پیدا ہوں۔

ایک ضروری نصیحت

ایک ضروری نصیحت ایسی چاہتا ہوں۔ اور اس سب کا وہ عاقبت سے خلق تھا۔ گو انہوں نے علوم کی مختلف شاخیں تقسیم کر لی تھیں۔ میں چاہتا ہوں کہ اس حالت میں بھی ایسے ہی لوگ پیدا ہوں۔

مسیح موعود کی کتابوں کا امتحان دینے والا حضرت

مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں کے امتحان کے سلسلے میں اس سال ازادہ اتمام۔ سرمدیہ اربعہ و حقیقۃ النبۃ کا سالانہ جلسہ کے موقع پر امتحان ہوگا۔ اس وقت تک ہمارے پاس ۶۳ کے زیر درخواستیں پہنچ چکی ہیں۔ اور بھی جو لوگ شامل ہونا چاہیں۔ وہ دفتر تعلیم و تربیت حضرت علی الاعراب سے ہیں۔ انظر علیہ ویر

کہ دنیا کی ایسی چیز ہوتی ہے۔ جسکے ذریعہ بغیر آواز کے انسان دوسرا کوئی بن سکتا ہے۔ اب اگر اسے ایک نکتہ یہ بات حاصل ہو جائے۔ تو وہ تجربہ کیا کہ بغیر دنیا کی شے گئی ہے۔ اسی طرح اس کے متعلق بھی یہی حریف اٹھا سکتا ہے۔ اس کو سکتا ہوں۔ اصل حقیقت نہیں بتا سکتا۔ کیونکہ یہ بات قلب سے خلقی رہتی ہے۔

علیہ السلام انگریزی اخبار کی حالت

علیہ السلام انگریزی اخبار کی حالت لوگ ہونگے۔ جن پر دین کی بنیاد رکھی جائے گی۔ مگر میں یہ بھی کہنے سے نہیں رک سکتا۔ کہ میں کہتا ہوں تمہارے عالموں میں سنے علوم سے قہر اور انگریزی خواہوں میں تحریک کا مادہ پایا جاتا ہے۔ جب تک ظاہری علوم پڑھنے والے خدمت خاص اور قدرت عام کا اثر نہ کریں اور دل سے اعتراف نہ کریں۔ اس وقت تک دین نہیں سکتا۔ اگرچہ ابھی تک واسطہ نہیں پڑا۔ لیکن اگر کسی پر سے تو ہمارا ایسا ضروری ہے۔ کہ جب کوئی نیا علم ان کے سامنے آئے۔ تو وہ اس کا انکار کر دیں۔ وہ نہیں کہ خدا کے دین کے تحت اس کو سنے انہیں جیسا کہ پادریوں نے کیا۔ جب سچی باتوں کا مقابلہ کرنے کے لئے آئے۔ اور اس طرح لوگوں کے دلوں سے ان کی نفرت اٹھ گئی۔ تو پھر وہی باتیں بھی ان کے مقابلہ میں پیش کر کے لوگوں سے منوالی گئیں۔ اسی طرح اگر کوئی مرتجع آجائے۔ تو بہر حال انکار کر دینگے۔ اور ان کے مقابلہ میں ایسے بھی ہیں۔ جو معجزات کا انکار کر دینگے۔ اور انکار نہ کریں گے۔ تو ایسے مجوس جیسے جھینسے پرے کا ہے۔ پیش کرتے ہوئے بھگتیں گے۔ اور انگریزوں کو اس کے دین کے دل میں یہ خواہش نہ پیدا ہوگی۔ کہ ہم پر بھی جھینسے پڑیں۔ اور یہ نفسی علامت ہے جو حیرت کی۔ وہ زندہ کیوں خواہش نہ کریں کہ ہمارے لئے بھی خدا تعالیٰ قدرت خاص ہمارے کردار میرے نزدیک بہت کمزوریاں ہیں۔ قرب الی اللہ کیلئے ضرور ہے۔ کہ اگر ان اس مقام پر پہنچ جائے۔ جہاں وہ خدا تعالیٰ کی قدرت خاص کا مشاہدہ کر سکیں۔ جو بھی بات اس کی طاقت ظاہر ہو۔ اس کا انکار نہ کرے۔ دیکھو سورج جانے کے مقابلہ میں نہیں جھکتا۔ لیکن اگر ایسا موقع آجائے۔ کہ سورج بھی چمک رہا ہو۔ اور چاند بھی۔ تو قطعیہ اسی کو کہا جائیگا۔ جو یہ کہیں گے کہ میں چاند کو بھی چمکتا دیکھ رہا ہوں۔ اور سورج کو بھی۔ مگر میں یہ نہیں بتا سکتا۔ کہ ایسا کیوں ہے۔ یہ پہلے تجربہ کے خلاف ہے۔ کہ ہے ٹھیک۔

وہ اوزان میں جرمین کے

HEALFA ADIAN

قل ان الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء والله واسع عليم
 دین کی نصرت کے لئے اس کا سپر شر ہے
 عسلی اللہ تعالیٰ اعلم
 اب کیا وقت خزاں

دنیا میں یکسبھی آیا۔ پر دنیا کے اسٹوٹنیل نکالیں۔ خدا سے قبول کریگا
 اور بڑے زور اور جلوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (السام سج و عود)

الفضل

ایڈیٹرز: غلام نبی، اسٹنٹ مہر محمد خان



مزاں نمبر ۲۵

مزاں نمبر ۲۵

مزاں نمبر ۲۵

مزاں نمبر ۲۵

نمبر ۱۹۲۱ مطابق ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۴۰ء جلد ۹

مہینہ

ضروری اطلاعات

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ مددہ عافیت ہیں۔
 خاندان مسیح مولود اور خاندان حضرت نواب صاحب بخیریت ہیں
 جناب مولوی محمد احسن صاحب گرجہ کزور ہیں۔ لیکن ہر طرح
 آمام و عافیت سے ہیں۔
 ۲۲ دسمبر تقریب کاروشین، سراجیہ اور مال سکول میں منعقد
 میاں محمد علی صاحب دہلہ حکم دین صاحب
 ساکن رام گڑھ کانگڑہ مسعود عزرائیبت سید عبدالرحمن
 صاحب شاہوی سے دوسروں پر مہر پر حضرت خلیفۃ المسیح
 ثانی نے پڑھا۔

شاعر مطلع ہیں | سالانہ جلسہ کے موقع پر ہمارے تمام
 شاعروں کی ہمیشہ ہی خواہش ہوتی ہے کہ ہر اک کو حضرت
 خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ مددہ کی موجودگی میں اپنے اشعار
 کے سامنے کا موقع دیا جائے۔ باوجود اس کے کہ حضرت
 اقدس کی تقریر کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور حضور تقریر
 زمانے کو نیا دہستے ہیں۔ مگر اس قسم کی درخواستیں عین
 وقت پر حضور کی خدمت میں پیش کر دی جاتی ہیں۔ جس سے
 نہ صرف یہ کہ پروگرام لوٹ جاتا ہے۔ اور وقت کا حج ہوتا
 ہے۔ بلکہ شکایات پیدا ہونے کا بھی احتمال رہتا ہے۔ وقت
 کی پابندی نہایت ضروری ہے۔ چنانچہ اس دفعہ تمام

لیکچراروں کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے مضمون
 کو وقت مقررہ کے اندر ختم کرنے کی کوشش کریں۔ ورنہ
 مضمون ختم ہو یا نہ ہو۔ ہرگز مقررہ وقت سے زیادہ ہدایت
 نہ دی جائیگی۔ پریزیڈنٹ صاحبان کو بھی اوقات کی
 پابندی کے متعلق خاص طور سے توجہ دلائی جائیگی۔
 اس سلسلے تمام شاعروں کی خدمت میں عرض کی جاتی ہے
 کہ وہ اپنے اپنے اشعار ۲۲ دسمبر سے پہلے پہلے ہمارے
 دفتر میں بھیج دیں۔ تاکہ ان کو مناسب اوقات مقررہ کے
 اطلاع دی جائے۔ جو وقت مقرر کیا جائیگا۔ اور جن کے
 لئے کیا جائیگا۔ اس کے مطابق ہر اک صاحب کو موقع
 دیا جائیگا۔ دوست اس امر کو بھی بخونہ خاطر رکھیں۔ کہ
 نظم بیت لمبی نہ ہو۔ چنانچہ ہو سکے مختصر ہر مضمون
 پر لکھتے ہو۔ اگر ۲۲ دسمبر تک کسی صاحب کی تقریر

نام بکری صاحبان سے ملنا ہے۔ اگرچہ
جدید نمبر ۱۲۸ کے نام و نام لکھنے والوں کے پاس
کامیابی کے ساتھ ملے ہوئے ہیں۔ اور فرسٹ ان پریس
کی ۱۸۰ سیریلز تک آجانی جا رہے ہیں۔
لاہور اور ملتان

انگریزی اخبار کی تجویز

اس عنوان سے اعلان گذشتہ پرچہ اخبار میں ایک
حکم نامہ رنگ کی تحریک کے طور پر شائع ہو رہا ہے۔ جو حال ہی
میں سر محمد حسن خان صاحب کی تحریک ہے جو حال ہی
میں از قلم سے واپس تشریف لائے ہیں۔ اور انگریز
کی اچھی قابلیت رکھتے ہیں۔ باجائز و پسندیدگی حضرت
خلیفۃ المسیح انہوں نے اس مبارک کام کا تہہ کیا ہے۔
اس کی ضرورت و تشیخ اخبار کے پڑھنے سے ہی آج
کرم کو معلوم ہو گئی ہوگی۔ سو دروازہ خیر مالک کی احاطہ
جماعتوں کی تربیت اور اس کے استحکام کے لئے اس
قسم کے انگریزی اخبار کی آمد ضرورت ہے۔ موجودہ
مقدمات میں جو جماعتیں کہ ابھی ابھی غیر مالک میں قائم
ہو رہی ہیں۔ اور ان کا قادیان آنا بہت مشکل بلکہ
بعض حالات میں ناممکن نظر آتا ہے۔ ان کے مسئلہ حق
کے مرکز کے ساتھ مضبوط تعلقات پیدا کرنے کی کہا
سے بہتر کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ اخبار ہی ایک ایسا
ذریعہ ہے کہ جس سے یہاں کے حالات اور حضرت مسیح
کے پاک کلمات سے ان کو آگاہ کیا جاسکتا ہے۔ جہاں
ہو سکے احباب کو اس کا ثواب میں ضرور ثانی ہونا چاہیے
سر محمد حسن خان صاحب کی ہمت قابلِ توفیق ہے۔
اللہ تعالیٰ انکو اس کام کے نجانے کی توفیق عطا
فرمادے۔ آمین۔

جو میو میٹیک دویات جن صاحب کو میو میٹیک
ادویات کی ضرورت ہو۔ جو میو میٹیک مشورہ کی۔
وہ حسب ذیل پتہ پر لکھ کر۔ امید ہے۔ قابلِ طبع
طور پر توجہ کی جائیگی۔ امان اللہ صاحب
لیجو چیف میو میٹیک مارسی میرٹھ۔ لاہور

۴۔ ہر سال سے اس کا ایک نمبر
۵۔ جن کو ان کے لئے خدمت کی سہولت
۶۔ ہر سال کا اہل چلن اچھا رہا ہو۔
۷۔ فرینک لٹے رنگ روٹ کے لئے ۵۶ دن اور پھر
۸۔ گندھ ۲۸ دن کام ہوا کرے گا۔ اور پرانے جوان
کو ۲۸ یوم ہر سال کے لئے کام کرنا ہوگا۔
۹۔ نئے جوان کو ۶ سال کے لئے اور پرانے کو
۱۰ سال کا اقرار نامہ دینا ہوگا۔

۸۔ تھراہ وراشن و ودی صوفیہ دستہ وقت کی
لیٹی۔ جب فرینک کے لئے ہائے جائینگے۔ اور
وہ اس رینگ کی خواہ کے مطابق ہوگی۔ جو کہ کچھ دن
آری کے جوانوں کو ملتی ہے۔ باقی وقت میں کوئی خواہ
نہیں ملے گی۔ اپنے لئے کاروبار کرتے رہیں گے۔
اور یہ بھی معلوم ہو۔ کہ اگر کوئی جوان ہتیار لانا یا رکھنا
چاہے گا۔ تو اس کا ڈنگ صاحب بہادر کی سفارش
پر اجازت مل سکتی ہے۔

اس نوع میں شامل ہونے سے یہ بھی فائدہ ہے
اول تو ملک کی سچی خدمت اور حفاظت ہے۔ دوسرے
نوجوان تربیت سے انسان باقاعدہ مستعد زندگی بسر کرنے
کا عادی ہو کر دنیاوی اور دینی کاموں میں باقاعدگی اور
ترتیب رکھ سکتا ہے۔ تیسرے۔ وہ مردانہ دار
زندگی بسر کرنے کا عادی ہو کر خود اپنی زندگی کو مفید
اور اپنے بچوں کو دلیر اور مفید بنا سکتا ہے۔ اگر دین
کی خدمت کے لئے سے پیدل چلنا پڑے۔ سو وہ فائدہ
آئے۔ تو برداشت کر سکتا ہے۔ پھر اسکے کام کاج
میں کوئی نقصان نہیں آگا۔ نیز کہ پہلے سال ۵۶ دن کا
سیکھ ہوگا۔ لیکن بعد اسکے ہمیشہ ۲۸ دن سالانہ
کام ہے۔ وہ بیماری کے موسم میں۔ اور فوجی فنون
سے واقف ہو جاوے گا۔ اور حفاظت خود اختیار
کی تعلیم مل جائیگی۔ گو مرنٹ کی امداد بھی ہوگا۔ اور
حک کار و پیر دو سوے کاموں کے لئے بچے گا۔ جو
ملک کے ہر فرد بشکر کا نام ہوگا۔

اس سے ان کو کوئی مرگ نہیں رہے گی۔ رشتہ
میں سے یہ فردی گذارش عرض خدمت کی گئی
میں سے جن مرتبہ پر حضرت اقدس کے حضور کوئی
سے اس کی درخواست۔ پیش کی جائے۔ (۱) افریقہ
۱۔ نام جوان سے دستبرد
۲۔ ایک اعلان
۳۔ ایک سال میں ایک بار کے لئے
۴۔ ایک سال میں ایک بار کے لئے
۵۔ ایک سال میں ایک بار کے لئے
۶۔ ایک سال میں ایک بار کے لئے
۷۔ ایک سال میں ایک بار کے لئے
۸۔ ایک سال میں ایک بار کے لئے
۹۔ ایک سال میں ایک بار کے لئے
۱۰۔ ایک سال میں ایک بار کے لئے

۸۔ حضرت اقدس سے حاجت احمدیہ اعداد
۹۔ حضرت اقدس سے حاجت احمدیہ اعداد
۱۰۔ حضرت اقدس سے حاجت احمدیہ اعداد
۱۱۔ حضرت اقدس سے حاجت احمدیہ اعداد
۱۲۔ حضرت اقدس سے حاجت احمدیہ اعداد
۱۳۔ حضرت اقدس سے حاجت احمدیہ اعداد
۱۴۔ حضرت اقدس سے حاجت احمدیہ اعداد
۱۵۔ حضرت اقدس سے حاجت احمدیہ اعداد
۱۶۔ حضرت اقدس سے حاجت احمدیہ اعداد
۱۷۔ حضرت اقدس سے حاجت احمدیہ اعداد
۱۸۔ حضرت اقدس سے حاجت احمدیہ اعداد
۱۹۔ حضرت اقدس سے حاجت احمدیہ اعداد
۲۰۔ حضرت اقدس سے حاجت احمدیہ اعداد

اعلان برائے بھرتی انڈین ٹریڈنگ فوج

انڈین ٹریڈنگ فوج میں مشی دانی کے بھرتی ہونا
کہ جس سے مندرجہ ذیل ہے۔ چنانچہ فرسٹ ٹریڈنگ فوج
۱۔ جن کو بھرتی کرنا ہے۔ ان کی عمر ۱۸ سے ۲۵
۲۔ جن کو بھرتی کرنا ہے۔ ان کی عمر ۱۸ سے ۲۵
۳۔ جن کو بھرتی کرنا ہے۔ ان کی عمر ۱۸ سے ۲۵
۴۔ جن کو بھرتی کرنا ہے۔ ان کی عمر ۱۸ سے ۲۵
۵۔ جن کو بھرتی کرنا ہے۔ ان کی عمر ۱۸ سے ۲۵
۶۔ جن کو بھرتی کرنا ہے۔ ان کی عمر ۱۸ سے ۲۵
۷۔ جن کو بھرتی کرنا ہے۔ ان کی عمر ۱۸ سے ۲۵
۸۔ جن کو بھرتی کرنا ہے۔ ان کی عمر ۱۸ سے ۲۵
۹۔ جن کو بھرتی کرنا ہے۔ ان کی عمر ۱۸ سے ۲۵
۱۰۔ جن کو بھرتی کرنا ہے۔ ان کی عمر ۱۸ سے ۲۵
۱۱۔ جن کو بھرتی کرنا ہے۔ ان کی عمر ۱۸ سے ۲۵
۱۲۔ جن کو بھرتی کرنا ہے۔ ان کی عمر ۱۸ سے ۲۵
۱۳۔ جن کو بھرتی کرنا ہے۔ ان کی عمر ۱۸ سے ۲۵
۱۴۔ جن کو بھرتی کرنا ہے۔ ان کی عمر ۱۸ سے ۲۵
۱۵۔ جن کو بھرتی کرنا ہے۔ ان کی عمر ۱۸ سے ۲۵
۱۶۔ جن کو بھرتی کرنا ہے۔ ان کی عمر ۱۸ سے ۲۵
۱۷۔ جن کو بھرتی کرنا ہے۔ ان کی عمر ۱۸ سے ۲۵
۱۸۔ جن کو بھرتی کرنا ہے۔ ان کی عمر ۱۸ سے ۲۵
۱۹۔ جن کو بھرتی کرنا ہے۔ ان کی عمر ۱۸ سے ۲۵
۲۰۔ جن کو بھرتی کرنا ہے۔ ان کی عمر ۱۸ سے ۲۵

قادیان دارالامان - ۱۵ مارچ ۱۹۲۱ء

ناظرین کو معلوم ہو گا کہ مولوی محمد علی صاحب نے چند دن پہلے
 ایک ضروری اعلان کے نام سے اشتہار شائع کیا تھا۔ جو ۲۲ نومبر
 کے پیغام میں بطور جمیعہ شائع ہوا۔ اس میں مولوی صاحب جو صوفیہ
 مباحثات و مناظرات کو بالکل بند کرتے ہوئے لکھا۔ "ہاں اپنے
 عقائد و خیالات کی اشاعت اور تبلیغ یا باہمی تبادلہ خیالات
 ضروری ہیں۔ اور مجھے چاہئے۔ لیکن ہمیں بھی اس امر کو
 مد نظر رکھنا ہے۔ کہ کسی شخص کے متعلق ذاتی حیلوں اور دل آزار
 کلمات سے قطعی اجتناب کیا جائے۔ خواہ دوسرے کی طرف
 ایسے ذاتی حیلے ہوں۔ اور خواہ انکی طرف سے رکبہ کلمات
 سینے پر ہیں۔" پھر آپ محکمی مولوی سید محمد احسن صاحب کی
 طرف ایک خط میں لکھتے ہیں:-

”آپ کے خفاء کو پورا کرنے کے لئے ہم نے تو بغیر کسی شرط کے بھی اعلان کر دیا ہے کہ بیانات کا سلسلہ بند نہ کیا گیا ہے۔ اور ذاتی غصوں اور دلی اذیتوں کا سلسلہ آئندہ کے لئے قطعاً اجتناب رہے گا۔“

اس ناگیدی اعلان کی بجائے سیاسی بھی نشترک ہوئے نہ پائی ہوگی
کہ مولوی محمد علی صاحب نے اپنے پیچھے ہر کے جمعہ کے خطبہ میں اس نام
محمد و پیمان کو جو ۳۳ فرمہ کو شائع کیا تھا۔ بالائے طاق رکھ دیا
اور اسی اثنا بھی قدر نہ کی۔ جتنی کسی رومی کا نذ کی کہ طاقی ہے
مولوی صاحب کا خطبہ کیا ہے۔ جیسے متعلق خلاف واقعہ یہاں
اور طنز و سبقت کا محض حصہ ہے۔ بغیر کسی مزاح کے خواہ خواہ
اختلافی مسائل کو درمیان میں لا کر جماعت کے خلاف پہلے طنز اور
کھانی سے کام لیا ہے۔ مگر جب اس پر بھی دل ٹھنڈا نہ ہوا۔ تو

یہ سچ مجھے شروع کرتے ہیں۔ اور ایسے دل آزاں حکامات استغفار
 کہتے ہیں جو معمولی رنج و غم نہیں۔ بلکہ دلوں کو بار بار پارہ کر کے اڑاتے ہیں۔

مولوی صاحب موصوف اختلافی مسائل کا ذکر کرتے ہوئے
پہلے غصے کی باگ کو ختم نہیں سکے اور آخر اس بات کی طرف
جو کسی بندے کے کچھ عرصہ رہا ہے۔ آنور دور میں اگر بندہ کو توڑ
دینا ہے۔ اور پھر نہ مرنے سے نہیں رک سکتا۔ اسی طرح غصہ نے
بھی جس اعلان کے بندے ایک ہفتہ تک کارہا۔ جو فی
زیبا گراں بندہ کو توڑ دیا۔ اور پھر ایسے روز سے بہار کو موعید صاحب
کبھی طرح بھی اسکو روک نہ سکے۔ خدا جانے مولوی صاحب موصوف ایک
بعض تک کس طرح صبر سے کام لیا۔

میں نے محل کیا ہے۔ اس غلبہ میں ان کے فکر کا کوئی محل نہیں تھا۔ اور یہ بات صحت میں ہی نہیں کہتا۔ بلکہ جناب مہدی مداح صاحب کے ہاں خود اس بات کا احساس ہوا ہے۔ "جبر" تھوڑے سے اس غرض سے پہنچنے کے لئے ایک غلط کہا ہے۔ لیکن زیادہ غلط قوی غلط ہے۔ نہیں بلکہ وہ "غلط گناہ ہر گناہ" کا پورا مصداق ہے۔ آپ فرمائیے۔

یہ اب ہم ان باتوں کو (یعنی اعلیٰ مسائل پر بحث کر سکیں)
مجبور بننا چاہتے ہیں۔ اس وقت چونکہ ایک بات پیدا ہو گئی
ہے اس لئے مجبوراً مجھے اس پر کچھ کہنا پڑا ہے۔ جتنا تک
ہو سکے اب سہرا اس قسم کی بحثیں نہ رہیں، رہنا چاہئے۔"

کوئی مہربانی صاحب سے دریافت کرے کہ اس اعلان کے شائع
 ہونے کے بعد دوسری نئی بات پیدا ہوگئی تھی۔ جو آپ کے لئے اوجہ
 بہت اور محتجب ہونے کا عمل کرنے کے ان تجنوں میں پڑنے
 کا محرک ہوگئی ہے۔ کیا ہماری طرف سے ان مصلحتوں میں کوئی مسائل
 کوئی ایسا معنوں نکال گیا ہے۔ جو آپ کے نزدیک آپ کے رفقاء
 اثر ڈالنے والا تھا۔ جس کے دور کرنے کے لئے آپ کو یہ ضرورت
 پیش آئی۔ کہ آپ ہمارے عقائد پر حملے شروع کریں۔ اور
 اسی طرف بعض غلط اور غلطانہ حقیقت باتیں منسوب کر کے لوگوں کو
 گمراہ کریں۔ اور مغالطہ میں ڈالیں یا کوئی آجکل ایسا معاملہ
 اڑا ہے جس نے آپ کے ساتھیوں کے دلوں کو ہلادیا تھا
 یہ تو ان کے عقائد کی ضرورت لاحق ہوئی۔ جہانگ میں

پس آپس میں ان بحثوں کے چھڑنے سے اجتناب کرنا ہے
معذور سمجھ سکتے ہیں ۵

اپنے مملو مولوی سید محمد احسن صاحب کھلے، مگر جیڑھی، اگر آپ
 جی پراکتھا کرتے، تو ہم اسے بتا دیات، کیونکہ مجا در فیاض
 کی تہن کچھ کر آپ کو اپنے اعلان کی مداف درزی کرنے کا الزام
 جسے میں خاموش تھے۔ مگر انھوں نے آپ نے اسی پر میں نہیں
 کی، بلکہ علم کھلا ڈالی اعلیٰ پر اتر آئے، مادا اپنے اعلان
 کو پس پشت ڈالتے ہوئے ادما کی ذرہ بھی پر دہا نہ کرتے
 جیسے میری طور پر ہمارے متعلیٰ صحت و سجدہ اہل دل آذر کہتا
 کا استعمال کیا، چنانچہ اس کے شہرت کے لئے میں آپ کی وہ
 اعلیٰات میں کرتا ہوں، جس میں آپ کے ہم پر سٹا نوغ
 کا فرضے کا الزام لگاتے ہوئے کہتے کہ:

یہ رشتہ اسلام کو برباد کر دینے والے لوگ میں سے ہیں۔
کافر بناتے پھرتے ہیں۔

جناب مولوی صاحب! میں آپ کی کائناتیں سے اپیل کرتا
ہوں۔ اور آپ ہی سے انصافاً پوچھتا ہوں کہ کیا ایک ایسی
معاہدہ میں جو اسلام پر دل و جان سے فرمان ہو۔ اور اس
کے دفعہ کو جوڑنے اور انکی حقیقت پر لوگوں کو لانے کی سعی
کے لیے آپ نے ائمہ کرام کو جوڑا ہو۔ اور اپنی جانوں اور مالوں سے
اس جہاد میں مصروف ہو۔ اس کے حق میں یہ کہہ دینا کہ وہ
شہداء اسلام کو جو کہ ان کے لئے رنج و جد اور دل آزاری
آپ نے ان کامات کو سامنے رکھ کر خود فیضیہ کر لیں کہ آپ
نے ایسے ان الفاظ مندرجہ اعلان کیا۔

”کسی شخص کے شغف ذاتی حوالوں اور دل آزار کلمات سے قطعی اعتبار کیا جائے۔ خود دوسری طرف اپنے فتنے چلے ہوں۔ اور خدا اس کی طرف سے پیغمبر کا مات بھی سننے لیں“

دوبلے سے اس عہد کا جو آپ نے مسموٰی یہ محمد امین صاحب کے
ذاتی حلقوں اور دل آذکار کا تہ سے آئندہ
نئے نئے تقاضا و احتیاج رہیں گے، کہاں تک باہر کیلئے ہے۔ لفظ قطعی
پر قطعاً کوئی نظر رکھیں۔ جو پھر غور فرمادیں۔
میں اپنے تازین کرام کو سمجھاؤں اس امر کی طرف توجہ دلاؤں۔

مولوی محمد علی صاحب کی خلاف ورزیاں
اس کے بعد میں مولوی صاحب پر مومن کی ان باتوں

تیسرا نمونہ
پھر آپ نے لوگوں کو حضرت علیؓ کی طرف
ایک ایسے منبر پر بلایا جس پر آپ نے
کھڑے ہو کر ان کے متعلق یہ غلط فہمیاں
حضرت علیؓ کی طرف سے پھیلنے لگی تھیں۔
نہایت حیرت انگیز۔ چنانچہ آپ نے ان کے متعلق یہ
مجھے بتا کر دیا کہ یہ سب

آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کی طرف اتنی ہی مہارت لکھ کر
 چھوڑ دی ہے۔ حالانکہ اس کے بعد حضرت صاحب نے اس حال
 کو کوکوبیان کیلئے ماحول فراہم کیا ہے کہ ملاحظہ انعام مجتہد
 موقوف ہے ماحول انعام چھ کلام کوئے خدا کے اور کسی کو نہیں
 پھر میں یہ کس طرح کہہ سکتا ہوں کہ وہ لوگ دوزخ میں پڑینگے
 میں شریعت کی بناء جو کچھ ظاہر پر ہے۔ اسلئے ہم باقیہ شرع
 ان کا نام کافر ہی رکھینگے۔ اور ایسا ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 مسکین کے متعلق یہ عقیدہ ہے۔ مفصل دیکھو حقیقۃ الوحیؑ
 آپ ناظرین کرام خود ہی انصاف کریں کہ آیا اس سے وہ
 نکلتے ہیں۔ جو ہر وہاب و صوفی لوگوں پر ظاہر کرنے کی کوشش
 کی کہ جس شخص کو حضرت صاحب کی خبر انہیں پہنچی وہ حضرت
 کے نزدیک مسلمان ہے۔ حضرت صاحب نے صرف اس کے متعلق
 ملاحظہ سے بری ہونے کا احتمال ظاہر کرتے ہیں۔ نہ کہ
 کفر کے متعلق تو مرنے کوئے ہیں کہ شریعت کی بناء جو کچھ ظاہر
 ہے اسلئے ہم اسے باقیہ شریعت کافر ہی کہینگے اور
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مسکین کے متعلق حضرت صاحب
 جناب مولوی محمد علی صاحب نے اس بات کو ناقص طور پر مشرق
 ہی پر لکھا ہے کہ۔ بلکہ انہیں یہ ظاہر کرنے کے لئے حضرت
 کا یہ حضرت صاحب کے مذہب کے صرف خلاف ہے یہ لکھ

کریاں صاحب ہوتے ہیں کہ جن پر تبلیغ نہیں جاتی ان کا صاحب خدا کے ساتھ ہے جو کہ شریعت کی بنا پر ہر ہے ہم ان کو لازماً کہیں گے۔ یہ کہ وہ حقیقتاً مسلک گویا وہ جہاں جو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے حضرت مسیح موعود کی کتاب کے بارے میں لکھی تھی اس کو حضرت صاحب کی کتاب سے لکھ کر اس کے متعلق یہ کہہ دیا کہ حضرت میں صاحب کا لفظ نہیں ہے اور یہ وہ ذریعہ ہے جو میں صاحب نے حضرت مسیح موعود کے مذہب کے خلاف نکالا ہے۔ حالانکہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے وہ بات اس جواب سے لی تھی جس کو مولوی صاحب موصوف نے غلط طور پر ادھر ادھر کی گئی تھی تاہم ان کو اس سے خود ہی باز رہ لگائیں۔ لکھا مولوی صاحب موصوف کا قدم ان مسائل کی تحقیق میں جا رہا ہے کہ صاحب نے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔

پانچواں نمونہ اسی طرح نوبہ کے متعلق آپ نے جواب لکھا ہے کہ

”واللہ مکالمات وخطابات مع اولیاء فی اللہ والاممہ وانہم یطہرون صبغۃ الانبیاء ویسیر بنفین فی الحقیقۃ یعنی اللہ تعالیٰ اس میں میرا لیاؤ کے ساتھ مکالمہ کاظم کرتا ہے اور وہی کئیوں کا رنگ بدو جاتا ہے۔ لیکن وہی حقیقت یہی نہیں ہوتے۔

اس سوال کے پیش کرتے ہیں آپ کی یہ غرض تھی کہ یہ کتاب تشریح کی ہے جو کہ اس کے بعد حضرت صاحب ہی جانتے رہے ہیں کہ اولیاء کو فوت کا درجہ ظاہر نہیں ہوتا صرف نبیوں کا رنگ بدو کر دیا جاتا ہے۔ حالانکہ اس سے پہلے اس طرح صاحب حضرت صاحب نے اپنے وجود کو رنگ کر دیا ہے اور یہ عبارت صرف دیگر اولیاء کے متعلق لکھی ہے۔ چنانچہ وہ جہت یہ ہے۔

”وہ من بانفسہا انما انبیا کا بنی لہدہ الا الذی ربی من فیضہ واطہرہ واعدہ“

یعنی ہم ان کا لیتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں سگڑی جس نے آپ کے فیض سے پروردگار کے پاس میں اور یہ فیضی ہے جس نے ان کو نبیوں کا رنگ دیا ہے۔ وہی حقیقت یہی نہیں ہے۔ اور یہی وہ بات ہے جو حضرت صاحب نے حقیقتاً ہی لکھی ہے۔ اور یہی وہ بات ہے اس جہت میں نہیں لکھا جاتا کہ اس کا نام لکھا ہے۔

میں ہی مخصوص کیا گیا ہوں۔ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ حضرت صاحب کے متعلق ہی تھا اور اس کی وجہ بھی ساتھ ہی بتادی کہ کثرت امور غیبیہ نبی ہونے کے لئے شرط ہے۔ اور وہ شرط ان میں ملتی نہیں جاتی۔

پس یہ حوالہ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کے اثبات کا کھنڈہ پر نبوت ہے۔ اس کے نہ کہ نفی نبوت کا۔

مولوی محمد علی صاحب کی تازہ غلط بیانی

مولوی صاحب کے خلاف واقعہ بیان اس کے یہ چند نمونے دیکھ کر اس کے بعد میں ان امور کو ذکر کرتا ہوں جن کے متعلق مولوی صاحب موصوف نے اس خطبہ میں غلط بیانی سے کام لیا ہے۔

پہلی غلط بیانی مولوی صاحب اختلافات کا ذکر کرتے ہوئے زاتی میں عقیدہ اور تعلیم کے بالفاظ بعض حضرت صاحب کے پرانے دوستوں کو بھی چھوڑنا چاہا مولانا مولوی محمد حسن صاحب انہیں

یہ سمجھیں۔ مولوی صاحب شروع میں ادھر ہی تھے کہ ہم نے عقیدہ کے بالفاظ اس وقت ان کی بھی پروا نہ کی تو بلا خواجہ جب تادیان سے اس قسم کی تحریریں نہیں کر آپ کا عقیدہ جو فلاں فلاں کتاب میں موجود ہے۔ وہ ہمارے خلاف ہے اور مولوی محمد علی کے موافق ہے آپ اس عقیدہ اور اپنے خیالات میں تغیر کریں تو ہمارے ساتھ رہ سکتے ہیں۔ تب ان پر یہ بات کھلی کہ یہ لوگ عقائد میں کشتہ در کشتہ گئے ہیں۔ نیسے کری مولوی سید محمد حسن صاحب اور سید یعقوب صاحب دونوں سے دریافت کیا ہے۔ کیا تادیان سے آپ کو کوئی اس قسم کی تحریر پہنچی۔ تو دونوں صاحبوں نے انکار کیا۔ پس یہ مولوی صاحب موصوف کی پہلی غلط بیانی ہے۔ مگر مولوی صاحب اس بیان میں حق پر ہیں تو اس کا ثبوت دیا دوسری غلط بیانی اس کے بعد فرماتے ہیں کہ مولوی سید محمد حسن صاحب کو جب اس قسم کی تحریریں نہیں تو آپ نے فرما، اس خطہ کو محسوس کیا اور مدت تک میاں صاحب کو ان کے غلط عقائد کے بارے میں لکھا۔

کیا مولوی محمد علی صاحب ثابت کر سکتے ہیں۔ کہ مولوی سید محمد حسن صاحب مدت تک حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کو لکھتے رہے۔ کہ آپ کے عقائد غلط ہیں۔ ان کو درست کریں۔

تیسری غلط بیانی اس کے بعد مولوی صاحب موصوف فرماتے ہیں۔

نہجہ عرصہ کے بعد آج بھر مولانا تادیان میں ہیں۔ جسے متعلق ایک نوٹ اخبار الفضل میں لکھا ہوا بعض لوگوں نے دیکھ لیا ہوگا کہ تادیان میں کچھ تحقیقات کر کے۔ یہ ہے۔ اور اس کے متعلق فرماتے ہیں۔

تو اب اس وقت پچاسی برس کی عمر میں فتا کی حقیقت کا خیال بھی ان کی طرف منسوب نہیں ہو سکتا۔

جس کے دوسرے نظروں میں یہ معنی ہوئے۔ کہ الفضل نے جو کچھ لکھا ہے وہ بالکل غلط ہے۔ میں اس کے متعلق کچھ کہنے سے پہلے الفضل کی اصل عبارت تاثر کی تھی توجہ کے لئے لکھ دیتا ہوں جو یہ ہے۔

”معاذ کرتے وقت جناب مولوی محمد حسن صاحب نے ان سے کہا کہ میں اس وقت نہیں جا سکتا میں تحقیقات کر رہا ہوں اور میرا جلد تک ٹھہرنا ضروری ہے جلد کے بعد دیکھا جائیگا“

کیا مولوی محمد علی صاحب اس واقعہ سے انکار کر سکتے ہیں۔ کیا وہ کہہ سکتے ہیں کہ مولوی سید محمد حسن صاحب نے انہیں یہ الفاظ نہیں کہے۔ جبکہ الفضل نے وہی بات لکھی ہے جو خود مولوی محمد علی صاحب سے براہ راست انہوں نے کہی تھی۔ تو کیا یہ مقام تعجب نہیں کہ مولوی محمد علی صاحب اسکا انکار کر کے ”الفضل“ کو غلط بیانی کا مرتکب قرار دیں۔ کیا الفضل نے ان الفاظ میں کوئی کمی بیشی کی تھی۔ جو آپ نے الفضل پر وہ تہمت لگائی ہے کہ آپ خود مرتکب ہوئے ہیں۔ کیا آپ کو ذرا ان شریفی کی یہ وعید بھی بھولی گئی وہن یکہ پ خطبہ ادا تھا فریم بہ پروا نقد احتیاج تھا تادیان کا جینا۔ اور کیا آپ کے اتنا بھی یاد نہیں کہ آپ نے جناب مولوی صاحب کے ان الفاظ کو منکر غصہ کے لہجہ میں کہا تھا کہ اچھا آپ تحقیقات کریں اور کیا آپ کو یہ بھول گیا کہ آپ کے رفقا کو اس پر اتنا غصہ آیا کہ انہوں نے جناب کی صاحب سے مصافحہ تک کیا۔

جو تھی غلط بیانی جو تھی غلط بیانی مولوی صاحب نے ہمارے متعلق یہ کہ ہے کہ لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہم مرتبہ کہتے ہیں۔ اس میں سوائے اناللہ وانا الیہ راجعون کے کیا کہیں مولوی صاحب کیا آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی اور خالد نبیرہ الغزیری کی کوئی تحریر ایسی پڑھی ہے جس میں منکر

فرماتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر قرار دیا ہو اگر کوئی آپ سے دشمنی ہے تو پیش کریں۔ کیا آپ نے حضور کی قبروں میں بار بار یہ الفاظ نہیں کہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آقا ہیں۔ اور مسیح موعود نظام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ تابع نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضور کی قبروں میں یہ نظر نہیں آیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو کچھ خوبیاں حاصل کیں وہ سب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضان سے حاصل کیں۔ اور آپ کا کمال اسی میں ہے۔ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء کے خادم اور آپ کے فیض سے مستفیض ہو کر اسے میں۔ یقیناً آپ کی نظر سے یہ باتیں گزری ہوں گی۔ پھر آپ کس طرح اس بات کو ہماری طرف منسوب کر سکتے ہیں کہ یہ لوگ حضرت مسیح موعود کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر تہ ذرہ جیسے ہیں۔ کیا لوگوں کو خلیفہ مسیح بنانی پر یقین کرنے کے لئے آپ کی طرف سے ناجائز کوشش نہیں کیا یہ آپ کی شان کے شایاں تھا کہ آپ کہتے۔

پانچویں غلط بیانی | پانچویں غلط بیانی بھی اسی رنگ کی ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

”میرے کس قدر باطل عقیدہ ہے کہ تیرہ سو سال میں ایک تک اسلام کے اندر کسی شخص میں آفروزت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا انعکاس ظاہر نہیں ہو گا۔ اب تک کسی دلی کو دل کا شیشہ صاف نہیں ہو سکا کہ جس میں نبوت کا انعکاس پڑا اور ظلی نبی ہو گا۔“

مولوی صاحب ذرا خوف خدا کو دل میں جگہ دیکھا اور خشیت اللہ سے کام لیکر بتائیں کہ کہاں یہ لکھا ہوا ہے کہ کسی دلی نے دل کا شیشہ صاف نہیں ہوا۔ اور کب ہم نے ادبائے اللہ کے وجود کا انکار کیا ہے ہم تو بار بار کہتے ہیں کہ اس امت میں مس تقدیر دلیا ہوئے ہیں جن کی نظر کسی نبی کی امت میں نہیں پائی جاتی۔ ان ان افلیاد کے علاوہ ایک نئے جوتہ کے درجہ کو بھی پایا اور یہ سب کچھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضان سے بیان کا پتہ ہے۔ اور یہ اس لئے کہ خدا نے شریعت کو کل کر کے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر تمام کمال ختم کر کے روحانی کمال کے حاصل کرنے کی سب راہیں بند کر دیں تاکہ کون صرف آپ کی اتباع میں محصور کر دیا۔ پس اب کوئی شخص کسی روحانی درجہ کو بغیر اتباع نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور بغیر قرآن شریف کی اطاعت کا جو اپنی گردن پر

کے حاصل نہیں کر سکتا اگر حضرت صاحب کو یہ جوتہ کیوں ملی تو کیا اس کا جواب حضرت صاحب کی تعلیم میں موجود نہیں جو بار بار یہ اعتراض کیا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے کیا کھول کھول کر بیان نہیں کیا ہے کہ جوتہ کیلئے کثرت اطلاع برامہ وغیرہ شرط ہے اور پھر سے پہلے کسی نبی پر ضروری باتیں جاتی تھیں پس وہ نبی نہ ہو سکتا مگر ہم میں یہ شرط پائی گئی اس لئے میں نبی ہو گیا۔ ان اگر آپ براہ راست نبی ہوتے تو قرآن شریف کے کال ہونے کا دعویٰ باطل ہو جاتا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے میں ہرجا تا میں ہر کس قدر فہم ہے کہ آپ لوگوں کو ہمارے خلاف یقین کرنے کیلئے ہمیشہ اس ہتھیار سے کام لیتے ہیں۔ کہ ہماری طرف وہ عقائد منسوب کر دیتے ہیں۔ جو ہمارے دہم میں بھی کبھی نہیں گذرے۔ ہماری کتاب موجود ہیں اگر آپ کے الزام صداقت پر مبنی میں ذہن سے لگا کر دکھائیں۔ مولوی صاحب اب آپ ان تمام واقعات کو جواب دے سکتے غلط طور پر بیان کئے ہیں۔ سامنے رکھ کر بتائیں کہ آپ اپنے اہلن کے ان الفاظ کی کہ۔

”ایک دوسرے کے ساتھ اخوت و محبت باہمی برحقہ کی کو شہادت کریں اور ان نام باؤں سے ہمیں جو اہم منازات برعائے کی موجب ہو رہی ہیں۔“

کہاں تک پابندی کی ہے کیا یہ الفاظ صرف دوسروں کے عمل کیلئے ہی لکھے گئے تھے۔ کیا اس خطبہ کو پڑھتے وقت آپ کے ذہن سے قرآن شریف کی یہ وحید نقل گئی تھی۔

”اتاہرون الفاض بالبروتفسون انفسکم“

مولوی صاحب کیا کسی کی طرف غلط باتیں منسوب کر کے لوگوں کو اس پر ذہن کر نیکی کوشش کرنا یہ منازت برعائے کا موجب ہے یا ازدیاد محبت کا آپ خود ہی سمجھ لیں کہ آپ کہتے کیا ہیں۔ اور کہتے کیا۔ آپ کے قول اور عمل میں کیا تعلق ہے۔

حزب غلط بیانیوں

اس کے علاوہ دوا اور غلط بیانیوں پیغام کے سہرا میں کے ہر جہ میں شائع ہوئی ہیں۔ جو تحریک مصالحت کے کوائف کے بیڈنگ کے نیچے صلی اللہ علیہ وسلم کی بات نقل کرتے ہوئے ذکر کی گئی ہیں۔ ایک تو بالکل میں ہے۔ ایک کو معلوم ہوتا ہے

کہ الفاظ سے یہ بیان کیا گیا ہے۔ اگر نبوت ضرورت ہے کہ اس کے ہم سے تو پہلے تیسرا ہے یہ بات کبھی تھی۔ یہ غلط بیانیوں اگرچہ براہ راست اپنی ہر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ملی ہوئی ہیں مگر چونکہ ان سے ایک بحث غلط بیانی مقصود ہے اس لئے ان کا اسی ضمن میں مختصر ذکر کرنا ضروری ہے۔ جنس ان پر اس وقت تشدد ہو گا جب صلی اللہ علیہ وسلم کے شعلات جوش و خروش ہوں گے۔ اس پر ہوشی ڈال کر اسکی حقیقت کو پہلک میں لایا جائیگا۔ طرہا ہم اس ہر پر تعجب کرنے سے نہیں رک سکتے کہ ایک ہر شیوہ غلط و کثرت جبکہ اس خط و کتابت کے دئے نے مدد بھی دیا ہو کہ کوشش کر دی گئی ہے۔ شاید کسی کے ہر شیوہ غلطوں کو پہلک میں شائع کرنا مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک اخلاق اور دیانت میں مدد ہو گا۔ ہم بھی چاہتے ہو مولوی صاحب کی وہ لکھنؤ میں لکھ کر دے جو وہ ہر شیوہ غلط طور پر ہم سے کرتے تھے ہیں۔ مگر ہم اس کی انت کے خلاف سمجھتے ہیں بغیر یہ تو ایک جملہ مترادف تھا اصل بات کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ وہ دو غلط بیانیوں یہ ہیں۔

غلط بیانی اول | سہرا کے پیغام صلی اللہ علیہ وسلم میں جناب مولوی سید محمد حسن صاحب کے مولوی محمد علی صاحب کو شریعت

صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کیجئے کہ یہ لکھا ہے۔

”معلوم ہوتا ہے جس وقت یہ مذکورہ بالا شریعت کی نقل حضرت امیر کو بھیجی گئی ہے۔ اس وقت مولوی شیر علی صاحب مولوی سید محمد حسن صاحب کو خدایان سے ملنے کے لئے صاحبزادہ صاحب کی طرف سے اور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مولوی صاحب موصوف کی زبانی معلوم ہوا کہ مولوی شیر علی صاحب نو دن اور دھیرے کر مولوی صاحب موصوف کو سہرا کو سنا گئے ہیں۔ اس طرح وہ ۲۱-۲۲ مارچ کو امر دہ پہنچے ہونگے۔ اور حضرت امیر کو ۲۴ مارچ کو شریعت صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل بھیجی ہے۔“

اس واقعہ کو اس رنگ میں ڈھونڈنے سے مقصود ہے کہ لوگوں پر یہ ظاہر کیا جائے کہ وہ شریعت صلی اللہ علیہ وسلم صاحب نے مولوی محمد علی صاحب کو بھیجی ہیں۔ وہ دوا کے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے مندرجہ سے بنا کر بھیجی تھیں پھر بھی انہوں نے اسے تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ نہ ان کا یقین کو اس طرح مبالغہ دیکر پیش کرنے کے لئے میں نے اسے منظر ہوا۔ مولوی سید محمد حسن صاحب سے اس وقت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں

میں نے ان شرائط کے بننے کی کسی کو خبر تک ہی نہیں کی جتنی کہ اپنے چنے محمد یعقوب کو بھی اطلاع نہیں کی۔ بسے پیغام میں جو کچھ لکھا گیا ہے بالکل غلط ہے +

غلط بیانی مندرجہ ذیل
حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت صاحب کی طرف لکھا۔ درج کردہ دست پہلے یہ چند الفاظ لکھے ہیں۔ "مولوی صاحب کو امر و بدعت روائی سے پہلے صاحبزادہ صاحب کا مندرجہ ذیل خط ملا۔ حالانکہ یہ بالکل خلاف واقع ہے۔ وہ خط حضرت خلیفۃ المسیح کے دست خط کے بعد قادیان میں مولوی صاحب کو ملا تھا۔ ان دونوں خطوں کی نقد و تاخیر میں ان کی ایسا خاص غرض ہے۔ جو شرائط پر مفصل گفتگو کے وقت اشارہ خدا ہر کی جا سکی اس وقت تو پیغام مکتوب اتنا چھٹا ہے کہ اگر اس نے ان الفاظ کے لکھے وقت صداقت سے کام لیا ہے۔ تو بتائے کہ امر و بدعت روائی سے پہلے اس خط نے پہنچنے کا اس کے پاس کیا ثبوت ہے۔ میں نے اس امر کے حلق ہی جناب مولوی صاحب سے دریافت کیا ہے۔ کہ کیا جابجا کو کہا ہے۔ تو انہوں نے اس کا بھی انکار کیا۔ بہر حال ایڈیٹر پیغام یا اس مضمون کے لکھنے والے کا فرض ہے کہ وہ بتائے کہ اس نے کیوں اس واقعہ کو آئٹ پلیٹ کے بیان کیا ہے +

ہمارے عقائد

اسے بعد جو آپ نے عقائد کے بارے میں لکھا ہے خیالات کا انکار فرمایا ہے۔ اس لئے میں عقائد کے متعلق بھی مختصر عرض کرتا ہوں۔ عقائد کے حق اور باطل ہونے کے متعلق جو اصل آپ نے تجویز کیا ہے۔ مجھے بھی اس سے اتفاق ہے۔ اور اسی سے میں آپ کے عقائد کے غلط ہونے کو آپ پر واضح کرتا ہوں۔ آپ کا جو کہ وہ اصل یہ ہے کہ "تمہارے سامنے فیصلہ کے لئے آسان راہ کو تم یہ دیکھ لو۔ کہ مرزا صاحب کی تعلیم کیا ہے۔ اور کون سا پر قائم ہے۔ اور یہی ایک فیصلہ کن بات ہے۔"

پس اس اصل کے ماتحت میں آپ کی پیش کردہ باتوں کو دیکھتا ہوں۔ آپ نے تین باتوں کا ذکر کیا ہے (۱) نبوت (۲) کفر (۳) براہ۔ اب میں خبردار آپ کو بتاتا ہوں

ان تینوں مسائل کے متعلق جو کچھ آپ نے لکھا ہے۔ وہ حضرت صاحب کی تعلیم کے بالکل برخلاف ہے +

کیا ظلی نبی بنی نہیں ہوتا
پہلی ہمت آپ نے یہ بھی ہے کہ حضرت صاحب کی تعلیم میں ظلی نبی نہیں ہوتا۔ جو ظلی نبی ہوتا ہے۔ وہ نبی نہیں ہو سکتا۔ جس طرح کہ ظلی اللہ نہیں ہو سکتا۔ آپ نے اصل کو باندھا تھا کہ حضرت مسیح موعود کی تعلیم سے فیصلہ کیا جائے۔ مگر آپ نے اس قیاس کو پیش کرتے ہوئے اس کی تائید میں حضرت مسیح موعود کی تعلیم کا ایک نفاذ ہی پیش نہیں کیا۔ حضرت مسیح موعود کی تعلیم سے صرف لفظ ظلی اور ظلی کے لیا ہے۔ اور ذکر تشریحات حضور نے ان کی فرمائی تھیں ان سب کو پس پشت ڈالتے ہوئے اپنی انکل بازوں کے گھوڑے دوڑانے شروع کر دئے ہیں۔ اگر لوگوں کو حضرت مسیح کی صحیح تعلیم سے واقف کرنا آپ کے مد نظر تھا۔ تو آپ ان الفاظ کو کتب کے ان کی تشریح بھی دی کہتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود فرمائی ہے۔ مذکر الفاظ تو حضرت مسیح موعود کے لئے تھے۔ اور تشریح ان کی اپنی طرف سے کرتے۔ تعینف رامہ نصف نیکو کند بیان کے تحت جب حضرت صاحب کی اپنی تشریحیں موجود تھیں۔ تو انکو چھوڑنے کے کیا سنے؟

ظلی نبی بنی ہوئے متعلق
اب میں آپ کے اس تباہی زدہ میں کئی کا ظلی نبی نہیں ہو سکتا حضرت صاحب کی نص سنانا ہوں۔ اسکو پڑھ کر قصہ بسے دل کو خال کر کے دیکھیں کہ

آپ حضرت صاحب کی تعلیم سے کس قدر دور جا پڑے ہیں۔ سنئے اور غور سے سنئے۔ حضرت مسیح موعود ۲ لیکچر یا گلوٹا میں فرماتے ہیں۔ لا چوک یہ آخری ہزار ہے۔ اسلئے ضرور تھا کہ تمام ظلی اس کے سر پر پیدا ہو۔ اور اس کے بعد کوئی امام نہیں اور نہ کوئی مسیح۔ مگر وہ جو اس کے لئے بطور ظلی کے ہو۔ کیونکہ اس ہزار میں اب دنیا کی عمر کا خاتمہ ہے۔ اب کیا اس عبارت کے یہ سمجھ کر بیٹھے۔ کہ اب جو مجدد بھی صدی کے سر پر آئے گا۔ وہ مجدد نہیں ہو گا۔ کیونکہ وہ اس صدی کے مجدد کا ظلی ہو گا۔ اور کوئی مسیح نہیں ہو گا۔ حالانکہ حضرت صاحب خود پیشگوئی فرما چکے ہیں۔ کہ اس امت میں اور بھی مسیح آئیں گے۔ اب بتائیے۔ کہ ہم حضرت صاحب کی تشریحات

کے باندہ ہوں یا آپ کے منگھڑت قیاسوں کی پیروی کریں۔ اس سے بھی بڑھ کر ایک اور دال سنئے۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں۔

لا کمالات متفرقہ تمام دیگر انبیاء میں پائے جاتے ہیں وہ سب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں ان سے بڑھ کر موجود تھے۔ اور اب انہی سے کمالات حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ظلی طور پر ہم کو عطا کئے گئے۔ پہلے تمام انبیاء ظلی تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خاص خاص صفات میں۔ اور اب ہم ان تمام صفات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظلی ہیں۔ (الحکمہ ۲۷ اپریل ۱۹۲۱ء)

اب مولوی صاحب اپنے ان الفاظ کو سامنے رکھئے۔ کہ ظلی نبی نبی نہیں ہو سکتا۔ حضرت صاحب کے ان الفاظ پر غور کیجئے۔ کہ پہلے تمام انبیاء ظلی تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خاص خاص صفات میں۔ اب یہ تو پہلے تمام انبیاء کی نبوت سے کیا وجہ سے انکار کر دیں جس وجہ سے آپ حضرت مسیح موعود کی نبوت سے انکار کر رہے ہیں۔ یعنی ظلی ہونے کی وجہ سے کیونکہ اسکا ذکر حضرت صاحب نے تمام انبیاء کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسی طرح کا ظلی قرار دیا ہے جس طرح آپ کو۔ بلکہ اپنے آپ کو تمام صفات کا ظلی مانا ہے۔ اور دیگر انبیاء کو بعض خاص صفات میں۔ اور یا اپنے قیاس کے غلط ہونے کا اقرار کر کے اس خیال سے ڈر کریں۔ اور یا آمیزہ حضرت مسیح موعود کی تعلیم کا نام نہ لیں +

مولوی صاحب! یہ آپ کو کس نے بتا دیا کہ جو چیز ظلی طور پر حاصل کی جائے۔ وہ کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ مولوی صاحب ہم تو جو کچھ حاصل کرتے ہیں۔ وہ سب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ابتداء سے حاصل کرتے ہیں۔ ہمارا نمونہ ہونا بھی ظلی ہے ہمارا صدیق ہونا بھی ظلی ہے۔ ہمارا شہید ہونا بھی ظلی ہے غرض کہ رو حانیات سے اخلاق سے جو کچھ بھی ہم حاصل کرتے ہیں۔ وہ سب ظلی ہے۔ کیونکہ وہ ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ابتداء سے حاصل ہو رہے ہیں۔ اور یہی ظلی اور ظلی ہونے کے ایک سلسلہ ہیں۔ پس آپ کے خود تائیدہ مضمون کے لحاظ سے اس امت میں نہ کوئی محدث ہوا ہے نہ مجدد و صدیق نہ شہید۔ نہ صلح اور نہ کوئی لدی نمونہ۔ انانہ انانہ یہ سچ

مردی صاحب اتنا تو آپ غور فرمائیں کہ جب خود حضرت مسیح موعودؑ
 پہنچا آپ کو ایک دو جگہ نہیں سیکڑوں جگہ نہی کہا ہے اور
 جیسے حکم الہی دے گا وہی ہوگا۔ جیسا کہ فرماتے
 ہیں۔ ہمارے دوسرے ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔ ہمارے نبی
 ہونے کے وہی نشانات ہیں جو تو فرماتے ہیں کہ وہ میں کوئی
 نبی نہیں ہیں بلکہ میں ہی کوئی نبی نہیں ہوں۔ جیسا کہ فرماتے ہیں
 ماننے ہو۔ میں خود کے حکم کے موافق نبی ہوں اور جبکہ آپ انبی
 آپ کو بھی طور پر تمام مذہبوں سے الگ کرتے ہوئے فرماتے ہیں
 کہ انکو نبی اس لئے نہیں کہا گیا کہ ان میں وہ خود نہیں جانتے جانی
 تھی جو نبی کہلانے کیلئے ضروری ہے یعنی اظہار علی الغیب لیکن
 محمدؐ یہ وہ نبی تھے اس لئے صرف مجھے ہی نبی کا خطاب دیا گیا
 اور جبکہ خدا تعالیٰ بھی بار بار انکو نبی اور رسول کر کے ہی نکالتا
 ہے تو پھر ان تمام مدعیوں و مدینوں کے ہوتے ہوئے آپ کیسے
 طرح کہہ سکتے ہیں کہ میں نبی نہیں ہوتا۔ کیا خدا کو بھی یہ علم
 کہ میں نبی نہیں ہوں تھا صرف کہ آپ پر ہی اسکا اکتفا
 ہوا ہے اور تھا تو کیوں اللہ تعالیٰ بار بار نبی کہہ کر پکارتا رہا تھا
 بقول آپ کے اذکار کے حانت تھا کہ حضرت مسیح موعودؑ میں
 ہیں اور سوائے ایک دفعہ کے کہ نبی بھی نبوت کے لقب سے
 نہ پکارا جا تا کہ اصل عہدہ آپ کے نزدیک مسیح موعودؑ کا ہی
 تھا۔ کیا خود اللہ خدا کو بھی دھوکہ دلا۔ آپ کو خود فرماتا
 کہ یہ کیا آپ نے منہی اور کھیلایا ہوا ہے۔ ۲۴ برس سے زیادہ
 خدا مسیح موعودؑ سے ہمکلام رہا۔ مگر خود اللہ اسکو بھی یہ سمجھتا
 آئی۔ کہ میں نبی نہیں ہوتا۔ میں اپنے اس بندہ کو نبی کہہ نے
 نہ پکاروں۔

ظن اور اصل | اس ضمن میں آپ نے ظن کے متعلق یہ کہا ہے
 "کہ ظن ظنی برداری اور اصل بھی ایک ہو سکتے ہیں کیا
 کوئی کی تصویر آدمی ہو سکتی ہے جیسا کہ غیثت میں آفتاب لگا
 عکس آفتاب ہو سکتا ہے"

یہ اصل اور یہ متغایں اس مسئلہ میں جو کہ آپ کی بنیادیں
 اس لئے سپرد رشتی و انبی ضروری سمجھ کر اسکے متعلق بھی غیثت
 عرض کرتا ہوں۔

ایک ہونے صاحب کی یہ صورت تو نہیں سکتی کہ جس کو
 ظن کہا جاتا ہے اس میں وہ اصل بعینہ آجائے جس کا اسکو
 ظن کہا گیا۔ کیونکہ یہ تو صریح تناقض ہے۔ اس سے بچنے کی یہی راہ

ہو سکتی ہے کہ ظنی برداری اور جہی کیا اصل کے برابر ہو سکتا
 ہے۔ سو یاد رہے کہ کبھی ظنی اور برداری دونوں لفظ ایک ہی
 مفہوم پر جوئے جاتے ہیں یعنی کسی اصل کی اتباع سے
 کلمات حاصل کرنے کا ظنی اور برداری لفظ ہے اگر انکی
 مراد اس کے ہی مفہوم ہے تو یہ درست ہے کہ ظنی اور برداری
 اصل کے برابر نہیں ہو سکتے۔ اور ایسا ہی ہم حضرت مسیح
 کے متعلق فقہاء کہتے ہیں جب کہ میں پہلے کو لکھا ہوں
 کہ آپ ہوں اور کبھی یہ لفظ الگ مفہوم پر جوئے جاتے
 ہیں مثلاً بردار کے یہی معنی ہیں کہ ایک شخص کسی دوسرے
 بالکل کی مدحانیت کو لیکر اسی کے رنگ میں ظاہر ہو جیسا کہ
 حضرت مسیح موعودؑ حضرت عیسیٰ کے بردار ہونے کی وجہ سے
 برداری مسیح ہیں۔ تو یاد رہے کہ اس مفہوم کے لحاظ سے
 بردار اپنے اصل سے صرف برابر ہی نہیں بلکہ بعض حالتوں
 میں بڑھ بھی جاتا ہے۔ جیسا کہ خود حضرت مسیح موعودؑ
 عیسیٰ سے جبکہ آپ بردار تھے افضل تھے اور غالباً اس
 سے آپ کو بھی پکارا نہیں ہوگا۔ ہاں حضرت مسیح موعودؑ
 مہدی ہونے کے لحاظ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے
 بھی بردار تھے یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدحانیت کو لیکر آئے تھے
 لیکن اس جگہ آپ افضل چھوڑ کر برابر بھی نہیں ہو سکتے
 کیونکہ یہ بالکل بھی آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی اور اتباع
 سے حاصل کیا اس لئے ہر حال آپ ظن رہے اور نبی کریم صلی
 متبع پس آپ کا یہ کہنا کہ برداری کسی صورت میں بھی اصل
 کے برابر نہیں ہو سکتا۔ غلط فہم۔ اسی طرح ظنی کے متعلق
 اگر وہی مفہوم ایسی کسی کی اتباع سے کلمات حاصل کرنا
 لیکر کہیں کہ ظنی اصل کے برابر نہیں ہو سکتا تو درست ہے
 در نہ نہیں مثلاً اگر آپ یہ مراد ہیں کہ جو کلمات کسی نبی کی اتباع
 سے ظنی طور پر حاصل کئے جائیں۔ وہ ان کلمات کے برابر یا
 ان سے بڑھ کر نہیں ہو سکتے جو براہ راست حاصل کئے جاتے
 ہیں۔ تو یہ بھی کلیتہً درست نہیں کیونکہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے
 سورہ فاتحہ میں گزشتہ انبیاء کے تمام کلمات متفرقہ کے طلب
 کو بھی ہدایت فرمائی ہے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ
 کے تحت ان تمام کلمات متفرقہ کے جامع ہیں پس ہمیں
 تمام کلمات جو متفرق طور پر گزشتہ انبیاء میں پائے جاتے
 تھے سورہ فاتحہ کی دعا کے تحت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے

لی سکتے ہیں یعنی وہ تمام کلمات ظنی ہوں گے۔ پس اس صورت
 میں اس آیت کا ایک فرد جس نے یہ کلمات حاصل کئے ہوں اپنی
 کلمات میں باوجود ان کے ظنی ہونے کی بعض انبیاء سے افضل
 ہو سکتا ہے کیونکہ انہیں وہ تمام کلمات نہیں تھے جو اس نے
 رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کئے ہیں۔ کمال خود کو اگر
 تھوڑی دیر کے لئے چھوڑ بھی دیا جیسے۔ تب بھی دیگر کلمات میں
 حضرت مسیح موعودؑ کو اگر اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر آپ
 بھی افضل مانتے ہیں۔ باقی اگر آپ خود ان کلمات کی بحث سے
 قطع نظر کر کے عام مفہوم میں ان لفظوں کو لیکر یہ کہیں کہ میں
 چیز کو کسی چیز کا ظن کہا جائے تو وہ اور ظن کسی صورت میں کیا
 ہو ہی نہیں سکتے۔ تو یہ بھی کلی طور پر صحیح نہیں کہی ایک ہوگا
 اور کبھی نہیں ثبوت کیلئے حضرت صاحب کی سر مشتم آیت کی
 یہ عبارت حافظ فرماویں۔

"روح کلیدہ الدیال کلیدہ اللہ ہے پھر فرماتے ہیں کہ چاہے
 اس کو اس طرح سمجھ لو کہ مخلوقات کلمات الہی کے اظہار و آثار
 ہیں یا ایسا سمجھا جا سکتا ہے کہ خود کلمات الہی ہی ہیں آپ
 دیکھیں عبارت میں حضرت صاحب نے ظن اور اصل کو ایک
 ہی مفہوم میں استعمال کیا ہے۔ پس کسی مفہوم کو بھی سنے
 لیں۔ آپ کا مقصود حل نہیں ہوتا البتہ مفہوم سوں
 کے لحاظ سے ہم ظنی کو برابر اور افضل نہیں مانتے
 اس لئے ہم پر اعتراض فضول اور بعض کے لحاظ
 سے آپ کا نا علم کلیہ صحت ٹوٹ جاتا ہے۔
 حاصل بات یہ ہے کہ جب یہ کہا جائے کہ ظن ظنی
 طور پر یہ کمال حاصل ہوا ہے تو اس کا مراد یہ
 مطلب ہوتا ہے کہ اگر اس کے پاس یہ کمال نہ ہوتا
 جس سے ظنی طور پر اس نے حاصل کیا ہے۔ تو
 براہ راست اس کو یہ حاصل نہ کر سکتا نہ یہ کہ وہ
 کمال کمال ہی نہیں۔ جیسا کہ آدمی کی تصویر آدمی
 نہیں۔ یا شیشہ میں آفتاب کا عکس آفتاب
 نہیں۔"

مولوی صاحب ان مثالوں میں آپ نے
 اتنا غور نہیں کیا کہ اس تصویر یا اس عکس میں اصل
 کی صفات ساتھ نہیں آگئیں صرف ان کی ظاہری شکل
 آئی ہے پس ظاہری شکل کے انہی کے وجہ سے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ

حاصل کلمات متفرقہ مسیح موعودؑ کی کلمات الہی نہیں ہیں

انکو داخل کریں اس حیثیت میں ہم انہیں اس پر تسلیم کر دیتے ہیں جس پر شہیدانہ شہادت کے حقوق و اختیارات میں کسی قسم کی دست اندازی نہ کریں۔ پس اگر یہ عقیدہ اصل و موجب میں تو ایسے عقیدے رکھنے والے کو آپ اس پر تسلیم کرنے پر کس طرح رنجی ہو سکتا اور کہہ کر آپ نے یہ جاکر رکھا کہ وہ لوگوں سے سلسلہ ہمدردی منظر کرنے کیلئے جمعیت کے حدیث لاہور من احمد کرمہ حتیٰ حبیب لاجیہ کو لفظ نفسہ کے تحت آپ نے وہ بات دوسری کیلئے کیوں پسند کی جو آپ پر نازل ہوئی ہے۔ پس اگر اس کے لئے بعضوں آپ کے ان دو باطل عقیدوں کو رکھنے والے کی جگہ کرنا پس ہوگا یہ کہنا کہ قادیان ہم نے اس لئے چھوڑا کہ وہاں یہ دو عقیدے مانے جاتے تھے۔ واقعات کے خلاف ہونے کی وجہ سے اس کو بھی غلامیائی کہا

میرزا جہان علی کو باور نہ آیا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اس شخص کو ترکہ کا جو مال تھا اس کا ایک حصہ وہ سب سے پہلے اپنے اہل خانہ کے لئے لے لیا تھا۔ اس کے بعد اس نے اپنے اہل خانہ کے لئے ایک حصہ لے لیا۔

اکسیر حنین خزانہ فضل

استغفار
بیک شہنشاہ کے حضور کافور و درود شریف
افشاں یار

مکرم محمد اسفندیار خاں صاحب فکری
سے تحریر فرماتے ہیں جناب بنی السلام علیکم
آپ سے ایک شیشی اکسیر حنین خزانہ فضل منگوئیں
انہ خزانہ ہو ایک شیشی اور رحمت فراویں میں
فادش ہوگی +

جناب غلام فرید خاں صاحب ٹھیکیدار
ضلع گورداسپور سے تحریر فرماتے ہیں :-

کہ میں نے آپ سے مرض اٹھرا کی گویاں لی تھیں
چونکہ میرے گھر میں وہ بہت مفید ثابت ہوئی
ہیں اس لئے شکست ہوں کہ فی الحال اسی قدر
گویاں بذمہ دی لی اس سال خریدیں۔ پھر خود
کسی وقت حاضر خدمت ہو کر کثیر مقدار میں آپ سے
مے آؤگا۔

نور بخش محنت امجد صاحب مجرم قادیان یہ گویاں اکسیر
حنین حنینی جو بہت ہی کم ہیں اپنے گھر میں ہمیشہ استعمال
کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس وقت میرے

تف و شک سے موجود ہیں یہ گویاں اٹھرا کی بیماری کیلئے خابک
نہیں سے مفید و بابرکت ہیں میں نے اور کئی لوگوں پر استعمال
کرتے ہوئے اٹھرا کی بیماری میں مبتلا تھے خدا تعالیٰ کے فضل سے کوکھ
بہ نوا تھیر خیال میں یہ گویاں ہر طرح سے بے نقص ہیں انکی ثانی کوئی دوا
نہیں۔ خدا تعالیٰ ان گویوں میں بکثرت داد اپنی مخلوق کیلئے بابرکت کرے
آمین

کیا آپ پیار سے بچے چاہتے ہیں ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بچی
ہمدی لفظاً و خلق اللہ کے لئے اس نہایت عاقل اور ہمدان خواہ
ہر انسان حکیم الامت مولانا مولوی نور الدین صاحب شاہی حکیم کا درجہ
الجبب نسخہ پورے طور پر لیا۔ آپ سے کئی گھر اللہ تعالیٰ کے فضل
سے بھروسے ہوئے ہیں۔ جو پیار سے بچوں سے خالی تھے یہ وہ گھر ہیں جو
اسقاط حمل کی وجہ سے یعنی اٹھرا کی بیماری کا نشانہ بن چکے تھے یا جن کی اولاد
پیدا ہونے ہی داغ مفارقت دے کر راہ عالم الہیائے لیتے تھے
یا جن کے حمل قبل از وقت ضائع ہو جایا کرتے تھے یا ضرورہ پیدا
ہوتے تھے اور والدین کے کچھ حد سے سہتے سہتے پاؤس اور
ٹا امید ہو چکے تھے۔ محض خدا تعالیٰ کے فضل سے ان تریاتی
گولیوں کے استعمال سے کئی گھر باراد ہوئے اور ہو رہے ہیں۔
آپ بھی خدا پر بھروسہ رکھیں اور ان گولیوں کا استعمال کرائیں
اور پیار سے بچوں کی میٹھی میٹھی باتیں سن کر خدا کا شکر کریں۔
ان کے فوائد کے لحاظ سے قیمت بہت کم ہے تاکہ ہر ایک
فائدہ اٹھائے۔ قیمت فی تولہ (عمر)

چند سارٹیفکیٹ بھی یہ ناظرین ہیں

مکرم معظم حکیم مولوی غلام محمد صاحب ترقی
شاگرد حضرت محمد عظیم خاں صاحب ہیں۔
حب اکسیر حنین بغضہ تعالیٰ سے بہت ہی نفع
مند و مفید ہے حضرت اُستاد مولانا خلیفہ اول
نور الدین صاحب دیکھتے ہیں یہ بیک النفع دوا ہے۔
حضرت مرحوم مولانا خاں صاحب جو کہ حنینی کے متعلق
سنا ہو خاں کے گھر میں استعمال کیا۔ وہ شہادت الہ
سید میں تحریر فرمائی کہ خدا تعالیٰ ان کو فضل و کرم
سے اسکے حاجت مندوں کو مستفیض فرمائے +

جناب مولوی ابراہیم صاحب بقا پوری تحریر فرماتے ہیں :-
بہت ہی مفید ہے اور مفیدوں کو حب اکسیر حنین منگو کر استعمال
کرائی ہیں جو کہ مرض اٹھرا کے لئے بے نقصہ تھا لے
بہت ہی مفید و موثر ثابت ہوئی ہیں۔ ہذا میں
اس تقریر کی بنا پر شہادت و تصدیقوں کو اس مرض
کیلئے جو استعمال کر لگا۔ انشاء اللہ فائدہ اٹھائے گا

جناب کرم ذرا حکیم مفتی فضل الرحمن صاحب تحریر فرماتے ہیں :-
حب اکسیر حنین بے شک اٹھرا کی مرض میں اکیسے شیطانی
صحت بڑا سے مکمل ہو صرف میں نے ہی اسکو اکسیر نہیں پایا۔
بلکہ حضرت قبلہ نور الدین معظم بھی اسکو اکسیر ہی کے نام
یا د فرماتے تھے۔ ساتھی لوگوں کو اس سے نفع پہنچے +

نظام جان عبدالرحمن کاغانی لیجر زکار خانہ ہمدرد و بیمار ان۔ قادیان ضلع گورداسپور ملک پنجاب

کشمیری مان گوانیکاہل صریق

میں اپنے احمدی بھائیوں اور دیگر خواہشمند حضرات کو مطلع کرتا ہوں کہ اس وقت سرور کا موسم آ رہا ہے۔ لوٹیاں، بٹو، دھسے، نمونہ یا نقدی۔ چلوے، برسم، کاکم، مال، چادریں، زانہ، گھنٹیاں، فیروزہ، ہرنی، سیر، ریشم، جیسی، فیروزہ، علاوہ محسوسات، کپڑے، پیشی، آئی، ٹوری، پیر، مٹھی، جیسی، فیروزہ، علاوہ محسوسات، کپڑے،

گھڑیاں، نیکام، موقوف

اگر آپ جیسے سالانہ سے اپنے گھڑیاں اور دیگر کپڑے، پیشی، ٹوری، ہرنی، سیر، ریشم، جیسی، فیروزہ، علاوہ محسوسات، کپڑے، پیشی، آئی، ٹوری، پیر، مٹھی، جیسی، فیروزہ، علاوہ محسوسات، کپڑے،

الخطبہ

جماعت احمدیہ کا دورہ میں ایک صاحب ہیں۔ خیال دیندار، ساحری عمر ۲۴ سال۔ وجہ زواج۔ پہلی بڑی فوت ہو چکی ہے۔ ایک لڑکا پنج سالہ ہے۔ گاہکوں کا ساتھ ہیں۔ خدا کو بت سونے حکیم احمد الدین، بحسن، خادم، اعلیٰ شاد، لکھو

تلاش روزگار

بندہ محترم، ہر وقت مصروف کام شیکیداری کا کرتا ہے چنانچہ آجکل ضلع چوہدرہ میں کام ہے۔ اگر کام نہیں ہونے کی وجہ سے انتظار ہے۔ اگر کسی احمدی بھائی، انجینئر، سب ڈرائیو، انجینئر کے پاس پکا کام ہے۔ تو بندہ کہہ دے گا۔ کام دیا جائے اور محنت سے حسب ذرائع کر دے گا۔

مستری چرخ الدین احمدی موضع کوٹلی ترکھانان، ڈاک، چوہدرہ ضلع سیالکوٹ



بچوں کے لئے

اپنے اپنے اپنے حرف کیساتھ ہونا نہایت ضروری ہے۔ یہ قاعدہ بشرنا القرآن کی لکھائی کی طرز پر لکھا گیا ہے۔ عام ہدیہ کا فائدہ اعلیٰ ہر تاجر، کارکن، عیسائی، دفتر قاعدہ بشرنا القرآن۔ قادیان۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے

اعلان

جنوری ۱۹۲۲ء سے اول دور میانہ درجن کے مسافروں سے نارتھ ویسٹرن ریلوے پر مندرجہ ذیل کے حساب سے کرایہ لیا جائیگا۔

پہلے ۳۰ میل کے واسطے	۲۴ پائی فی میل کے حساب سے
ہر زیادہ فاصلہ کے واسطے	۱۸ پائی فی میل کے حساب سے
پہلے ۳۰ میل کے واسطے	۱۲ پائی فی میل کے حساب سے
ہر زیادہ فاصلہ کے واسطے	۹ پائی فی میل کے حساب سے
(ڈاک گاڑیوں میں لاہور اور دہلی کے مابین)	
پہلے ۳۰ میل کے واسطے	۶ پائی فی میل کے حساب سے
ہر زیادہ فاصلہ کے واسطے	۴ پائی فی میل کے حساب سے

دی سلج ولتہ صاحب بہادر
ریٹنگ نیو

ریٹنگ نیو
۱۹۲۲ء

نارتھ ویسٹرن ریلوے

نوٹس نمبر ۱۱۳۱ الف

الاج والوں اور ٹاکا نزع

اناج۔ والوں اور آٹے کا نزع جو مندرجہ بالا اعلان کے مطابق زیر بشرایط متذکرہ ہرستہ نارتھ ویسٹرن ریلوے کراچی کی طرف جانے والے مال پر عاید ہوتی ہیں۔ ۱۳ مارچ ۱۹۲۲ء تک براسٹہ نارتھ ویسٹرن ریلوے کراچی نئے آٹے والے مال پر عاید ہونگی۔

دفتر ٹریفک نیو
لاہور
۱۲ دسمبر ۱۹۲۱ء

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ

پس کی نعمت کیلئے کہ اس پر شوق ہے اَعْلَمُوْا اَنَّ مَعَكُمْ رَبَّكُم مَّقَامًا كَمَا تَسُوْدُوْنَ اَبَلِيَّاءُ

دنیا میں ایسی باتیں آج پر دنیا نے اس کو قبول کیا لیکن خدا سے قبول کر گیا اور جو سچا آدمی ہے اس کی پہچان ہر کوئی کرے گا (ابہام حضرت مسیح موعودؑ)

مفسرین کا نام: علامہ محمد رفیع الدین

متعلق خط و کتابت بنام

الف

ایڈیشن: غلام نبی: اسٹنٹ: مہر محمد خان

نمبر ۳۵ مورخہ ۱۵ دسمبر ۱۹۲۱ء ۱۱ شعبہ مطابقت ۱۸ ربیع الثانی ۱۳۴۰ھ جلد ۹

مدینہ منورہ

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی علیہ السلام نے فرمادہ کہ خدا کی شائستگی ہے۔ احباب دعا فرمادیں کہ خدا تعالیٰ حضور کو کھٹے پٹھے تاکہ حضور جلسہ پر گئے والوں کو دینی اور روحانی علوم و معارف سے اپنے طور پر مخلص فرما سکے۔

۱۰ دسمبر ۱۹۲۱ء حضرت خلیفۃ المسیح نے انکسٹر عبداللہ صاحب کی بڑی خاطر کا نکاح باخیر دیکھ کر بہر پر احمد رضا خان دلدت قادری صاحب کو دعوت دی کہ وہ بھی اس کی جو کچھ ممکن ہو سکے۔

۱۱ دسمبر ۱۹۲۱ء حضرت خلیفۃ المسیح نے انکسٹر عبداللہ صاحب کی بڑی خاطر کا نکاح باخیر دیکھ کر بہر پر احمد رضا خان دلدت قادری صاحب کو دعوت دی کہ وہ بھی اس کی جو کچھ ممکن ہو سکے۔

پروگرام جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ قادیان باب ۱۹۲۱ء

پہلا دن ۲۹ دسمبر ۱۹۲۱ء (سودا) پہلا اجلاس

تلاوت قرآن مجید و نظم

۱۰ دسمبر ۱۹۲۱ء

۱۱ دسمبر ۱۹۲۱ء

۱۲ دسمبر ۱۹۲۱ء

ناظرہ دھرم دوسرا اجلاس

تلاوت قرآن مجید و نظم

۲۰ دسمبر ۱۹۲۱ء

۲۱ دسمبر ۱۹۲۱ء

۲۲ دسمبر ۱۹۲۱ء

۲۳ دسمبر ۱۹۲۱ء

۲۴ دسمبر ۱۹۲۱ء

ناظرہ دھرم
دوسرا اجلاس
کلاوت و نظم
قریہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی علیہ السلام
تیسرا دن ۲۸ دسمبر ۱۹۲۱ء
پہلا اجلاس
کلاوت و نظم
قریہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی علیہ السلام
دوسرا اجلاس
کلاوت و نظم
قریہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی علیہ السلام

چوتھا دن ۲۹ دسمبر ۱۹۲۱ء (جمعرات)
کلاوت و نظم
قریہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی علیہ السلام
خاکسار - ناظرہ تالیف و اشاعت قادیان

نہن کا چنٹ الفضل و مہربانی ختم ہوتا ہے
ان کی خدمت میں عرض ہے کہ جلسہ سالانہ پر پہنچے۔ چنے
میں کا چند اخبار الفضل ہمارے لیے آئیں۔ یا کسی کے ہاتھ
میں آویں یا مٹی آرڈر ملائیں۔ ہم بوجہ اشتغال جلسہ یو پی
میں کر سکتے۔ جو صاحب قیمت روانہ فرمائیں گے ان کے نام
کا اخبار اگر تا دہری قیمت بند ہے تو شکایت نہ فرمائی
پچھلے اطلاع دی ہے۔

ایام جلسہ میں ہر فرد یا رابطہ صاحب دیکھ سکتا ہے
توسیع اشاعت کی طرف ہی خاص توجہ دیا ہے۔
نہن الفضل قادیان

جلسہ پر آنے والے احباب کیلئے ڈاکٹری ہدایت

یوں تو جلسہ سالانہ کے موقع پر جیسا کہ سابقہ سال
گذشتہ کا تجربہ تھا اس سے۔ اس وقت کے فضل سے
خیر و عافیت ہی رہتی ہے۔ اور سب مہمان خیر و عافیت
اپنی اپنی جگہ سکونت پر رہیں پہنچ جائیں۔ مگر
چونکہ بہت سے ایسے احباب ہیں جو یا تو طویل
ہمسے کی وجہ سے یا پرانے امراض میں مبتلا ہیں
مبتلا ہونے کی وجہ سے کمزور ہوتے ہیں۔ وہ اس
سفر میں کس طرح سفر میں کام کاشی یا کھانے کی
میں مبتلا ہو جائے۔ اور اس وجہ سے جہاں ان کو
تکلیف ہوتی ہے۔ وہاں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی
ایده السلام بفرمادے اور دیگر بزرگان سلسلہ کی تقریروں کو
بھی اچھی طرح نہیں سن سکتے۔ نیز چند سالوں سے
انفلو انزہ کا بھی اندیشہ رہتا ہے۔ احمدی جماعت ملوکی
قلیل التعداد جماعت ہے۔ اس کا ہر فرد قیمتی ہے یہی
وجہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایده السلام بفرمادے
چند سال گزرے جلسہ سالانہ کے موقع پر ہی ایک تقریر
میں صحت کی حفاظت کیلئے تاکید فرمائی تھی۔ پس ان
باتوں کو مد نظر رکھ کر نیچے مناسب کچھ کہ چند ضروری
باتیں یعنی احتیاطیں بذریعہ الفضل مبادوں۔ جو مندرجہ
ذیل ہیں۔

۱۔ گھر سے چلنے کی وقت احباب کو جسم پر پہنے اورات
کو اوڑھنے کے کپڑے کافی لے لینے چاہئیں۔
۲۔ راستہ میں بعض اوقات کھانا نہیں ملتا۔ یا ناقص
ہوتا ہے۔ اس لئے اگر ہو سکے۔ تو گھر سے ہی اس قسم کا
کھانا جو خراب نہ ہو۔ ہمراہ لے لیا جائے۔
۳۔ ریل گاڑی میں مٹی الو سے دن کی گاڑی سے
سفر کیا جائے۔ اور گاڑی میں جہاں طاقی سے آنی والی
ویرسہ ہو اس کے چکر کوں سے اسے جسم کو کپڑے کی
دھواںپ کر لیا جائے۔ وہاں لوگوں کے سانس

اور گاڑی کے بند ہونے کی وجہ سے جو ہوا خراب ہو جاتی
ہے۔ اس سے احتیاط فرمادی ہے۔ اس کا انتظام
ہو سکتا ہے۔ گاڑی میں کم از کم تین چار سے زائد
انفلو انزہ کے دنوں میں سانس کرنا بہت ہی
ہوتی ہے۔ اس کی سہولت کا انتظام کیا گیا ہے۔
۴۔ ریل گاڑی سے اترنے کے بعد بلا سے
قادیان تک اپنی خدا داد حقن سے کام لیکر سہولت
پرسے لے کر اور مکان سے پہنچا جائے۔ ۵۔ قادیان پہنچنے
تک پانی کے غرضے کئے جائیں۔ اور تکیہ کو صاف کیا
جائے۔

۵۔ اپنی جائے رہائش میں بھی صاف ہوا
رکھا جائے۔ یعنی جس کمرہ میں ٹھہریں اس کے در و دروازے
غزوہ کئے رکھے جائیں۔ اور اگر ہونے کے۔ یعنی کپڑا گائی ہو
تو ایک دروازہ بھی کھلا ہے تو کچھ ہرج مہرج نہیں۔ میں ہیں
صاحب تجربہ ہوں۔

۶۔ تیز گرم کھانا کھا کر بہت سرد پانی نہ پیا جائے۔
ایسا ہی تیز گرم چائے کی کسر دیا میں کھنے سے بعض لوگ
زکام اور گلے میں سوزش ہو جاتی ہے۔ تیز گرم کی بجائے کم
گرم چائے پی جائے۔

۷۔ کپڑے میں احتیاط سے کام لینے سے سفر میں
بہت آرام رہتا ہے۔ معدہ کے زیادہ پر ہونے کی وجہ
سے جو کھٹی ڈاکو میں آتی ہیں۔ اس سے گلے میں سوزش
ہو جاتی ہے۔ اور نزلہ اندر گرے گھٹا ہے۔ اور ہوائی
تالیوں کی طرف بھٹیکر کھانسی پیدا کرتا ہے۔ وہ سلام
خاکسار۔ شمس علیہ السلام

ایک حافظہ حب

ایک حافظہ رکھنا جو ان کے لیے ناگزیر ہے۔ ان کے فریضہ کا ہر ایک
صوفی کو فراموش نہیں ہونا چاہئے۔ اس کی وجہ سے احباب ان کے فریضہ کو تو سارا
جلسہ پر ان کی نسبت انہماک سے دریافت کریں۔

ایک اور نام گذشتہ سے پرستہ ہیں احمدی
اور ان کے جو ہم خاص ہوتے ہیں ان میں سے ایک ہم کو
چاہئے۔ غور و تامل سے مطالعہ کریں۔

مفتو کیا مگر اب ہر ایک کو مفتو نہ کیا سندھ میں کلمہ جانتا تھا تو یہ ہو سکتا ہے۔ کہ ایک شخص جو ایک کام کرنے کی کم لیاقت رکھتا ہے۔ اس کے سپرد اس کے معاملہ میں کام کر دیا جائے۔ جو سائق نہیں لیکن زیادہ لیاقت رکھتا ہے۔ لیکن یہ نہیں ہو سکتا۔ سندھ میں جو انگریزی نہ جانتا ہو۔ اسے الٹی سکول کا پبلک ماسٹر نہا دوں کہ لیاقت کو مد نظر رکھ کر تھوڑی غرابی بھی گوارہ کی جا سکتی ہے۔ اور مسافروں کا جو حق مسلمان نے مفتو کیا ہے۔ اور جو مسلمان کے حق ملتا رہا ہے۔ وہ دینا ضروری ہوتا ہے۔

مختلفہ القلوب کا حق اور سہی بات اس کے الٹ ہے۔
 اور وہ مختلف القلوب کی رعایت ہے چونکہ بات خدا نے مقدر
 کی ہے۔ اس لئے رعایت نہ ہوئی۔ بلکہ ان لوگوں کا حق ہوا کہ وہ
 کام کہنے والا ہو دیکھ۔ مختلفہ القلوب کی۔ کہ خدا نے بھی یہی
 ہے۔ اور شریعت بھی یہی کہیں گی۔ کہ زیادہ کام کرنے والے کو نہ دو
 مگر مختلفہ القلوب کو دے دو۔

رسول کریم ایک دفعہ ان تقسیم کو روکے تھے کہ رسول جو تنہا
کہ آپ نے خدا کو نہیں دیا۔ عرض کی کہ خدا کو کچھ نہیں۔ رسول
کریم نے کوئی توبہ نہ کی۔ پھر اس نے کہا۔ پھر آپ نے توبہ نہ کی
فتح مکہ پر مال کی تقسیم اور کبھی رسول کریم مال تقسیم کرتے
وقت ایسے شخص کو روک دیتے جو کفر و ایمان والا ہوتا۔ فتح مکہ
بعد جو مال آئے تھے آپ نے کہ وہ لوگوں کو دے دیے۔ حالانکہ جو مال
کے کہ خون پیمانے دے جو تھے۔ ان کو نہ دیے۔ اس موقع پر علی
کفر کرنے پہ بھی دیا۔ کہ خون تو ہماری عماروں سے ٹپک رہا ہے
اور مال اور روئے کو دے دیا گیا ہے۔ اس پر رسول کریم نے
ان لوگوں کو بلوایا۔ اور کہا اے انصاف تم کہہ سکتے ہو کہ جب
محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اکلیا تھا۔ اسکی قوم نے اسکو مدد دیا
تھا۔ اس وقت ہم اسکو لائے اور جب کوئی اس کی مدد نہ کرنا
تھا۔ ہم نے اس کی مدد کی۔ ہم نے اس کے لئے خون بہائے
لیکن جب لوٹ کا مال آیا۔ تو اس نے اپنے ہم قوموں کو دیدیا۔
اس کے ساتھ ہی یہ بھی فرمایا۔ اس بات کا ایک اور پہلو بھی
ہے۔ اور اگرچہ اس وقت یہ بھی کہہ سکتے ہو۔ کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)
ہمارے پاس آیا تھا۔ ہمارے گھر بنا۔ اور جب اس کا وطن فتح
ہوا تو اس کی قوم دے دے تو اونٹ بکریاں لے گئے۔ اور ہم
محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ساتھ لے آئے۔ اس
جو چاہو۔

رسول کو کم کی ازجہا میرے نزدیک اس سے زیادہ زبردستی
اور اس کا نتیجہ نہیں ہو سکتی تھی۔ یہ کافرو منافقین
کہہ کر یہ بھی زیادہ سخت تھی کہ تم اور اے جہا چاہتے ہو یا
محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ملا تھا
کہ اس کا وطن تھا۔ مگر وہ کہ نہیں گیا۔ بلکہ دینہ گیا۔ اس پر انصار
مغضربے۔ اور انہوں نے کہا یا رسول اللہ کسی نادان و جہان نے
یہ بات کہی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ جو بات کہی گئی وہ تو کئی گنی
اب تم دنیاوی ترقی کی امید نہ رکھنا۔ اور وطن کو ترجیح ہی
اگر مجھ سے مانگنا۔ اور ایسا ہی ہوا۔ پھر دنیاوی ترقی ان کو ہنر
ملی۔ ہم مغل اور چٹھان جڑ بہت پیچھے کہئے۔ ہمیں خدا نے
دنیا کی ہر گھومت و سہ دہی۔ مگر وہ انصار و جنہوں نے رسول کریم
کے لئے اوتا ہوا کیا۔ کہے ساتھ ساتھ خون بہائے ان کو ایک نیت
بھی ہندی۔ صرف ایک فقرہ کی وجہ سے۔

خلاصہ بیان | نوکری، توفیقہ القلوب کو ماں دنیا پڑتا ہے۔ کام میں ان کا خیال رکھنا پڑتا ہے۔ اور کبھی سابق ہونے کی وجہ سے تقسیم مال تقسیم درہم اور تقسیم اعمال کی جاتی ہے۔ چنانچہ سب سے زیادہ رسول کریم کی بیویوں کو ماں دیا جاتا تھا۔ پھر بعد میں ایمان لانے والوں کو، پھر ان سے بعد ایمان لانے والوں کو۔ پھر سبقت، اسقاط۔

دوسری بات شوقِ القلوب ہے۔ جو گویا سبقت کی ضد ہے۔ کہ حلق کی کمی کی وجہ سے سڑک کیا جاتا ہے۔ ایسے موقع پر بھی بعض لوگوں کو خیال آتا ہے کہ میں نہیں بویا گیا۔ اور فلاں کو بویا ہے۔ حالانکہ اسے تو ایمان میں کامل نہ ہونے کی وجہ سے بویا گیا ہے۔ اور اس لئے رہایت کی گئی ہے۔ کہ نکار ہے مگر تم مضبوط ایمان والے ہو۔ اس لئے تمہیں نہیں بویا گیا۔ کیا تم بھی ویسا ہی جتنا چاہتے ہو۔

تیسرا امر جو پہلے بھی بیان کر آیا ہوں۔ قیاس اور رائے ہے۔ ایک اچھی سے اچھی چیز کے متعلق سوچی۔ سو رائے ہو سکتی ہے۔ کیونکہ ایک ہی چیز کے متعلق ہر ایک الگ الگ رائے قائم کر سکتا ہے۔ اور یہ ممکن نہیں۔ کہ سب کی رائے کسی معاملے کے متعلق ایک ہو۔ مجسٹریٹ ایک فیصلہ کرتا ہے۔ جو صحیح بھی ہو سکتا ہے۔ اور غلط بھی۔ اس کی اگر اپیل کی جاتی ہے۔ اپیل پر جو فیصلہ ہو وہ بھی غلط ہو سکتا ہے۔ اور صحیح بھی ہو سکتا ہے۔ اور اس کی اپیل ہو سکتی ہے۔ اس پر بھی جو فیصلہ ہوگا۔ وہ

غلط بھی ہو سکتا ہے۔ اور صحیح بھی۔ لیکن آخر کسی جگہ جاکر سلسلہ ختم بھی ہوگا۔ یا اپیل دراپیل ہی ہوتی رہے گی۔ باوجود اس کے کہ کچھ جاسکتا ہے۔ کہ آخری فیصلہ بھی غلط ہو۔ لیکن کام چلانے کیلئے ضرورتاً ہونا ہے کہ ختم کیا جائے۔ ورنہ سارا ملک ہی بالائی کورٹیں بنانا پڑے۔ تو عقلاً بھی یہ ضروری ہے۔ کہ ایک جگہ آخری فیصلہ ہو جائے اور پھر دس سے آٹے سلسلہ نہ چلے۔ ورنہ ہر ایک انشائی عدالت کے متعلق کہا جاسکتا ہے۔ کہ ممکن ہے اس کا فیصلہ غلط ہو۔ اور اس طرح کا سلسلہ آخر خدا تعالیٰ تک ہمارے ختم ہو۔ کہ خدا تعالیٰ فیصلہ دے۔ لیکن اعتراض کرنے والے اس میں بھی اعتراض کریں دیتے ہیں۔ پس جو شخص بھی فیصلہ کرے گا۔ اس کی رائے غلط بھی ہو سکتی ہے۔ اور صحیح بھی۔ لیکن آخر ناشای پڑتا ہے۔ کہتے ہیں عورتیں ناقص العقول ہوتی ہیں۔ اس لئے ان کو مردوں کے ماتحت رکھا جاتا ہے۔ لیکن کیا مردوں کے ساتھ مرد صحیح اور درست ہی فیصلہ کرتے ہیں۔ بزرگ نہیں لیکن گھر کا انتظام چلانے کیلئے ایک حد مقرر کر دی گئی۔ کہ مرد کا فیصلہ تسلیم کر لیا جائے۔

لگائے لگائے | مائے لگائے میں کس طرح جلد بازی سے

میں جلد بازی کام لیتا ہے۔ اس کا پتہ اس سے لگتا

ہے کہ جب اس طرح دین صاحب پیدا ہوا تو صاحب نے تو خود سونپ
 سے ہی کٹی میرے پاس آئے۔ سو کہتے یہ فرابی ہے۔ یہ نقص ہے میں
 نے ان کے کچھ پر نہیں بلکہ اودھ ذات سے اسٹریٹو الدین صاحب کی
 بجائے قاضی عہدہ کو پہلے اسٹریٹو کر دیا۔ اور انہیں مجھ سے بنا دیا۔
 اس پر کہا گیا اسٹریٹو دین صاحب لائق تھے۔ اچھا کام کرتے تھے۔ بات
 نقص پیدا ہو گیا کہ یہ فرابی ہو گئی۔ اور بعض شکم سولائی شریطی
 متقدم ہوں۔ تو بیت اچھی بات ہو گئی۔ چہ نے اس شخص کی طرح جوہر
 وزیر بننا چاہتا تھا۔ سولائی شریطی صاحب کو مقولہ دیا۔ اب
 خطہ آئے ہیں۔ کہ تجربہ کاروں کو ہٹا کر دوسروں کے سپرد کام
 کر دیا گیا ہے۔ کس طرح چلیگا۔

اسی طرح ایک جلسہ کیا گیا جس میں نازوں کو جمع کر کے ہائیڈرک پائپر
میں تحفہ کر دیں۔ مگر میں اس وقت جبکہ مجھے دالہ امیر دانتھا کہ میرے
صوفی میں تحفہ کر دیا جائے میرے صوفی میں بی بی بزرگ دیا جائے اور
مک اودہ الہیہ دیا، تنہا کہہ کر گئے کی تجویز ہو رہی تھی۔ ایک
پیر کے لئے جو بڑے لوگوں میں سے ہیں۔

ہر ایک شخص کے لئے ایک خاص وقت ہے۔ نہ کہ منسلک و غیر منسلک

یا الہی فضل تیرا تیرا حق چشم

جلسہ پر آنیو اے اصحاب کیسا تھ خاص رعایت

ہمارا جوب تیرا کردہ تیرا حق چشم بندت و انگری و ایڈیٹر ان خدیو
دوسرا تشیخہ انون بنیشتاں و وکلا و گریٹ و غیرہ صاحبان دین
کا تھ قبل ازین ہذا تھ اخبار الفضل و نورانی بارگاہ گیا ہے
سندھ و ذیل بہاریوں میں اکیس اور تیر سہ ہفت ثابت ہوا ہے۔

(۱) اگر کسی نے ہون۔ یا پڑنے۔ و صحت غبار۔ غبارش و شکلی
اشتبہ۔ ضعف بصارت۔ گلوں کی وجہ سے آنکھوں میں
زخم ہو جانا۔ گرمی کی وجہ سے آنکھوں کا ابل جانا۔ آنکھوں کا
دھوپ میں نہ کھلنا۔ چھنیاں دگنہ و تھکیاں اٹھنا۔ پلکوں کا
گرجنا۔ آنکھوں کا سرخ رہنا۔ گیلیاں و پانی جاری رہنا۔

شری غار کچھ سے دیکر لوڑھوں تک سب کو کیساں مفید اور بے
ضرر ہے۔ قیمت ہر پونہ پونہ کی بکائیے چار روپیہ فی تولد ایم
جلسہ ۲۴-۲۸-۳۲ و ۳۶ و ۴۰ و ۴۴ و ۴۸ و ۵۲ و ۵۶ و ۶۰ و ۶۴ و ۶۸ و ۷۲ و ۷۶ و ۸۰ و ۸۴ و ۸۸ و ۹۲ و ۹۶ و ۱۰۰
کیسے تین تین ماہ کی بی بی پوڑیہ (تعداد میں صرف شہر قیمت
پر کے بجائے ہر ایک روپیہ و فقرہ اخبار الفضل و تشیخہ
سے مل سکتی ہے۔ اصحاب ان کو پیشہ کہیں۔ یا خریدیں۔
اور نہ یکصد پوڑیہ ختم ہونے کے بعد کسی کو اس قیمت پر نہ ملے گی۔

المشہور

خاکسار میرزا حاکم بیگ احمدی سجد تریاق چشم کجرا
گراہی شاہد ولہ صاحب

نوشہ برائے عام اطلاع

منشی محمد الدین باور منشی محمد نصیب میرزا حاکم تھ۔ گراہ
ڈیڑ سال سے نہیں ہے۔ اسلئے میری طرف سے کوئی معاملہ
نہیں کر سکتا۔ اور کسی کسی تکریر وغیرہ کا یہم طلبی سے میں
ذمہ دار نہیں ہوں۔

عبدالرحمن ٹالپوری شکیکدار مجیٹہ قادیان

کام کر رہی بیات کیجہ سے ایک زیادہ کا سخن ہے۔ لیکن

موتھ انتھوب کی وجہ سے دوسرے کو زیادہ دیا جاتا ہے۔ یا
اسی حالت کا خلاف کھا جاتا ہے۔ حضرت یحییٰ مہود کے وقت
کہا گیا۔ کہ یہاں جو لوگ آتے ہیں۔ ان سب کو ایک جیسا کہا
دینا چاہئے۔ فقر کے دربار میں یہ نہیں ہونا چاہئے۔ کہ میرا
اور غریب کو سہولت کہا دیا جائے حضرت یحییٰ مہود نے فرمایا۔

میں کیا کر لوں۔ خدا نے ہی بیفرق رکھا ہے۔ کہ کسی کو اسیر نہ
ہو۔ اور کسی کو غریب نہ ہو۔ عادی عادت ہو۔ اس کو نہ نظر کھنڈ
ہے۔ یہ بیعت کی وجہ سے یا عادت کی وجہ سے یا بیات کی وجہ
سے جو اگرچہ کہ ہوتی ہے۔ لیکن اور میں اتنی ہی نہیں ہوتی۔

اسلئے اسے کھنڈ کرنا چاہئے۔ اور لوگ کہتا ہے۔ ان باتوں کو نہ
نظر کر کے رائے قائم کرنی چاہئے۔ سخن بیات کوئی چیز نہیں۔
بیعت اور بیعت طلب بھی ضروری ہے۔ جو یہی دیکھنا چاہئے۔
کہ ایک کی رائے ایک نالقی ہوتا ہے۔ اور دوسرے کی رائے
میں یہ بیعت نہیں ہوتا۔ اسلئے کسی کی رائے کی پابندی کچھ
بات یہی ہے۔ کہ لوگوں کی رائے کی پابندی نہ ہو سکتی ہے۔

اور نہ کیا سکتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے ایسے معاملات کو متعلق
جو قوائیہ بنائے ہیں۔ اور جن کا میں ذکر کیا ہوں۔ انہی
کی پابندی کی جائیگی۔ اور چونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے
ہیں۔ اسلئے قیامت تک تکرر نہیں ہوگا۔ کیونکہ جو لوگ
خدا کے مقرر کردہ قوانین کی پابندی کرتے ہیں۔ وہ مفصلی
کی طرف جاتے ہیں۔ کہ دردی کی طرف نہیں جاتے۔ اگر ان کو
کو تھم نظر کھوئے۔ تو جو جی دشمن تھے تھم کر لیا۔ پاش پاش ہو
جائیگا۔ اور انہیں کوئی نقصان نہ پہنچے گا۔ اور اگر ان کو نہ نظر نہ
رکھو گے۔ تو کسی دشمن اور کسی طرح کی ضرورت نہیں۔ تھو
بجود کھائے جاؤ گے۔ اور ملیا سیٹ ہو جاؤ گے۔

جو چاہو کرو اور دونوں باتوں میں سے جو چاہو قبول
کردہ چاہے خدا تعالیٰ کے بنائے ہوئے

قوانین کی پابندی کر کے مفید و جان بن جاؤ۔ چاہے معمولی
معمولی باتوں میں پڑ کر اور غلط اور پیوہہ رائے زبیاں کر
لیا سیٹ ہو جاؤ۔ یہ دونوں راستے تمہارے سامنے ہیں لیکن
تم خدا تعالیٰ کی طرف قدم اٹھاؤ۔ چاہے نفس پرستی کے
کچھ پڑ کر وہ سوتی جو خدا تعالیٰ نے تمہیں دیا
ہے۔ سہوٹا مار کر توڑ ڈالو۔

انہوں نے بے گناہ۔ اور لوگ غلط طور پر اپنے کاموں کی تکرر کی
کے سامنے کر کے کچھ نہیں سمجھتے ہیں کہ بیات ہے۔ اسلئے سخن
دوسرے لوگوں سے بوجھا جائے۔

یہ من کا محض تیس تھا۔ اور اس واقع کے باطن الٹ۔
اور اسکی ایسی ہی مثال ہے۔ کہ ایک شخص تو جن قربان کر رہا ہو۔
مگر دوسرا کہے۔ کہ وہ مجھے زہر پونیا جاتا ہے۔

رائے قائم کرنے کا صحیح اور درست طریقہ یہ ہے۔ کہ جس کے متعلق
رائے ہو۔ اسے قابل کر رہی کوشش کی جائے۔ اگر وہ قابل ہو جائے۔
تو یہی بات ہوگی۔ اور اگر قابل نہ ہو۔ تو سمجھ لیا جائے۔ کہ جس پر
میں میرا حق قیاس ہے۔ اور اسکا بھی ہو سکتا ہے۔ کہ میرا حق
غلط ہو۔ اور اس کا صحیح۔ کیونکہ وہ کام کہ غلط ہے۔ اور اسکی بیعت
کہ مجھے نیکہ کچھ وہ ہے۔ یا جو کہ میرا ہے۔ کہ ساقی کی وجہ
سے یا سولہ انتھوب کی وجہ سے رعایت کی جاتی ہے۔

اعتراض کر رہیوں کو جان باقی کو کھرا خد کر کے۔ تو میں
کام کر رہی و دعوت کرتے ہیں۔ ان کو ہم کہتے ہیں۔ اگر
انہی پر یہ جائے۔ کہ ان کے اعتراض درست ہیں۔ تو کیا وہ خود

کہنے کیلئے حیار ہیں۔ کہ ان پر کوئی اعتراض نہیں کر لیا۔ اگر وہ یہ
کہیں۔ کہ ان پر کوئی اعتراض نہیں کر لیا۔ تو میں ان کو ہمہ دار بنا
دوں گا جو چار پانچ سلسلہ اس آدمی کے لئے کھد دیئے۔ کہ ان پر کوئی
اعتراض نہ کیا جاوے گا۔ میں انہیں انجن کے ممبر بنا دوں گا۔ دوسرے
ممبر کا پیڑا اور مینوں کا آج ہی پانچ پانچ کر دوں گا۔ سجدہ کا کہنے
والوں کے جسد بھی ہم سے ہیں۔ سب ان کو دیدہ دنگ۔ اور چپے کار لیا
کہ خدا جیو پکے دنگ۔ اپنے پاس سے وہ دنگ۔ اگر کوئی اس بات کو
سے اپنے آپ کو ہد نہیں کرتا ہو۔ اور کس نفی کرے۔ تو دوسرے
میں کر دیں۔ کہ انہیں لیاں۔ ایسا ہے جس پر کوئی اعتراض نہ کرے گا۔
میں انہیں کو مقرر کردہ دنگ۔ مجھے تو کام سے عرض ہے۔ لیکن یہ خوب
جو طرح یاد رکھو۔ کہ جو لوگ کام بھی طرح کر لیا زیادہ دعویٰ کر
ہیں۔ ان پر زیادہ اعتراض ہوتا ہے۔ بات یہی ہے کہ رائے اور تیس
میں غلطیاں ہوتی ہیں۔ اور ممکن ہے۔ کہ کسی کام کے متعلق
کئی کی جو رائے ہو۔ وہ غلط ہو۔ مگر کام چلنے کے لئے اس کا ماننا
ضروری ہوتا ہے۔

بیان کردہ باتوں کو پس من باتوں کو نہ نظر رکھو جو میں
بد نظریہ رکھو اسلئے رائے قائم کر لینے متعلق بتائی
ہیں۔ اور جو کام کو نہ دیکھ متعلق بیان کی ہیں۔ کہ ہو سکتا ہے۔

خطبہ جمعہ

انتظام سلسلہ کے زیرِ حتمیت

از حضرت علامہ شیخ ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ
(فرمودہ ۱۹ دسمبر ۱۹۶۱ء)

عادی ہونے کی وجہ سے اس سلسلہ مضامین کو جسے احساس کی کمی ہے۔ اس خطبات میں بیان کرنا چاہتا ہوں کہ انہیں فہم کرنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ اس کے ادبیت سے پہلے میں انسان کی بنیاد پر ہے۔ کہ ایک بات جس کو وہ عقائد و عقائد کے اس کا عادی ہو جاتا ہے۔ اور اس نظر سے انسان کا لحاظ نہ تو الگ ہے۔ اللہ تعالیٰ کو بھی انسان کی بنیاد اور خلق کا لحاظ کر کے بندوں سے معاملہ کرتے وقت کرنا چاہتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ و نزعنا من ہبہ کما ہبہ عذب میں رہینگے۔ یعنی اس کے عادی ہو جائینگے۔ تو ہم ان کی جلدوں کو جلد دینگے۔ پس جب ہم ان باتیں کو الگ ہیں انسان عذاب کا بھی عادی ہو جاتا ہے۔ اور اس کا احساس کم ہو جاتا ہے۔ تو کیا یہ کہ وہ عام باتیں جن کے اندام احساسات اور عذاب کو اس قدر اہم کرنے کی طاقت نہیں ہوتی۔ جس قدر عذاب کے عذاب یا خوشی میں جاتی ہے۔ ان کو مسلسل بہت عذاب تک بیان کیا جائے۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اس کو ختم کر دوں۔ اور اس کے ختم کرنے پر بعض حکمتیں جن کے ماتحت کسی حماقت اور سلسلہ کا انتظام چلایا جاتا ہے۔ اور بہت حد تک ان کی ناواقفیت کی وجہ سے لوگوں کو دھوکہ لگتا ہے۔ ان کو جان کر دوں۔

کوئی تقسیم کرنے والا اعتراضوں سے نہیں بچ سکتا بہت حد تک دھوکہ کی وجہ سے تقسیم ہوتی ہے۔ خواہ تقسیم عمل ہو۔ یا تقسیم مال۔ یا تقسیم عاریت ہی جس اصل باعث ختموں کا ہوتی ہیں۔ بعض انسان اس بات کو سمجھنے کی

طاقت نہیں رکھتے۔ کہ تقسیم عمل اور تقسیم مال اور تقسیم طبع ایک حکمتوں پر مبنی ہوتی ہے۔ اور اس بات کو نہ سمجھنے کی وجہ سے دھوکہ کھا جاتے۔ اور سمجھتے ہیں۔ نفاق بات میں ہے انصاف کی کمی ہے۔ اس میں شبہ نہیں۔ کہ دنیا میں بعض انصاف ہوتی ہے۔ اور لوگ دوسروں کے حق مانگتے ہیں۔ مگر اس میں بھی کوئی شبہ نہیں۔ کہ کوئی انتہائی زیادت دانی سے بھی کام لے۔ تو بھی سارے لوگ اس سے خوش ہو سکیں لیکن نہیں۔

خدا کی تقسیم انسان تو انسان سارے لوگ خدا کی پرنا خوشی تقسیم پر بھی خوش نہیں ہوتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی ایک شخص کے متعلق فرماتے تھے۔ جسے پھر تو خدا تعالیٰ نے ہدایت سے دی اس نے حضرت مسیح موعود کی بیعت کر لی۔ آپ نے تعلقات بھی ہو گئے۔ اور اس کا نظام بھی اچھا ہو گیا۔ اس کے متعلق آپ فرماتے۔ کہ ابتدا میں اس سے بہت اچھے تعلقات تھے۔ لیکن ایک ایسا واقعہ پیش آیا۔ کہ آپ اس سے الگ ہو گئے۔ اور وہ واقعہ یہ تھا۔ حضرت مسیح موعود فرماتے کہ اس کا ایک راکازوت ہو گیا۔ میں بھی اس کے مال گیا۔ اور جسے بھائی صاحب بھی۔ اور وہ بھی تھے۔ وہ بڑے بھائی صاحب کو دیکھ کر ان سے پٹ لیا۔ اور فریخ مار کر کہنے لگا۔ مرزا صاحب خدا نے مجھ پر بڑا احکم کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے۔ ہمارا اس سے بڑا لعلق تھا۔ لیکن یہ بات سن کر ایسی نفرت ہو گئی۔ کہ اس جنازہ میں شامل ہونا بھی دھبہ ہو گیا۔ اور اس سے علیحدگی اختیار کر لی۔

تو بندہ تو بندہ سارے لوگ خدا پر بھی راضی نہیں ہوتے پھر وہ کون انسان ہے جو کسی قسم کی تقسیم کرے۔ اور سارے لوگ اس سے خوش ہوں۔ رسول کریم کی تقسیم سنتا پھر وہ انسان جس کے متعلق ناخوشی کی مثال حضرت مرزا صاحب نے فرمایا ہے۔ کہ بعد از خدا عشق محمد محرم ہے۔ اگر کفر میں بہت بڑا سخت کاظم کرے۔ تاں تو اتم چھ لاکھ ہو۔ چونکہ کوکائونی عقیدہ یہی لگایا جاتا ہے۔ اس لئے میرا عقیدہ سنو۔ کہ اگر میں خدا کے بند کسی سے سب سے زیادہ محبت کرتا ہوں۔ تو وہ محمد صلی اللہ علیہ

ہیں۔ اگر کفر ہے۔ تو خدا کی قسم میں بڑا کاظم ہوں۔ کیونکہ کفر مجھ میں بہت زیادہ پایا جاتا ہے۔ کہ میں سب سے زیادہ محبت خدا سے اور خدا کے بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے رکھتا ہوں۔ اور یہ کفر میری رگ رگ اور ریشہ ریشہ میں بکھرا ہوا ہے۔ تو وہ انسان جس کی طرف تمام انصاف منسوب کیا جاسکتا ہے۔ اور جو عدل کا منبع اور ذخیرہ ہے۔ وہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ مگر آپ کے وقت کے واقعات دیکھتے سے بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایک نوجو جبکہ آپ کی تقسیم کر رہے تھے۔ تو ایک شخص نے کہا تھا کہ عدل و انصاف کو مد نظر رکھتے جس پر آپ نے فرمایا۔ کیا میں عدل و انصاف مد نظر نہیں رکھتا۔ اگر میں نہیں رکھتا۔ تو اور کون مد نظر رکھیگا۔

تو عدل و انصاف کی تعلیم دینے والے آپ کے لئے بھی کھڑے ہو گئے تھے۔ جن کے نزدیک آپ عدل مد نظر نہیں رکھتے تھے۔ چنانچہ کہنے والے نے کہا۔ انصاف مد نظر رکھیں اور خوف خدا کریں۔ گویا آپ خوف خدا کو دودھ کے اندھ جان بوجھ کر اب کر رہے تھے۔ غلطی میرے انصاف کی طرف تھی۔ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھی اعتراض کرنے والوں نے اعتراض کر ہی دیا۔ اور خدا تعالیٰ نے پر بھی کرتے ہیں۔

مسح موعود کی تقسیم ممکن ہے کوئی کہے رسول کریم پر اعتراض کرنا لے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق یہ روایت ہے۔ ممکن ہے یہ بھی ہو کہ نہ ہو۔ گویا کی سچائی کے ثبوت ہیں۔ مگر ہم کہتے ہیں۔ کہ یہ گزشتہ بات ہے۔ اسے جانے دو۔ مگر آج جبکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خادموں ایک آپ کا منہ اور برادر کاٹا دیکھ لیا ہوا یا نہیں۔ آپ پر اعتراض کرنے والے یہاں بھی تھے۔ اور باہر بھی جو کہتے تھے۔ کہ جس قدر مال آتا ہے۔ اس کی حفاظت نہیں کی جاتی۔ کھو کے آرام اور بولی کو خوش کرنے کیلئے خرچ کر دیتے ہیں۔ یہ کہنے والے اس وقت میں موجود تھے۔ اور بیسیوں ایسے گواہ اس وقت بھی ہیں جو اس کی شہادت دے سکتے ہیں۔ اور خود حضرت مسیح موعود کی گواہی موجود ہے۔ انکلم میں آپ کی طرف سے شائع ہو چکا ہے۔ کہ معلوم ہوا ہے۔ ایک شخص مال کے متعلق اعتراض

کرتا ہے جس اعلان کرتا ہوں وہ آئندہ مجھ پر خندہ نہیں
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق جو مثالیں
میں پیش کرتا ہوں۔ اس پر انی روایت کہہ دو گرس کو آپ
کہہ سکتے۔ کہہ کر اس کے گراہ ہزاروں موجود ہیں۔ پھر
لوگوں کی ہی شہادت نہیں۔ حضرت مسیح موعود کی اپنی
شہادت ہے۔

اعتراضوں سے ان باتوں سے معذور ہو سکتے ہیں
کوئی نہیں کہہ سکتا کہ کوئی شخص ایسا نہیں جس پر
اعتراض نہ کیا گیا ہو۔ اور کوئی شخص تو اللہ رب العزت کی
ذات جو منبع ہے نام خودیوں کا اور جو ہدایت کرنے والا ہے
تمام صفات کا اس پر بھی انسان اعتراض کرنے سے
بزد نہیں رہتا۔ اور کہہ دیتے ہیں۔ اس کا حال درست
نہیں۔ ایسا اعتراض خدا کے منکر ہی نہیں کہہ سکتے بلکہ
وہ بھی کہہ دیتے ہیں۔ جیسا کہ میں نے وہ مثال سنائی
ہوئے جو حضرت مسیح موعود نے بیان فرمائی۔ اور نہ ماننے
والے تو انہی ہی پر تکیہ کریں۔

رائے قائم کرنے کا طریق

پس تم جب بھی کسی انسان کے متعلق رائے قائم کرنے
لگو تو صحیح لو کہ کس طرح کسی انسان کے متعلق رائے
قائم کرنی چاہئے۔ اور دیکھو کہ رائے قائم کرنے سے قبل
کن باتوں کا دیکھنا ضروری ہے۔

رائے قائم کرتے وقت اپنی حالت کو دیکھو
کہاں اپنی حالت کیسی ہے۔ ایک ہی بات اگر ایک آدمی
کے متعلق کہنی جائے۔ تو کہہ دیتے ہیں۔ بہت بری ہے
ایک بات جو اپنے مذہب میں پائی جائے۔ اسے سن کر
سر ہلاتے اور جھوم جھوم کر کہتے ہیں۔ کیا ہی خوب ہے۔
لیکن وہی بات جو دوسرے مذہب میں دیکھیں۔ تو کہہ دیتے
ہیں۔ کیسی ہیودہ اور نفوس۔ یہ مرنا ہمارا ہے اور غیر دل
کے متعلق ہی نہیں۔ بلکہ اپنی جماعت کے بعض لوگوں کے
متعلق ہی ہے۔ جو سناتے ہیں۔ کہ فلاں مذہب میں
یہ بات جو پائی جاتی ہے۔ غلط ہے حالانکہ وہی بات
ان کے مذہب میں بھی پائی جاتی ہے۔ اور اسے وہ درست

اور صحیح سمجھتے ہیں۔ بات اصل میں یہ ہوتی ہے۔ کہ
انہوں نے اس بات پر غور ہی نہیں کیا جو تاہم اپنی
کتاب میں جب وہ آتی ہے تو اس کی خوبی کی وجہ سے
نہیں لیتے۔ بلکہ اس لئے لیتے ہیں۔ کہ اپنی کتاب میں
آئی ہے۔ اور جب دوسرے مذہب میں دیکھیں تو اس کی
برائی کی وجہ سے اس کی مذمت نہیں کرتے بلکہ اس کی مذمت
کرتے ہیں۔ کوئی کتاب میں درج ہے۔

تو رائے احساسات اور جذبات کے تحت عام طور پر
نہیں بلکہ اثر و اقوات ہوتی ہے۔ جبکہ سابقہ کرنی بات متعلق
دیکھتی ہو۔ اگر اس سے کسی پر بھی پڑے۔ تو وہ بات بری نظر
آتی ہے۔ اور اگر نفع پہنچے ہو۔ تو بری بات بھی اچھی
دیتی ہے۔ تو کہیں رائے دیکھتے اور قائم کرنے والے کی
اپنی حالت رائے کو بدل دیتی ہے۔

غلط حالات کی وجہ سے رائے کی غلطی
ہو۔ اس کی حالت رائے کو بدل دیتی ہے۔ ہیں اس
سے زہد و عبادت ہوتی ہے۔ نہ محبت۔ مگر جو کام اس نے
کیا ہوتا ہے۔ وہ ایسا ہوتا ہے کہ اس کے صحیح حالات
کا علم نہیں ہوتا۔ اور اس وجہ سے اس پر حملہ کر دیا
جاتا ہے۔ ایسی صورت میں رائے نئی کرنے والے کی
نیت تو اچھی ہوتی ہے۔ لیکن جو حالات اس کے سامنے
آتے ہیں۔ وہ صحیح نہیں ہوتے۔ بلکہ غلط ہوتے ہیں۔

اس لئے اس کی رائے بھی غلط ہوتی ہے۔
رائے قائم کرنے والے کی غلطی
اور کہیں ایسا ہوتا ہے۔ کہ جس
متعلق رائے نئی کی جاتی ہے
اس سے نہایت پرہیز ہوتا ہے۔ نہ فائدہ اور نہ واقعات اور
حالات غلط طور پر پہنچے ہوتے ہیں۔ بلکہ رائے نئی کرنے
والے کی اپنی غلطی ہوتی ہے۔ وہ جو کہہ رہا ہے۔ وہی نہیں کہتا
بلکہ غلط کہتا ہے۔

پس یہ میں باتیں ہیں۔ اور یہ کہ کہیں ہمارے اندر
جذبات اور احساسات کے تحت ایسی تہذیبی ہو جاتی
ہے۔ کہ غلط رائے قائم کر لیتے ہیں۔ اور (۲) کہیں واقعات
غلط طور پر سامنے آتے ہیں۔ اس لئے غلط رائے قائم
کی جاتی ہے۔ اور کہیں صحیح واقعات سامنے آتے ہیں۔

اور ہم نیک نیتی سے جذبات سے غلط ہو کر رائے
لگاتے ہیں۔ لیکن ہماری رائے غلط ہوتی ہے۔
رائے لگانے کے متعلق یہ میں باتیں ضرور دیکھ چکی
چاہئیں۔ اور ہر شخص کو خواہ ہندو ہو یا مسلمان ہو یا
عیسائی یا مانا پڑے۔ کہ ان عینوں باتوں کی وجہ سے رائے لگانے
میں غلطی واقع ہوتی ہے۔

یہ تو رائے لگانے کے متعلق باتیں ہیں۔ اب میں واقعات کے
متعلق کہہ رہا ہوں۔ جن میں رائے قائم کی جاتی ہے۔

ہر ایک انسان غلطی کر سکتا ہے

ایک بات جو واقعات کے متعلق نہایت ہی ضروری
ہے۔ کہ انسان جو ہے خواہ وہ کتنا بڑا اور کتنے اعلیٰ
درجہ کا ہو جائے بشریت اس کے ساتھ ہی رہتی ہے
حق کر رسولوں کے ساتھ بھی رہتی ہے۔ اندازے اور سا
کی غلطیاں ان میں بھی پائی جاتی ہیں۔ وہ کئی باتوں کے متعلق
فیصلہ کرتے ہیں۔ مگر پھر خود تسلیم کرتے ہیں۔ کہ ان میں بصر
کی وجہ سے غلطی ہو گئی۔ انبیا شریعت اور خدا کے احکام
توڑنے کے متعلق بالکل معصوم ہوتے ہیں۔ مگر وہ احکام
جوان کی عقل پر چھوڑے جاتے ہیں۔ ان میں غلطی کرنا
ہیں۔ چاہے وہ دوسروں کے مقابلہ میں کتنے ہی دانائے ہوں۔

لیکن پھر عقل عقل ہی ہے۔ اور غلطی کر بیٹھتی ہے۔
تو شرعی امور کو چھوڑ کر دوسرے امور میں ان سے بھی غلطی
سرزد ہو جاتی ہے۔ ایک رائے قائم کرتے ہیں۔ مگر پھر کہتے ہیں۔ ایسا نہیں
غلطی اور ہے۔ اس جب انبیا سے بھی غلطی سرزد ہو جاتی
ہو دیا سنتی اور ہے تو پھر کہنا کہ انسانوں کو ضرور صحیح
فیصلہ کرنا چاہئے۔ درودہ بدویات ہو گئے۔ ایک بڑی زبردستی
ہے۔ یہیت لوگ اس سے جھگڑا پیدا کر لیتے ہیں۔ کہ ان کے
مذہب پر ان کی غلطی مدیاتی ہوتی ہو ایک غلطی غلطی تو نہیں ہے
ہوتی۔ اور جب نی کر سکتے ہیں۔ تو اور کون ہے جو اس سے صحیح

دنیا میں ہم کہتے ہیں۔ جتنی سادہ جہیزیں سکر ہیں اور کیا لہر جو
وہاں میں عرس گزار دیتے ہیں۔ مگر یہیں عورتوں پر ان کی غلطی
ہو جاتی ہے۔ مجھہ خود بھی غلطی تسلیم کرتے ہیں۔ اور دوسرے
بھی۔ تو جب وہ لوگ جو دنیا کے کاموں میں سے ایک خاص کام
جن کو اپنی زندگی اس میں لگاوتے ہیں۔ رات دن اس میں

الفضل

قادیان دارالامان - ۱۹ ستمبر ۱۹۷۱ء

زائرینِ مہربانی

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی ہدایات میں

خدا تعالیٰ کے فضل اور ہم کے ماتحت سالانہ جلسہ بہت قریب آ گیا ہے۔ اور احبابِ کرام ارضِ حرم کی زیارت کرنے کی تیاریوں میں مصروف ہوئے۔ اس موقع پر ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس اجتماع مقدس میں شامل ہونے والوں کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ گزشتہ جلسوں کی تقریروں میں جو ہدایات زبانی بیان فرما چکے ہیں وہ مختصراً احباب کی آگاہی اور وہ فانی کے لئے منسلک کر دی جائیں۔ امید ہے احباب ان کا خاص خیال رکھیں گے۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی گزشتہ تقریروں میں ایامِ جلسہ کے ایک لمحہ کو بھی ضائع نہ کرنے کے متعلق بہت تاکید کی گئی ہے۔ لیکن چونکہ اس بارے میں حضور کا ایک خاص اعلان اخلاص کے ایک گزشتہ پرچہ میں منسلک ہو چکا ہے۔ اس لئے اس پہلو کو چھوڑ کر دوسری ہدایات ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ جلسہ کی ایک تقریر میں فرمایا۔ بعض لوگ گھنڈوں یا پاؤں کو ماتھے ہلاتے ہیں۔ گو وہ یہ کام شرک کی نیت سے نہیں بلکہ محبت اور عقیدت کے جوش میں کرتے ہیں۔ لیکن ایسے کاموں کا انجام ضرور شرک ہوتا ہے۔ اس وقت ایسا کرنے والوں کی نیت شرک کرنے کی نہیں ہوتی۔ مگر خیر شرک ہی ہوتا ہے یا اس کے ساتھ ہی ہاتھ جوڑنے والوں کا ذکر کر کے فرمایا "میں ایسے لوگوں کو جو ہاتھ جوڑتے ہیں۔ روکتا نہیں لیکن انہیں ایسا کرتے ہوئے شرم آ جاتی ہے۔ اور یہاں

حرف اس لئے انہیں منع نہیں کرتا۔ کہ وہ یہ کام اپنی محبت اور عقیدت کے جوش میں کرتے ہیں۔ لیکن ان باتوں کو فراموش نہ کرنا چاہئے۔ تاکہ وہ شرک کی حد تک نہ پہنچ جائیں۔ ۱۹۷۱ء کے جلسہ کی ایک تقریر میں حضور نے چند باتیں ضروری نصائح فرمائیں جن میں سے ایک نصیحت جو ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ ان احباب کو جو پہلی دفعہ آئیں۔ اور حاضر ان غیر احمدی اصحاب کو جو تحقیق حق کی طرف سے تشریف لائیں انہیں خاص طور پر مد نظر رکھنی چاہئے۔ درحقیقت ان احباب کا جو کسی غیر احمدی دوست کو ساتھ لائے والے ہوں۔ مرضی ہونا چاہئے۔ کہ یہ بات اچھی طرح ان کے گوشِ گزردہ کر دیں۔ اور انہیں سمجھا دیں۔

حضور نے فرمایا۔ "بہت سے ہدایات کو غور و فکر اور احتیاط کی نظر سے دیکھنا چاہئے۔ اور جلسہ میں جلدی نہیں کرنی چاہئے۔ یہ بات یاد رکھنی چاہئے۔ کہ جس قدر لوگ یہاں جلسہ کرتے ہیں وہ سارے کے سارے بڑے بڑے بڑھائے اور یکے کے ساتھ نہیں آتے۔ بلکہ ان میں سے کئی ایک ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جو برائے خیالات کو لیکر پہلی دفعہ ہی آئے ہیں۔ اس لئے مگر ان کی طرف سے کوئی ایسی بات ظاہر ہو جو حرام ہو۔ تو انہیں معذور سمجھنا چاہئے۔ اور ان کی وجہ سے احادیث پر کسی قسم کا حرج نہیں لانا چاہئے۔ مثلاً مذکورہ علاقہ کا کوئی شخص جہاں بیرون کے آگے مسجد کیا جا رہا ہے۔ یہاں آئے اور اگر گردن ڈالنے کے ذریعے وہ اپنی دونوں کے مطابق ایسا ہی کرے گا۔ بعد میں ہم اسے اٹھائیں گے اور بتائیں گے۔ کہ یہ درست نہیں ہے۔ اب اگر کوئی اسے دیکھ کر سمجھ جائے۔ کہ یہاں بھی پیر پرستی کوئی ہے۔ تو یہ اس کی جلد بازی ہوگی۔ کیونکہ جس نے یہ حرکت کی ہے۔ وہ تو یہاں اپنی اصلاح کے لئے آیا ہے۔ اگر وہ پہلے ہی سب کچھ جانتا۔ اور ایسی باتوں میں گرفتار نہ ہوتا۔ تو اسے چاہئے کہ اس کی ضرورت ہی کیا تھی۔ ہاں اب جبکہ وہ یہاں آ گیا ہے۔ ہم اسے بڑھائیے۔ اور اس کے مرض کو درست کریں گے۔ اس قسم کی باتیں جو لوگ کرتے ہیں۔ وہ نئے نئے دے ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کے کسی فعل کو ہماری بات کی طرف منسوب نہیں کرنا چاہئے۔"

بھر حضور نے فرمایا۔

سہجہ میں اختلاف ہونا ضروری بات ہے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ اس کی مثال چڑیوں سے دیا کرتے تھے۔ تو جس طرح لوگوں کی ان ظاہری چیزوں میں اختلاف ہوتا ہے۔ اسی طرح طبائع میں بھی اختلاف ہوتا ہے۔ اس کا حیا رکھنا بھی ضروری ہوتا ہے۔ لیکن بعض لوگ جب اپنی طبیعت کے خلاف کوئی بات کہتے ہیں۔ تو مار تھیں اور جاتے ہیں۔ مثلاً کئی لوگ جوش کی وجہ سے آگے بڑھنا چاہتے ہیں۔ مگر دوسرے اس پر چڑھتے ہیں۔ یہ جو بے جا ہے۔ کہ ان کے چلنے کی وجہ سے مختلف طبائع میں جیسے لوگ انہیں آگے بڑھنے والوں پر اعتراض ہے۔ اسی طرح آگے بڑھنے والے بھی ان پر اعتراض ہیں۔ کہ یہ لوگ کیوں ہماری طرح آگے نہیں بڑھتے۔ کیونکہ ان کے نزدیک یہ بھی اصل اس دکھنا کا ایک طریق ہے۔ بات یہ ہے کہ دونوں کے نزدیک آگے ایک اخلاص کا معیار ہے۔ ایک تو کہتے ہیں خواہ پس حائیں آگے ہی جانا ہے۔ یعنی غلط صادق صاحب سنا لئے تھے۔ کہ حضرت مسیح موعود کی زندگی کے آخری سال جو جلسہ ہوا اس میں ایک شخص مجمع سے پیچھے کھڑا ہوا دوسرے سے کہہ رہا تھا کہ دیکھو بیٹیل کا زمانہ۔ وہ نہیں آتا۔ تو ایک دفعہ آگے جا کر حضرت مسیح موعود سے مصافحہ کر لی۔ خواہ نظر پڑی ہڈی کیوں نہ لڑا، جاسے۔ چنانچہ وہ مجمع میں گھس گیا۔ اور مصافحہ کر آیا۔ تو اب اس طبیعت کے لوگ ہوتے ہیں۔ مگر دوسرے کہتے ہیں۔ کہ مجمع میں اترنے کا کہاں کا ادب ہے۔ اس طرح خواہ مخواہ تکلیف دی جاتی ہے۔ یہ دونوں کے اخلاص کی باتیں ہیں۔ اور دونوں بھلے پائیتھے۔ اس لئے کسی کو ایک دوسرے پر جرح نہ کرنا حق نہیں ہے۔ پھر بعض سختی اور تشدد سے میرٹھ کے پاس سے دوسروں کو ہٹا چاہتے ہیں۔ اور مچھتے ہیں۔ مگر خدمت کر رہے ہیں۔ انہیں چاہئے کہ رفتی اور طاقت کا سلوک کریں۔ ایک دوسرے کے ساتھ محبت اور ادب سے پیش آئیں۔ تم سب ایک دوسرے کے بھائی ہو۔ اور غیر احمدی جو آئے ہیں۔ وہ ہمارے بھائی ہیں۔ پس تم انسانیت اور مراقبہ کے لحاظ سے ایک دوسرے کے ساتھ سلوک کرو۔ نہ کہ سختی اور بے ادبی سے پیش آؤ گے۔

پھر فرمایا:

"آپ لوگ ایک دوسرے کا ادب کریں۔ قادیان دسے باہر سے آنے والوں کا ادب کریں۔ کہ وہ ان کے بہان ہیں۔ اور برائی احباب قادیان والوں کا ادب کریں۔ کہ ان کا اکثر حصہ ایسا ہے جو بیجا سب کچھ چھوڑ کر محض دین کی خاطر یہاں آگیا ہے۔ آپ لوگ میرے پاس یہاں آئے ہیں۔ اور یہ لوگ میرے کام نہیں ہیں۔ مگر بات کے دو دو بجے تک آپ لوگوں کی خاطر سردی میں کام کرتے رہتے ہیں۔ اگر ان لوگوں میں اخلاص اور محبت نہ ہوتی۔ تو انہیں کیا ضرورت تھی۔ کہ اپنے گھر میں آرام کرنے کی بجائے سردی میں آدمی آدمی رات تک آپ لوگوں کی خاطر تواضع میں لگے رہیں۔ اس کا انہیں کوئی انعام نہیں دیا جاتا۔ بلکہ محض محبت اور اخلاص سے کام کرتے ہیں۔ اس لئے تمہیں ان کی قدر کرنا چاہیے۔"

اس کے بعد میں یہاں کے لوگوں کو کہتا ہوں۔ کہ یہ لوگ جو درود مانگتے ہیں۔ کہ یہ خرچہ کسے اپنے کاروبار کو چھوڑ کر یہاں آئے ہیں۔ تو انہیں کھانے پینے کی خاطر نہیں آئے۔ کیا وہ اسی راہ کا بے خرچہ کر کے یہاں آئے ہیں۔ مگر میں اچھے سے اچھا کھانا نہیں کھا سکتے۔ نہ گودہ یہاں خدا کی رضا حاصل کرنے کیلئے آئے ہیں۔ پس طرفین کو چاہیے کہ ایک دوسرے کا ادب اور محافظ کریں۔ باہر سے آنے والے احباب یہاں کے رہنے والوں کی تہنیں اور مجبوریاں دیکھ کر کہیں۔ ہم انہیں کسی انتظام کیلئے مقرر کرتے ہیں۔ اور وہ مجبور ہوتے ہیں۔ کہ جیسا انہیں حکم دیا گیا ہے۔ اسی طرح کریں۔ لیکن لوٹ ان پر ناراضگی کا اظہار کرتے ہیں۔ کہ کیوں ہمیں حسبِ مشاغلنے کا موقع نہ دیا گیا۔ یا ان اگر کوئی ان سے سختی سے کلام کرتا۔ یا دینی سے روکتا۔ ہے۔ تو یہ اس کی نادانی ہے۔ وہ تو ہر روز ملتا ہے۔ اس لئے اسے اس جذبہ کا احساس نہیں ہے۔ جو کچھ دیر سے بننے والوں کے دل میں ہو رہا ہے۔ اس خیال کو ناجائز سمجھتے ہیں۔ کہ ایک بھائی جو دوسرے بھائی کو کچھ عرصہ کے بعد ملتا ہے۔ وہاں سے تھکتا ہوا آتا ہے۔ لیکن جو اس کے پاس رہتا ہے۔ وہاں سے نہیں جاتا۔ اس سے بہر

نہیں کہہ جاسکتا۔ کہ اسے محبت کم ہوتی ہے۔ بلکہ یہ ایک فطرتی بات ہے۔ کہ دیر سے ملنے والے کے دل میں محبت جوش ہوتا ہے۔ تو اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہیے۔ کہ جب پرانے والے احباب کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی علیہ السلام نے شہرہ کی طرف سے اس امر کی بھی خاص تاکید کی ہے۔ کہ

"سردی سے بچنا اور بغیر کافی کپڑوں کے باہر نہیں نکلنا چاہئے۔"

حضور نے فرمایا۔

"ہم جو اس قدر کوشش کرتے ہیں۔ کہ ہماری جماعت بڑے۔ تو جو اس جماعت میں داخل ہو گئے ہیں۔ کیا ان کی ہمیں تدبیریں نہیں چاہیے۔ بڑی قدر ہے۔ پس تم اپنی جانوں کی حفاظت کرو۔ اور سردی سے بچنے کی ہمت کوشش کرو۔"

امید ہے۔ کہ احباب کو اس ان نہایت اہم اور زہین ہدایت پر خاصی طور سے عمل کریں گے۔

نامہ نگار الحدیث کو نوٹس

محمد اشیر جینی نامہ نگار الحدیث ۱۹ دسمبر کے شمارے میں لکھتا ہے۔

"مرزا صاحب کا اہام ہے کہ سب مسجدوں پر ہمارا یعنی مرزائیوں کا قبضہ ہوگا۔"

اور یہ اہام اس لئے جو ثابہ ہو گا کہ نہ تو کسی مسجد میں احمدیوں نے جماعت کرانی شروع کر دی تھی اب انہیں روک دیا گیا ہے۔

ان کے ترجمے نامہ نگار کی عقل و دانش پر افسوس آتا ہے جو کسی ایک مسجد میں احمدیوں کی نافرمانی کی روک تھام پر فقرہ سب مسجدوں پر ہمارا قبضہ ہوگا کو غلط فہم کرتا ہے۔ ایسے ہی لوگوں نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں پہلی بار بغیر دخول مسجد حرام والہیں چلے جانے پر کہہ دیا تھا۔ کہ آپ کی روایا جھوٹی تھی۔

دوم میں محمد اشیر جینی اور اس کے ہم خیالوں سے

پوچھتا ہوں کہ یہ اہام جو آپ نے سیدنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب کیا ہے۔ حضور کی کس کتاب میں درج ہے کہ کتاب کا نام۔ حضور سطر تہ لکھ کتاب میں نہیں تو سلسلہ کے کس اخبار۔ کس نمبر کس جلد میں لکھا ہے۔ اگر کسی کو خط میں لکھا ہے تو اس کا حوالہ دیجئے۔ اگر آپ کو کہہ بھیجنا تھا تو وہ خدا ہلکے میں پیش کیجئے۔ ورنہ میں اقرار اس کذاب اس بہتان سے شرم لے جس کی نیچے امید نہیں۔ الحیاء من الامان اور خدا کے برگزیدہ رسولوں کے منکروں میں ایمان کہانی اخیر میں۔ یہ بھی لکھ دیتا ہوں اولہدیر وانا فانی الابر نقصہ صبرہا من اطمینانہا بنجاب ہی کوئے لوسہ ابتداء میں احمدیوں کی کیا تعداد اذکیا جماعت تھی آپ لوگوں نے کتنا زور لگایا۔ مگر اب خدا کے فضل سے ہر اچھی بستی میں احمدیت کا بیج موجود ہے۔ اور کئی ایک مسجدیں ہمارے قبضے میں ہیں۔ جو ابتداء آپ جیسے مخالفوں ہی کے قبضے میں تھیں۔ پس اسی طرح آئندہ کے لئے سمجھ لیجئے۔ کہ موجودہ رفتار سے آئندہ دن بھی آجائے گا۔ کہ اسلام سے مراد بھی فرقہ ہوگا۔ اور سب مسجدوں پر ہمارا ہی قبضہ ہوگا۔ گھبرائے کیوں ہو۔ جلدی نہ کرو۔ وہ دن نزدیک ہے۔ بلکہ روایا پرکھ دینا کے لئے نہ مجال الہی کا یہ نظارہ دیکھیں گے۔ اگلے

اسباق الاخلاق

کری مسٹر احمد حسین صاحب فرید آبادی نے اس نام کا ایک ۸۴ صفحہ کا رسالہ عمدہ لکھا ہے جس میں اور اچھے کاغذ پر شائع کیا ہے۔ جس میں چھوٹے بچوں کی اخلاقی تعلیم و تربیت کو مد نظر رکھ کر چھوٹے چھوٹے دلچسپ اور آسان سبق درج کئے ہیں۔ اس طرح صاحب موصوف کی ہمت قابل داد ہے۔ کہ کچھ نہ کچھ شائع کرتے رہتے ہیں۔ اور جو کچھ لکھتے ہیں۔ مفید اور نفع بخش لکھتے ہیں۔ احباب کو بھی چاہئے۔ ان کی شائع کردہ کتب خرید کر ان کی امداد فرمائیں۔ مذکورہ بالا رسالہ کی قیمت ۳ روپے اور کتب خانہ فرید آبادی قادیان سے مل سکتا ہے۔

جلسہ پر آنے والے احباب کی ضروری اطلاع

اب چونکہ مکتبہ دارالافتاء لاہور میں اور دوسری کالجوں کے طلبہ کیلئے مفت کتب ملنے لگی ہیں بہت دقتیں پیش آرہی ہیں۔ جلسہ کا موقع ایسا ہے کہ اس پر اکثر احباب تشریف لائیں گے اس لئے اس قدر اجازت کثیرہ سے کہنے کیلئے احباب کی خدمت میں یہ تجویز پیش کی جاتی ہے کہ احباب اس اعلان کے پیش ہی بہت کتب بتذیل سے طلب کر لیں۔ اس بہت کتب کے ساتھ تمام نئی اور پرانی کتب کی مفصل اطلاع شامل ہوگی۔ اس بہت کتب پر مطلوب کتب کے نام کے لئے نشانہ دیکر اداسی بہت کتب کے چیلے صفحہ پر اپنا نام مع مفصل پتہ لکھ کر واپس بتذیل پر بھیج دیں۔ اور ساتھ ہی دو تین سو پتہ بطور پیشگی بذریعہ منی آرڈر بھیج دیں۔ اس بہت کتب کے موصول ہونے پر مطلوب کتب کا پارسل بذریعہ ریکارڈ نام لکھ کر مفت رکھ دیا جائیگا۔ احباب جلسہ پر آکر اپنا پارسل بغیر رقم و اکے وصول کر لیں گے۔ اس طرح جو احباب جلسہ نہ آسکیں وہ آنے والے احباب کی معرفت منگالیں۔

ضروری رعایت

یہ کی گئی ہے کہ کتاب گھر کی اپنی شائع کردہ کتب میں دو روپیہ کے خریدار کو چار رو فی روپیہ کمیشن بھی دیا جاوے گا۔ احباب اس دگنی تگنی رعایت سے محروم بالفرد مستفید ہونے کی کوشش نہ فرمادیں۔ یعنی ایک شخص کو ایک دغیرہ کی رعایت دوسرے کتاب گھر دیا جانے کی خاص رعایت۔

حضرت سید محمد علیہ السلام کی شاندار پر مغار تفسیر القرآن

غزنیۃ العرفان

کا پہلا بارہ نہایت خوبصورت کر کے دلائی چکے کاغذ پر چھپوایا گیا ہے۔ جلسہ پر آنے والے احباب اس ۸۰ قیمت پر خوف کی قدر دانی قدر اور بہت تقویٰ چھپوایا گیا ہے۔ نوٹ: جن کا پیشگی روپیہ دیا ہوا ہے۔ ان سے صرف غیر قیمت لی جاوے گی۔ باقی احباب سے بشرط مستقل خریداری عدم پیشگی اور غیر قیمت بارہ رو فی روپیہ

کتاب گھر قادیان

حضرت سید محمد علیہ السلام کی شاندار پر مغار تفسیر القرآن

حضرت سید محمد علیہ السلام کی شاندار پر مغار تفسیر القرآن کاغذ پر چھپوایا گیا ہے۔ جلسہ پر آنے والے احباب اس ۸۰ قیمت پر خوف کی قدر دانی قدر اور بہت تقویٰ چھپوایا گیا ہے۔ نوٹ: جن کا پیشگی روپیہ دیا ہوا ہے۔ ان سے صرف غیر قیمت لی جاوے گی۔ باقی احباب سے بشرط مستقل خریداری عدم پیشگی اور غیر قیمت بارہ رو فی روپیہ

خانک و خانقاہیں احمدی مولوی فاضل دشمنی فاضل از قادیان

۴۔ میں نے یہاں احمدی صاحب کا نام لایا ہے وہ فخر سرور میرزا فرید احمدی صاحب کو میں نے بہت مفید پایا۔ اور دیگر لوگوں نے بھی مجھ سے دیکر استمال کیا۔ سب نے اس کی تعریف کی۔ یہ سرور بہت عمدہ اور عقاب قدر ہے۔ خانک و خانقاہیں احمدی مولوی فاضل دشمنی فاضل از قادیان

۵۔ میں نے یہاں احمدی صاحب کا نام لایا ہے وہ فخر سرور میرزا فرید احمدی صاحب کو میں نے بہت مفید پایا۔ اور دیگر لوگوں نے بھی مجھ سے دیکر استمال کیا۔ سب نے اس کی تعریف کی۔ یہ سرور بہت عمدہ اور عقاب قدر ہے۔ خانک و خانقاہیں احمدی مولوی فاضل دشمنی فاضل از قادیان

۶۔ میں نے یہاں احمدی صاحب کا نام لایا ہے وہ فخر سرور میرزا فرید احمدی صاحب کو میں نے بہت مفید پایا۔ اور دیگر لوگوں نے بھی مجھ سے دیکر استمال کیا۔ سب نے اس کی تعریف کی۔ یہ سرور بہت عمدہ اور عقاب قدر ہے۔ خانک و خانقاہیں احمدی مولوی فاضل دشمنی فاضل از قادیان

۷۔ میں نے یہاں احمدی صاحب کا نام لایا ہے وہ فخر سرور میرزا فرید احمدی صاحب کو میں نے بہت مفید پایا۔ اور دیگر لوگوں نے بھی مجھ سے دیکر استمال کیا۔ سب نے اس کی تعریف کی۔ یہ سرور بہت عمدہ اور عقاب قدر ہے۔ خانک و خانقاہیں احمدی مولوی فاضل دشمنی فاضل از قادیان

تذکرہ قلمی

تذکرۃ القہدی حصہ اول کے لیے حصہ دوم بھی الخلفۃ مسیحی
ختم ہوا ہے۔ - آپس میں عیب و غریب غنیمت و ملاحات
میں جن سے سلسلہ نبوت و صلح سوسوہ پر بھی روشنی پڑتی ہے۔
جلد پر آنے والے اصحاب خبر پر لیں۔ ادو باقی ۳۰ کے
ملکوتی جلد کے حساب سے نسخہ کر لیں۔

پیر احمد الحق عثمانی قادیان دہلی دارالعلوم
ضلع کوروا سپور

حضرت سید مودود نہایت مدلل طور سے بیان کی ہے۔ ہر ترمیم
کتا میں مسترد کردہ بالا ہر ایک تا جملہ کتب قادیان کے مل سکتی ہیں۔
احمدی وغیر احمدی، فرمود حضرت سید مودود نہایت عمدہ سفیان
میں کیا فرق ہے۔ کاغذ نکھائی چسپائی عمدہ نسبت اور
لکارتاریخ الکریم محمد تارا، قادیان، پنجاب کے احمدی مسلمان

الشمس في شهر جمادى الأولى
الحمد لله تاجرت بقلب باذر القمر

یہ نسخہ حضرت سید محمد تقیؑ کا بتایا ہوا ہے، جو اس افسانہ کے واسطے تجویز مفید
ہے۔ آج سے فرمایا۔ یہ بیٹ کی قضا ہوئے۔ میرے والوں نے اپنے ستر بزرگ

سداقی جیسے معبود پہنچے۔ بالکل تیس سو سو سال پہلے تیس سو برس میں
استغفار کرایا۔ شغایہ ہو۔ اسلئے کم سے کم یکھ گویاں جابج
پس ہوئی جابج۔ جو ایسے سو قتلوں پر کام آویں۔ صرف ایک گولی
شب کو سونے وقت کھانے سے قبضہ وغیرہ کی شغایت منع ہوتی
ہے۔ قیامت گویاں فی ہیکلہ صدمہ صدمہ لیاک صدمہ

المشهور: **پنج عمر بن سوئل قادیان پنجاب**

نوٹس نمبر ۱۰۲۵ اولف
 انامج والوں اور آٹا کارنر !
 انامج والوں اور آٹے کارنر جو سندھ بلا اعلان کے
 مطابق زیر مشر اٹل متذکرہ بلا براستہ تارتھ ویشن دیکو
 کراچی کی طرف جانے والے مال پر عاید ہوتی ہیں۔
 اسرار مارچ ۱۹۷۳ء تک براستہ تارتھ ویشن
 ریلوے کراچی سے آئے والے مال پر بھی عاید ہو گئی +

خرلیہ صرف
علی دنیا میں بہترین ایجاد

صرف دیکھ کے تمام خردی مسائل کو جمع کر کے ایک ولایت
عاصمہ نقشبہ کی صورت میں چھاپا گیا ہے۔ جو عام خیراتیرہ نقطہ
کے سالز پر ہے۔ دیوار پر لٹکا ہے۔ اور فائدہ اٹھائیے۔
علامہ زمانہ نے اس کو بہت ہی پسند فرمایا ہے۔ صرف کمان
عصمہ نقشبہ مکمل صورت میں تین روپے روغن چار روپے
دو روپے بنام مولوی ابوالعطاء رحمت علی مولانا
قادیان ضلع گورداسپور

دفتر
شریفک میخبر
لاہور

حسب احکام
ای. بی. سیٹھل
سپارڈ
شریفک میخبر

۱۹۳۱

[illegible]

ماہر قمر الدین شیخ نور الہی احمد خان واپس ایڈ کلاک
محکم دفتھر رجسٹرار مالدار علیہ حدیثہ

بندہ حکیم نیرودت سے کام لیکر بادی کا کرتا ہے۔ چنانچہ اس شخص
ضلع ٹوبہ میں کام ہے۔ مگر کام قلیل ہو سکی وجہ سے اچھا ہے۔ اگر
کسی احمدی چاہی انجینیر سب ڈویژنل انجینیر کے پاس یہ کام ہو
تو بندہ کو یاد فرمائیے۔ کام دیانت اور محنت سے چلے گا۔ اگر وہ
مستری جہاں الدین احمدی موضع کوٹلی ترکھان
ڈاکٹرانہ چوئندہ ضلع سیالکوٹ

دین کی خدمت کے لئے اہل آسمان پرستار

مصائب نامہ پریم
کاروباری امور کے

مستغرق خط و کتابت بنام

ایڈیٹس :- غلام نبی + اسسٹنٹ - مہر محمد خان

مجلد ۲۹، شماره ۱، زمستان ۱۳۶۱، مطابقت منبعی، شماره ۲۲۰، مجلد ۹

البر

بفضل خواجہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانیؒ ایہ والدہ تعالیٰ کو آرام ہے۔ لیکن مسلسل علالت کی وجہ سے جس کا سلسلہ جاری ہے۔ حضور نے جلسہ ہمارے دوائے احباب کے لئے ایک خاص اعلان شائع فرمایا ہے جو اسی پرچم پر درج ہے۔

اعجاب اسکو خاص طور پر ملاحظہ فرمائیں۔ اور دوسرے اعجاب کو اس سے آگاہ کریں۔

کئی دن سے آسمان ابراہیم سے - اور جمع (۲۰ صبر)
کسی قدر غافل ہو گیا۔

اسان جيسگا ڪهڻي مهل ان مير بندن کي تجويز ٿي، ليڪن مسجد ذريعي پبلڪ طرح ڄاڻائي ٿي ۽ ۱۰

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ عنہ

کی طرف سے

جلستہ سائنس دانوں کیلئے بعض ضروری ہدایا

السلام علیکم صاحب جماعت احمدیہ کو چاہیے کہ جلسہ پر
نئے وقت اس امر کا رونا منہ نہ کرے کہ آدس کو جلسہ کا ہوا

وقت قادیان میں رہ سکیں یعنی ۶۷-۶۸-۶۹-۷۰ اور
خیر کا اہل نصف قادیان میں گزار سکے۔ بہت

سے دوست جمے، ڈپٹی کی خاطر پہلے آجاتے ہیں۔ اور پھر جلسہ کے دوران میں اس جلسے کے جاننے والے

حجاب کو چاہئے کہ اگر وہ زیادہ دن کی فرصت نہیں

کہ جب کے دن قادیان میں گزرا سکین حمد گھر بھی

مأمور کی یاد دگا ہے گھر پر نہیں ہو سکتا۔ زمیندار احباب
خفاہ رومہ مادر کھجے کہ سارا سال ان کے لئے زمیندار

کے کاموں کے لئے پڑا ہے۔ وہ اس ایک ہفتہ یا دس روز کے خدا کا راز و خوض کو گراں نہ سمجھتا۔

۲۔ یہ بات ہم احباب کرام! اطلاع کے لئے لکھ رہا تھا۔

سمجھتا ہوں کہ بوجہ ناسازی طبیعت میں سہو اس معاملہ میں

پہلے دن یعنی سنہ ۱۸۸۱ء کو بیان کروں کیونکہ اس سبب

کھانسی اور دیگر مرض میں نہایت مفید سکون
 ہے۔ اسباب کو چاہئے کہ کئی دوا سے کام لیا جائے
 خود بھی جبکہ پر آدھی اور دوسروں کو بھی دلائی کہوش
 کوں بوسا پ نہ ہو کہ دنیاوی ضروریات آپ لوگوں کے
 جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہدہ کر چکے ہیں۔ اس کا رخص
 میں شہریت سے روک کا پابند ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ
 آپ کو سلامت دارین عطا فرمادے۔ اور ہر روز نیکی
 کی طرف آپ کا قدم پیسے سے زیادہ تیز اڑے۔
 خاکسار مرزا محمد داغدار

مقبول ہے ل جا کوین تھوڑی سی
 (ترجمہ تافہی ظہور الدین صاحب اسک)

ما لکھت درم سرور دیں تھوڑی سی
 یعنی دلاوری مسکین خیر تھوڑی سی
 دیر سے در پختہ دیکھ کر میں در پر
 اک جھک اور بھی دو اپر وہ تفسیر سی
 سرور چشم بناوں مرے پیارے مہربانی
 خاک پاتیری جو مل جائے کہیں تھوڑی سی
 کثرت دولت و محبت پہ نفا خیر ہو
 کام آئیگی فقط خدمت دیں تھوڑی سی
 دل اڑے جائے میں لوگ کچھ درد کھلیج
 اس طرف بھی ہو جس میں نہیں تھوڑی سی
 کون بچا نہیں جائے کہ ہوں کروہیت
 میرے سانی مجھے پلو اسے ہیں تھوڑی سی
 اس میں رتری زبان بھی تم نہ
 انا تو پھر بیو مری جان نہیں تھوڑی سی
 اے سچاے زناں حدتہ کل اظہر
 مقبوت میں مجھے مل جائے نہیں تھوڑی سی
 کوئی نظام نہ جاتا ہے نہ جائے اس
 ہم تو عمری گذارینگے میں تھوڑی سی

حضرت خلیفہ المسیح ثانی کی تازہ تصانیف

ان تالیفات میں سے حضرت خلیفہ المسیح ثانی علیہ السلام
 کی تصنیف فرمودہ دو بہت اہم تصانیف ہیں جن میں سے پہلی
 ان میں سے ایک کا نام ڈ

آئینہ صفاقت

ہے جو مولیٰ محمد علی صاحب کی انگریزی کتاب پبلٹ کے
 جواب میں لکھی گئی ہے۔ اس میں مولیٰ صاحب کی غلط بیانیوں
 کا انکار کر کے مسیحین اور غیر مسیحین کے اختلافات کی اصل
 وجوہات بیان کی گئی ہیں اور جب سے اس اختلافات کی جائزگی
 اور اس موصد میں اختلافات ڈالنے والوں نے جو جو کوششیں کیں
 وہ سلسلہ داریاں کی گئی ہیں۔ اس سلسلہ میں مولیٰ محمد علی
 صاحب اور خواجہ کمال الدین دہلوی کی ان کارروائیوں کا بھی
 مفصل ذکر آ گیا ہے۔ جو انہوں نے حضرت خلیفہ المسیح ثانی
 کی مخالفت میں کتب کتاب کے مطالعہ سے نہ صرف اس وقت
 کی حقیقت سے پوری پوری آگاہی حاصل ہوتی ہے۔ جو
 غیر مسیحین نے کھڑا کیا۔ بلکہ یہ دیکھ کر حفاظتی نے سطح
 ان لوگوں کو اپنے منہوں میں ناکام رکھا۔ اور کس طرح سلسلہ
 کو ان کے برے اثرات سے بچا یا جان میں بڑی ترقی حاصل
 ہوتی ہے۔ اسباب کو چاہئے کہ اس سیرتہ آثار تصنیف
 کو ضرور خریدیں اور پڑھیں۔

حضرت خلیفہ المسیح ثانی علیہ السلام تعالیٰ کی دوسری تصنیف
 ملائکہ المظہر

ان تقریروں کا مجموعہ ہے جو حضور نے گذشتہ سالانہ جلسہ
 پر فرمائی۔ یہ تقاریر جس قدر سادہ اور فالتی سے پر ہیں۔ ان
 کے متعلق احباب کرام کو کچھ بتانے کی ضرورت نہیں۔ اور ان
 میں سے خاص کر ملائکہ کے متعلق جو بے نظیر تقریر ہے۔ اس کی
 ضرورت اور اہمیت بیان نہیں کی جاسکتی۔ ملائکہ جیسے لوگ
 سلسلہ کے کچھ میں جس قدر مشکلات اور دشواریاں تھیں
 ہیں۔ وہ سب کو معلوم ہیں بلکہ حضرت خلیفہ المسیح ثانی
 علیہ السلام تعالیٰ نے اس کو مباحل کیا ہے۔ کہ حضور کی تقریر
 پر جو لکھنے کے بعد کئی مشکل باقی نہیں رہی۔ اور ان میں ان
 علم و فہم کے حاصل کرنے کے قابل ہو سکتا ہے جو

ملائکہ کے خلاف لکھنے میں ہیں۔ یہ ایک احمدی کا فرض ہے۔ اس کے
 کاس تقریر کی ایک ایک کاپی ضرور خریدے۔ اور لاکھ لاکھ

سلسلہ کی کتابیں

حضرت خلیفہ المسیح ثانی علیہ السلام کے ارشاد و تقریر
 کے تحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب
 و دیگر سلسلہ کی ضروری تصنیفات کے مترشح کرنے کا جو صیف
 قائم کیا گیا ہے۔ اس میں درج ہوتے ہیں ان تمام تصانیف
 باظہر تجارت و فکر تالیفات و اشاعت سلسلہ کے متعلق
 انتظام کیا جائے گا۔ کہ سلسلہ کی کتابیں مہیا کی جائیں۔
 اسباب کو چاہئے کہ کتاب ضرور لیا جائے۔ وہ اس صیف
 سے خریدیں۔ و انتظام خاکسار رحیم بخش

درس القرآن

عز مودہ

حضرت خلیفہ المسیح ثانی

حضرت اقدس خلیفہ المسیح ثانی کے درس قرآن کے نوٹ جو
 اہمیت رکھتے ہیں۔ اس کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔
 میں نے پچھلے سال کو شش کی تھی۔ کہ حضور کے نوٹ باقاعدہ
 انفس میں ساتھ ساتھ چھپتے جائیں کہ کہ بہت سے دوستوں
 نے اس کی ضرورت کو محسوس کیا۔ یا ایک منتظران الفضل جو
 خود ادا کافی نہ ہونے کے اس کا کوئی انتظام نہ کر سکے۔ اس نے
 میں نے کئی غشی غلام نبی صاحب کو اس کی تحریک کی۔ کہ وہ
 اپنے طور پر انکو تہذیب کرتے جائیں اور موقع سے تو مناسبت
 حصوں میں مترشح فرمادیں۔

چنانچہ انہوں نے اس سال سورہ نو کے نوٹ اشاعت
 کر کے کتابی شکل میں چھپوائے ہیں۔ ملائکہ اور لکھنؤ کی ضرور
 ہے۔ قیمت بھی زیادہ نہیں۔ کتنے لوگوں کے لئے
 واقعہ میں یہ ایک بڑا نفع ہے۔ اسباب کو چاہئے کہ اس
 پیش ہا فریند کو جس قدر جلد مل سکے حاصل کر لیں۔
 خاکسار رحیم بخش باظہر تجارت
 درس القرآن نے کاتبہ دفتر ایڈیٹر الفضل

الفضل

بیان دارالامان مورخہ ۱۲ صفر ۱۳۹۱ھ

مسٹر میر علی و پروفیسر راجہ دیو

پروفیسر راجہ دیو صاحب کے مضمون کے اسلوب کا جواب جو مسٹر میر علی نے دیا ہے اس کے شرانگہ پر مشتمل تھا اور مسٹر میر علی صاحب نے اس کے شرانگہ پر کی طرف سے شائع ہو چکا ہے۔ اور اس کے بعد بھی نہیں دیکھا کہ پروفیسر صاحب کو یاد دلائی گئی یا نہیں ہے۔ اور زبانی بھی بعض دوستوں نے جنہیں اس کے لئے کامرتع ملا ہے۔ کہا ہے کہ جو کچھ لکھا جائے گا میں لکھوں۔ لیکن تعالٰی ان کو طرف سے لکھنے متعلق کوئی تحریر شائع نہیں ہوئی۔ اگر پروفیسر صاحب اس طرح بالکل غرضی اختیار نہ کر دیتے۔ تو بلاشبہ ایک مکتبہ اسلام آباد شروع ہو جاتا جس سے حق صاحب کو بہت فائدہ پہنچتا۔ اور اب بھی ہم ان کے مضمون کے دوسرے حصہ کا جواب جو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کے ارشاد کے تحت بناب مولانا مولانا شیعہ علی صاحب بی بی سے رقم فرمایا ہے۔ شائع کرتے ہیں امید رکھتے ہیں کہ اگر پروفیسر صاحب نے جواب دینے کا حوصلہ دکھایا۔ اور تحریری مباحثہ پر اسی طرح آمادہ رہے۔ جس طرح پہلے آئندہ وہ تامل نہ کریں گے۔ تو ایک قابل نیک صاحب شائع ہو سکتا۔ (ایڈیٹر)

رب تمہد ما اريد فاجعل بركته في
نقصدت. و آتني ما قصدت وانت
ارحم الراحمين۔ آمین

لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
الفضل کے ناظرین کو علم ہے کہ پروفیسر راجہ دیو صاحب نے ایک نیک شخص جو انہوں نے آریہ سماج

اسی ثبوت کی بنا پر آپ نے یہ نتیجہ نکالا کہ اب اسلام کی ضرورت نہیں۔ اسے چاہئے کہ اپنا بور یہ بسترہ باخدا کر رخصت ہو۔ اور ویدک دھرم کیلئے میدان کو خالی کر دے۔

اس پر حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام کا ایک مضمون الفضل میں شائع ہوا جس میں آپ نے اس امر کی طرف پروفیسر صاحب کو توجہ دلائی کہ اگر بالفرض یہ مان بھی لیا جائے کہ جو خیالات انہوں نے ان لوگوں کی طرف منسوب کئے ہیں۔ واقعی ان لوگوں کے ہی خیالات ہیں۔ تب بھی یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اسلام اب دنیا کیلئے تسلی بخش نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ بعض لوگوں کے کسی عقیدہ کو ترک کر دینے سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا۔ کہ وہ عقیدہ غلط یا مکرور ہے۔ اور جب کسی کے قول کو اس مذہب کی کلاہی کے ثبوت میں پیش کیا جائے تو دعویٰ کا یہ بھی فرض ہوتا ہے۔ کہ وہ ثابت کرے کہ اس شخص کا یہ خیال اس مذہب کی کمزوری کے سبب سے ہے۔ مگر پروفیسر صاحب نے ایسا نہیں کیا۔ بلکہ صرف چند لوگوں کے خیالات کو پیش کر کے جھوٹا ثبوت نکال دیا ہے۔ کہ اسلام اس زمانہ کے لوگوں کی تسلی نہیں کر سکتا۔ یس صرف زید و بکر کا قول کسی مذہب کے خلاف کوئی حجت نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ دعویٰ اس عقیدہ کی کمزوری کو جس کو کسی شخص نے نہ کیا ہے وہاں کسی کے ساتھ ثابت نہ کرے۔ اور نیز یہ بھی دکھایا کہ جس طریق استدلال کو پروفیسر صاحب نے اسلام کے خلاف استعمال کیا ہے۔ مگر وہی طریق استدلال ہندو دھرم کے متعلق استعمال کیا جاسکتا تو مانا پڑے گا۔ کہ ہندو مذہب بھی اسی مذہب نہیں۔ اس مضمون کے شائع ہونے کے بعد پروفیسر صاحب پر اپنے طریق استدلال کا اعلان روز روشن کی طرح ثابت ہو گیا۔ اور ان کو تسلیم کرنا پڑا کہ واقعی کسی مذہب کے پیرو کا اس مذہب سے منکر ہو جانا لازمی طور پر اس مذہب کے غلط ہونے کی دلیل ہے۔ ان کے اس اقوال سے ایک عقلمند کی نظر میں ان کے لیکر کی بنیاد دکھو کسی ثابت ہو سکتی۔ کیونکہ ان کے تمام

لاہور کے سالانہ جلسہ کے موقع پر دیا۔ ٹریس زور سے یہ دعوے کیا تھا کہ اسلام بھی اب دنیا کو تسلی نہیں دے سکتا۔ اور اپنے اس دعوے کے ثبوت میں کہا کہ جس طرح میں نے عیسائی مذہب کے متعلق اپنے دعوے کے ثبوت میں عیسائی پادروں کے حوالے دئے تھے اسی طرح اسلام کے متعلق بھی مسلمان علماء کے حوالے دئے پیش کروں گا۔ اور اس کے بعد ایک صاحب مسلخ بخش اور مسٹر امیر علی مصنف سپریم ٹکن اسلام اور مسٹر مظہر حق اور مسٹر محمد مصطفیٰ علی کی طرف فرشتوں کی کثرت انجیل پروردہ۔ گوشت خوردی وغیرہ کے متعلق بعض خیالات منسوب کئے گئے۔ بعد فرمایا۔ کہ یہ ثابت ہوا کہ یہ تینوں مذاہب درجہ مذہب عیسائیت (اسلام) ناکافی ہیں اور آپ نے غلطی شدہ دھوکے ساتھ اس ثبوت کے پیش کرنے کے بعد اعلان کیا کہ اب اسلام کی ضرورت نہیں۔ دیکھئے پروفیسر صاحب ایک بھلائی کا مجموعہ میں علی اعلان یہ دھوکے کرتے ہیں کہ اسلام میں کابل نہیں۔ کہ اب وہ دنیا کا مذہب ہو سکے۔ اب ان کو دنیا سے رخصت ہو جانا چاہئے۔ اب ویدک دھرم کی باری ہے۔ کہ وہ مذہب دنیا کا مذہب ہو گا اور اگر اس دھوکے کے ثبوت میں صرف یہی پیش کرتے ہیں کہ کوئی صاحب خد بخش نامی تران شریف کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا روزنامہ فرمودہ ہے جس میں مسٹر امیر علی فرشتوں کے وجود کا انکار کرتے ہیں۔ کثرت ازدواج کو زنا قرار دیتے ہیں۔ اور پودہ سسٹم کے خلاف ہیں اور مسٹر مظہر حق صاحب گوشت خوردی کے خلاف ہیں۔ اور صرف انہی لوگوں کے خیالات کو پیش کرنا ہی وہ اس بات کا کافی ثبوت اور قطعی دلیل سمجھتے ہیں کہ اسلام اب دنیا کا مذہب نہیں ہو سکتا۔ اور صرف انہی لوگوں کے بعض خیالات کی بنا پر وہ فرماتے ہیں۔ کہ کسی مذہب کو اگر اسلام اب دنیا کے لئے تسلی بخش نہیں ہو سکتا۔ تب کسی اور مذہب کی تلاش کرنی چاہئے۔ یہی ان کی دلیل تھی اور یہی ان کا ثبوت تھا۔ اور اس ثبوت اور صرف

لیکھ کا دار و مدار اسی بات پر تھا کہ جو کچھ فلاں
مطالب فلاں فلاں عقیدہ کو غلط قرار دیتے ہیں
اس لئے ثابت ہو کہ اسلام دنیا کے لئے تسلی بخش
نہیں ہو سکتا۔
لیکن جو کہ انسان کے لئے یہ امر نہایت دشوار
ہے کہ وہ اپنی غلطی کا اقرار و عادت اطاعت میں
اقرار کرے اور وہ حتیٰ التوابع اپنی غلطی پر پردہ ڈالنے
کی کوشش کرتا ہے۔ اس لئے اس انسانی کمزوری
کے باعث اگرچہ ہر دفعہ صاحب کو اس بات کا تو
اقرار کرنا پڑا کہ یہ درست ہے۔ کہ کسی شخص کے کسی عقیدہ
کو غلط قرار دینے سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ وہ عقیدہ
نی الواقع غلط ہے۔ لیکن اس کے ساتھ یہ شرط لگانا
کہ اگر کسی مذہب کا یہ جو بنی وادعا اور مسلمہ کیوں اور
غایت اس کتاب میں اس نے اسی مذہب کی حمایت
میں لکھی ہو اس لئے کسی مسئلہ کو زمانہ کے لحاظ سے ناقابل
حمایت تسلیم کرے تو ان مسائل کی کمزوری کا ثبوت ضرور
ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ ان کی یہ شرط بھی ان کو بچا
نے کی کہ یہ نگاہ اول تو اس شرط کے باعث انکو اپنے جار
گو اہول میں سے محسوس ہوں گے اور خود ہی واپس لینا پڑا
اور ان کو عدالت کے کمرہ میں سے نکلنا پڑا یعنی مسٹر منظر
مسٹر عدل بخش اور مسٹر یوسف علی اگر کوئی ان کو اہول کی شہادت
ان کے لئے پیش کر دے۔ دیکھ اس کے مطابق بھی ان کے دعوے
کے ثبوت میں پیش نہیں ہو سکتی تھی۔ باقی ایک گواہ
یعنی مسٹر اسیر علی کے متعلق انہوں نے بہت اہم پاد
دے کہ ان کی گواہی بطور ثبوت کے پیش ہو سکتی ہے
اور لکھا کہ چونکہ وہ اسلام کے پر جوش داعی اور مسرور
اور اسلام کے غائبند ہیں اس لئے انکی شہادت بطور
ثبوت کے پیش ہو سکتی ہے۔ لیکن افسوس کہ مسٹر علی
کا سہارا بھی ان کے لئے کافی ثابت نہ ہوا۔ حضرت خلیفہ
نے اس گواہ کی حیثیت پر جرح کی اور ثابت کیا کہ مسٹر
امیر علی کا قول بھی کوئی سند نہیں اور ان کے کہہ نیے کو
کسی بات کی غلطی یا کمزوری ثابت نہیں ہوتی۔ جب وہ
مسئلہ جن پر اعتراض کیا گیا ہے۔ عقلی میں تو ان کے
غلط ثابت کرنے کا یہ طریق ہے کہ عقلی دلائل کے ساتھ

ان کو غلط ثابت کیا جائے۔ نہ کہ دیر و بکر کے قول
سے۔ زید و بکر کے اقوال سند نہیں ہوتے۔ ان
کبھی بطور تائیدی دلائل کے استعمال ہو سکتے ہیں۔
یہ بات ایسی ہیچ اور نا اہم تھی کہ ہر دفعہ صاحب کے
پاس اس کا جواب نہ تھا۔ اور ان کو مجبوراً کہنا پڑا کہ
میں نے مسٹر امیر علی وغیرہ کے اقوال بطور سند کے پیش
نہیں کئے تھے۔ بلکہ صرف بطور تائیدی دلائل کے
ہی پیش کئے تھے۔ پس ہر دفعہ صاحب کے اس
اقرار سے اس بحث کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ کہ یہ کمزورت
خلیفہ المسیح کا اس بحث سے یہی دکھانا تھا کہ زید
بکر کا قول کسی مسئلہ کے غلط ثابت کرنے کے لئے
کوئی حجت نہیں ہو سکتا۔ آپ نے پہلے ہی مضمون
میں یہ لکھا تھا کہ بعض لوگوں کے کسی عقیدہ یا مذہب
کو ترک کر دینے سے یہ نتیجہ نہیں نکلا کہ وہ عقیدہ یا مذہب
گمراہ ہے بلکہ دعویٰ کا یہ فرض ہے کہ وہ عقلی دلائل اور
مشاہدہ سے بھی اس عقیدہ یا مذہب کی کمزوری
کو ثابت کرے اور پھر اپنے دوسرے مضمون میں بھی
اسی بات پر زور دیا اور فرمایا کہ غائبند ہو یا غیر غائبند
اس کی بات بھی قابلِ سماعت ہوگی جب کسی ایسے
امر کے متعلق کہ جو نظروں سے اوجھل ہو۔ لیکن جو بات
عقل کے ساتھ تعلق رکھتی ہے اور دلائل کے ساتھ
ثابت کی جاتی ہے اس کے متعلق کہنا کہ فلاں شخص
یوں کہتا ہے۔ کس قدر عجیب بات ہے۔ ایسی باتیں
جو معقولات میں سے ہیں اور جن کی صداقت یا بطلان
دلائل عقیدہ سے ثابت کیا جاتا ہے نہ کہ روایت سے
ان کے متعلق تو اس کو دلائل ان بھی کہہ دیں کہ وہ
غلط ہیں تو ان کے کہنے سے کچھ اثر ان کی صداقت پر
نہیں پڑ سکتا۔ اگر کوئی شخص ان کو غلط ثابت کرنا چاہتا
ہے۔ تو اس کا ایک ہی فرض ہے کہ وہ دلائل اور برامہ
کے ساتھ ان کو غلط ثابت کرے۔ ایسے امور میں
دوسروں کے اقوال پر اپنی دلیل کا انحصار رکھنا
درست نہیں۔ اس کے جواب میں اب ہر دفعہ صاحب
تسلیم فرماتے ہیں۔ کہ انہوں نے مسٹر امیر علی وغیرہ
کے اقوال کو بطور سند کے پیش نہیں کیا تھا۔

بلکہ صرف بطور تائیدی دلائل کے پیش کیا تھا جس پر دفعہ
حضرت خلیفہ المسیح کی دلیل کو صحیح تسلیم کرتے ہیں۔ اور اس
بات کو قبول کرتے ہیں۔ کہ زید و بکر کا قول سند نہیں ہو سکتا۔
اور نہ انہوں نے بطور سند کے پیش کیا۔ ان کے اس اقرار
سے یہ بحث دراصل ختم ہو جاتی ہے۔ اور ضرورت نہیں کہ اس
سے زیادہ اس پر کچھ لکھا جائے۔ کیونکہ جو بات حضرت
خلیفہ المسیح پر دفعہ صاحب اور مبلغ پر واضح کرنا چاہتا
تھے۔ اور اس کے لئے انہوں نے قلم اٹھائی تھی۔ اسکو
اب پر دفعہ صاحب کو تسلیم ہوتے ہیں۔ اور یہ کہ تسلیم نہ کرتے۔
ایسی واضح اور محکم بات ہے کہ ان شخص انکار کر سکتے ہیں
ان اس بات کا ظاہر کر دینا ضروری ہے کہ ہر دفعہ صاحب
کا یہ تسلیم کرنا تو بہت درست اور صحیح ہے۔ زید و بکر کا
تو یہ حجت نہیں ہو سکتا۔ اگر دیکھا کہ فرمایا ہر گز درست
نہیں کہ انہوں نے مسٹر امیر علی وغیرہ کے اقوال کو بطور سند
اور حجت کے پیش نہیں کیا تھا۔ بلکہ صرف بطور تائیدی دلائل
کے ہی پیش کیا۔ اب زید و حضرت خلیفہ المسیح کے زبردست
دلائل سے مجبور ہو کر فرماتے ہیں کہ انہوں نے ان لوگوں کے
اقوال کو بطور سند اور حجتی دلائل کے پیش نہیں کیا تھا۔ بلکہ
صرف بطور تائیدی دلائل کے۔ لیکن ان کے اس اقرار
سے انکار کیا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ واقعی امر یہ ہے کہ انہوں نے
ان لوگوں کے اقوال کو بطور سند اور حجتی دلائل کے پیش نہیں کیا
پس ان لوگوں کو اقول کو بطور سند اور حجتی دلائل کے پیش نہیں کیا۔
ہر دفعہ صاحب اتنا تو جانتے ہیں کہ جب حضرت
خلیفہ المسیح نے یہ تحریر فرمایا تھا کہ کسی مسئلہ کی تحقیق
اسی طریق پر ہو سکتی ہے کہ اس کے صدق و کذب کو
تائید یا دلائل کے ذریعہ سے دیکھا جائے مناسب طرح
کہ زید و بکر کے اقوال کو سند لیا جائے۔ زید و بکر کے اقوال
سند نہیں ہوتے۔ ان کبھی بطور تائیدی دلائل کے
استعمال ہو سکتے ہیں۔ اس سے ان کا کیا مطلب تھا
کیا اس کا یہ مطلب نہیں کہ اگر کوئی دعویٰ کسی عقیدہ کو غلط
یا صحیح ثابت کرنا چاہے۔ تو اس کا یہ طریق نہیں کہ صرف
زید و بکر کے قول کو پیش کرے۔ اور اپنی شک تو ان کی
بنامہ ایک خیر گال کے لئے کہ اسے چاہئے کہ عقلی دلائل یا
مشاہدہ سے اس عقیدہ کو درست یا غیر صحیح ثابت

مسیحی۔ اہل انجیل میں ہے۔ اور خدا فیروز و مرتبہ۔ یسوع خدا فیروز
مرا تھا۔ بلکہ یسوع انسان مرا تھا۔

لیکن ان کے ساتھ رہا۔

اس قسم کے دفع کے علاوہ کچھ دفع اس قسم کا تھا جیسا

[illegible]

قادیان میں کفر

انفشتارات

(۱) ایک شہداء کے معنوں کا لازمی وار خود مختار ہے نہ کہ انصاف علی

۱۔ محلہ دارالرحمت میں **بکری** فی مرلہ زمین فی الحال ختم ہو چکی ہے۔ مگر قادیان کے قریب احمدیہ سٹور کے پاس نہایت عمدہ موقع کی زمین موجود ہے۔ قیمت صرف تھوڑے بھٹکے **۵۰ روپے** فی مرلہ ہے۔ محلہ دارالفضل شرقی میں **بکری** فی مرلہ زمین مل سکتی ہے۔ نیز اس محلہ میں بریلی کلاں یعنی ٹرک ضلع کھارہ بھی ملے جو جو ہے قیمت **۵۰ روپے** فی مرلہ ہے۔ محلہ دارالفضل شرقی میں جلگہ فی الحال ختم ہو چکی ہے۔ محلہ دارالفضل شرقی کے جنوب شرقی میں سڑک ضلع کھارہ پر سالم کھیت قابل زراعت موجود ہے۔ غید نیواں کو سالم کھیت لینا ہو گا۔ اور رستے اپنے چھوڑنے ہوں گے۔ کوئی شخصیت پانچ ٹال ہو۔ کوئی سالانہ پانچ ٹال کوئی آٹھ ٹال وغیرہ وغیرہ موقع چھوڑے۔ قیمت **۵۰ روپے** فی مرلہ ہے۔ ٹوٹ بڑی ٹرک کے اوپر کسی موقع پر بھی دو کنال سے کم جلگہ نہیں دی جاتی۔ مگر اندرون محلہ اس مرلہ بھی جلگہ مل سکتی ہے۔ بلکہ استثنائی طور پر پانچ مرلہ بھی نیز اندرون محلہ بھی باقاعدہ رستے اور ٹالیاں چھوڑی جاتی ہیں جہاں وہ کالین بن سکتی ہیں۔ شرع مقررہ ہے۔ قیمت نقد وصول کی جاتی ہے۔ جو درخواست کے ساتھ بھیجی جا رہے۔ مال لیا ہو سکتا ہے کہ قیمت نقد وصول ہوئی رہے۔ پھر حسب پوری قیمت جمع ہو جائے تو جس جلگہ مناسب قطعہ خالی ہو مل سکتا ہے۔ اور تمام خریداروں کے ساتھ یہ شرط ہوتی ہے کہ وہ اپنی ضرورت کے واسطے جلگہ خریدیں۔ تجارت کرنا مقصود نہ ہو۔ اور نیز یہ کہ خریدنے کے بعد ایک سال کے اندر کم از کم چار روپہ اسی کی بنیاد پر لکھ کر اپنے حدود قائم کر لیں۔

ہونہر الشیخ محمد قادیان دارالامان ضلع گورداسپور

صحیح بخاری، اصح الکتاب بعد کلام اللہ تسلیم کیا جاتا ہے۔ مگر امام بخاری نے شہرت روایت کے ثبوت

میں ہر مضمون کی کئی کئی نامکمل و ناقص حدیثیں بھی درج کر دی ہیں۔ پھر

عن فلاں وعن فلاں کی ترتیب نے کتاب کو اور بھی طویل کر دیا ہے جس سے

اختلاف وقت اور پریشانی لازمی ہو جاتی ہے۔ الحمد للہ کہ نویں صدی

اجڑی میں علامہ قسیر بن مبارک زبیدی نے بحال محنت پہلے

سے بھی ہر ایک مضمون کی صرف ایک ایک جامع اور حاوی حدیث

انچہ علماء و شہداء نے مصنف کو اس کی سندیں عطا فرمائیں۔ اسی دریا

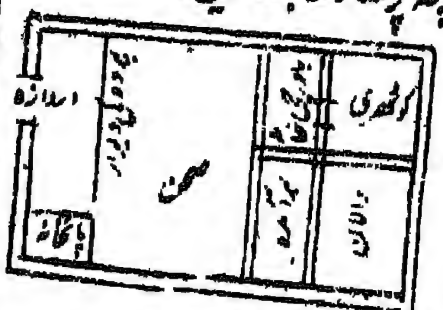
۱۔ اعلیٰ دوشی کاغذ پر چھاپا گیا ہے جسے دیکھ کر ظاہر بینوں کو حیرت ہو جاتی

۱۔ مقبول مسلم کیلئے ایک بے پناہ تحفہ ہے۔ تمام فرانکسین بام

محمد سوپانچسپو (مولوی فیروز الدین) این دسترس پند لاهور متصلہ ولیشاہ النہجی قیمت معقول

قادیان میں بالمش نیولون کو ہژدہ

۱۔ ایک مکان نور ہسپتال کے قریب دس روم کے فاصلہ پر جس کی نقشہ حسب ذیل ہے۔ برائے فروخت موجود ہے۔ جو صاحب خریدنا چاہیں مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔



تمام مکان بچتہ بنا ہوا ہے۔
۲۔ سٹوراجھدیہ کے جانب شمال ۲۵ فٹ کا بازار چھوڑ کر ایک بلاک پانچ کناں کا موجود ہے جس کے جنوب کی طرف بازار میں فٹ اور مشرق کی طرف بازار میں فٹ اور شمال کی طرف ایک گلی آٹھ فٹ جاتی ہے۔ یہ قطعہ شہر کے نہایت قریب اور سڑک کے بالکل متصل ہے۔ اگر کوئی صاحب سارا فریڈے گا تو لکھ مرلہ اور جو صاحب ایک کناں بطور مشرق خریدے گا اس کے علاوہ فی مرلہ کے حساب سے فروخت ہوگا خریداران مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

تھک
امین
الغریز خان آجپال منیر احمد یہ سٹوراجھدیہ قادیان

الخطبہ

ایک نوجوان جو تعلیم یافتہ مدرسہ احمدیہ قادیان میں کتا برس کی تجارت کرتا ہے۔ جاگتا و قریباً دو ہزار جس میں ایک ہزار کی دکان ہے۔ اور ۲۵۰۰ روپیہ یا ہزار گما لیتا ہے۔ اگر کسی احمدی بھائی کی یہ خواہش اور تڑپ ہو کہ اس کی لڑکی قادیان میں رہے۔ تو تم معزز فیہ الفضل قادیان سے خط و کتابت کریں

قادیان سے خط و کتابت کریں

اجاب کو چاہئے

کہ صاحب پرستہ عالیہ احمدیہ کی ہر قسم کی کتاب چھپڑ قریباً ۱۰۰۰ روپیہ سے خریدیں کیونکہ اس دکان میں سے کم از کم ایک سو روپیہ مل جائیگی۔

نارنگہ ویسٹن ریمو نمبر ۱۰۳۵ ۱۹۱۵ء

اندرج والوں اور آٹا کا نرخ !

اناج۔ والوں اور آٹے کا نرخ جو مندرجہ بالا اعلان کے مطابق زیر شہر الٹہ متذکرہ بلستہ میں بخار و کتابت موقت نارنگہ ویسٹن ریمو کراچی کی طرف جانے والے مال پر عاید ہوتی ہیں۔ اس پر پانچ روپیہ ایک براستہ نارنگہ ویسٹن ریمو کراچی سے آنے والے مال پر بھی عاید ہوں گی۔

دفتر ٹیلیفون نمبر ۸۰۲
۲۳ دسمبر ۱۹۲۱ء

قادیان میں جرن کے

مشہور روزنامہ میگزین کی کاپی سبھی مشین شکار کو پلٹ۔ گزرتی نقد قیمت پر انہوں نے کاپی و دریافت طلب امور کے لئے مراکٹ یا اجرائی کارڈ۔
حامل شریف اعجاز صنعت قابل دید و لائق تکرار پر ۲۰۰ روپیہ کی مجدد قیمت ہے۔
حامل شریف عکسی مطبوعہ مطبع لندن مجلد تعداد صفحہ ۶۱ قیمت بیس۔ حضور لڑاکا بندہ فریاد نواز الدین شیعہ قادیان دارالامان (قادیان)

کشمیری مال سنگوینا کل طریق

میں اپنے احمدی بھائیوں اور دیگر خواہشمند تاجروں کو مطلع کرتا ہوں کہ اس وقت سودی کام کم ہوا ہے۔ دوائیاں۔ پتھر۔ دھبے۔ نمود یا رنگدہ۔ چمڑے۔ تھمبہ کا لڑم۔ مال۔ چادریں۔ نامہ رکتوری کی تولد و صبر۔ زعفران۔ قند و غیر۔ موصیاتی مسٹ۔ سلا جیتا۔ امی بچہ۔ لڑائی میر۔ میرا چینی کی تولد۔ رطلادہ۔ محمولہ رنگ۔ کچھ۔ چمڑے۔ چمڑے۔ آئی فروری ہے۔
محمد اسماعیل احمدی احمدی اسلام آباد ایجنسی زمین لکھنؤ سرکار کشمیر

الخطبہ

جماعت احمدیہ غلام احمد علی ایک صاحب ہیں۔ غیاط۔ دیندار۔ احمدی طرز ۷ سال۔ وحید نوجوان۔ پچھلی بوری فوت ہو چکی ہے۔ ایک لڑکا پانچ سال ہے۔ نکاح کرنا چاہتا ہوں۔ اعلان کے مطابق زیر شہر الٹہ متذکرہ بلستہ میں بخار و کتابت موقت

افضل میں استرا و نیولون کو

افضل سلسلہ عالیہ احمدیہ اسلام آباد کے زیادہ چھپنے والا اور احمدی حالت میں بکثرت چھاپا ہوا ہے۔ اسے کم از کم دس ہزار تعلیم یافتہ ہفتہ میں دو بار چھاپتا ہوں۔ انہیں اختیار دیا کہ آپ کے لئے بہت مفید ہے۔

جناب مولوی محمد حسن صاحب المدینہ کا سوال

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کا جواب

مولوی شاد اللہ نے اپنے اخبار ۱۲ دسمبر ۱۹۳۵ء میں جناب مولوی محمد حسن صاحب المدینہ کے متعلق ایک مکتوب لکھا جس کے چوتھے نمبر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اس نسبت خط فنی اور اپنی پھیلا سنے کی روشنی کی ہے۔ اس سلسلے میں اسے ضروری سمجھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کے حضور اس بات کو پیش کرے کہ اس کا جواب حاصل کرنا ضروری ہے۔ وہ سولہ فروری ۱۹۳۶ء میں نے حضور کی خدمت اقدس میں لکھا جس کا جواب درج کیا جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
محترم و فاضل علی مدلولہ المکرم
میدی و آقاوی - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
اخبار ۱۲ دسمبر ۱۹۳۵ء میں حضور کے متعلق شائع ہوا ہے کہ

”۱۲ دسمبر میں جب آپ شہد ہوئے۔ تو باوجود اہل احمدی کے نہ ہر شخص کو اسے ہوئے آپ نے کہا تھا کہ مولوی محمد حسن ہمیشہ سے لاپبی ہیں۔ حضرت (مرزا) صاحب کے زمانہ میں بھی لاپبی تھے۔ اب بھی ان کی یہی حالت ہے۔ لاپبی ہی کی وجہ سے وہ لاہوریوں کی طرف ہو گئے۔ کیا آپ کو یاد ہے۔ کہ آپ نے ایسا کہا تھا“

چند دن ہوئے جب ہی عبدالحق جس کا اجماعیث نے حوالہ دیا ہے۔ یہاں آیا۔ تو مذکورہ بالا روایت سن کر اسے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اجماعیث کو اطلاع عبدالحق کے ذریعہ ہی پہنچی ہے۔ اور وہ اجماعیث سے اس قسم کا تعلق پہلے سے رکھتا ہے۔ جیسا کہ فراموشیوں کے جلسہ کے بعد میں نے ہمارے خلاف اجماعیث کو ہا بالکل جھوٹی خبر پہنچی تھی۔ کہ ہم نے فیضانِ یوں کے جلسہ کے اثر کو زائل کرنے کیلئے اذیت میں دس ہزار لوگوں کے احمدی ہونے کی خبر ڈالی ہے۔ جس کی کچھ حقیقت نہیں ہے۔ جن دنوں حضور شہید ہوئے تھے۔ عبدالحق مذکور

کے۔ ہاں کہی ایسا وہ کر سکتا ہے کہ اپنے پیش کردہ دلائل کی تائید میں کسی اور کا قول بھی نقل کرے اب میں پروردگار سے پوچھتا ہوں کہ کیا انہوں نے اپنے لیکچر میں ایسا ہی کہا تھا۔ حاکم سے وہ نقل کرتے ہیں انہوں نے اپنے دعوے کے ثبوت میں پیش کئے تھے۔ جن کی تائید میں انہوں نے میری دغیرہ کے اقوال نقل کئے تھے۔ پروردگار صاحب نے اپنی طرف سے ایک دلیل بھی پیش نہیں کی تھی بلکہ صرف چند لوگوں کے اقوال پیش کئے اور انہیں گواہ بنا کر پیش کیا۔ کہ اسلام اب دنیا کے لئے تسلی کا موجب نہیں ہو سکتا۔ پس اس صورت میں کیا ان کا یہ فرمان بالکل غلط نہیں کہ انہوں نے ان اقوال کو صرف تائیدی رنگ میں پیش کیا تھا۔ بلکہ روئے اور حجت کے پیش نہیں کیا تھا۔ پروردگار صاحب کے لیکچر کو دیکھا میں انہوں نے اپنے دعوے کے ثبوت میں اپنی طرف سے کوئی دلیل پیش نہیں کی تھی صرف چند اقوال پیش کئے۔ مگر ان کو تکیا کر لیا کہ ثابت ہو کہ اسلام اب دنیا کے لئے تسلی کا موجب نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ ہر کام ان کے لیکچر کے اس حصہ کو حسب ذیل الفاظ میں نقل کرتا ہے۔

”اب اسلام کو چھوٹے۔۔۔۔۔ اسلام بھی اب دنیا کو تسلی نہیں دے سکتا۔ جس طرح میں نے عیسائی مذہب کے متعلق اپنے دعوے کے ثبوت میں عیسائی پادروں کے حوالے دیے ہیں۔ اسی طرح اسلام کے متعلق بھی مسلمان علماء کے ہی حوالے پیش کروں گا۔ (اس کے بعد چند آدمیوں کے نقل نقل کر کے دیا یا کہم) پس ثابت ہوا کہ یہ تینوں مذہب ناکافی ہیں“
پروردگار صاحب نے اپنے دعوے کے ثبوت میں کیا پیش کیا۔ صرف چند آدمیوں کے اقوال اور ان سے جھٹ بہ نچو نکال لیا کہ اسلام اب دنیا کے لئے کافی نہیں۔ پس پروردگار صاحب کا یہ فرمان بالکل غلط ہے کہ انہوں نے ان لوگوں کے اقوال پروردگار صاحب نہیں کئے تھے۔ بلکہ صرف بطور تکیہ ہی دلائل کے گواہ بنائے۔ تو وہ دلائل کی تائید میں ان اقوال کو پیش کیا تھا۔ تو وہ دلائل جنہوں نے اپنے دعوے کے ثبوت میں پیش کئے تھے۔ جکی تائید میں انہوں نے ان اقوال کو پیش کیا تھا۔ وہاں میں بھی بات یہ کہ

دو تین بار حضور سے گفتگو کے اسے پیغام میں نہایت غلط اور کچھ کچھ چھپا دیا تھا۔

جہاں تک میں نے دیکھا ہے۔ اس میں مذکورہ بالا روایت کا قضا کر نہیں ہے۔ میں بھی حضور کے ساتھ تھا۔ مگر مجھے بھی ذاتی طور پر بالکل علم نہیں ہے۔ کہ حضور نے عبدالحق سے یہ بات ڈالی۔

براہ کرم حضور اس کے متعلق جو اصل بات ہو۔ اس سے مطلع فرمادیں۔ تاکہ لوگوں کی آگاہی کے لئے شائع کر دیا کر

طالب دعا

غلام نبی خادم الفضل

عزیز مکرم! السلام علیکم۔ جہاں تک میرا حافظہ مدد کرتا ہے۔ مجھے اس قسم کی کوئی بات یاد نہیں جو میرے میاں عبدالحق شملوی سے کہی ہو۔ جہاں تک مجھے یاد ہے میں نے ان سے اس قسم کی کوئی بات نہیں کہی۔ اور میں نے حافظہ روشن علی صاحب سے بھی جو دہاں سرجو دتھے۔ دیکھا کہ اسے کیا ایسی کوئی بات ان کو یاد ہے۔ جس کو بگاڑ کر بھی وہ اس قسم کی بات بنا سکتے تھے۔ مگر انہوں نے بھی یہی بتایا کہ ان کو قطعاً یاد نہیں۔ درحقیقت ایسے امور کے متعلق پہلے الزام لگانے والے سے ثبوت طلب کرنا ہوتا ہے۔ یہ لوگ اپنے مطالب کے حاصل کرنے کیلئے جو چاہتے ہیں لکھ دیتے ہیں۔ کہی کوئی بات ہوئی ہے یا اور اسے بگاڑ کر لکھ دیتے ہیں۔ کہی محض افتراء ہی ہوتا ہے۔ اور ان کے ادب و ان خبروں کو آگے نہ لوگوں میں پھیلا دیتے ہیں۔

خاکسار مرزا محمد واجد

اپنی اقوال کو بلورنہ کے پیش کر کے اپنی سے اپنا تکیہ نکالا تھا۔ ان کی یہ خطی تھی جسکی طرف ان کو توجہ دلائی گئی تھی۔ اور وہ اس اصل کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ مذکورہ کے قول پروردگار صاحب نہیں ہو سکتے۔ پس پروردگار صاحب کے اس اقرار سے حضرت خلیفۃ المسیح کی غرض پوری ہوئی۔ اور جس بات کے ثابت کرنے کیلئے انہوں نے رقم لکھا یا تھا آخر پروردگار صاحب کو اسی بات کا آثار کرنا پڑا۔ اب یہ کہہ کر چاہئے کہ جس اصل کو اب انہوں نے تسلیم کیا ہے۔ اسی کی بنا پر حضرت خلیفۃ المسیح سے مناظرہ زالیں۔ تاکہ انہوں نے دلی بیعت خود ہی

اور اس کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی فہمی

جلسہ کے متعلق مسلمانین کی کثرت اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی علیہ السلام کی اہمیت اور ضروری خطبات جمود کے طویل ہونے کی وجہ سے ڈائری کے ساتھ کے متعلق نہیں کی جاسکتی اور اس مسئلہ کو باقاعدہ رکھنے کے لئے یہ مناسب سمجھا گیا ہے کہ تاریخ شدہ ڈائری سے اگلی تاریخ کی ڈائری وسیع ذیل کی جاسکے گی۔

(۸) روزنامہ پاکستان اسلام آباد ۱۹۲۲ء بعد نماز عصر
سکھ نو مسلم ایک مسلمان جن کا نام محمد یوسف صاحب ہے اور جو سیام میں مسلمانین کو گھبراہٹ دیتے ہیں ان سے دریافت فرمایا کہ آپ کب مسلمان ہوئے انہوں نے عرض کیا کہ سات سال ہو گئے اور میرا سا راخانہ مسلمان ہو گیا ہے۔

گورنمنٹ کی ابتدا کریم شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نورجی حاضر تھے۔ سکھوں کے متعلق گفتگو کے دوران میں حضور نے فرمایا کہ گورنمنٹ زبان کے متعلق تحقیقات کر لی جاسکتے ہیں۔ اس کی ابتدا و کتب سے ہے۔ اور اس کی حرکات و سوانح کو بجا دہوئی ہیں۔ شیخ صاحب راڈیو ٹرنک نے عرض کیا کہ سکھ اس کی ابتدا گورنمنٹ سے بتائے ہیں۔ فرمایا کہ یہ زبان کا بیان ہے اور ہر مذہب کے لوگ اپنی مذہبی زبان کے متعلق مذمت کا دعوے کرتے ہیں۔ جیسا کہ ہندو مسلمان کے متعلق دعوے کرتے ہیں۔ مگر دیکھنا یہ ہے کہ تاریخ تحقیقات اور جرح کے بعد کیا فیصلہ کرتی ہے۔ اسی اصول کے مطابق سکھوں کا بیان ان کی مذہبی زبان کے متعلق آخری حد کا پتہ دیتا ہے۔ مگر ہمیں غیر مذہب کے غیر جانبدار محققوں کے بیانات کو دیکھنا چاہئے۔ کہ وہ اس زبان کے متعلق کیا کہتے ہیں۔ اگرچہ تحقیق ہو جائے کہ حرکات و سوانح کے آغاز کے بعد کی ایجاد ہیں۔ تو کوئی منہ باتیں میں اسلام کی تائید میں سکھوں کے متعلق معلوم ہو سکتی ہیں۔

(۹) روزنامہ پاکستان اسلام آباد بعد نماز عصر
بلی میں ترک مسلمانوں کا تشدد فرمایا کہ شہزادہ دیز کے بھائی میں آئے ہمارے فساد ہو گیا۔ متعدد آدمی پولیس کے

مکے گئے اور چند دیوانی بھی کام کئے۔ فرمایا۔ ہم تشدد تو ایک بہاؤ ہے۔ ورنہ ہر ایک ملک میں انقلاب کر سکتے ہیں۔ ابتدا میں تشدد کے خلاف ہی دعوے کیا کرتے ہیں۔ تاکہ سرکاری گرفت سے بچ سکیں۔ مگر انجام یہ ایک انقلابی تحریک کا تشدد پر ہوا کرتا ہے۔

نبیل اور نبیلہ دونوں ہی ایک ہی وقت میں عدم تعاون لیڈر تھے۔ مسٹر گاندھی جو بار بار کہہ رہے ہیں کہ دھرم کے آئینہ یقیناً سوراخ مل جائیگا۔ اس کے ذکر میں فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے نبیوں اور ان لوگوں میں کس قدر فرق ہوتا ہے۔ وہ خدا سے ایک علم پا کر ایک بات کہتے ہیں اور ساتھ ہی الہامی اشارہ بھی کہہ دیتے ہیں۔ مگر یہ لوگ جو خدا کی طرف سے کچھ روشنی نہیں دیکھتے کس طرح بے خوف ہو کر ایک دعوے کرتے ہیں۔ جس کا انجام ان کو کچھ معلوم نہیں ہوتا۔

یورپ میں حقائق جو کئی سال پہلے لکھے گئے تھے۔ ان کو پھر دہرائے کی دہرائی دی تھی۔ فرمایا یہ بالکل شریعت اسلام کے خلاف ہے۔ کہ خود کشی کی جائے۔ فرمایا۔ ولایت میں عورتوں نے ہنگامہ مچا رکھا۔ لیکن وہاں کے ڈاکٹروں نے اس کا علاج نکال دیا تھا۔ وہ منہ نہیں کھولتی تھیں اور ڈاکٹر بڑی کٹنگی ناک میں ڈاکٹر کا فی دودھ پیٹ میں بھی دیتے تھے۔

مسٹر گاندھی اور مالویہ کا مقصد ایک ہی ہے۔ فرمایا۔ حالات پیش آمد یہ بتا رہے ہیں کہ مسلمانوں کی شامت آئی ہے۔ میں مسٹر گاندھی اور پنڈت مالویہ کو ایک ہی سمجھتا ہوں دونوں ایک ہی مقصد کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ مگر دونوں کا طریق کار مختلف ہے۔ اگر مسٹر گاندھی کامیاب ہو جائیں تو خیر اور اگر نہ ہوں اور مالویہ اور بادی جو تو مالویہ کہہ چکے کہ ہندوؤں کا لیڈر تو میں ہوں اور ہندو اس تمام بربادی کے مفات سے بچ جائیں گے۔ مگر مسلمانوں میں درمیانی ماہ کا کوئی آدمی نہیں جو مسلمان سرکاری ملازم میں وہ لیڈری کا دعویٰ نہیں کر سکتے۔ اور باقی انتہائی حد پر ہیں۔ اس لئے جس طرح غلام مسلمانوں کے سر پہ لگی تھی۔

اسی طرح یہاں ہوگا۔

(۲۰) روزنامہ پاکستان اسلام آباد بعد نماز عصر

گاندھی جی کی توجہ فرمایا مسٹر گاندھی نے اپنی غلطی کا اعتراف کر دیا ہے۔ ہندوستان ابھی سو لکھ آدمی نہیں کے قابل نہیں۔ اور اس کے لئے انہوں نے سزا دی ہے۔ ان کے ساتھی ہفتہ وار روزنامہ لکھیں۔ مسلمانوں کیلئے اس قسم کے روزانے تو خلاف شریعت ہیں۔ اگر وہ رکھیں تو خلاف شریعت فعل کے مرتکب ہوں گے۔ اور باقی رہے ہندو ان کا روزہ یہ ہے کہ رولی نہ کھائیں اور تمام چیزیں استعمال کر سکتے ہیں۔ اس سے ان کے لئے کوئی نقصان نہیں۔

ساری دنیا میں جیسے کا علاج ہو گا کہہ دیجئے کہ کدو کے درمیں فرمایا کہ اب تو طبعی طور پر بھی بننے لگا ہے۔ پانچروں کی تباہی صرف ہندوستان کے حصے سے نا ممکن ہے۔ کیونکہ اس سے تو یہاں کی ضروریات بھی پوری نہیں ہو سکتیں۔ ان اگر ساری دنیا ملکوں کو توڑ کر چھٹے لے بیٹھے تو ممکن ہے۔ ہندوستان چڑھ جائے۔ کیونکہ ترقی کے دودھ لہرہ ہوتے ہیں۔

۱۔ یہ کہ یا تو آدمی خود دوسروں سے آگے بڑھ جائے۔

۲۔ یا۔ دوسروں کو پکڑ کر پیچھے بٹا دے۔ اگر کوئی چاہے کہ نہ خود آگے بڑھے اور نہ دوسروں کو پیچھے ہٹائے تو پھر ترقی نا ممکن ہے۔ اگر ساری دنیا میں چرنے کا رواج ہو جائے۔ تو پھر ہندوستان ساری دنیا سے بڑھ سکتا ہے ورنہ نہیں۔

ایک حد تک گردا منہ ہے گورنمنٹ کے متعلق۔ اب نئی ڈائری تحقیقات ہوتی ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے۔ کہ گورنمنٹ نے یہ کہہ کر جو جو من انسان کے اندر ڈاکر چلے جاتے ہیں۔ ان کے لئے گورنمنٹ کا جواب دیتا ہے۔ جھانوس کا کام دیتا ہے۔ سامنے انہوں نے ایک محاورہ بنایا ہے۔ کہ جو انسان گردا بالکل نہ کھائے وہ بھی مر جائیگا۔ اور جو زیادہ کھائے وہ بھی مرے گا۔

مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام تبلیغی دورہ نہایت اہم اور دلچسپ واقعات (گذاشتہ ملک) (نوشہ مولیٰ عبدالرحیم صاحب نیلین)

نمبر دار کا پیغام: اندیشہ خط میں پوری طرح چکا ہے۔ میرے
سرخے چار دن کا بل تذکرہ میں سادہ روز کا تذکرہ
پر یہ ناظرین ہو چکے ہیں۔ اب یہ تیسرا دن ہے۔
۲۔ اکتوبر کی صبح کو اس گاؤں سے جہاں کشتیوں کے
کان رات جنگ کرنی پڑی تھی وہاں سے گاؤں کے
نہروں و بارہن کا قائم مقام آیا۔ کہ وہیں اور رہا نہ
میرے آپ کا مدد سنا چاہتے ہیں۔ حکم کی تعمیل کی گئی
اور اسلام کا پیغام ہو چکا یا ابھی میرے سادہ سے پہلو
سے توجہ سے سنا۔ اس جلسے کے بعد برہنہ کے
لوگوں کی فوج کا حاکم یہ لیتے ہوئے راستہ کے فرقات
بالا و زبرین کو ملے کر کے آخر Omahene
یعنی Paramount King
شاہ حکمران کو ہوا کے صدر مقام میں پہل دیں جہاں
ہوئے۔
شاہ اعظم قوم گرموا اس بلکہ کانام Omahene
اور ان کے۔ اور رئیس کو Omahene بادشاہ
اعظم کہا جاتا ہے۔ اس کا مکان عالی شان ہے۔ اس کے
میں میں بند و تھوڑی کی فوج ترائے خود نفاذ سے ہوتے
ہیں۔ علاقہ فانی میں یہ رئیس بہت بڑا آدمی گناہاں
سرکاری طور پر اس کی بڑی عزت ہے۔ گہنی لکھنی کیے
گورنر بذات خاص تشریف لاتے ہیں۔ موجودہ رئیس کو
مند و باہت پر متنگ ہوئے ۳۹ برس پر گئے ہیں علوی
اس مقام پر پہلے اندھ تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ میری بات
کا اس کے قلب پر اڑے۔ اور اس خاص جگہ پر چلیں

موتھ کے لئے تیار کی گئی تھی۔ عاجز میرے نفاذ ہو گیا۔
دو دن طرف میں بچھائے گئے تھے۔ ایک طرف انار
در رئیس خود بیٹھے اور دوسری طرف خادم مسیح و جماعت
تھے جگہ پر رئیس چکر میری جگہ پر آیا اور مرا سم آداب
پہ اندوڑ تھان بجالایا اس کے بعد اسے اس کے ترجمان
کی مدد سے تبلیغ کی اور پیغام حق مسیح پوری ہو گیا۔ جسے
رئیس نے دیکھ کر تعجب و توجہ سے سنا۔ یہ تبلیغ تعلیم
میں ملاقات کی گئی۔ اور ایک چھٹی رئیس و رئیس دھرم کے
درمیان جو قدرے غلط فہمی تھی فرق کی گئی۔ اس مقام
میں تیسرے سید کیلئے بعض روکاؤں میں تھیں وہ دفع کوئی تھی
اس کے بعد رئیس نے درخواست کی کہ اس کے لاکھ کو
ایک اور دعا کیا جائے۔ اور اسلامی احکامات
بالتفصیل سنائے جائیں۔ جسے خوشی سے منظور کیا گیا
رئیس مذکور اس جلسہ میں بہت ادب کے ساتھ اور
اسلامی لباس پہن کر آیا یعنی ایسا لباس جو یہاں کے
مسلمان عموماً پہنتے ہیں۔ اور ہر طرح اسلام سے محبت
کا اظہار کیا۔ مجھ سے قرآن کریم کا پارہ اول اور ٹھیک
اون اسلام کی اور لڑک کو حکم دیا کہ وہ پڑھ کر سنا یا کرے
اس پڑھنے کے بشیر و حرکات سے میں نے یہ پتہ لگا لیا
کہ وہ بوجہ عادت غمروشی اسلام لانے سے بچلی تھا
والا دل سے اسلام کے پیار ہے۔ اور اس کے اکابرین
تیار ہیں۔

آپ ماجی زبان فنی اور فنی رسومات کو دیکھ کر
ہندوستان کی بت پرستی کا نقشہ سامنے آتا ہے۔
چنانچہ جب میں بیعت لیتا ہوں۔ سدا تہت ہوں
O my
اور میرا راجے پکارتا ہے۔ جب میں رخصت ہوتا ہوں
تو پوڈا کے لقب بلند ہوتے ہیں۔ جب میں نام پوچھتا
ہوں تو یہ ہفتہ کے اس دن کا نام ہوتا ہے۔ جو اس مرد
یا عورت کا یوم پیدائش تھا۔ میں نے ان حالات حالانکہ
برائے خود کیا ہے۔ اور مجھے میسر راجے "مہاراج" اور
نام پوڈا کے نام ہندوستان کی مشہور رسم ہے
اللہ یہ عجیب بات ہے کہ ہند میں سوائے "منجی"

کے اور نام نہ نہ رکھے جاتے ہیں۔ مگر یہاں لیا
انہیں کوئی رجعت (سچی) کو رسمی (آجیوا) کی
کو جو (سچ) وغیرہ عام نام ہیں۔ شادی و مرگ کی
رسوماتیں ایک حد تک تقاضی ہے۔ اور اگر ان بت پرستوں
کا مذہب دیکھا جائے تو وہ بھی ہند کے مذہب سے
ملنے ہے۔ چنانچہ جب ہندوستان سے رخصت ہو کر
قد آدم برابر گھاس میں سے گزرتے ہوئے ایک
آدمی آئے اور دوسرا آدمی بھیجے (یعنی دو احمدی آدمی نام
نسبے فائدہ کے ساتھ جو ایک ایک کر کے جنگل کے تنگ
راستہ سے گزر رہے تھے۔ میں نے ایک جواب کار و واہ
جو درختوں کی ٹہنیوں سے بنا گیا تھا۔ دیکھا۔ اس پر میں
غیر گیا اور ترجمان سے جو میرے چھ والے آدمی تقاریر پڑھتے
لیا یہ کیا مقام ہے دوسرے آدمی سے جو میرے آگے تھا
پوچھا یہ کیا ہے۔ آگے والا آدمی اس علاقہ سے منتقل اس لئے
اور شخص نے فنی میں مجھ سے جواب دیا آپ ماجی تھکا کر
مجھے اس طرح کہ بتایا کہ اس سقولہ بڑا مقام
و یحفظ الناس جالسا علی مقامہ علی شاہی
الکھڑوہ دیوتا جو ہمیشہ اپنے مقام پر بیٹھا لوگوں کی خطا
کرتا ہے۔ اور پانی کے کنارے بیٹھا رہتا ہے۔ گویا یہ پانی
کا دیوتا ہے۔ جو بت پرستوں کا محافظ ہے۔ اس میں
آپ ماجی بت پرستی اور مانوئی ہے۔ اس دیوتا اور
برہمنی مذہب کی مماثلت کہ دیکھ کر غالباً ہمارے دوست
مہاشہ کرشن جی صاحب الیڈ پڑکاش تو یہ توجہ لگاتے۔
(اگر وہ ان ممالک میں دیکھ مذہب کا چہرہ کوٹنے کی
تخلیف گواہ کر سکتے) کہ کوئی رشی ویدک مذہب کا
پر جا کر نہ آیا ہوگا۔ لوگوں نے بعد میں اس کا بت
پڑایا۔ مگر تمام حالات ذیل کی صورت کو دیکھ کر میں
یہ نتیجہ لگا رہا ہے۔ کہ ملک مصر کی قدیمی بت پرستی جو
ہندوستان میں مسٹر یا مسٹر یعنی برہمنوں کے زریعہ
سے جو اہل مذہب کے شاگرد ہوئے تھے۔ اور اس یاد کر
تعالیٰ تازہ رکھتے ہیں یا پہلے بھی ان ممالک
میں بت پرست مصریوں کے ذریعہ سے پھیلی۔
تافہ ملکہ پر ادب میں جنگل کے ۳ میلے کے کہ جب
میں شاہی ملکہ پہنچے۔ تو سب دیکھنے لگے۔ اور مجھ کو

میں نے اس مقام پر پہلے اندھ تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ میری بات کا اس کے قلب پر اڑے۔ اور اس خاص جگہ پر چلیں

سلسلہ حمیدیہ کا مسکن گن فیضان

وہ کون احمدی ہے ؟ جو یہ نہیں چاہتا کہ یادگار محمدی کی خبریں دسمبر میں ہی رہیں
وہ کون احمدی ہے ؟ جو یہ نہیں چاہتا کہ پیارے امام کی غیر وفایت کم از کم ہفتہ میں
دور معلوم ہوتی رہے۔

وہ کون احمدی ہے ؟ جو یہ نہیں چاہتا کہ حضرت خلیفۃ المسیح کے کلمات حیات میں من
اس کے کالوں تک پہنچ جائیں۔

وہ کون احمدی ہے ؟ جو یہ نہیں چاہتا کہ حضرت امیر المؤمنین کا پر از معارف نہایت
مختصہ جمعہ گھر بیٹھے سن لے۔

وہ کون احمدی ہے ؟ جو یہ نہیں چاہتا کہ مبلغین امریکیہ انگلستان، ناہیریا،
ماریشس، آسٹریلیا کی تبلیغی مساعی سے آگاہ رہے۔

وہ کون احمدی ہے ؟ جو یہ نہیں چاہتا کہ ادنیٰ ادنیٰ حافروں کے متعلق اسے مرکز مسند
کی رہنمائی میں اپنا طرز عمل بنانے کی سہولت ہو۔

وہ کون احمدی ہے ؟ جو یہ نہیں چاہتا کہ اسلام و احمدیت کی تائید اور غیر مذاہب
کی تردید میں بہترین علمی خزانہ اس کے پاس جمع ہو جائے۔

میرے پیارے بھائیو مشرودہ ہوا

کہ ایک حمیدی کی ان سب خواہشوں کی سامان فیضان میں موجود ہے
الفضل ہفتہ میں دو بار ہر سو مواری اور جموعات کو شائع ہوتا ہے۔
اس کا سالانہ چندہ سات روپے ہے۔

آپ آج ہی سالانہ یا کم از کم سہ ماہی قیمت دفتر خیر الفضل میں جمع
کرا کے اخبار اپنے نام جاری کرا لیجئے۔ اور تمام سال گھر بیٹھے
یہ سب باتیں حاصل کیجئے۔ دی پی کے جمیڈ سے ہمیں آؤ اپنے
آپ کو بچا لیجئے۔ کہ اس میں طرفین کا حرج و نقصان ہے۔

جو احباب عونی طور پر لکھنا پڑھنا نہیں جانتے اور مذی استطاعت
ہیں۔ ان کے لئے بھی اخبار الفضل کی خریداری ضروری ہے۔

کیا وہ اپنے پیاروں کے خطوط اس عذر سے نہیں پڑھا
سرتے کہ وہ ناخواندہ ہیں۔ جب کسی سے پڑھا کر سن لیتے ہیں۔

نو دیار یا کی خبریں پہنچانے والا الفضل بھی پڑھا کر سن سکتے ہیں۔ بلکہ
پڑھا کر سننے میں قبیلہ احمدیت بھی ہوتی رہتی۔ پس ہمارے دیہات
کے زمیندار بھائی بھی متوجہ ہوں۔ جواب تک تو جہ نہیں فرما سکتے۔

سالانہ جلسہ کے متعلق اطلاعات

۱۔ دفتر خیر الفضل اور تشیخہ الاذیان اٹھے ایک ہی مکان میں
ہیں۔

۲۔ جو صاحب چندہ الفضل و تشیخہ جمع کرائیں۔ وہ رسید
حاصل فرمائیں۔

۳۔ ایام جلسہ میں دفتر نماز فجر کے بعد سے لیکر پندرہ بجے تک
اور اجلاس یومیہ کے ختم ہونے کے بعد ۱۰ بجے رات تک کھلا
رہیگا۔

۴۔ آپ صاحبان کی سہولت کے لئے یہ انتظام بھی تشیخہ
میں کر دیا ہے۔ کہ کل نئی کتابیں جو اس سال شائع ہوئی ہیں۔ وہ
مہیا کر دی جائیں۔ تاکہ احباب بھی خرید سکیں۔

۵۔ اگر کوئی صاحب دارالعلوم سے نہ آسکیں تو جلسہ میں
قاضی اکتل صاحب سے مل کر الفضل و تشیخہ جاری کرا سکتے
اور قیمتیں دے سکتے ہیں۔

الانشاء
شاہک ریخ الفضل قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

سالانہ جلسہ کے آنیوالے احباب سے دو بارہ درخواہ

ایسے اصحاب جن کی قیمت الفضل دسمبر میں ختم ہوتی ہے
ضرور جلسہ پر اپنے اپنے ذمہ کے چندے لیتے آویں۔
یا کسی دوست کے ہاتھ بھجوا دیں۔ یا سنی آرڈر کر دیں۔ ورنہ اخبار
قیمت ختم ہونے پر مایوس نہیں بھیجا جائے گا۔

خیر الفضل قادیان

(باقیم شیخو، صاحب نگاریانی پر مشرودہ پبلشرز اسلام پریس قادیان میں چھپکر مالامان کے لئے طبع ہوا)